عمران ڈائجسٹ کا مقبول ترین سلسلہ

ترکش

PDFBOOKSFREE.PK

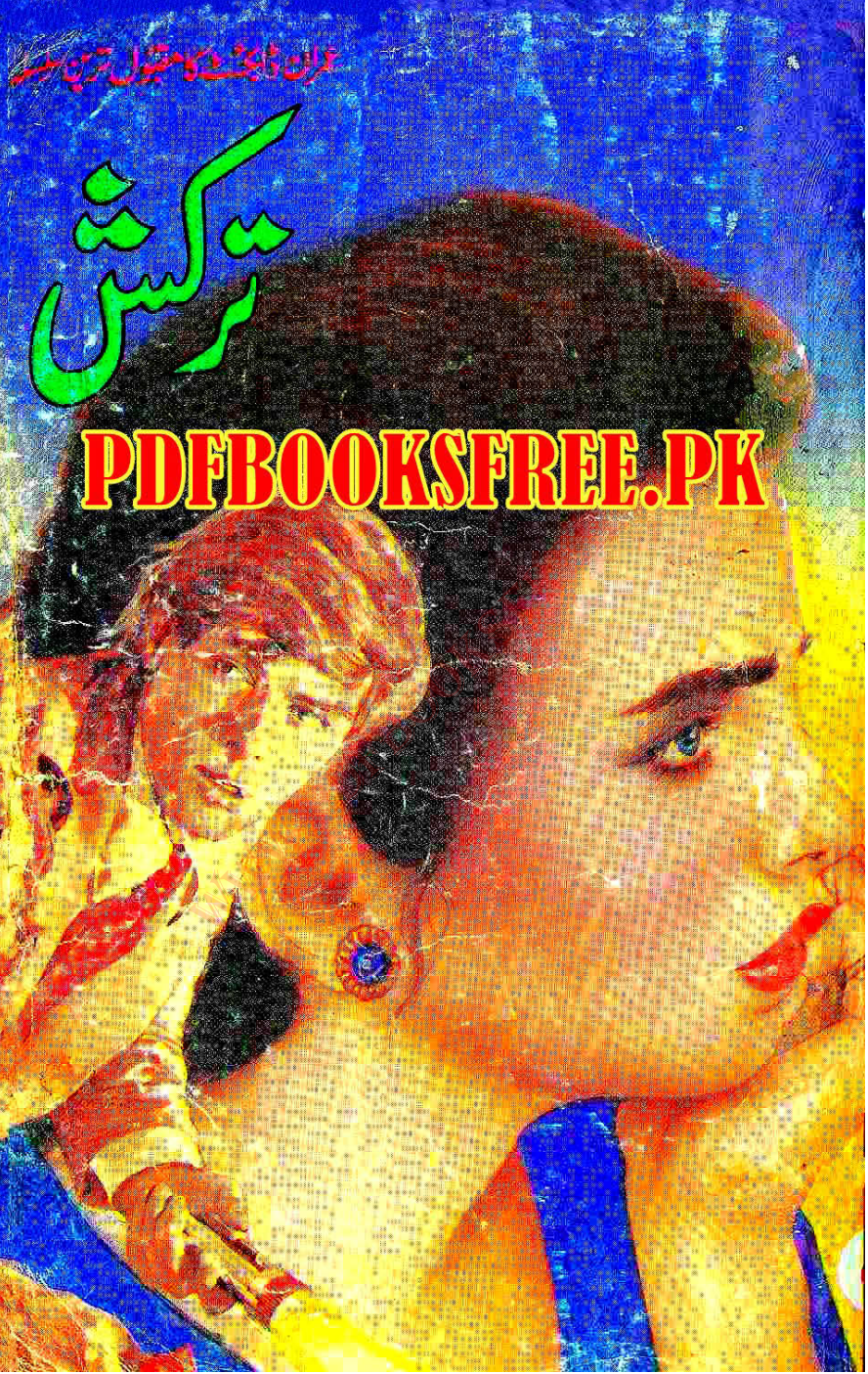

عمران ڈائجسٹ کا مقبول ترین سلسلہ

تکون

مرتبہ اے، راحت

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مکتبۂ عمران ڈائجسٹ
۳۷ - اردو بازار - کراچی

رنگ انسان کی شخصیت پر کیا اثر ڈالتے ہیں، وہ ان رنگوں کے زیر اثر کیا کیا رنگ دکھاتا ہے، وہ قابل فراموش واقعات سے سجی سنوری ایک بُری سے آدمی کی سرگزشت جو بہت اچھا انسان بھی تھا

عمران ڈائجسٹ کا ایک تہلکہ خیز سلسلہ

کیونکہ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ میرے پاس کیش نہیں ہے۔"

اس کا چہرہ ایک دم بجھ سا گیا، عجیب سے پژمردہ انداز میں بولی۔

"کیش؟"

"جی ہاں۔"

"لل۔۔۔ لیکن۔ میرا خیال ہے آپ کے اور میرے درمیان ایسی کوئی گفتگو تو ابھی تک نہیں ہوئی۔" اس کی آواز کی لرزشوں نے مجھے بے حد شرمندہ کیا تھا۔ میں نے کہا۔

"گفتگو نہیں ہوئی مس نیلس۔ لیکن کیا انسان کو دوسرے انسان کی عزت نفس کا خیال نہیں رکھنا چاہیے۔"

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن ہم دوستی کی بنیاد پر تو یکجا ہو سکتے ہیں؟"

"بے شک ایسا ہو سکتا ہے لیکن اس کے بعد مجھے آپ کے نقصان کا خیال رہے گا۔"

"افسوس یہاں آپ واقعی غیر معیاری انداز میں سوچ رہے ہیں۔"

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"نہیں مس نیلس۔ اگر حقیقتوں کو غیر معیاریت کا نام دے دیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ زیادتی ہے بات اصل میں یہ ہے کہ مجھے یہاں آئے ہوئے زیادہ وقت نہیں گزرا۔ بالکل ناواقف ہوں ریڈ سٹی سے۔ مجھے کارڈ ایشو کر دیا گیا ہے اس کارڈ پر میں ضروریات زندگی کی اشیاء حاصل کر سکتا ہوں۔ لیکن" لیکن" مجھے بے اختیار ہنسی آگئی۔ وہ بھی ہنسنے لگی۔ پھر بولی۔

"دلچسپ بات ہے لیکن آپ نے یہ الفاظ کہہ کر میری حیرت ختم کر دی ہے کہ ریڈ سٹی میں آپ کی آمد زیادہ پرانی نہیں ہے۔"

"مطلب؟۔"

"مسٹر میڈلینو۔ ریڈ سٹی میں یہ کارڈ ہی سب سے زیادہ اہم ہوتا ہے اور اگر آپ یہاں کسی ملازمت پر لگ بھی جائیں اور آپ کی تنخواہ مقرر ہو جائے تو آپ کو کرنسی وغیرہ بالکل نہیں ملے گی۔"

"میں نہیں سمجھا مس نیلس۔" میں نے کہا اور وہ مسکرانے لگی۔ پھر اس طرح مسکراتے ہوئے بولی۔

"تفصیل تو میں اپنے فلیٹ پر ہی چل کر آپ کو سمجھا سکتی ہوں۔ یوں سمجھ لیجئے کہ آپ کو تنخواہ کے طور پر یہ کارڈ ہی ملا کرے گا اور دنیا کی ہر چیز کی خرید و فروخت آپ اس کارڈ پر کر سکتے ہیں۔"

نیلس کا فلیٹ خاصا خوب صورت تھا۔ دو کمرے نیچے تھے اور دو کمرے اوپر تھے اس نے یہی مجھے بتایا تھا لاؤنج تھا۔ کچن باتھ روم اور ضروریات زندگی کی وہ تمام اشیاء جنہیں دیکھ کر یہ احساس ہوتا تھا کہ نیلس یہاں بری زندگی نہیں گزار رہی ہے اس کا طریقہ کار کچھ بھی ہو۔ لیکن بہر طور وہ مطمئن ہے۔

اپنے بیڈ روم میں پہنچ کر اس نے مجھ سے لباس تبدیل کرنے کی اجازت چاہی اور پھر مجھے دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کے لیے بھی میرے پاس لباس موجود ہے۔"

"کیا مطلب؟۔"

"اب ہر چیز کا مطلب پوچھنا بعض اوقات طبیعت کے لیے تکدر کا باعث بن جاتا ہے۔ میں لباس تبدیل کر لوں۔"

"ضرور کر لیجئے گا۔" میں نے کہا۔ اور اس بات پر مجھے ذرا بھی حیرت نہیں ہوئی کہ نیلس نے لباس تبدیل کرنے کے لیے کہیں اور جانا ضروری نہ سمجھا۔ سامنے کی الماری سے اس نے ایک گاؤن نکالا۔ اور میری طرف بڑھاتے ہوئے بولی۔

"بات صرف آنکھ کی شرم کی ہے اور میرا خیال یہ ہے کہ آپ اس گاؤن میں اپنے جسم کو پوشیدہ کر سکتے ہیں تاکہ آپ کا لباس تکلف آلودہ نہ ہو۔"

میں نے ہنستے ہوئے اس سے یہ گاؤن لے لیا جو نہایت خوب صورت تھا۔ اور پھر انسانی نگاہ کا معاملہ ہوتا ہے بھلا اب اتنی شرافت کہاں سے اپنے اندر پیدا کی جائے کہ انسان کسی کو لباس تبدیل کرتے ہوئے دیکھے، خصوصاً اس حالت میں جب کوئی اپنے آپ کو چھپانے کی کوشش نہ کرے۔ سو میں بھی انسان ہی تھا، حسن پردے کی پابندی سے آزاد تھا تو میں اسے پابند کیوں کرتا۔

نیلس نے میرے سامنے ہی لباس تبدیل کیا تھا۔ اس کے جسم کی لطافتیں ایک لمحے کے لیے نمایاں ہوئی تھیں۔ اور پھر لباس کے پردے میں چھپ گئی تھیں۔ لیکن جو جھلک نظر آئی تھی وہ ذہن و دل میں آگ لگا دینے کے لیے کافی تھی۔ اس نے اپنے بدن کو بڑی خوبصورتی سے سجایا تھا پھر وہ مسکراتی ہوئی میرے پاس آبیٹھی، کہنے لگی۔

"ایک چیز کے لیے معذرت چاہوں گی۔"

"کیا؟۔"

"میں شراب نہیں پیتی۔"

"گڈ۔ میں بھی نہیں پیتا۔"

"کیا مطلب؟" وہ حیرت سے بولی۔

"مطلب یہ کہ میں بھی شراب نہیں پیتا۔"

"کیوں؟"

"یہ ایک دلچسپ سوال ہے۔"

"ہے تو سہی مگر کیوں نہیں پیتے"

"بس پتا نہیں۔"

"اس کی کوئی خاص وجہ۔ میرا مطلب ڈاکٹروں وغیرہ نے منع کیا ہے۔"

"نہیں مس نیلس۔ بدقسمتی سے میں شراب کا عادی ہی نہیں ہوں۔"

"پھر یہ آپ کی ایک اعلیٰ کوالٹی ہے۔"

"کیوں۔ آپ شراب پینے والوں کو ناپسند کرتی ہیں؟۔"

"بے حد۔"

"وجہ؟۔"

"بس مسٹر میڈلینو میں سمجھتی ہوں کہ جس چیز کے استعمال کے بعد انسان اپنی فطرت کھو بیٹھے۔ تو بھلا اسے استعمال کرنے سے کیا فائدہ؟"

"آپ کے یہ الفاظ اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ آپ کے اندر ایک بہت ہی عمدہ شخصیت پوشیدہ ہے۔"

"جو دل چاہے کہہ لیں۔"

"تو کارڈ کی بات ہو رہی تھی۔ میں آپ کو یہ بتا رہی تھی کہ ریڈ سٹی میں یہ کارڈ ہی سب سے بڑی حیثیت رکھتا ہے آپ اس سے دنیا کی ہر شے خرید سکتے ہیں، بس آپ یہ سمجھ لیں کہ کارڈ کے ذریعے ساری چیزیں مل جاتی ہیں۔"

"دلچسپ بات ہے۔ ویسے ریڈ مین کے بارے میں آپ کا کیا نظریہ ہے۔؟"

"آپ یقین کریں گے؟۔"

"ہاں۔"

"بہت سوں کی مشکلات کا حل ہے۔"

"کیا مطلب۔"

"آپ یقین کیجئے۔ یہاں بے شمار افراد ایسے ہیں جن کے لیے دنیا تنگ ہو گئی تھی، وہ کہیں بھی زندگی نہیں گزار سکتے تھے۔ حالانکہ فطری طور پر وہ برے نہیں تھے۔ ریڈ مین نے ایسے لوگوں کو بھی سہارا دیا ہے اور وہ باعزت طریقے سے یہاں زندگی گزار رہے ہیں، یہ دوسری بات ہے کہ ریڈ مین کا طریقہ کار مختلف ہے، یہاں سے اسمگلنگ بھی ہوتی ہے اور دنیا کی ہر وہ چیز، جو دنیا کے کسی گوشے میں رہ کر بھی نہیں خریدی جا سکتی۔ یہاں اس کی خریداری ہو جاتی ہے۔ ریڈ مین اسے مجرمانہ طور پر حاصل کر کے ان لوگوں کی ضروریات پوری کرتا رہتا ہے اب چیزوں میں کوئی ایسی تخصیص نہیں ہے کہ وہ دنیا کے لیے سود مند ہیں، یا نقصان دہ، آپ سمجھ رہے ہیں نا میری بات؟۔"

"بات واقعی دلچسپ اور قابل حیرت ہے گویا گویا۔ یہاں باقاعدہ۔"

"جی ہاں۔ باقاعدہ یہاں دنیا کے ان ممالک سے آرڈر لیے جاتے ہیں جو اپنی پسندیدہ یا ضرورت کی چیز حاصل کرنے میں ناکام رہیں۔ ریڈ مین اپنے ذرائع سے انہیں حاصل کرتا ہے اور پھر بے پناہ دولت کے عوض انہیں ان کے ہاتھوں فروخت کر دیتا ہے۔"

"میرے لیے یہ انکشاف بڑا تعجب خیز ہے۔"

"آپ ریڈ مین سے ملی ہیں۔"

"کیا مطلب؟" وہ تعجب سے بولی۔

"میرا مطلب ہے ریڈ مین سے آپ کی ملاقات ہوئی ہے۔"

"اس جزیرے پر جتنے افراد رہتے ہیں، شاید ہی کسی کی ریڈ مین سے ملاقات ہوئی ہو۔"

"کیا مطلب؟۔"

"مطلب یہ کہ وہ منظر عام پر کبھی نہیں آیا۔"

"تو پھر؟۔"

"بس ضرورت کی جگہ اس کی آواز سنی جاتی ہے وہ عام لوگوں کے درمیان ہی رہتا ہے، کہاں رہتا ہے اور کس طرح رہتا ہے یہ کوئی بھی نہیں جانتا۔ اور آپ خود بھی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس طرح اسے کتنا فائدہ حاصل ہوتا ہے لوگ اس کے نام سے خوفزدہ رہتے ہیں اس کے خلاف کبھی کوئی سازش نہیں ہوتی۔ کیونکہ کوئی نہیں جانتا کہ وہ اس سے کتنے فاصلے پر ہے اس طرح، اس نے اپنے آپ کو محکم کر رکھا ہے۔"

"ویری گڈ مجھے واقعی بڑی حیرت ہوئی۔"

"وہ عجیب و غریب شخصیت کا مالک ہے بلکہ بعض اوقات تو بعض لوگوں کے ذہنوں میں کچھ اور بھی نظریات پیدا ہو جاتے ہیں۔"

www.FreePdfBooks.pk

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"وہ کیا؟" میں نے دلچسپی سے پوچھا۔ اور نیلس کسی سوچ میں ڈوب گئی۔ کچھ دیر بعد اس نے کہا۔

"لوگوں کا خیال ہے کہ ریڈ مین کوئی آدمی نہیں ہے بلکہ ایک باقاعدہ گروپ ہے' جس کے مختلف ممبرز ریڈ مین کی حیثیت سے کام کرتے ہیں یہ لوگ اس جزیرے پر موجود ہی نہیں ہیں بلکہ انہوں نے کسی کو ایک نام دے کر یہاں اس کام کے لیے مخصوص کر دیا ہے اور خود دنیا بھر میں موجود رہ کر اس آرگنائزیشن کو چلاتے ہیں۔"

میں شدت حیرت سے خاموش ہو گیا تھا کیا یہی عجیب و غریب بات ہے۔ واقعی جرم کی دنیا کی ایک انوکھی کہانی۔ بہرحال اس کے بعد میں نے نیلس سے کوئی سوال نہیں کیا۔ نیلس خود ہی مجھے ریڈ سٹی کے مختلف معاملات بتاتی رہی' یہ جزیرہ جو دنیا میں آر گوس کے نام سے جانا جاتا ہے' درحقیقت اپنی نوعیت کا واحد ہی تھا اور یہاں کی کہانیاں اگر تفصیلی طور پر باہر کی دنیا میں سنی جائیں تو انہیں حیرتناک کہا جا سکتا ہے' غرض یہ کہ نیلس کے ساتھ یہ لمحات بہت دلچسپ گزرے' رات کے کوئی تین بجے کا وقت تھا کچھ آوازیں سنائی دیں اور پھر ایک چھوٹا سا بچہ دروازہ کھول کر اندر گھس آیا اس کی عمر چار سال کے قریب ہو گی۔ آنکھیں نیند میں ڈوبی ہوئی تھیں۔ ہونٹ بسور رہے تھے۔ میں نیم غنودگی کی کیفیت کا شکار تھا۔ نیلس کی بھی یہی کیفیت تھی' لیکن بچے کی آواز سن کر وہ جاگ گئی۔

"اوہ ٹونی تم۔ تم نیچے کیسے آ گئے؟۔"

"مجھے ڈر لگ رہا ہے۔"

"ارے بے وقوف لڑکے بھلا اس میں ڈرنے کی کیا بات ہے۔ تم سوئے کیوں نہیں؟۔"

"میں سو رہا تھا لیکن لیکن بس جاگ گیا اور مجھے ڈر لگنے لگا۔"

"اوہو۔ اچھا چلو کوئی بات نہیں ہے بھوک تو نہیں لگ رہی؟"

"نہیں۔"

"تو پھر آؤ میں تمہیں سلا دوں" اس نے معذرت آمیز نگاہوں سے میری جانب دیکھا۔ میں پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس حسین بچے کو دیکھ رہا تھا۔ جس کے بال گھنگھریالے اور سنہرے تھے' آنکھیں بہت دلکش تھیں' ننھے ننھے ہونٹوں پر بسورنے کا انداز ہی خوب صورت لگ رہا تھا۔ نیلس نے ایک بار پھر معذرت آمیز نگاہوں سے مجھے دیکھا اور بولی۔

"سوری۔ بس تھوڑی دیر کے لیے۔" میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ بچے کو گود میں اٹھا کر وہاں سے نکل گئی تھی اور میں تعجب بھری نگاہوں سے اسے دیکھتا رہا تھا۔ بہرطور وہ اوپر کی منزل پر چلی گئی۔ اور میں سونے کی کوشش کرنے لگا۔ نجانے کب وہ واپس آ گئی تھی میں گہری نیند سو گیا تھا لیکن دوسری صبح مجھے اس بچے کا خیال آیا۔ نیلس نے بالکل کسی گھریلو عورت کی طرح میرے لیے ناشتا تیار کیا تھا۔ ناشتا کرتے ہوئے میں نے چونک کر کہا۔

"بچے نے ناشتا کر لیا۔"

"وہ تو اسکول چلا گیا۔"

"تمہارا بچہ ہے؟۔"

"نہیں میری بہن کا۔"

"بہن۔۔؟۔"

"ہاں۔ اس کا نام ایلسی ہے' میرے ساتھ ہی رہتی ہے۔"

"کیا اوپری منزل میں؟۔"

"ہاں بس مل جل کر ہی رہتے ہیں ہم لوگ۔ یہ بچہ اسی کا ہے۔"

"لیکن وہ نظر نہیں آئی' میرا مطلب ہے بچہ رات کو ڈر گیا تھا۔"

"وہ بھی مصروف رہتی ہے۔ اب ہر شخص فلیٹ پر تو نہیں آ جاتا۔ کچھ لوگ ہمیں اپنے فلیٹوں پر ہی بلا لیتے ہیں۔"

میں خاموش ہو گیا۔ نیلس کے ساتھ میرا بہت اچھا وقت گزرا تھا۔ جب میری واپسی کا وقت آیا تو میں نے کارڈ اس کے سامنے کرتے ہوئے کہا۔

"اس پر اپنی پسند کے مطابق کچھ لکھ دو۔"

نیلس نے ایک نگاہ مجھے دیکھا پھر خاموشی سے

اٹھی' بال پوائنٹ لائی اور کارڈ پر ایک رقم لکھ دی۔ میں نے کارڈ خاموشی سے جیب میں رکھ لیا تھا۔ لیکن وہاں سے واپس آتے ہوئے میرے ذہن پر ایک عجیب سا تاثر چھایا رہا تھا۔

اپنی رہائش گاہ میں پہنچنے کے بعد میں بہت دیر تک یونہی خاموش بیٹھا رہا۔ یہ سوچ رہا تھا کہ اب مجھے کیا کرنا چاہیے۔ اس طرح بے کاری میں وقت گزارنا تو کوئی مناسب بات نہیں تھی' کچھ نہ کچھ مصروفیت تو ہونی ہی چاہیے تھی۔ ریڈ مین کی جانب سے کوئی دوسری ہدایت بھی نہیں ملی تھی۔ لیکن مجھے یہ بتایا گیا تھا کہ اگر میں عارضی طور پر کچھ معلومات حاصل کرنا چاہوں تو ایک مخصوص ڈیپارٹمنٹ میں پہنچ جاؤں' جہاں مجھے میرے نام اور کوڈ کے ساتھ میری ہدایات مجھے بتا دی جائیں گی۔ کیونکہ بعض اوقات ریڈ مین کسی سے براہ راست رابطہ نہیں قائم کر سکتا تھا ایسے لمحات میں اسے ڈیپارٹمنٹ سے رجوع کر کے ہدایات مل جایا کرتی تھیں۔ بڑا عجیب و غریب سسٹم تھا اس عجیب و غریب دنیا کا۔

ڈیپارٹمنٹ میں پہنچ کر مجھے رسیپشن سے معلومات حاصل کرنا پڑیں۔ اور پھر مجھے میرے کارڈ کے نمبر کے مطابق مطلوبہ ٹیبل پر بھیج دیا گیا جہاں ایک عمر رسیدہ عورت بیٹھی ہوئی کاغذات میں کھوئی ہوئی تھی مجھے دیکھ کر اس نے خوش اخلاقی سے گردن ہلائی اور کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ میں نے اپنا کارڈ اس کے سامنے رکھ دیا۔

"جی فرمایئے؟" اس نے کارڈ کا نمبر دیکھ کر ایک رجسٹر کھولتے ہوئے کہا۔

"میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ میرے سپرد کوئی ذمہ داری تو نہیں کی جا رہی ابھی۔"

عورت نے رجسٹر میں میرے کوڈ کو تلاش کیا اور اس کے بعد رجسٹر بند کر کے مسکراتی ہوئی بولی۔

"ریڈ سٹی اتنی بدنما جگہ بھی نہیں ہے۔ میں آپ کو پمفلٹ دیتی ہوں یہاں دلچسپ تفریحی مقامات ہیں آپ کے پاس کارڈ موجود ہے عیش کی زندگی گزاریے۔ ریڈ مین کو جب بھی آپ کی ضرورت ہو گی وہ آپ کو طلب کرے گا۔ میرے خیال میں ابھی کافی دن تک آپ کو یہاں آنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ براہ کرم آرام کریں۔ اور اپنے لیے مشاغل چن لیں۔"

"شکریہ" میں وہاں سے واپس نکل آیا۔ اس عجیب و غریب دنیا نے مجھے چکرا کر رکھ دیا تھا اپنی وابستگی کے لیے مجھے کیا کرنا چاہیے۔ اور بات صرف وابستگی کی نہیں تھی بلکہ جو کام مجھے سونپا گیا تھا میں چاہتا تھا کہ ان فرصت کے لمحات سے فائدہ اٹھا کر اس کا جائزہ لے لوں اور اس کے لیے ریڈ سٹی کے مختلف علاقوں کے چکر لگانا ضروری تھا۔ میں جاننا چاہا تھا کہ اگر ایسا کوئی پلانٹ جس کے بارے میں مجھے یہاں بھیجا گیا ہے اگر یہاں موجود ہے تو وہ کہاں ہو سکتا ہے۔ ایکس تھری ایف ایک پراسرار نام تھا میرے لیے۔ اور یہاں آنے کے بعد یہ احساس ہوا کہ ایکس تھری ایف کے بارے میں معلومات کرنا کوئی آسان بات نہیں ہے۔

بہرحال اگر یہ آسان کام ہوتا تو مجھ جیسے آدمی کا انتخاب کیوں کیا جاتا۔ مجھے شدید محنت کرنا ہو گی اور اس بات پر تو مجھے اعتماد تھا کہ آخر کار میں اپنی کوشش میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ اس عمارت سے باہر نکلنے کے بعد میں نے دور تک نگاہیں دوڑائیں ناحد نظر خوبصورت سڑک پھیلی ہوئی تھی جس کے درمیان میں پھول کھلے ہوئے تھے اگر ریڈ سٹی کوئی ایسی جگہ نہ ہوتی جس کے ساتھ جرم کا نام وابستہ ہوتا تو یقینی طور پر یہاں کی ترتیب کو بے مثال کہا جا سکتا تھا۔ وہ پمفلٹ جو مجھے ڈیپارٹمنٹ سے دیا گیا تھا میرے ہاتھ میں تھا اور پھر ایک جگہ رک کر میں نے اس کا جائزہ لینا شروع کر دیا بہت سے خوبصورت مقامات کی تفصیل اس میں درج تھی اور ان کی تصویریں بھی شامل کی گئیں تھیں میری نظر ایک گولف کلب پر جا اٹکی یہ ایک حسین جگہ تھی میں نے سوچا کہ ادھر ہی کا رخ کیا جائے چنانچہ میں گولف کلب جانے کے لیے اس ٹرام کا انتظار کرنے لگا جس کا نمبر پمفلٹ میں درج تھا یہاں تمام سڑکوں پر

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ٹرامیں چلتی تھیں کاریں بھی تھیں لیکن بہت کم ۔۔۔عام لوگ ٹراموں پر سفر کرتے ہوئے نظر آتے تھے ٹرام نمبر پانچ تھوڑی دیر بعد وہاں سے گزری تو میں اس کے بے شمار دروازوں میں سے ایک دروازے سے اندر داخل ہو گیا فوم کی آرام دہ سیٹیں لگیں ہوئی تھیں میں ٹرام میں بیٹھے ہوئے لوگوں پر نگاہیں دوڑانے لگا۔ عورتیں' مرد' بچے سب کے سب بے دھڑک سفر کر رہے تھے کتنی عجیب بات تھی دنیا کے ترقی یافتہ ملکوں میں شدید افراتفری نظر آتی تھی' شہروں کے لوگ زندگی کے خوف سے سہمے ہوئے سڑکوں پر رقص کرتی ہوئی موت' انسانی زندگیوں سے بے پرواہ ڈرائیور جنہیں صرف اپنا کام کرنا تھا بے ترتیب ٹریفک ہر شخص آنے والے وقت سے سہما ہوا ڈاکے' لوٹ مار' چوریاں' بدکاری سب کچھ زندگی کا ایک حصہ اور یہ جرم کا شہر جہاں زندگی اتنی پرسکون تھی کہ جینے کو جی چاہنے لگے' کیا ہے یہ دنیا؟ برائی کسے کہا جائے اور اچھائی کسے' بعض اوقات فیصلہ کرنا مشکل ہو جاتا۔ ٹرام حسین راستوں سے گزرتی رہی یوں لگتا جیسے یہاں ہر شخص مستعد ہو اور کسی کو کوئی فکر نہ ہو جو چہرے یہاں نظر آتے تھے عام دنیا کے لیے وہ بے حد ہولناک تھے لیکن یہاں وہ شریف شہریوں کی مانند زندگی گزار رہے تھے گولف کلب ایک دور دراز پر فضا مقام پر واقع تھا۔ تاحد نظر ترتیب سے تراشی ہوئی گھاس' جگہ جگہ پھولوں کے کنج۔ گولف کے لیے گراؤنڈ کی جو ترتیب ہوتی ہے وہ حسین ترین کچھ لوگ کھیل میں مصروف نظر آئے' میں اس پر فضا مقام پر دور تک آگے بڑھتا چلا گیا لوگوں کا کھیل دیکھ رہا تھا۔ کسی کو کسی سے غرض نہیں تھی' کسی کو کسی کا خوف نہیں تھا۔ بہت دیر تک میں اسی طرح گھومتا پھرتا رہا پھر مجھے ایک چھوٹا سا خیمہ نظر آیا جس کے آس پاس کوئی موجود نہیں تھا۔ ابھی میں اس خیمے کے عقبی حصے میں پھیلے ہوئے مضبوط تناور درختوں کا جائزہ لے رہا تھا کہ اچانک ہی مجھے خیمے سے ایک مجہول سا بوڑھا شخص گھٹنوں کے بل نکلتا ہوا نظر آیا۔ خیمے سے باہر آ کر وہ سیدھا کھڑا ہو گیا اس کے جسم پر ڈھیلا ڈھالا سوٹ تھا۔ ایک سوکھی سی ٹائی بندھی ہوئی تھی اور وہ عجیب و غریب شخصیت کا مالک نظر آ رہا تھا۔ ابھی وہ سیدھا ہی کھڑا ہوا تھا کہ دفعتاً" درخت سے تین آدمی بیک وقت کودے اور انہوں نے بوڑھے شخص کو دبوچ لیا۔ میرا اس سے اتنا فاصلہ نہیں تھا کہ میں بوڑھے کی مدہم مدہم چیخیں نہ سن سکتا ان لوگوں نے بوڑھے کو بری طرح گرفت میں لے لیا تھا پھر ان میں سے ایک نے غرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"تو تو ہے چور کئی دن سے ہمیں تیری تلاش تھی۔" میں اپنی جگہ سے اٹھ کر اس جانب بڑھ گیا دیکھنا چاہتا تھا کہ کیا قصہ ہے' بوڑھا کہہ رہا تھا۔

"میرے عزیز دوستو تم مجھے چور کہنے کے بجائے اگر کتا کہو تو کیا زیادہ موزوں نہیں ہوگا۔ دیکھو میں تمہیں بھونک کر دکھاتا ہوں۔" بوڑھا منہ سے کتے کے بھونکنے کی آوازیں نکالنے لگا پھر اس نے دونوں ہاتھ پاؤں زمین پر رکھ کر کہا۔

"اور میں کتے ہی کی طرح دوڑ بھی سکتا ہوں' تم یوں کرو کہ مجھے پتھر مارو میں بھاگتا چلا جاؤں گا اور ساتھ ہی ساتھ کتے کی طرح چیخیں بھی ماروں گا' واہ کیا دلچسپ کھیل ہوگا ایسا کرو میرے ایک لات رسید کر دو۔"

"نکو اس مت کر سیدھا کھڑا ہو جا۔" ایک بدشکل آدمی نے کہا اور بوڑھے کی پشت پر لات رسید کر دی بوڑھے نے بالکل ایسی ہی آواز نکالیں جیسے کوئی کتا مار کھانے کے بعد چیختا ہے اور اس کے بعد اس نے دوڑ لگا دی بلاشبہ وہ بہت تیز دوڑا تھا کسی انسان کا چاروں ہاتھوں اور پیروں کے بل اتنی تیز دوڑنا ایک تعجب خیز بات بھی لیکن بوڑھا اس معاملے میں خاصا ایکسپرٹ معلوم ہوتا تھا وہ کافی دور نکل گیا تو وہ لوگ چونکے اور ان میں سے ایک نے گالی بک کر کہا۔

"پکڑو حرام زادے کو' وہ ہمیں چکر دے کر نکل رہا ہے۔" وہ چاروں لپکے ان کی رفتار بھی بہت تیز تھی دیکھتے ہی دیکھتے وہ بوڑھے کے سر پر پہنچ گئے اور انہوں نے بوڑھے کو دبوچ لیا اب میری مداخلت

ضروری ہو گئی تھی وہ بوڑھے کو لٹکائے ہوئے اسی درخت کے پاس پہنچ گئے پھر انہوں نے خیمے کے اندر سے ایک رسی نکالی اس کو پھندا بنا کر بوڑھے کی ٹانگوں میں کسا دوسرا پھندا درخت کی ایک موٹی شاخ پر کھینچ کر انہوں نے بوڑھے کو الٹا لٹکا دیا بوڑھا پنڈولم کی طرح جھول رہا تھا میں نے قریب جا کر کہا۔

"ارے ارے یہ کیا کر رہے ہیں آپ لوگ؟ بوڑھا آدمی ہے مر جائے گا۔"

"اے ہمدرد جاؤ اپنا راستہ ناپو ہر کام میں فضول دخل نہیں دیا کرتے۔ بعض اوقات کسی کے کام میں مداخلت کی سزا کچھ زیادہ ہو جاتی ہے۔"

"بوڑھے کو درخت سے اتار دو دوست' کیا فائدہ وہ مر جائے' تم سے کمزور ہے۔" میں نے نرم لہجے میں کہا۔

"دیکھو فضول باتوں سے گریز کرو یہ ذلیل پچھلے کئی دن سے ہمیں پریشان کر رہا ہے' ہمارا کھانا کھا جاتا ہے۔ کئی قیمتی چیزیں اٹھا کر لے گیا ہے' ہم لوگ گولف کے کھیل میں مصروف ہوتے ہیں اور یہ اپنا کام دکھا جاتا ہے اس کی وجہ سے ہمیں جتنی پریشانی اٹھانی پڑی ہے تم اسے نہیں جانتے اس لیے دفع ہو جاؤ۔"

"میں اس کا کیا ہوا نقصان پورا کرنے کے لیے تیار ہوں چلو اسے درخت سے اتار دو۔"

"تم نے سنا نہیں۔ جاؤ بھاگ جاؤ۔ ہمارا دماغ بہت خراب ہے' پٹ جاؤ گے ہمارے ہاتھوں۔"

"میں تم سے عاجزی سے کہتا ہوں اسے درخت سے اتار دو۔ ایک کمزور آدمی پر ظلم بہتر نہیں ہے۔"

"اس کا ساتھی معلوم ہوتا ہے' چلو ٹھیک ہے' اسے اتار کر اسے لٹکا دو۔" ان میں سے ایک نے ازراہ تفنن کہا۔

"ٹھیک ہے بہادرو تم مجھے الٹا لٹکا سکے تو میں تمہیں تسلیم کر لوں گا۔" میں نے کہا۔ "اور انہیں میرا یہ چیلنج بہت برا محسوس ہوا۔" تیسرے نے میرا گریبان پکڑ کر جھٹکے دیتے ہوئے کہا۔

"لگتا ہے تیری شامت آ گئی ہے۔"

"اب تمہاری شامت آئی ہے کیونکہ میرے گریبان پر ہاتھ ڈال چکے ہو۔" میں نے کہا اور اپنے جوتے کی ایڑی اس کے پاؤں کے پنجے پر رگڑی۔ وہ گولف کے نرم جوتے پہنے ہوئے تھا۔ اور اس حملے کا متوقع بھی نہیں تھا۔ اس کے حلق سے چیخ نکل گئی اور وہ میرا گریبان چھوڑ کر پیچھے ہٹا تو میں نے ایک گھونسہ اس کی ٹھوڑی پر جڑ دیا۔ بس یوں جنگ کا آغاز ہو گیا۔ اس کے دونوں ساتھی تیار ہو چکے تھے اور میں نے ایک باکسر کی سی پوزیشن اختیار کر لی۔ کیونکہ یہ کوئی خون ریز جنگ نہیں تھی بس ان لوگوں کو مزا چکھانا تھا۔ اس لیے میں نے انہیں گھونسوں پر رکھ لیا۔

بوڑھا لٹکا ریلوے کے سے فرائض سرانجام دے رہا تھا۔ اور میری ہمت افزائی کر رہا تھا۔ "شاباش لیفٹ لیفٹ پنچ' رائٹ ہک" وہ تینوں ہو سکتا ہے لڑائی بھڑائی کے ماہر ہوں لیکن باکسنگ بالکل نہیں جانتے تھے کیونکہ تھوڑی ہی دیر میں بری طرح ہانپنے لگے دو کے منہ سے خون بھی بہنے لگا تھا۔

تینوں کو لاچار کر کے بوڑھے کو درخت سے اتارا اور وہ میرا ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "وی ون۔۔۔"

"چلو۔۔۔" میں نے کہا اور وہ میرے ساتھ چلتا ہوا وہاں سے بہت دور نکل آیا پھر بولا۔

"ویسے الٹا پنک کر یہ دنیا کافی بدلی لگتی ہے۔"

"کیا نام ہے تمہارا؟" میں نے پوچھا

"چیکو۔"

"کیا؟۔" میں نے دلچسپی سے کہا۔

"ہاں چیکو' انسان کو وقت کے ساتھ چلنا چاہیے' کسی زمانے میں مجھے مائنی چیکاس آرلوسا کہا جاتا تھا یہ اس وقت کی بات ہے جب کیلیفورنیا میں میرا گرانڈ کلب تھا' بہت بڑا جوئے خانہ ہیں نامور غنڈے پال رکھے تھے میں نے جو اس جوئے خانے کی نگرانی کرتے تھے۔"

"گڈ! پھر۔۔۔؟"

"پولیس سے ٹھن گئی' جوئے خانہ تباہ ہو گیا' نو سال کی سزا کے دوران مجھے صرف چیکاس آرلوسا

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کہا جاتا رہا پھر جیل سے رہائی حاصل ہو گئی۔"

وہ خاموش ہوا تو میں نے پھر کہا "اس کے بعد کیا ہوا مسٹر چیکاس آرلوسا"

"تم مجھے کافی ذہین آدمی معلوم ہوتے ہو۔"

"کیوں۔۔۔؟"

"ابھی ہم چیکاس آرلوسا کے دور سے گزر رہے ہیں اور تم مجھے آئی نام سے پکار رہے ہو۔"

"میں آپ کو مائی چیکاس آرلوسا کہہ کر بھی پکار سکتا ہوں میں نے ہنس کر کہا۔

"نہ۔۔۔ نہ۔۔۔ نہ۔۔۔ میرے اندر ایک ہی خوبی ہے۔"

"وہ کیا۔۔۔؟"

"میں ہر حال میں حقیقتوں کو تسلیم کرنے کا عادی ہوں تم نے سنا ہو گا میں نے اس سے کیا کہا تھا؟۔"

"کس سے؟۔"

"اوہو بہت جرح کرتے ہو اپنے دماغ سے بھی سوچا کرو' انہیں کی بات کر رہا ہوں جن سے تم نے ابھی ایک دلچسپ ملاقات کی ہے' میں نے ان سے کہا تھا کہ وہ مجھے کتا سمجھ لیں اور پتھر مار کر بھگا دیں' کمبختوں کو بھونک کر بھی دکھایا مگر نہ سمجھے' ارے دیکھو کتا کبھی تو لوگوں کو اس طرح کے نقصانات پہنچا دیتا ہے وہ اسے اٹھا اٹھا کر پتھر مارتے' یا ایک آدھ پتھر مار کر بھگا دیتے ہیں' لیکن موجودہ دور میں انسان جانوروں سے زیادہ اپنے ہم نسلوں سے نفرت کرنے لگا ہے۔"

میں نے گہری نظروں سے بوڑھے شخص کو دیکھا خاصا گہرا آدمی معلوم ہوتا تھا اچانک وہ بولا۔

"تمہارا نام کیا ہے۔"

"میڈلینو۔"

"مسٹر میڈلیکو کیا تم کہیں بیٹھ کر بات نہیں کر سکتے۔"

"کیوں۔۔۔؟ تھک گئے ہو۔"

"نہیں پیاسا ہوں۔"

"اوہو۔۔۔ مگر یہاں کہاں۔"

"وہ سامنے ٹرام رکی ہے ہم اس میں بیٹھ جاتے ہیں وہ ضرور ہمیں کسی ریستوران کے سامنے اتار دے گی۔"

"ٹھیک ہے' چلو" میں نے کہا اور پھر ٹرام میں آ بیٹھے راستے میں بوڑھا بالکل خاموش رہا پھر جب ہم نیچے اترے تو اس نے کہا۔

"پبلو سا بہترین جگہ ہے' یہاں پبلجنم کی مارٹینی بہت عمدہ ملتی ہے۔"

"ہوں۔۔۔ چلو" میں نے کہا اور ہم پبلو سا میں آ بیٹھے میں نے اس کے لیے اس کی پسندیدہ مارٹینی منگوائی تھی اور اپنے لیے آرنج جوس وہ چونک کر بولا۔

"مارٹینی پی کر دیکھو پسند آئے گی۔"

"نہیں جوس ٹھیک ہے۔"

"کیا شراب نہیں پیتے؟۔"

"نہیں۔"

"سمجھ گیا' پادری ہو گے کسی ناکردہ جرم میں پھنس گئے ہو گے ورنہ یہاں ایسے لوگ کہاں آتے ہیں جو شراب بھی نہ پیتے ہوں۔"

"نہیں میری جان ایسی بات نہیں ہے۔"

"پھر۔۔۔؟"

"ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ میرے پھیپھڑے گل چکے ہیں اور شراب مجھے لمحے میں ختم کر دے گی۔"

"ہمکواس کرتے ہیں۔" وہ بولا

"کیوں؟۔" میں نے حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم نے جس طرح ابھی ان لوگوں کی پٹائی کی ہے اسے دیکھ کر دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ تمہارے پھیپھڑے بہترین حالت میں ہیں اور ان میں کوئی ٹکیٹ نہیں ہے۔"

"کیا تم ڈاکٹر بھی ہو؟۔"

"میں بہت کچھ ہوں اصل میں ہماری بات تو ادھوری رہ گئی میں تمہیں اپنے نام کے بارے میں بتا رہا تھا۔"

"ہاں۔"

"جیل سے رہائی کے بعد چونکہ مجھے وہ حیثیت

نہیں حاصل ہو سکی تھی پولیس نے میرے ملک سے باہر جانے پر پابندی لگا دی تھی اس لیے کچھ روز کے بعد میں صرف چیکاس رہ گیا۔"

"اوہ" میں نے آہستہ سے کہا۔ "پھر چیکو کیسے ہوئے۔"

"سڑکوں پر بھیک مانگ مانگ کر۔۔۔" اس نے منہ بسورتے ہوئے کہا اور مارٹینی کی طرف متوجہ ہو گیا' میں دلچسپی سے اسے دیکھ رہا تھا ایک دلچسپ کیس تھا اس نے ندیدوں کی طرح مارٹینی کی صفائی شروع کر دی۔

"تم کیا کرتے ہو؟۔" میں نے جوس پیتے ہوئے پوچھا

"چوری۔" وہ اطمینان سے بولا

"مگر کیوں؟۔"

"اس لیے کہ میرے پاس کارڈ نہیں ہے۔"

"کارڈ کیوں نہیں ہے۔"

"اس کے خیال میں اب میں ایک ناکارہ وجود ہوں کسی کام کا نہیں ہوں۔"

"تب پھر تمہیں یہاں سے نکال کیوں نہیں دیا گیا۔"

"وہ کسی کو یہاں سے زندہ نہیں نکالتے۔"

"وہ کیا اس جزیرہ سے کوئی واپس نہیں جاتا؟۔"

"آتے جاتے رہتے ہیں جاتے ہیں جنہیں ریڈ مین کسی کام سے باہر بھیجتا ہے مگر وہ اس کے بھروسے کے آدمی ہوتے ہیں۔"

"یہاں آئے کیسے؟۔"

"ایک جہاز میں چھپ کر بھاگ رہا تھا جہاز سمندری طوفان کا شکار ہو گیا اور ادھر آ گیا۔"

"تو اب تمہارے جینے کا کوئی سہارا نہیں ہے؟۔"

"بس اسی طرح لوگ میری لائف اسپانسر کرتے ہیں میں جوتے' گالیاں' اور ٹھوکریں کھانے کا عادی ہو گیا ہوں' تم نے بلاوجہ ان لوگوں سے دشمنی مول لی۔"

"رہتے کہاں ہو؟۔"

"اسکوپ سینٹر میں۔"

"یہ کونسی جگہ ہے؟۔"

"ٹوٹے پھوٹے فرنیچر گاڑیوں اور مشینری کا قبرستان' وہیں میری رہائش گاہ ہے" اس نے جواب دیا۔

"تم بے حد دلچسپ آدمی ہو مسٹر چیکاس۔"

"چیکاس کہنے کا شکریہ اور مارٹینی کا بھی' اپنے بارے میں تم نے کچھ نہیں بتایا"

"میڈلینو اور بس۔"

"کہاں رہتے ہو' یہ میں اس لیے پوچھ رہا ہوں کہ تم سے رابطہ رہے' اور ضرورت کے وقت تمہیں تلاش کر لوں۔"

میں نے اسے اپنا پتا بتایا پھر کہا "اگر تمہیں کسی اور چیز کی ضرورت ہو تو مجھے بتاؤ"

"زندگی بڑی دلچسپ چیز ہے مسٹر میڈلینو' یہاں سے جانے کو جی نہیں چاہتا اسے مزید دلچسپ بنانے کے لیے ضروری ہے کہ اس پر غیر ضروری بوجھ نہ ڈالو۔"

"میں سمجھا نہیں۔"

"میری اس وقت کی ضرورت یہ کھانا اور اس کے بعد مارٹینی تھی وہ پوری ہو گئی' پھر کسی ضرورت کے لیے ابھی سے کیوں انتظام کروں' دوپہر کے کھانے کا بندوبست گولف کلب میں بہترین ہے' ویسے میں کئی دن سے ان لوگوں کا کھانا کھا رہا ہوں' اصل میں اس کے لیے گولف کلب بہترین ہے۔"

"وہ کیوں۔" میں نے دلچسپی لیتے ہوئے کہا۔

"یہاں زیادہ بھیڑ بھاڑ نہیں ہوتی اگر کوئی دس بیس جوتے بھی مار لیتا ہے تو دیکھنے والے زیادہ نہیں ہوتے جب کہ مجمع عام میں پٹنا کچھ اچھا نہیں لگتا۔"

چیکاس واقعی انوکھا انسان تھا اس نے پھر کہا "کل جمعہ ہے میں انہی کی نمک حلالی کروں گا' بلکہ تمہاری طرف سے ان سے معافی بھی مانگ لوں گا"

"اس بار وہ تمہیں قتل ہی کر دیں گے۔"

"نہیں میڈلینو یہی اس جزیرے میں ناممکن ہے۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"کیا مطلب ــــ؟"

"کسی کے قتل کی سزا صرف موت ہے قاتل کو ہر قیمت پر خود بھی مرنا ہوتا ہے خواہ اس نے کتنی ہی مجبوری میں انسان کو قتل کیا ہو" اس نے کہا اور میں گہری گہری سانس لینے لگا۔

"یہ ریڈ مین کا قانون ہے؟"

"نہیں معلوم" وہ حیرت سے بولا۔

"نہیں ــــ"

"تب تمہارے لیے ضروری ہے کہ تم لا ڈپارٹمنٹ سے قانون کی کتاب حاصل کرلو' ویسے وہاں لیکچر بھی ہوتے ہیں بہتر ہے کہ دو چار لیکچر اٹینڈ کرلو۔"

میں نے گردن ہلا دی تھی۔ ریڈ سی کے بارے میں عجیب عجیب انکشافات ہو رہے تھے بہرحال یہ ایک حیرتناک حقیقت تھی کہ ریڈ مین کے قوانین ایک آئیڈیل مملکت کے قوانین تھے مجھے یہ سب عجیب لگ رہا تھا پھر چیکاس نے اٹھتے ہوئے کہا

"تمہارے ساتھ یہ لمحات بہت دلچسپ رہے ہیں انہیں یاد رکھوں گا ویسے تم سے ملاقات ضرور ہوگی تم بہترین انسان ہو۔"

اسی روز مجھے پیغام ملا کہ ریڈ مین مجھے طلب کرتا ہے۔ ایک شخص نے میری رہنمائی ایک عمارت میں کی تھی جس کے ایک کمرے میں مجھے ریڈ مین کی آواز مائیک پر سنائی دی۔

"مسٹر میڈلینو۔"

"سر۔" میں نے گردن جھکا کر کہا

"ایڈمٹی کی سیر کی۔"

"جی۔"

"کیسا پایا؟"

"الفاظ میں تعریف نہیں کر سکتا۔" میں نے جواب دیا

"شکریہ' تمہارے ماضی کی تفصیل نہیں ملتی اپنے بارے میں کچھ بتانا پسند کرو گے۔"

"میری کہانی مجھ جیسے دوسرے لوگوں کی کہانی سے مختلف نہیں ہے سر پھر بھی آپ کے حکم کی تعمیل میں اپنا بایو ڈیٹا پیش کیے دیتا ہوں" میں نے اپنے بارے میں وہ کہانی سنا دی جو مجھے اوڈیپارٹمنٹ کے چیف کی حیثیت سے سنائی گئی تھی۔ کنگ میڈلینو کوئی فرضی نام نہیں تھا بلکہ کنگ کی ایک کہانی تھی اور اب میڈلینو مل اپیب کا قیدی تھا بلکہ شاید اسے موت کی سزا دی جا چکی تھی لیکن خفیہ طور پر ــــ' میری کہانی سننے کے بعد ایڈمین نے کہا۔

"تمہارے بارے میں میرا یہی اندازہ تھا' اصل میں تمہارے لیے میں نے مختلف انداز میں سوچا ہے۔"

"کیا سر؟"

"تمہیں کسی عام کام پر نہیں لگانا چاہتا بلکہ تمہیں بین الاقوامی امور کے لیے استعمال کرنا چاہتا ہوں۔"

"میں اس حکم کی تعمیل کر کے خوشی محسوس کروں گا بس اس کا خیال رکھا جائے کہ بیرونی دنیا میڈلینو کی سخت دشمن ہے۔"

"اس کا خیال رکھا جائے گا۔"

"اب مجھے حکم کیا جائے میں نے کہا حالانکہ دل میں سخت جز بز ہو رہا تھا یہ سر منڈاتے ہی اولے پڑنے والی بات تھی۔"

"وہ ابھی نہیں بلکہ مستقبل قریب میں بھی نہیں ابھی تم آرام کرو اور عیش کرو' یہ بات میں نے تم سے برسبیل تذکرہ کی ہے۔"

میں دل میں خوش ہو رہا تھا جیسا آپ مناسب سمجھیں سر"

"اپنے طور پر تم اور تمہارے ساتھی مطمئن ہیں؟"

"جی سر ــــ اور حیران بھی۔"

"حیران کیوں؟"

"آپ نے جتنی ذمے داریاں سنبھال رکھی ہیں ان پر غور کر کے دماغ چکرا جاتا ہے اس کے باوجود آپ اپنی مملکت میں رہنے والے ہر شخص کا انفرادی خیال بھی رکھتے ہیں۔"

"لفظ مملکت تم نے خوب استعمال کیا' بہرحال

کھلی آنکھیں ہی زندگی کی علامات ہوتی ہیں آنکھیں بند ہونے سے موت واقع ہو جاتی ہے۔"

"بڑی بات ہے سر۔"

"اوکے آرام کرو" دوسری طرف سے کہا گیا اس کے بعد مائیک بے جان ہو گیا میں عجیب سے تاثرات سے باہر نکل آیا اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ ریڈ مین نے مجھے حیران کر دیا تھا' اس کی فطرت بھی نظر آتی تھی نہ جانے کیا کہانی تھی اس کی اور واقعی وہ ایک مخلص تھا بھی یا نہیں۔"

بعد میں کوئی کام نہیں تھا لیکن اپنے وقت کے زیاں اور اس کام میں تساہل نے مجھے ذہنی طور پر الجھا رکھا تھا آفتاب کمال کا خیال بھی دل میں آتا تھا اور دل پریشان ہو جاتا تھا کہ جانے وہ کس حال میں ہو

شام بڑی اداس تھی' نیلس کا خیال آیا اچھی دوست تھی اور عام لڑکیوں سے بہت مختلف تھی میرا دماغ اس کی جانب مائل ہو گیا دل میں خیال تھا کہ ممکن ہے ابھی فلیٹ میں ہی موجود ہو اور شکار کی تلاش میں باہر نہ نکلی ہو میں سیدھا اس کے فلیٹ کی طرف چل پڑا کچھ دیر کے بعد میں نے اس کے فلیٹ کی بیل کے بٹن پر انگلی رکھ دی۔ ایک تقریباً" چھ سالہ بچی نے دروازہ کھولا اور بڑی تہذیب سے بولی

"ہیلو سر ــــ"

"ہیلو بے بی کیا مس نیلس موجود ہیں؟"

"آپ پلیز اندر تشریف لے آئیے" بچی نے کہا۔ اتنی سی بچی کی اس تہذیب نے مجھے بہت متاثر کیا تھا میں اندر داخل ہو گیا بچی مجھے کمرے میں لے گئی تھی

"تشریف رکھئے سر"

"نیلس کہاں ہیں؟"

"ممی اس وقت ہال میں میں ہوں گی لیکن میں انہیں فون کیے دیتی ہوں آپ پلیز اپنا نام بتا دیں۔" بچی نے کہا

"ممی" میں نے سر سراتی آواز میں کہا' اور بچی گھبرا گئی۔

"ن ــــ نہیں ــــ ان ــــ سوری سر میرے منہ سے غلط نکل گیا تھا' سوری ویری سوری سر' سر مجھ سے غلطی ہو گئی' سر مجھے معاف کر دیں" بچی کی آواز رندھ گئی۔

"اوہ نہیں بے بی میں تو تمہارا انکل ہوں بے فکر رہو' اور ہاں ممی کو فون کر دو ان سے کہہ دو کہ انکل میڈلینو آئے ہیں۔"

"میں فون کیے دیتی ہوں لیکن انکل آپ انکل ــــ آپ ان سے نہ کہیں کہ مجھ سے غلطی ہو گئی ہے۔"

"میں بالکل نہیں کہوں گا تم اطمینان رکھو بے بی تمہارا بھائی کہاں ہے؟"

"وہ اوپر کھیل رہا ہے۔"

"اوکے تم ممی کو فون کرو" میں نے کہا اور بچی نے سہمے ہوئے انداز میں ریسیور اٹھایا۔ میرا سر چکرا رہا تھا دل جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا ہو' یہ کیا قصہ ہے اس کا مطلب ہے کہ ــــ" بچی کی آواز نے مجھے اچانک متوجہ کر لیا۔

"ہیلو ــــ دیکھئے ایش کارنر سے مس نیلس کو بلا دیجئے میں ان کے گھر سے بول رہی ہوں تھینک یو' کچھ دیر کے بعد اس نے کہا "ہاں آنٹی میں کیلس بول رہی ہوں انکل میڈلینو آئے ہوئے ہیں جی آنٹی بہتر ہے ــــ اوکے ــــ اوکے" اس نے فون بند کر دیا پھر میری طرف اس انداز میں دیکھنے لگی' نجانے کیوں میرے دل کو دکھ ہوا تھا بچی ضرورت سے زیادہ خوفزدہ ہو گئی تھی میرا دل چاہ رہا تھا کہ میں اسے دلاسہ دوں جو کچھ میں نے سمجھا تھا وہ بے حد خطرناک تھا میں نے بچی کو قریب بلاتے ہوئے کہا

"ڈیئر کیلس یوں لگتا ہے جیسے تم بہت خوفزدہ ہو؟"

"نہیں انکل بالکل نہیں' آپ مجھے سوری تو کر چکے ہیں۔"

"بالکل بالکل ــــ اور میرے منہ سے ایک لفظ بھی نہیں نکلے گا بلکہ میں تو بھول ہی گیا کہ تم نے کیا کہا تھا۔"

"تھینک یو انکل میں آپ کے لیے کافی بناؤں۔"

"نہیں پیارے بیٹے' تم پڑھتی ہو۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"جی انکل۔"

"ہوں اچھا' وہ تمہارا چھوٹا بھائی ٹونی۔۔۔۔؟۔"

"وہ بھی پڑھتا ہے۔"

"اور کوئی بہن بھائی ہے تمہارا؟۔"

"نہیں انکل۔"

"کیلس یہاں تمہیں کیسا لگتا ہے؟۔"

"جی ٹھیک لگتا ہے انکل۔"

"تمہاری دوست لڑکیاں بھی ہوں گی؟۔"

"نہیں۔"

"کیلی؟۔"

"یس نہیں ہیں انکل۔"

"تم جس اسکول میں پڑھتی ہو وہاں لڑکیاں تو ہیں نا؟۔"

"جی انکل' ہیں۔"

"تو پھر۔۔۔۔؟۔"

"بس وہ میری دوست نہیں ہیں۔"

"کیوں۔۔۔۔؟۔"

"بس انکل نہیں ہیں۔"

"کیا وہ تمہیں دوست بنانا پسند نہیں کرتیں؟۔" میں نے سوال کیا

"جی" وہ مدھم لہجے میں بولی' یہ بھی ایک المیہ تھا اور یہ بات بھی میرے سمجھ میں آئی تھی کہ لڑکیاں اسے دوست بنانا کیوں پسند نہیں کرتیں۔۔۔ واقعی بہت دکھ بھری داستان تھی بڑا عجیب معاملہ تھا اگر اس جزیرے سے ہٹ کر کوئی جگہ ہوتی تو میں کچھ نہ کچھ کرتا ان لوگوں کے لیے لیکن ظاہر ہے جن حالات میں گرفتار تھا ان میں تو اپنی ہی زندگی ہر لمحہ خطرہ کا شکار رہتی تھی کسی اور کے لیے بھلا کیا کیا جاسکتا ہے لیکن پھر بھی نجانے دل کے کسی گوشے سے یہ آواز ابھری کہ مائی ڈیئر جہانگیر جمال شاہ زندگی میں کتنے مفادات کی نگرانی کی ہے کہاں کہاں جان کی بازی نہیں لگادی پہلے کبھی کب سوچا ہے کہ زندگی باقی رہے گی یا ختم ہوجائے گی تو پھر اب اس قدر احتیاط کیوں یہ دکھوں کے مارے انسان ہیں' انہیں اگر زندگی کی آسائش نہ ملیں تو پھر تمہاری زندگی میں رہا ہی کیا یہ تو کوئی بات نہ ہوئی کہ اپنی مرضی سے جسے دل چاہا نواز دیا اور جہاں انسانوں کو انسانیت کی ضرورت پیش آئی وہاں مصلحت آڑے آگئی۔"

"نہیں ڈیئر کیلس تیری ننھی سی خوب صورت آنکھوں میں یہ آنسو ہزاروں زندگیوں سے زیادہ قیمتی ہیں' ابھی مجھ سے وعدہ تو نہیں کرسکتا لیکن جہاں تک صلاحیتوں نے کام کیا تجھے اس جہنم سے نکال کر آزادی دینے کی کوشش ضرور کروں گا یہ میرا وعدہ ہے۔"

میں نے دل ہی دل میں فیصلہ کرلیا تھا کچھ دیر کے بعد کیلس کی آواز سنائی دی اس نے بیل بجانے کے ساتھ ساتھ کیلس کو آواز بھی لگائی تھی غالباً" وہ کسی دہشت کا شکار تھی۔

کیلس نے دروازہ کھولا تو کچھ لمحے باہر مدھم مدھم باتیں ہوتی رہیں پھر وہ کمرے میں آگئی

"ہیلو ڈیئر میڈلینو کیسے مزاج ہیں؟۔"

"ٹھیک ہوں نیلس' ۔۔۔۔ تم غالباً" یہ سوچ کر چلی گئی تھیں کہ شاید میں نہ آؤں۔"

"بالکل یہی سوچا تھا میں نے تم نے اس کے علاوہ تو اور کچھ نہیں سوچا ڈیئر" وہ قدرے بے تکلفی سے بولی۔

"مثلاً"۔۔۔۔"

"مثلاً یہ۔۔۔ یہ۔۔۔ کہ۔۔۔ کہ۔۔۔ آئی ایم سوری' مائنڈ تو نہیں کرو گے میری بات کو۔۔۔۔؟۔"

"نہیں کروں گا بشرطیکہ سچ بولنے کا وعدہ کرو" میں نے کہا اور وہ ایک لمحے کے لیے چور سی ہوگئی' دروازے میں کیلس کھڑی ہوئی تھی اس نے گردن گھما کر کیلس کو دیکھا میں تو خیر قیامت تک کوئی ایسی بات نہ کرتا کہ کیلس نے ایسا کچھ کہا ہے جس نے مجھے مشکوک کردیا ہے' لیکن نوعمر بچی کی سہمی ہوئی کیفیت بتاتی تھی کہ وہ کوئی جرم کرچکی ہے' نیلس کے چہرے پر خجالت کے آثار نظر آئے میں نے جلدی سے کہا۔

"ارے تم اس قدر سنجیدہ کیسے ہوگئیں؟۔"

"تم سے جھوٹ بولتے ہوئے ایک گناہ کا احساس

ہوتا ہے' جھوٹ بے شک بولا جاتا ہے لیکن ان لوگوں سے' جن سے جھوٹ بولنا ضروری ہو۔"

"تو پھر اور کیا کہنا چاہتی تھیں تم؟۔"

"یہی کہ تم یہ نہ سوچ رہے ہو کہ تم کارڈ سسٹم پر ہو" اس نے جھینپتے ہوئے انداز میں کہا اور مجھے بے اختیار ہنسی آگئی۔

"بڑی دلچسپ بات ہے نیلس' ویسے میں بتاؤں تمہیں یہ نہیں سوچ رہا تھا میں خصوصاً" تمہارے یہ بتانے کے بعد کہ یہاں کارڈ ہی ایٹو ہوتے ہیں۔"

"تمہارا کال کا پے منٹ میں نے وصول بھی کرلیا۔"

"اور اب کس کی تلاش میں گئی تھیں ارے ہاں کیلس بیٹے تم نے کافی پلانے کا وعدہ کیا تھا کیا تمہیں کافی بنانا آتی ہے۔"

"تم یہاں کیوں کھڑی ہوئی ہو' جاؤ اب انکل سے کافی بنانے کے لیے کہا ہے تو کافی بنا کر لاؤ۔"

"یس آنٹی" وہ جلدی سے بولی اور اس کے آنٹی کہنے پر نیلس نے چور نگاہوں سے مجھے دیکھا مجھ سے برداشت نہ ہوسکا میں نے کہا۔

"بھولی بچی تم غالباً میرے اس طرح بلانے سے کچھ پریشان ہوگئی ہو۔"

وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھی اور کرسی پر بیٹھ گئی پھر اس نے کہا

"پتا نہیں قسموں پر یقین رکھتے ہو یا نہیں میں بڑی سے بڑی قسم کھا کر کہتی ہوں کہ ایسی بات نہیں ہے' بلکہ نہایت خوشی سے میں تمہارا نام سن کر یہاں آئی ہوں بس ایسے ہی طبیعت کچھ الجھ سی گئی ہے۔"

"بچوں کی وجہ سے" میں نے کہا اور اس کے چہرے پر سرد سے تاثرات پھیل گئے اس نے آہستہ سے کہا۔

"ہاں بچوں کی وجہ سے۔"

"کیوں۔۔۔۔؟" میں نے چبھتے ہوئے لہجے میں سوال کیا۔"

"مجھے اندازہ ہوچکا ہے کہ کیلس تمہیں بہت کچھ بتا چکی ہے لیکن یقین کرو میں نے کیلس سے یہ پوچھا ضرور تھا کہ کہیں اس نے تمہیں تفصیل بتا تو نہیں دی ہے وہ خوفزدہ ہے اور خوف سے اس کی بری حالت ہے اس نے مجھے منع کیا ہے کہ اس نے کچھ نہیں بتایا' لیکن ڈیئر اگر اس نے تمہیں بہت کچھ بتا دیا ہے تو یقین کرو اس وقت اس نے مجھ پر احسان کیا ہے۔"

"اس نے مجھے کچھ نہیں بتایا' لیکن اگر تم کچھ بتانا چاہتی ہو تو ضرور بتاؤ نیلس کیونکہ میں اپنے اور تمہارے درمیان سچ کے رشتوں کو مجروح نہیں کرنا چاہتا۔"

وہ چند لمحات سوچتی رہی' پھر اس کے نقوش پتھرا سے گئے اس نے آہستہ سے کہا

"جو کچھ میں کررہی ہوں کیا اس کے نتیجے میں یہ نہیں ہونا چاہیے تھا؟۔"

"مطلب۔۔۔۔؟۔"

"مطلب یہ کہ کیا کوئی بوا لہوس اپنے اولاد یہاں چھوڑ کر نہیں جاسکتا تھا ایسا ہوا ہے کیلس اور ٹونی میرے ہی بچے ہیں ہاں دونوں میری ہی اولاد ہیں میری کوئی بہن نہیں ہے میں اپنے گاہکوں سے جھوٹ بولتی ہوں عموماً" یہ بچے پوشیدہ رہتے ہیں بس بچے ہی ہیں کبھی کبھی غلطی ہوجاتی ہے لیکن آج تک وہ غلطی بھگتی چلی آئی ہے آج پہلی بار کسی کو یہ پتا چلا ہے کہ میں دو بچوں کی ماں ہوں تم سمجھ رہے ہو نا بچوں والی عورت کو کوئی قبول نہیں کرتا' اپنے جسم کو سنبھالے رہو' نوخیز نظر آنے کی کوشش کرتے رہو لوگوں سے جھوٹ بولو' کام بن جاتا ہے' شراب کے نشے میں چور لوگ اس بات پر کہاں غور کرتے ہیں کہ کون کیا ہے سمجھ رہے ہو نا میری بات' اس نے کہا اس کی آواز میں آنسو گھلنے لگے تھے اور یہ آنسو میرے دل پر ٹپ ٹپ کرے گر رہے تھے میں خاموشی سے اسے دیکھتا رہا' اتنی دیر میں کیلس کافی بنا کر لے آئی تھی' میں نے اس سے کہا۔

"جاؤ بیٹے آرام کرو۔۔۔ میں بات کررہا ہوں تمہاری آنٹی سے۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

بچی خاموشی سے واپس چلی گئی میں دیر تک سوچتا رہا پھر نیلس ہی چونکی اس نے کافی بنا کر میرے سامنے رکھی اور دوسری پیالی لے کر خود بیٹھ گئی میں نے اس سے کہا

"تمہیں یہاں کتنا عرصہ گزر گیا نیلس؟"

"آٹھ نو سال ہو گئے۔"

"کیا تم بتا سکتی ہو کہ یہاں تمہارا آنا کس طرح ہوا؟"

اس نے کافی کے گرم گرم گھونٹ لیے، جیسے گرم کافی کو معدے میں انڈیل کر اپنے وجود کو اندر سے سلگانا چاہتی ہو پھر اس نے آہستہ سے کہا

"نسلا" آئرش ہوں، آئرلینڈ کی رہنے والی، گھر بار سب کچھ تھا ماں باپ بھی تھے اور گھر کے دوسرے افراد بھی بس ایک غلطی کا شکار ہو گئی، یہ کالج کے دور کی بات تھی ایک نوجوان سے محبت کرنے لگ گئی تھی جس کا نام پیڈرو تھا پیڈرو بہت اچھا انسان تھا، غلطی یہ ہو گئی کہ ایک بار میں نے کالج کے ایک پروفیسر کو قابل اعتراض حالت میں دیکھ لیا غلطی سے اس کے کمرے میں داخل ہو گئی تھی، وہاں جو منظر نگاہوں کے سامنے آیا اسے دیکھ کر دھک سے رہ گئی قدم جم گئے تھے میں بہت دیر تک وہاں کھڑی رہی یہاں تک کے پروفیسر نے خود ہی مجھے باہر نکالا تھا جو عورت اس کے ساتھ تھی وہ ایک جرائم پیشہ عورت تھی پروفیسر تو خیر اس سلسلے میں کچھ نہ کر سکا لیکن اس عورت نے مجھ سے روابط بڑھانا شروع کر دیئے اور پھر ایک بار اس نے مجھے ایک ایسی جگہ طلب کر لیا جہاں اس نے پہلے ہی برائی کا انتظام کر رکھا تھا میں زخمی ہو گئی اور میری قابل اعتراض حالت میں تصاویر اتار لی گئیں اس کے بعد ان تصاویر کے ذریعے مجھے بلیک میل کیا جاتا رہا، اور میں ان کے اشاروں پر ناچتی رہی یہاں تک کہ ایک رات مجھے ایک ہوٹل میں طلب کیا گیا جہاں مجھے ایک شخص کے سامنے پیش کرنا تھا جانتے ہو یہ شخص کون تھا یہ پیڈرو تھا جسے خود بھی نہیں معلوم تھا کہ جس کو اس نے طلب کیا ہے وہ کون ہے اور اس سے کیا چاہتی ہے۔"

پیڈرو نے مجھے دیکھا اور ششدر رہ گیا تب میں نے پیڈرو کو ساری حقیقت بتا دی میں نے اس سے مدد مانگی لیکن وہ اتنا بددل ہوا کہ فوراً ہی وہاں سے چلا گیا اس نے اپنا ملک بھی چھوڑ دیا وہ بیروت جا کر آباد ہو گیا تھا پیڈرو مجھ سے اتنی محبت کرتا تھا کہ شاید اس کے بعد محبت کا تصور ہی ختم ہو جائے اس کے بارے میں مجھے بہت سی باتیں معلوم ہوئیں، پتا چلا کہ وہ بیروت میں مجرد کی زندگی گزار رہا ہے اس نے نہ تو کسی سے محبت کی ہے نہ شادی بس ایک فرم میں کام کرتا ہے تنہا رہتا ہے پیڈرو کی تو یہ کیفیت تھی لیکن میں برائیوں میں غرق ہوتی چلی گئی اور پھر میں نے ارینا ہارٹ کو قتل کر دیا ارینا پارٹ بڑی عورت تھی جس نے میری زندگی برباد کی تھی قتل کے نتیجے میں مجھے سزائے موت ہوئی لیکن پھر کچھ لوگوں کے ساتھ میں سزا ملنے سے پہلے فرار ہو گئی اور اس کے بعد کی کہانی تمہیں ہے، میں چھپتی رہی زندگی بچانے کے لیے، دوڑتی رہی اور یہاں تک پہنچ گئی یہاں کچھ عرصے میں میں نے اپنی پسند کا وقت گزارا اور اس کے بعد ان کی پسند کی زندگی گزارنے لگی یہ ہے میری داستان، آج تک وہی زندگی گزار رہی ہوں میں اپنے آپ کو سنبھالنا آتا ہے مجھے اور دیکھ لو جسمانی طور پر میں نے اپنے آپ کو کتنا فٹ رکھا ہے، کوئی سوچ بھی نہیں سکتا کہ میں نو عمری ہی سے فرار ہو چکی ہوں" اس کی آنکھوں سے آنسو لڑھک پڑے اور وہ سسک سسک کر رونے لگی میں خاموش نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا بہت دیر تک اس کے آنسو بہتے رہے میں نے اسے کوئی دلاسہ نہیں دیا تھا اس طوفان کا گزر جانا ہی اچھا تھا اور جب طوفان گزر گیا تو میں نے مسکراتے ہوئے کہا

"اگر تمہارا دل ہلکا ہو چکا ہے تو اب آؤ سکون سے بیٹھ کر بات کرو۔"

"سوری مائی ڈیئر میڈلینو ویری سوری مجھے بہت افسوس ہے اور یقین کرو اس بات پر بھی افسوس ہے کہ میں نے عام لوگوں کی طرح تم سے جھوٹ بولا

لیکن مجھے معاف کر دینا ایک لمحے میں تو آدمی سمجھ میں نہیں آجاتا، میں اب اتنی تجربے کار بھی نہیں ہوں کہ ہر شخص کو سمجھ لینے کی بات کروں تم تم میڈلینو مجھے ٹھکرا سکتے ہو جو دل چاہے کرو تم، تمہارا ہر قدم میرے لیے جائز ہو گا لیکن پلیز مجھ سے نفرت نہ کرنا اس لیے کہ اس کائنات میں مجھے محبت کرنے والا ایک ہی شخص ملا تھا اور اس کے بعد میں محبت کے نام کو ترس گئی تم بہت عرصے کے بعد مجھ سے اس انداز میں ملے ہو جس میں صرف کوئی طلب ہی نہیں ہے بلکہ اپنائیت کا ایک پہلو بھی ہے پلیز میڈلینو، پلیز۔" وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور اس نے میرے پاؤں پکڑ لیے میں نے اس کے دونوں بازو پکڑے اسے سیدھا کھڑا کیا آہستہ سے اپنی جانب کھینچا اور سینے سے لگا لیا وہ میرے سینے سے لپٹی نجانے کتنی دیر تک روتی رہی تھی پھر میں نے اسے سنبھالا اور اس کے قریب بیٹھ کر بولا

"دوستی کے بارے میں کچھ جانتی ہو۔" اس نے آنکھیں اٹھا کر مجھے دیکھا گلابی روئی ہوئی آنکھیں کتنی حسین لگ رہی تھیں کہ میں نے انہیں چوم لیا، پھر میں آہستہ سے کہا

"میں تمہیں لوٹ کا مال نہیں سمجھتا نیلس تم لوٹ کا مال نہیں ہو، اگر میں نے تمہاری آنکھیں چومیں تمہیں سینے سے لگایا تو سمجھ لو ایک نیا رشتہ قائم کیا ہے میں نے تم سے اور وہ دوستی کا رشتہ ہے۔"

"تھینک یو، میڈلینو تھینک یو ویری مچ۔" اس نے ناک سڑکتے ہوئے کہا

"اور نیلس جب دو دوستیاں ہو جاتی ہیں تو انسان کے جذبات کچھ مختلف ہو جاتے ہیں تمہیں یہاں اپنے طور پر زندگی گزارنی پڑتی ہے ناں۔"

"میں سمجھی نہیں۔"

"میرا مطلب ہے اخراجات اپنے طور پر پورے کرتی ہو ناں؟"

"ہاں۔"

"تو بس پھر یہ سمجھ لو کہ یہ کارڈ جو میرے پاس موجود ہے یہ اب صرف میرا نہیں بلکہ تمہارا بھی ہے اور میرے اوپر کوئی پابندی نہیں ہے کہ میں اس کارڈ سے کتنی خریداری کرتا ہوں۔" اس نے میرا مطلب سمجھ کر نگاہیں اٹھائیں اور بولی

"کب تک ساتھ دو گے۔"

"تھک جاؤں گا تو تمہیں بتا دوں گا لیکن اب یہ مجھے گوارا نہیں ہو گا کہ یہاں تمہارے اس فلیٹ میں میرے علاوہ اور کوئی شخص آئے یا تم کسی اور فلیٹ میں جاؤ، آئی ایم سوری اب جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ تمہیں بے حد ناخوشگوار محسوس ہو گا لیکن پہلی اور آخری بار میں یہ گستاخی کر رہا ہوں نیلس، کیا تمہارے بدن کی ضروریات بھی تمہاری زندگی میں شامل ہو گئی ہیں؟"

اس کے جسم کو جیسے ایک جھٹکا سا لگا چند لمحے وہ مجھے دیکھتی رہی پھر اس نے آہستہ سے کہا

"نہیں۔"

"تو پھر نیلس، بدنسبتی ہے میری کہ میں تم سے ذرا دیر سے رجوع ہوا ہم اس رات کو اپنی زندگی سے خارج کر دیتے ہیں جب میں پہلی بار تمہارے پاس آیا تھا جو لمحات گزرے ہیں نیلس وہ بے شک ایک ٹھوس حقیقت رکھتے ہیں لیکن ہم اسے کم علمی کے نام کر سکتے ہیں اس کے بعد میرے اور تمہارے درمیان صرف دوستی کا رشتہ ہو گا۔"

وہ بے اختیار ہوئی، اپنی جگہ سے اٹھی اور ایک بار پھر مجھ سے لپٹ گئی

"اس سے پہلے تم کہاں تھے اس سے پہلے مجھے کیوں نہ مل گئے میری زندگی کا بھرم ہی رہ جاتا کاش پہلے مجھے کوئی سہارا دے دیتا۔"

میں اسے بہت دیر تک بہلاتا رہا تھا اس نے مجھ سے وعدہ کیا کہ اب گوشہ نشینی اختیار کر لے گی میں نے اس سے اس کی ضروریات پوچھیں اور اسے تسلیاں دیتا رہا بہرحال یہ رات ہم نے بہت سی باتیں کرتے ہوئے گزاری تھی کتنا ہی جذباتی ہو جاتا، لیکن نیلس کو اپنے بارے میں نہیں بتا سکتا تھا یہ ایک احمقانہ عمل ہوتا اور بہرطور میں اتنا احمق نہیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

تھا البتہ دوسرے دن جب وہاں سے باہر آیا تو طبیعت پر ایک خوشگوار سی کیفیت طاری تھی اور بدن ہلکا پھلکا سا محسوس ہو رہا تھا کوئی بھی اچھا کام کر کے اگر ذہن اس طرف متوجہ نہ بھی ہو تب بھی اندر سے ایک ایسی چیز ضرور ابھرتی ہے جو طبیعت کو خواہ مخواہ ہی چونچال بنا دیتی ہے یہی کیفیت اس وقت میری تھی

باقی دن اپنی رہائشگاہ پر ہی گزارا مجھے یہ تو پتا چل چکا تھا کہ ریڈ مین ابھی مجھ سے کوئی کام نہیں لینا چاہتا اس لیے میں آزاد ہی محسوس کر رہا تھا اپنے آپ کو اور جب دوپہر کو اس خیال سے تیار ہو کر باہر نکلا کہ ریڈ سٹی کی آوارہ گردی کروں تو اچانک ہی مجھے بوڑھا چیکاس یاد آگیا وہ بھی ایک دلچسپ شخصیت کا مالک تھا میں نے "ریڈ شی کے نقشے میں اسکریپ سینٹر تلاش کیا اور پھر اس ٹرین میں بیٹھ گیا جو اسکریپ سینٹر کے نزدیکی علاقے سے گزرتی تھی اسکریپ سینٹر کی تلاش کوئی مشکل کام ثابت نہیں ہوئی' میں وہاں اتر کر فرنیچر مشینری جہازوں کے پرزے اور گاڑیوں کے قبرستان کی جانب بڑھ گیا۔ ایک ہیبتناک دنیا یہاں آباد تھی' زمین پر بڑی بڑی کرینوں کے نشانات موجود تھے ایک جانب دو کرینیں بھی کھڑی ہوئی نظر آئیں غالباً" یہاں اسکریپ کی پیکنگ ہوتی ہوگی اور اس کے بعد لازمی بات ہے کہ اسے سمندر میں غرق کر دیا جاتا ہوگا کیونکہ ریڈ سٹی پر اس کے انبار لگانے کے لیے زیادہ گنجائش نہیں ہوگی لیکن ان دونوں یہ کام نہیں ہو رہا تھا اس لیے کہ کرینیں لاک پڑی ہوئی تھیں ماحد نگاہ کوئی موجود نہیں تھا..... میں دیو ہیکل مشینوں اور فرنیچر کے انبار کے درمیان سے گزرتا رہا' پھر ایک جگہ رک کر میں نے زور سے چیکاس کو آواز دی' دوسری تیسری اور چوتھی آواز اس بات کی امید تو خیر مجھے بھی نہیں تھی کہ چیکاس مجھے یہاں مل جائے گا بس اس کے ٹھکانے کو دیکھنے کی دل میں سمائی تھی' لیکن چوتھی آواز کے جواب میں مجھے چیکاس کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو مائی فرینڈ..... ہیلو ہیلو میں آرہا ہوں" دو ایک

بلند جگہ سے اترتا ہوا نظر آیا تھا اور چند لمحات کے بعد وہ میرے پاس پہنچ گیا اس نے بڑے پرجوش انداز میں میرا استقبال کیا تھا کہنے لگا۔

"میں تمہیں بہت پہلے دیکھ چکا تھا بس یہ دیکھ رہا تھا کہ تم میری تلاش میں آئے ہو یا پھر تصدیق کرنے کہ میں یہاں رہتا ہوں یا نہیں۔"

"اس تصدیق سے مجھے کیا فائدہ ہو سکتا تھا چیکاس؟" میں نے کہا؟۔"

"تھینک یو' تھینک یو ویری مچ کہ تم مجھے تلاش کرتے ہوئے یہاں تک آئے۔"

"مگر مجھے امید نہیں تھی کہ تم یہاں مل ہی جاؤ گے؟۔"

"وقت دیکھو میری جان وقت دیکھو لنچ کیے ہوئے تو بہت وقت گزر گیا ہے اب ذرا تیاریوں کے بعد ڈنر کی تلاش میں نکلنا تھا' آؤ اب ایسا بھی نہیں ہے کہ میں تمہیں اپنی رہائشگاہ میں چائے تک نہ پلا سکوں' آجاؤ آجاؤ" اس نے کہا اور میں اس کے ساتھ چل پڑا' مجھے اس کی رہائشگاہ دیکھنے سے دلچسپی تھی چنانچہ میں اس کے ساتھ کاٹھ کباڑ کے انبار سے گزرتا ہوا ایک ایسی بس کے قریب پہنچ گیا جس کا پچھلا حصہ آدھے سے زیادہ زمین میں دھنسا ہوا تھا۔ باقی وہ اوپر اٹھی ہوئی تھی لیکن اس کے ٹائر اب تک موجود تھے۔ چیکاس نے بڑی نفاست سے دروازہ کھولا اور مجھے اندر آنے کا اشارہ کر دیا میں وسیع و عریض بس میں داخل ہو گیا اور یہاں کا منظر دیکھ کر میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی' بس میں باقاعدہ بستر لگایا گیا تھا پانی اور ضروریات زندگی کے دوسرے لوازمات بھی یہاں موجود تھے کیبل وغیرہ بھی یہاں رکھے ہوئے تھے ایک ایسے شخص کے لیے یہ بہترین رہائش گاہ تھی جسے صرف زندگی گزارنے سے دلچسپی ہو' چیکاس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ ہے ہمارا دولت خانہ' ویسے دوست تمہاری یہاں آمد میرے لیے خوشی کا باعث ہے شائد تمہیں اس بات پر یقین نہ آئے کہ میں تمہیں یاد کرتا رہا

ہوں۔"

"تھینک یو چیکاس۔"

"تو اب تم یہاں بیٹھو' میں تمہارے لیے چائے بنا کر لاتا ہوں۔" اس نے کہا اور میں ہنس کر بولا

"ذرا تمہارا کچن بھی دیکھ لوں۔"

"نہیں معزز مہمانوں کے طریقے کار اختیار کرو' خاموشی سے یہاں بیٹھ کر چائے کا انتظار کرو میں ابھی آتا ہوں"

میں نے ہنستے ہوئے گردن ہلا دی' پھر میں بس کی کھڑکی سے چیکاس کو جاتے ہوئے دیکھتا رہا تھا اس نے اپنا کچن سجھتی ایک بڑی سی لینڈ روور میں بنایا ہوا تھا وہ اطمینان سے لینڈ روور کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا اور میں گہری نگاہوں سے اس کا جائزہ لیتا رہا' اچانک ہی مجھے ایک عجیب سی آواز سنائی دی ٹکل..... ٹکل ٹکل..... یہ آواز بس کے کسی حصے سے ہی آئی تھی لیکن پھر فوراً" ہی ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے کوئی سوئچ آف کر دیا ہو۔"

میں چونک پڑا تھا میرے کان اس آواز سے نا آشنا نہیں تھے' یوں لگا تھا جیسے کسی مخصوص ٹرانسمیٹر پر کسی نے رابطہ قائم کیا ہو اور فوراً" ہی سوئچ آف کر کے اس رابطے کو منقطع کر دیا گیا ہو میری تجسس نگاہیں چاروں طرف کا جائزہ لینے لگیں اور اس ایک لمحے میں بجانے میرے ذہن میں کیا کیا خیالات آکر گزر گئے' مجھے فوراً" ہی یہ احساس ہوا تھا کہ یہاں بس میں کوئی ٹرانسمیٹر ضرور موجود ہے لیکن ٹرانسمیٹر اور اس بے تکی جگہ..... چیکاس کی شخصیت اچانک ہی میری نگاہوں میں پراسرار ہو گئی تھی میں برق رفتاری سے چاروں طرف نگاہیں دوڑانے لگا..... بس میں بے شمار ایسی اشیاء موجود تھیں جن میں کوئی چھوٹا موٹا ٹرانسمیٹر چھپا کر رکھا جا سکتا تھا لیکن کہاں.....؟ یہ اندازہ لگانا مشکل تھا اور نا ہی اتنا وقت تھا کہ میں ان اشیاء کا بغور جائزہ لوں لیکن میرے ذہن میں سنسنی اور تجسس نے بسیرا کر لیا تھا اس کا مطلب ہے کہ چیکاس جو کچھ نظر آتا ہے وہ نہیں ہے اس کی شخصیت کا کوئی اور پہلو بھی ہے

بہرحال میں بس سے باہر نکل آیا' چیکاس کو اگر اس بات کا علم ہے کہ یہاں ٹرانسمیٹر پر اشارہ موصول ہوا ہے تو وہ یقیناً" متجسس ہی ہوگا اور یہ سوچے گا کہ میں اس وقت بس میں موجود تھا چنانچہ باہر نکل کر مختلف چیزوں کا جائزہ لینا ایک دلچسپ مشغلہ تھا اور میں بس سے کافی فاصلے پر نکل کر وہاں موجود چیزوں کو الٹ پلٹ کرنے لگا چیکاس شاید دبے پاؤں بس کے پاس پہنچا تھا اور مجھے وہاں نہ پا کر چوکنا ہو گیا تھا پھر اس نے کئی آوازیں لگائیں اور میں تیزی سے اس کی جانب چل پڑا۔

"کہاں چلے گئے تھے؟۔"

"کچن کی طرف نہیں آیا تمہاری ہدایت کی وجہ سے ویسے یہ کافی انوکھی جگہ ہے تمہیں اس کاٹھ کباڑ میں وحشت نہیں ہوتی" میرے ان الفاظ نے چیکاس کے چہرے پر اطمینان کی لہریں پیدا کر دی تھیں اس نے کہا۔

"آؤ چائے پیو؟۔"

میں اس کے ساتھ اس کی عالی شان رہائشگاہ میں آبیٹھا چائے کے گھونٹ لیتے ہوئے میں نے کہا

"ویسے واقعی یہ بڑی انوکھی جگہ ہے۔"

"اور میں بھی ایک انوکھا انسان ہوں آہ کاش اس جگہ کو کوئی میری نگاہوں سے دیکھے تمہیں کیا پتا کہ یہاں سے کیا کیا عبرت اثر کہانیاں جنم لیتی ہیں انسان تو خیر اب اتنا فرسودہ ہو گیا ہے کہ اس کے بارے میں کچھ سوچنا ہی بے کار ہے اس کے مسائل تو اس کی پہنچ سے بہت آگے نکل گئے ہیں لیکن ان بے جان اشیاء کو دیکھ کر بھی بڑی عبرت ہوتی ہے۔"

"وہ کیسے.....؟۔"

"ٹوٹے پھوٹے فرنیچر کے انبار' اعلیٰ قسم کی مشینری جو اب یہاں پڑی زنگ کھا رہی ہے تم دیکھو اسے کتنی چاہت سے بنایا گیا ہوگا ذرا اس کی کہانی پر غور کرو کس کس طرح جدوجہد کر کے ان لکڑیوں کو حاصل کیا گیا ہوگا پھر ان کی تراش بڑی نفاست سے کی گئی ہوگی اور اس کے بعد انہیں مختلف طریقوں سے منظر عام پر لایا گیا ہوگا خریدنے والوں نے انہیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

بڑی چاہت سے خریدا ہوگا استعمال کیا ہوگا ان کی نمائش ہوئی ہوگی اور بالآخر جب یہ اپنا حسن کھو بیٹھیں اور انسان کی نگاہوں سے گر گئیں تو انہیں یہ ویرانہ دے دیا گیا' ہر چیز کی یہی کیفیت ہے ذرا فلسفیانہ انداز میں سوچو' تمہیں بڑا دکھ ہوگا ان تمام چیزوں کو دیکھ کر۔"

میں نے اپنے آپ پر سکتہ سا طاری کرلیا' حالانکہ یہ سب بناوٹ تھی لیکن کسی کو متاثر کرنے کے لیے کوشش کرنا ضروری ہے

میں دیر تک اسی عالم میں بیٹھا رہا چیکاس نے کہا "کس سوچ میں ڈوب گئے تم؟"

"ڈیئر چیکاس اور تو جو کچھ ہے وہ ہے لیکن تم کیا ہو' یہ بات میرے لیے سب سے زیادہ حیرتناک ہے۔"

"کیوں....؟"

"تمہاری سوچ اس قدر گہری ہے' ویسے میں تمہیں سچ بتاؤں تمہارے ان الفاظ نے مجھے ایک عجیب سے سحر میں گرفتار کردیا تھا جب تم نے کہا تھا کہ میں کہتا ہوں مجھے پتھر مارو' میں بھونکتا ہوا یہاں سے بھاگ جاؤں گا کیا ان الفاظ میں اتنی ہی سطحی بات تھی' سمجھنے والے نہ سمجھیں سوچنے والے نہ سوچیں لیکن میں یقین کرو' میں ان الفاظ کی گہرائیوں میں نجانے کب تک کھویا رہا ہوں۔"

میں نے محسوس کیا چیکاس کے چہرے پر ایک دم مردنی سی چھا گئی' پھر اس نے انگلی سے چائے کی جانب اشارہ کیا اور بولا

"چائے پیو" میں نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر چائے کی پیالی اٹھائی اور ہونٹوں سے لگائی' جب میں چائے ختم کرچکا تو چیکاس نے نہایت بے رخی سے کہا۔

"میرے دوست اب تم واپس چلے جاؤ۔"

میں چونک پڑا میں نے اس سے کہا "کیا مطلب....؟"

"واپس جانے کا مطلب واپس جانا ہی ہوتا ہے کسی سے ملاقات کے لیے آنا اس کے سر پر مسلط ہوجانے کو تو نہیں کہتے' کافی دیر گزار چکے ہو تم یہاں برادرم اب واپس جاؤ۔"

"شاید مجھ سے کوئی غلطی ہوگئی ہے مسٹر چیکاس؟۔"

"اور اگر غلطی نہ ہوئی ہوتی تو تم زندگی بھر مجھ پر تسلط جمائے رہتے یہی کہنا چاہتے ہو نا؟۔"

"نہیں۔"

"تو پھر جاؤ بابا میں تمہارے ہاتھ جوڑتا ہوں۔"

"اوکے ڈیئر مگر ایک بات سن لو میں برا مان کر نہیں جارہا۔"

"جاؤ' جاؤ فرشتہ بننے کی کوشش مت کرو اس نے بڑی بدتمیزی سے کہا اور میں واپسی کے لیے پلٹ گیا وہ مجھے وہیں کھڑا دیکھتا رہا تھا' یہاں تک کے سب کچھ میری نگاہوں سے اوجھل ہوگیا اس کے بعد میں ٹرام میں بیٹھ کر اپنی رہائش گاہ کی جانب چل پڑا تھا چیکاس میری نگاہوں میں بے پناہ پراسرار شخصیت اختیار کرگیا تھا کیا ہے یہ سب کچھ کیا ہے یہ میں نے دل ہی دل میں سوچا یقینی طور پر وہ جو کچھ نظر آتا ہے در پردہ وہ نہیں ہے پھر وہ کیا ہے مجہول سی شخصیت کا مالک' پتا نہیں کیا چکر ہے بہرحال اس کے بعد کوئی ایسی خاص بات نہیں ہوئی' نیلس سے بدستور رابطہ تھا میں نے ضرورت کی بے شمار چیزیں اس کارڈ کے ذریعے خریدیں اور نیلس کے مکان تک پہنچا دیں اس پر ایک خاموشی ایک سکتہ سا طاری ہوگیا تھا میرے اس سے بہت ہی محبت بھرے مراسم ہوگئے تھے جن کا احساس مجھے اس کے انداز سے بھی ہوتا تھا اس کے لباس میں بھی باقاعدگی آگئی تھی چہرے پر کوئی میک اپ نظر نہیں آتا تھا جس سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ فطری طور پر وہ بری عورت نہیں ہے بس واقعات نے اس کی شکل مسخ کردی تھی لیکن میرا ذہن شدید وسوسوں کا شکار تھا میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا تھا پھر ایک شام چیکاس مجھے سر راہ مل گیا میرے قریب پہنچا اور لجاجت آمیز لہجے میں بولا۔

"کب سے تمہیں تلاش کررہا ہوں' اس قدر ناپید ہوگئے....؟"

"نہیں ڈیئر چیکاس ایسی کوئی بات نہیں ہے۔"

"کہیں بیٹھ کر چائے پلاؤ گے؟۔"

"ضرور" میں نے کہا اور ہم ایک چھوٹے سے ریستوران میں جا بیٹھے' وہ مسکرا رہا تھا پھر اس نے کہا۔

"میرا خیال تھا کہ تم دوبارہ میری جانب کا رخ ضرور کرو گے' لیکن تم نہیں آئے۔"

"تمہارا احترام ڈیئر صرف تمہارا احترام تم نے ایک خواہش کا اظہار کیا تھا میں نے اس کی تکمیل کی' میں تمہیں پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔"

"جرم کی دنیا میں تم کیسے انسان ہوگے کنگ میڈیٹو لیکن اس قدر رحم دل اور انسان دوست۔"

"نا میں رحم دل ہوں اور نا انسان دوست ہاں آدمی ضرور ہوں مجھے احساس ہے چیکاس کہ تمہاری زندگی سے کچھ ایسے ہی واقعات وابستہ ہیں جو تمہیں کبھی کبھی مضمحل کردیتے ہیں میں کسی بھی قیمت پر تمہارا اضمحلال نہیں چاہتا۔"

"مجھ میں ایسی کون سی خاص بات دیکھی ہے تم نے؟۔"

"کوئی خاص بات نہیں دیکھی جب انسان دوستی کرتا ہے تو پھر اس لیے نہیں کرتا کہ کوئی خاص بات نظر آئے بس دوست دوست ہوتا ہے اور میں تمہارا دوست ہوں۔"

چیکاس مجھے گھورتا رہا پھر اس نے کہا "دیکھو لفظ دوستی بہت آسان چیز ہے لیکن اسے نباہنا کافی مشکل ترین کام' آخر ہم اس دنیا کے رہنے والے ہیں' جو روایتیں صدیوں سے چلی آرہی ہیں ہم انہیں ملیا میٹ تو نہیں کرسکتے۔"

"مطلب....۔"

"مطلب یہ کہ دوستی۔"

"ہاں دوستی کے حوالے سے کیا کہنا چاہتے ہو۔"

"دوستی بہت سے تقاضوں کو پورا کرتی ہے۔"

"بے شک۔"

"اور تم اپنے آپ کو میرا دوست کہہ رہے ہو۔"

"ہاں کہہ رہا ہوں۔"

"صرف زبانی۔"

"بالکل نہیں' بولو کیا چاہتے ہو مجھ سے۔"

"آزمانا چاہتا ہوں۔"

"تو آزماؤ۔"

"مگر تمہیں مایوسی ہوگی۔"

"کیوں؟۔"

"میں ایک بے کار شخصیت ہوں اور میرا اس دنیا میں کوئی مقام نہیں ہے سڑکوں پر کتوں کی طرح پھرنے والا ویران پناہ گاہوں کا باسی میری دوستی سے تمہیں کیا فائدہ حاصل ہوگا

"صدیوں کی روایت کی بات کی ہے نا تم نے؟۔"

"ہاں....۔"

"اور ابھی ابھی اس کی وضاحت بھی کرچکے ہو؟۔"

"ہاں کرچکا ہوں۔"

"تو پھر یہ کیوں کہتے ہو کہ تمہاری دوستی سے مجھے کوئی فائدہ حاصل ہوگا۔"

"بے لوث' بے غرض؟۔"

"دوستی اسی کا نام ہے" میں نے جواب دیا اور وہ کچھ سوچتا رہا پھر اس نے اپنا ایک ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ملاؤ تو پھر دوستی کا ہاتھ ملاؤ"

میں نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دیا یہ کائنات اس قدر مسخ ہوچکی ہے کہ انسان اپنے ضمیر کی آواز پر بھی کان نہیں دھرتا حالانکہ اس دوستی میں بھی سچائی نہیں تھی بلکہ ایک غرض پنہاں تھی' میں اسے اندر سے پڑھنا چاہتا تھا ورنہ واقعی اس برے شخص سے میری دوستی بے معنی تھی لیکن میں نے پر فریب رہا کاری سے کام لیا تھا اور اس سے ہاتھ ملالیا تھا اس نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ٹھیک ہے کل صبح سویرے پاس آسکتے ہو؟۔"

"کہاں....؟۔"

"وہیں میری رہائشگاہ پر۔"

"کوئی خاص بات ہے؟۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"ہاں"

"تو ضرور آجاؤں گا۔"

"میں انتظار کروں گا اور ہاں ناشتا میرے ساتھ ہی کرنا۔"

"اوکے..... میں نے جواب دیا پھر ہم رات گئے تک ساتھ رہے میں نے اس کی ہر طرح سے خاطر داری کی اور اس کے بعد اسے رخصت کر دیا مجھے یہ احساس ہو رہا تھا کہ بوڑھا چیکاس مجھ سے متاثر ہو گیا ہے اور وہاں طلب کرنے کا متقصد یہی ہے کہ وہ مجھے اپنے بارے میں کچھ بتانا چاہتا ہے بہرحال دوسری صبح میں وعدے کے مطابق اس کے پاس پہنچ گیا۔ بوڑھے نے آج ایک اچھا سا لباس پہنا ہوا تھا اور خوش و خرم نظر آرہا تھا' وہ مجھے اپنی اسی اقامت گاہ میں لے گیا' بٹھایا اور بولا۔

"ناشتا لے آؤں" پھر وہ بہت عمدہ قسم کا ناشتا ٹرے میں سجائے ہوئے وہاں پہنچ گیا' میں نے اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے واہ آج تو لگتا ہے جیسے تم دنیا کے مالدار ترین آدمی ہو" اس کے ہونٹوں پر ایک عجیب سی مسکراہٹ پھیل گئی' اس نے کہا "ناشتا کرو اور میں ناشتا کرنے میں مصروف ہو گیا' وہ بھی میرے ساتھ ہی شامل ہو گیا تھا اس دوران مکمل طور پر خاموشی رہی پھر اس نے کہا۔

"تم نے اتفاق سے کچھ ایسے الفاظ کہے ہیں جو حقیقت پر مبنی ہیں۔"

"کون سے الفاظ؟"

"یہی کہ میں دنیا کا مالدار ترین آدمی ہوں' حقیقت یہ ہے کہ شاید بعض ملکوں کے خزانے بھی اتنے بڑے نہ ہوں جتنی مالیت میرے خزانوں کی ہے۔"

"تمہاری ذات میں جو ایک بہترین سچائی پوشیدہ ہے در حقیقت وہ بے شمار ملکوں کے خزانوں سے زیادہ قیمتی ہے۔"

"مگر میں کوئی اشارتی زبان استعمال نہیں کر رہا میں اگر تمہیں اپنے سونے کے ذخائر بھی دکھاؤں تو تم حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر رہ جاؤ گے۔"

"اچھا" میں نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پاگل سمجھ رہے ہو نا مجھے' سمجھ لو ٹھیک ہے سمجھ لو بہرحال آؤ آج تمہیں دنیا کے ایک عجوبے سے ملاؤں اس سے مل کر تمہیں واقعی حیرت ہو گی۔"

میرے بدن میں ایک سنسنی خیز لہر دوڑ گئی تھی' کیا چیکاس جو کچھ کہہ رہا ہے اس میں کچھ سچائیاں بھی ہیں بہرحال میں اپنی جگہ سے اٹھ گیا ہم باہر نکل آئے اور اس کے بعد ہم ٹوٹی پھوٹی اشیاء کے انبار سے گزرتے رہے پھر ایک ایسی گاڑی کے پاس پہنچے جو زمین میں سیدھی دھنسی ہوئی تھی وہاں تک پہنچنے کا راستہ بڑی مشکلات سے گذرتا تھا اور اگر میں متجسس نہ ہوتا تو یقینی طور پر ان راستوں سے گزرنے سے گریز کرتا' چیکاس مجھے لیے ہوئے اس گاڑی کے پاس پہنچ گیا اس نے اس کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا لیکن گاڑی اندر سے بالکل خالی اور صاف ستھری تھی سیٹیں وغیرہ نہیں لگی ہوئی تھیں اس میں' چیکاس نے اس کا عقبی دروازہ کھولا جو غالباً دو سرنگی مشینوں سے لگا ہوا تھا لیکن یہ دیکھ کر میں حیران رہ گیا کہ عقبی دروازے سے لوہے کا ایک زینہ زمین کی گہرائیوں میں اترتا تھا یہ ایک ناقابل یقین منظر تھا۔"

جیسے ہی ہم نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا' عقبی دروازہ بند ہو گیا اور اندر تیز روشنی پھیل گئی' میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے میں دنیا کے کس اہم ترین راز سے واقف ہونے جا رہا تھا۔

سیڑھیاں تقریباً" چوبیس تھیں نہایت صاف و شفاف بنی ہوئی اور روشن' ان کا اختتام ایک دروازے پر ہوا تھا جو کسی میکنزم سے کھلتا تھا ہم اس دروازے سے اندر داخل ہوئے اور مجھ پر سکتہ طاری ہو گیا میں عالم بے خودی میں اس کے ساتھ آگے بڑھا تھا جب کہ میرے اس طرح بڑھنے میں کسی سوچ کا دخل نہیں تھا یہاں ایک وسیع و عریض ہال نظر آرہا تھا اور اس ہال میں چاروں طرف دیواروں میں مشینیں نصب تھیں بہت بڑے بڑے اسکرین نظر آرہے تھے اور ان کے نیچے کمپیوٹر ٹائپ

کی مشین لگی ہوئی تھیں بہت صاف شفاف ہال تھا فرش پر قالین بچھا ہوا تھا میرے ذہن میں معاً" ہی ایک خیال آیا کہ کہیں چیکاس ہی ریڈ مین نہ ہو لیکن اس خیال کو میں نے اپنے ذہن تک محدود رہنے دیا۔ وہ مجھے لیے ہوئے آگے بڑھا اور پھر ایک جگہ پہنچ کر مجھ سے بولا۔

"بیٹھو....."

میرے اوپر حقیقی معنوں میں سکتہ طاری تھا میں مشینی انداز میں بیٹھ گیا وہ میرے سامنے بیٹھتا ہوا بولا

"یہ سب کچھ دیکھ کر تمہیں حیرت ہوئی ہو گی۔"

میں نے صرف گردن ہلانے پر اکتفا کی تھی۔

"نہیں میرے دوست انسان سے زیادہ معصوم اور کوئی چیز نہیں ہے وہ اپنی پیدائش کے پہلے لمحے کی مانند موت کے آخری لمحے تک اتنا ہی معصوم ہوتا ہے اس کی اپنی سوچ کچھ نہیں ہوتی' جو کچھ وہ بن جاتا ہے اس میں صحیح معنوں میں دنیا کا ہاتھ ہوتا ہے یہی کیفیت تمہاری بھی ہے اور یہی کیفیت میری بھی' اور پھر جب وہ دنیا کی تشکیل کے مطابق ایک بھیانک شخصیت اختیار کر جاتا ہے تو یہی دنیا اس کے سامنے خوفزدہ ہو کر سرنگوں ہو جاتی ہے کیا تمہیں یہ بات سن کر حیرت نہیں ہو گی کہ ریڈ سٹی کا سربراہ آرکوس کا شہنشاہ پوری دنیا کو اپنی انگلیوں پر نچانے والا ریڈ مین میں ہوں میں۔"

میں نے آنکھیں بند کر لی تھیں' ریڈ مین میرے سامنے تھا وہ بے حقیقت شخص' جو یہ کہتا تھا کہ مجھے روٹی دو اور پتھر مار کر بھگا دو' میں کتوں کی طرح بھونک کر تمہیں خوش کر دوں گا۔"

میں دیر تک آنکھیں بند کیے بیٹھا رہا چیکاس بھی خاموش ہی رہا تھا اور شاید وہ کسی تاثر میں ڈوبا ہوا تھا پھر میں نے آنکھیں کھولیں اور اس کے چہرے پر نگاہیں جما دیں اس کا چہرہ اس وقت بھی جذبات کا آئینہ بنا ہوا تھا ہم دونوں بہت دیر تک خاموش رہے پھر چیکاس بولا

"اور تم دنیا کے وہ واحد آدمی ہو جسے چیکاس کی حقیقت معلوم ہو چکی ہے۔"

"ہم۔۔۔ مگر۔"

"ہاں میرے دوست اس وقت تک پاؤں کے ناخون سے لے کر سر کے بالوں تک ایک مکمل سچائی ہوں تم سے درخواست ہے کہ مجھ پر کوئی شبہ نہ کرنا۔"

"تمہاری شخصیت ایسی ہے ڈیئر چیکاس کہ اس پر شک کرنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا لیکن میری عقل۔"

"عقل" اس نے درمیان سے میری بات کاٹ دی۔

"کیوں" میں نے سوالیہ انداز میں کہا۔

"عقل ایک بے حقیقت شے ہے یہ میرا فلسفہ ہے۔"

"اور میری سمجھ سے باہر" میں نے مسکرا کر کہا۔

"گویا تم مجھے ریڈ مین تسلیم نہیں کرتے۔"

"دیکھو چیکاس ناراض نہ ہونا میں خود ریڈ مین کی رعایہ میں سے ہوں میرے اور ریڈ مین کے درمیان جو کچھ بات چیت طے ہوئی ہے وہ بڑی انوکھی ہے' میں اسے آسمان کی بلندیوں کا انسان سمجھتا ہوں کیا تم میری اس کیفیت کو نظر انداز کر دو گے" وہ ہنسنے لگا پھر بولا۔

"اچھا تو سنو میں تمہیں وہ گفتگو بتاتا ہوں جو تمہارے اور ریڈ مین کے درمیان آج تک ہوئی ہے"

اب میں نے حیران ہونے کی اداکاری شروع کر دی اور چیکاس نے مجھے روداد سے لے کر اب تک کی وہ تمام باتیں بتا دیں جو میرے اور اس کے درمیان ہوئیں تھیں میں شدت حیرت سے آنکھیں پھاڑے بیٹھا تھا میں نے کہا۔

"تو تم ریڈ مین ہو؟"

"ہاں۔۔۔!"

"لیکن یہ سب کچھ؟"

"بس اس کی ساری تفصیل شاید میں تمہیں نہ بتا سکوں لیکن تھوڑا بہت ضرور بتاؤں گا۔ میرے دل میں یہ خیال گزرے ہوئے زیادہ وقت نہیں ہوا تھا

WWW.PAKSOCIETY.COM

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کہ ہو سکتا ہے چیکاس ریڈ مین ہو اور اتنی جلدی میری اس بات کی تصدیق ہو گئی تھی میں حیران نہ ہوتا تو کیا کرتا بہرطور میں خاموشی سے چیکاس کی صورت دیکھتا رہا اس نے کہا۔

"لیکن تم نے میرے دل میں جو مقام حاصل کیا ہے میں اس سے مغلوب ہو گیا ہوں۔"

"کیوں مسٹر ریڈ مین۔"

"ایک ایسے شخص کو جیسے لوگ کتا بھی تسلیم کرنے پر تیار نہ ہوں اپنی قوت بازو کا تحفظ دینا ایک انوکھی شخصیت کی نمائندگی کرتا ہے تم نے ایسا کر کے میرا دل جیت لیا ہے۔"

"اوہ لیکن آپ۔"

"ہاں یہی کہنا چاہتے ہو نہ تم کہ میں ریڈ مین ہوں۔"

"جی۔"

"میری فطرت کا اندازہ لگا لیا ہے تم نے جو کچھ بھی ہوں لیکن اپنی اس شخصیت کو نہیں بھول سکتا جیسے قدم قدم پر ٹھوکروں کے سوا اور کچھ نہیں ملا۔"

"کچھ اور تفصیل سے مسٹر ریڈ مین" میں نے دلچسپی سے کہا۔

"بھئی میں نے انہی کے ملک میں خفیہ طور پر اپنے ٹھکانے بھی۔ قائم کر رکھے ہیں اور میرے مفادات کے نگراں وہاں موجود رہتے ہیں میں ایسے ممالک کو چھوٹے چھوٹے تجربات کر کے دکھا چکا ہوں

"اوہ ہو کیا کبھی یہ اڈے ان ممالک کی گرفت میں نہیں آتے کیا وہ انہیں تلاش نہیں کر لیتے" میرا مطلب ہے یہ جاننے کے بعد کہ ایسی کوئی صورت حال ہے۔"

ریڈ مین مسکرا دیا اور پھر بولا۔

"اکثر ایسا بھی ہوتا ہے لیکن وہ جانتے ہیں کہ میرے لیے کسی دوسری جگہ خفیہ طور پر یہ اڈہ قائم کرنا کوئی مشکل بات نہیں ہے اصل میں ڈیئر میڈلینو میں نے اپنی ان تمام محرومیوں کو اپنی عقل کی طاقت سے دور کیا ہے اور ان سے اپنا لوہا منوالیا ہے۔"

"ریڈ مین تم ایک آئیڈیل انسان ہو میں تم سے بے حد متاثر ہوا ہوں۔"

وہ ہنسا اور پھر بولا۔

"اب میں تمہیں اپنا یہ کارخانہ حیات دکھاتا ہوں دیکھو یہ ریڈ سٹی ہے اس نے ایک مشین کے کنٹرول بٹن کو آن کیا اور اسکرین پر منظر وغیرہ آنے لگے وہ مجھے ریڈ سٹی کے بارے میں تمام تفصیلات بتانے لگا وہ یہاں سے پورے جزیرے کو دیکھ سکتا تھا چلتی پھرتی ایک دنیا اس انوکھی تجربہ گاہ میں قید تھی اس کے لیے کتنا بڑا انتظام کرنا پڑا ہوگا جادو گری ہی معلوم ہوتی تھی میں درحقیقت بہت متاثر ہو گیا تھا اور اب میرے دل میں ایک دکھ کا سا احساس بیدار ہوتا جا رہا تھا ریڈ مین بہت خوفناک انسان تھا ایک عظیم الشان مجرم دنیا بھر کے حلق میں انگلی ڈال کر اپنا حصہ وصول کر لینے والا لیکن اس کے پس پردہ ایک معصوم بے بس اور لاچار شخصیت چھپی ہوئی تھی جس نے اپنی کمزوریوں کو انتہا پر محسوس کر کے ان کا حل دریافت کر لیا تھا اور وہ بھی ایسے کہ انسانوں کے گروہ حیران رہ جائیں وہ اپنے آپ کو دنیا بھر سے منوا چکا تھا اس دنیا سے جس نے اسے ایک کمزور کیڑا سمجھ کر ٹھکرا دیا تھا لیکن اب یہ کمزور کیڑا دنیا بھر کے لیے خوفناک بن گیا تھا۔ ایسے کسی شخص کو میرے ہاتھوں کوئی نقصان پہنچے بہرحال یہ افسوسناک بات تھی میں یہاں اسے نقصان پہنچانے ہی آیا تھا اور اس نے مجھ پر بھروسا کر لیا تھا حالانکہ اس سے پہلے اپنی مختلف کارکردگی کے دوران خطرناک ترین مجرموں سے میرا واسطہ پڑا تھا میں نے انہیں فریب بھی دیا تھا لیکن وہ اس کے مستحق تھے جب کہ ریڈ مین کی بات بالکل دوسری تھی ریڈ مین مجھے کچھ بہت دکھاتا رہا پھر اس نے کہا۔

"میرا ایک تازہ ترین پروجیکٹ ہے جس پر میں ان دنوں کام کر رہا ہوں روس کے ٹکڑے ہونے کے بعد روسی ریاستیں اس قوت کو سنبھالنے میں ناکام رہی ہیں جو روس کی عظمت کے دوران اسے حاصل ہوتی تھی اب وہ قوت ایسی منتشر ہوئی ہے کہ نہ

صرف روسیوں بلکہ دنیا بھر کے لیے خطرہ بن گئی ہے اور میرے پاس روس کا ایک ایسا پلانٹ موجود ہے جس میں حکومت امریکہ بھی دلچسپی لے رہی ہے اور حکومت اسرائیل بھی۔ ریڈ مین نے مجھے وہ کہانی سنائی جسے سن کر ہی میں یہاں تک پہنچا تھا اس نے کہا۔

"حکومت امریکہ کو اس پلانٹ کی فراہمی ایک طرح سے بین الاقوامی سیاست کے خلاف ہے جب کہ حکومت اسرائیل اسے زیادہ بہتر طریقے سے سنبھال سکتی ہے میں اسی کے حق میں ہوں لیکن شرط یہ ہے کہ مجھے اس کی خاطر خواہ قیمت ملے" پلانٹ کی تفصیل بتانے کے بعد اس نے کہا۔

"اور اب جب تم پر تمام حقیقتوں کا انکشاف ہو چکا ہے تو آؤ میں تمہیں وہ انوکھا پلانٹ دکھاتا ہوں تم اس بات پر حیران رہ جاؤ گے کہ میں نے اسے کہاں اور کس طرح محفوظ رکھا ہے اٹھو آؤ میرے ساتھ چلو" وہ کھڑا ہو گیا اور میں اپنے دل میں عجیب سی کیفیت محسوس کرنے لگا میں اس راستے کی جانب جا رہا تھا جس کے لیے میں نے اب تک جدوجہد کی تھی وہ مجھے ساتھ لیے ہوئے اسی تجربہ گاہ کے ایک حصے میں پہنچا اور دیوار میں لگے ایک بٹن کو دبانے لگا اچانک مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میرے پیروں کے نیچے زمین دھنس رہی ہو میں نے خود کو سنبھالنے کے لیے بیلنس کیا لیکن زمین کا ایک گول ٹکڑا کسی لفٹ کی طرح نیچے اترنے لگا اور پھر ہم ایک اور انوکھی جگہ پہنچ گئے یہاں شدید گھٹن تھی۔

"اوہ۔۔۔" ریڈ مین نے کہا اور میں نے قدم بڑھا دیئے پھر میں نے گہری گہری سانسیں لے کر کہا۔

"بہت گھٹن ہے یہاں ریڈ مین۔"

"بس ایک منٹ" اس نے کہا اور تاریکی میں کچھ کرنے لگا چند لمحات کے بعد روشنی ہو گئی بڑی عجیب سی مشینری تھی ریڈ مین نے کچھ اور بٹن آن کیے اور اندر کی گھٹن کم ہونے لگی۔ کچھ دیر کے بعد یہاں کی فضا بہتر ہونے لگی میں حیران نگاہوں سے اس عجیب سی جگہ کو دیکھنے لگا۔ ریڈ مین کافی مصروف نظر آ رہا

کچھ دیر کے بعد میں نے اچانک جھٹکے محسوس کیے اور ریڈ مین نے کہا۔

"اس طرف آجاؤ میڈلینو۔"

"یہ کون سی جگہ ہے ریڈ مین؟۔"

"سب میرین ہے ہم سب میرین میں سفر کر رہے ہیں" ریڈ مین نے جواب دیا۔

ریڈ مین کا جواب میرے لیے غیر متوقع تھا۔ میرے ذہن کو شدید جھٹکا۔ لگا اب اس میں تو کوئی شک و شبہے کی بات بھی نہیں تھی کہ یہ شخص جو جزیرے پر سب سے زیادہ بے ضرر اور مظلوم نظر آتا ہے۔ درحقیقت ریڈ مین ہے۔ اس نے اپنے آپ کو چھپانے کے لیے کیا کیا جتن کیے تھے' ویسے یہ ایک انوکھا طریقہ کار تھا' ریڈ سٹی کے رہنے والے کبھی یہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے

"کس سوچ میں ڈوب گئے کنگ؟"

"نہیں مسٹر ریڈ مین' اب آپ مجھے کنگ نہ کہیں۔"

"کیا مطلب؟" اس نے سوال کیا اور میں مسکرا دیا' میں نے کہا۔

"جب کوئی شخص کسی کو۔ ذہنی طور پر اپنے آپ سے بہت برتر تسلیم کر لیتا ہے تو اس کے سامنے خود بخود اس کا دل چاہتا ہے کہ اس سے عقیدت کرے اس سے محبت کرے"

"ارے نہیں ایسی کوئی بات ہے۔ تمہارا اپنا ایک مقام ہے؟"

"میرا مقام تھا مسٹر ریڈ مین"

ریڈ مین نے عجیب سے نگاہوں سے مجھے دیکھا اور بولا۔

"اگر یہ بات ہے تو پھر میں تمہارے سامنے ایک اعتراف کر رہا ہوں۔"

"وہ کیا؟"

"کیونکہ میں نے زندگی میں تمہیں پہلی بار دوست بنایا ہے دوست! اس لیے کہ اب میں تمہارا ایک مقام دیکھنا چاہتا ہوں' میں تمہیں بھی اس دنیا کا حکمراں بنا دوں گا"

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

میں نے ہنس کر کہا۔
"نہیں مسٹر ریڈ مین"
"کیا مطلب؟"
"میں حکمراں کا نائب بننا پسند کروں گا" میرے الفاظ کو سمجھ کر ریڈ مین پھر ہنسنے لگا۔ پھر بولا۔
"تم ریڈ مین ہی کا دوسرا عکس ہو گے"
میں اس کے الفاظ کے تاثر میں ڈوب گیا۔ درحقیقت اس شخص کی طرف سے میرے دل میں ایسی کوئی برائی نہیں تھی جس سے مجھے اس سے دشمنی محسوس ہوتی۔ ہاں بس ایک مشن تھا میرا جو مجھے کامیاب بنانا تھا۔ اور اسی مشن کے لیے مجھے یہاں تک آنا پڑا تھا۔ حالانکہ میں اس مشن سے بھی اس انداز میں مخلص نہیں تھا۔ جس سے مجھے ہونا چاہیے تھا۔ چند لمحات کے لیے میرے دل میں ایک عجیب سی کشمکش پیدا ہوگئی کہ ریڈ مین کو کامیابی سے ہمکنار کروں کیا اسرائیل اور امریکہ کے مفادات کے خلاف کام شروع کردوں' اصل میں ان دونوں میں سے کسی کا مفاد مجھے مقصود نہیں تھا' میرے دل میں تو کچھ اور ہی خیالات تھے اور ان ہی کی تکمیل کے لیے میں یہاں تک آیا تھا' لیکن اب ریڈ مین کے الفاظ نے اور اس کی دوستی نے مجھے متاثر کردیا تھا' یہ فیصلہ کرنا ایک مشکل کام تھا کہ اب مجھے کیا کرنا چاہیے اور اس وقت اپنے آپ کو ذہنی طور پر اس چکر میں پھنسا کر میں خواہ مخواہ جذباتی نہیں ہونا چاہتا تھا۔ سب سے پہلے تو میں ریڈ مین کے اس مشن کے بارے میں دیکھ لوں کہ وہ کر کیا رہا ہے اور کہاں جانا چاہتا ہے' میں نے اس سے کہا۔
"اگر آپ کی یہ خواہش ہے مسٹر ریڈ مین کہ میں آپ سے اس سلسلے میں سوال کروں تو براہ کرم مجھے بتایئے کہ ہم لوگ کہاں جارہے ہیں۔

میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ ان دنوں میری کارکردگی کیا ہے؟ روس سے بھیجا ہوا عظیم الشان پلانٹ اتفاق سے میرے ہاتھ میں آگیا ہے اور اب میں اس کی صحیح قیمت وصول کرنا چاہتا ہوں۔ اصل میں میرے ذہن میں ابھی تک یہ بات واضح نہیں ہو سکی کہ میں اس کا سودا کس طرح کروں۔"
"اس سلسلے میں اگر تمہیں میری خدمات درکار ہیں ریڈ مین تو میں خوشی سے تیار ہوں۔"
"ہاں مجھے قدم قدم پر تمہاری ضرورت پیش آئے گی' اب تم یہ بتاؤ کہ اس سلسلے میں میرے کس کام آسکتے ہو؟"
"مسٹر ریڈ مین اس کا فیصلہ آپ خود کریں گے۔"
"ہاں فیصلہ تو میں خود ہی کروں گا' خیر تم چھوڑو' ابھی وقت سے پہلے کی بات ہے۔ ہم لوگ یہ مل کر طے کریں گے کہ اس سلسلے میں ہمیں موثر قدم کیا اٹھانا چاہیے' اصل میں دونوں ہی ممالک خطرناک ہیں۔ اسرائیل اپنی شاطرانہ چالوں کے لیے بے حد مشہور ہوچکا ہے' امریکہ کیونکہ ایک بڑی حکومت ہے اور اس کے وسائل بے پناہ ہیں اس لیے اس کی شطرنجی چالیں ذرا مختلف قسم کی ہوتی ہیں جب کہ اسرائیل ہر وہ کام کرسکتا ہے جس کی کسی کو توقع نہ ہو۔"
"ہاں اس کی ایک وجہ ہے" میں نے کہا اور ریڈ مین ہنس پڑا پھر بولا۔
"وہ وجہ میں جانتا ہوں۔"
"بھلا کیا؟"
"یہ کہ وہ اسرائیل ہے" ریڈ مین نے کہا اور زور زور سے قہقہے لگانے لگا کچھ دیر کے بعد وہ سنجیدہ ہو کر بولا۔
"بیچ سمندر میں ایک جزیرہ ہے جسے میں ہینڈی راس کہتا ہوں۔ ہینڈی راس جزیرے پر بظاہر کچھ نہیں ہے سوائے میرے چند محافظوں کے وہ جزیرہ بھی سمندری روٹ سے ہٹ کر ہے۔ اور عموماً اس طرف جہاز نہیں آتے۔ اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ جہازوں کا روٹ ہی نہیں ہے۔ سمندر کے نیچے اس طرح کی جڑی بوٹیاں اور بیلیں موجود ہیں جو بے پناہ طاقتور ہیں اور عظیم الشان جہازوں کو اپنی گرفت میں لے سکتی ہیں۔ یہی کیفیت آبدوزوں کی ہے۔ اگر

کوئی آبدوز زیر سمندر ہینڈی راس کی جانب آنے کی کوشش کرے گی تو یوں سمجھ لو وہ اس کی زندگی کا بدترین سفر ہوگا۔ اور اس کے بعد وہ واپس نہیں جاسکے گی۔ اس کی پبلسٹی ہو چکی ہے۔ چند ممالک اس علاقے سے نقصان اٹھانے کے بعد دنیا کو خبردار کرنے کا باعث بنے ہیں۔ لیکن میرے نقطہ نگاہ سے یہ جزیرہ محفوظ ترین ہوگیا ہے' مستقبل میں میرے ذہن میں ایک پروگرام ہے کہ میں اس جزیرے پر باقاعدہ کام کا آغاز کروں۔ کیونکہ یہ محفوظ ترین جزیرہ ہے۔ ہوائی سفر کرکے لوگ یہاں پہنچ سکتے ہیں لیکن اس کے لیے انہیں بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا کیونکہ سب سے پہلے اس جزیرے پر اترنے کے لیے انہیں جگہ بنانی ہوگی کئی بار یہ کوشش بھی کی جاچکی ہے لیکن جزیرے پر موجود میرے آدمیوں نے طویل سفر طے کرکے آنے والے ہیلی کاپٹروں کو واپس نہیں جانے دیا اور وہ سمندر میں غائب ہوگئے۔ ان کے بارے میں طرح طرح کی افواہیں اڑی ہیں جس طرح برمودا ٹرائنگل کے بارے میں کہانیاں منظر عام پر ہیں اسی طرح میرے جزیرے ہینڈی راس پر بھی کہانیاں منظر عام پر آچکی ہیں اور یہ کہا جاتا ہے کہ یہ پراسرار خونی جزیرہ ہے' لیکن دنیا میں بہت کم لوگ یہ جانتے ہیں کہ اسے خونی جزیرہ میں نے بنایا ہے تم سمجھ رہے ہو ناں۔ میرا مطلب ہے اگر کوئی ہینڈی راس تک پہنچ جاتا ہے تو اس کا مقصد ہے کہ آرگوس یعنی ریڈ سٹی تک اس کی پہنچ آسان ہوجائے گی"۔
میں واقعی متاثر ہوا تھا اس بات سے ایک شخص نے اتنا سب کچھ کرلیا تھا اور یہ بہت بڑی بات تھی اور وہ شخص بھی ایسا کہ جسے دیکھ کر لوگوں کو اس کی مظلومیت پر ترس آئے' ریڈ مین نے اپنا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے کہا۔
"تو ہینڈی راس پر بظاہر کچھ نہیں ہے اور درحقیقت کچھ نہیں ہے لیکن وہ میری ہی ایک آرام گاہ ہے جب میں اپنے کاموں سے تھک جاتا ہوں تو اسکریپ سینٹر سے ہٹ کر ہینڈی راس پہنچ جاتا ہوں' ہاں میں نے اپنے لیے ایک آرام گاہ بنائی ہوئی ہے اور ہم اس وقت اسی آرام گاہ کی سمت جارہے ہیں۔"
"ویری گڈ' اس کا مطلب ہے کہ میں وہ پہلا خوش نصیب آدمی ہوں جو ہینڈی راس کے بارے میں جان رہا ہوں۔"
"ہاں یہ کہہ سکتے ہو تم' ویسے تو وہاں میرے گارڈ موجود ہیں اور وہ تم سے پہلے وہاں پہنچ چکے ہیں میرے علاوہ لیکن ایک دوست اور شناسا کی حیثیت سے جو شخص وہاں جارہا ہے وہ تم ہی ہو۔"
"تھینک یو مسٹر ریڈ مین تھینک یو ویری مچ۔"
"اس سے آگے کی بات سنو' حکومت امریکہ اس قدر شاندار وسائل رکھتی ہے کہ روس سے گمشدہ پلانٹ کے بارے میں وہ اپنی تمام تر کوششیں بروئے کار لا کر بالآخر وہ یہ معلوم کرسکتی تھی کہ میں نے وہ پلانٹ کہاں محفوظ کیا ہے لیکن جس جگہ میں نے وہ پلانٹ محفوظ کیا ہے وہ حکومت امریکہ کے ذہن کے گوشے میں بھی نہیں آسکتی۔ ہینڈی راس کے مشرقی سمت تھوڑے سے فاصلے پر وہ پلانٹ زیر سمندر محفوظ کردیا ہے۔"
"مائی گڈنیس' سمندر کے نیچے؟"
"ہاں"
"تو کیا آپ نے سمندر کے نیچے بھی کوئی تجربہ گاہ بنا رکھی ہے مسٹر ریڈ مین؟"
"نہیں' وہ تجربہ گاہ نہیں ہے' بلکہ میں نے ایک بحری جہاز سمندر میں ڈبو دیا ہے۔ ایک عظیم الشان جہاز جو بالکل محفوظ اور بہترین حالت میں ہے اس جہاز میں میں نے وہ پلانٹ محفوظ کیا ہے۔"
میں واقعی سکتے میں رہ گیا تھا' کیا شاندار طریقہ کار ہے۔ ریڈ مین جیسا آدمی ایسا سب کچھ کرسکتا ہے جس نے ایک باقاعدہ جزیرہ کنٹرول کرلیا ہے۔ اور جس نے اس جزیرے پر ایک ایسی مملکت قائم کی ہے جس کا عشر عشیر بھی اگر دنیا کے رہنے والوں کو مل جائے تو درحقیقت انسانی زندگی میں پھول ہی پھول کھل جائیں۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"یہ سب کچھ دیکھ کر میں پورا پورا یقین رکھتا ہوں اس بات پر مائی ڈیئر ریڈ مین۔"

ریڈ مین کافی دیر تک مجھے اپنے اس کارخانے میں تفصیلات بتاتا رہا اور اس کے بعد اس نے کہا۔

"آؤ میرے ساتھ میں تمہیں ہینڈی راس کے مختلف گوشے دکھاتا ہوں۔ حالانکہ ابھی یہاں کچھ بھی نہیں ہے اور مستقبل قریب میں اس کے لیے میرا کوئی خاص ارادہ بھی نہیں ہے اس عالم میں یہ زیادہ شاندار کارکردگی کا مظہر ہے۔"

میں نے اپنی جگہ چھوڑ دی وہ مجھے دیواروں کے پاس نصب ایک ایسی مشین کے سامنے لے گیا جس کے پیچھے بہت بڑا اسکرین لگا ہوا تھا' کنٹرول مشین پر بیٹھ کر اس نے مجھے اپنے قریب بیٹھنے کا اشارہ کیا اور مسکرا کر بولا۔

"ہر انسان کی دلی آرزو ہوتی ہے کہ کوئی ایسا قریبی شخص اس کے ساتھ ضرور ہو جس سے وہ اپنے دل کی تمام باتیں کر سکے میرے دوست میڈلینو' میں نے تمہیں اپنا وہ ساتھی منتخب کر لیا ہے۔"

اس نے کچھ بٹن آن کیے اور اس کے بعد وہ اس طرح ایک لیور کو کنٹرول کرنے لگا جیسا کمپیوٹر گیم میں کیا جاتا ہے۔ اسکرین پر خاکے ابھرنے لگے اور اس کے بعد ہمیں ہینڈی راس ساحل نظر آئے۔ وہ ساحل کے ساتھ لیور گھماتا رہا اور تھوڑی دیر کے بعد اس نے ساحل کا چکر مکمل کر لیا۔ ماہد نگاہ ویران سمندر کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا اور یہ ویران سمندر ساحل سے بہت دور تک کے مناظر پیش کر رہا تھا' اس کے اعداد و شمار بھی اسکرین کے نچلے حصے پر آتے چلے جا رہے تھے۔ پھر اسکرین پر مناظر سمٹنے لگے اور ہینڈی راس نظر آیا اس میں زیر زمین پناہ گاہیں بنی ہوئی تھیں اور یہ پناہ گاہیں ان گارڈز کے لیے تھیں جو یہاں متعین رہا کرتے تھے۔ ریڈ مین نے ایک مائیک اپنے سامنے رکھ لیا اور اس کے بعد ایک کیبن کا منظر ابھرنے لگا۔ ریڈ مین نے مائیک پر کہا۔

"ہیلو ہیلو ہیلو۔ ون ٹو تھری فور ہیلو کون ہے یہاں؟"

لیکن کوئی آواز نہیں ابھری' ریڈ مین نے ایک اور بٹن آن کیا اور کیبن کے مناظر واضح ہوتے چلے گئے۔ لیکن میں نے جو کچھ دیکھا اسے دیکھ کر میری آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں یہاں چار انسانی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ مڑی تڑی لاشیں۔ جن کے جسم کے مختلف حصوں میں سوراخ تھے' ریڈ مین کے حلق سے ایک عجیب سی آواز نکل رہی تھی۔ اس نے کسی خاص ذریعے سے ان لاشوں کو پورے اسکرین پر نمایاں کر لیا اور اس کے بعد وحشت زدہ لہجے میں بولا۔

"او مائی گاڈ یہ کیا ہوا یہ کیا ہوا؟"

میں ساکت و جامد ان لاشوں کو دیکھ رہا تھا۔ میں نے اس سے کہا۔

"مسٹر ریڈ مین انہیں گولیاں مار کر قتل کر دیا گیا ہے۔"

"سمجھا نہیں مسٹر ریڈ مین۔"

"پہلے میں نے سوچا تھا کہ کیبن نمبر پانچ میں جو چار انسانی لاشیں پڑی ہیں وہ آپس ہی میں ایک دوسرے کا شکار ہوئے ہیں۔ لیکن دوسرے کیبن میں بھی۔ اوہ مائے گاڈ نا ممکن ہے اور اس کے بعد وہ مختلف جگہوں کو دیکھتا رہا۔ پانچ کیبن تھے وہاں اور پانچوں کیبن میں تقریباً" اٹھارہ آدمی زندگی سے محروم ہو گئے تھے۔ ریڈ مین کے چہرے پر سکتہ سا چھا گیا۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے آخری کیبن کی لاش کو دیکھنے لگا اور پھر اس کے چہرے پر ایک غم انگیز کیفیت پھیل گئی۔ پھر اس نے کہا۔

"کیسے' آخر کیسے' کچھ سمجھ میں بھی تو آئے۔"

اس کے بعد اس نے کچھ اور کارروائیں شروع کر دیں اور غالباً" کیمرہ جسے میں فلائنگ کیمرہ کہہ سکتا ہوں۔ مختلف جگہوں کی تصاویر پیش کرنے لگا۔ یہاں کچھ نہیں تھا۔ پورا جزیرہ جو بہت زیادہ وسیع نہیں تھا خاموش اور سنسان پڑا ہوا تھا۔ درخت' پودے' نباتی جانور' ساحلی جانور سب نظر آ رہے تھے لیکن کوئی انسانی وجود موجود نہیں تھا۔ ریڈ مین آہستہ سے بولا۔

"خطرہ' مجھے شدید خطرہ محسوس ہو رہا ہے۔ میرے

دوست مجھے معاف کرنا اس وقت میں شدید ذہنی اذیت کا شکار ہو گیا ہوں' کون لوگ تھے جو جزیرے پر پہنچ گئے۔ ریڈ سٹی سے تو ان کا تعلق ناممکن معلوم ہوتا ہے لیکن بیرونی لوگ یہاں کیسے پہنچ گئے یہ بات قابل حیرت ہے۔ آؤ ہمیں دیکھنا پڑے گا۔ اوہ شٹ ہم ان کا جائزہ لینے کے بجائے پہلے ۔۔ کیا تم غوطہ خوری کر سکتے ہو؟"

"ہاں۔۔۔ آپ کو معلوم ہے مسٹر ریڈ مین' میرا تعلق بھی جرائم کی دنیا سے رہ چکا ہے۔"

"اپنے لیے لباس منتخب کر لو' یہ جدید ترین لباس ہیں۔ تمہیں آکسیجن وغیرہ کی کوئی تکلیف نہیں ہو گی اور ویسے بھی تم اطمینان رکھو۔ زیر سمندر تم محفوظ رہو گے میرے دوست میرے ہاتھ پاؤں پھول رہے ہیں' مجھے یہ خطرہ محسوس ہو رہا ہے کہ کہیں یہ تمام کارروائی پلانٹ ہی کے سلسلے میں تو نہیں کی گئی اگر ایسا ہوا تو" وہ جملہ ادھورا چھوڑ کر خاموش ہو گیا۔ اس کی آواز میں ہلکی سی غراہٹ پائی جاتی تھی۔ اور میں یہ محسوس کر رہا تھا کہ اب اس کے اندر غصہ بیدار ہوتا جا رہا ہے۔

میں نے اپنے لیے غوطہ خوری کا لباس منتخب کیا' تمام لوازمات چہرے اور جسم پر سجائے' آکسیجن سلینڈر شانوں پر لادا' اس کا رابطہ اپنے آپ سے کر کے اسے چیک کیا' ہر چیز اطمینان بخش تھی اور جدید ترین چیزیں یہ بتا رہی تھیں کہ زیر سمندر واقعی مجھے کسی قسم کی بھی تکلیف نہیں ہو گی بہرحال یہ بھی ایک انوکھا تجربہ تھا اس کے ساتھ ساتھ ہی ریڈ مین نے مجھے سمندر میں استعمال ہونے والے ہتھیار بھی دیے تاکہ کسی ضرورت پر میں اپنا دفاع کر سکوں یہ ہتھیار بھی انتہائی شاندار تھے ان سے بڑی بڑی شارک مچھلیوں کو شکار کیا جا سکتا تھا اور اگر زیر سمندر انسانی وجود بھی نظر آتا تو اس کا بھی شکار کیا جا سکتا تھا اس کے علاوہ ایک خاص قسم کے کنٹرول سسٹم پر سمندر کے نیچے بھی میرا رابطہ ریڈ مین سے رہتا۔ ہم ایک دوسرے کی بات سن سکتے تھے اور ایک دوسرے کو اپنا مافی الضمیر بتا سکتے تھے۔ اس

کے بعد ریڈ مین نے کوئی لمبا سفر طے نہیں کیا بلکہ وہیں سے اس نے ایک راستہ اختیار کیا۔ یہاں اس جزیرے پر اس نے جو کچھ بنا رکھا تھا' دنیا کے عظیم ترین سائنسدان بھی شاید سمندری تحقیقات کے لیے اس قدر شاندار انتظامات نہ کر سکے ہوں گے بالآخر ایک جگہ سے ہم سمندر میں اتر گئے اور پانی کی سطح سے نیچے جانے لگے ریڈ مین مستقل مجھ سے باتیں کرتا جا رہا تھا اس نے کہا۔

"کیا تم کسی قسم کی کوئی تکلیف محسوس کر رہے ہو؟"

"بالکل نہیں مسٹر ریڈ مین۔"

"کیا آکسیجن کا نظام بہتر ہے؟"

"آپ مطمئن رہیں آپ کسی بھی طور پر مجھے کوئی کچا آدمی نہیں پائیں گے۔" میں نے کہا۔

پانی میں اترتے ہوئے سوچنے کا سلسلہ میں نے بالکل ختم کر دیا تھا۔ مجھے ہر طرف سے محتاط رہنا تھا نجانے کتنے عرصے کے بعد ایک ایسی مہم پیش آئی تھی جس میں زیر سمندر اترنا پڑ رہا تھا۔ ریڈ مین بالکل اسی طرح سفر کر رہا تھا جیسے سمندر کے ایک ایک راستے کو بخوبی جانتا ہو۔ بہت زیادہ گہرائی میں اترنے کے بعد مجھے سمندر میں غرق شدہ اس جہاز کا خاکہ نظر آنے لگا جس کا تذکرہ ریڈ مین نے مجھ سے کیا تھا۔ میرے پورے وجود میں سنسنی کی لہر دوڑ گئی تھی۔ کیا ہی انوکھا طریقہ کار تھا۔ بغور دیکھنے پر اس جہاز کا مکمل خاکہ نظر آ رہا تھا اور یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ یہ کوئی انتہائی قیمتی جہاز ہے۔ بہت ہی وسیع و عریض نجانے کون سے ملک کا ہو گا اور نجانے اس کی کہانی کیا ہو گی۔ بہرطور اس وقت کہانیاں سوچنے کا وقت نہیں تھا۔

تھوڑی دیر کے بعد ہم جہاز کے قریب پہنچ گئے۔ ریڈ مین نے کہا۔

"بائیں سمت چلنا ہے ہمیں۔ وہی حصہ ہمارے لیے زیادہ موزوں ہو گا۔"

کچھ دیر کے بعد ہم نے جہاز کی سطح پر پاؤں ٹکا دیے۔ ریڈ مین نے اس سلسلے میں بھی شاندار

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

بندوبست کیا تھا اور ہم نے جو جوتے پہنے ہوئے تھے وہ سمندر میں تیرنے کی ضروریات کے ساتھ ساتھ کچھ ایسی مقناطیسی کشش رکھتے تھے کہ پانی کے اندر بھی پاؤں جمانے میں ہمیں کوئی دقت نہیں ہو رہی تھی۔ تاہم تیر کر ہی آگے کا سفر طے کیا گیا اور ریڈ مین ایک کیبن پر پہنچ گیا۔ اس نے کیبن کا دروازہ کھولا۔ اندر بھی پانی بھرا ہوا تھا لیکن اندر غالباً" کوئی خاص نظام لگایا گیا تھا۔ ریڈ مین نے دروازہ بند کر کے وہیں پر کچھ کارروائیاں کیں' لوہے کے دو لیور اوپر نیچے کیے اور جہاز کا پانی خارج ہونے لگا۔ وہ تین سوراخوں سے باہر جا رہا تھا۔ غالباً" کوئی ایسا سسٹم لگایا گیا تھا اس میں کہ پانی باہر نکل جائے اور اس کے بعد پیروں تک کے پاس سے غائب ہو گیا اس کے فوراً" ہی بعد کلک کلک کی آوازوں کے ساتھ پانی باہر پھینکنے والے سوراخ بند ہو گئے تھے اور اب اندر کا ماحول پانی سے پاک تھا۔ ریڈ مین نے نیچے ایک گول ڈھکن کا سرا اوپر اٹھایا اور مجھ سے نیچے اترنے کے لیے کہا۔ میں نے اس سے پہلے اس گول ڈھکن سے نیچے پاؤں نکال دیے اور ہاتھوں سے پکڑ کر لوہے کی اس سیڑھی سے گزرنے کے بعد میں ایک وسیع و عریض جگہ آ کر کھڑا ہو گیا یہ جہاز غالباً" کارگو تھا اور نچلے حصے میں سامان رکھنے کے لیے بڑی دستیں دی گئیں تھیں۔ ریڈ مین بھی میرے پیچھے ہی پیچھے نیچے آ گیا اور اس کے بعد میں نے اسے سکتے کی سی کیفیت میں دیکھا وہ ساکت و جامد کھڑا ہوا چاروں طرف نگاہیں دوڑا رہا تھا اور اس کی آنکھوں میں عجب و غریب تاثرات تھے بہت دیر تک وہ سوچتا رہا اور پھر اس نے آہستہ سے کہا۔

"جن لوگوں نے بھی یہ کام کیا ہے۔ بہرحال میں ان کا دشمن ہوں ان کی زندگی کا گاہک ہوں اور تم یقین کرو میں انہیں نہیں چھوڑوں گا۔ لیکن اس بات کی تعریف کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ وہ لوگ انتہائی شاندار کارکردگی کے حامل ہیں اور انہوں نے ایک ایسا بیش بہا کارنامہ انجام دیا ہے جس کی تعریف میں خود بھی کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ تم ذرا غور کرو کس طرح انہوں نے زیر سمندر اتنے بھاری بھاری کارٹن نکالے ہوں گے اس کے لیے انہوں نے جو طریقہ اختیار کیا ہو گا' میں صحیح معنوں میں اس کا یقین بھی نہیں کر سکتا۔ لیکن لیکن۔ آہ بھلا حکومت امریکہ اپنے شاندار وسائل کے علاوہ اور کیا طریقہ کار اختیار کر سکتی ہے۔ بلاشبہ یہ اس کا کام ہے لیکن اوہ میرے خدا' مجھے اپنے زندگی کے بدترین حادثے سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ اوہ میرے خدا۔ اوہ میرے خدا۔ میں۔ میں اپنی اس شکست کو نہیں بھول سکتا۔ مائی ڈیئر میڈلینو میں تم سے شرمندہ ہوں۔ بڑی شان و شوکت سے تمہیں یہاں تک لے کر آیا تھا۔ بہت کچھ دکھانے کا وعدہ کیا تھا میں نے تم سے۔ لیکن میں ناکام رہا ہوں آئی ایم سوری مائی ڈیئر میڈلینو مجھے اس کی امید نہیں تھی۔ میں غمزدہ ہو گیا ہوں میں دکھی ہو گیا ہوں اس لیے نہیں کہ ایک قیمتی اثاثہ میرے ہاتھوں سے نکل گیا ہے بلکہ اس لیے دکھی ہوں کہ تم سے کچھ کہہ کر یہاں تک لایا تھا۔ اور تم نے میری شکست دیکھی۔"

"آپ کیسی باتیں کرتے ہیں مسٹر ریڈ مین آپ خود ہی کہہ چکے ہیں کہ اب میں آپ سے الگ نہیں ہوں' جو کچھ ہوا ہے اس پر میں بھی اتنا ہی افسردہ ہوں جتنے آپ اور جس نے جو کچھ کیا ہے اگر آپ اس کے خلاف کسی مہم کا ارادہ رکھتے ہیں تو یوں سمجھ لیجئے کہ اس سلسلے میں سب سے آگے مجھے ہی پائیں گے۔"

ریڈ مین کو اس حادثے سے جو شاک لگا تھا مجھے اس کا بخوبی اندازہ تھا اس سے پہلے وہ بہت خوش و خرم نظر آتا تھا لیکن اب اچانک اس کا چہرہ سست گیا تھا اور وہ خاصا غمزدہ نظر آتا تھا۔ ایک بار پھر ہم اسی بڑے سے ہال میں واپس آ گئے جس سے ہم نے وہاں تک کا سفر کیا تھا' لباس وغیرہ تبدیل کر لیے گئے تھے اور اس کے بعد ریڈ مین وہیں کرسی پر آ بیٹھا' وہ بہت زیادہ پریشان نظر آ رہا تھا۔ میں نے اس سے کہا۔

"میری سمجھ میں نہیں آ رہا مسٹر ریڈ مین کہ میں کس طرح آپ سے اظہار ہمدردی کروں؟"

اس نے چونک کر مجھے دیکھا اور اس کا چہرہ اچانک

سرخ ہو گیا۔

"نہیں میرے دوست براہ کرم مجھ سے اظہار ہمدردی نہ کرنا۔"

"میرا مطلب ہے۔۔۔؟"

"نہیں پلیز۔ مجھے سب سے زیادہ دکھ اس بات کا ہوتا ہے کہ کوئی مجھ سے اظہار ہمدردی کرے۔ بات اصل میں یہ ہے کہ عارضی طور پر جب کوئی کھیل ہوا ہے تو اس میں ایک کو کامیابی اور ایک کو ناکامی نصیب ہوتی ہے یہ دوسری بات ہے کہ میں آج تک کامیابی سے ہمکنار ہوتا رہا ہوں اس لیے ناکامی پر اداس ہو جاتا ہوں۔ لیکن ایسا بہت کم ہوا ہے میری زندگی میں چند ہی ایسے واقعات ہوں گے جس میں۔ میں نے اپنی یہ حیثیت اختیار کرنے کے بعد ناکامی اٹھائی ہو۔ اس لیے تم میری اس کیفیت سے متاثر نہ ہو۔"

"ٹھیک ہے مسٹر ریڈ بن' لیکن میں بہرطور اپنا فرض پورا کرنا چاہتا ہوں۔"

"فرض؟"

"ہاں"

"کیسا فرض؟"

"اس سلسلے میں۔ میں آپ کے برابر کام کرنے کا خواہشمند ہوں۔" ریڈ مین کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی اس نے کہا۔

"اس کا فیصلہ تو میں پہلے ہی کر چکا ہوں۔"

"وہ کیسے مسٹر ریڈ مین؟"

"تمہیں اپنا دست راست بنا کر۔"

"مجھے انتہائی خوشی ہو گی کہ میں آپ کی خواہش پر پورا اتروں۔"

"اگر اتنا اعتماد نہ ہوتا میری جان تو میں تمہیں یہاں تک لے کر نہ آتا۔"

"اس کے لیے میں آپ کا خصوصی طور پر شکر گزار ہوں۔ لیکن بہرحال جس سے آپ کو تکلیف پہنچی ہو اس سے مجھے بھی تکلیف پہنچنا ایک لازمی امر ہے۔"

"میں جانتا ہوں۔ لیکن تکلیف کا اظہار غمزدہ ہو کر نہیں کیا جاتا۔"

"ہاں آپ کی شخصیت سے مجھے یہی اندازہ ہوتا ہے۔"

"اب اس سلسلے میں ہمیں کوئی بہتر پلاننگ کرنی ہے" ریڈ مین بولا۔

"میری خدمات آپ کے لیے ہر طرح سے حاضر ہیں۔"

"ٹھیک ہے آؤ واپس چلتے ہیں۔ ان لاشوں کا کیا جائے؟"

"اگر آپ اجازت دیں تو میں ان لاشوں کو ٹھکانے لگائے دیتا ہوں۔؟"

"ہاں فوری طور پر ان لاشوں کو ٹھکانے لگانا ضروری ہے۔ فرض کرو اگر میں یہاں پر دوسرے لوگوں کو بھیجتا ہوں۔ تب بھی کم از کم وہ یہ دیکھ کر خوفزدہ ہو جائیں گے کہ یہاں اس طرح ان کی زندگی کا خاتمہ ہو سکتا ہے حالانکہ میرے آدمیوں میں ایسا کوئی نہیں ہے' جو میری کسی ہدایت پر خوفزدہ ہو جائے۔"

"پھر بھی مسٹر ریڈ مین یہ ضروری ہے کہ ان کیبنوں کو لاشوں سے پاک کر دیا جائے۔"

"آؤ پھر چلتے ہیں۔" ریڈ مین نے کہا اور میں اس کے ساتھ چل پڑا۔ کچھ دیر کے بعد ہم اس کیبن تک پہنچ گئے جو زیر زمین بنا ہوا تھا اور اس تک پہنچنے کا راستہ بھی عام راستہ نہیں تھا۔ اس کیبن میں بھی ایسا کنٹرول سسٹم موجود تھا جس سے سمندر میں دور دور تک کا جائزہ لیا جا سکتا تھا۔ ریڈ مین نے وہاں متعین لوگوں کو بھی پورا پورا اعتماد بخشا تھا اور ان کے لیے تمام مناسب انتظامات کیے گئے تھے' لاشوں کو ٹھکانے لگانے کا مسئلہ بھی خاصا مشکل تھا اور اس سلسلے میں اٹھارہ آدمیوں کو ٹھکانے لگانا ایک مشکل کام تھا۔ لیکن بہرطور میں نے نہایت جانفشانی سے ریڈ مین کی خواہش کے مطابق ان لاشوں کی تدفین کی اور انہیں گہرے گڑھے میں دبا دیا۔ ریڈ مین نے اس کام سے فراغت حاصل کرنے کے بعد میرے ساتھ ان تمام کیبنوں کا جائزہ لیا اور پھر ہم واپس

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

چل پڑے۔ وہی انوکھی سب میرین ہمیں لے کر بالآخر ریڈ سٹی چل پڑی اور کچھ دیر بعد ہم اپنی جگہ واپس پہنچ گئے۔ ریڈمین نے کہا۔

"اب اس کے بعد ہو سکتا ہے کہ دو تین دن تم سے ملاقات نہ ہو۔ تم جس طرح اپنی تفریحات میں مشغول رہا کرتے ہو، مشغول رہو، مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے اور سنو میں اب تمہاری بدلی ہوئی حیثیت کی وجہ سے تمہارے لیے شاندار رہائشگاہ مہیا کر سکتا ہوں۔ لیکن میرے دوست جو مزہ گمنام رہنے میں ہے وہ عیش و عشرت کی زندگی گزارنے میں نہیں، اس زندگی کا ایک الگ ہی مزہ ہے تاہم اگر تم چاہو تو میں تمہاری حیثیت کے مطابق رہنے کی جگہ دے سکتا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ ہی تمہیں تفریح کے اور بہتر مواقع بھی۔"

میں نے مسکرا کر کہا "نہیں مسٹر ریڈمین، ہو سکتا ہے تھوڑی سی ذہنی ہم آہنگی کی وجہ سے میں آپ سے اس قدر قریب ہوا ہوں۔ زندگی گزارنے کے لیے میں نے بہترین طریقہ کار دریافت کر لیا ہے اور میں اس سے مطمئن ہوں۔"

ریڈمین نے مسکرا کر گردن ہلا دی تھی اور اس کے بعد میں وہاں سے واپس نکل آیا۔ ریڈمین نے مجھے وہیں اسکریپ سینٹر پر ہی چھوڑا تھا۔ اسکریپ سینٹر سے میں نے آوارہ گردوں کے سے انداز میں باہر کا رخ اختیار کیا۔ لیکن یہ جو کچھ واقعہ پیش آیا تھا اس نے مجھے بھی ذہنی طور پر بہت متاثر کر دیا تھا۔

اپنی رہائش گاہ پر پہنچ کر میں نے بھی کچھ گھنٹے آرام کرنے کا فیصلہ کیا۔ اصل میں اب مجھے یہ فیصلہ کرنا تھا کہ آگے میرا قدم کیا ہونا چاہیے۔ ریڈمین تو خیر اپنی مشکل کا شکار ہو چکا تھا۔ وہ ایک الگ بات تھی لیکن میرے بھی تو کچھ مسائل تھے اور مجھے ان مسائل سے نمٹنا تھا۔ سب سے پہلا سوال یہ پیدا ہوتا تھا کہ۔ اس پلانٹ کے سلسلے میں حکومت اسرائیل کو کیا جواب دیا جائے۔ ڈیپارٹمنٹ "او" کے انچارج کی حیثیت سے میرے اوپر یہ ذمہ داری ڈالی گئی تھی کہ میں اس پلانٹ کے حصول کے لیے ایک مخصوص طریقہ کار پر کام کروں اور اس میں کامیابی حاصل کروں۔ بہرطور یہ سب کچھ میرے دائرہ اختیار میں تو نہیں تھا، مجھے تو حالات کو دیکھتے ہوئے ہی کوئی فیصلہ کرنا تھا۔ ڈیپارٹمنٹ "او" کے افراد ریڈمین کے قیدی تھے اور میں ان کے لیے کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا حالانکہ سچی بات یہ تھی کہ ذاتی طور پر مجھے ان سے کوئی ہمدردی بھی نہیں تھی۔ میں تو بس اپنے طور پر کام کر رہا تھا۔ اگر وہ یہاں رہ جاتے تو یہ بھی میری مجبوری ہے۔ بہت سے فیصلے کرتا رہا کہ جس طرح بھی بن پڑے یہاں سے نکل جاؤں اور اس کے بعد حکومت اسرائیل کو اس سلسلے میں اطلاع دوں۔ اس کے علاوہ جو سب سے بڑا خیال میرے دل میں تھا وہ آفتاب کمال کا تھا۔ آفتاب کمال کو جن راستوں پر متعین کرایا تھا۔ وہ ان ہی راستوں پر موجود ہوگا لیکن نجانے کن کن پریشانیوں کا شکار ہوگا۔ بہرطور یہ بھی ایک مشکل بات تھی کہ میں دوبارہ اس سے باآسانی رابطہ قائم کر سکوں۔ ہاں اگر مجھے یہاں سے کچھ آسانیاں حاصل ہو جائیں تو پھر آفتاب کمال کو بھی ٹرائی کیا جا سکتا ہے۔ غرض بہت ساری الجھنیں ابھی دامن گیر تھیں۔ پہلے یہ دیکھنا تھا کہ ریڈمین اس سلسلے میں کیا فیصلہ کرتا ہے۔

بہرحال جب فراغت کی بات ہو تو نیلس سے اچھا ساتھی اور کون ہو سکتا تھا۔ میں نیلس کے پاس پہنچ گیا جب میں اس کے پاس پہنچا تھا تو وہ بہت زیادہ خوش ہو جاتی تھی۔ اب ایلسی اور ٹونی بھی مجھ سے مانوس ہو چکے تھے۔ اور انہیں کم از کم یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ میں کوئی ایسا آدمی نہیں ہوں جس سے پردہ پوشی کی جائے اور اس کے سامنے اپنی ماں کو بھی آنٹی کہا جائے۔ نیلس نے غالباً خود بھی انہیں سمجھا دیا تھا۔

دونوں بچوں نے بڑی محبت سے میرا استقبال کیا اور میں ان کی محبت بھری باتوں میں کھو گیا۔ میرے دل میں اچانک ایک خواہش بیدار ہوئی کہ کاش ایسا ہو سکتا ہے کہ یہ بچے ہمیشہ میرے ساتھ رہ سکتے۔ گھر کا ایک دلچسپ ماحول مجھے مل جاتا، نیلس کو اس کی حیثیت دے دی جاتی اور اس کے بعد، لیکن ابھی تو یہ ایک احمقانہ خیال ہی تھا۔ میرے پاس کوئی ایسا ذریعہ موجود نہیں تھا جس سے میں نیلس کو اس مشکل سے آزادی دلا سکوں نیلس مجھ سے باتیں کرتی رہی۔ وہ مجھے دیکھ کر خوش بھی ہوئی تھی اور عجیب سی کیفیات کا شکار بھی ہو جاتی تھی، ایک طرف تو یہ سوچتی تھی کہ میں اس کے اخراجات اٹھا کر وہ ضروریات پوری کر رہا ہوں جس کے نتیجے میں اسے اپنا جسم دینا پڑتا تھا۔ لیکن میری جانب سے وہ کسی حد تک مطمئن ہو گئی تھی۔ اور اسے یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں، جو اس کے جسم کی جانب مائل ہوتے ہیں بلکہ میری فطرت تو ایک الگ ہی حیثیت رکھتی ہے۔ غرض یہ کہ نیلس، ایلسی اور ٹونی کے درمیان کچھ مشکلات میں کمی ہو گئی تھی اور میں ان کے بیچ میں خاصا پرسکون وقت گزار رہا تھا۔ جب میں نے انہیں بتایا کہ میں رات کو بھی یہاں قائم کر سکتا ہوں تو ان کی خوشیوں کا ٹھکانہ نہیں رہا۔ نیلس نے میرے لیے اچھے اچھے کھانے پکائے اور کہنے لگی۔

"بہت عرصہ ہوا ڈیر میڈلینو، جب میں نے کبھی کسی کے لیے دل سے کچھ نہیں کیا۔ اب نجانے کیوں جی چاہتا ہے کہ بالکل ایک گھریلو ماحول مجھے حاصل ہو جائے اصل میں جب انسان بے بسی کی انتہا کو پہنچ جاتا ہے تو اس کے دل میں موجود خواہشات بھی دم توڑ دیتی ہیں اور وہ اپنی ان خواہشات پر خود ہی ہنس لیا کرتا ہے۔ لیکن اگر کہیں کسی کو کوئی ایسا سہارا مل جائے، جس پر اسے یقین ہو کہ کہیں نہ کہیں کبھی نہ کبھی اسے بالآخر منزل مل جائے گی تو آرزوئیں دوبارہ دل میں پلنے لگ جاتی ہیں۔ ان دنوں میرے ساتھ ایسا ہی ہو رہا ہے، خوب ہنسنے کو دل چاہتا ہے، خوش رہنے کو جی چاہتا ہے۔ نجانے کیوں میڈلینو میرے دل میں کچھ خواہشات نے جنم لیا ہے۔"

"فی الحال ان خواہشات کو اپنی ذات پر مسلط نہ کرو نیلس۔ ہو سکتا ہے وقت ہمیں اس کی اجازت دے دے۔ لیکن اگر ہم یہ سب کچھ نہ کر سکے تو خوا مخواہ حسرتوں کا شکار رہیں گے۔"

"میں جانتی ہوں اور اس طریقہ کار سے اتفاق بھی کرتی ہوں۔" نیلس نے جواب دیا۔

نیلس کی معیت میں یہ وقت خاصا دلچسپ گزرا تھا، تیسرے دن میں خود ہی اسکریپ سینٹر کی جانب جا نکلا اور میں نے ریڈمین کو اپنا منتظر پایا، وہ مسکرا اٹھا تھا، کہنے لگا۔

"کیا تم ٹیلی پیتھی پر یقین رکھتے ہو؟"

"ٹیلی پیتھی۔"

"ہاں"

"آپ کا کیا خیال ہے اس سلسلے میں مسٹر ریڈمین؟"

"نہیں پہلے تم مجھے اپنے دل کی بات بتاؤ۔"

"نہیں میرا اس سے کبھی کوئی واسطہ نہیں پڑا۔"

"لیکن میں اس فن کو تسلیم کرتا ہوں۔"

"کیا یہ فن ہے؟"

"فن نہیں یوں سمجھو یہ ایک عطیہ ہے انسانی ذہن کے لیے۔"

"اس حد تک میں مان سکتا ہوں مگر آپ کو اس کا خیال اس وقت کیسے آیا۔"

"اب سے غالباً تین منٹ پہلے میں یہ فیصلہ کر کے یہاں پہنچا تھا کہ تم سے رابطہ قائم کروں گا، میں نے ذہنی طور پر تمہیں تلاش کرنے کی کوشش کی تھی اور یہ سوچا تھا کہ کس طرح اور کہاں تمہیں تلاش کیا جائے ٹھیک تین منٹ کے بعد تم یہاں میرے پاس موجود ہو۔"

"تب تو پھر میں ٹیلی پیتھی کا قائل ہو گیا" میں نے مسکرا کر کہا۔

"ٹیلی پیتھی واقعی ایک چیز ہے۔"

"افسوس مجھے کبھی اس کا تجربہ نہیں ہو سکا۔"

"میں نے دنیا کے پراسرار علوم کے بارے میں بہت کچھ پڑھا ہے اور ان میں دلچسپی بھی رکھتا ہوں۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"گڈ ظاہر ہے آپ خود پراسرار قوتوں کے ماہر ہیں۔"

"ارے نہیں" ریڈ مین ہنسنے لگا' میں نے اس کا چہرہ بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

"اب میں بھی کچھ اپنی ٹیلی پیتھی کا مظاہرہ کروں؟"

"ہاں ضرور"

"میرا خیال ہے آپ غم و اندوہ کی اس کیفیت سے نکل آئے ہیں جو آپ پر طاری تھی" میرے ان الفاظ پر ریڈ مین نے خوب قہقہے لگائے پھر وہ ہنس کر بولا۔

"یہاں تمہاری ٹیلی پیتھی فیل ہوگئی۔"

"کیا مطلب؟"

"شاید تمہیں اس بات پر یقین نہ آئے کہ تمہارے جانے کے دس منٹ کے بعد میں بالکل نارمل ہوچکا تھا' ویسے میں نے پہلے بھی تمہیں اس بارے میں بتادیا تھا کہ زندگی کے کسی مشکل ترین مرحلے پر بھی میں اپنے آپ کو نروس نہیں ہونے دیتا اور پھر میرے دوست یہ بزنس کا معاملہ ہے اربوں ڈالر کا بزنس کرتا ہوں اس میں اگر تھوڑا بہت نقصان ہوگیا تو میرے لیے کوئی معنی نہیں رکھتا' ہاں اگر خیال ہے تو مجھے صرف اپنی پرسنیج کا خیال ہے' جو لوگ یہ کام کرکے یہاں سے نکل گئے ہیں' ظاہر ہے وہ کچھ لوگوں ہی کا کارنامہ معلوم ہوتا ہے' وہ اپنے دل میں خوش ہوں گے کہ انہوں نے ڈاج دے دیا مجھے یعنی ریڈ مین کو' مگر افسوس ہے تو بس اتنا ہی ہے کہ ان لوگوں کو خوش ہونے کا موقع ملے گا' میں ان سے ان کی یہ خوشیاں چھیننا چاہتا ہوں۔"

"مسٹر ریڈ مین آپ واقعی عظیم انسان ہیں۔"

"اور تم میری اس عظمت کے حصے دار۔"

"میں؟"

"ہاں تم"

"میں نہیں سمجھتا مسٹر ریڈ مین کہ میں نے زندگی میں کون سا ایسا کام کیا تھا جس کے صلے میں مجھے آپ جیسے دوست کا سہارا حاصل ہوا ہے' آپ نے مجھے جو عزت جو مقام دیا ہے۔"

"بس بس اس کا تذکرہ کچھ مت کرو۔ ہر شخص اپنا مقام خود جانتا ہے۔"

"آپ نے مجھے یاد کیا تھا؟"

"ہاں"

"اس کی کوئی خاص وجہ ہوگی؟"

"بالکل وجہ ہے"

"تو پھر میں بے چین ہوں۔ وہ سب کچھ سننے کے لیے' میری زندگی میں اس سے زیادہ خوشی کا لمحہ اور کوئی نہیں ہوگا مسٹر ریڈ مین جب آپ پورے اعتماد کے ساتھ کوئی ذمے داری میرے سپرد کریں گے۔"

"بس تو یوں سمجھ لو کہ خوشی کا وہ لمحہ تمہارے قریب آچکا ہے"

"گڈ ویری گڈ....." میں نے پرمسرت انداز میں کہا۔

"آؤ میرے ساتھ" اس نے کہا اور میں اس کے ساتھ چل پڑا وہ جگہ اب میرے لیے اجنبی نہیں تھی۔ جہاں ریڈ مین مجھے لے گیا' اسکریپ لینڈ میں یہ ایک ٹھکانہ بنایا ہوا تھا اس نے لیکن شاید ہی ریڈ شی کا کوئی شخص یہ جانتا ہو کہ ریڈ مین کا یہ خفیہ ٹھکانہ' یہاں اس بیکار سی جگہ پر موجود ہے۔ بہرحال میں اس عظیم جگہ پہنچ گیا۔ ریڈ مین نے مجھے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اور اب میں تمہارے لیے چائے بناؤں۔"

"نہیں مسٹر ریڈ مین پلیز۔"

"کیوں' چائے کا موڈ نہیں ہے؟"

"صرف ایک شرط پر چائے پیئوں گا آپ کے ساتھ"

"کونسی شرط؟"

"چائے مجھے بنانے کی اجازت دیجئے۔"

ریڈ مین نے ایک قہقہہ لگایا اور بولا۔

"ٹھیک ہے ریڈ مین کے نائب کی حیثیت سے تم یہ کام کرسکتے ہو۔ بھئی دیکھو ناں جس سطح کا باس ہو اس سطح کے کام کرنے پڑتے ہیں اب ایک فقیر کا اسسٹنٹ کون ہوتا ہے' چیف گاڑی میں بیٹھا رہتا

ہے اور دوسرا فقیر اس گاڑی کو گھسیٹتا ہے" ریڈ مین کی اس تشبیہ پر میں ہنس پڑا تھا میں نے کہا۔

"میرا چیف وہ نہیں ہے۔"

"اس سے مختلف بھی نہیں ہے' خیر چلو پھر ٹھیک ہے۔ دیکھو وہ ساز و سامان موجود ہے' چائے بناؤ۔"

میں نے بہت عمدہ سی چائے بنا کر ریڈ مین کو پیش کی اور اپنی پیالی لے کر بیٹھ گیا' ریڈ مین کہنے لگا۔

"تمہیں ریڈ سٹی سے باہر جانا ہے"

"میں حاضر ہوں"

"یہ نہیں پوچھا تم نے کہ کہاں جانا ہے؟"

"نہیں میں جانتا ہوں کہ اس کے بعد آپ مجھے خود یہ بات بتائیں گے۔"

"میں نے تمہیں پہلے یہاں سے آئس لینڈ بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے"

"آئس لینڈ؟"

"ہاں شمالی بحر اوقیانوس میں' آئس لینڈ' جزیرہ گرین لینڈ کے مغرب میں واقع ہے۔ غالباً" تمہیں اس کا جائے وقوع معلوم ہوگا۔ فیروس اور اسکاٹ لینڈ اس کے جنوب مشرق میں ہے اور اس کا دارالحکومت ریک جیوک ہے' تمہیں ریک جیوک پہنچنا ہے۔"

"مجھے دنیا کے کسی بھی حصے میں پہنچنا پڑے میں اس کے لیے خوشی سے حاضر ہوں۔"

"شکریہ اب پوری سنجیدگی کے ساتھ سنو جو کچھ میں کہہ رہا ہوں ریک جیوک پہنچ کر تم بنی کین سے ملو گے' بنی کین۔ ریک جیوک میں میرے مفادات کا نگراں ہے۔ میں اس کے بارے میں تمہیں تمام تفصیلات بتادوں گا۔ بنی کین تمہیں بیروت بھجوانے کے انتظامات کرے گا۔"

میرے پورے بدن میں سنسنی کی لہر دوڑ گئی۔ وہ سب کچھ ہو رہا تھا جس کی مجھے خواہش تھی۔ یہ سن کر تو میں سکتے میں رہ گیا تھا کہ ریڈ مین مجھے کسی بھی وجہ سے سہی بیروت بھجوانا چاہتا ہے۔ میں خاموشی سے اس کی صورت دیکھتا رہا۔ ریڈ مین نے کہا۔

"آئس لینڈ میں تمہیں اس لیے جانا ہے کہ وہاں سے تمہیں بیروت بھیجنے کے مناسب انتظامات ہوسکتے ہیں۔ میں تمہیں کسی اور ذریعے سے بھی بیروت بھجوا سکتا ہوں لیکن میرا خیال ہے' میرا منتخب کردہ طریقہ کار زیادہ موزوں رہے گا۔"

"میں جانتا ہوں مسٹر ریڈ مین۔"

"تو پھر یہ سمجھ لو کہ بہت جلد تمہیں یہاں سے روانگی کے احکامات مل جائیں گے۔ بس تھوڑے سے انتظامات کرنے ہیں مجھے۔"

"اس سے آگے کی بات سننا چاہتا ہوں مسٹر ریڈ مین۔"

"آگے کی بات یہ ہے کہ بنی کین تمہیں بیروت روانہ کردے گا' بیروت میں بھی میرا اپنا ڈیپارٹمنٹ موجود ہے او بیروت میں اس ڈیپارٹمنٹ کی سربراہ سولیٹیٹو ہے' سولیٹیٹو جیسی عورت سے مل کر تمہیں بے حد خوشی ہوگی' وہ نہایت زندہ دل اور حسین عورت ہے بیروت میں ایک اعلیٰ مقام رکھتی ہے۔ لیکن اصل میں وہ ریڈ مین کی اسسٹنٹ ہے اور دنیا کے بہت سے ممالک کے لیے ریڈ مین کے مفادات کی نگرانی کرتی ہے۔ سولیٹیٹو کو تمام تفصیلات بتا کر اس سے اس خواہش کا اظہار کرو گے کہ وہ فوری طور پر یہ تحقیقات کرے کہ ہینڈی راس سے جو پلانٹ چرایا گیا ہے وہ کس نے چرایا ہے اور کہاں لے جایا گیا ہے' وہ کون لوگ تھے جنہوں نے ریڈ مین کے اٹھارہ آدمی ہلاک کرکے' یہ عظیم الشان کارنامہ اس خوبصورتی سے سرانجام دیا ہے۔ مجھے اس کارنامے کو سرانجام دینے کے ذمے دار لوگوں کی تفصیل درکار ہوگی۔"

"کیا مس سولیٹیٹو یہ کام باآسانی کرلیں گی؟"

"ہاں' وہ ناقابل یقین قوتوں کی مالک عورت ہے۔ اس نے دنیا بھر میں ایسے مسائل مہیا کر رکھے ہیں کہ تم تصور بھی نہیں کرسکتے بڑے بڑے ممالک کے سرکاری محکموں میں اس کے خاص آدمی موجود ہیں۔ جو بہرطور اس کے حسن و جمال سے متاثر اور اس کے شکار بن گئے ہیں اور اس کے بعد اس نے انہیں

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

بلیک میل کرنے کے لیے ایسے طریقہ کار اختیار کیے ہیں کہ اب زندگی بھر اس کے شکنجے سے نہیں نکل سکتے۔ وہ اس کے لیے ہر وہ کام کرنے پر مجبور ہیں جس کی وہ خواہش مند ہو' اس طرح یوں سمجھ لو کہ سولیٹیئر میری ایک مضبوط کارکن ہے' میں نے بھی اسے وہ تحفظ دیا ہے جو عام لوگوں کے لیے ممکن نہیں ہے تو مائی ڈیئر اب تم یہ بتاؤ کہ اس سلسلے میں تمہاری اپنی مشکلات کیا ہیں۔"

میں نے گردن خم کرتے ہوئے کہا۔ "نہیں مسٹر ریڈ مین میرے لیے کوئی مشکل نہیں ہے' زندگی بھر بہت کچھ کرتا رہا ہوں اور اس کے بعد یہاں آکر ریڈ سٹی میں پناہ لی ہے' اگر میرے لیے کوئی مشکل ہے تو صرف ایک۔"

"کیا؟"

"باہر کی دنیا میں میرے بہت سے دشمن موجود ہیں جو بہر طور مجھے پہچان سکتے ہیں۔"

"اور اس کے علاوہ؟۔"

"اس کے علاوہ اور کوئی مشکل نہیں۔"

"تو اس مشکل کو تم ذہن سے جھٹک دو' میں تمہیں اس کے بارے میں تفصیلات بتائے دیتا ہوں۔ تم ایسی حیثیت سے یہاں سے نکلو گے جس میں تمہیں کوئی نہیں پہچان سکے گا' میں تمہیں ایک بالکل نئی شکل دوں گا' تمہارے چہرے پر میک اپ کر دیا جائے گا۔ اور جب تم آئس لینڈ پہنچو گے تو بالکل ہی بدلی ہوئی شکل میں ہو گے تمہیں ایک نام بھی دے دیا جائے گا اور اس نام کو استعمال کر کے تم اپنے آپ کو دنیا کی نگاہوں سے محفوظ رکھ سکو گے' نام کا انتخاب تم خود کر لینا' باہر کی دنیا میں تمہیں مکمل تحفظ ملے گا جس ملک میں بھی چاہو گے اپنے لیے آدمی طلب کر سکتے ہو' یہ میرا وعدہ ہے تم سے اور اس کے علاوہ یہیں سے اگر تم کسی بدلے ہوئے انداز میں جانا چاہو تو میں تمہیں اس کے لیے وسائل مہیا کر سکتا ہوں۔"

میری آنکھوں میں گہری سوچ کے آثار پیدا ہو گئے۔ چند لمحات میں سوچتا رہا' پھر میں نے کہا "اس دوران ریڈ مین میرا واسطہ ایک ایسی ہستی سے رہا ہے جو بہر طور ایک اچھی لڑکی ہے مجھ سے متاثر ہو گئی ہے اور میرے اس سے گہرے تعلقات رہے ہیں۔"

"نیلس کی بات کرتے ہو" ریڈ مین مسکرا کر بولا اور میں حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر رہ گیا۔

"ہاں' لیکن۔۔۔"

"کیا مطلب؟"

"لیکن میرا مطلب ہے کہ آپ؟"

"میری جان' میں نے تمہیں تمہارا ماضی بتا دیا وہ واقعات بتا دیے تمہارے ماضی کے جو تم پر بیت چکے ہیں تو تم کیا سمجھتے ہو کہ ریڈ سٹی میں بھی مجھے تمہاری مشغولیات کے بارے میں علم نہیں ہو گا' میں جانتا ہوں کہ نیلس سے بہت زیادہ متاثر ہو اور اس کے ساتھ ہی راتیں گزارتے ہو اور ویسے بھی میں نے تمہیں بتا دیا تھا کہ میں ریڈ سٹی کے ایک ایک گوشے سے واقفیت رکھتا ہوں کون کس وقت کیا کام کر رہا ہے اگر مجھے یہ معلوم نہ ہو تو میں بہت سی مشکلات کا شکار ہو سکتا ہوں۔ اس بات کا اندازہ تمہیں بھی بخوبی ہو گا" میں نے مسکرا کر گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں مسٹر ریڈ مین میں یہ بات بھول گیا تھا۔"

"خیر کوئی بات نہیں' ہاں تو یہ بتاؤں کہ تم نیلس کے سلسلے میں کیا چاہتے ہو؟"

"اگر مجھے یہاں سے ایک نئی حیثیت لے کر نکلنا ہے مسٹر ریڈ مین تو پھر آپ مجھے ایک اجازت دے دیجیے۔"

"کیا؟"

"نیلس' اس کی بیٹی اور بیٹے کو میں اپنے ساتھ لے جاؤں۔"

ریڈ مین کسی گہری سوچ میں ڈوب گیا' کچھ دیر کے بعد اس نے کہا۔ "حالانکہ یہ ایک مشکل کام ہو گا میرے لیے۔"

"میں یہ سوال نہیں کروں گا کہ کیوں۔ اگر آپ اس کام کو مشکل سمجھتے ہیں مسٹر ریڈ مین تو میں اپنے اس مطالبے کو واپس لیتا ہوں۔"

"نہیں میرا یہ مطلب نہیں ہے' مشکل یوں ہے

کہ میں تم پر تو پورا پورا اعتبار کر سکتا ہوں لیکن کیا نیلس پر اعتبار کیا جا سکتا ہے؟"

"کس لحاظ سے؟" میں نے سوال کیا۔

"کیا وہ کہیں ریڈ سٹی کے بارے میں زبان نہیں کھول دے گی۔۔۔؟"

"نہیں۔۔۔"

"کیوں' تم اس قدر اعتماد سے یہ بات کیوں کہہ رہے ہو؟"

"اس لیے کہ نیلس ہر لمحہ میرے ساتھ رہے گی۔"

"اوہو تمہارا مطلب ہے کہ تم۔۔۔ تم۔"

"ہاں میں اس سے متاثر ہو گیا ہوں۔"

"کیا۔ تم اس سے شادی کر سکتے ہو؟"

"میں نے اس سے شادی کر لی ہے مسٹر ریڈ مین۔"

"اوہو کیا واقعی؟"

"ہاں' لیکن وہ شادی باقاعدہ نہیں بلکہ زبانی طور پر میں نے اسے اپنی بیوی تسلیم کر لیا ہے اور اس کے بچوں کو اپنی اولاد تصور کر لیا ہے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اگر میں ریڈ سٹی میں رہوں یا آپ کی ہدایت کے مطابق دنیا کے کسی بھی حصے میں' میں اس سے اپنا یہ ذہنی رابطہ قائم رکھوں گا۔"

"خیر انسان کے دل میں اگر نرم گوشے نہ ہوں تو ہم اسے انسان نہیں کہہ سکتے جس طرح تم نے دیکھا کہ میں ایک پتھر دل انسان ہونے کے باوجود تم سے اس قدر متاثر ہو گیا ہوں۔ بلکہ یوں سمجھ لو اگر میں یہ کہوں تو غلط نہیں ہو گا کہ میں نے تم سے شادی کر لی ہے۔"

میں ہنسنے لگا' ریڈ مین نے بھی قہقہہ لگایا پھر بولا۔

"مگر اس بات سے شرمانے کی ضرورت نہیں۔"

"نہیں مسٹر ریڈ مین اتنے زیادہ اعزازات سجا دیے ہیں آپ نے میرے سینے پر کہ میرا سر آپ کے سامنے جھکنے لگا ہے۔"

"چھوڑو ان باتوں کو' چھوڑو ان میں جذباتیت جھلکتی ہے اگر تم نیلس اور اس کے بچوں کو ساتھ لے جانا چاہتے ہو تو یہ تو اور اچھی بات ہو گی' جب تم آئس لینڈ پہنچو گے تو ایک شریف شوہر اور دو بچوں کے باپ کی حیثیت سے پہنچو گے اور اس عالم میں کوئی تم پر شبہ نہیں کر سکتا۔ میں تمہارے اس پروگرام سے اتفاق کرتا ہوں' ٹھیک ہے تم اپنے ساتھ ان تینوں کو بھی لے جانے کا بندوبست کر لو' مجھے اعتراض نہیں ہے' جہاں میں تمہیں روانہ کروں گا وہاں ان تینوں کو روانہ کرنا میرے لیے کوئی مشکل کام نہیں ہو گا' لیکن تم خود جانتے ہو کہ ریڈ سٹی کے مفادات کے لیے نیلس کے ذہن کو واش آؤٹ کرنا ہو گا اور اسے ہمیشہ کے لیے یہ بھلانا ہو گا کہ اس کا تعلق ریڈ سٹی سے ہے۔"

"اگر آپ مجھے کوئی ذمہ دار حیثیت تسلیم کرتے ہیں تو پھر آپ اس بات کا پورا پورا یقین کر لیجیے کہ نیلس ریڈ سٹی چھوڑنے کے بعد یہ بھول جائے گی کہ وہ کہاں تھی' کہاں رہی وہ صرف وہ الفاظ کہے گی جو میری زبان سے ادا ہوں گے۔"

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے جب میں نے تمہیں پورا پورا اعتماد دیا ہے تو یہ بات بھی تسلیم کرنے میں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا' اپنے طور پر اسے بھی تیار کر لو اور خود بھی تیار ہو جاؤ' میں بہت جلد انتظامات کرنے کے بعد تمہیں یہاں سے روانہ کروں گا۔"

"اوکے' میں آپ کی ہدایت پر یہ کام سرانجام دے کر اپنے آپ کو دنیا کا خوش قسمت ترین انسان سمجھوں گا۔"

مجھے اس شخص پر حیرت بھی ہوتی تھی' کتنی بار اس بات پر غور کر چکا تھا کہ دنیا کا اتنا خطرناک آدمی جس سے بڑے بڑے ممالک بھی کانپتے تھے اور اس کے خلاف کوئی کارروائی کرنے سے گریز کرتے ہیں' درحقیقت وہ اندرونی طور پر اتنا نرم دل انسان ہے' ویسے یہ ایک لحاظ سے بہت اچھا ہوا تھا کہ پلانٹ کے سلسلے میں اسے کوئی ایسا صدمہ نہیں پہنچا تھا جو میرے ہاتھوں پہنچتا' اب زیادہ سے زیادہ یہی ہو گا کہ میں اس پلانٹ کے بارے میں معلومات حاصل

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کرکے اسے فراہم کروں گا' اگر واقعی میرا ریڈ مین سے مسلسل رابطہ قائم رہے تو کوئی ایسی بات نہیں ہے فی الوقت میں اسے یہ بتانے سے گریز کرنا چاہتا تھا کہ میری اصلیت کیا ہے۔ اتنا جذباتی نہیں ہو سکتا کہ میں اسے اپنی اصلیت کے بارے میں بتادوں' کیونکہ میری اصلیت تو درحقیقت سات پردوں میں چھپی ہوئی تھی' میں بظاہر جو کچھ نظر آتا تھا وہ بھی نہیں تھا' اس کے پیچھے جو نظر آتا تھا وہ بھی نہیں تھا میری ذات تو ان تمام پردوں کے پیچھے چھپی ہوئی تھی اس لیے میں ریڈ مین کے سلسلے میں بہت زیادہ جذباتیت کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ بہرحال ریڈ مین نے ایک پروگرام ترتیب دیا اور اس کے بعد مجھ سے کہا کہ اب میں ذہنی طور پر اپنے آپ کو اس کے لیے تیار کرلوں کہ مجھے ریڈ سٹی سے نکلنا ہے باقی انتظامات وہ خود کیے دیتا ہے۔

ریڈ مین سے رخصت ہو کر میں چلا آیا' لیکن پاؤں زمین پر نہیں پڑ رہے تھے' یہاں سے نکلنے کے لیے مجھے نجانے کیا کیا جتن کرنے ہوتے۔ بہت سے ایسے مسئلے تھے جو اس وقت پس پشت چلے گئے تھے جن لوگوں کو میں نے اس کام کے لیے متعین کیا تھا کہ وہ مجھے یہاں سے لے جانے میں میری مدد کریں' وہ یقیناً" اپنے کام میں مصروف ہوں گے' لیکن تلخ بات یہ ہے کہ مجھے ان سے بھی کوئی دلچسپی نہیں تھی اگر میں صحیح سلامت بیروت پہنچ گیا تو پھر وہاں پہنچنے کے بعد اپنے ادارے کے سربراہان سے کہہ دوں گا کہ صورت حال ایسی پیش آگئی تھی کہ میں اس طریقہ کار پر عمل نہیں کر سکتا تھا جس کے تحت مجھے کام کرنا تھا۔ کیرول پاور اگر چکر لگا رہا ہے تو لگاتا رہے اسے واپس بلالیا جائے کیونکہ پروگرام غیر متوقع طور پر تبدیل ہوا ہے' میرے اپنے ذہن میں ایک رپورٹ تیار ہو گئی تھی جو میں "او" ڈیپارٹمنٹ کے سربراہ کی حیثیت سے اسرائیلی حکام کو دینا چاہتا تھا' باقی اگر خطرے کی کوئی بات تھی تو خطرات تو میں زندگی بھر مول لیتا ہی رہا تھا' نیلس کے لیے میرے دل میں جو جذبات پیدا ہو گئے تھے وہ بڑی شدت رکھتے تھے اور اس بات پر میں اللہ کے حضور سجدہ شکر بجالایا تھا کہ نیلس کو یہاں سے نکالنے کا وعدہ غیر متوقع طور پر پورا ہو رہا ہے' حالانکہ میں جانتا تھا کہ یہ کتنا مشکل کام ہو گا' کسی بھی شکل میں میں اسے یہ دلاسہ نہیں دے سکتا تھا کہ میں اسے یہاں سے نکال کر لے جاؤں گا۔ ریڈ مین کے پاس سے سیدھا اپنی رہائش گاہ پہنچا تھا' ان انکشافات نے بچ بچ نڈھال کر دیا تھا' بعض اوقات انسان خوشی سے بھی اتنا ہی نڈھال ہو جاتا ہے جتنا تکلیفوں اور پریشانیوں سے' میں اس وقت خوشی سے نڈھال تھا' اس تصور کے ساتھ کہ واپس جانا نصیب ہو رہا تھا اور وہ بھی نہایت شاندار طریقے سے اور پھر نیلس اور اس کے بچے میرے ساتھ ہوں گے بیروت پہنچ کر میں پیڈرو سے رابطہ قائم کروں گا اور اسے مجبور کروں گا جتنا بھی میرے لیے ممکن ہو سکتا کہ وہ نیلس کو اپنا لے اگر اس نے ایسا نہ تو کیا پیڈرو کی زندگی حرام کر دینا میرے لیے کوئی مشکل کام نہیں ہو گا' بہر طور یہ بھی میری اندرونی سوچ اور اس کے بعد میرے لیے ایک ایک لمحہ گزارنا مشکل ہو گیا تھا۔

شام ہو گئی میں اپنی جگہ سے اٹھا' سوچ رہا تھا کہ نیلس کو یہ خوشخبری کس انداز میں سناؤں' ویسے وہ بھی جذباتی عورت تھی اگر میں اسے فوراً" ہی تفصیلات بتادوں گا تو ہو سکتا ہے اس پر اس کے برے اثرات مرتب ہوں' اسے اشارہ ضرور دوں گا اس بات کا کہ میں نے اسے یہاں سے نکالنے کے انتظامات شروع کر دیے ہیں۔ یہ نہیں کہوں گا کہ تمام آسانیاں حاصل ہو گئی ہیں اور اس کا یہاں سے نکلنا مشکل کام نہیں ہو گا۔ دل میں ایک گدگدی سی ہو رہی تھی اور میرا رخ نیلس کی رہائش گاہ کی جانب تھا جہاں اب وہ صرف میرے نام سے جی رہی تھی' میں اس کی اس خوبی کا اعتراف تو پہلے ہی کر چکا تھا' فطری طور پر وہ بری عورت نہیں تھی' بس بدنصیبی بعض اوقات انسان کو نجانے کہاں سے کہاں پہنچا دیتی ہے' اس کی کہانی میرے علم میں آچکی تھی اور مجھے خود اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ اس کے علاوہ اور

کچھ نہیں کر سکتی تھی' عجیب تھی ریڈ مین کی دنیا بھی' اس شخص میں بیک وقت خوبیاں بھی اور خرابیاں بھی تھیں' ایک جانب وہ ساری دنیا کے لیے ایک خوفناک شخصیت بنا ہوا تھا تو دوسری طرف اس کے دل کے نرم گوشے بڑی اہمیت کے حامل تھے۔

نیلس مجھے دیکھ کر ہمیشہ ہی خوش ہو جایا کرتی تھی' اس وقت بھی اس نے مسکراتے ہوئے میرا استقبال کیا تھا۔

"ہیلو نیلس۔"

"ہیلو"

"کیا ہو رہا تھا۔"

"کچھ نہیں۔"

"بہت عمدہ کافی پلاؤ مجھے۔" میں نے آرام سے کرسی پر دراز ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے اٹھنے کے انداز میں بڑی اپنائیت تھی' میں اس کی واپسی کا انتظار کرتا رہا' کچھ دیر کے بعد ایلسی اور ٹونی آگئے۔

"ہیلو انکل۔"

"ہیلو" میں نے ان دونوں کو پیار سے اپنے پاس بلا کر کہا۔

"انکل' آپ کون ہیں؟" ٹونی نے پوچھا اور میں چونک کر اسے دیکھنے لگا۔ پھر میں نے مسکرا کر کہا۔

"انکل"

"نہیں' آپ کون ہیں۔"

"کہانا انکل۔"

"انکل تو ہیں لیکن لیکن۔" بچہ اپنا مفہوم ادا نہیں کر سکا تھا۔ ایلسی کہنے لگی۔

"انکل آپ ہمارے کون ہیں؟"

"پھر وہی جواب دوں گا ڈیئر ایلسی کہ انکل ہوں تمہارا۔"

"ممی کہتی ہیں کہ انکل ہمارے سرپرست ہیں۔"

"تم سرپرست کے معنی جانتے ہو" میں نے ٹونی سے پوچھا۔

"نہیں انکل۔"

"اور تم؟"

"میں بھی نہیں جانتی۔"

"بس تو یہ سمجھ لو بیٹے کہ ہم اس طرح ہیں تمہارے لیے جیسے تمہاری ممی۔"

"ممی تو ہماری ممی ہیں آپ انکل ہیں' خیر ٹھیک ہے ممی آپ کو بہت یاد کرتی ہیں اور آپ کے بارے میں ہم سے کہتی ہیں کہ آپ ہم پر بہت مہربان ہیں۔"

"اچھا بچو تم یہ بتاؤ کہ یہاں جہاں تم رہتے ہو۔ تم دونوں خوش ہو؟"

دونوں سوچ میں ڈوب گئے پھر ایلسی نے کہا۔

"نہیں انکل۔"

"کیوں؟"

"بس ہمارا دل یہاں نہیں لگتا۔"

"اس کی کوئی خاص وجہ ہے؟"

"میں آپ کو بتا چکی ہوں انکل لوگ ہمیں برے بچے تصور کرتے ہیں"

یہ بات ایلسی مجھے پہلے بتا چکی تھی۔ "وہ سب برے بچے ہیں تم لوگ تو بہت اچھے ہو۔"

"یہ آپ کہتے ہیں ناں انکل' وہ ہم سے دوستی بھی نہیں کرتے۔"

"کوئی بات نہیں اچھا تم یہ بتاؤ کیا تم یہاں سے جانا پسند کرو گے؟"

"کہاں انکل؟"

"کیا تمہاری ممی نے تمہیں یہ بتایا ہے کہ ریڈ سٹی کے علاوہ بھی ایک دنیا ہے۔"

"ہاں کیوں نہیں انکل ہمیں سب کچھ معلوم ہے۔"

"اس دنیا کے بارے میں تم کچھ سوچتے ہو۔"

"ہاں میں سوچتا ہوں" ٹونی نے کہا۔

"کیا؟" میں مسکرا کر بولا۔

"میں سوچتا ہوں اس دنیا میں جا کر میں بھی بڑا ہو جاؤں اور اس کے بعد موٹر چلاؤں گا انکل مجھے ڈرائیونگ بہت پسند ہے مگر میں بہت چھوٹا ہوں نا اور پھر ممی کہتی ہے کہ ہم ان لوگوں میں سے نہیں ہیں۔ جو ڈرائیونگ کرتے ہیں جن کے پاس اپنی کاریں ہوتی ہیں۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"نہیں بیٹے ممی غلط کہتی ہیں ابھی تم چھوٹے ہو۔ بڑے ہو کر ظاہر ہے تم محنت کرو گے اور اس کے بعد تمہیں تمام چیزیں مل جائیں گی۔"

"انکل مگر ریڈ سٹی میں یہ ممکن نہیں ہے۔" ٹونی نے کہا۔

معصوم بچے نے میرے دل پر چوٹ ماری تھی میں نے اس سے کہا۔

"تو پھر ہمارا وعدہ ہے ٹونی کہ ہم تمہیں ریڈ سٹی سے نکال کر لے جائیں گے۔"

"کب انکل؟"

"بہت جلد" اتنی دیر میں نیلس واپس آ گئی کہنے لگی۔

"ان لوگوں نے آپ کا دماغ کھا لیا ہو گا' طرح طرح کے الٹے سیدھے سوالات کرتے ہیں مجھ سے۔"

"بہت پیارے بچے ہیں جاؤ تم کھیلو' میں ذرا تمہاری ممی سے کچھ باتیں کروں گا۔"

نیلس میرے سامنے بیٹھ گئی' بچے! باہر نکل گئے تھے' میں نے نیلس سے کہا۔ "نیلس ایک بات بتاؤ؟"

"جی"

"پیڈرو اگر کبھی اب تمہیں پا جائے تو کیا تمہاری جانب متوجہ ہو گا۔" نیلس عجیب سے نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگی۔ پھر اس نے کہا۔

"اس نے مجھے پہلے ہی ٹھکرا دیا۔ اب تو شاید میرا تصور بھی اس کے ذہن سے نکل چکا ہو۔"

"ہوں' تمہیں اس بات کا یقین ہے کہ وہ بیروت ہی میں موجود ہے۔"

"ہو سکتا ہے وہاں نہ ہو' لیکن آخری معلومات میری جو ہیں وہ یہی تھیں کہ وہ بیروت کی ایک فرم میں ملازمت کرتا ہے۔"

"ان معلومات کا ذریعہ کیا تھا۔"

"ظاہر ہے کہ میں اس کی کھوج میں رہا کرتی تھی اور جب تک مجھے آسانیاں حاصل تھیں' میں اس کے بارے میں معلومات حاصل کرتی رہی تھی۔"

"اس فرم کے بارے میں بھی کچھ معلوم ہے۔"

"ہاں غالباً" ساؤتھ لینڈ کے نام سے وہ فرم کام کرتی تھی۔"

"گڈ۔"

"کیوں پوچھ رہے ہیں یہ بات مسٹر میڈلینو؟"

"بس ایسے ہی دل چاہتا ہے تمہیں یہاں سے نکال کر لے جاؤں نیلس۔"

نیلس کی آنکھوں پر ایک افسردہ سی مسکراہٹ پھیل گئی' اس نے کہا "بہت سی ایسی باتوں کو دل چاہتا ہے میڈلینو جن پر خود ہی ہنسنے کو بھی جی چاہتا ہے۔"

"مطلب؟"

"مطلب یہ کہ ان باتوں کے ظہور میں آنے کا کوئی امکان نہیں ہوتا۔"

"میرا نظریہ اس سے مختلف ہے نیلس۔"

"کیا؟"

"بعض اوقات وہ سب کچھ بھی ہو جاتا ہے جس کے لیے ہم لوگ سوچتے ہیں کہ وہ کبھی نہیں ہو سکتا۔"

"ہاں ایسے کھیل تو ہوتے ہیں' لیکن مجھے آج تک کوئی ایسا شخص نہیں ملا جس کی اپنی زندگی میں ایسا کوئی واقعہ موجود ہو' البتہ تصورات میں اور قصے کہانیوں میں ایسی باتیں سننے کو ملتی ہیں۔"

"فرض کرو اگر میں تمہیں یہاں سے نکال لے جانے کا بندوبست کر لوں تو۔"

"میں نہیں کہہ سکتی کہ میری ذہنی کیفیت کیا ہو گی؟"

"زیادہ سے زیادہ کیا ہو سکتی ہے؟"

"کچھ نہیں' دنیا سے اس قدر مایوس ہو گئی ہوں کہ اب کسی ایسی بات پر دل نہیں جلتا۔" نیلس نے جواب دیا اور میں خاموش ہو گیا۔ کچھ دیر بعد میں سوچتا رہا پھر میں نے کہا۔

"دیکھو نیلس میں نے کوشش کی ہے اور اس بات کے امکانات مجھے چالیس فی صد نظر آتے ہیں کہ ہم لوگ یہاں سے نکل جائیں۔"

"چالیس فی صد" وہ حیرانی سے مجھے دیکھنے لگی۔

"ہاں کیوں؟"

"یہ بہت زیادہ ہیں' تصورات میں صرف پانچ فیصد کا مارجن رکھا جا سکتا ہے۔" وہ بولی اور ہنس پڑی۔ میں نے بھی اس کی ہنسی میں اس کا ساتھ دیا۔ پھر میں نے کہا۔

"تصورات ہی کا معاملہ ہے تو پھر ہم انہیں بڑھا کر چالیس فیصد ہی کیوں نہ کر لیں؟"

"کرنے کو تو ہم سو فیصد بھی کر سکتے ہیں' لیکن اس کے بعد دکھ ذرا زیادہ ہوتا ہے۔"

"ہو سکتا ہے نیلس' ہم دکھوں کا شکار نہ ہوں۔"

"خیر اب اس سلسلے میں' میں کیا کہہ سکتی ہوں" نیلس نے جواب دیا اس کے بعد خاموشی طاری ہو گئی۔ اس سے زیادہ میں نیلس کو کچھ بتانا نہیں چاہتا تھا۔ کافی پی جاتی رہی' نیلس غالباً" کسی سوچ میں ڈوب گئی۔ پھر اس نے کہا۔

"مگر تم نے یہ چالیس فی صد والی بات کیوں کہی مائی ڈیر۔ مسٹر میڈلینو۔"

"میں نے کہا نا نیلس میں کوشش کر رہا ہوں اور تصور آئی کوشش نہیں ہے۔"

"آخر وہ کیا کوشش ہے اول تو یہاں آنے کے بعد عام لوگوں کا یہاں سے نکلنا مشکل ہوتا ہے' یہاں سے صرف وہی باہر جا سکتا ہے' جسے مسٹر ریڈ مین کہیں اپنے کام سے بھیجنا پسند کریں۔"

"میں تو کوشش کر رہا ہوں کہ مسٹر ریڈ مین مجھے اپنے کسی کام سے یہاں سے باہر بھیج دیں۔"

"تو پھر اس کے بعد آپ کیا کریں گے؟"

"تمہیں بھی میں اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔ ٹونی اور ایلسی کے ساتھ۔"

"یعنی مسٹر ریڈ مین ہی مجھے بھیجیں گے۔"

"ہو سکتا ہے اس بات کے امکانات پیدا ہو جائیں۔"

"آہ ایسی بات نہ کہیں مسٹر میڈلینو' میں راتوں کی نیندیں کھو بیٹھوں گی۔"

"نہیں نیلس یہ بات نہیں ہے' دیکھو میں پھر وہی الفاظ کہوں گا کہ انسان کو ہمیشہ بہترین کے بارے میں سوچتے رہنا چاہیے۔"

"جس چیز کے امکانات ہی نہ ہوں۔"

"خیر چھوڑو ان باتوں کو' بہرحال میں تم سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر تمہیں یہاں سے نکلنے کا موقع ملے تو اپنے ساتھ کیا کیا لے جانا پسند کرو گی؟"

"صرف ایلس اور ٹونی کو باقی مجھے کچھ نہیں چاہیے۔ یہ سب کچھ بیکار کی چیزیں ہیں۔"

"تو پھر ایلسی اور ٹونی کو اپنے ساتھ لے جانے کے لیے تیار رہو۔"

میں نے کہا اور وہ پھر مجھے متعجبانہ نگاہوں سے دیکھنے لگی' پھر اس کے انداز میں ایک عجیب سی کیفیت پیدا ہوئی' کہنے لگی۔

"کیا واقعی میں اپنے آپ کو اس امید سے منسلک کر لوں؟"

"ہاں۔"

"اتنے اعتماد سے کہہ رہے ہو مسٹر میڈلینو؟"

"ہاں بھئی اتنے ہی اعتماد سے کہہ رہا ہوں۔"

"اوہ کاش کاش ایسا ہو سکے۔"

بس اس سے زیادہ میں نے نیلس سے گفتگو نہیں کی تھی' پھر میں اس کے پاس سے چلا آیا۔ ریڈ مین اپنے کاموں میں مصروف تھا اس دوران اس نے مجھ سے تین بار ملاقات کی اور یہ کہا۔ کہ وہ مجھے روانہ کرنے کے لیے تیار ہے۔ اور کوشش کر رہا ہے اس نے مجھے خاصی بریفنگ دی تھی اور میں جانتا تھا کہ جو کچھ وہ کہہ رہا ہے' وہ غلط نہیں ہے' میں نے اسے نیلس' ٹونی اور ایلسی کے بارے میں بتا دیا تھا اور ریڈ مین نے مطمئن انداز میں گردن ہلا کر کہا تھا۔

"اب تم اپنا کام بہتر طور سے جانتے ہو' ویسے میں نے اپنی کین سے رابطہ کر لیا ہے اور اسے تمہارے بارے میں تفصیلات بتا دی ہیں' دو بچے اور تمہاری بیوی کیا سمجھے' تم ایک عام آدمی کے نام سے جاؤ گے' میں نے تمہیں پروفیسر ہیڈلے کا نام دیا ہے۔"

"پروفیسر ہیڈلے۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"ہاں' اس نام سے تم سفر کرو گے' پہلے میں تمہیں ایک ہیلی کاپٹر سے یہاں سے ایک ایسی جگہ بھجوادوں گا جہاں سے تم ہوائی سفر کرسکتے ہو۔ تمہارے تمام کاغذات وغیرہ کی تیاری ہورہی ہے ہاں مجھے ان بچوں اور عورت کی تصویریں وغیرہ فراہم کردو۔ یہ کام مشکل تو نہیں ہوگا تمہارے لیے۔"

"بالکل نہیں۔"

"کیا تم اس عورت کو بتا چکے ہو کہ تم اسے اپنے ساتھ لے جارہے ہو؟"

"ہاں۔"

"کیا بتایا ہے اسے۔"

"میں نے کہا ہے کہ مسٹر ریڈ مین مجھے کسی کام سے بھیج رہے ہیں اور اس میں مجھے ان کی ضرورت ہے۔"

"کیا وہ مکمل طور پر قابل اعتماد عورت ہے؟۔"

"بالکل مسٹر ریڈ مین آپ یہ سمجھیے کہ میں نے اسے بہت غوروخوض کے بعد منتخب کیا ہے۔"

"تمہارے انتخاب پر مجھے کوئی شک نہیں ہے کیونکہ تم ایک ذہین آدمی ہو اور میں نے اس کا بخوبی اندازہ لگالیا ہے۔"

تقدیر مہربان تھی سارے کام بخیر و خوبی ہوتے جارہے تھے۔ نیلس سے اس کے بعد میں نے کچھ اور نہیں کہا تھا' لیکن جب بھی میں اس سے ملا مجھے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے چہرے پر سوالات ابھرتے ہوں' البتہ یا ضبط عورت تھی اس نے خود بھی مجھ سے اس بارے میں کوئی سوال نہیں کیا تھا' پھر جب مجھے ریڈ مین کی جانب سے اشارہ ملا تو میں تیار ہوگیا۔ "او" ڈیپارٹمنٹ کے وہ تمام افراد جنہیں میں اپنے ساتھ لایا تھا یہیں موجود تھے۔ اور مجھے ان سے کوئی دلچسپی نہیں تھی' کیونکہ میں جانتا تھا کہ یہ اسرائیلی موساد کے لوگ ہیں اور ان کے ساتھ جو کچھ بھی ہو وہ مناسب ہے۔ مجھے ان کی زندگی یا موت سے کوئی دلچسپی نہیں تھی' میں جانتا تھا میرے فرار کے بعد ریڈ مین کا رویہ بدل جائے گا اور وہ ان لوگوں پر سختی کرے گا' اس کے ساتھ ساتھ ہی مجھے یہ بھی اندازہ تھا کہ آنرک مارسیلیا کی جانب سے مجھ سے اس بارے میں سوالات ہوں گے لیکن اس کے لیے میں نے ایک مناسب کہانی گھڑی تھی اور یہ کہانی گھڑنا بے حد ضروری تھا۔ غرضیکہ جب ریڈ مین کی جانب سے مجھے اشارہ مل گیا کہ اس وقت مجھے کہاں پہنچنا ہے تو میں نیلس کے پاس پہنچ گیا' نیلس کو پوری طرح کنٹرول کرتا تھا' میں نے مسکراتے ہوئے اس سے کہا۔

"ہیلو نیلس' کیا ہورہا ہے؟۔"

"وہی سب کچھ جو ہوتا رہا ہے لیکن میں بہت شرمندہ رہتی ہوں آپ سے مسٹر میڈلینو۔"

"اچھا اچھا شرمندگی وغیرہ کا مسئلہ بعد میں ہوجائے گا ذرا ابھی گھومنے چلتا ہے۔"

"کہاں؟۔"

"کیا اس سوال کا جواب میرے لیے ضروری ہے؟"

"نہیں سوری معافی چاہتی ہوں۔" اس نے کہا اور پھر کہنے لگی۔

"لباس تبدیل کرلوں؟۔"

"ہاں ضروری ہے" میں نے جواب دیا اور کہا۔ "بچوں کو بھی ساتھ لے لیں وہ کہاں گھومنے جاتے ہیں؟"

"تھینک یو' تھینک یو ویری مچ' بارہا میرے دل میں یہ خیال آیا کہ آپ کے ساتھ نکلوں تو بچوں کو بھی ساتھ لے لوں' کئی بار کہہ بھی چکے ہیں لیکن میں نے انہیں ڈانٹ کر خاموش کرادیا ہے۔"

"بہت بری بات ہے۔ نیلس بچوں کے ساتھ یہ سلوک اچھا نہیں ہوتا۔"

"سوری" اس نے آہستہ سے کہا اور میں خاموش ہوگیا' تھوڑی دیر کے بعد دونوں بچے بھی خوش خوش خوبصورت لباس میں باہر نکل آئے' میں نیلس کو لے کر اس انداز میں آگے بڑھا۔ جیسے صرف تفریح کرنے جارہا ہوں۔ مجھے علم تھا کہ مجھے کس جگہ پہنچنا ہے' وہاں تمام انتظامات پہلے سے مکمل ہوچکے تھے' نیلس نے البتہ مجھ سے اس بارے میں کوئی سوال

نہیں کیا تھا۔ ریڈ مین مجھ سے آخری ملاقات کرچکا تھا اور تمام ہدایات دے دی گئی تھیں' میرے تمام کاغذات وغیرہ ان لوگوں کے پاس موجود تھے جو ہیلی کاپٹر کے قریب میرا انتظار کررہے تھے بچوں نے دور سے ہیلی کاپٹر کو دیکھا اور خوش ہونے لگے۔ ٹونی نے کہا "انکل آپ کبھی ہیلی کاپٹر میں بیٹھے ہیں؟"

"ہاں' تم ہیلی کاپٹر میں بیٹھنا پسند کرو گے؟" بچے کی آنکھوں میں عجیب سے تاثرات ابھر آئے۔ ہم لوگ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے اس ہیلی کاپٹر تک پہنچ گئے تھے۔ یہاں تین افراد ہمارے منتظر تھے انہوں نے ہمارا استقبال کیا۔ پھر ان میں سے ایک نے ایک بریف کیس مجھے دیتے ہوئے کہا۔

"اس میں آپ سب کے تمام کاغذات موجود ہیں؟"

"کیا میں انہیں چیک کرلوں؟"

"بہتر ہوگا۔"

اس شخص نے کہا اور میں نے بریف کیس کھول لیا۔ نیلس' ٹونی ایلسی وغیرہ کے کاغذات بھی موجود تھے' نیلس کا چہرہ ایک دم سرخ ہوگیا تھا' وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے مجھے دیکھ رہی تھی اور اس کا انداز کچھ عجیب سا تھا' میں نے تمام کاغذات سے مطمئن ہونے کے بعد بریف کیس بند کیا اور ہیلی کاپٹر کی جانب بڑھ گیا' نیلس' ایلسی اور ٹونی کو بھی میں نے اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا' نیلس کے قدم لڑکھڑا رہے تھے میں نے اسے سہارا دے کر ہیلی کاپٹر میں سوار کرایا۔ ٹونی اور ایلسی پر بھی تحیر کی سی کیفیت طاری تھی انہیں ان کے خوابوں کی تعبیر ایک لمحے میں مل جائے گی انہوں نے شاید سوچا بھی نہیں تھا۔ دروازہ بند ہوگیا اور اس کے بعد پائلٹ نے ہیلی کاپٹر سنبھال لیا' کو پائلٹ اس کے برابر ہی بیٹھا ہوا تھا۔ ہیلی کاپٹر کی مشین اسٹارٹ ہوگئی اور کچھ دیر کے بعد وہ آہستہ آہستہ فضا میں بلند ہونے لگا۔

نیلس سکتے کے سے عالم میں تھی' ٹونی اور ایلسی بھی بدستور محو زدہ تھے' میں بھی خاموش تھا' میرا ذہن اس وقت خیالات کی آماجگاہ بنا ہوا تھا' بعض اوقات تقدیر کیسے عجیب فیصلے کردیتی ہے۔ میں اتنی آزادی سے یہاں سے روانہ ہورہا تھا کہ سوچا بھی نہیں جاسکتا تھا۔ بہرحال اب یہ ایک الگ مسئلہ تھا۔

ہیلی کاپٹر کا سفر بہت دیر تک جاری رہا' مجھے جو ہدایات دی گئی تھیں۔ میں ان سے پوری طرح واقفیت رکھتا تھا' ہیلی کاپٹر کا سفر تقریباً ایک گھنٹے کے بعد ختم ہوگیا اور ہم ایک شاندار آبادی میں اتر گئے۔ یہاں کار موجود تھی جو ہمیں لے کر چل پڑی اور کچھ دیر کے بعد ہمیں ایک عمارت میں پہنچا دیا گیا' یہاں میری ملاقات مسٹر فوسٹر سے ہوئی' مسٹر فوسٹر کو میرے چہرے پر میک اپ کرنا تھا اور یہ ایک مشکل مرحلہ تھا کیونکہ میرے چہرے پر پہلے ہی سے میک اپ موجود تھا۔ مسٹر فوسٹر کو اس بارے میں ذرا کچھ کمالی سنائی تھی کام چونکہ پوری تیز رفتاری سے ہورہا تھا' اس لیے مسٹر فوسٹر مجھے لیے ہوئے ایک کمرے میں پہنچ گئے میں نے مسکرا کر کہا۔

"آپ کو میرے میک اپ پر ایک دلچسپ تجربہ ہوگا مسٹر فوسٹر۔"

"میں سمجھا نہیں جناب۔"

"آپ نے بہت سے میک اپ کیے ہوں گے لیکن میک اپ پر میک اپ کرنا ایک مشکل کام ہوگا۔"

"کیا مطلب' کیا آپ کے چہرے پر میک اپ موجود ہے؟"

"کیا آپ کو اس بارے میں اطلاع نہیں دی گئی؟"

"نہیں لیکن کوئی حرج نہیں ہے' اگر ضروریات کے تحت اپنا کیا گیا ہے تو میں آپ کے چہرے پر اپنے فن کا مظاہرہ کروں گا۔"

"اچھا ٹھیک ہے میک اپ اتارنا ضروری تو نہیں ہوگا۔"

"میرا خیال ہے بہت ضروری نہیں ہے لیکن ایک مضبوط اور پائیدار میک اپ کے لیے اگر میک اپ اتار لیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔"

PAKISTAN BOOK STREET.PK

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"میں بھی اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔ یہ انتہائی سنسنی خیز لمحات تھے اگر اس کے بارے میں وقت سے پہلے ریڈ مین کو علم ہو جائے گا تو یقینی طور پر وہ حیران ہوگا اور ہو سکتا ہے اس کے بعد وہ اپنے پروگراموں میں کچھ تبدیلی کرے، لیکن بہرطور خطرات تو مول لینا ہی تھے۔ البتہ مسٹر فوسٹر نے میرے میک اپ پر کوئی حیرانی کا اظہار نہیں کیا اس کی تعریف بے شک کی تھی، پھر میرے چہرے پر نیا میک اپ کر دیا گیا۔ مسٹر فوسٹر کے انداز میں ایسی کوئی بات نہیں تھی جو شک کا باعث ہوتی اس نے میرے اس میک اپ کو نارمل لیا تھا کیونکہ معاملہ ریڈ مین کا تھا اور ریڈ مین نے یقینی طور پر اس کو جو احکامات بھجوائے تھے وہ اس قدر مستحکم ہوں گے کہ اسے میری ذات پر مکمل اعتماد ہوگا۔ بس اتنا سا خیال مجھے ضرور تھا کہ کہیں اس کا تذکرہ ریڈ مین سے نہ کر دیا جائے۔

لیکن خطرات سے بے نیاز زندگی بے مزہ ہوتی ہے اور اپنے بارے میں کچھ کہنا تو حماقت ہی ہے، مجھ سے زیادہ اب آپ لوگ میرے بارے میں جان گئے ہوں گے کہ میں کس قسم کا انسان ہوں۔ مجھے خطرات ہی سے کھیل کر زندگی کا احساس ہوتا ہے خطرات کے بغیر گزرنے والی زندگی میرے لیے ہمیشہ ہی بے مزہ رہی ہے۔ بہرحال مسٹر فوسٹر نے میرا میک اپ مکمل کر لیا اور جب میں نیلس کے سامنے پہنچا تو اس نے مجھے اجنبی نگاہوں سے دیکھا۔ میں نے مسکرا کر کہا۔

"نیلس یہ میں ہوں۔"

"کک۔۔۔ کون۔ مسٹر میڈ لینو۔"

"ہاں۔"

"لل لیکن یہ۔۔۔ یہ۔۔۔"

"میں نے اپنے چہرے پر میک اپ کیا ہے۔"

"مگر کیوں؟"

"نیلس بیرونی دنیا ذرا مختلف جگہ ہے اور پھر میں نے جو پروگرام بنایا ہے اسی کے لیے یہ میک اپ میرے چہرے پر ضروری تھا۔"

"خدا کے واسطے، خدا کے واسطے میں تم سے کچھ پوچھنا چاہتی ہوں میڈ لینو، میں میں شدت حیرت سے پاگل ہوئی جا رہی ہوں مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے میں اب بھی خواب دیکھ رہی ہوں۔ دیکھو میں نے اپنے جسم کو نوچ نوچ کر زخمی کر لیا ہے، یہ یقین دلانے کے لیے اپنے آپ کو کہ جو کچھ ہے وہ سچ ہے اور صرف ایک جھوٹا تماشہ نہیں ہے۔"

"اپنے اوپر کو پر اعتماد کرنا سیکھو نیلس، جو کچھ ہے سچ ہے اور جو آئندہ ہونے والا ہے وہ بھی سچ ہی ہوگا بچوں کو یقین دلانے کی کوشش کرو۔"

ٹونی اور ایلی نے حیرت سے کہا۔ "انکل آپ کی آواز تو وہی ہے لیکن چہرہ بدل گیا ہے؟"

"ہاں بیٹے باہر کی دنیا بدلے ہوئے چہرے زیادہ پسند کرتی ہے۔"

"مگر انکل آپ مجھے بہت عجیب لگ رہے ہیں۔"

"اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔" میں نے بچوں کو یہ کہہ کر مطمئن کر دیا۔ نیلس نے آہستہ سے کہا۔

"مجھے کچھ بتانا پسند کرو گے۔ میڈ لینو۔"

"کیا۔؟"

"یہ سب کچھ کیسے ممکن ہوا اور ہم زیادہ سے زیادہ کہاں تک جا سکتے ہیں؟"

"ہم اب مکمل طور سے آزاد ہیں نیلس اور بہتر یہ ہے کہ اس کے بعد تم مجھے پروفیسر ہیڈلے کے نام سے مخاطب کرو، میرا اپنا نام یہی ہے۔ تم مسز ہیڈلے کی حیثیت سے آگے کا سفر اختیار کرو گی اور یہ دونوں میرے بچے ہیں اب یہ تمہاری ذمہ داری ہے کہ تم ان لوگوں کو کنٹرول کرو۔"

نیلس کے چہرے پر نہایت سنسنی کے آثار پھیل گئے تھے وہ بہت دیر تک سوچ میں ڈوبی رہی۔ پھر اس نے آہستہ سے کہا۔

"آہ کاش میں اپنے آپ کو یہ یقین دلانے میں کامیاب ہو جاؤں کہ میں ریڈ سٹی سے باہر نکل آئی ہوں۔"

"دیکھو نیلس جو لوگ خوابوں کی دنیا میں رہتے ہیں وہ ہمیشہ اپنا نقصان کرتے ہیں۔ تم اپنے آپ کو مکمل طور سے یہ یقین دلا لو کہ اب تم آزادی کی

جانب سفر کر رہی ہو اور اس کا آغاز ہو گیا ہے اب اگر اس سلسلے میں تمہاری کوئی کمزور سامنے آئی، تو یہ سمجھ لو کہ میرا تمام منصوبہ خاک میں مل جائے گا۔"

"نہیں نہیں تمہارے سامنے میں کسی بھی کمزوری کا مظاہرہ کر لوں، لیکن تمہارے پیچھے میں، میں بہت پر اعتماد رہتی ہوں۔ کیونکہ مجھے یہ احساس ہوتا ہے کہ کہیں میری کوئی حماقت تمہارے لئے نقصان دہ نہ ہو جائے۔"

"بہرحال اب ہم آئس لینڈ سے روانہ ہوں گے اور تمہیں مسز ہیڈلے کی حیثیت سے اپنا کردار بخوبی سرانجام دینا ہے۔"

"کیا ہمیں واپس ریڈ سٹی آنا ہوگا؟" اس نے سوال کیا۔

"نہیں ہرگز نہیں۔"

نیلس نے اس کے بعد کچھ نہیں پوچھا تھا۔ غالباً شدت حیرت نے اسے خاموش کر دیا تھا اور اس کی یہ حیرت بجا بھی تھی۔ ریڈ سٹی کے بارے میں یہ بات عام تھی کہ ایک بار وہاں آنے کے بعد باہر کی دنیا سے زندگی بھر کے لئے رابطہ منقطع ہو جاتا ہے صرف وہ لوگ وہاں سے باہر جا سکتے ہیں جنہیں ریڈ مین کسی ضروری کام سے بھیجتا ہے۔ بہرحال اس نے اس سے آگے کے سوالات کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا غالباً اس خیال سے کہ کہیں میں برا نہ مان جاؤں۔

ادھر بنی کین اپنا کام مکمل کر رہا تھا میرے میک اپ کی تکمیل کے بعد اس نے مجھے بلا کر کہا۔

"اور مجھے جو ہدایات ملی ہیں مسٹر ہیڈلے وہ یہ ہیں کہ میں آپ کو بیروت روانہ کر دوں، چنانچہ یہاں سے بالکل نئے کاغذات تیار کرانے کے بعد آپ بیروت کا سفر اختیار کریں گے۔"

"میں بھی یہی چاہتا ہوں مسٹر بنی کین، لیکن اس سلسلے میں اگر چیف نے آپ کو ہدایت دے دی ہیں کہ آپ کو کتنے عرصے میں یہ کام مکمل کر لینا ہے تو میں آپ سے کوئی سوال نہیں کروں گا، ورنہ دوسرا سوال میں آپ سے یہی کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں یہاں سے روانہ ہونے میں کتنا وقت لگ جائے گا۔"

"بہت زیادہ نہیں، آئس لینڈ میں میرے وسائل محدود نہیں ہیں جو کچھ بھی کرتا ہوں ایڈمین کے حوالے ہی سے کرتا ہوں، آپ کو بہت جلد یہاں سے روانہ کر دیا جائے گا۔"

بعد کے کام بنی کین کی ذمہ داری تھے میں تو بس نیلس اور بچوں کے ساتھ آئس لینڈ کی سیر کر رہا تھا۔ بنی کین نے اس کے لئے مجھے تمام انتظامات مکمل کر کے دیئے تھے۔ میں نے بے شمار خریداری کی، بنی کین ہی سے مجھے کرنسی وغیرہ بھی مل گئی تھی اور بیروت روانہ ہونے کے لئے بھی بنی کین کو ہدایت کر دی گئی تھی کہ مجھے کافی رقم فراہم کرے اس نے بہت سے ٹریولر چیک بنوا کر مجھے دیئے تھے اور یہ اچھی بات تھی۔ اگر مجھے کہا جاتا کہ بیروت میں سولیٹیٹر سے رابطہ قائم کر کے میں کرنسی حاصل کروں تو پھر ذرا مشکلات پیش آتیں حالانکہ اتنی مشکلات نہیں تھیں۔ بیروت میں میرے کئی اکاؤنٹ تھے۔ چیک بک حاصل کر لینا بھی کوئی مشکل مسئلہ نہیں تھا لیکن بہرطور کام بن گیا تھا البتہ میں نے بچوں اور نیلس کے لئے جو خریداری کی تھی۔ نیلس اس پر کافی شرمندہ شرمندہ سی نظر آتی تھی۔ اس نے دبی زبان سے اعتراضات بھی کئے تھے۔ لیکن میں نے اس کے یہ اعتراضات مسترد کر دیئے تھے۔"

بنی کین نے تیاریاں مکمل کر لیں اور پھر ہم ایک مقررہ وقت پر ایئرپورٹ پہنچ گئے۔ اور یہاں سے میں سوار ہو گئے۔

بیروت پہنچنے کے بعد مجھے کسی قسم کا کوئی خوف نہیں تھا وہاں میرے بے شمار وسائل تھے۔ دوران سفر میں اپنے آئندہ منصوبے پر غور کرتا رہا تھا پہلے وہاں پہنچ کر میں نیلس کا مسئلہ حل کروں گا اور اس دوران ضروری نہیں ہے کہ میں اپنے ادارے کو اپنی واپسی کی اطلاع دوں اگر ان لوگوں کو میرے بارے میں بہت زیادہ معلومات حاصل ہیں تو وہ خود ہی مجھ

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کریں گے اور اگر نہیں تو پھر پہلے نیلس کی مشکل دور کردوں' اگر اس میں کامیاب ہوگیا تو ٹھیک ہے۔ ورنہ پھر نیلس کو اپنے ساتھ رکھنا کوئی مشکل کام نہیں ہوگا میرے لئے' کم از کم زندگی میں ایک لڑکی اور دو بچوں کا سہارا ہی حاصل ہوجائے گا میں انہیں اپنے ساتھ بھی رکھ سکتا تھا اور اس پر میرے ادارے کو کوئی اعتراض نہ ہوتا اگر تشویش کی کوئی بات تھی تو صرف آفتاب کمال کے سلسلے میں تھی۔ میں نے اسے جو منصوبہ دیا تھا اس کے تحت وہ نجانے کہاں کہاں بھٹک رہا ہوگا کسی طرح اس سے رابطہ قائم ہوجائے تو اس کے بعد مجھے کوئی فکر نہیں رہتی۔ نیلس جو میرے قریب ہی بیٹھی ہوئی تھی۔ مجھ سے کہنے لگی۔

"بہت خاموش ہو میڈلینو۔"

"نہیں نیلس اب تمہی تم مجھے میڈلینو کے نام سے مخاطب کررہی ہو؟"

"آخری بار معافی چاہتی ہوں اس کے بعد یہ غلطی کبھی نہیں ہوگی۔ کیا سوچ رہے ہیں مسٹر ہیڈلے؟"

"یہی کہ تم نے اب تک مجھ سے یہ نہیں پوچھا کہ ہم لوگ کہاں جارہے ہیں؟"

"بہت کچھ پوچھنا چاہتی ہوں مگر میں نے اپنے یہ ارادے ترک کردیئے ہیں میں جانتی ہوں کہ تم جو کچھ کرو گے اس کا ایک مقصد ہی ہوگا اور وہ سب کچھ کسی بھی طور میرے لئے نقصان دے نہیں ہوگا۔"

"تمہیں مجھ پر بہت زیادہ اعتماد ہے۔" میں نے سوال کیا اور نیلس کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے اس نے آہستہ سے کہا۔

"کیا اس کا جواب دینا ضروری ہے۔" میں خاموش ہوگیا کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد میں نے کہا۔

"دراصل نیلس اس میں میری کوئی خوبی نہیں ہے یہ صرف تمہاری شخصیت ہے جس نے مجھے کام کے لئے مجبور کردیا ہے نیلس میں نے اپنی زندگی میں ایک متصد بنایا تھا اور یہ سوچا تھا کہ اگر کبھی زندگی نے مجھ سے وفا کی اور مجھے ریڈ سٹی سے نکلنے کا موقع ملا تو ایک ایسا کام کروں گا جسے اپنی زندگی کے آخری ایام تک ایک یادگار کام تصور کرسکوں۔ میں ایسے کسی کام کی تلاش میں تھا کہ تم مجھے مل گئیں اور مجھے یہ اندازہ ہوا کہ شاید تمہارے ذریعے میرا یہ منصوبہ پورا ہوجائے گا۔ نیلس مجھ سے میری زندگی کے بارے میں مت سوال کرنا اور نا مجھ سے میرے ماضی کے بارے میں پوچھنا' ہاں یہ پوچھ سکتی ہو کہ میں نے اپنی زندگی کا وہ متصد کیا بتایا تھا۔"

"چلو وہی بتادو" نیلس نے پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"میں نے سوچا تھا نیلس! تمہاری کہانی سننے کے بعد یہ فیصلہ کیا تھا میں نے کہ ایک دن میں تمہیں بیروت لے جاؤں گا' پیڈرو سے ملاقات کروں گا اور اس سے کہوں گا کہ اس نے نیلس جیسی لڑکی کو ٹھکرا کر زندگی کی سب سے بڑی غلطی کی ہے میں اسے مجبور کردوں گا نیلس کہ وہ تمہیں اپنالے۔"

نیلس کے چہرے پر غم کے تاثرات پھیل گئے اس نے کہا

"اس کا مطلب ہے کہ ذہین سے ذہین انسان کی سوچیں بعض اوقات بڑی معصومانہ ہوتی ہیں۔"

"ہاں کیوں نہیں معصومیت تو انسان کی فطرت کا حصہ ہے نیلس۔"

"لیکن ہر خواہش کی تکمیل نہیں ہوتی تمہیں اس کے علاوہ کچھ اور سوچنا چاہیئے تھا ہیڈلے۔"

"مثلاً" کیا؟"

"کوئی بھی بات' تم نے اپنے ماضی کے بارے میں مجھے کچھ نہ بتانے کا فیصلہ کیا ہے لیکن بہرطور تمہارا کوئی ماضی ہوگا اگر اس ماضی میں کوئی ایسی شخصیت شامل نہیں ہے جس سے تم نے محبت نہیں کی تو پھر میں تمہیں یہی مشورہ دوں گی کہ اب اپنی زندگی کا ایک ہی فیصلہ کرو اور وہ فیصلہ یہ ہونا چاہیئے کہ کسی سے محبت کرو' اسے اپنی زندگی میں شامل کرلو اور اس کے ساتھ زندگی کو ایک بہتر انداز میں گزارو۔"

"میں نے جو فیصلہ کیا ہے نیلس بہت سوچ سمجھ کر کیا ہے اور تھوڑا سا وہمی آدمی بھی ہوں' میں نے اس فیصلے کے لئے شگون لیا تھا میں نے سوچا تھا کہ اگر ریڈ سٹی سے باہر نکلنے میں کامیابی حاصل ہوگئی تو اس کا مقصد ہے کہ نیلس کے بارے میں' میں نے جو سوچا ہے وہ بالکل درست ہے۔ اور میں اسے اس کی منزل دے کر رہوں گا۔"

"کاش' کاش ایسا ہوسکتا' ویسے اب اتنا تو بتادو کم از کم کہ آئس لینڈ سے ہم کہاں جارہے ہیں؟"

"بیروت....." میں نے جواب دیا اور صاف محسوس کیا کہ نیلس کے دل و دماغ میں ایک دھماکہ سا ہوا ہے وہ چکرا کر رہ گئی ہے' بہت دیر تک وہ خاموش رہی اس نے منہ سے ایک لفظ بھی نہیں نکالا تھا' میں نے بھی اسے سوچنے سمجھنے کا پورا پورا موقع دیا۔ پھر اس نے آہستہ سے کہا۔

"میں جانتی ہوں' میں اچھی طرح جانتی ہوں' ہیڈلے میں اچھی طرح جانتی ہوں کہ تم کسی سے اتنا سنگین مذاق نہیں کرسکتے' کسی سے وہ مذاق نہیں کرسکتے تم جو اس کے دل پر چرکا لگادے' لیکن آخر یہ کیسے ممکن ہے؟ ایسا کیسے ممکن ہوا کیا واقعی یہ سب کچھ سچ ہے کیا میں اس پر یقین کرلوں۔؟"

"جس طرح تم اب تک مجھ پر یقین کرتی آئی ہو نیلس' اسی طرح اس بات پر بھی یقین کرلو" میں نے جواب دیا پھر تو نیلس کو ایسی چپ لگی کہ بیروت تک کے سفر کے دوران اس نے مجھ سے کوئی اور سوال نہیں کیا' یہاں تک کہ ہم بیروت ایئرپورٹ پر اتر گئے۔ نیلس کی کیفیت تو خیر جو کچھ ہو وہ ایک الگ بات تھی لیکن میری اپنی کیفیت بھی مختلف نہیں تھی۔ بیروت پہنچنے کے بعد مجھے ان تمام ذمہ داریوں کا احساس ہورہا تھا جو مجھے سرانجام دینی تھیں۔ ایک لمبا کھیل تھا جو مجھے کھیلنا تھا لیکن میں اپنے فیصلے پر اٹل تھا۔ نیلس کے لئے کوئی معقول بندوبست کرنے سے پہلے میں اور کوئی کام نہیں کروں گا' یہی وجہ تھی کہ بیروت ایئرپورٹ سے باہر نکلنے کے بعد میں نے اپنے ایک پسندیدہ ہوٹل کے لئے ٹیکسی کی' لیکن یہ ہوٹل فائیو اسٹار نہیں تھا۔ میں نے جان بوجھ کر ایسی جگہ جانے سے گریز کیا تھا جہاں میرا واسطہ بہت سی ایسی شخصیتوں سے پڑ جائے' جو کسی بھی طور مجھ سے مشکوک ہوسکتی ہیں بیروت کے اعلیٰ ہوٹل میں آنے والے زیادہ تر موساد کے ایجنٹ ہوا کرتے تھے اور موساد کے ایجنٹ کتنی گہری نگاہ رکھتے ہیں اس کا گواہ مجھ سے زیادہ اور کون ہوسکتا تھا۔ چنانچہ میں نے ایک ایسے ہوٹل کا انتخاب کیا جو میرے نزدیک نہایت بہترین تھا تھوڑی دیر کے بعد ٹیکسی کا سفر ختم ہوا اور ہم ہوٹل کے اس کمرے میں مقیم ہوگئے میرے لئے اس ہوٹل کے اخراجات برداشت کرنا کوئی مشکل کام نہیں تھا اول تو مجھے وہیں سے کافی رقم حاصل ہوگئی تھی اور پھر بیروت پہنچنے کے بعد یہ کوئی مسئلہ نہیں رہا تھا۔

ایلسی اور ٹونی کی خوشیوں کا ٹھکانہ نہیں تھا ایک ایک چیز کو حیرت و دلچسپی سے دیکھتے تھے۔ ہوٹل کی کھڑکی سے انہوں نے باہر کا منظر دیکھا اور ٹونی نے معصومانہ انداز میں کہا۔

"انکل کیا آپ کو یقین ہے کہ یہ ریڈ سٹی نہیں ہے؟"

"نہیں بیٹے' آپ نے پہلے جیلی کاپٹر کا سفر کیا پھر ہوائی جہاز کا اور اس کے بعد اب آپ یہاں آگئے ہیں۔ اب یہ ریڈ سٹی کیسے ہوسکتا ہے۔ لیکن تم دونوں بہت اچھے بچے ہو' بڑوں کی بات مانتے ہو' میں تم سے دو باتیں کہنا چاہتا ہوں' کیا تم میری باتیں مان لوگے؟"

"انکل ہم آپ پر بہت بھروسہ کرتے ہیں آپ کی ہر بات ہم ضرور مان لیں گے انکل۔"

"تو پھر آج سے تم مجھے انکل ہیڈلے کہو گے اور ریڈ سٹی کا نام ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بھول جاؤ گے۔"

"مطلب انکل۔"

"کبھی کسی سے یہ نہیں کہو گے کہ تمہارا تعلق کسی بھی طور ریڈ سٹی سے رہا ہے میڈلینو کو بھی بھول جاؤ' اور ریڈ مین کو بھی بھول جاؤ' ان تمام ناموں کو اگر تم نے کبھی بھی لیا۔' تو پھر سمجھ لو کہ تمہیں واپس ریڈ

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

سٹی جانا ہوگا۔"

"ہم کبھی یہ نام دوبارہ نہیں لیں گے انکل' آپ سے وعدہ ہے دونوں بچوں نے بیک وقت کہا اور میں نے مطمئن انداز میں گردن ہلا دی۔

یہاں آنے کے بعد نیلس بہت مطمئن نظر آنے لگی تھی۔ اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا تھا لیکن اس بارے میں اس نے ایک بھی سوال نہیں کیا تھا جو میں نے اس سے کہا تھا البتہ میں نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ اب مجھے اپنے کام کا آغاز کر دینا چاہیئے اور اس کے لئے میں نے نیلس کو پورے طور پر آمادہ کر لیا میں نے اس سے کہا۔

"ہوٹل کے اس کمرے میں تم مسز ہینڈلے کی حیثیت سے بالکل محفوظ ہو نیلس' لیکن تمہیں بہت زیادہ پر اعتمادی سے اپنا یہ کام آگے بھی سرانجام دینا ہے اب اصل میں میں اپنے دوسرے کام کا آغاز کرنا چاہتا ہوں میرا مطلب سمجھ رہی ہو نا؟"

"ہاں" اس نے گردن جھکا کر کہا۔

"ساؤتھ اینڈ نام بتایا تھا تم نے؟۔"

"ہاں یہی میری اطلاع ہے" نیلس نے جواب دیا۔

"اوکے نیلس مجھے اطمینان ہے کہ تم یہاں پورے اعتماد کے ساتھ وقت گزارو گی' ہو سکتا ہے مجھے کئی دن تک تم سے دور رہنا پڑے لیکن تمہیں یہاں کوئی خطرہ نہیں ہے دو بچوں کی ماں کی حیثیت سے تم ایک باعزت زندگی گزار سکتی ہو۔"

میں نے نیلس کو اچھی خاصی رقم بھی دی تاکہ اسے کوئی مشکل پیش نہ آئے اب اس کے اندر کسی قدر اعتماد نظر آتا تھا کہاں تک خوف کا شکار رہتی' وہ ہو گیا تھا جو اس کی توقع سے باہر تھا لیکن جس طرح ہوا تھا اس سے کم از کم مجھ جیسے کسی شخص کو صرف یہی احساس ہو سکتا تھا کہ اس میں میری کاوشوں کا دخل نہیں ہے بلکہ مکمل طور سے تائید غیبی مجھے حاصل رہی ہے ورنہ یہ سب کچھ اتنا آسان نہ ہوتا' کبھی کبھی ریڈ مین کے لئے بھی دل دکھتا تھا وہ بھی ایک عجیب و غریب انسان تھا۔ اپنی زندگی میں اس نے پہلی بار کسی پر اعتماد کرنے کی حماقت کی تھی۔ اور اس میں بری طرح ناکام رہا تھا' ہو سکتا ہے اس کے بعد وہ مزید خونخوار شخصیت بن جائے میں اپنے آپ کو بالکل ایک غیر متعلق شخصیت کی حیثیت سے سنبھالے ہوئے تھا اگر ذہن پر آنے والے وقت کے لئے کیفیات طاری کرتا تو شاید ایک کام بھی سکون سے نہ کر پاتا کیونکہ پلانٹ کے سلسلے میں مجھے عل ابیب کے اعلیٰ حکام کو جو خبر دینی تھی وہ بڑی سنسنی خیز ہوتی۔ بہرطور ان کے اپنے بھی وسائل تھے اور وہ ان سے مکمل معلومات حاصل کر سکتے تھے۔ ہوٹل سے باہر آنے کے بعد سب سے پہلے میں نے مارکوپولو ہی کا رخ کیا تھا وہاں جا کر یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ آفتاب کمال کس پوزیشن میں ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ بیچارہ بھٹک رہا ہو اس بات کے امکانات ہی زیادہ تھے میں کیا کرتا' ظاہر ہے میرے پاس ایسا کوئی وسیلہ نہیں تھا جس سے میں اسے بروقت اس تمام صورت حال سے واقف کر سکتا۔ اس بار آفتاب کمال کے ساتھ زیادتی ہو گئی تھی دل میں یہی دعائیں تھیں کہ خدا کرے وہ بھی بخیر و عافیت واپس آ جائے۔ مارکوپولو پہنچ کر ایک غیر متعلق شخص کی حیثیت سے میں نے اس کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور مجھے تشویش کے سوا اور کچھ نہیں حاصل ہوا' یہ علم ہو گیا تھا مجھے کہ وہ کسی کام سے باہر گیا ہوا ہے مسز بار کو بھی موجود نہیں ہیں اور اس کے ساتھ ہی کئی ہوٹلی ہیں وہ کام کیا تھا مجھ سے زیادہ اس بارے میں اور کون جانتا تھا بہرحال وہاں سے بھی تشویش زدہ ہی واپس لوٹا تھا اس دوران اپنے قیام کے لئے میں نے اپنے گھر کی جانب رخ نہیں کیا تھا کیونکہ اس کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا اول تو ہیڈ لے کامیک اب اور پھر موجودہ حالات چنانچہ قیام کے لئے میں نے ایک اور ہوٹل منتخب کیا۔ نیلسن کے ساتھ بھی رہ کر بہت سے معاملات میں مشکلات پیش آ سکتی تھیں۔

دوسرے دن میں نے سب سے پہلے ساؤتھ اینڈ کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور تفصیلات معلوم کر کے ساؤتھ اینڈ پہنچ گیا۔ بہت اعلیٰ درجے کی

فرم تھی لیکن یہاں آ کر ایک اور سنسنی خیز انکشاف ہوا جس نے میرے ذہن میں ایک دھماکہ سا کیا تھا مسٹر پیڈرو اس فرم میں چیف اکاؤنٹنٹ کی حیثیت سے ملازمت کرتے تھے لیکن پچھلے ہفتے انہیں غبن کے کیس میں گرفتار کرا دیا گیا تھا۔ فرم سے انہوں نے ایک بڑی رقم خود برد کر دی تھی اور آڈٹ کے دوران اس کا انکشاف ہوا تھا فرم کے مالک مسٹر ایمرسن نے کیس پولیس کے حوالے کر دیا تھا اور پولیس نے پیڈرو کو گرفتار کر لیا تھا۔ یہ ایک اور افتاد پڑی تھی۔ میں نے مسٹر ایمرسن سے ملاقات کی' شریف آدمی معلوم ہوتا تھا میں نے کہا۔

"میرا تعلق پیڈرو سے ہے اس کا قدیم دوست ہوں اور زیادہ تر ملک سے باہر رہتا ہوں اس سے ملنے آیا تھا کہ مجھے معلوم ہوا کہ وہ غبن کے ایک کیس میں گرفتار کر لیا گیا ہے کیا آپ مجھے اس کے بارے میں تفصیلات بتا سکتے ہیں مسٹر ایمرسن۔"

ایمرسن نے کسی قدر غم آلود لہجے میں کہا

"وہ شخص اگر بے ایمان ہے اور اس نے غبن کیا ہے تو مجھے زندگی کی سب سے غم آلود کیفیت سے دو چار ہونا پڑے گا۔ میں اب بھی اس کے لئے غمزدہ ہوں وہ ایسا آدمی نہیں تھا وہ تو بہت ہی مختلف شخصیت رکھتا تھا۔ نجانے حقیقت کیا ہے؟"

"اگر یہ بات ہے مسٹر ایمرسن تو آپ کو اسے پولیس کی تحویل میں نہیں دینا چاہیئے تھا۔"

"وہ تو ایک قانونی عمل ہے جسے میں نہیں روک سکتا تھا' تاہم آپ اس کے دوست ہیں اگر اس کی گلو خاصی کے لئے آپ کوشش کرنا چاہتے ہیں تو میں آپ کے ساتھ ہوں لیکن اگر اس نے واقعی غبن کیا ہے تو آپ جانتے ہیں کہ نہ میں اس کی مدد کر سکتا ہوں اور شاید آپ بھی نہیں۔"

مسٹر ایمرسن نے واقعی تعاون کیا تھا۔ جیل میں میں نے پیڈرو سے ملاقات کی' جیل کی ایک کوٹھری میں سلاخوں کے پیچھے بیٹھا کتاب پڑھ رہا تھا۔ نہایت خوبصورت سنجیدہ اور متین شخصیت کا مالک آنکھوں پر موٹا چشمہ' مجھے حیران نگاہوں سے دیکھتا ہوا بولا۔

"آپ کون ہیں جناب میرا خیال ہے میں آپ کا شناسا نہیں ہوں؟"

"میرا تعلق ایک ایسے رفاہی ادارے سے ہے مسٹر پیڈرو جو مشکلات کے شکار لوگوں کے کام آتا ہے' مجھے آپ کے بارے میں تفصیلات معلوم ہوئیں تو میں نے آپ سے ملنے کا فیصلہ کر لیا۔"

میرے اس سوال کے جواب میں وہ پھیکے سے انداز میں ہنسا اور بولا "جو کہانی بہت سوں کو سنا چکا ہوں آپ کو اس سے کیوں محروم رکھوں' میں نے کوئی غبن نہیں کیا ہے اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں تھی' یہاں سے جو کچھ ملتا ہے وہ بھی میری ضرورت سے زیادہ ہی ہے میں نہ کلبوں کا رسیا ہوں' نہ جوئے اور شراب سے بھی مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہے اس کے علاوہ اس کائنات میں میرا کوئی بھی نہیں ہے' دفتر آتا ہوں گھر چلا جاتا ہوں اگر میری موٹس ہیں تو صرف کتابیں' یہی ایک بری عادت پڑی ہوئی ہے مجھ کو' ہر طرح کی کتابیں خرید لیتا ہوں اور ان کے درمیان میری زندگی گزرتی ہے اور کتابوں کا یہ خرچ بھی باآسانی میری تنخواہ سے پورا ہو جاتا ہے اچھا خاصا بینک بیلنس ہے میرا لیکن تھوڑے تھوڑے پیسے اس میں جمع ہوئے ہیں وہ جو میرے پاس بچ جایا کرتے ہیں ان کی تفصیلات بینک کے چارٹ سے مل سکتی ہے بیوت کے دوسرے بینکوں میں بھی معلومات کرائی جا سکتی ہیں۔ میں نے کوئی نیا اکاؤنٹ نہیں کھولا' بس اس سے زیادہ کہنے کے لئے میری پاس کچھ اور نہیں ہے"

"مسٹر پیڈرو بینک کی رقومات میں اگر کوئی گھپلا ہوا ہے تو کیا آپ مجھے اس کے بارے میں کچھ بتا سکتے ہیں؟"

وہ کچھ دیر سوچتا رہا پھر اس نے کہا "میں جانتا ہوں وہ لوگ کسی نہ کسی طور میرے خلاف ثبوت مہیا کریں گے اور اس کے بعد مجھے سزا ہو جائے گی۔ جیل کی زندگی مجھے اس طرح داغدار کر دے گی کہ پھر شاید میں جی نہیں سکوں گا' جب کہ میں مرنا نہیں چاہتا کچھ ہے جس کے لئے میں مرنا نہیں چاہتا اگر

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

آپ واقعی کسی رفاہی ادارے سے تعلق رکھتے ہیں یا ہو سکتا ہے آپ کا تعلق خفیہ پولیس ہی سے ہو اور آپ اس بارے میں تحقیقات کر رہے ہوں تو میں آپ کی مدد کے لئے صرف اتنا بتا دوں کہ مسٹر ایمرسن کا سب سے بڑا بینار چرڈ ایمرسن اس لمبن کا ذمے دار ہے وہ مختلف ذرائع سے جعلی واؤچرز بنا بنا کر رقومات نکلواتا رہا ہے دو ایک بار میں نے اس سے اعتراض بھی کیا تو اس نے کہا کہ میں اس سلسلے میں خاموشی اختیار کروں بالآخر مستقبل میں وہی اس فرم کا مینجنگ ڈائریکٹر بنے گا اور اس وقت اگر میں نے اس سے تعاون نہ کیا تو میرے لئے بڑی مشکلات کھڑی ہو جائیں گی اگر باریک بینی سے ان واؤچرز کا جائزہ لیا جائے تو میرا خیال ہے رچرڈ ایمرسن روشنی میں آسکتا ہے۔"

"یہ بہت اچھا ہوا کہ شریف لوگوں کی طرح آپ نے میری عزت کا بھی خیال کیا مجھے رچرڈ پر پہلے ہی شبہ تھا لیکن اس طرف میرا ذہن نہیں گیا تھا آپ مجھے دو دن کی مہلت دیجئے میں خفیہ طور پر اس سلسلے میں تحقیقات کرتا ہوں' اتنا تعاون کیجئے آپ میرے ساتھ کہ اگر یہ سب کچھ رچرڈ کے خلاف ثابت ہو جائے تو آپ لوگ خاموشی اختیار کر لیجئے میں مقدمہ واپس لے لوں گا' اور مسٹر پیڈرو کو ہرجانہ ادا کر دوں گا۔" وکیل نے میری طرف دیکھا تو میں نے گردن ہلاتے ہوئے کہا "میں اس تعاون کے لئے تیار ہوں لیکن اگر اس کے نتیجے میں واؤچرز وغیرہ تبدیل کر دیئے گئے تو شاید میرا مزاج انتقامی کیفیت اختیار کر جائے۔" مسٹر ایمرسن نے میرا شانہ تھپکتے ہوئے کہا۔

"مجھ پر اعتماد کریں میں آپ سے پہلے بھی اپنے جذبات کا اظہار کر چکا ہوں اس شریف آدمی کے لئے بھی میرے دل میں بہت سے نرم گوشے ہیں۔"

پھر پیڈرو کی ضمانت ہی نہیں ہوئی' بلکہ ضمانت والے دن ہی سماعت کے دوران باعزت بری کر دیا گیا تھا کیونکہ مسٹر ایمرسن نے عدالت میں حاضری دے کر اپنے وکیل کے ذریعے یہ درخواست پیش کی تھی کہ وہ غلط فہمیوں کا شکار ہو گئے تھے اور کچھ ایسی وجوہات پیدا ہو گئی تھیں کہ وہ صحیح بات کا اندازہ نہیں لگا سکے اور اس کے لئے وہ ہر قسم کا ہرجانہ ادا کرنے کو تیار ہیں پیڈرو سے معذرت خواہ ہیں اور اس لئے باعزت طریقے سے اس کی ملازمت پر واپس لینے کے لئے تیار ہیں بہرحال اب اس کا مسئلہ پیڈرو پر چھوڑ دیا گیا تھا کہ وہ اس سلسلے میں مسٹر ایمرسن کے خلاف کیا کارروائی کرتا ہے۔ کمرہ عدالت سے باہر آکر پیڈرو نے کہا۔

"میں مسٹر ایمرسن نہ میں کوئی ہرجانہ وصول کرنا چاہتا ہوں نہ مجھے آپ سے کوئی شکایت ہے بس مجھے باعزت طریقے سے اپنی ملازمت پر واپس آنے کی اجازت دی جائے اور وہاں موجود لوگوں کے درمیان اس بات کی وضاحت کر دی جائے کہ جس کیس کے سلسلے مجھے گرفتار کیا گیا تھا وہ غلط فہمی پر مبنی تھا اور میرا اس میں کوئی قصور نہیں ہے۔"

"اگر مناسب سمجھیں تو مجھے اپنی گاڑی میں بٹھا کر میرے گھر چلیں میرا گھر کافی دن سے بند ہے لیکن میری دلی آرزو ہے کہ آپ میرے ساتھ اور کچھ نہیں تو ایک پیالی چائے ضرور پیجئے۔"

میں خوشی سے تیار ہو گیا تھا پیڈرو کا فلیٹ چھوٹا سا تھا لیکن صاف ستھرا رہتا' فرنیچر بس ضرورت کے مطابق تمام چیزیں سادگی کی مظہر تھیں۔ وہ تنہا زندگی گزار رہا تھا اور اس نے کسی ملازم وغیرہ تک کو نہیں رکھا تھا میرے سوال پر اس نے کہا۔

"ایک انسانی زندگی بھلا ایسے لوازمات کی متحمل کہاں ہو سکتی ہے میرا کوئی مسئلہ نہیں ہے کسی بھی ہوٹل میں کھانا کھا لیا' گھر میں ضروریات کی تھوڑی بہت چیزیں رکھی ہوئی ہیں اپنے ہاتھ کے سارے کام کر لیتا ہوں دراصل مسٹر ہنڈلے میں آپ سے اسقدر متاثر ہوا ہوں کہ میں بھی اس رفاہی ادارے کا رکن بننا چاہتا ہوں جو اس طرح بے لوث انسانیت کی خدمت کر رہا ہے میں آپ سے پھر یہی عرض کروں گا کہ طویل عرصے سے بیروت میں میرا قیام ہے لیکن میں نے آج تک ایسے کسی رفاہی ادارے کے بارے میں نہیں سنا جو اس قدر فعال ہو اور مجھ

جیسے بے بس اور بے کس لوگوں کی بھی مدد کرتا ہو' جس سے اس ادارے کو کچھ بھی نہیں مل سکتا۔"

میں نے مسکراتی نگاہوں سے اسے دیکھا اور کہا۔

چائے کے چند گھونٹ لے کر میں نے کہا "مسٹر پیڈرو' کیا آپ مجھے اپنے بارے میں مزید کچھ بتا سکتے ہیں کوئی انسان اس طرح بھی تنہا زندگی کے دن کاٹ رہا ہے یہ ذرا حیران کن بات ہے خصوصاً" بیروت جیسے شہر میں' جہاں زندگی کو ایک لمحہ قرار نہیں ہے۔"

پیڈرو کے چہرے پر حزن و ملال کے آثار پھیل گئے۔ پھر وہ بولا۔

"اپنے کیے کا کوئی علاج نہیں ہوتا مسٹر ہیڈلے بہرحال آپ میرے محسن ہیں دل' بھی چاہتا ہے کہ دل کا بوجھ کسی کو سنا کر ہلکا کر لیا جائے۔ پرانی بات ہے میں ایک لڑکی سے محبت کرتا تھا بہت محبت تھی مجھے اس سے' وہ حالات کا شکار ہوئی اور کچھ ایسی راہوں پر چل پڑی' جن پر وہ خود آگے نہیں بڑھی تھی بلکہ اسے سازش کے تحت بڑھا دیا گیا تھا۔ اور میں جو اسے اپنی زندگی کی سب سے اہم ضرورت سمجھتا تھا جب اس بات سے واقف ہوا تو میری سوچنے سمجھنے کی قوتیں سلب ہو گئیں اس نے بہت چاہا کہ میری غلط فہمی دور کر دے۔ لیکن اس وقت مجھ پر جنون سوار تھا' میں نے اسے دنیا کی سب سے بری عورت سمجھ کر ٹھکرا دیا اور پھر اس کی یاد میں زندگی بسر کرتا رہا کچھ عرصے کے بعد جب میرا جنون ختم ہوا اور مجھ پر ان حقیقتوں کا انکشاف ہوا جن کے تحت اسے مجھ سے دور کیا گیا تھا تو میں پاگل ہو گیا میں نے اس کی تلاش میں نا جانے کیا کچھ کیا آپ کو بتا نہیں سکتا۔ لیکن وہ شاید اس دنیا سے ہی رخصت ہو گئی تھی۔ اور اس کے بعد وہ مجھے نہیں مل سکی۔"

"اگر آپ مجھ سے تعاون کریں مسٹر پیڈرو تو کیا میں ایک سوال کروں۔؟"

"ضرور۔۔۔"

"اس لڑکی کا نام فیلس تو نہیں تھا؟"

میرے ان الفاظ پر پیڈرو بری طرح اچھل پڑا اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ چند لمحات وہ پتھرایا رہا' پھر آہستہ سے بولا۔

"ہاں اس کا نام فیلس تھا لیکن آپ مسٹر ہینڈلے آپ۔۔۔؟"

"فیلس نامی ایک لڑکی سے میری ملاقات ایک ایسی جگہ ہوئی تھی جہاں کے بارے میں آپ کو بتانا بالکل بے سود ہے' وہاں وہ زندگی کے کرب سے گزر رہی تھی' اسے اپنی زندگی کے بدترین لمحات کا سامنا کرنا پڑا تھا اور اس نے مجھے اپنی محبت کی کہانی سنائی تھی۔ اس نے کہا تھا کہ اس کا محبوب اسے جسم میں جھونک کر چلا گیا اور اب وہ برائیوں کے راستے اختیار کرنے پر مجبور ہو گئی ہے کیونکہ اس کے پاس زندگی گزارنے کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے وہ دو بچوں کی ماں تھی مسٹر پیڈرو اور اپنی زندگی سے عاجز۔"

"اس سلسلے میں آپ کی مدد کی جا سکتی ہے مسٹر پیڈرو بہتر ہے کہ آپ لباس وغیرہ تبدیل کر لیجیے آئیے میں آپ کو ایک ایسے شخص سے ملاؤں' جو آپ کو اس کا مکمل اور صحیح پتا بتا سکتا ہے۔"

پیڈرو نے چائے چھوڑ دی۔ دوڑتا ہوا چلا گیا اور چند ہی منٹ کے بعد الٹا سیدھا لباس پہن کر میرے سامنے آگیا۔ اس کے انداز سے شدید بے چینی کا اظہار ہوتا تھا' اور وہ جلد از جلد اس شخص کے پاس پہنچ جانا چاہتا تھا جو اسے فیلس کا پتا بتا دے۔ میں اسے اس کے فلیٹ سے باہر لے آیا اور اپنی کار میں بٹھا کر چل پڑا۔

◇

میں نے کار اسٹارٹ کر کے سست روی سے آگے بڑھا دی پیڈرو کو فیلس سے ملاقات کے لئے بریف کرنا چاہتا تھا' اس کے انداز سے جو اضطراب ظاہر ہو رہا تھا اس سے یہ احساس ہو جاتا تھا کہ اس کے دل میں فیلس کے لئے کیا مقام ہے مجھے مسرت تھی کہ میں نے بہرطور ایک ایسا کام کیا ہے جس سے دل کو شدید سکون کا احساس ہوا ہے اب ایسے کام میں میری زندگی کا واحد سہارا رہ گئے تھے جو کچھ کر رہا تھا اس میں بڑی طمانیت تھی کچھ دور چلنے کے بعد میں نے پیڈرو سے کہا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"میں نے اب تک جو کچھ کیا ہے مسٹر ہیڈلے یوں سمجھ لیجئے کہ اسے اپنی زندگی کا بدترین اور سیاہ دور محسوس کرتا ہوں' میں سخت غم کا شکار ہوں' کہ ایک ہی اپنا تھا اس کائنات میں اسے کھو چکا ہوں کاش کوئی ایسا لمحہ آجائے کہ نیلس مجھے مل جائے میں مسٹر ہیڈلے میں آپ کو بتا نہیں سکتا میرے کیا جذبات ہیں؟۔"

"لیکن یہ احساس آپ کو زندگی بھر رہے گا ڈیئر پیڈرو کہ نیلس دو بچوں کی ماں ہے۔"

"کاش تم میرے دلی جذبات کا اندازہ لگا سکو مسٹر ہیڈلے' بات دو بچوں کی یا نیلس کی نہیں ہے اب تو وہ تصور ہی میرے لئے ایک خواب کی مانند ہے وہ اگر مجھے ایک استخوانی ڈھانچے کی شکل میں ہی مل جائے تو یقین کرو ساری زندگی میں اسے اپنے سینے سے لگائے رہوں گا۔ مجھے اس کے وجود سے نہیں اس کے تصور سے پیار ہے۔' اسے کھونے کے بعد مجھے احساس ہوا ہے کہ میں نے زندگی میں کیا کھویا ہے؟۔"

میرا دل مسرت میں ڈوبا جارہا تھا پیڈرو ہر قیمت پر نیلس کو قبول کرنے کے لئے تیار تھا جب میں خاموش ہوا تو پیڈرو نے خود ہی کہا۔

"اس شخص کو نیلس کے بارے میں کیا واقعی معلومات حاصل ہیں؟۔"

"ہاں' وہ یقینی طور پر تمہیں نیلس سے ملا دے گا۔"

"آہ میں اپنی زندگی کا ہر سرمایہ اسے دینے کے لئے تیار ہوں' بس وہ کسی طرح ایک بار مجھے نیلس تک پہنچا دے۔ میں' میں اس کے قدموں میں سر رکھ کر کہوں گا کہ میں ایک بے مایہ آدمی ہوں' کچھ نہیں ہے میرے پاس لیکن میں تاحیات اس کی غلامی کرنے کے لئے تیار ہوں بس وہ ایک بار میری زندگی میں میری نیلس کی صورت مجھے دکھا دے۔"

"فرض کرو اگر نیلس تمہیں مل جائے تو اس کے بعد تمہارا نظریہ کیا ہوگا؟۔"

"کچھ نہیں بس میں اپنی زندگی اس کے لئے وقف کردوں گا میں اس کے بچوں کو اپنی اولاد کی مانند پالوں گا' میں اپنی صبح اور اپنی شام اس کے لئے وقف کردوں گا وہ تصور بھی نہیں کرسکتی کہ میں نے اسے پہلے جتنا پیار کیا تھا اب اسے کتنا زیادہ پیار کروں گا میں' میں۔۔۔۔"

وہ نجانے کیا کیا کہتا رہا اور میں بالآخر ہوٹل پہنچ گیا لفٹ سے اوپر جاتے ہوئے اس نے مجھ سے پوچھا۔

"لیکن وہ شخص' وہ شخص ہے کون مسٹر ہیڈلے؟۔"

عین میری مطلوبہ منزل پر رک گئی میں نے لفٹ سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔ "میں"

پیڈرو روی میں گردن ہلا کر آگے بڑھا' لیکن میرے الفاظ کا مفہوم اس کی سمجھ میں آیا تو وہ چونک کر رک گیا اور کی سرسراتی ہوئی آواز ابھری۔

"کیا کہا آپ نے مسٹر ہیڈلے' آپ نے کیا کہا؟۔"

"آؤ رک کیوں گئے؟۔"

میں نے دروازے پر رک کر ہلکی سی دستک دی۔ اور پیڈرو میری خوشامدیں کرتا رہا' دروازہ نیلس ہی نے کھولا تھا اور میں اس طرح سامنے سے ہٹ گیا تھا کہ پیڈرو نیلس کو دیکھ لے۔ کسی اجنبی کی موجودگی کی وجہ سے پیڈرو نے ایک لمحے کے لئے اپنے آپ کو سنبھال لیا تھا پھر اس کی نگاہ دروازہ کھولنے والے پر پڑی اور اس نے نیلس کو دیکھ لیا۔ اس کے انداز میں ایسی کیفیت نظر آئی کہ اگر میں اسے سہارا نہ دیتا تو یقینی طور پر وہ گر ہی پڑتا' وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے نیلس کو دیکھ رہا تھا اور نیلس وہ بھی اسے دیکھ رہی تھی میں نے پیڈرو کو سہارا دے کر آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ اسے پہچان سکتے ہیں مسٹر پیڈرو تو پہچان لیجئے یہ نیلس ہے اور نیلس سنو' میں چلتا ہوں تمہیں فون کرکے تم سے تمہاری خیریت معلوم کروں گا کسی بھی مسئلے میں میری ضرورت پیش آئے تو مطمئن رہنا میں آجاؤں گا۔"

میں نے اب ان کے درمیان مداخلت مناسب نہیں سمجھی تھی۔ کم از کم اس اطمینان کے ساتھ پیڈرو کو اندر داخل کیا تھا کہ اب تمام صورت حال ہموار ہوجائے گی اور اس کے بعد میں وہاں سے پرمسرت انداز میں واپس لوٹا تھا ہیڈلے کی شخصیت برقرار رکھنے کی اب کوئی ضرورت نہیں تھی مجھے اپنی رہائش گاہ پر جا کر ڈیپارٹمنٹ او کے انچارج کی حیثیت سے مسٹر آنزک مارسیلیا کو پیغام دینا تھا چنانچہ سب سے پہلے ایک مناسب جگہ تلاش کرکے میں نے اپنے میک اپ سے چھٹکارا حاصل کیا اور اسی میک اپ میں آگیا یعنی لائٹس میک کے میک اپ میں پھر ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر اپنی رہائش گاہ کی جانب چل پڑا' میری رہائش گاہ معمول کے مطابق تھی چند ملازمین جو میری غیر موجودگی میں اس رہائش گاہ کی دیکھ بھال کیا کرتے تھے اپنے کاموں میں

مستغرق تھے۔ میں اندر پہنچ گیا اور اس کے بعد تمام معمولات سے فارغ ہو کر میں نے مسٹر آنزک مارسیلیا سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ قائم کیا۔ کچھ دیر کے بعد مسٹر آنزک مارسیلیا سے رابطہ قائم ہوگیا۔ پھر جب میں نے اسے کہا کہ میں ڈیپارٹمنٹ او کے کا انچارج لائٹس میک ہوں تو آنزک مارسیلیا کے لہجے ہی سے یہ اندازہ ہونے لگا کہ اس پر ہیجانی کیفیت طاری ہوگئی ہے۔

"آپ کہاں سے بول رہے ہیں مسٹر لائٹس میک؟۔"

"اپنی رہائش گاہ سے۔"

"تو پھر آپ میرا انتظار کیجئے میں آرہا ہوں۔"

"مجھے حکم دیجئے میں پہنچ جاؤں۔"

"نہیں' میں تمہارے پاس آرہا ہوں'۔" میں نے ٹرانسمیٹر بند کردیا آنزک مارسیلیا پر جو کیفیت طاری ہوئی تھی اس سے مجھے اندازہ ہورہا تھا کہ میری واپسی اس کے لئے کس قدر اہمیت کی حامل ثابت ہوگی ہے اس نے میرے پاس پہنچنے میں بھی دیر نہیں لگائی بڑے پرجوش انداز میں مجھ سے گلے ملا جس سے میں نے کم از کم یہ اندازہ ضرور لگایا تھا کہ ان لوگوں کے دل میں میرے لئے کوئی برائی پیدا نہیں ہوئی ہے بلکہ تمام حالات معمول کے مطابق ہیں آنزک مارسیلیا کا چہرہ آگ کی طرح سرخ ہورہا تھا اس نے کہا۔

"آپ بالکل خیریت سے تو ہیں مسٹر لائٹس میک؟۔"

"ہاں خیریت سے ہوں۔" میں نے اداس لہجے میں کہا "وہ تشریف رکھیئے تشریف رکھیئے میرا خیال ہے جو اطلاعات آپ مجھے دینے والے ہیں وہ مجھ تک پہنچ چکی ہیں میں نے چونک کر آنزک مارسیلیا کا چہرہ دیکھا اور آنزک مارسیلیا نے کہا۔

"اس کے باوجود جو کچھ ہوا ہے ہمارے لئے بے حد شرمناک ہے لیکن اس بات کو بھی تسلیم کرلیا گیا ہے کہ اس کے لئے بڑے پیمانے پر کام ہورہا تھا اس پیمانے پر کہ ہم شاید واقعی کچھ نہیں کرسکتے تھے۔"

"آپ کو اس بارے میں کیا معلومات حاصل ہوچکی ہیں مسٹر آنزک مارسیلیا؟۔"

"امریکی ایجنٹوں سے پتا چلا ہے کہ وہ پلانٹ اب ریڈ مین کے قبضے میں بھی نہیں رہا بلکہ ریڈ مین خود اس سے ہاتھ دھو بیٹھا ہے۔"

"یہ بات بالکل درست ہے' کیا خیال ہے پہلے میں آپ کو اپنی رپورٹ پیش کردوں۔"

"ہاں بتاؤ کیا ہوا تھا' یہ رپورٹ بہرطور ہمیں اپنے ریکارڈ میں رکھنا ہوگی؟۔"

"ریڈ سٹی تک پہنچنے کے بعد میں نے انتہائی کوششیں کرکے ریڈ مین تک رسائی حاصل کی یہ آسان کام نہیں تھا جزیرے میں ریڈ مین نے اپنا جو جال پھیلا رکھا ہے وہ کسی اجنبی کو کسی سازش میں کامیاب ہونے کے سلسلے میں بہت مشکل تھا' لیکن بہرطور میں نے ریڈ مین پر ایک طرح سے قابو پالیا تھا ریڈ مین خود مجھے وہ پلانٹ دکھانے لے گیا جو ایک جزیرے کے پاس زیر سمندر غرق کردیا گیا تھا' یہ پلانٹ جہاز ہی میں موجود تھا لیکن ریڈ مین اس وقت خود حیران رہ گیا جب اس نے پلانٹ غائب پایا' مسٹر آنزک مارسیلیا میں اس کا اعتماد اس حد تک حاصل کرچکا تھا کہ اس نے یہ معلومات حاصل کرنے کے لئے مجھے ہی مخصوص کیا کہ میں پتا چلاؤں کہ پلانٹ اسرائیل پہنچا ہے یا امریکہ۔"

"اوہ مائی گاڈ' اوہ مائی گاڈ یہ ایک ایسا حادثہ ہوا ہے جس کے بارے میں ہم جس قدر بھی افسوس کریں کم ہے تم جانتے ہو پلانٹ کہاں پہنچ گیا؟"

"نہیں۔۔۔۔" میں نے حقیقی حیرت کا اظہار کیا آنزک مارسیلیا کے یہ الفاظ میرے لئے بڑے سنسنی خیز تھے اس نے بڑے دکھ بھرے انداز میں کہا۔

"پاکستان۔" میں شدت حیرت سے گنگ رہ گیا تھا میری پھٹی پھٹی نگاہیں آنزک مارسیلیا کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں' میرے منہ سے کوئی آواز تک نہیں نکل سکی تھی اور میں شدید حیرت کی تصویر بنا ہوا اسے دیکھ رہا تھا' آنزک مارسیلیا نے کہا۔

"صف ماتم بچھ گئی ہے ہمارے حکام کے درمیان' اس بات کا تمہیں علم ہے کہ ہم پاکستان کے سلسلے میں کیا کیا کچھ کررہے ہیں' یہ چھوٹا سا ملک نہ صرف ہمارے لئے بلکہ بے شمار ممالک جس قدر مشکلات کا باعث بن گیا ہے ان مشکلات کا کوئی حل ابھی تک کسی کے پاس موجود نہیں ہے اس کے اندرونی معاملات بظاہر ایسے نظر نہیں آتے جن سے یہ احساس ہو کہ یہ دوسروں کے لئے خطرہ بن سکتا ہے' لیکن جو کچھ وہاں سے کیا جارہا ہے وہ اس قدر پرفیکٹ اور سنسنی خیز ہے کہ سننے والے حیران رہ جاتے ہیں ہمیں تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے اندرونی حالات کا صرف ڈرامہ رچایا جارہا ہے ... وہ اپنے طور پر ایک مستحکم ملک ہے اور اس کی

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کارروائیاں جس قدر شاندار ہیں اس کا اندازہ تم اس بات سے لگا لو کہ ایک اتنا اہم مسئلہ جس میں بڑے بڑے ممالک ناکام رہے ہیں اس نے کس طرح حل کرلیا ہے۔"

"دل..... لیکن، لیکن آپ کو اس بات کا یقین کیسے ہوا کہ وہ پلانٹ پاکستان پہنچ گیا ہے؟۔"

"اتفاق سے بلکہ بدقسمتی سے ہمیں اس کے مکمل ثبوت مل چکے ہیں لیکن ہمارے پاس ایسا کوئی ثبوت نہیں ہے جس سے ہم ریڈ مین یا حکومت امریکہ کو یہ یقین دلا سکیں کہ اس وقت پلانٹ پاکستان کے پاس ہے ہم ایک ایسے جال میں پھنس گئے ہیں جس سے نکلنے کا کوئی راستہ باقی نہیں رہا ہے ہمارے لئے، اگر اس سلسلے میں جواب دہی کرنی ہوگی تو حکومت امریکہ کو کرنی ہوگی کیونکہ ہم نے ہی اس پلانٹ کے سلسلے میں سازش کی تھی ہم زبان کھول کر یہ بات کہہ بھی نہیں سکتے۔"

"آپ نے مجھے ایک اتنی سنسنی خیز خبر سے دوچار کیا ہے کہ میں ذہنی طور پر معطل ہو کر رہ گیا ہوں۔"

آئزک مارسبلیا کافی دیر میرے ساتھ رہا اور اپنے معمولات کے بارے میں گفتگو کرتا رہا اور اس کے بعد اس نے مجھ سے اجازت طلب کرلی میں اسے باہر تک چھوڑنے آیا تھا، جب وہ اپنی کار میں بیٹھ کر چلا گیا تو میں کپکپاتا ہوا اپنے کمرے میں واپس آگیا میرا دماغ شدید ہیجان سے پھٹا جارہا تھا رگ و پے سے خوشی کی وہ لہریں پھوٹ رہی تھیں کہ دوران خون بے پناہ تیز ہو گیا تھا بڑی سنسنی محسوس ہو رہی تھی۔ میں بستر پر لیٹ کر خوشی کے عالم میں یہ سوچنے لگا کہ یہ بیش بہا کارنامہ کس نے سر انجام دیا ہے۔ دل کے گوشوں سے ایک ہی آواز آتی تھی۔ آفتاب کمال جیسی باکمال شخصیت نے شاید یہ کارنامہ سرانجام دے ڈالا، "آہ اگر واقعی آفتاب کمال نے یہ کمال دکھا دیا ہے تو وہ سونے میں تولنے کے لائق ہے بلکہ سونا اس کے مقابلے میں کچھ نہیں ہے، میں دماغ دوڑاتا رہا، آفتاب کمال کو جس انداز میں میں نے اپنے مقصد کے لئے مصروف کیا تھا وہ لازمی امر ہے۔ کہ اپنے طور پر مصروف ہوگا اور پھر کہیں سے اسے اس قسم کے مواقع مل گئے ہوں گے۔ کہ ہم سب سے پہلے وہ یہ پلانٹ حاصل کرلے اور اس کے بعد وہ نجانے کیا کیا بٹن کرکے یہ پلانٹ لے اڑا۔

آہ یقیناً" ایسا ہی ہوا ہے مارکوپولو میں اس کا موجود نہ ہونا اس بات کی نشاندہی کرتا ہے مائی ڈیئر آفتاب کمال اس بات کو میں خلوص دل سے تسلیم کرتا ہوں کہ تم ہر معاملے میں مجھ سے زیادہ باکمال ثابت ہوئے ہو۔ اس کے بعد میں بڑی بے چینی سے آفتاب کمال کی واپسی کا انتظار کرتا رہا۔

دو دن کے بعد میں نے اس ہوٹل سے رابطہ قائم کیا جہاں نیلس کو چھوڑا تھا۔ اور جب میں نے وہاں سے معلومات حاصل کیں تو پتا چلا کہ وہ کمرہ چھوڑ جا چکا ہے البتہ مجھ سے سوال کیا گیا۔

"کیا آپ مسٹر ہیڈلے ہیں؟۔"

"ہاں....."

"آپ کے لئے ایک میسج ہے جناب، براہ کرم ایک نمبر نوٹ کرلیجئے اور اس نمبر پر رنگ کرلیجئے۔"

میں نے نمبر نوٹ کرکے اسے ڈائل کیا اور دوسری طرف سے ٹونی کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو کون بول رہا ہے؟۔"

"انکل ہیڈلے۔"

"اوہ انکل انکل پلیز ایک منٹ ہولڈ کیجئے ممی کو بلاتا ہوں۔" ٹونی کے چیخنے کی آواز سنائی دی چند لمحات کے بعد نیلس ٹیلی فون پر آگئی، میں نے اسے مخاطب کیا۔

"ہیلو نیلس؟۔"

"ہیلو۔" نیلس کی کپکپاتی ہوئی آواز ابھری۔

"کہو کیسی ہو؟۔" لیکن کوئی جواب سنائی نہیں دیا تو میں نے پھر کہا۔

"نیلس؟۔"

"ہاں.....۔" اس کی آنسو بھری آواز سنائی دی۔

"خیریت سے تو ہو نیلس؟۔"

"ہاں، بالکل خیریت سے ہوں، بہت ٹھیک ہوں لیکن آپ، آپ مجھ سے ملنے کیوں نہیں آئے مسٹر ہیڈلے؟۔"

"بھئی نیلس تمہیں خود اندازہ ہے کہ میں تم سے ملنے کیوں نہیں آیا؟۔"

"کیوں نہیں آئے بتایئے؟۔"

"میں نے سوچا کہ پیڈرو کو اور تمہیں تنہا رہنے کا موقع دینا چاہیئے۔"

"آپ، آپ کے بارے میں میرے پاس کوئی لفظ نہیں ہے، میں اور پیڈرو نہیں کہہ سکتے کہ ہم آپ کو کیا کہہ کر مخاطب کریں، آہ اگر کسی انسان کو پوجنے کی حد تک چاہا جائے، کسی کو اپنا رہنما اپنا دیوتا تسلیم کیا جائے تو

وہ آپ ہیں مسٹر ہیڈلے آپ میں میں شدت جذبات میں اس قدر ڈوبی ہوئی ہوں کہ صحیح الفاظ کا استعمال بھی نہیں کرسکتی، میں آپ کو کیا کہوں مسٹر ہیڈلے۔"

"یہ بتاؤ تم خوش ہو؟۔"

"بہت زیادہ، اتنی خوش کہ میں بتا نہیں سکتی، یوں سمجھ لیجئے پوری زندگی کی رہائیت کچھ نہ دے سکی، ایک ایسا انسان ملا جس نے مجھے کائنات کی ہر خوشی سے ہمکنار کردیا۔"

"پیڈرو کا کیا حال ہے؟۔"

"بالکل ٹھیک ہے کس کام سے نکلا ہوا ہے اس نے مجھے اپنے فلیٹ میں جگہ دی ہے، بہت خوبصورت فلیٹ ہے یہ، میرے بچوں کو وہ اپنی اولاد کی طرح چاہتا ہے۔ اس نے مجھ سے بہت سے وعدے کئے ہیں ہم مسٹر ہیڈلے ہم بہت جلد شادی کرنے والے ہیں۔ پیڈرو ایک مستحد انسان بن چکا ہے۔ اس کے دل میں میرے لئے اتنی گنجائش نکل آئی ہے کہ میں حیران رہ گئی ہوں"

"مجھے خوشی ہے کہ میں اپنا وہ قول نبھا سکا نیلس جو میں نے تم سے کیا تھا۔"

"مسٹر ہیڈلے کہاں ہیں آپ، مجھ سے ملنے کیوں نہیں آجاتے؟"

"دیکھو نیلس میں تمہیں ایک بات بتاؤں، اصل میں میری شخصیت کچھ اور ہی ہے اگر آج میں تم پر یہ انکشاف کروں کہ میرا اصل نام میڈلینو بھی نہیں ہے تو کیا تم اس بات پر یقین کرلوں گی؟۔"

"میں کچھ نہیں۔"

"وہاں اس جزیرے میں میری مراد ریڈ سٹی سے ہے، جو شخص پہنچتا ہے وہ کون ہوتا ہے اس کا تمہیں اندازہ ہے؟۔"

"ہاں کافی حد تک، وہ وہ....."

"کہنے میں جھجکنے کی ضرورت نہیں وہ کوئی جرائم پیشہ شخص ہوتا ہے یہی بات ہے نا؟۔"

"ہاں....." اس نے آہستہ سے کہا۔

"لیکن میں جرائم پیشہ آدمی نہیں ہوں، میں ایک مشن کے تحت وہاں گیا تھا اور اس مشن کی تکمیل کے بعد واپس آگیا ہوں، لیکن مجھے اب اپنی ہیڈلے کی شخصیت بھی بدلنا پڑ گئی ہے اور میڈلینو تو خیر میں سرے سے تھا ہی نہیں۔"

"ہیڈلے کی شخصیت بدلنا پڑ گئی ہے؟۔"

"ہاں اس لئے کہ جن حالات میں میں ریڈ سٹی سے واپس آیا تھا اس کے بعد ریڈ مین مجھے ہیڈلے کی حیثیت سے تلاش کرے گا جب کہ میں ہیڈلے کی حیثیت سے اس کے ہتھے نہیں چڑھنا چاہتا۔"

"اوہ میرے خدا، کتنا پراسرار اور الجھا ہوا معاملہ ہے۔"

"اسی لئے نیلس، میری زندگی میں شاید تمہارے پاس اب کبھی نہ آسکوں۔"

"کک..... کیوں کیوں.....؟۔"

"اس لئے کہ اس سے میری زندگی کو خطرہ لاحق ہوجائے گا۔"

نیلس خاموشی سے کچھ سوچتی رہی پھر اس نے کہا۔

"لیکن کیا یہ کیا یہ درست ہے؟۔"

"ہاں نیلس، ہمارا ایک مقصد تھا پورا ہوگیا اب یہ دوسری بات ہے کہ کبھی اگر تمہاری محبت نے بہت زیادہ جوش مارا تو میں تمہارے حالات معلوم کرنے کے لئے تم تک پہنچ جاؤں گا۔"

"وہ وقت کب آئے گا آپ نے تو مجھے میری تمام خوشیوں سے محروم کردیا ہے مسٹر ہیڈلے۔"

"نہیں، نیلس میں تمہاری خوشیوں ہی سے خوش ہوں اور اگر تم خوش رہو گی تو یقین کرو مجھے اپنے لگائے ہوئے اس پودے کو دیکھ دیکھ کر خوشی ہوگی۔"

"مسٹر ہیڈلے مجھے علم ہوگیا ہے کہ آپ نے پیڈرو کی بھی بہت زیادہ مدد کی تھی۔ پیڈرو بھی آپ کا بے حد ممنون ہے۔"

"جو کچھ کیا تھا میں نے تمہارے لئے کیا تھا نیلس، پیڈرو کے بارے میں مجھے کچھ معلومات نہیں تھیں۔"

"آپ، تم کتنے عظیم انسان ہو ہیڈلے، میں میں ہمیشہ تمہاری پوجا کرتی رہوں گی، تم نے وہاں ریڈ سٹی میں مجھے نسوانیت کا سہلا وقار بخشا تھا ورنہ میرے بدن کے طلبگار تو بہت سے ہوا کرتے تھے جو بھی آتا تھا مجھے چند سکے دے کر میری زندگی لوٹنے کی کوشش کرتا تھا مجھے..... مجھے ایک..... ایک میں میں تم سے کوئی غلط لفظ بھی نہیں استعمال کرسکتی میں یوں کہہ سکتی ہوں کہ مجھے انسان سمجھتے ہوئے نہ استعمال کیا جاتا تھا لیکن تم نے مجھے پہلی بار عورت کا احساس دلایا۔ تم نے مجھے پہلی بار دوبارہ عورت بنا دیا، اور..... اور مجھے اعتماد بخشا، میں..... میں تمہاری بے حد شکر گزار ہوں مسٹر ہیڈلے، میں تمہاری بے حد شکر گزار ہوں۔"

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"اب ان باتوں کو بھول جاؤ نیلس وقت گزر جاتا ہے اور گزرا ہوا وقت بہت سی یادوں کو ذہن سے کھرچ دیتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ پیڈرو تمہاری عزت بھی کرے گا اور تم سے محبت بھی"

"ہاں وہ ایسا ہی کر رہا ہے۔"

"اوکے۔"

"کیسے کہہ دوں' اس کے بعد تو..... اچھا مجھے اپنا فون نمبر ہی دے دیں مسٹر ہیڈلے؟۔"

"نہیں نیلس سوری" میں نے کہا اور اس کے بعد ٹیلی فون کا سلسلہ منقطع کر دیا۔ مجھے کم از کم اندازہ ہو گیا تھا کہ جو کچھ میں نے کیا ہے اس کا نتیجہ بہت اچھا نکلا ہے اب اس سے زیادہ وقت میں ان لوگوں کو نہیں دے سکتا تھا سب سے زیادہ کرید مجھے آفتاب کمال کی لگی ہوئی تھی۔ کیونکہ آنٹوک مارصیلیا نے مجھے آرام کرنے کے لئے کہہ دیا تھا اس لئے میں نے دل میں فیصلہ کر لیا کہ اب کچھ روز سکون سے گزارے جائیں بیروت کوئی ایسی جگہ نہیں تھی جہاں کسی انسان کو تنہائی کا احساس ہو سکے ہوٹل نائٹ کلب اور دوسری تفریح گاہیں سب کچھ موجود تھیں لیکن اس کے علاوہ یہاں کے حالات' بہت سے خیالات دل میں آئے پھر اس دن میں ایک ریستوران میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک خوبصورت سی لڑکی میرے قریب پہنچ گئی۔ بڑا بھونڈے قسم کا میک اپ کیا ہوا تھا جس سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ وہ میک اپ کرنے کی عادی نہیں ہے پتا نہیں کیوں اسے اس کی ضرورت پیش آئی تھی۔ میرے قریب پہنچ کر بولی۔

"میں یہاں بیٹھ سکتی ہوں؟" میں نے بغور اس کا جائزہ لیا۔ خدوخال میں معصومیت تھی اور اپنے آپ کو وہ جس سطح کا ظاہر کر رہی تھی اس سطح کی شخصیت نہیں معلوم ہوتی تھی' پتا نہیں کون تھی بہرطور میں نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کر دیا۔ وہ مسکراتی نگاہوں سے مجھے دیکھتی ہوئی بولی۔

"آپ نے میرے بارے میں کوئی اندازہ لگایا؟۔"

"دلچسپ بات ہے مس کس نام سے مخاطب کروں آپ کو؟۔"

"ابھی صرف مس ہی کہیں تو زیادہ بہتر ہو گا پہلے میں یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ آپ نے میرے بارے میں کوئی اندازہ لگایا۔"

"اصل میں آپ بات ہی اتنی دلچسپ کہہ رہی ہیں آپ خود ہی چل کر مجھ تک آئی ہیں۔' میرے قریب بیٹھ گئی ہیں اور مجھ سے پوچھ رہی ہیں کہ کیا میں آپ کے بارے میں کوئی اندازہ لگا سکتا ہوں"

"آپ نے یقیناً" مجھے کال گرل سمجھا ہو گا۔"

"آپ نے جو میک اپ کیا ہے مس معاف کیجئے گا وہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ آپ کو سلیقے سے میک اپ کرنا نہیں آتا۔"

"اوہ کیا واقعی؟۔" اس نے کہا اور جلدی سے اپنے چھوٹے سے پرس سے ایک آئینہ نکالا اور اپنے چہرے کا جائزہ لینے لگی پھر کس قدر شرمندگی کے ساتھ ہنستے ہوئے بولی۔

"ہاں واقعی مجھے اس کا احساس ہے مجھے میک اپ کرنا نہیں آتا۔"

"تو پھر آپ نے یہ میک اپ کیوں کیا ہے؟۔"

"آپ کے لئے۔"

"کیا مطلب.....؟۔"

"آپ لائنل میک ہیں ناں؟۔" اس نے کہا اور میں چونک کر اسے دیکھنے لگا پھر میں نے اس سے کہا

"آپ جو باتیں کرنا چاہتی ہیں کیا اس کے لئے یہ جگہ موزوں ہے؟۔"

"تو پھر اب نام بھی بتا دیجئے اپنا؟۔"

"علزہ ہاشمی۔" اس نے جواب دیا۔

"مسلمان ہیں؟۔"

"جی....."

"یقینی طور پر تعلق فلسطین سے ہو گا؟۔"

"ہاں....."

"اور لائنل میک کو آپ کس حیثیت سے جانتی ہیں؟۔"

"ایک اسرائیلی ایجنٹ کی حیثیت سے۔"

"ایک فلسطینی دوشیزہ اس انداز میں ایک اسرائیلی ایجنٹ سے ملتی ہے تو کیا یہ ایک عجب خیز بات نہیں ہے؟۔"

"یقیناً" ہے۔"

"خیر اب آپ یہ بتائیے کہ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں۔"

"آپ کے لئے ایک بہت اہم اطلاع ہے میرے پاس اور یوں سمجھ لیجئے میں یہی اطلاع دینے آپ کے پاس حاضر ہوئی ہوں۔"

"عجب کی بات ہے۔" میں نے ادھر ادھر دیکھا پھر

آہستہ سے بولا "مس علزہ ہاشمی"

"جی....."

"کیا اطلاع ہے؟۔"

"کیا آپ دانش زاری نامی کسی شخص کو جانتے ہیں؟۔"

"دانش زاری' نہیں یہ نام میرے لئے نیا ہے۔"

"اچھا یہ بتائیے فضا حبیبی سے واقف ہیں؟۔"

"ہاں" میں نے چونک کر اسے دیکھا۔

"تو بس یوں سمجھ لیجئے میں جس سلسلے میں آپ سے ملی ہوں وہ فضا حبیبی ہی سے تعلق رکھتا ہے۔"

میں کسی قدر اضطراب کا شکار ہو گیا تھا' یہ نام میرے لئے بڑی حیثیت کا حامل تھا' فضا حبیبی سے بہت عرصے سے ملاقات نہیں ہوئی تھی لیکن نجانے کیوں اس لڑکی سے میرا کچھ ذہنی ربط قائم ہو گیا تھا۔ میں نے اطراف کے ماحول کو پرسکون پا کر کہا۔

"تو پھر بتائیے کیا پیغام ہے دانش زاری کا میرے لئے اور فضا حبیبی سے اس پیغام کا کیا تعلق ہے؟۔"

"دانش زاری اس وقت اسپین میں ہے اور وہ آپ کو بھی اسپین ہی میں دیکھنا چاہتا ہے۔"

"مجھے؟۔" میں نے حیرت سے کہا۔

"ہاں....."

"آپ کو یقین ہے کہ یہ پیغام میرے لئے ہی ہے۔"

"بوقیصدی۔"

"ہو سکتا ہے آپ کو غلط فہمی ہوئی ہو میں نے اسے بغور دیکھتے ہوئے کہا۔ اور وہ کسی قدر مکدر ہو گئی۔

"ایسی بات نہیں ہے۔"

"عجب ہے بے حد عجیب ہے۔" میں نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور وہ بیزار سی نظر آنے لگی پھر بولی۔

"مجھ سے تو بڑے اعتماد کے ساتھ کہا گیا تھا کہ اب میری پذیرائی کریں گے۔"

"کس نے کہی تھی یہ بات۔"

"یوں لگتا ہے جیسے آپ بار بار ان جملوں کو دوہرا کر مجھ سے کوئی ایسی بات کہلوانا چاہتے ہیں جس سے آپ کوئی خاص نتیجہ اخذ کر سکیں۔"

"بے شک آپ ایک ذہین خاتون ہیں' لیکن میری حیرت ابھی قائم ہے۔"

"مجھ سے کہا گیا تھا کہ آپ فوراً" تیار ہو جائیں گے۔"

"کیا....." میں حیرت سے اچھل پڑا۔

"ہاں مسٹر لائنل میک' فضا حبیبی کو اغوا کر لیا گیا ہے اور ہمارے لئے ایک نہایت سنگین مسئلہ پیدا ہو گیا ہے دانش زاری فضا حبیبی کا دست راست ہے وہ مختلف معلومات حاصل کرنے کے بعد فضا حبیبی کے پیچھے پیچھے اسپین تک پہنچا ہے' فضا حبیبی کا شاید کسی طرح اس سے رابطہ قائم ہوا ہے اور یہ نام فضا ہی نے لیا ہے

"کون سا نام.....؟۔"

"لائنل میک....."

"کیا مطلب.....؟۔"

"آپ یقین کیجئے بہت زیادہ تفصیلات میرے علم میں نہیں ہیں لیکن بس میرے ذریعے یہ پیغام آپ تک پہنچایا گیا ہے کہ فضا حبیبی اس وقت سخت مشکلات کا شکار ہے اس کو اغوا کر کے اسپین پہنچا دیا گیا ہے' نجانے کیا سلسلہ ہے اور کون لوگ اس کے پیچھے ہیں لیکن بہرطور دانش زاری آپ سے ملنا چاہتا ہے۔"

"لیکن اس بات کا یقین کیسے کر لیا گیا کہ میں ایک اسرائیلی ایجنٹ ہونے کے باوجود ایک فلسطینی دوشیزہ کے لئے دوڑا دوڑا اسپین پہنچ جاؤں گا؟۔"

"یہ میں نہیں جانتی صرف فضا حبیبی نے دانش زاری سے رابطہ قائم کر کے یہ میسج اس کو دیا تھا اور دانش زاری نے یہاں ہیڈ کوارٹر کو دیا۔ ہیڈ کوارٹر نے یہ ذمہ داری مجھ پر عائد کی کہ جس طرح بھی بن پڑے گا میں آپ تک پہنچوں اور فضا حبیبی کا یہ پیغام آپ تک پہنچا دوں۔"

میں عجیب مخمصے میں پھنس گیا تھا۔ نجانے یہ کیا سلسلہ ہے بہرحال دل کے گوشے نرم ہو رہے تھے اگر یہ سب کچھ سچ ہے تو فضا حبیبی کو میرا خیال غالباً" اس لئے آیا ہو گا کہ ایک اسرائیلی نمائندہ ہونے کے باوجود میں نے بیشتر مواقعوں پر فلسطینیوں کی مدد کی تھی۔ نجانے کس جذبے کے تحت اس نے میرا نام لے دیا ہے۔"

دل میں شدید بے چینی کا احساس ہوا صرف اس بات کا یقین کرنا چاہتا تھا کہ یہ لڑکی جو کچھ کہہ رہی ہے وہ درست ہے میں نے اس سے کہا۔

"مس علزہ ہاشمی' میں اس بات کا یقین کیسے کر لوں کہ آپ نے مجھ سے جو کچھ کیا ہے اس کے درپردہ اور کوئی بات نہیں ہے۔"

"بھلا اور کوئی بات کیا ہو سکتی ہے آپ خود ذہین آدمی ہیں' اپنے طور پر فیصلہ کر لیں۔"

"ہوں..... اس کا جملہ بھی درست ہی تھا ایک ذہن

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

آدمی کو اپنے طور پر ہی فیصلے کرنا چاہیئے تھا۔ اور میں نے فیصلہ کرلیا۔ میں نے اس سے آہستہ سے کہا۔

"اب اس کے بعد مجھے کیا کرنا ہے؟۔"

"بس آپ پر منحصر ہے۔ بس اب مجھے اجازت دیجئے اور یقین کیجئے اس سے زیادہ میرا اور کوئی مقصد نہیں تھا۔ یہ پیغام آپ کے کانوں تک پہنچانے کی ذمہ داری میرے سپرد کی گئی تھی بعد میں آپ جو بھی فیصلہ کریں' ہاں ایک بات اور بھی کہنی ہے آپ سے۔"

"جی۔۔۔"

"اگر آپ چاہیں تو ایک ٹیلی فون نمبر نوٹ کرلیں اور اس ٹیلی فون نمبر پر آپ ہم سے رابطہ قائم کرسکتے ہیں اور اس سلسلے میں اگر کوئی خاص معلومات حاصل کرنی ہوں تو اس نمبر پر کرسکتے ہیں۔"

میں نے ٹیلی فون نمبر اس سے پوچھا اور اس نے مجھے یہ نمبر لکھوا دیا اس کے بعد اٹھتی ہوئی بولی۔

"بہت بہت شکریہ۔"

"اس طرح آپ کا یہاں بیٹھنا اور فوراً" چلے جانا کیا مناسب بات ہے علیزہ ہاشمی۔"

"میں شرمندہ ہو رہی ہوں آپ کے سامنے۔"

"کیا مطلب؟۔"

"آپ نے میرے میک اپ کے بارے میں جو تبصرہ کیا ہے اس کے بعد میں آپ کے سامنے زیادہ دیر نہیں رک سکتی سوری ویری سوری۔۔۔" وہ اٹھی اور اس کے بعد واپسی کے لئے مڑ گئی۔ میں عجیب سی نگاہوں سے اسے دیکھتا رہ گیا تھا۔۔۔ بہرحال سوچنے کی بات تھی' مسئلہ تو بڑا ہی سنگین تھا فضا جبیں سے میرے جو کچھ بھی مراسم تھے وہ اپنی جگہ' لیکن اس کے بارے میں میں نے جو کچھ سنا تھا وہ میرے لئے بہت تکلیف دہ تھا۔ حالانکہ اس سے بہت زیادہ ملاقاتیں نہیں ہوئی تھیں۔ لیکن جتنی بھی ملاقاتیں ہوئی تھیں وہ اتفاق سے بہت عجیب و غریب تھیں اور ایک بار تو خود اس نے میری مدد بھی کی تھی گویا میرا قرض چکانے کی کوشش کرچکی تھی وہ' اور اب وہ کسی مشکل میں ہے' بہرطور اس کے بارے میں سہل تصدیق کئے بغیر کچھ نہیں کرسکتا تھا میں' لیکن یہ ایک سنگین مسئلہ میرے علم میں آیا تھا اور میں اسے نظر انداز نہیں کرسکتا تھا۔"

گھر آنے کے بعد بہت دیر تک اس بارے میں سوچتا رہا ایک بار پھر مارکو پولو میں میں نے آفتاب کمال کے بارے میں معلومات حاصل کیں لیکن وہ لمبا ہی نکل گیا تھا۔ ممکن ہے وہ اس وقت پاکستان میں ہو' آفتاب کمال کا تو کچھ پتا نہیں چل سکا' لیکن میں نے بعد کے معاملات کے لئے ایک لائحہ عمل مرتب کرلیا تھا اس ٹیلی فون نمبر سے میرا رابطہ قائم کرنا ضروری تھا اور اس کے لئے میں نے ایک پبلک کال بوتھ کا رخ کیا تھا۔ ٹیلی فون نمبر ڈائل کیا تو ایک آواز آئی۔

"جی کس سے بات کرنی ہے؟۔"

"کوئی بھی ایسا شخص جو میرے سوالات کا جواب دے سکے۔"

"کس قسم کے سوالات؟۔"

"میرا نام لائٹ میک ہے' بس اتنا بتانا ضروری سمجھتا ہوں' میں نے بہت بڑا خطرہ مول لیا تھا۔ دوسری جانب چند لمحات کے لئے خاموشی طاری ہوئی اور پھر کہا گیا۔

"مسٹر میک براہ کرم ٹیلی فون پر گفتگو نہ کیجئے گا' اگر آپ مناسب سمجھیں تو ہوٹل آپیرا کے روم نمبر بیس میں پہنچ جائیں۔ وہاں آپ کا استقبال کیا جائے گا۔"

"ہوٹل آپیرا روم نمبر بیس' کس وقت پہنچنا ہے مجھے؟" میں نے کہا۔

"آپ ہمیں خود وقت بتا دیجئے۔"

"ٹھیک ہے' ٹھیک دو گھنٹے کے بعد میں وہاں پہنچ جاؤں گا۔"

"آپ کا انتظار کیا جائے گا۔"

ہوٹل آپیرا میری ملاقات چند افراد سے ہوئی ویسے میں ہر قسم کی سازش کے لئے تیار ہو کر گیا تھا' لیکن جو لوگ میرے سامنے آئے وہ کم از کم میرے شناسا تھے۔ فضا جبیں کے ساتھیوں میں میں انہیں دیکھ چکا تھا۔ ان میں سے ایک نے کہا۔

"مسٹر لائٹ میک اگر آپ کو ہم یاد ہوں تو ہمیں پہچان جائیے' لیکن آپ ہمارے لئے اس حیثیت کے حامل ہیں کہ ہم آپ کو نہیں بھول سکتے۔"

"میں آپ لوگوں کو پہچانتا ہوں لیکن مجھے حیرت ہے کہ فضا جبیں نے اپنے کسی مسئلے میں میرا انتخاب کیوں کیا؟۔"

"بس شاید اس کے پس پردہ کوئی بہت ہی گہری بات ہو' لیکن ان کا پیغام آپ تک پہنچا دیا گیا ہے۔"

بعد میں وہ لوگ مجھے فضا جبیں کے اغوا کی تفصیلات بتاتے رہے اور میں ذہنی طور پر الجھا رہا' تمام تفصیل معلوم کرنے کے بعد میں نے ان سے کہا۔

"اسپین پہنچ کر مجھے کیا کرنا ہے؟۔"

"آپ جب اسپین میں داخل ہوں گے تو ہمارے نمائندے خود آپ کو ٹریس کرلیں گے اور اس کے بعد دانش زاری وہاں آپ سے ملاقات کرے گا۔"

کچھ دیر میں ان لوگوں کے ساتھ بیٹھا رہا کم از کم اس بات سے مطمئن ہو گیا تھا کہ جو کچھ کہا گیا ہے اس کی وہی حقیقت ہے جو میرے سامنے آئی ہے' فضا جبیں کو میری ضرورت تھی۔ میں اسے نظر انداز نہیں کرسکتا تھا اور اس وقت اتفاق سے اس کا موقع بھی تھا۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا تھا کہ اب مجھے یہاں سے روانگی کے لئے کیا کرنا چاہیے اگر میں خاموشی سے چلا جاتا ہوں تو صورت حال بہت مختلف ہو جائے گی چنانچہ اس کے لئے میں نے ایک طریقہ کار دریافت کیا اور ایک بار پھر ان لوگوں سے رابطہ قائم کیا۔ بڑی احتیاط سے میں نے ان لوگوں سے ملاقات کی اور انہیں اپنے منصوبے کے بارے میں تفصیلات بتائیں۔

"دانش زاری کی جانب سے ہمیں آپ کے لئے ایک اور میسج ملا ہے جناب۔"

"کیا۔۔۔؟۔"

"اسپین میں آپ کو میڈرڈ جانا ہوگا اور میڈرڈ میں گرین شیڈو ہوٹل میں قیام کرنا ہوگا۔ گرین شیڈو کا روم نمبر سات سو بیس آپ کے لئے مخصوص کرالیا گیا ہے وہاں آپ اسٹاک کے نام سے قیام کریں گے۔"

"ویری گڈ" مجھے ہنسی آئی۔

"کیوں جناب آپ کی اس ہنسی کی وجہ ہماری سمجھ میں نہیں آئی۔"

"میں آپ لوگوں کے اعتماد پر حیران ہوں آپ نے تمام منصوبے اس طرح بنائے ہیں جیسے آپ کو یقین ہو کہ میں آپ لوگوں کی خواہش کے مطابق ہی عمل کروں گا۔"

"خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ فضا جبیں اور دانش زاری کو یہ یقین کیوں تھا خیر اب یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ کیا فیصلہ کریں' لیکن اگر آپ گرین شیڈو کے کمرہ نمبر سات سو بیس میں پہنچ جائیں تو وہاں لیمی شائن کے بارے میں معلومات حاصل کرسکتے ہیں آپ کو تفصیل معلوم ہو جائے گی۔"

"لیمی شائن۔۔۔؟۔"

"ہاں۔۔۔ دانش زاری نے وہاں یہی نام اختیار کیا ہے؟۔"

"ویری گڈ تو پھر آپ لوگ میرے اس منصوبے کو کب عملی جامہ پہنا رہے ہیں۔"

"جب آپ حکم دیں۔"

"میرا خیال ہے اب اس مخصوص انداز میں سفر کرنے کے لئے مجھے کچھ وقت درکار ہوگا چونکہ ابھی اسٹریک کا میک اپ بھی کرنا ہوگا اور اس میک اپ میں کاغذات وغیرہ کا بندوبست بھی۔"

"اس کی ذمہ داری آپ ہم پر چھوڑ دیجئے۔"

"کیا مطلب۔۔۔؟۔"

"آپ کو اسپین روانہ کرنے کے سارے انتظامات ہم کردیں گے۔"

میں نے پرخیال انداز میں گردن ہلائی اور پھر ان سے کہا۔

"تو پھر آپ میرے نئے میک اپ میں میری تصویر حاصل کرلیجئے۔"

"وہ ہمیں کب مل جائے گی؟۔" اگر آپ چاہیں تو میک اپ بھی آپ پر یہیں کیا جاسکتا ہے۔"

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے لیکن یہ کام آپ کو اس وقت کرنا پڑے گا جب آپ میرے اس منصوبے کی تکمیل کریں گے۔"

"بہت بہتر۔۔۔ تو پھر کیوں نہ یہ تکمیل آج ہی رات کو کرلی جائے۔"

"اس کے بعد آپ یہاں کتنا وقت لیں گے؟۔"

"صرف چوبیس گھنٹے۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔"

اور اس رات جب میں اپنی خوابگاہ میں آرام کی نیند سو رہا تھا اچانک ہی میری رہائش گاہ پر ریڈ ہوا گولیاں چلیں' ملازمین کو کس کر باندھ دیا گیا اور مجھے ملازموں کی نگاہوں کے سامنے ہی ہتھکڑیاں وغیرہ ڈال کر میری رہائش گاہ سے نکال کر ایک ویگن میں پہنچا دیا گیا یہ سب ایک منصوبے کے تحت کیا گیا تھا میں نے اپنے اغوا کا ڈھونگ رچایا تھا' ظاہر ہے میرے کرم فرما مجھے تلاش

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کرتے رہ جائیں اور میں با آسانی اپنا کام سرانجام دے سکوں گا ویسے بھی میرے راستے اتنے محدود نہیں تھے کہ اس کارروائی کے بعد میں کبھی منظر عام پر نہ آسکتا' فی الحال آفتاب کمال کا تصور بھی ذہن سے نکال دیا تھا اب ذرا اپنے طور پر کام کرلیا جائے آفتاب کمال کسی مشکل کا شکار ہوگیا ہے تو میری تمام دعائیں اس کے ساتھ تھیں اور اگر اس نے ہی وہ بیش بہا کارنامہ سرانجام دیا ہے جس کی خبر مجھے یہاں ملی ہے تو پھر میں اسے مبارکباد دینے کے علاوہ اور کیا کرسکتا تھا۔

ہنڈویگن مجھے ایک عمارت میں لے گئی' وہاں میرا پرجوش استقبال کیا گیا اور میرے اس منصوبے کو سراہا گیا۔

اس کے بعد میک اپ کا مرحلہ آیا اور مجھے یہ اندازہ لگانے میں دقت نہ ہوئی کہ فلسطینی تنظیموں نے بھی اپنے کاموں کے سلسلے میں خاصی مہارت حاصل کرلی ہے اور انہیں ان کاموں کی انجام دہی میں کوئی دقت نہیں پیش آئی چنانچہ ان کا کام بھی بخیر وخوبی جاری تھا۔

غرض یہ کہ ان سارے مراحل سے مجھے گزرنا پڑا میرے چہرے کو ایک خوب صورت شخص کے چہرے کا روپ دیا گیا اور میں نے میک اپ کرنے والوں کا شکریہ ادا کیا جن میں دو خواتین بھی شامل تھیں میں نے ایک خاتون سے کہا۔

"میں آپ کا نام نہیں جانتا میڈم لیکن یہ چہرہ تشکیل کرکے آپ نے اپنی جمالیاتی حس کا مظاہرہ کیا ہے۔"

وہ ہنس پڑی' اس نے آہستہ سے کہا۔

"شاید ایسا ہی ہے ویسے آپ کو کیسا لگا یہ چہرہ۔"

"بے حد دلکش البتہ اس میں آپ نے میرے لئے کچھ مشکلات پیدا کردیں ہیں۔"

"آپ کو ان مشکلات کا شکار رہنا چاہیے" وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

"پوچھ سکتا ہوں کیوں؟۔"

"جی' اصل میں آپ کو اندازہ نہیں ہے کہ اچھے چہرے کس حیثیت کے حامل ہوتے ہیں اور اس میں آپ کو کیا آسانیاں حاصل ہوسکتی ہیں۔"

میں اس گفتگو سے خاصا لطف اندوز ہوتا رہا تھا۔

بہرحال ان تمام تیاریوں کے بعد مجھے ان کے کہنے کے مطابق چوبیس گھنٹے ہی انتظار کرنا پڑا اس دوران انہوں نے تمام کارروائیاں مکمل کرلی تھیں ان کے وسائل بھی شاندار تھے۔ پھر میں ایک طیارے سے اسپین روانہ ہوگیا۔ میرے دل میں بہت سے خیالات تھے بہت سے تصورات ذہن میں جاگزین تھے لیکن بہرحال بعض اوقات اس انداز میں بھی کام ہوتا ہے' میری زندگی کا کوئی اہم مقصد تو تھا نہیں سارے ہی راستے ایک سمت مڑتے تھے چنانچہ مجھے یہ کام کرنے میں بھی دقت نہیں ہورہی تھی البتہ فضا حبیبی کا تصور میرے دل میں کئی بار آیا تھا۔

میڈرڈ ایئرپورٹ پر اتر گیا اور اس کے بعد وہیں سے گرین شیڈو چل پڑا۔

گرین شیڈو خوب صورت ہوٹل تھا جس علاقے میں وہ تھا وہاں اطراف میں رہائشی علاقے پھیلے ہوئے تھے۔ بہت صاف ستھرا اور خوب صورت ہوٹل تھا' میں اس کے شاندار کاؤنٹر پر پہنچ گیا ہوٹل کے عملے کے افراد ادھر ادھر گھوم پھر رہے تھے۔ کاؤنٹر کے پیچھے ایک خوبصورت سی لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ اسپین کے روایتی حسن کا شاہکار..... میں اس کے قریب پہنچا تو وہ میری جانب متوجہ ہوگئی۔

"روم نمبر سات سو بیس" میں نے کہا اور لڑکی نے رجسٹر نکال لیا اس نے رجسٹر میں روم نمبر دیکھا اور پھر بولی۔

"مسٹر آسٹرباک' لیکن سر وہ یہاں موجود نہیں ہیں۔"

میں نے اپنا وہ کارڈ نکال کر اس کے سامنے رکھ دیا جس پر آسٹرباک لکھا ہوا تھا اس نے جھک کر کارڈ دیکھا اور آہستہ سے بولی۔

"ایکسکیوزمی سر' کیا آپ ہی مسٹر آسٹرباک ہیں؟۔"

"ہاں....." میں نے مسکرا کر کہا۔

"ویری گڈ آئی ایم سوری سر' میں سمجھی آپ مسٹر آسٹرباک سے ملنا چاہتے ہیں۔"

"یہ کمرہ میرے نام سے بک ہے اور یہ میرا پاسپورٹ وغیرہ" میں نے لڑکی کو مطمئن کرنے کے لئے وہ تمام کارروائیاں کیں جو اس کے لئے ضروری ہوتی تھیں اس نے شکریہ ادا کرنے کے بعد پورٹر کو طلب کیا اور پورٹر نے مجھے کمرہ نمبر سات سو بیس میں پہنچا دیا۔

پورٹر کو ٹپ دینے کے بعد میں نے کمرے کا دروازہ اندر سے بند کیا اور باتھ روم کی جانب بڑھ گیا۔ طبیعت

کسل سی محسوس ہورہی تھی۔ گرم پانی کے غسل نے یہ کسل دور کردی ان تمام معمولات سے فارغ ہونے کے بعد میں نے وہ فون نمبر ڈائل کیا جو مجھے وہیں سے فراہم کیا گیا تھا اور ریسیور کان سے لگالیا۔ چند لمحات کے بعد مجھے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یس سر فرمایئے۔"

"میں مسٹر لیمی شائن سے ملنا چاہتا ہوں۔"

"آپ کون صاحب بول رہے ہیں؟۔"

"آسٹرباک۔"

دوسری جانب چند لمحات کے لئے خاموشی چھا گئی پھر کہا گیا۔

"مسٹر لیمی شائن اس وقت موجود نہیں ہیں لیکن آپ کا میسج انہیں دے دیا جائے گا۔"

"آپ ان سے صرف اتنا کہہ دیجئے کہ آسٹرباک بیرو ت سے پہنچ چکا ہے۔"

"ایک منٹ سر میں نوٹ کرلوں" دوسری طرف سے آواز آئی اور پھر پوچھا گیا۔

"آپ کا قیام کہاں ہے سر؟۔"

"ہوٹل گرین شیڈ میں۔"

"روم نمبر پلیز۔"

"گرین شیڈ میں روم نمبر سات سو بیس۔"

"تھینک یو سر' اور کوئی حکم؟۔"

"نہیں شکریہ" میں نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ بہرحال میں جانتا تھا کہ یہ ان لوگوں کی احتیاطی کارروائی ہے ورنہ ظاہر ہے میرا انتظار کیا جارہا تھا۔

دوسرے دن الفریڈ" پونے بارہ بجے کا وقت تھا جب کمرہ کے دروازہ پر دستک ہوئی' دروازہ کھلا ہوا تھا میں نے دستک دینے والے کو اندر آنے کے لئے کہا۔

ایک دراز قامت اور کسی قدر بھرے جسم والا نوجوان کمرے میں داخل ہوگیا۔ اچھی شخصیت کا مالک تھا لیکن میری گہری نگاہوں نے اس کا جائزہ لے کر یہ فیصلہ کرلیا تھا کہ اس کے چہرے پر بھی میک اپ ہے لیکن یہ ایسا میک اپ تھا جسے تھوڑی سی گہری نگاہ سے دیکھ کر شناخت کیا جاسکتا تھا اس نے آگے آکر کہا۔

"مجھے لیمی شائن کہتے ہیں۔"

"مسٹر دانش زاری' میں نے مسکرا کر کہا اور اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی' اس نے کہا۔"

"بہتر ہے میں پہلے دروازہ بند کردوں" اور اس کے ساتھ اس نے مڑ کر پہلے دروازہ بند کیا اور پھر میرے قریب آکر بڑی گرمجوشی سے مجھ سے مصافحہ کیا۔

"میرے دوست مسٹر لائش میک۔"

"تشریف رکھیئے۔"

"شکریہ" اس نے کہا اور بیٹھ گیا' چند لمحات خاموشی سے کچھ سوچتا رہا پھر اس نے آہستہ سے کہا "آپ یقین کیجئے مجھے فضا حبیبی کی جانب سے یہ پیغام تو بے شک موصول ہوا تھا لیکن میں ایک فیصد بھی امید نہیں رکھتا تھا کہ آپ یہاں تشریف لائیں گے۔"

"کیوں.....؟۔"

"اس کی وجوہات سے آپ خود واقف ہیں میں تو اس بات پر بے پناہ حیران ہوں کہ آپ آخر آپ کون ہیں' فضا حبیبی اور دوسرے ساتھیوں کا خیال ہے کہ آپ سو فیصدی اسرائیلی نژاد ہیں لیکن نجانے آپ کے اندر کونسی روح حلول کرگئی ہے کہ آپ نے ہمیشہ ہمارے مقاصد کا ساتھ دیا ہے یہ ایک ناقابل یقین سی بات ہے لیکن اب اس وقت مجھے بھی یقین ہوگیا مسٹر لائش میک بات موضوع سے ہٹ کر بھی ہے اور یقینی طور پر کوئی پسندیدہ عمل بھی نہیں کہ میں آپ سے اس بارے میں سوالات کروں کہ آپ آخر ہم لوگوں پر اس قدر کیوں مہربان ہیں۔"

"بہرحال بہت سی باتیں ایسی ہوتی ہیں مسٹر زاری جن کا بتانا مناسب نہیں ہوتا اور آپ ایک اچھے انسان کی حیثیت سے مجھے اس کے لئے مجبور نہیں کریں گے۔"

"قطعی نہیں' قطعی نہیں میں ذاتی طور پر آپ سے یہ سوالات کررہا تھا بہرحال انتہائی معذرت خواہ ہوں اور اب اپنے اس مسئلے کو ختم کرتا ہوں۔"

"مجھے فضا حبیبی کے بارے میں تفصیلات بتایئے۔"

"فضا کو بیروت ہی سے اغوا کیا گیا ہے وہ کچھ ایسے اہم کاغذات لے کر سفر کرنے والی تھی جو تنظیم کے مقاصد کے لئے انتہائی اہم نوعیت کے حامل ہیں اسے ان کاغذات سمیت اغوا کرلیا گیا۔ ہمیں اس کے بارے میں تفصیلات حاصل ہوگئی تھیں اور ہم ان لوگوں کے پیچھے لگ گئے تھے جو فضا حبیبی کے اغوا کنندگان ہیں ہمیں بادل نخواستہ ہی یہاں آنا پڑا فضا کو کسی طرح موقع مل گیا اس نے مجھ سے رابطہ قائم کرکے آپ کا نام لیا۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"کیا آپ کو علم ہے کہ فضا جیبی کو اسپین میں کہاں رکھا گیا ہے؟۔"

"ہم بڑی برق رفتاری سے کام کرتے رہے ہیں' وہ یہیں ایک خاص علاقے میں مقیم ہیں ان کی موجودہ رہائشگاہ ایک بنگلہ ہے جس کے گرد سخت حفاظتی اقدامات کئے گئے ہیں یہ بنگلہ کیا ہے ایک طرح کا یوں سمجھ لیجئے کہ فارم ہاؤس ہے جو شہری علاقے سے ذرا سا ہٹ کر ہے۔ ہم نے اس سلسلے میں بہت سی کوششیں کی ہیں لیکن اس طرح کہ ان کے علم میں نہ آئے' البتہ یہ اندازہ ہم نے لگالیا ہے کہ اس فارم ہاؤس میں داخلہ آسان کام نہیں ہے اس کے گرد بے شمار افراد پہرہ دیتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ہی کچھ اور لوگ بھی ہیں جو اس کی نگرانی کرتے ہیں ویسے فضا جیبی یہاں پر جس شخص کی تحویل میں ہے میرا مطلب ہے ان تمام لوگوں کو کنٹرول کرنے والا جو شخص ہے اس کا نام ڈین ہیوسا ہے اور وہ اسرائیلی نژاد نہیں ہے۔"

"ڈین ہیوسا یہ نام کچھ کان آشنا معلوم ہوتا ہے۔"

"افسوس ہم اس کے بارے میں زیادہ نہیں جانتے لیکن بہت خطرناک آدمی ہے وہ لوگ شاید فضا جیبی پر تشدد کررہے ہیں اور اس سے کچھ معلومات حاصل کرنا چاہ رہے ہیں۔"

"ہوں' میرے لئے کیا حکم ہے مسٹر دانش زاری؟۔"

"اب تو یوں سمجھ لیجئے مسٹر لائش میک کہ یہ سارا مسئلہ آپ کے سپرد کردیا گیا ہے آپ جس طرح مناسب سمجھیں ہم تو آپ کے معاون کے طور پر کام کرنا چاہتے ہیں ویسے میں آپ سے عرض نہیں کرسکتا کہ فضا جیبی سے ہمارے کس قسم کے ذہنی روابط ہیں اس کی ذات کو اگر کوئی نقصان پہنچا تو یہاں ہم میں سے ہر شخص اپنی زندگی ختم کرنے پر آمادہ ہوجائے گا۔ لیکن ہمارے لئے جو احکامات ہیں ہم ان سے نہیں ہٹ سکے۔"

"آپ کا قیام کہاں ہے؟۔"

"میں نے قیام کے لئے ایک الگ ہی جگہ منتخب کی ہے ہوٹل وغیرہ میں ہم کسی کی نگاہوں میں آسکتے ہیں لیکن جس رہائشگاہ کو ہم نے حاصل کیا ہے وہاں ہم ان لوگوں کی نگاہوں سے محفوظ ہیں مسٹر لائش میک آپ براہ کرم مجھے یہ بتائیے کہ ہمیں آپ کے لئے کیا کرنا ہے۔"

"فی الحال مجھے سوچنے کا موقع دیا جائے البتہ اس علاقے کے بارے میں مجھے تفصیل بتادیں تو بہت اچھا ہوگا۔ اور اس جگہ کے بارے میں بھی جہاں میں آپ سے ملاقات کرسکتا ہوں۔"

"ٹھیک ہے" اس نے کہا اور مجھے اس کے سلسلے میں تفصیلات بتاتا رہا۔

میں نے ان تفصیلات کو ذہن نشین کرلیا تھا بہرحال فضا جیبی کے لئے مجھے یہاں بہت کچھ کرنا تھا ان لوگوں نے بھی بڑی متم ظریفی کا ثبوت دیا تھا ایک دشمن سے دوستی چاہتے تھے اب بھلا ان بے چاروں کو کیا معلوم کہ میری اصلیت کیا ہے لیکن اتنا بڑا بھروسہ کرلیا تھا انہوں نے مجھ پر حالانکہ یہاں میں ان لوگوں کے لئے مصیبت بھی بن سکتا تھا اور فضا جیبی کے لئے انہیں میری ذات سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا لیکن ظاہر ہے یہ اصلیت نہیں تھی۔ یہ دوسری بات ہے کہ میں اپنے آپ کو کسی قیمت پر ڈس کلوز نہیں کرسکتا تھا بہرحال اس کے بعد میں نے کام شروع کردیا۔

سب سے پہلے میڈرڈ کے ان علاقوں کی پوری طرح دیکھ بھال کی جن سے میرا واسطہ پڑ سکتا تھا خفیہ طور پر اس علاقے کا دورہ بھی کیا جہاں دانش زاری رہتا تھا۔ اچھی جگہ حاصل کی تھی انہوں نے' اور اس کے بعد دانش زاری کے بتائے ہوئے پتا کے مطابق اس فارم ہاؤس کا جائزہ بھی لیا' جس کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ فضا جیبی کو اس فارم ہاؤس میں رکھا گیا ہے دانش زاری کا کہنا بالکل درست تھا فارم ہاؤس کے گرد سخت پہرے کا بندوبست کیا گیا تھا بات کچھ سمجھ میں نہیں آتی تھی کہ فضا جیبی کو اسپین میں رکھنے کی کیا ضرورت پیش آگئی تھی انہیں' اگر وہ اسے مل ابیب لے جاتے تو زیادہ پرسکون طریقے سے کام کرسکتے تھے بہرحال یہ تمام جائزہ لینے کے بعد میں واپس پلٹ ہی رہا تھا کہ میں نے ایک لینڈ روور میں ایک شخص کو دیکھا اور میرے ذہن کو شدید جھٹکا لگا۔ اچانک ہی مجھے ڈین ہیوسا یاد آگیا۔

ڈین ہیوسا "نسلا" پر نکالی تھا لیکن ذات کا یہودی اسے بے حد خطرناک انسان سمجھا جاتا تھا تل ابیب میں میری اس سے باقاعدہ ملاقات ہوئی تھی لیکن شاید نام نہیں بتایا گیا تھا۔ ہم دونوں ایک دوسرے کے صورت سے آشنا تھے اچانک ہی میرے ذہن میں ایک نئی

کلبلاہٹ ہونے لگی۔ بات فضا جیبی کی بازیابی کی تھی اور کسی کو علم نہیں ہے کہ میں یہاں موجود ہوں ان میں اگر ڈین ہیوسا کی شناسائی سے فائدہ اٹھایا جائے تو یہ بہت مناسب ہوگا اور اس کے ساتھ ہی میرے ذہن کے دریچے کھلتے چلے گئے فضا جیبی نے اس وقت خاص طور سے میری مدد کس لئے مانگی تھی۔ یہ بات اب میری سمجھ میں آئی تھی۔ بہت بڑا انحصار کرلیا تھا اس نے مجھ پر' لیکن میں اسے مایوس نہیں کروں گا' میں نے سوچا۔

ڈین ہیوسا کا جائزہ لینے کے بعد میں واپس پلٹ پڑا اور انتہائی محتاط انداز میں سفر کرتا ہوا ایک بار پھر اس مکان پر پہنچ گیا جس میں دانش زاری کے ملنے کے امکانات تھے۔

یہاں کا ماحول بھی بڑا سنسنی خیز تھا اور یہاں بھی کسی بیرونی شخص کی آمد کے بارے میں پوری پوری نگہداشت رکھی جاتی تھی' مجھے بڑے محتاط انداز میں خوش آمدید کہا گیا اور اس کے بعد مجھے دانش زاری کے سامنے پہنچادیا گیا جس نے بڑے پرجوش اور پرتپاک انداز میں میرا استقبال کیا تھا۔

"آپ اس طرح یہاں پہنچ جائیں گے ہمارے تصور میں بھی نہیں تھا مسٹر لائش میک آپ یقین کیجئے ہم اس وقت بھی آپ ہی کے بارے میں بات کررہے تھے اور اس بات پر شدید حیرت کا اظہار کررہے تھے کہ ہمارے دشمنوں کی صف میں ایک ایسا شخص بھی ہے جو دشمن ہونے کے باوجود دوست ہے کوئی اس بات کا فیصلہ نہیں کرپارہا تھا کہ ایسا کیسے ممکن ہے لیکن فضا جیبی پر ہم لوگ اندھا اعتماد کرتے ہیں۔ وہ بے حد ذہین خاتون ہیں اور انہوں نے تنظیم کے لئے جو کچھ کیا ہے وہ بعض جگہ ناقابل یقین حد تک سنسنی خیز ہوجاتا ہے خیر یہ سب کچھ تو اپنی جگہ آپ یہ فرمائیے کہ اس وقت آپ کا یہاں آنا اتفاقیہ ہی ہے یا پھر کچھ احکامات ہیں آپ کے پاس ہمارے لئے۔"

"میں آپ سے تنہائی میں گفتگو کرنا چاہتا ہوں مسٹر زاری" میں نے کہا اور زاری کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

اس وقت یہاں چھ افراد موجود تھے جن میں دو خواتین ایک مسٹر زاری اور دوسرے ایک اور صاحب تھے زاری نے مسکرا کر کہا۔

"مسٹر لائش میک آپ مجھے تنہائی سمجھئے اصل میں اس وقت جو چار افراد یہاں موجود ہیں وہ سب ایک دوسرے کے جسم کا حصہ ہیں ہمارے دل و دماغ ہاتھ پاؤں سب ایک ساتھ ہیں اور ہم ایک دوسرے پر نہایت بھروسہ کرتے ہیں آپ براہ مہربانی بے دھڑک وہ بات کرسکتے ہیں' جو آپ کرنا چاہتے ہیں۔"

"مسٹر دانش زاری' اصل میں بہت بعد میں یہ بات میری سمجھ میں آئی کہ فضا جیبی نے میرا انتخاب کیوں کیا ہے' میں اسے فضا جیبی کی ذہانت بھی قرار دیتا ہوں بات یہ ہے کہ جیسا کہ آپ کے علم میں ہے میرا تعلق موساد سے ہے اور میں موساد کے لئے کام کرتا ہوں لیکن جہاں تک فضا جیبی کا مسئلہ ہے میں نے ان کے لئے جو کچھ کیا وہ ایک ذاتی نوعیت کی بات ہے اس وقت فضا جیبی نے مجھے یہاں بلانا کس لئے ضروری سمجھا وہ اب میرے علم میں آیا ہے اصل میں یہ شخص جس کا نام ڈین ہیوسا ہے موساد ہی کے ایک ڈیپارٹمنٹ سے تعلق رکھتا ہے اور میری اس سے بھرپور شناسائی ہے ڈین ہیوسا کو یہاں فضا جیبی کے معاملات کا نگراں بنایا گیا ہے ہم اپنے طور پر فضا جیبی کی رہائی کے لئے کوشش کرسکتے ہیں۔ لیکن اس بات کا جائزہ بھی بخوبی لے چکا ہوں کہ وہاں ان لوگوں نے پہرے کا سخت بندوبست کیا ہوا ہے' اور اگر ہم لوگ کسی طرح وہاں ریڈ بھی کرتے ہیں تو لازمی امر ہے کہ ہمیں شدید جانی نقصان اٹھانا پڑے گا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ہمیں اس میں کامیابی نہیں حاصل ہوگی۔ لیکن اگر فضا جیبی کو بچانے کے لئے ہمیں بہت سارے افراد کی قربانی دینی پڑے تو پھر ایک طرح سے میرا یہاں آنا تو بے مقصد ہی ہوجاتا ہے۔"

وہ سب بغور میری باتیں سن رہے تھے دانش زاری نے کہا۔

"تو پھر کوئی اور منصوبہ آپ کے ذہن میں ہے مسٹر لائش میک؟۔"

"ہاں....."

"کیا.....؟۔"

"میں ڈین ہیوسا سے مل لیتا ہوں۔"

"آپ..... آپ.....؟۔"

"ہاں..... بیوت سے چلتے ہوئے میں نے وہاں سے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

روانگی کا ایک خاص طریقہ کار اختیار کیا ہے یعنی میں نے وہاں یہ تاثر دیا ہے کہ میں خود اپنی مرضی سے کہیں باہر نہیں جارہا بلکہ مجھے اغوا کیا گیا ہے اور اس سلسلے میں تنظیم کے افراد نے ہی میری مدد کی ہے اگر میں یہاں ڈین ہیوسا کے سامنے نمودار ہو بھی جاؤں گا تو میں آسانی سے اپنے یہاں پہنچنے کا جواز پیش کرسکتا ہوں اور یہ کہہ سکتا ہوں کہ کچھ نامعلوم افراد مجھے یہاں لے آئے تھے بلکہ ایک خوب صورت منصوبہ میرے ذہن میں ہے میں ان سے یہ کہوں گا کہ مجھے اغوا کرنے والے نہایت پراسرار ذرائع اختیار کرکے یہاں تک پہنچے ہیں وہ میرے عوض فضا حبیبی کی رہائی چاہتے تھے۔ اور اس سلسلے میں ڈین ہیوسا سے گفتگو کرنا چاہتے تھے لیکن میں نے انہیں اس کا موقع نہیں دیا اور ان کے چنگل سے نکل بھاگا اس طرح میں فضا حبیبی کے قریب پہنچ جاؤں گا اور اسے رہا کرانے کی کوشش کروں گا لیکن اس کے لئے مجھے آپ سے رابطے کا کوئی ایسا ذریعہ چاہیئے جس سے میں کہیں بھی کسی بھی جگہ آپ سے مل سکوں۔"

ان لوگوں کے چہرے بڑے پر تجسس اور سنسنی کا شکار ہوگئے تھے میں جانتا تھا کہ ان کی یہ کیفیت صرف اس وجہ سے ہے کہ وہ لوگ مجھے دشمن کا آدمی سمجھتے تھے اس کے باوجود میں یہ سب کچھ کررہا تھا دانش زاری نے کہا۔

"ڈین ہیوسا سے ملاقات کرنے کے بعد اگر آپ فضا حبیبی کو رہا کرانے کی کوشش کریں گے جناب تو کیا موساد میں آپ کی شرکت مشکوک نہیں ہوجائے گی؟۔"

"مسٹر دانش زاری آپ یہ بتایئے کہ کیا آپ کے پاس کوئی ایسا ذریعہ موجود ہے جس سے میں آپ سے رابطہ قائم کرسکوں باقی تمام معاملات آپ میری ذات کے لئے چھوڑ دیجئے۔"

"میں خلوص دل سے آپ پر پورا پورا بھروسہ کرتے ہوئے یہ سب کارروائی کررہا ہوں آپ کو ایسے تھنے ٹرانسمیٹر فراہم کرسکتے ہیں جن سے ہمارا آپ کا رابطہ رہے۔"

"بس مجھے وہی ٹرانسمیٹر درکار رہیں" میں نے جواب دیا اور دانش زاری نے مجھے ٹرانسمیٹر سیٹ کا ایک حصہ دے دیا۔ یہ بہت جدید ٹرانسمیٹر تھا۔

"میں آگے کے معاملات سے آپ کو اس پر آگاہ کرتا رہوں گا اور آپ میری ہدایت پر عمل کیجئے گا۔"

"بہت بہتر۔" دانش زاری نے مودبانہ انداز میں کہا اس کے بعد دانش زاری کے پاس رکنے کا کوئی جواز نہیں تھا میں وہاں سے واپس چل پڑا اور اپنی رہائش گاہ پہنچ گیا میری ذہن میں جس منصوبے نے جنم لیا تھا میں اس پر عمل کرنے کے لئے پوری طرح تیار تھا اور اس کی نوک پلک سنوار کر اپنے کام کا آغاز کرنا چاہتا تھا ویسے جب بھی غور کرتا اس بات میں بڑی دلچسپی محسوس ہوتی تھی کہ فلسطین کے اہم ترین نمائندے ایک اسرائیلی ایجنٹ سے اپنے کسی مسئلے میں امداد لے رہے تھے یہ بھی اللہ کا کرم ہی تھا کہ میرے دشمن بھی مجھ پر اعتماد کرنے لگے تھے دل کے گوشوں میں جب بھی آفتاب کمال کا خیال آتا ایک ہوک سی ہونے لگتی تھی اور میں اس کے بارے میں سوچوں میں ڈوب جاتا تھا لیکن بہرحال اب عمل کا دور تھا۔ سوچوں سے کام نہیں چل سکتا تھا مجھے ایک انتہائی مشکل اور اہم مشن سرانجام دینا تھا بالآخر تمام نوک پلک درست کرنے کے بعد میں نے اپنے سلسلے میں آگے بڑھنے کا فیصلہ کرلیا اور پھر ایک مناسب وقت دیکھ کر میں اس علاقے میں پہنچ گیا جہاں دانش زاری کے بتائے ہوئے پروگرام کے مطابق فضا حبیبی کی موجودگی کے امکانات تھے میں نے مکمل طور سے جائزہ لیا اور یہ سب کچھ درست محسوس ہوا جس کے بارے میں مجھے اطلاعات فراہم کی گئی تھیں اب میری اولین خواہش یہ تھی کہ کسی بھی طرح میری ملاقات اس شخص سے ہوجائے جس کے ذریعے میں اپنے اس پروگرام کو فائنل کرنا چاہتا تھا۔

ڈین ہیوسا یہاں تو مجھے نہیں مل سکا لیکن میری انتہائی کوششوں سے بالآخر میں اسے ایک کلب میں پانے میں کامیاب ہوگیا۔ ڈین ہیوسا مجھے اس میک اپ میں نہیں پہچان سکتا تھا جو میرے چہرے پر تھا اس نے نہایت سرد مہری سے مجھے دیکھا اور میں نے اس سے کہا۔

"آپ یقینی طور پر مجھے نہیں پہچان سکے ہوں گے مسٹر ڈین ہیوسا لیکن خوش قسمتی سے میں آپ کا شناسا ہوں۔"

اس نے خشک لہجے میں کہا "میں نہیں جانتا آپ کون ہیں اور نہ ہی میں اجنبیوں سے بے تکلف ہونا پسند کرتا ہوں۔"

"لیکن میں نے آپ کو آپ کے صحیح نام سے مخاطب کیا ہے ناں؟۔"

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے بہت سے لوگ بہت سے لوگوں کے صحیح نام سے آشنا ہوجاتے ہیں' اس کا مقصد یہ تو نہیں ہے کہ وہ ان کے دوست یا رشتے دار ہی ہوں۔"

"لیکن میں آپ کا دوست بھی ہوں اور رشتے دار بھی۔"

"کیا رشتہ ہے میرا آپ سے؟۔"

"سب سے پہلے تو مذہب کا رشتہ اس کے بعد مشن کا رشتہ ہم اور آپ ایک ہی منزل کے راہی ہیں۔"

میرے ان الفاظ پر وہ چونک پڑا اور خاموش نگاہوں سے مجھے دیکھتا رہا جیسے میرے آگے گفتگو کرنے کا منتظر ہو میں نے کہا۔

"مسٹر ڈین ہیوسا' یہ بھی صرف ایک اتفاق ہے کہ میں آپ کے مشن سے منسلک ہوگیا ہوں۔"

"دیکھیے مسٹر پہلی بات تو یہ کہ آپ نے مجھے اپنا نام بھی نہیں بتایا دوسری بات یہ کہ میرے اجتناب کے باوجود آپ زبردستی مجھ سے بے تکلف ہونے کی کوشش کررہے ہیں' آخری بار آپ سے یہ کہہ رہا ہوں کہ یا تو اپنے بارے میں ایک لمحے میں مکمل تفصیلات بتائیں یا پھر میرے ظرف کو آزمانے سے گریز کریں۔"

"ڈیئر ٹمنٹ اولائش میک۔" میں نے کہا اور ڈین ہیوسا کے عضلات میں نمایاں تبدیلی محسوس ہوئی' وہ جبڑے بھینچ مجھے دیکھتا رہا پھر اس نے کہا۔

"جی آگے کہئے۔"

"میں نے اپنا تعارف کرایا ہے۔"

"آپ لائش میک ہیں؟۔"

"ہاں۔"

"لیکن میرا خیال ہے میں لائش میک کو بائی فیس پہچانتا ہوں۔"

"میک اپ کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟۔" میں نے کہا اور وہ بغور مجھے دیکھتا رہا پھر اچانک اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی

"لائش میک ایسا نام نہیں ہے جسے میں آسانی سے نظر انداز کردوں اور اب آپ نے مجھ سے میری مصروفیات ترک کرا کے مجھے اپنی جانب راغب کرلیا ہے"

"آیئے۔" ڈین ہیوسا نے کہا اور میں اس کے ساتھ باہر نکل آیا' کلب کے باہر اس کی خوبصورت کار کھڑی ہوئی تھی' پتا نہیں میڈرڈ میں انہوں نے کیا کیا انتظامات کررکھے تھے' یہ بلٹ پروف کار تھی جس میں وہ مجھے لے کر چل پڑا اور اس کی منزل وہی فارم ہاؤس تھی جس کے بارے میں مجھے معلومات بھی تھیں اور میں وہاں کا جائزہ بھی لے چکا تھا فارم ہاؤس کے اردگرد مسلسل پہرہ لگا ہوا تھا ڈین ہیوسا کار سے اترنے کے بعد اصل عمارت میں داخل ہوگیا اور پھر ایک کمرے میں پہنچ کر بولا۔

"ڈیئر لائش میک پہلے میں تمہارے اصل چہرے کو دیکھنا چاہتا ہوں تاکہ بعد میں تم سے صحیح انداز میں گفتگو کی جائے۔"

"ٹھیک ہے لیکن مجھے دوبارہ میک اپ کرنا ہوگا۔" میں نے کہا

"میں اس کی سہولتیں تمہیں فراہم کردوں گا۔"

ڈین ہیوسا اپنا اطمینان کرلینا چاہتا تھا چنانچہ میں نے اپنے چہرے سے وہ معمولی سا میک اپ اتار دیا جس کے بعد لائش میک والی صورت نمایاں ہوجاتی تھی۔ ڈین ہیوسا اپنی جگہ سے اٹھا اور بڑی گرمجوشی سے مجھ سے بغلگیر ہوگیا اس نے کہا۔

"آئی ایم سوری مسٹر لائش میک حقیقت یہ ہے کہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جو آپ کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اس دوران آپ نے بہت مختصر وقت میں اپنا جو مقام بنالیا ہے میں بھی اس کے بارے میں جانتا ہوں اور آپ یقین کیجئے کہ بارہا میں نے اپنے ساتھیوں سے آپ کے سلسلے میں ڈسکس کیا ہے مجھے انتہائی خوشی ہے کہ اس طرح یہاں میڈرڈ میں میں ہی آپ سے ملاقات ہوگئی آپ اسپین کب آئے؟۔"

"مسٹر ڈین ہیوسا' یہ ایک طویل سلسلہ ہے' کیا آپ اس بات کا اعتراف کرنے سے گریز کریں گے کہ فلسطینی جاموسہ فضا حبیبی آپ کی تحویل میں ہے۔" ڈین ہیوسا نے مسکراتے ہوئے گردن ہلائی اور بولا۔

"اگر آپ کی جگہ کوئی اور یہ الفاظ کہتا تو شاید مجھے تعجب ہوتا' لیکن میں جانتا ہوں کہ اس وقت مسٹر لائش میک میرے سامنے ہیں۔"

"نہ صرف آپ کے سامنے مسٹر ڈین ہیوسا بلکہ یوں سمجھ لیجیے کہ فضا حبیبی کے اغوا کے بعد ہی مجھے ان واقعات کا شاخسانہ بھگتنا پڑا ہے۔"

"کیا مطلب؟۔"

"کچھ لوگوں نے مجھے اس لیے اغوا کیا کہ میرے

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ذریعے فضا جبیں کو حاصل کیا جائے۔؟"

"کیا مطلب؟" ڈین ہیروسا بری طرح اچھل پڑا۔

"مطلب یہ کہ مجھے اپنے قبضے میں کرنے کے بعد وہ یہ چاہتے تھے کہ فضا جبیں کے معاملے میں آپ سے مذاکرات کیے جائیں اور میرے بدلے فضا جبیں کی رہائی کا مطالبہ کیا جائے۔"

"میں جانتا ہوں کہ اس سلسلے کو نہایت خفیہ رکھا گیا تھا' لیکن واقعی کمال ہے مسٹر لائش میک' یہ تو ایک بہت بڑا کام ہوا اگر آپ ان لوگوں کے چنگل میں پھنسے رہتے تو شاید ہمیں فضا جبیں کو آزاد کرنا پڑتا کیونکہ آپ ہمارے لیے بہت قیمتی حیثیت رکھتے ہیں۔"

"کہاں ہے وہ لڑکی اور کیا معلومات حاصل کیں آپ نے اس سے؟"

"اب آپ یہاں آرام سے کچھ وقت گزاریے' میں آپ کو یہاں سے کہیں نہیں جانے دوں گا' آپ جیسی شخصیت جس کی میں دل سے عزت اور قدر کرتا ہوں مجھ تک پہنچی ہے یہ میری عزت افزائی ہے۔"

"فضا جبیں سے آپ کو جو معلومات حاصل کرنا تھیں وہ حاصل ہو گئیں؟"

"بہت سخت لڑکی ہے یہ لوگ جانوروں سے بھی زیادہ بدتر ہیں اگر جانوروں پر بھی اتنا تشدد کیا جائے تو وہ زبان کھولنے پر آمادہ ہو جائیں لیکن وہ غیر انسانی صفات کی مالک ہے۔"

میرے دل کو ایک دھچکا سا لگا اس کا مقصد ہے کہ ان لوگوں نے فضا جبیں پر ٹھیک ٹھاک تشدد کیا ہے' بہر طور یہ غمناک بات تھی۔ وہ نرم و نازک سی خوبصورت لڑکی میری نگاہوں میں گھوم گئی جو بظاہر نسوانیت اور دلکشی کا ایک ایسا پیکر تھی جسے دیکھ کر صرف پوجا جا سکے' لیکن اس کے اصل کارنامے جو کچھ بھی تھے تھوڑا سا میرے علم میں آچکا تھا اور میں اسے داد دیتا تھا کہ ایسی نرم و نازک شخصیت اپنے وطن کی بقاء کے لیے اس قدر جدوجہد کر رہی ہے' بہر طور اس کا انتظام لوں گا' ایک عجیب و غریب اور دلچسپ پچویشن آگئی تھی۔ ڈین ہیروسا مجھ پر پورا اعتماد کر رہا تھا۔ لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ مستقبل میں اس پر کیا قیامت ٹوٹنے والی ہے' میں نے موجودہ صورت حال کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے چہرے پر وہی میک اپ کر لیا جس میک اپ میں' میں ڈین ہیروسا کے پاس پہنچا تھا اور اس سلسلے میں ڈین ہیروسا نے مجھے تمام لوازمات فراہم کر دیے تھے۔ اس کے بعد میری خواہش پر اس نے مجھے فضا جبیں کے سامنے پیش کیا۔

فضا جبیں ایک زیر زمین تہہ خانے میں قید تھی' یہ تہہ خانہ درحقیقت عقوبت خانہ تھا جہاں ایسے آلات نظر آرہے تھے جو اذیتیں دینے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ فضا جبیں کے بدن پر جھیے تھے جھول رہے تھے یہاں تک اس کے ساتھ بہت وحشیانہ سلوک کیا گیا تھا' چہرے پر جگہ جگہ نیل کے نشانات پڑے ہوئے تھے۔ جسم پر پہنے ہوئے کپڑوں پر خون کی سرخ دھاریاں ابھری ہوئی تھیں' مجھے اپنے ذہن پر قابو پانا مشکل ہو گیا' میں نے دانت کچکچا کر اپنے آپ کو کسی شدید اعصابی کیفیت سے بچانے کی کوشش کی اور اپنے آپ پر قابو پانے لگا۔ ڈین ہیروسا میرے احساسات سے بے نیاز آہستہ آہستہ چلتا ہوا فضا جبیں کے سامنے پہنچ گیا' فضا جبیں زنجیروں سے بندھی ہوئی بیٹھی تھی۔ اس کے چہرے پر مردنی چھائی ہوئی تھی۔ ڈین ہیروسا نے اس کے قریب پہنچ کر کہا۔

"کھڑی ہو جاؤ" فضا جبیں نے نگاہیں اٹھا کر ڈین کو دیکھا اور پھر آہستہ سے کھڑی ہو گئی۔ لیکن اس کے چہرے پر جو سختی پیدا ہوئی تھی' میں اسے تحسین آمیز نگاہوں سے دیکھنے پر مجبور ہو گیا۔

"تمہارے احکامات اس حد تک ماننا میرے لیے یوں ضروری ہے کہ بہرطور میرے اندر زندہ رہنے کی خواہش ہے۔"

"بعض خواہشیں ایسی ہوتی ہیں مس جبیں جن کی تکمیل ممکن نہیں ہوتی۔"

فضا جبیں کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ اس نے کہا۔

"جب تنظیم کے لیے کام کرنے کا حلف اٹھایا جاتا ہے ناں مسٹر ڈین ہیروسا تو اس میں یہ کہا جاتا ہے کہ اپنی سانسوں کا ہر لمحہ اپنے مشن کو سونپ دوں گی' اور میں نے یہ الفاظ حلف اٹھاتے ہوئے کہے تھے' جب انسان اس حد تک اپنے آپ کو کسی مسلک میں ملوث کر لیتا ہے' تو پھر مسٹر ڈین ہیروسا یہ جسمانی معاملات کچھ نہیں رہتے' زندگی کبھی اور کسی بھی لمحے ختم ہو جائے' آرزو تو ہوتی ہے جینے کی لیکن اگر وہ زندگی اپنے کسی مقصد کے تحت قربان ہو جائے تو پھر افسوس نہیں ہوتا۔"

"لیکن اب میں نے ایک اور فیصلہ کیا ہے مس فضا جبیں۔"

"کیا؟" فضا جبیں نے بے خوفی سے پوچھا۔

"ان سے ملو کیسی شخصیت ہے؟" ڈین ہیروسا نے

میری جانب اشارہ کر کے کہا اور فضا جبیں تمسخرانہ نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگی۔

"کیا کہہ سکتی ہو؟"

"بہت شوقین انسان ہیں یہ' مس فضا جبیں اور ان کی خواہش ہے کہ آپ کو ان کے سپرد کیا جائے۔"

"مطلب؟"

"مطلب یہ کہ ان کے شوق کی تکمیل اب آپ کریں گی" فضا جبیں کے چہرے پر شدید کرب کے آثار نمودار ہو گئے۔ اس نے کہا۔

"اگر میری عزت کے گاہک بننا چاہتے ہو تو میں تمہیں چیلنج کر رہی ہوں کہ یہ تمہارے لیے ممکن نہیں ہو گا' مجھے وہ طریقہ آتا ہے کہ میں اپنی عزت بچانے کے لیے جان دے دوں' تم یقین کرو تم مجھے نہیں روک سکو گے۔"

"اور اگر میں روک کر دکھا دوں تو۔"

"چیلنج کر چکی ہوں۔ چیلنج کا مطلب چیلنج ہی ہوتا ہے" ڈین ہیروسا نے مسکراتی نگاہوں سے مجھے دیکھا اور بولا۔

"سر میں آپ کے سامنے گستاخی کی جرات نہیں کر سکتا' لیکن کیا آپ کی طرف سے اس لڑکی کے چیلنج کو قبول کر لوں۔"

"ضرور" میں نے فوراً ہی کسی خیال کے تحت کہا اور ڈین ہیروسا ہنس پڑا۔ فضا جبیں کی آنکھوں میں جنون نظر آرہا تھا' اس نے مجھے گھورتے ہوئے کہا۔

"نہ میں تمہیں گالی دوں گی' نہ کوئی ایسا لفظ کہوں گی جو تمہارے شایان شان ہو لیکن جو تماشہ تم دیکھو گے' وہ یقینی طور پر تمہیں اجنبی محسوس ہو گا۔"

"میں وہ تماشہ دیکھنا چاہتا ہوں مس جبیں" میں نے ہنس کر کہا اور ڈین ہیروسا اس بات سے بہت زیادہ خوش ہو گیا کہ اس نے جو تجویز پیش کی تھی میں نے اسے منظور کر لیا ہے ویسے بھی وہ بنا چکا تھا کہ وہ میرے پر ستاروں میں سے ہے' اس نے مجھ سے مشورہ کیے بغیر یہ تجویز رکھ دی تھی لیکن میں یہ محسوس کر رہا تھا کہ اس طرح مجھے فضا جبیں کے ساتھ تنہائی حاصل ہو سکتی ہے۔"

"ٹھیک ہے مس جبیں آج کی رات آپ کے لیے وہ ارمان بھری رات ہو گی جو آپ کی زندگی میں آج تک نہیں آئی۔"

فضا جبیں تلخی سے مسکرا کر خاموش ہو گئی تھی۔ ڈین ہیروسا نے مجھ سے کہا۔

"آیئے' آپ مل لیے اس عورت سے چلیں۔" میں واپس چل پڑا کچھ دیر کے بعد ہم ایک کمرے میں پہنچ گئے۔

"آئی ایم سوری سر' لیکن آپ یقین کیجیے کہ میں اس کے سلسلے میں ذہنی اذیتوں کا شکار ہوں ہم نے ہر وہ ممکن کوشش کر ڈالی ہے جس کے تحت وہ اپنی زبان کھول دے لیکن عجیب دیوانی عورت ہے یوں لگتا ہے جیسے وہ کسی بات کی فکر ہی نہ کرتی ہو' بس اس پر ایک جنون سوار ہے اور وہ اس جنون کے تحت یہاں وقت گزار رہی ہے۔ ہم نے کیا کچھ نہیں کر لیا اس کے ساتھ۔"

"اس سے پہلے کبھی اسے اس قسم کی آزمائش میں ڈالا گیا۔؟"

"نہیں سر' اس کی اجازت نہیں ہے آپ تو ڈیپارٹمنٹ "او" کے انچارج ہیں آپ کو معلوم ہے۔"

"ہاں اس کی کچھ وجوہات ہیں اس طرح ہم اپنی جاسوساؤں کو بھی ان سے بچانا چاہتے ہیں۔"

"یقیناً" یقیناً" یہ معاہدہ ابھی ہمارے درمیان برقرار ہے" ڈین ہیروسا نے جواب دیا۔

"لیکن جو کچھ تم نے کہا ہے۔"

"سر اس کے بعد اس لڑکی کو زندہ نہیں رکھنا چنانچہ یہ بات باہر کہیں نہیں جائے گی۔"

شام کو چار بجے کے وقت اچانک کسی کی آمد کی اطلاع ملی میں اپنے کمرے میں تھا اس کمرے میں جو ان لوگوں نے میرے لیے منتخب کر دیا تھا اور یہاں مجھے تمام انتظامات کے تحت آسائشیں فراہم کی گئیں تھیں۔ ڈین ہیروسا میرے پاس آیا تھا اس نے کہا۔

"سر آپ میڈم ارل سیڈنا سے واقف ہیں؟"

ارل سیڈنا' یہ نیا نام ہے میرے لیے۔"

"یقیناً" یہ نام ہی ہو گا' اس لیے کہ یہ خاتون ابھی کچھ عرصے پہلے موساد میں شامل ہوئی ہیں اور عجیب و غریب صفات کی مالک قرار دی جاتی ہیں' نجانے یہاں ان کی آمد کس سلسلے میں ہے' لیکن مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میڈم ارل سیڈنا کا پرجوش اور پرتپاک استقبال کروں۔"

"کیا انہیں لینے جانا ہے؟"

"نہیں بلکہ وہ آچکی ہیں اور وزٹ پر یہاں پہنچنے والی ہیں۔"

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"ان کی آمد کا کوئی خاص مقصد ہوگا؟۔"

"نہیں کوئی خاص مقصد نہیں ہے' بس یہ دورہ کررہی ہیں کہا جاتا ہے کہ مستقبل میں ہوسکتا ہے موساد کی سربراہی انہیں سونپ دی جائے' یعنی ہم سب ان کے ماتحت ہوں گے۔"

"تب تو بہت بڑی شخصیت ہیں مس ارل سیڈنا' مس ہی ہیں نا۔؟"

"یہ تو مجھے نہیں معلوم' میں خود بھی ان سے کبھی نہیں ملا ہوں۔"

"کس وقت آرہی ہیں؟"

"اب سے آدھے گھنٹے کے بعد' میں چاہتا ہوں کہ آپ بھی ان کا استقبال کریں۔"

میں تیار ہوگیا تھا' پتا نہیں کون شخصیت ہے یہ' بہر طور میرے ذہن میں اس کا تصور ضرور جاگا تھا' ویسے آج فضا جیبی کے سلسلے میں جو کچھ کرنا تھا میں چاہتا تھا کہ اس میں کوئی دقت پیش نہ آئے' بہرحال ان میڈم ارل سیڈنا سے بھی مل لیا جائے' دیکھیں ان کی کیا شخصیت ہے۔ اور پھر جب ہم نے اس عمارت کے بیرونی حصے میں ارل سیڈنا کا استقبال کیا تو میری آنکھیں چکا چوند ہوگئیں۔ عمر تقریباً" اٹھا میس سال قدو قامت اور موزونیت کے بارے میں صحیح الفاظ کا استعمال تک مشکل۔ رنگ دودھ کی طرح سفید۔ اور سب سے حیرت ناک بات جو اس کی شخصیت میں تھی وہ اس کی آنکھوں کی پتلیوں کا رنگ تھا۔ لیکن دوسرے لمحے میں نے اپنی یہ حیرت رفع کرلی اس دور میں کونٹیکٹ لینسیس ہر طرح کے رنگوں میں آتے ہیں۔ ہوسکتا ہے اس نے بھی کونٹیکٹ لینس لگائے ہوں۔ عنابی رنگ کی یہ پتلیاں اپنے اندر ایک ایسی کشش رکھتی تھیں کہ انسان انہیں دیکھ کر مسحور ہوجائے۔ لیکن اس کی آنکھوں کی کیفیت بھوکی بلی جیسی تھی۔

ڈین ہیروسا نے میرا تعارف اس سے کرایا تو اس نے نہایت سرسری انداز میں مجھے دیکھا۔ بہت مغرور قسم کی عورت معلوم ہوتی تھی۔ اس نے ڈین ہیرون سے کہا۔

"سب سے پہلے میرے لیے یہاں قیام کا بندوبست کرو میں کچھ دیر آرام کرنا چاہتی ہوں اس کے بعد تم سے گفتگو ہوگی۔"

"اوکے میڈم آپ تشریف لائیے' آپ کے قیام کا بندوبست کرلیا گیا ہے۔"

میں نے بہرطور دلچسپی سے ان خاتون کو دیکھا تھا' شخصیت تو واقعی لاجواب تھی۔ لیکن ان کے نخرے بھرے انداز نے ان کی شخصیت کو ملیا میٹ کردیا تھا۔ بھلا کیا پڑی ہے کہ کسی کے حسن و جمال میں کھو کر اس سے اتنا مرعوب ہوجائے کہ اپنی شخصیت ہی کھو بیٹھے۔

بہرحال ڈین ہیروسا' میڈم سیڈنا کو لے کر ان کی آرام گاہ میں چلا گیا۔ مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہیں تھی کہ وہ کیا ہیں۔ چنانچہ میں نے بھی انہیں نظرانداز کردیا۔ ڈین ہیروسا بتا ہی چکا تھا کہ مستقبل میں ان کے موساد کے سربراہ ہونے کے امکانات ہیں' شخصیت اس پائے کی نظر آتی تھی کہ اس بات پر بھروسہ کیا جاسکتا تھا جو ڈین ہیروسا نے کہی تھی۔

میرے ذہن میں تو فضا جیبی چکرا رہی تھی' یہاں جتنے افراد موجود تھے۔ ان کی زندگی بھی اتنی اہمیت نہیں رکھتی تھی' جتنی فضا جیبی کی اس وقت کی یہ کیفیت' جس کا میں انتقام لینا چاہتا تھا۔ نجانے کیوں میرے سینے کے اندر ایک آگ سے سلگ اٹھی تھی۔ بہرحال فضا جیبی ایک عصمت ماب لڑکی تھی۔ یہی شکر تھا کہ ان کم بختوں نے اب تک اسے ایسا کوئی نقصان نہیں پہنچایا تھا۔ ورنہ شاید وہ زندہ ہی نہ رہ پاتی۔ ڈین ہیرو نے مجھے آج رات جو ایک شرمناک پیش کش کی تھی' اور میں اس پیش کش کو قبول کرنے کے لیے تیار نہ تھا۔ لیکن مجھے ایک لمحے کے لیے یہ خدشہ پیدا ہوگیا تھا کہ پتا نہیں ارل سیڈنا کی آمد کے بعد یہ پروگرام اسی طرح جاری رہے گا یا نہیں۔ ڈین ہیروسا سے بہت دیر کے بعد ملاقات ہوئی تھی اور وہ میرے سامنے آکر مسکرانے لگا تھا۔

"سر بہت معذرت کے ساتھ ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔"

"ہاں ضرور" میں نے اس کی پذیرائی کرتے ہوئے کہا۔ "عورت کے بارے میں میرے نظریات برے نہیں ہیں لیکن تجربات کچھ ذرا مختلف ہیں۔"

"مثلاً"۔"

"آپ میری اس جسارت کو معاف کردیں گے سر۔؟"

"ہاں ہاں کہو کیا کہنا چاہتے ہو؟"

"ان ہی خاتون کے بارے میں عرض کرنا چاہتا ہوں میری مراد مادام ارل سیڈنا سے ہے۔"

میرے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ پھیل گئی

میں نے ہنستے ہوئے کہا "اس سلسلے میں اگر میں تم سے ہی سوال کروں تو سر ڈین ہیروسا' کہ کیا تم برداشت کرلو گے۔ تو تمہارا جواب کیا ہوگا۔

"چیف سچی بات یہ ہے کہ ہم تو ذرا خاصے نیچے گریڈ میں آجاتے ہیں اس لیے ہم اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتے لیکن وہ بڑے لوگ جن میں آپ بھی شامل ہیں شاید میڈم کے اس انداز کو برداشت نہ کرسکیں۔"

"اتفاق سے میڈم ارل سیڈنا کے بارے میں میری معلومات بہت محدود ہیں' میں نہیں جانتا کہ ان کا بیک گراؤنڈ کیا ہے۔"

"میں نے ابھی آپ سے عرض کیا تھا کہ ان کے بارے میں کچھ پراسرار کہانیاں بھی مشہور ہیں۔ مثلاً" یہ کہا جاتا ہے کہ میڈم سیڈنا کچھ پراسرار قوتوں کی مالک ہیں یا ان کے اندر کچھ ایسی خوبیاں موجود ہیں جو عام لوگوں میں نہیں ہوتیں۔ آپ نے ان آنکھو کا رنگ دیکھا ہوگا کیا اس رنگ کی پتلیاں آپ کو کہیں نظر آئیں۔"

"کونٹیکٹ لینس آنکھوں کو ہر رنگ دے دیتے ہیں۔"

"یہی تو دلچسپ بات ہے کہ۔ میڈم نے لینسیس نہیں لگائے ہوئے۔ یہ ان کی آنکھوں کا قدرتی رنگ ہے۔"

"کیا تمہیں یقین ہے ڈین ہیروسا؟۔"

"سر اصل میں یہ بات ڈسکس کی گئی ہے اور ان کی پراسرار قوتوں سے ایک قوت ان کی آنکھیں بھی ہیں۔"

"خیر ان آنکھوں کے حسن تو انکار تو کیا جاسکتا۔" میں نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور ڈین ہیروسا بھی ہنسنے لگا۔ پھر بولا۔

"مگر چیف مشکل تو یہ ہے کہ انہیں ہماری سربراہی حاصل ہے۔"

"تو پھر ٹھیک ہے' میں اس لڑکی کو بہلا پھسلا کر اس سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔"

"ہاں اچھی طرح بہلائیے چیف" ڈین ہیروسا نے شیطانی انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔ میں نے گردن ہلادی تھی۔ بہرطور مجھے اس سے کوئی غرض نہیں تھی کہ اب ارل سیڈنا کے سلسلے میں یا ڈین ہیروسا کے لیے مجھے کیا کرنا ہے۔ میں فضا جیبی کو ان لوگوں کے چنگل سے نکالنا چاہتا تھا۔ چنانچہ موقع ملتے ہی میں نے سب سے پہلے دانش زاری سے رابطہ قائم کیا۔ ایک لمحہ بھی نہ لگا۔ وہ لوگ مستعدی سے میرے لیے تیار تھے۔ میں نے کہا۔

"دانش زاری آج رات کو ہمیں فضا جیبی کو ان کے چنگل سے نکال لینا ہے تمام پروگرام ذہن نشین کرلو۔ رات کے ٹھیک دس بجے تمہیں اس عمارت کے اطراف میں پہنچ جانا ہے۔ وہاں موجود ہر شخص کو موت کے گھاٹ اتار دینا ضروری ہوگا۔ باقی دوسرے کاموں کے سلسلے میں تم جس طرح مناسب سمجھو کرنا۔ میں تم پر بھروسہ رکھتا ہوں اندر میں فضا جیبی کو سنبھال لوں گا۔ اور ان لوگوں کو بھی جو اندر سے کوئی خطرناک کارروائی کرنے کے لیے تیار ہوں گے۔ بہرحال اس کے بعد تمہیں اندر داخل ہوجانا ہے۔

"اوکے مسٹر آسٹریاک آپ مطمئن رہیں۔ دانش زادی نے احتیاطاً" میرا اصل نام نہیں لیا تھا۔"

دانش زاری سے بات کرنے کے بعد میں مطمئن ہوگیا۔ اندر کے لوگوں کو سنبھالنے کے لیے میں نے جو ذمہ داری قبول کی تھی اس کی بھی کچھ وجوہات تھیں یہاں اس عمارت میں مجھے ایک جگہ دو ہلکی سب مشین گنیں نظر آئی تھیں جو احتیاط سے ایک الماری میں رکھی ہوئی تھیں ان کے ساتھ ہی ان کا ایمونیشن بھی موجود تھا۔ میں نے مکمل طور سے اس کا جائزہ لے لیا تھا کہ ان سب مشین گنوں میں سے ایک مشین گن حاصل کرنا میرے لیے مشکل نہیں ہوگا اور تقریباً" سوا نو بجے ہلکے پھلکے ڈنر کے بعد میں نے سب سے پہلا کام یہی کیا کہ خفیہ طور سے اس سب مشین گن کو اپنے قبضے میں کرلیا اور اپنے کمرے میں آکر لوڈ کرکے مسہری کے پیچھے ایک ایسی جگہ رکھ دیا' جہاں سے اسے نکالنے میں مجھے ایک لمحہ بھی نہ لگے۔ اپنے طور پر میں ہر کارروائی کے لیے مستعد تھا۔ پندرہ منٹ کے بعد ہی چند افراد آئے اور انہوں نے فضا جیبی کو میرے کمرے میں دھکیل دیا اور پھر ہنستے ہوئے دروازہ بند کرکے چلے گئے۔ میں مستعد تھا فضا جیبی نے بھی بھاگنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ حالانکہ وہ زخموں سے چور تھی لیکن اس کے چہرے کی کیفیات میں شدید تناؤ تھا اور وہ بھوکی بلی کی مانند نظر آرہی تھی۔ میں نے کھڑے ہوکر اس کا استقبال کیا۔

"آیئے مس فضا جیبی"

"کتے..... کتے..... کتے اپنی ناپاک زبان سے میرا نام نہ لے۔ تو کیا سمجھتا ہے جس پر ہوس مقصد کے لیے مجھے یہاں بھیجا گیا ہے کیا تو اس میں کامیابی حاصل کر۔ ا

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

گا؟۔"

"فضا میں چاہتا ہوں کہ تم اپنے ذہن کو تھوڑا سا سکون دو۔ اور جو کچھ میں کہتا ہوں۔۔۔"

"اسے مان لوں' کیوں۔۔۔؟ لیکن اس سے پہلے مجھے ایسی بھیانک پوزیشن سے گزرنا پڑے گا کہ تیرے تصور سے بھی باہر ہو۔ میں اتنا نرم چارہ نہیں ثابت ہوں گی تیرے لیے۔ مجھ پر قابو پانا ہے تو۔ آ میں اپنے آپ کو پیش کرتی ہوں' کیسا رہے گا' اپنی ناپاک خواہشات کی تکمیل سے پہلے تو جسمانی طور پر مجھ سے مقابلہ کرلے۔ آجا میں حاضر ہوں' مجھے قابو میں کرلے ..... اور اس کے بعد جو تیرا دل چاہے میرے ساتھ سلوک کر۔ لیکن ایک بات اچھی طرح سن لے۔ یہ سب کچھ اتنا آسان نہیں ہوگا۔"

"فضا میری بات سن لو۔ دیکھو میں تمہیں صرف اتنا بتانا چاہتا ہوں کہ ..... کہ۔۔۔" ابھی میں اپنا جملہ پورا بھی نہیں کرپایا تھا کہ باہر سے دستک سنائی دی اور میں چونک پڑا۔ فضا بھی پلٹ کر دیکھنے لگی تھی۔ دروازہ چونکہ اندر سے بند نہیں تھا اس لیے آنے والے دستک دے کر اندر آگئے۔ سب سے آگے ڈین ہیوسا تھا اس کے پیچھے ارل سیڈنا' مزید دو افراد اور بھی موجود تھے جو بہرطور نمایاں حیثیت کے حامل تھے۔ ڈین ہیوسا کے چہرے پر شرمندگی کے آثار تھے۔ اس نے آہستہ سے کہا۔

"مسٹر لائٹ میک اصل میں میڈم ارل سیڈنا نے مجھ سے آپ کے بارے میں سوال کیا اور فضا کے بارے میں پوچھا تو مجھے انہیں حقیقت بتانا پڑی۔ انہوں نے ہمارے پروگرام سے شدید اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ فضا جیسی سے سب کچھ معلوم کیے بغیر اس کے ساتھ یہ سلوک کرنا مناسب نہیں ہے انہوں نے کچھ دیر کے لیے فضا جیبی کو مانگا ہے' ان کا کہنا ہے کہ وہ اپنی روحانی قوتوں سے اسے زبان کھولنے پر مجبور کردیں گی بعد میں اسے آپ کے حوالے کردیا جائے گا مسٹر لائٹ میک' اس وقت میڈم ارل سیڈنا ہی مجھے یہاں لائی ہیں۔"

میں نے دیوار گیر گھڑی میں وقت دیکھا اور پھر آہستہ سے کہا۔

"میڈم ارل سیڈنا اگر یہ سب کچھ چاہتی ہیں' تو بھلا میں اس سے انکار کیسے کرسکتا ہوں۔"

"مسٹر لائٹ میک مجھے علم ہوا ہے کہ آپ کو موساد کے ڈیپارٹمنٹ کا انچارج بنایا گیا ہے لیکن مجھے حیرت ہے کہ آپ لڑکی سے معلومات حاصل کرنے کے لیے آپ نے یہ طریقہ کار کیوں اختیار کیا۔ بہرحال یہ آپ کا اپنا مسئلہ ہے اور چونکہ ابھی میں نے اپنا چارج نہیں سنبھالا اس لیے آپ نے جو کچھ کیا ہے میں اس پر اعتراض نہیں کرتی۔ البتہ۔"

"میڈم ارل سیڈنا" میں نے انگلی اٹھاتے ہوئے کہا۔ "اصل میں بات وہ نہیں ہے جو آپ سمجھ رہی ہیں۔ میں آپ کو حقیقت بتاتا ہوں۔" میں اطمینان سے مڑا مسہری کے عقب میں ہاتھ ڈال کر سب مشین گن نکال لی' وہ سب میری جانب نگراں تھے۔ لیکن انہیں اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ میرا دوسرا قدم کیا ہوگا' بات صرف یہی نہ رہی میں اب کسی قسم کے انتظار کی حماقت بھی نہیں کرسکتا تھا سب سے پہلے میں نے ڈین ہیوسا کو نشانہ بنایا اور سب مشین گن سے نکلنے والی گولیوں نے اسے چھلنی کردیا' دوسرے لوگ جو ابھی سنبھل بھی نہیں پائے تھے' فوراً ہی میری سب مشین گن کا شکار ہوگئے۔ ارل سیڈنا بھی میرے نشانے پر تھی ان لوگوں سے فارغ ہوکر میں نے ارل سیڈنا کا رخ کرلیا۔ لیکن اچانک ہی میں نے اسے روشن ہوتے دیکھا۔ ایک تیز لطیف روشن سفید دھواں پھیل گیا' بس یوں محسوس ہوا تھا جیسے اس نے دھوئیں کا لحاف اوڑھ لیا ہو' ایک موٹا روئی کے گالوں جیسا لحاف اور وہ اس لحاف میں ملفوف ہوگئی ہو میں نے پھر بھی تعرض نہیں کیا اور سب مشین گن سے گولیوں کی بوچھاڑ نکل کر اس سفید دھوئیں سے ٹکرائی لیکن کوئی عمل نہیں ہوا' گولیاں دھوئیں میں گم ہوگئیں تھیں اور یہ پتا نہیں چلا تھا کہ اس کے بعد وہ کہاں گئیں ارل سیڈنا سرد نگاہوں سے مجھے دیکھ رہی تھی' میں پوری طرح چوکنا تھا اور مجھے یہ اندازہ تھا کہ سب مشین گن کی آواز باہر سن لی گئی ہوگی۔ اور عمارت میں اندر جو لوگ موجود ہیں وہ اب اس جانب دوڑ پڑے ہوں گے' میں نے فضا جیبی کو آواز دی اور کہا۔

"فضا' مسہری کے دوسری جانب' دوسری سب مشین گن پڑی ہوئی ہے۔ جلدی کر اسے اٹھالو اور دروازے کی جانب رخ کرکے کھڑی ہوجاؤ۔"

فضا جیبی یقینی طور پر ناقابل یقین حد تک مضبوط اعصاب کی لڑکی تھی' مجھے اس سے امید بھی یہی تھی اس نے فوراً ہی میری ہدایت پر عمل کیا۔ حالانکہ اسے جس شدید ذہنی جھٹکے سے گزرنا پڑا تھا کوئی اور اگر اس جگہ ہوتا تو اس کے اعصاب ہی نہ سنبھل پاتے' لیکن اس نے لائٹ میک کے نام پر پوری طرح غور کیا تھا

حقیقت سمجھی تھی اور اسکے بعد عمل بھی کر ڈالا' چنانچہ اس نے دوسرے سب مشین گن پر قبضہ کرکے دروازے کی جانب اس کا رخ کردیا اور اب یہ لازمی بات تھی کہ کوئی اس دروازے سے اندر داخل ہوتا تو فضا جیبی کی چلائی ہوئی گولیوں کا شکار ہوجاتا۔ ادھر ڈین ہیوسا اور اس کے ساتھ جو لوگ اندر آئے تھے وہ سرد ہوچکے تھے' ارل سیڈنا روشن دھوئیں کے غبار میں لپٹی خاموش کھڑی ہوئی تھی' اس کے بارے میں مجھے اتنا تو بے شک بتایا گیا تھا کہ وہ پراسرار قوتوں کی مالک ہے لیکن یہ انوکھی بات میرے لیے باعث حیرت تھی میں دو تین بار اس پر فائرنگ کرنے کے بعد اسے دیکھنے لگا جس چیز پر گولیاں اثر انداز نہ ہورہی ہوں اس کی طرف بڑھنا ہوسکتا ہے خطرناک ہو' میں نے اس جہالت کا مظاہرہ نہیں کیا ارل سیڈنا نارمل ہوگئی۔ اس نے کہا۔

"گڈ ویری گڈ اور اب پہلی بار میں نے تمہیں غور سے دیکھا ہے۔ مائی ڈیئر مسٹر لائٹ میک' تمہارے چہرے پر میک اپ ہے اور اس میک اپ کے پیچھے ایک دوسرا چہرہ ہے لیکن شاید ان میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اس دوسرے چہرے کے پیچھے تیسرا چہرہ بھی چھپا ہوا ہے میری آنکھیں ہر طرح کے میک اپ کا جائزہ لے لیتی ہیں تم کون ہو اور جو کچھ تم نے کیا ہے اس کی وجہ کیا ہے۔ اس وقت میں اس پر بالکل غور نہیں کروں گی کیونکہ میں نے ابھی اپنی ڈیوٹی کا چارج نہیں سنبھالا ہے تاہم ایک بات میں تم سے کہے دیتی ہوں مسٹر انیکس وائی زیڈ۔ جو کچھ تم نے کیا ہے اب اس کی تفتیش کا سرا ارل سیڈنا کے سر رہے گا میرا اور تمہارا ایک ایسا واسطہ قائم ہوگیا ہے جس کی بناء پر میں خصوصی طور پر تم میں دلچسپی لوں گی' اور کے یہاں کے معاملات تم جانو اور یہ لوگ میں جانتی ہوں۔"

میں نے ایک بار پھر ارل سیڈنا پر بے شمار فائر کیے لیکن جس طرح وہ روشن ہوئی تھی اسی طرح چٹ کی ہلکی سی آواز آئی اور وہ بجھ گئی لیکن اب اس کی جگہ کوئی نہیں تھا' اسی وقت باہر سے کچھ لوگ بھرا مار کر اندر داخل ہوئے اور فضا جیبی نے جہنم کا دہانہ کھول دیا۔ وہ سب پوری طرح سمجھ چکی تھی کہ اس کا مددگار کون ہے شاید اس بات نے اس کی ہمت بے پناہ بڑھادی ہے۔ اندر داخل ہونے والے جو غالباً" یہ اطلاع دینے آئے ہوں گے کہ باہر سے ان پر ریڈ ہوا ہے گولیاں چل رہیں ہیں یہاں آکر بھی موت کا شکار ہوگئے۔ کمرے میں بہت سے لاشیں پڑی ہوئیں تھی' ارل سیڈنا کا اب کوئی نام نشان نہیں تھا۔ میں ایک لمحے صورت حال کا جائزہ لیتا رہا' پھر میں فضا جیبی کی جانب رخ کرکے کہا۔

"فضا اگر تم نے میرا چہرا نہیں پہچانا تو کم از کم میرا نام سن لیا ہے۔ سمجھ لیا ہے کہ میں کون ہوں؟"

"ہاں" اس نے آہستہ سے کہا۔

"باہر ہمارے ساتھی ان بہت سے افراد سے جنگ کررہے ہیں جو یہاں اس عمارت کے گرد پھیلے ہوئے ہیں کیا زخمی ہونے کے باوجود تم اپنے آپ کو اس قدر مستعد پاتی ہو کہ باہر نکل کر ان لوگوں کا مقابلہ کرسکو۔؟"

"ہاں" فضا نے جواب دیا۔ اور ایک بار پھر ہمیں گولیاں چلانی پڑیں۔ کیونکہ دو آدمی پھر اندر داخل ہوئے تھے اور ہم نے ایک لمحے میں انہیں پہچان لیا تھا کہ یہ ڈین ہیوسا ہی کے ساتھی ہیں۔ اس کے بعد میں فضا جیبی کے ساتھ باہر نکل آیا۔ راہداری میں ہمیں ایک شخص نظر آیا۔ اور اب اس وقت کس قسم کے کوئی تکلف کی گنجائش نہیں تھی' چنانچہ اسے بھی موت کا نشانہ بنادیا گیا۔ باہر واقعی گولیاں چل رہیں تھیں۔ دانش زاری اپنا کام بخوبی سرانجام دے رہا تھا۔ لیکن مجھے ایک اور خوف تھا' گولیوں کی آوازیں دور دور تک جائیں گی اور اس کے بعد لازمی امر ہے کہ اسپین کی پولیس صورت حال کا جائزہ لینے کے لیے دوڑ پڑے گی۔ ٹرانسمیٹر اب بھی میرے پاس موجود تھا' میں نے ایک محفوظ جگہ رک کر دانش زاری کو ٹرانسمیٹر پر کال یا۔ بہت ہی مستعد آدمی تھا اور مجھے اس کی مستعدی کا اعتراف کرنا پڑا تھا' کیونکہ ان حالات میں بھی اس نے فوراً" ہی میری کال ریسیو کی۔

"ہاں دانش' میں لائٹ میک بول رہا ہوں۔"

"سر"

"کیا پوزیشن ہے"

"ہم نے قابو پالیا ہے ان کے تقریباً" تمام ساتھی ہلاک ہوچکے ہیں۔ لیکن اب ہمارے عقب میں دور دور تک روشنیاں جلتی نظر آرہی ہیں۔"

"فضا جیبی میرے پاس موجود ہے' میرا خیال ہے ہمیں فارم ہاؤس کے بالکل عقبی حصے میں پہنچ جانا چاہیے' تمہارے پاس گاڑیوں کا بندوبست ہے۔؟"

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"جی سر"

"تو پھر باقی پوزیشن ترک کر کے فارم ہاؤس کے عقب میں پہنچو۔"

"اوکے سر" دانش زاری نے جواب دیا۔ میں نے فضا جیبی کو اشارہ کیا۔ وہ عجیب سی نگاہوں سے مجھے دیکھ رہی تھی۔ میرے اشارے پر وہ پلٹ کر دوسری جانب چل پڑی۔ حالانکہ اس عمارت کے بارے میں ہمیں کوئی خاص اندازہ نہیں تھا لیکن اتنا میں ضرور جانتا تھا کہ عمارت کے عقبی حصے میں بھی کوئی باہر نکلنے کا دروازہ بے شک ہوگا۔ کیونکہ اس قسم کی عمارتوں میں ایسے دروازے اکثر ہوا کرتے ہیں' میرا اندازہ بالکل درست نکلا' عمارت سے باہر نکلے بغیر ہم اس کے عقبی حصے میں پہنچ گئے۔ اور تھوڑی دیر کے بعد میں اور فضا جیبی فارم ہاؤس کے عقبی احاطے کی دیوار کود کر دوسری جانب پہنچ گئے' ہم نے چند گاڑیوں کو وہاں رکتے ہوئے دیکھا تھا' لازمی امر تھا کہ یہ دانش زاری ہی کی گاڑیاں تھیں۔ میں نے ایک لمحے کے بعد انہیں پہچان لیا اور اس کے بعد برق رفتاری سے فضا جیبی کا ہاتھ پکڑ کر اس جانب دوڑنے لگا' اگر کچھ لوگ زندہ بھی بچ گئے تھے تو ان کا رخ عقبی حصے کی جانب نہیں ہوا تھا یا پھر دانش زاری نے اس قسم کا کوئی موقع ہی نہیں چھوڑا تھا کہ وہ زندہ بچ کر وہاں پہنچ سکتے۔ بہرحال اب ہمیں اس سے غرض نہیں تھی۔ فضا جیبی پر قابو پانا تھا چنانچہ وہ ہمارے قبضے میں آچکی تھی۔ باقی کام دانش زاری ہی جان سکتا تھا۔ چنانچہ ہم ان گاڑیوں میں بیٹھ گئے اور گاڑیاں اسٹارٹ ہو کر برق رفتاری سے چل پڑیں۔

ہمارا یہ سفر تقریباً" تیس منٹ تک جاری رہا تھا۔ اور اس کے بعد ہم ایک ایسی بڑی سی عمارت کے پاس پہنچ گئے جو خوب دور دراز علاقے میں واقع تھی' اور غالباً" کسی فیکٹری وغیرہ کی عمارت تھی' لیکن ایک ایسی فیکٹری کی جو استعمال میں نہیں آتی تھی۔ دانش زاری نے یہاں واقعی کام کیا تھا۔ اس عمارت کو اس وقت ہم بہترین پناہ گاہ کہہ سکتے تھے کیونکہ اس میں وہ گاڑیاں بھی چھپ سکتی تھیں جن میں ہم یہاں سوار ہو کر آئے تھے اس کے علاوہ جن راستوں سے گزر کر ہم آئے تھے وہاں ہمیں بھی کوئی ایسی رکاوٹ نہیں پیش آئی تھی جن سے آئندہ کے لیے بھی خطرہ ہوتا' یعنی ہم نہایت اطمینان کے ساتھ ایک ایسی جگہ پہنچ گئے تھے جہاں سے ہم آگے کی منصوبہ بندی کر سکتے ہیں۔ یہاں آنے کے بعد میں نے ان پر مسلط ہونے کی کوشش نہیں کی تھی' اور اپنے لیے ایک گوشہ منتخب کیا تھا' اپنے طور پر آرام کرنے لیٹ گیا تھا۔ میرے ذہن میں بے شمار باتیں آرہی تھیں' گزرے ہوئے واقعات کو ذہن میں دہرا کر یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ کھیل اچانک ہی بدل گیا ہے اور اس کام کی تکمیل کے بعد مجھے کچھ نئے منصوبوں پر غور کرنا پڑے گا' اس میں کوئی شک نہیں کہ میں بیروت میں اپنے اغواء کا ڈرامہ رچا کر یہاں تک پہنچایا تھا' وہاں سنسنی اور تشویش ہوگی۔ یہاں فضا جیبی کی گلوخلاصی بے شک ہو گئی تھی اور ڈین بیوسا میرے معاملات کی گواہی دینے کے لیے زندہ نہیں بچا تھا' لیکن ارل سینڈنا کی شخصیت نے مجھے الجھایا تھا۔ جو کچھ میں نے دیکھا تھا' وہ سائنس کے اس دور میں ناقابل یقین نہیں تھا۔ سائنسی ترقی اس سے بھی زیادہ عجوبے پیش کر سکتی ہے' لیکن ارل سینڈنا در حقیقت بہت خطرناک عورت محسوس ہوئی تھی' خاص طور سے تصور ذہن میں تھا کہ مستقبل میں موساد کی سربراہ بننے کے بعد وہ دنیا بھر کے لیے کتنا بڑا خطرہ بن سکتی ہے۔ اسرائیلی سازشوں کے جال تو نجانے کہاں کہاں پھیلے ہوئے تھے۔ ارل سینڈنا جیسی عورت اس سلسلے میں بہت کچھ کر سکتی تھی اور چونکہ وہ ان واقعات کی عینی شاہدین بن گئی تھی اس لیے اب میری پول وہاں کھل جائے گی اور میرا بیروت پہنچنا میرے لیے نہایت خطرناک ہوگا' پھر اس کم بخت عورت نے مجھے میک اپ کے اندر بھی پہچان لیا تھا' اس کے الفاظ مجھے یاد تھے اس نے کہا تھا کہ لائنش میک کے میک اپ کے نیچے بھی ایک دوسرا چہرہ ہے' کتنی باکمال عورت اس کا میں نے اعتراف کر لیا تھا' سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اب کیا کیا جائے' لیکن زیادہ دیر سوچنے کا موقع نہیں ملا' دانش زاری ہی میرے پاس آیا تھا۔

"ہیلو دانش"

"ہیلو سر' آپ یہاں بالکل تنہائی میں۔"

میں نے مسکراتی نگاہوں سے دانش کو دیکھا اور کہا "سب کچھ ہونے کے باوجود میں ایک غیر متعلق شخص ہوں دانش" دانش چونک کر مجھے دیکھنے لگا پھر بولا۔

"سر کوئی غلطی ہو گئی ہے کیا؟"

"کیوں؟" میں نے مسکرا کر کہا۔

"سر آپ غیر متعلق شخصیت ہیں' آپ جس نے کچھ کیا ہے جو ہم میں سے کوئی نہ کر پاتا' بمشکل تمام فضا جیبی کو روک کر آیا ہوں در حقیقت وہ بہت زخمی ہے

میں ایم بی ایس ڈاکٹر بھی ہوں سر اور ہمارے پاس اس قسم کے انتظامات بھی ہیں جن سے میں نے فضا جیبی کی مکمل ڈریسنگ وغیرہ کر دی ہے۔ اسی بناء پر میں نے انہیں یہاں آنے سے روکا ہے۔ ورنہ وہ خود آپ کے لیے بے چین تھیں' سر آپ بالکل غیر متعلق آدمی نہیں ہیں' براہ کرم تشریف لائیے' فضا آپ سے ملنا چاہتی ہیں۔"

میں نے چند لمحات سوچا اس کے بعد اپنی جگہ سے اٹھ گیا۔ دانش زاری مجھے لے کر ایک کمرے کے سامنے پہنچ گیا اور بولا۔

"فضا اندر موجود ہیں' آپ براہ کرم اندر تشریف لے جائیے۔"

"آپ بھی تو آئیے مسٹر زاری۔"

"نہیں سر' ہماری آپ کی ملاقات صبح ہوگی' میں نے یہاں تمام انتظامات کر لیے ہیں اور سر میں یہاں سے جا رہا ہوں' آپ اطمینان سے وقت گزاریے اصل میں اب ہمیں ایسپین سے نکل جانے کے فوری انتظامات کرنے ہیں' کیونکہ ایسپین ہمارے لیے سخت خطرناک ثابت ہوگا۔ جب صورت حال منظر عام پر آجائے گی۔"

میں نے پر خیال انداز میں گردن ہلا دی اور اس کے بعد دروازہ کھول کر اندر چلا گیا۔ پتا نہیں دانش زاری نے یہ عمارت کیسے حاصل کی تھی۔ کیونکہ یہاں اچھے خاصے انتظامات کر لیے گئے تھے' فضا جیبی ایک بستر پر دراز تھی۔ لباس وغیرہ بھی تبدیل کر لیا تھا اس نے کئی جگہ زخموں پر ٹیپ چپکے ہوئے تھے' مجھے دیکھ کر مسکرائی اور کہنیوں کے بل اٹھ کر بیٹھ گئیں۔ میں نے ایک کرسی گھسکائی اور اس کے بستر کے پاس جا بیٹھا۔ فضا کے چہرے پر عجیب سے تاثرات نظر آرہے تھے۔ میں نے کہا۔

"تمہارے زخموں کے بارے میں کچھ پوچھنا بالکل لغو ہوگا فضا کیونکہ مجھے ان کا بخوبی اندازہ ہے۔"

"آپ یقین کیجیے مسٹر لائنش کہ یہ زخم میرے لیے بالکل معمولی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور میرا ذہن ان کی جانب جاتا بھی نہیں ہے۔ یہ تو ہمارے مشن کے معمولات ہیں' لیکن اس تمام کارخانہ حیات میں اگر میں اس پر غور کرتی ہوں تو مجھے ایک بہترین منافع کا احساس ہوتا ہے اور وہ منافع آپ ہیں مسٹر لائنش میک۔"

"میں" میں نے مسکرا کر کہا۔

"ہاں سو فیصدی آپ' مجھے ایک ایسا ناقابل یقین شخصیت کا مالک دوست مل گیا ہے جس پر میں نے بے پناہ بھروسہ کیا ہے اور جب بھی میں نے اپنے اس دوست کو آزمایا ہے مجھے کبھی مایوسی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ مسٹر لائنش میک اس دوست کی شخصیت اتنی حسین اور اتنی پراسرار ہے کہ جب بھی اس کا تصور کرتی ہوں' دل کو ایک عجیب سا احساس ہوتا ہے' مسٹر لائنش میک' فضول باتوں سے گریز کرنا چاہتی ہوں' آپ کے علاوہ وہ کوئی اور نہیں ہے آپ مسٹر لائنش میک ایسی پراسرار اور حسین کہانیوں کے کردار ہیں جنہیں انسان کبھی نہیں بھول سکتا' مسٹر لائنش میک تنظیم میں بہت سے جانباز موجود ہیں' یہ سب کچھ کرنے پر آمادہ ہو سکتے ہیں وہ' لیکن اپنی اس مصیبت میں نجانے کیوں میرے دل نے آپ کو پکارا اور اس یقین کے ساتھ کہ نہ آپ مجھے نظر انداز کریں گے اور نہ میری مدد سے گریز کریں گے اور یقیناً" آپ ان حالات پر قابو پالیں گے مسٹر لائنش میک میرے اس اعتماد کو ذرہ برابر دھچکہ نہیں لگا' آپ نے وہ سب کچھ کیا جو میری توقع کے عین مطابق تھا' میں چاہتی ہوں کہ آپ کے بارے میں وہ سب کچھ کہہ دینا چاہتی ہوں جو میرے دل میں ہے' کیا آپ مجھے اس کی اجازت دیں گے۔"

میں نے سرد نگاہوں سے فضا جیبی کو دیکھا پھر آہستہ سے کہا۔

"فضا ہو سکتا ہے میں تمہیں اپنے بارے میں یہ بتا دوں کہ میں کون ہوں' لیکن اس کے بعد تم میرے ماضی کے بارے میں جاننا چاہو گی اور فضا میرا ماضی ایک ایسی دکھ بھری کتاب ہے جس کے اوراق کھولوں گا تو شدید گھٹن اور بے چینی کا شکار ہو جاؤں گا۔ میں اب ان اوراق کو نہیں کھولنا چاہتا۔"

"اس وعدے کے ساتھ آپ سے دوبارہ اس موضوع پر بات کر رہی ہوں کہ جتنا بتا دیں گے اپنے بارے میں ساری زندگی بھی اس سے زیادہ جاننے کی کوشش نہیں کروں گی' بس اتنا بتا دیجئے مجھے کہ میرے دل کو قرار آجائے۔" فضا جذباتی ہو رہی تھی اور میں اس کی جذباتی کیفیت کا بخوبی جائزہ لے رہا تھا۔ میں نے اس سے کہا۔

"ٹھیک ہے فضا تو پھر سنو میں لائنش میک نہیں ہوں نہ ہی میں اس قابل نفرت قوم سے تعلق رکھتا ہوں' میرا نام جہانگیر جمال شاہ ہے اور میں مسلمان ہوں۔"

فضا کے چہرے پر جیسے پھول ہی پھول کھل گئے تھے' وہ مسرت و انبساط سے مجھے دیکھ رہی تھی' اس نے آہستہ

WWW.PAKSOCIETY.COM

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

سے کہا۔

"خدا کی قسم۔ خدا کی قسم میں نے اپنی تنہائیوں میں یہ خواب دیکھے تھے۔ میں نے یہ سوچا تھا کہ خدا کرے ایک دن آپ اپنے بارے میں یہ انکشاف کریں کہ آپ مسلمان ہیں' میرے ہم نسل' میرے ہم مذہب خواب اس طرح پورے ہوجاتے ہیں' میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا' لیکن جہانگیر جمال شاہ صاحب آپ اسرائیل کے خفیہ محکموں کی صفوں میں کیسے نظر آرہے ہیں۔"

"بس یوں سمجھ لو فضا کہ میں اپنے سینے میں سلگتی ہوئی انتقام کی آگ کو ان کے خون سے ٹھنڈا کرنا چاہتا ہوں اور ابھی کچھ بھی نہیں کیا' میں اس سلسلے میں شدید سے شدید تر عمل کرنا چاہتا ہوں' البتہ اب میرے لیے کچھ مشکلات پیدا ہوگئی ہیں؟۔"

"میں جانتی ہوں' کیا میں بتاؤں کہ وہ مشکلات کیا ہیں؟" میں نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا تو وہ بولی۔

"وہ شیطان عورت آپ کو اصل حیثیت سے پہچاننے کے بعد گم ہوگئی ہے" فضا جیبی نے کہا اور میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

◇

معاملات کے یہاں تک پہنچ جانے کی امید مجھے خود بھی نہیں تھی اور اب زندگی کا پورا سیٹ اپ ہی بدل چکا تھا اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ میں نے اب تک بیروت میں رہ کر نہایت کامیابی سے یہ لمحات گزارے تھے اور جتنا وقت میں یہاں گزار چکا تھا اسے اپنی کامیابیوں کا دور سمجھتا تھا' مجھے میری کوششوں میں ناکامی نہیں ہوئی تھی' جو کچھ میں نے کیا تھا اس سے ذہنی طور پر بہت اطمینان حاصل ہوا تھا لیکن زندگی تو بذات خود ایک مشن ہے' جب تک سانسوں کا یہ تسلسل قائم رہتا ہے انسان اپنی خواہشات کے درمیان ہی جیتا ہے' میں اپنے طور پر یہ سمجھتا تھا کہ اب میری زندگی کا مقصد اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے کہ میں یہودی مقاصد کو نقصان پہنچاتا رہوں۔ بات اس کی نہیں تھی کہ میں فریدہ کے لیے دیوانہ ہوگیا تھا' فریدہ تو یہی بات ہے کہ ایک حادثے کے تحت میری زندگی میں آگئی تھی اور اس حادثے کو میں نے دوسرا رنگ دے دیا۔ وہ جس قدر اچھی ساتھی ثابت ہوئی تھی اس کے بعد میرے دل میں اس کے لیے کوئی الگ احساس باقی نہیں رہا تھا پھر جس طرح اسے مجھ سے چھین لیا گیا اس نے مجھے دیوانہ کردیا لیکن اب وہ اس دنیا سے جاچکی تھی اور اس کی واپسی ناممکن تھی۔ میں نے اپنی زندگی کے لیے جو مقصد چنا تھا مجھے اس میں ذہنی سکون محسوس ہوتا تھا اور خاص طور سے یہاں بیروت آنے کے بعد فلسطین کے بے خانماں لوگوں کی جو حالت دیکھی تھی اس نے میرے دل میں انتقام کی آگ اور شدید کردی تھی اور میں اب اس انداز میں زندگی گزارنا پسند کرتا تھا کہ ان لوگوں کو نقصانات پہنچاتا رہوں' جہاں تک فلسطینیوں کا معاملہ تھا' فضا جیبی اور مختلف جماعتوں کے ان گروپس کا معاملہ تھا' میں نہ تو انہیں اپنا احسان مند بنانا چاہتا تھا اور نا ہی کسی اور تکلف میں پڑنا چاہتا تھا۔ کیونکہ درحقیقت یہ سب کچھ تو میں اپنے دل کی آواز پر کررہا تھا۔ وقت نے ان لوگوں سے دور نہ رہنے دیا تھا' ایک الگ بات ہے لیکن ان کی قربت بھی میرے لیے کوئی مشکل مرحلہ نہیں تھی۔ ہاں میں آزاد فطرت انسان تھا میں قواعد اور قوانین کی مدد نہیں لینا چاہتا تھا۔ میری اپنی آزادی مجھے جن راستوں کا انتخاب کرنے پر مجبور کرے اس میں کسی قسم کی رکاوٹ میرے لیے ممکن نہیں تھی' یہی وجہ تھی کہ اس دوران میں اپنے بارے میں بہت سے فیصلے کرتا رہا تھا۔ لائن میک کی حیثیت سے میں نے جو فوائد حاصل کیے تھے اب ضروری نہیں تھا کہ وہ جاری ہی رہیں' وہ سلسلہ ختم ہوگیا' مجھے اس کا زیادہ دکھ بھی نہیں تھا۔ ٹھیک ہے آنے والے وقت میں کچھ اور دیکھوں گا' کچھ اور سوچوں گا' یہاں دانش زاری نے جس طرح اپنے معاملات سنبھالے ہوئے تھے وہ بھی قابل تحسین بات تھی۔ میں نے اس دوران فضا جیبی سے یہ سوال بالکل نہیں کیا تھا کہ جس مقصد کے لیے اسے اغوا کیا گیا تھا اور وہ لوگ جس بارے میں اس سے معلومات حاصل کرنے کے لیے اس پر تشدد کررہے تھے اس کا کیا ہوا؟ یہ ان کے ذاتی معاملات تھے اور مجھے ان سے کوئی دلچسپی نہیں تھی لیکن فضا جیبی نے خود ہی مجھ سے ایک دن اس بارے میں گفتگو کی اس نے کہا۔

"آپ کو یہاں کوئی تکلیف تو نہیں ہے جہانگیر جمال شاہ صاحب؟"

"نہیں فضا۔ اسپین میں تو تم لوگوں نے گویا اپنا گھر ہی بنا رکھا ہے۔"

وہ ہنسنے لگی پھر بولی۔ "دانش زاری بہت ہی صاحب اثر

آدمی ہیں بہت ذہین اور اعلیٰ کارکردگی کے مالک۔"

"اس کا اندازہ خود بھی لگا چکا ہوں۔"

لیکن سر آپ سے ایک سوال کرنا چاہتی ہوں۔"

"ہاں۔"

"سر آپ کی مصروفیات ڈسٹرب تو نہیں ہورہیں میرا مطلب ہے آپ کو تو بیروت جانا ہوگا؟۔"

میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی' میں نے فضا جیبی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"اچھا یہ بتاؤ تمہاری طبیعت کیسی ہے فضا؟"

"سر آپ یقین کیجیے بہت تشدد کیا انہوں نے مجھ پر لیکن اللہ کا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ میرے دل پر ایسا کوئی زخم نہیں ہے جو مجھے مضطرب کرے۔ وہ تو سردو تو۔ آپ یقین کیجیے۔ جو لمحات انہوں نے میرے لیے مہیا کردیئے تھے ان میں میں نے صرف اللہ سے یہ دعا کی تھی کہ زندگی دینے میں مجھے کسی قسم کی ہچکچاہٹ کا سامنا نہ ہو۔" میری طرف سے مبارک باد قبول کرو فضا۔ یقینی طور پر یہ تمہارا ایک شاندار کارنامہ ہے۔"

"سر یہ آپ کہہ رہے ہیں۔؟"

"کیا مطلب؟"

"وہ میرا کارنامہ کہاں ہے۔؟۔"

"پھر؟۔"

"سر اس کے لیے میں آپ کی ممنون کرم ہوں ورنہ سچی بات یہ ہے کہ انہوں نے مجھے اپنے قبضے میں کر رکھا تھا اور پتہ نہیں کتنے دن کم از کم مجھے ہلاک تو کرہی سکتے تھے اور جیسا کہ میں آپ سے عرض کرچکی ہوں کہ میں جان دینے کا فیصلہ کرچکی تھی۔ یعنی یعنی بعد کے واقعات یا معاملات جو کچھ بھی ہوتے لیکن آپ نے نا صرف وہ سب کچھ بچالیا بلکہ میری زندگی بھی بچالی۔"

"اب کتنی تعریف کروں گی میری چھوڑو فضا' کیوں مجھے شرمندہ کررہی ہو۔"

"سر یہ کاش میرے پاس آپ کی تعریف کرنے کے لیے الفاظ ہوتے۔"

"تم واقعی مجھے شرمندہ کررہی ہو فضا۔"

"سر یہ میرا ہی نہیں سب لوگوں کا خیال ہے اور اس کی تمام رپورٹ دانش زاری نے بنا کر بھیج دی ہے اس طرف سے ابھی ہمیں کوئی جواب نہیں موصول ہوا' کیونکہ ہم نہایت محتاط زندگی گزار رہے ہیں لیکن میرا خیال ہے آزادی فلسطین کی تمام تنظیمیں اس بات پر خوشیاں منا رہی ہوں گی کہ ان کے درمیان ایک بہت ہی عظیم شخصیت شامل ہوگئی ہے۔ حالانکہ سر یہ بات مجھے بھی نہیں معلوم کہ آپ کا تعلق کون سے ملک سے ہے۔ آپ نے صرف مجھے اپنا نام بتایا ہے اور اپنا کار۔"

میں مسکرا کر اسے دیکھنے لگا۔ میں نے اس سے کہا۔

"فضا جیبی خاصی تیز خاتون ہیں آپ۔"

"سر کیوں؟"

"اس طرح آپ مجھ سے میرے بارے میں معلوم کرنا چاہتی ہیں۔"

"میرا تعلق پاکستان سے ہے۔ میرے والد پاکستان کی انتظامیہ میں ایک اہم عہدہ رکھتے تھے۔ دو بھائی ہیں ماں ہیں لیکن زندگی میں میری کبھی اپنے باپ سے نہ بنی بس ذرا مختلف قسم کا آدمی تھا اور وہ مجھے روایتی شخصیت دیکھنا چاہتے تھے لیکن میں وہ روایتی شخصیت نہ بن سکا میری فطرت میں ایک جنون تھا اور یہ جنون مجھے ان کی مرضی کے خلاف عمل کرنے پر مجبور کردیتا تھا' نتیجے میں یوں سمجھ لو فضا کہ ایک طرح سے مجھے اپنے باپ کی دشمنی برداشت کرنا پڑی لیکن میری فطرت نے اس دشمنی کو بھی ایک چیلنج سمجھ کر قبول کیا۔ میں نے آج تک انہیں اپنی ذات سے کوئی نقصان نہیں پہنچایا لیکن وہ میرے ساتھ بدترین سختیاں کرتے رہے اور بس یوں میری ان سے دوری رہی پھر میری زندگی میں ایک حادثے کے تحت ایک شخصیت آئی' جسے میں نے اپنی بیوی کے طور پر اپنی زندگی میں شامل کرلیا۔ حالانکہ فطرتاً" میں اپنے آپ کو کسی بندھن میں باندھنے کا قائل نہیں تھا لیکن میں نے اس کی آمد کو ایک حادثہ ہی سمجھا تھا لیکن یہ دوسری بات ہے کہ بعد میں اس نے میری زندگی پر اچھا خاصا قبضہ جمالیا پھر یوں ہوا کہ کچھ لوگوں سے میرا ایسا واسطہ پڑا کہ میرے اور ان کے درمیان شدید ترین حالات ہوگئے اور میں نے انہیں نقصان پہنچایا لیکن نتیجے میں انہوں نے میری بیوی کو قتل کردیا جو میری زندگی میں باقاعدگی سے شامل ہوچکی تھی۔ یہاں سے میرے ذہن میں طوفانی تاثرات پیدا ہوئے۔ وہ شخص اسرائیل کے محکمہ خفیہ کا ایک ڈیپارٹمنٹ انچارج تھا اور مسٹر زیڈ کے نام سے پہچانا جاتا تھا۔ میں اس کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔ یہاں بیروت میں اپنا قبضہ جمانے کے لیے میں نے ایک لمبا طریقہ اختیار کیا اور لائن میک کا کردار اسی طریقہ کار کا ایک حصہ تھا۔ لائن میک کی حیثیت سے میں نے پہلے اپنے آپ کو یہاں کے حلقوں میں روشناس کرایا' اس دوران کچھ لوگوں کا سہارا بھی لینا پڑا تھا مجھے۔ بعد میں کوشش کرتا

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ہوا میں اسرائیل کے محکمہ خفیہ تک پہنچ گیا اور اب اسرائیل کے ڈیپارٹمنٹ "او" کے انچارج کی حیثیت حاصل ہے مجھے بلکہ اگر میں یہ کہوں تو غلط نہیں ہوگا کہ یہ حیثیت مجھے حاصل تھی۔ ظاہر ہے ارل سیڈنا کے انکشاف کے بعد اور جو واقعہ مجھے پیش آیا ہے اس کے سامنے۔ اس حیثیت کے برقرار رہنے کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔"

"جی سر میں جانتی ہوں" فضہ حبیبی نے جواب دیا۔ وہ بڑی عجیب سی نگاہوں سے مجھے دیکھ رہی تھی پھر اس نے کہا۔

"واقعی بڑی سنسنی خیز کہانی ہے۔"

"ہے نا....." میں نے مسکرا کر کہا۔

"ہاں یقینی طور۔ بہرحال یہ ایک طے شدہ بات ہے کہ اسرائیل کو بھرپور طریقے سے امریکی یہودیوں کی مدد حاصل ہے اور یہ بھی ایک سچ ہے کہ نہ صرف امریکہ بلکہ فرانس' برطانیہ اور دوسرے بے شمار ممالک میں یہودی سرمایہ کاروں کے بہت بڑے اثرات ہیں اور وہ سارے کے سارے خلوص دل کے ساتھ اپنے وطن کی تعمیر میں مصروف ہیں۔ ارل سیڈنا کی شخصیت نے جو عجیب و غریب روپ دھارا ہے لازمی امر ہے کہ وہ کوئی سائنسی کارنامہ ہے اور یقیناً" اسے یہ حیثیت آسانی سے حاصل نہ ہوئی ہوگی۔ وہ مستقبل میں ہمارے لیے کیا خطرہ بن سکتی ہے اس کا مجھے بھی احساس ہے اور یقینی طور پر ہماری تنظیمیں بھی اس کے بارے میں سوچیں گی لیکن اب آپ کا کیا پروگرام ہے جہانگیر جمال شاہ صاحب؟۔"

میں نے کہا۔ "بعض اوقات جی چاہتا ہے فضہ حبیبی کہ اپنے بارے میں فیصلہ کرنے والے بھی دوسرے ہوں خود اپنے بارے میں فیصلے کرتے کرتے بعض اوقات انسان اپنے فیصلوں سے عاجز آجاتا ہے۔"

"میں سمجھی نہیں سر۔"

"حالانکہ میرے الفاظ میں ایسا کوئی گھماؤ پھراؤ نہیں ہے۔"

"لل لیکن پھر بھی۔" نجانے کیوں وہ ہکلا گئی۔

"اچھا فضہ اگر میں تم سے یہ کہوں کہ بتاؤ مجھے مستقبل میں کیا کرنا ہے تو کیا تم مجھے جواب دینا پسند کروں گی؟"

"میں.....؟"

"ہاں۔"

"مس سر میں کیا اور میری اوقات کیا؟"

"کیوں؟"

"میرا مطلب ہے۔ مم میں تو۔ میں تو۔ سچی بات تو یہ ہے کہ آپ نے ہمیشہ میری مدد کی۔ نہ صرف میری مدد کی بلکہ اس مدد کے لیے آپ نے اپنی زندگی خطرے میں ڈال دی آپ یقین کیجئے میں پہلی بار آپ سے ملاقات کے بعد ششدر رہ گئی تھی اور یہ سوچتی رہی تھی نجانے کب تک کہ آخر یہ قصہ کیا ہے' ایک اسرائیلی سربراہ فلسطینیوں کی مدد کر رہا ہے لیکن سر میں نے تہہ دل سے اپنے آپ کو آپ کا شکر گزار پایا تھا۔"

"اور سر کیا اب بھی آپ کے چہرے پر یہ میک اپ قائم رہنا ضروری ہے۔"

"نہیں۔" میں نے مسکرا کر کہا۔

"تو پھر کیا میں آپ کا اصل چہرہ نہیں دیکھ سکوں گی؟"

"کیوں نہیں فضہ ایک طویل عرصے سے میرا چہرہ ایک مصنوعی چہرے کا عادی ہو چکا ہے اور جیسا کہ اب تم نے دیکھا چہرے پر چہرہ لیکن وہ کم بخت عورت اس کے بارے میں مجھے علم ہوا تھا کہ اس کی آنکھوں کا رنگ مصنوعی نہیں ہے بلکہ وہ حقیقی رنگ ہے' میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ وہ سائنس کا ایک بڑا عجوبہ ہے۔"

"یقیناً" سر۔ اور میں اس کی طرف سے تشویش کا شکار ہوں۔"

"خیر ہر چیز کا توڑ ہوتا ہے فضہ' ایسی بات نہیں ہے۔"

"آپ جیسا حوصلہ مند شخص ہی یہ بات کہہ سکتا ہے ورنہ دوسرے تو تشویش کا شکار ہو جائیں گے۔ تو سر میں انتظام کروں؟۔"

"کیسا انتظام؟"

"میرا مطلب ہے آپ کا اصل چہرہ۔"

میں نے ہنستے ہوئے کہا۔ "ٹھیک ہے جیسا تم پسند کرو۔" میں نے اسے بتا دیا کہ اپنے اس چہرے سے نجات حاصل کرنے کے لیے مجھے کیا کیا لوازمات درکار ہوں گے۔ اور فضہ دوڑی چلی گئی۔ اس کے اندر ایک بچپن سا محسوس ہو رہا تھا اور میں یہ سوچ رہا تھا کہ اب مجھے ان تمام لوگوں سے رابطے ختم کرنا پڑیں گے جو مجھ سے لائن میک کی حیثیت سے رابطے رکھتے تھے۔ وہ جگہ جہاں میں قیام کرتا تھا اب میرے لیے خطرناک جگہ ثابت ہو سکتی ہے ویسے خوش بختی سے وہاں ایسی کوئی چیز موجود نہیں تھی جس کا حصول میرے لیے ضروری ہوتا۔ زندگی کے ہزاروں رنگ ہوتے ہیں اب مجھے زندگی کا یہ نیا رنگ اپنانا ہوں۔" اس نے کہا اور مزید کچھ کہے بغیر واپسی کے لیے مڑ گئی۔ میں حیرانی سے اس کی اس کیفیت کے بارے میں سوچتا رہا اور پھر میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ بہرحال کچھ بھی تھا وہ انسان بھی تھی اور عورت بھی پھر غالباً" دانش زاری کو بھی یہ پتا چل گیا کہ میں نے اپنا اصل میک اپ اتار دیا ہے۔ دانش زاری اور دوسرے چند افراد جو اب مجھے اچھی طرح پہچاننے لگے تھے' میرے پاس آئے اور دانش زاری مجھے دیکھ کر مسکراتا ہوا بولا۔

"واقعی جہانگیر جمال شاہ صاحب لیکن آپ نے اپنے بارے میں مزید کچھ نہیں بتایا۔"

"بس اتنا بتا دینا کافی نہیں ہے دانش زاری کہ میں مسلمان ہوں' تمہارا ہم مذہب ہوں ہم نسل ہوں' ہاں ہم شہریا ہم وطن نہیں ہوں لیکن دل میں جو جذبات رکھتا ہوں اس کا اندازہ یقینی طور پر تمہیں ہو چکا ہوگا۔ میں اب اس بارے میں کیا کہہ سکتا ہوں۔"

"ٹھیک ہے جناب ہم اس سلسلے میں آپ کو پریشان نہیں کریں گے۔ ویسے جہانگیر جمال شاہ صاحب آپ سے کچھ باتیں بھی کرنا چاہتا ہوں۔"

"تو پھر آئندہ آپ کا ارادہ کیا ہے؟"

"کیا کہنا چاہتے ہو؟"

"جو کچھ میں کہنا چاہتا ہوں سر۔ آپ براہ کرم اس پر توجہ دیجئے۔"

"کہو۔"

"جب آپ ہمارے لیے اتنا کچھ کر چکے ہیں تو کیا اس کے بعد یہ سلسلہ ختم کر دیں گے؟۔"

"نہیں۔"

"جاری رکھیں گے ناں؟۔"

"ہاں۔"

"تو اس سے زیادہ خوشی کی بات اور کیا ہو سکتی ہے ہمارے لیے' میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمارے درمیان ایک باقاعدہ عہدہ حاصل کر لیں۔"

"نہیں یہ ممکن نہیں ہے۔" میں نے حتمی لہجے میں کہا۔

"اس کی کوئی خاص وجہ ہے سر؟"

"ہاں۔"

"وہ کیا؟"

"بس میرا نظریہ ذرا مختلف ہے' کیا فضہ حبیبی نے میرے بارے میں آپ کو کچھ نہیں بتایا؟"

"نہیں۔ فضہ حبیبی نے اس بارے میں کچھ نہیں

تھا۔ ہاں آفتاب کمال ہمیشہ میرے ذہن میں رہتا تھا لیکن آفتاب کمال سے رابطہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں تھا۔ وہ تو شخصیت ہی دوسری تھی' ایک بار پھر میرے ذہن میں آفتاب کمال آگیا۔ میں اس کے بارے میں سوچ رہا تھا جب فضہ حبیبی واپس آگئی۔ وہ تنہا تھی اور اپنے ساتھ اوونیا وغیرہ اور دوسری چیزیں اٹھائے ہوئی تھی اس نے یہ سارے لوازمات میرے سامنے رکھ دیئے' اس کی آنکھوں میں تجسس تھا۔ یہ سامان میرے سامنے رکھنے کے بعد اس نے دروازہ بند کر دیا اور میں نے مسکراتی نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"کیوں فضہ دروازہ کیوں بند کر دیا؟"

"س۔س۔" اس نے عجیب سے محجوبانہ انداز میں کہا۔

"مجھے مطلب تو سمجھاؤ۔"

"آپ کا چہرہ سب سے پہلے میں دیکھنا چاہتی ہوں کیونکہ۔ کیونکہ میں یہ اپنا حق سمجھتی ہوں۔"

"اوہو۔ دانش زاری کہاں ہیں؟"

"موجود ہیں سر۔ اپنے طور پر مصروف ہیں۔"

"میرے بارے میں ان سے کوئی گفتگو تو نہیں ہوئی۔"

"آپ کے بارے میں ہر وقت ہر شخص گفتگو کرتا ہے آپ نے ہمارے لیے جو کچھ کیا ہے وہ زیر بحث آتا ہے۔"

"او کے ٹھیک ہے تو پھر اب تم ہی باقی خدمات بھی سر انجام دو۔ اوہو تمہارے زخموں میں تکلیف تو نہیں ہے؟"

"سر مجھے ان زخموں سے سرور مل رہا ہے۔" فضہ حبیبی نے کہا اور اس کے بعد وہ میری خواہش کے مطابق میرے چہرے پر مصروف ہو گئی۔ پہلے میں نے اپنا پہلا میک اپ اتارا اور اس کے بعد لائٹ میک کے میک اپ پر طبع آزمائی ہونے لگی۔

فضہ حبیبی نے میرا پورا میک اپ اتار دیا اور مجھے دیکھتی رہی۔ میں نے ایک لمحے کے لیے اس کی آنکھوں میں وارفتگی کے آثار دیکھے تھے اور میرے ہونٹوں پر مدھم سی مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔

"کیوں فضہ حبیبی۔ تمہیں میرا اصل چہرہ دیکھ کر مایوسی ہوئی؟"

"جی.....!"

"ہوتا ہے ایسا ہوتا ہے۔"

"سر میں کیا کہہ سکتی ہوں" اس نے نڈھال سے لہجے میں کہا۔

"کیوں.....؟"

"میں سوری سر۔ میں۔ پلیز۔ میں اجازت چاہتی

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

بتایا۔ کیا اسے کوئی خاص بات معلوم ہے' دانش زاری نے پوچھا لیکن میں خاموش ہوگیا۔ اگر فضہ جبیبی نے میرا راز اپنے دل میں رکھا ہے تو بہتر ہے اس راز کو دل ہی میں رہنے دیا جائے۔ چنانچہ میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرے مشن کو اتنا زیادہ مشکل نہیں بناؤ۔ میں ابھی تمہارے ساتھ ہوں دانش زاری۔"

"خیر ٹھیک ہے سر۔ ہم کسی بھی سلسلے میں آپ سے کوئی تعرض کرنا پسند نہیں کرتے۔ اچھا اب یہ بتائیے کہ یہاں کے بعد آپ کا کیا پروگرام ہے؟"

"بیروت جانا ہوگا۔"

"تب تو پھر یہ سمجھ لیجئے کہ آپ کے لیے اس سے بہتر جگہ اور کوئی نہیں ہوگی' میں پتا دوہرائے دیتا ہوں آپ اسے ذہن نشین کرلیجئے۔ میں نے دانش زاری کا دوہرایا ہوا پتا ذہن نشین کرلیا۔ بہرحال اس میں کوئی شک نہیں کہ مجھے فوری طور پر رہائش کی ضرورت بھی ہوگی۔ میں نے اس سے پوچھا۔

"فلیٹ کس کا ہے؟"

"میری اپنی ملکیت ہے سر۔"

"کس حیثیت سے وہاں موجود ہے؟"

"سر بالکل محفوظ جگہ ہے لوگ اس کے بارے میں بالکل بھی نہیں جانتے۔ ہم بھی کبھی اسے استعمال نہیں کرتے بس یوں سمجھ لیجئے کہ طویل عرصے سے بند پڑا ہوا ہے۔ ویسے وہاں دو ملازمائیں رہتی ہیں جو مکمل طور پر قابل بھروسا ہیں اور ضرورت کے وقت ان سے مدد لی جاسکتی ہے۔"

"ٹھیک ہے' مسلمان ہیں؟"

"جی سر۔ ظاہر ہے مسلمان ہی ہیں لیکن ذرا طرز رہائش ایسا اختیار کیا ہوا ہے کہ کوئی بھی ان کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا۔ ویسے میں نے وہاں ایک نام بھی مشہور کردیا ہے جو مسٹر ٹک کا ہے۔ مسٹر ٹک کے بارے میں کوئی بھی نہیں جانتا کہ وہ کون ہیں کہاں رہتے ہیں کیا کرتے ہیں لیکن بس یہ جانتے ہیں لوگ کہ یہ فلیٹ مسٹر ٹک کی ملکیت ہے۔"

"ویری گڈ۔ بہرحال تم لوگوں کو جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے ان کے تحت اس قسم کے معاملات ضروری ہوا کرتے ہیں لیکن اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم یہاں سے بیروت کب روانہ ہورہے ہیں؟"

"سر کسی بھی طرح یہاں سے بیروت روانہ ہونا ممکن نہیں ہے۔"

"کیا مطلب؟"

"میرا مطلب ہے براہ راست۔"

"تو پھر کیا بندوبست کررہے ہو؟"

"میں بندوبست کر نہیں رہا سر بلکہ یوں سمجھ بندوبست ہوچکا ہے۔ ہم یہاں سے فرانس جائیں فرانس سے ہمیں باآسانی بیروت کے لیے سفر کے مل جائیں گے۔"

"یہاں سے فرانس تک کے سفر کے لیے کیا اختیار کیا ہے؟"

میں نے ان تمام عوامل کو حدنگاہ رکھا ہے جن تحت ہمیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے آپ یقین یہ بات جانتے ہوں گے کہ ہماری ناکہ بندی کردی گئی اور ان کے پاس چونکہ وسائل موجود ہیں اس لیے ان کے لیے بہت زیادہ مشکل نہیں ہوا ہوگا لیکن جو طریقہ کار اختیار کیا ہے اس کے تحت میں پہلی فرانس روانہ کرچکا ہوں اور مجھے اطلاع مل گئی ہے لوگ صبروسکون کے ساتھ وہاں پہنچ گئے ہیں۔"

"ویری گڈ۔ کیا مجھے وہ طریقہ کار بتانا پسند کرو گے"

"جی سر کیوں نہیں۔ یہاں سے ہم جزیرہ کیزی ہوں گے۔ کیزی سے ہمیں بذریعہ شپ فرانس ہوگا۔"

جزیرہ کیزی میرے لیے کوئی نئی جگہ نہیں تھی اتفاق تھا کہ مجھے ایک بار پھر اس جزیرے سے واسطہ تھا' جہاں میں اپنی زندگی کا بیش بہا کارنامہ انجام دے تھا۔ میں نے مضمحل انداز میں گردن ہلائی' ظاہر ہے لوگوں کے وسائل سے میں انکار نہیں کرسکتا تھا کے حالات کوئی ایسی اہمیت نہیں رکھتے جن کا ضروری ہو۔ جزیرہ کیزی پہنچے۔ کیزی سے ہم ایک شپ لے کر چل پڑا۔ جس نے ہمیں فرانس بندرگاہ پر اتار دیا۔ یہاں ہمارے لیے معقول بندوبست اور کچھ لوگوں نے ہمیں خوش آمدید کہا۔ ان میں فر بھی تھے۔ فضہ جبیبی کی کیفیت اب بالکل ٹھیک تھی' البتہ اندرونی جسم پر کچھ ایسے زخم تھے جن کے میں مجھے تفصیل تو نہیں معلوم تھی لیکن کبھی کے چہرے پر پھیلے ہوئے کرب کے آثار یہ احساس تھے کہ زخموں میں شدت ہے۔ ویسے اس دوران جبیبی سے میری کافی بے تکلفی ہوگئی تھی اور وہ مجھ

قسم کے سوالات کرلیا کرتی تھی۔ میرے چہرے پر تشویش کے آثار دیکھ کر وہ کہتی کہ آپ کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا اس کا مجھے اندازہ ہے لیکن سر آپ اب اپنے آپ کو ہم سے دور نہ سمجھیں۔ جو حال ہمارا ہوگا وہی آپ کا ہوگا۔۔۔۔۔ اور میں مسکرا کر اس سے کہتا۔ نہیں فضہ جبیبی میرے ذہن میں کوئی خاص وسوسہ نہیں ہے۔ جو ہونا تھا وہ ہوا کا ایک جھونکا تھا جو میری زندگی میں آکر گزر گیا۔ درحقیقت میں تو ہواؤں میں رہنے کا عادی ہی ہوں فضہ جبیبی' میری تشویش کی اصل وجہ میرا ایک دوست ہے جس کا نام آفتاب کمال ہے۔"

"کیا سرا سے کیا ہوا؟"

"براہ کرم فضہ جبیبی ابھی اس کے بارے میں مجھ سے تفصیلی معلومات نہ حاصل کرو' ہاں وعدہ کرتا ہوں کہ وقت تمہیں اس کے بارے میں ضرور بتادوں گا۔"

"جی سر بہت بہتر ہے۔ میں واقعی بعض اوقات یہ محسوس کرتی ہوں کہ میں آپ سے ضرورت سے زیادہ بے تکلف ہوگئی ہوں آپ جیسی عظیم شخصیت کا احترام کیا جانا چاہیے۔"

"ظہر کررہی ہو مجھ پر۔" میں نے کہا اور وہ چونک کر "سر یہ بات کرسکتی ہوں میں۔"

"پھر ایسی باتیں کیوں کرتی ہوں فضہ جبیبی! ظاہر ہے ہے اور تمہارے درمیان دوستی کا ایک ایسا جذبہ موجود جس کا کوئی نعم البدل نہیں ہے اگر ان جذبات کو محدود چاہتی ہو تو تمہاری مرضی ہے۔ میں تمہیں تمہاری مرضی خلاف کام کرنے پر مجبور نہیں کروں گا۔"

"میں سر میں جذبے محدود کرنا نہیں چاہتی' میں تو ان میں وسعتیں چاہتی ہوں۔" اس نے عجیب سے کہا اور میں اس کے لہجے پر غور کرتا رہ گیا۔

بہرحال فرانس سے بیروت تک کا سفر کافی دلچسپ ہوا تھا اس میں سنسنی بھی تھی اور یہ احساس بھی تھا بیروت پہنچنے کے بعد ہمیں کس طرح وہاں کے ماحول اپنے آپ کو ضم کرنا ہوگا۔ فضہ جبیبی کے لیے تو ایک موجود تھا لیکن میں یہ سوچ رہا تھا کہ براہ راست کے ہیڈکوارٹر تک جانا میرے لیے موزوں رہے گا یا اس طرح میں تمام لوگوں سے کٹ کر رہ جاتا۔ ممکن ان کے وہ ذرائع موجود ہوں جن سے وہ تنظیم کے کو پہچانتے ہوں۔ اگر میں وہاں اپنی اصل شکل میں سامنے پہنچا تو میرے لیے مشکلات پیدا ہوسکتی ہے چنانچہ میں نے راستے ہی میں طے کرلیا اور فضہ جبیبی سے کہا۔

"بیروت میں جیسا کہ دانش زاری نے مجھ سے کہا کہ اس نے میرے قیام کے لیے ایک جگہ کا بندوبست کرلیا ہے تو فضہ جبیبی مجھے کچھ عرصے کے لیے وہیں رہنا ہوگا دنیا سے کٹ کر تم سب سے کٹ کر۔"

"سر میں نے پہلے ہی آپ سے اس لیے یہ بات کہہ دی تھی کہ مستقبل میں آپ کو بہت سے مراحل کا سامنا کرنا پڑے گا ورنہ اصولی طور پر میں آپ سے یہی کہتی کہ سر ہمارے ساتھ چلیے ہیڈکوارٹر میں آپ کا زبردست استقبال ہوگا۔"

"شکریہ فضہ جبیبی۔ اصل میں میں یہی چاہتا ہوں۔"

بیروت ایئرپورٹ پر اترنے کے بعد ہم لوگوں نے اپنے راستے اس طرح بدل لیے تھے کہ ایک دوسرے سے شناسائی کا احساس بھی نہ ہو۔

راستے میں تمام تفصیلات مجھے فضہ جبیبی نے مہیا کردی تھیں اور اس جگہ کا پتا بھی بتادیا تھا۔ ویسے یہ تفصیلات مجھے دانش زاری بھی بتاچکا تھا لیکن چونکہ بیروت کے چپے چپے سے میں پوری طرح واقفیت رکھتا تھا اس لیے میں نے ٹیکسی ڈرائیور کو اس جگہ کا پتا بتادیا جہاں وہ فلیٹ موجود تھا' جس میں مجھے قیام کرنا تھا۔

فلیٹ کے دروازے پر پہنچنے کے بعد میں نے کال بیل کا بٹن دبایا اور جس عورت نے دروازہ کھولا وہ ایک خوش شکل اور متین عورت تھی۔

"جی فرمائیے؟"

"میں اندر آنا چاہتا ہوں۔"

"جی۔۔۔۔؟"

"جی ہاں۔"

"آپ کس سے ملنا چاہتے ہیں؟"

"ایسا ہے خاتون کہ آپ کو میرے بارے میں تفصیل جاننے کے لیے تھوڑا سا انتظار کرنا پڑے گا۔ اصولی طور پر مجھے بھی یہاں ایسے نہیں آنا چاہیے تھا بلکہ ان لمحات کا انتظار کرنا چاہیے تھا جب آپ میری شناسا ہوتیں۔ وہ نہ سمجھنے والے انداز میں مجھے دیکھنے لگی۔ اس وقت عقب سے ایک اور عورت بھی آگئی اور انہی دونوں کا تذکرہ مجھ سے کیا گیا تھا۔ خاصی ماڈرن اور جدید قسم کی خواتین تھیں لیکن نوجوان تھیں اور مجھے حیرت تھی کہ میرے لیے ایسی جگہ کا انتخاب کیوں کیا گیا' بہرحال یہ دانش زاری کا معاملہ تھا چونکہ دانش زاری بھی اس میں باقاعدہ ملوث تھا۔ تاہم

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ہیں نے یہاں آنے کے بعد تھوڑی سی الجھن محسوس کی تھی اس کی ایک خاص وجہ یہ تھی کہ ابھی تک ان لوگوں کو میرے بارے میں کوئی خاص تفصیلات نہیں بتائی گئی تھیں۔ دوسری عورت نے مجھ سے وہی تمام سوالات کیے جو پہلی خاتون نے کیے تھے۔

دونوں نے ایک دوسرے کی شکل دیکھی اور اس کے بعد مجھے اندر آنے کی دعوت دے دی۔ یہ ایک دلچسپ مرحلہ تھا جو اچانک ہی پیدا ہوگیا تھا۔ تاہم جس ڈرائنگ روم میں جاکر بیٹھا وہ بڑی نفاست کا آئینہ دار تھا۔ دونوں خواتین ڈرائنگ روم سے باہر نہیں نکلی تھیں۔ ڈرائنگ روم میں ٹیلی فون بھی موجود تھا وہ مجھے مشکوک نگاہوں سے دیکھ رہی تھیں غالباً انہوں نے بھی اپنی زندگی کا بہت بڑا رسک لیا تھا لیکن دانش زاری کے نام نے انہیں اعصابی طور پر مفلوج کردیا تھا۔ اس وقت ٹیلی فون کی گھنٹی بجی اور ان میں سے ایک خاتون ٹیلی فون کی جانب بڑھ گئی۔

"ہیلو۔" اس نے کہا اور دوسری جانب سے کوئی آواز سنائی دی۔ اس کے بعد وہ خاموشی سے ہوں ہاں کرتی رہی تھی اس نے کچھ نہیں کہا تھا پھر تھوڑی دیر کے بعد اس نے مجھ سے کہا۔

"کیا آپ براہ کرم دانش زاری صاحب سے گفتگو کرنا پسند کریں گے۔"

"ہاں۔" میں نے کہا اور اٹھ کر ٹیلی فون کے قریب پہنچ گیا۔ دوسری جانب سے دانش زاری کی آواز سنائی دی۔

"سوری ڈیئر تمہیں واقعی پریشانی اٹھانا پڑی ہوگی لیکن معذرت چاہتا ہوں کچھ اتفاقیہ طور پر ایسی بات ہوگئی جو بنیادی حیثیت رکھتی تھی لیکن جس کی جانب ہم دونوں نے توجہ نہیں دی تھی اب یہاں تمہیں سکون ملے گا' میں نے ہدایات دے دی ہیں ویسے ان خواتین کو ان کے نام سے کبھی مخاطب نہ کرنا۔"

"اس کی کوئی خاص وجہ؟" میں نے پوچھا۔

"ہاں۔ بعد میں بتادوں گا۔ ویسے یہ مکمل قابل اعتماد ہیں اور تمہارے کسی کام میں کبھی رکاوٹ نہیں بنیں گی۔"

"اوکے۔" میں نے جواب دیا اور پھر فون اس خاتون کے حوالے کردیا جس نے تھوڑی دیر تک دوسری طرف کی آوازیں سننے کے بعد فون بند کردیا تھا۔

"انسان سب سے پہلے ایک گھر بناتا ہے سر۔ اور اگر وہ گھر کسی طرح زیر عتاب آجائے تو اس کی زندگی کا

مقصد بن جاتا ہے کہ اپنے گھر کو مشکلات سے ہمارا فلسطین ہم سے چھین لیا گیا ہے سب سے کا حصول ہماری زندگی کا محور ہے' جب اپنے گھر کے سائے میں پہنچ جائیں گے تب یہ سوچیں گے گھر کی سجاوٹ کے لیے اپنی آسائش کے لیے جائے' اس سے پہلے تو سرائیکی کسی سوچ کا سوال ہی پیدا ہوتا۔" پتا نہیں۔ یہ الفاظ اس نے معاوی جذباتیت کے انداز میں کہے تھے یا سوچ سمجھ کر اس کے بعد میں نے اس سے کبھی ایسی کوئی گفتگو کی' البتہ میرے اپنے مشاغل محدود ہوگئے تھے' میں سیمائی فطرت نچلے بیٹھنا تو جانتی ہی نہیں تھی پھر ایجنسی کا سامان ہوگیا' مارکوپولو کے کئی چکر لگا چکا اب یہاں اجنبی شکل میں آتا تھا اور ان دیشوں سے شناسائی نہ رہی تھی جنہیں اس بات کا علم تھا کہ لا میک اور مسٹر مارکوپولو کے درمیان گہرے تعلقات اس دن ہال میں بیٹھا ہوا اپنی مصروفیات میں مشغول رضوانہ کو اوپر جانے والی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے ذہن کو ایک خوشگوار کیفیت کا احساس ہوا کچھ دیر میں بھی اوپری منزل پر پہنچ گیا' کسی اجنبی کا یہاں ذرا باعث تجسس ہوا کرتا تھا چنانچہ فوراً ہی میری پڑتال شروع کردی گئی' میں ایک راہداری کے دو جانب نکلا تھا کہ ایک قوی ہیکل ویٹر میرے سامنے اس کی آنکھوں میں درشتگی کے آثار تھے' اس نے لہجے میں انگریزی زبان میں مجھ سے میری یہاں موجو کے بارے میں سوال کیا تو میں نے مسکرا کر کہا۔

"مسٹر مارکوپولو سے ملنا چاہتا ہوں۔"

"کون ہو اور کیوں ملنا چاہتے ہو؟"

"کیا تم مسٹر مارکوپولو کے پرسنل اسسٹنٹ ہو؟"

"ہاں۔" اس نے جواب دیا۔

"خیر' میں مسٹر مارکوپولو کے پاس جارہا ہوں۔"

"سنو' چونکہ یہاں کسی اجنبی شخص کے اس آنے کی ممانعت ہے اور اگر کوئی آجائے تو ہم اسے آدمی سمجھتے ہیں اور برے آدمیوں کو ٹھکانے لگانے کے لیے ہمارے پاس ایک ایسی خفیہ جگہ موجود ہے جہاں لاشوں کو با آسانی ٹھکانے لگادیا کرتے ہیں' اگر تم چاہتے کہ تمہاری لاش بھی اسی گندگی میں جاکر پہلے اپنی تلاشی لینے دو اور اس کے بعد....." ابھی اتنا ہی جملہ ادا کیا تھا کہ ایک کمرے سے رضوانہ اس طرف آتی ہوئی نظر آئی یہ صورت حال دیکھ

کر میں نے فوراً ہی ہاتھ اٹھا کر کہا۔

"مسٹر مارکو' یہ آپ کے ایڈی کانگ بہت زیادہ مستعدی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مجھے زندگی سے دور کرنے کی بات کررہے ہیں براہ کرم میری مدد کیجئے۔" رضوانہ میرے پاس آگئی اس نے مجھے گھورتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ کون ہیں؟"

"وہ جو زندگی سے قریب ہوتے ہیں' آفتاب کی مانند طلوع ہوتے ہیں اور کمال کا عروج حاصل کرکے غروب ہوجاتے ہیں۔" رضوانہ چونک پڑی اس نے ایک خوشگوار حیرت سے مجھے دیکھا' میں نے ان الفاظ میں آفتاب کمال کا نام لے دیا تھا اور آفتاب کمال کا نام میرے علاوہ اور کون جان سکتا تھا' اس نے ویٹر کو واپسی کا اشارہ کیا اور ویٹر ادب سے گردن خم کرکے چلا گیا رضوانہ نے مجھے گھورتے ہوئے کہا۔

"الفاظ بہت خوب صورت ہیں لیکن دور مغلیہ میں جہانگیر کا جمال قابل دید ہوا کرتا تھا آپ اس سے آگے کیا کہنا پسند کریں گے؟"

"شاہ۔" میں نے ہنس کر کہا اور وہ بھی ہنس پڑی۔

"آپ نے میک اپ بدل لیا ہے کیا؟"

"ہاں۔"

"مجھے ورنہ لائٹ میک کے میک اپ میں یہ آپ کو پہچانا تھا' معذرت۔"

میں اس کے ساتھ آگے بڑھا اور اس کمرے میں پہنچ گیا جہاں آفتاب کمال موجود تھا' رضوانہ نے ہنستے ہوئے اس سے کہا۔

"بوجھو تو جانیں" آفتاب کمال بھی ہنس پڑا پھر اس نے کہا۔

"باس کی خوشبو دس لاکھ آدمیوں میں پہچان سکتا ہوں۔" رضوانہ واقعی حیران رہ گئی تھی' میں حیران نہیں ہوا تھا کیونکہ آفتاب کمال کی شخصیت ایسی ہی تھی کہ وہ کسی بھی وقت حیران کرسکتا تھا' آفتاب کمال کے رضوانہ سے دروازہ بند کرنے کے لیے کہا اور رضوانہ نے دروازہ بند کردیا میں بیٹھ گیا اس نے کہا۔

"چیف بہت شاندار مہم رہی' آپ کی واپسی یقیناً مجھ سے پہلے ہوگئی ہوگی' آئی ایم سوری واقعات کچھ اس طرح تبدیل ہوگئے تھے کہ آپ سے کوئی رابطہ نہ کرسکا۔"

"تم نے مجھے پاگل کردیا' تمہاری غیر موجودگی سے میں کس قدر ذہنی اذیتوں سے گزرا ہوں تمہیں اس کا اندازہ نہیں۔"

"واقعی دلی معذرت چاہتا ہوں چیف لیکن پاکستان میں کچھ زیادہ وقت لگ گیا۔"

"پہلے یہ بتاؤ کہ ریڈ سٹی سے تمہیں کیا حاصل ہوا؟"

"وہ جس کے لیے کئی ممالک کوشش کررہے تھے۔"

"گویا میرا اندازہ درست تھا' مجھے اطلاع مل چکی تھی کہ پلانٹ پاکستان پہنچ گیا ہے۔"

"اطلاع مل چکی تھی۔" آفتاب کمال حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر بولا۔

"ہاں اور یہ کوئی تعجب خیز بات نہیں ہے' دنیا کی کئی انٹیلی جنس سروسز اس چکر میں پڑی ہوئی تھیں اور بہرحال ان کے اپنے ذرائع ہیں۔"

"مگر چیف کوئی پریشانی کی بات نہیں ہے پلانٹ باقاعدہ متعلقہ محکمے کی تحویل میں پہنچ چکا ہے اور آپ کے حوالے سے چیف۔"

"ہوا کیا تھا؟"

"میری تو ذمے داری ہی مختلف تھیں لیکن انہی ذمے داریوں کے دوران اچانک مجھ پر یہ انکشاف ہوا کہ ایک چھوٹے سے غیر آباد جزیرے کے قریب سمندر کی گہرائیوں میں کچھ لوگوں کی دلچسپیاں مرکوز ہیں' چیف آپ کو حیرت ہوگی کہ ان لوگوں کا تعلق جرمنی سے تھا اور وہ جن کی تعداد چھ کے قریب تھی اس پلانٹ کا سراغ لگانے میں کامیاب ہوچکے تھے جبکہ دوسرے ملکوں کے نمائندے صرف ریڈ مین کے آگے پیچھے پھر رہے تھے چیف مجھ سے نہ رہا گیا' میں بھی ان کوششوں میں شامل ہوگیا اور میں نے کامیابی حاصل کرلی اس کے بعد جو کچھ ہوا چیف وہ بس یوں سمجھ لیجئے قدرتی امداد سے ہوا' میں نے اپنے ہمنوا بنالیے انہیں جھانسہ دیا اور پلانٹ سمندر سے نکلوالیا اسے شپ پر بار کرکے اپنے وطن پہنچا۔ بہرحال اتنا تو ہوا کہ میں نے چند لوگوں کو کافی رقم دلوادی ان کے تعاون کو نظرانداز نہیں کرسکتا تھا' اس کے بعد وہ سب کچھ اپنے وطن کو سونپ دیا' چیف آپ یقین کیجئے ویسے بھی وہاں آپ کے معترفین موجود ہے لیکن آپ کے اس کارنامے کے بعد آپ کی جو حیثیت ہوگئی ہے ایک بار وہاں جاکر دیکھئے۔"

جواب میں میں ہونٹ سکوڑ کر مسکرا دیا پھر میں نے کہا۔

"ویسے مجھے یقین تھا آفتاب کمال کہ یہی سب کچھ ہوا ہے' اب میں تمہیں کیا دوں اس کے صلے میں' مبارک باد سے کر تمہاری ان عظیم کاوشوں کا جواب نہیں دے

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

سکتا۔"

"آپ خوش ہیں چیف بس سمجھ لیجئے مجھے میری کاوشوں کا جواب مل گیا۔"

"باقی لوگوں کا کیا حال ہے؟"

"وہی رفتار بے ڈھنگی۔" آفتاب کمال نے جواب دیا پھر بولا۔

"سب لوگ ٹھیک ہیں' ممی سے ملاقات ہوئی' اکبر کمال وغیرہ بھی خیریت سے ہیں' تیمور جمال صاحب ریٹائرمنٹ لینے کی کوشش کررہے ہیں ابھی اپنی اس کوشش میں کامیاب نہیں ہوئے ہیں' آپ کے بارے میں میں نے ممی وغیرہ کو بتادیا ہے کہ آپ پرسکون اور مطمئن ہیں' دعائیں دی ہیں آپ کو باقی سب خیریت ہے۔" پھر اس نے مجھ سے میرے بارے میں پوچھا اور مختصراً میں نے اسے اپنی کہانی سنادی' ارل سینڈنا کے بارے میں سن کر آفتاب کمال بھی گہری سوچ میں پڑ گیا تھا' اس نے کہا۔

"کم از کم یہ نام میرے انسائیکلوپیڈیا میں موجود نہیں ہے کوئی نئی چیز ہے چیف۔"

"عمر اٹھائیس سال سے زیادہ نہیں معلوم ہوتی۔"

"پھر مزید کمال ہے کیونکہ اس نوعمری میں یہ سب کچھ حاصل کرلینا مشکل کام ہے۔"

"ہوسکتا ہے کسی کی تشکیل کردہ ہو۔"

"ہاں ہوسکتا ہے لیکن چیف ایک بات کہوں؟"

"کہو۔"

"خطرناک ہوسکتی ہے۔"

"اگر ایسا نہ ہوتا تو شاید میں ایک اتنے بڑے مقصد کو ہاتھ سے نہ نکل جانے دیتا۔"

"کیا مطلب؟"

"مطلب یہ ہے کہ بہرحال موساد میں ڈیپارٹمنٹ او کے چیف کی حیثیت سے جس قدر معلومات مجھے حاصل ہوسکتی تھیں اب اس کے لیے اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔"

"ہاں یہ بات تو ہے چیف۔"

"بہرحال میں تو اتنا جانتا ہوں کہ جو کچھ ہوتا ہے بہتر ہی ہوتا ہے لیکن اب مجھے اپنا طریقہ کار بدلنا پڑے گا' خطرہ یہ ہے کہ آزادی فلسطین کی تنظیمیں مجھے اپنے ساتھ شامل کرنے کی کوشش کریں گی' یہ میرے ممکن نہیں ہے تم جانتے ہو کہ میں آزاد فطرت کا مالک ہوں اور جو کچھ بھی کرنا چاہتا ہوں اپنے طور پر کرنا چاہتا ہوں۔"

"میں سمجھتا ہوں چیف لیکن اس کے لیے آپ معذرت کرلیں۔"

"ہاں ظاہر ہے مجھے میری مرضی کے خلاف مجبور کیا جاسکتا تم اپنی سناؤ یہاں کی کیفیت کیسی ہے؟"

"چیف بس اس سلسلے میں یہی کہہ سکتا ہوں کہ تعالیٰ کی بہت مہربانی ہے' میں اپنی جگہ مستحکم ہوں' تک کسی بھی مشکوک نگاہ کا نشانہ نہیں بنا اور میرا ہے چیف فی الحال میرے اطراف محفوظ ہیں لیکن نہیں ہوں میں' میں نے اپنے لیے اور بھی ایسے ٹھکانے بنائے ہیں کہ اگر مارکوپولو... کی حیثیت سے ختم کرنا پڑ جائے تو فوراً ہی کسی مشکل کا شکار ہوجاؤں بلکہ ایک اور مستحکم حیثیت اختیار کرکے منتقل ہوجاؤں' ایسی حیثیت جو طویل عرصے تک رہ سکے" میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی میں نے کہا۔

"ہاں اور یہ میں نے نہیں کیا تھا۔"

چیف' میں جو ہوں آپ کو بالکل پریشان ہونے ضرورت نہیں ہے اگر چاہیں تو یہ ذمہ میرے کردیں۔"

"مطلب.....؟"

"میں آپ کو کوئی اور حیثیت دے سکتا ہوں جس آپ کو پھر ان لوگوں سے رابطے قائم کرنے کا موقع جائے۔"

"ابھی نہیں ارل سینڈنا کی کارروائی دیکھ لیتے مستقبل میں اسے موساد کی سربراہی سونپنے کے بارے سوچا جارہا ہے اور یقیناً" یہ بلاوجہ نہیں ہوگا ممکن میرے سلسلے میں کارروائی کرکے وہ اپنے آپ کو موساد سربراہی کا اہل ثابت کرنے کی کوشش کرے مقابلے کی حالت ہی میں ہونے دو ورنہ کوئی دوسری شکل شکوک بھی کرسکتی ہے۔"

آفتاب کمال نے پرخیال انداز میں گردن ہلاتے کہا۔

میں آفتاب کمال کے اس مشورے پر غور کرنے کہ تو ٹھیک کہہ رہا ہے واقعی یہ ایک خطرناک پہلو ہے مجھے غور کرنا پڑے گا' بہرطور بات سمجھ میں آگئی میں نے آفتاب کمال سے وعدہ کیا کہ اس سلسلے میں لوگوں سے رابطہ قائم کرکے یہ درخواست کروں گا بہت دیر تک مصروف گفتگو رہے تھے اور اس کے نے واپسی کی اجازت طلب کرلی آفتاب کمال کو بارے میں ساری تفصیلات بتا کر وہاں سے اٹھا تھا۔

مزید کچھ دن گزر گئے' کچھ بے چینی سی چھانے لگی

بیروت میں مروانہ وار رہ رہا تھا لیکن طویل عرصہ کے بعد بیروت ایک بار پھر اجنبی ہوگیا تھا کسی بھی پرانے شخص سے ملنا غیر مناسب تھا حالانکہ پیڈرو تھا' اس کے بچے تھے' جو میرا اول پسلا سکتے تھے لیکن ان سے کنارہ کشی کرلی تھی۔ اب ان کے پاس جانا بے کار تھا' فضا حبیبی نے بھی نہ جانے کیوں رابطہ قائم نہیں کیا تھا۔ اس کے علاوہ آفتاب کمال بھی تھا لیکن اسے محفوظ رکھنا سب سے ضروری تھا۔

پھر خود ہی فیصلہ کیا کہ اپنے طور پر وقت گزاری کی جائے اور کوئی مشغلہ تلاش کیا جائے' بیروت تو ایسی جگہ تھی جہاں سکون کے متلاشی دور دور سے آتے تھے میں ایسی تمام جگہوں کے بارے میں جانتا تھا' سینورا بیچ بڑی کشش داستانوں کا امین تھا اور وہاں معیاری لوگ جاتے تھے۔ یا پھر وہ امیر سیاح جو کبھی ایک بار سینورا بیچ جاچکے ہوتے تھے میں سینورا بیچ پہنچ گیا۔ ٹرالروں کا شہر آباد تھا۔ ہر ایک میں جانے کتنی رنگین کہانیاں بجی ہوئی تھیں۔ میں ٹرالروں کے شہر سے گزر کر ایک سنسان گوشے کی طرف چل پڑا۔ ایک بڑی چٹان پر چڑھ کر دوسری طرف اترا تھا کہ ایک مست شباب کو دیکھا۔ دھوپ سینک رہی تھی۔ اور اس قدر مکمل تھی کہ نگاہیں ہٹنے کا نام نہ لیں۔ میرے قدموں کی آہٹ پر نگاہیں اٹھا کر پیچھے دیکھنے لگی۔ پھر اس کی آواز ابھری۔

"واؤ۔" پیچھے ہٹنے کو جی نہ چاہا اور میں چٹان کے دوسری طرف اتر گیا۔ "ہیلو" اس نے مجھے مخاطب کیا اور مجھے رکنا پڑا۔

"ہیلو۔" میں نے جواباً کہا اور وہ بڑے دلاویز انداز میں مسکرادی۔

"یہاں اس طرف کیسے نکل آئے؟"

"کیوں.....؟"

"میرا مطلب ہے لوگ اس طرف بہت کم آتے ہیں۔"

"وجہ.....؟" میں نے پوچھا اور وہ ہنس پڑی پھر بولی۔

"وجہ تو شاید کوئی نہیں ہے۔"

"جب کوئی وجہ نہیں ہے تو میرا ادھر نکل آنا تعجب خیز نہیں ہے۔"

"تو میں کب کہہ رہی ہوں' لیکن کون سے ملک کے باشندے اس قدر بداخلاق ہوتے ہیں۔"

"کیا مطلب.....؟"

"جس قدر تم ہو۔"

"میں نے کیا بداخلاقی کی ہے میڈم؟"

"مجھے دیکھ لیا اس کے باوجود نظر انداز کرکے آگے بڑھے چلے جارہے ہو۔"

"اوہو واقعی' یہ تو مجھ سے غلطی ہورہی تھی لیکن میڈم بعض اوقات کچھ خواتین ناواقفوں سے دوستی پسند نہیں کرتیں۔"

"کچھ کی بات کررہے ہو میری بات کرو۔"

"آپ۔"

"ہاں کیرول ہے میرا نام۔"

"آپ بہت خوبصورت ہیں مس کیرول۔" میں نے کہا لیکن اسی وقت مجھے قدموں کی چاپ سنائی دی اور قوی ہیکل بدن کا ایک معمر شخص ایک چٹان کے عقب سے برآمد ہوا وہ ایک خاص قسم کے لباس میں ملبوس تھا' ہاتھوں میں نجانے کیا کیا الم غلم چیزیں پکڑی ہوئی تھیں لیکن ان میں ہتھیار کوئی نہیں تھا۔ وہ ہمیں گھورتا ہوا ہمارے قریب آگیا۔

"ہیلو۔" میں نے اسے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔

"کہو کیا بات ہے؟۔" بوڑھا شخص بولا۔

"جی کیا مطلب میں سمجھا نہیں۔" میں نے کہا۔

"اداکاری کررہے ہو کیا فن اداکاری سے تعلق ہے؟"

"مسٹر آپ ہیں کون' اور دو شریف آدمیوں کے درمیان اس طرح کیسے نمودار ہوگئے؟"

"اوہو' اوہو مسٹر سنیئے تو سہی یہ' یہ یہ۔"

"آپ کے ساتھ ہیں؟۔" میں نے لڑکی کی مداخلت پر اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"جج.....جی ہاں' وہ اصل میں.....۔" لڑکی اٹھ کر کھڑی ہوگئی

"سوری سر میرا خیال ہے آپ مس کیرول کے والد ہیں؟" میں نے کہا اور بوڑھے کا تلملانا قابل دید تھا

"بکواس مت کرو میں الٹے دماغ کا آدمی ہوں سمجھے۔" اس نے کہا اور آستینیں چڑھانے لگا۔

"ارے ارے مجھ سے ایسی کیا غلطی ہوگئی؟۔" میں نے حیرانی سے کہا اسی وقت کیرول نے ہمارے درمیان مداخلت کی

"نہیں یہ کرنل فوسٹر ہیں میرے شوہر۔"

"شوہر.....۔" میں نے متحیرانہ انداز میں کہا۔

"میں کہتا ہوں تم یہاں سے جاتے ہو یا نہیں؟۔"

"میں یہاں آیا نہیں تھا مسٹر کرنل بس وہ تو ادھر سے گزر رہا تھا کہ میڈم کیرول سے ملاقات ہوگئی لیکن یہ ہوا

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کیا؟۔"

"کہاں.....؟۔" بوڑھا چونک کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

"نہیں میرا مطلب ہے کہ کیرول آپ کی بیوی' آپ کے درمیان تو میرا خیال ہے دادا اور پوتی کا فرق ہے۔"

"دیکھو دیکھو بدتمیزی مت کرو میں کہتا ہوں تم مجھے سمجھتے کیا ہو' چلے جاؤ یہاں سے دفع ہو جاؤ' ارے کیرول کیا تم نے اسے اپنے پاس بلایا ہے؟۔" کیرول نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور میری طرف دیکھ کر معذرت آمیز لہجے میں بولی۔

"مسٹر کربی بس ذرا عجیب سے دماغ کے آدمی ہیں' کبھی خوش مزاجی پر اترتے ہیں تو اس طرح کہ لوگ ان کے گرویدہ ہو جاتے ہیں اور کبھی بددماغ ہوتے ہیں تو خود مجھے شرمندگی ہونے لگتی ہے' ویسے یہ دل کے برے نہیں ہیں۔"

"کیری کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔" کربی فوسٹر نے کہا۔

"کیوں ڈارلنگ؟۔"

"اوہ' اوہ تم تم اے مسٹر تم چلے جاؤ یہاں سے ہم لوگ مصروف ہیں اس طرح کسی کے درمیان مداخلت اچھی بات نہیں ہوتی۔"

"ٹھیک ہے مسٹر کربی میں یہاں سے ہٹ جاتا ہوں لیکن میرا خیال ہے یہ ایک آزاد ساحل ہے اور یہاں کسی پر اعتراض کرنا مناسب بات نہیں ہے۔"

"کیا مناسب ہے اور کیا نامناسب میں تمہیں اچھی طرح بتا سکتا ہوں' لیکن اس وقت میں کسی قسم کا کوئی جھگڑا نہیں چاہتا۔" اچانک ہی اس کی نگاہیں سمندر کی جانب اٹھ گئیں ایک موٹر بوٹ برق رفتاری سے اسی سمت آ رہی تھی' کربی فوسٹر کے انداز میں کچھ پریشانی سی پیدا ہو گئی' اس نے دانت پیستے ہوئے کیرول سے کہا۔

"اور تم ابھی تک یہیں مر رہی ہو لباس وغیرہ تبدیل نہیں کرنا ہے کیا؟۔"

"اوہ ہاں وہ وہ۔۔۔" وہ جلدی سے بولی اور اس کے بعد اپنی جگہ سے اٹھ گئی تھوڑے ہی فاصلے پر ایک ٹرالر نظر آ رہا تھا جو قدیم وضع کا تھا اس کا دروازہ کھول کر لڑکی اندر داخل ہو گئی میں تھوڑے فاصلے پر ہٹ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ بوڑھا کربی اب بھی مجھے مضطرب نگاہوں سے دیکھ رہا تھا' پھر وہ ہونٹ بھینچ کر موٹر بوٹ کی جانب دیکھنے لگا۔

موٹر بوٹ ساحل پر رک گئی تھی اور اس میں سے تین آدمی اتر کر اسی سمت آ رہے تھے میں اب بھی وہیں موجود تھا کربی فوسٹر خود جھلائے ہوئے انداز میں آگے بڑھ کر ان لوگوں کے پاس پہنچ گیا۔ وہ لوگ بڑی بے تکلفی سے کربی سے مخاطب ہوئے تھے لیکن کربی نے ان کی بے تکلفی کو روک کر شاید میری جانب اشارہ کیا تھا تینوں چونک کر مجھے دیکھنے لگے میں نے فوراً ہی تبدیل کر لیا اور آہستہ آہستہ ٹہلنے والے انداز میں بڑھ گیا۔ پھر میں نے کربی کے ساتھ ان تینوں کو بھی آتے ہوئے دیکھا تھا اتنی دیر میں لڑکی بھی لباس تبدیل کر کے وہاں پہنچ گئے۔

"اے مسٹر۔" ان میں سے ایک نے مجھے مخاطب کیا اور میں چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

"جناب کیا بات ہے؟۔"

"یہاں ساحل پر ہر طرح کی لڑکیاں مل جاتی ہیں تم مسز فوسٹر کے ساتھ کیوں بدتمیزی کی؟۔"

"اس شخص نے کوئی بدتمیزی نہیں کی ہے میرے ساتھ یہ کربی کی حماقت ہے چلو ہم لوگ چلتے ہیں۔"

"ایک منٹ ایک منٹ کیا تم بتانا پسند کرو گے؟۔"

"نہیں میرا خیال ہے اس وقت مجھ سے کچھ نہ پوچھو تمہیں کہیں جانا ہے جاؤ۔" میں نے کہا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا؟۔"

"معلوم ہی کرنا چاہتے ہو۔"

"دیکھو بات بلاوجہ آگے بڑھا رہے ہو کیا ہمیں نہیں ہے؟۔" کیرول نے درمیان میں مداخلت کی اور تینوں مجھے گھورنے لگے کیرول نے کربی کے شانے پر ہاتھ رکھ کر اسے دھکیلتے ہوئے کہا۔

"چلو بلاوجہ فضول باتوں میں جھگڑا مول نہیں لیا چاہیے دیر ہو رہی ہے اور وہ سب موٹر بوٹ کی جانب بڑھے اب میں ذرا چونکا تھا یہ سب کچھ عجیب سی نوعیت کا تھا میرے ذہن میں تجسس پیدا ہو گیا تھا کہ قصہ کیا ہے' بہت دیر تک وہیں کھڑا جائزہ لیتا رہا موٹر بوٹ ان لوگوں کو لے کر چلی گئی تھی' سمندر میں اور بھی بہت موٹر بوٹس نظر آ رہی تھیں' یہاں تفریحی پیمانے پر بھی بوٹس مل جایا کرتی تھیں اس کے علاوہ ہر قسم کی سیاحت کے انتظامات تھے' غوطہ خوری کے لباس اور ایسی بے چیزیں کمپنیاں کرائے پر دیا کرتی تھیں' تفریحات کے ہر طرح کے ذرائع مہیا کر دیے گئے تھے اور اچانک میرے دل میں ایک دلچسپ تصور ابھر آیا تھا مسز کربی فوسٹر یعنی کیرول' وہ تینوں آدمی! ان کا اضطراب بوڑھے کا پریشانی' یقینی طور پر یہ کوئی ایسا چکر ہے جس کے بارے

اگر تھوڑی سی معلومات حاصل کر لی جائے تو برا نہیں ہے' یہاں اس علاقے میں چھوٹے چھوٹے ہوٹل بھی بنے ہوئے تھے اور ساحلی علاقے میں ہر قسم کی آسائشوں کا انتظام کر دیا گیا تھا یہاں قیام کرنا کوئی مشکل کام نہیں تھا' کرائے پر ٹرالر بھی مل جایا کرتے تھے اچانک ہی مجھے اس ٹرالر کا خیال آیا جس میں کیرول اندر گئی تھی اور لباس تبدیل کر کے آئی تھی' یہ یقیناً انہی لوگوں کا ٹرالر تھا اور پھر میں اپنے اس تجسس پر قابو نہیں پا سکا جو اچانک ہی میرے دل میں بیدار ہو گیا ادھر ادھر دیکھنے کے بعد میں ٹرالر کی جانب بڑھ گیا۔ پتا نہیں احمقوں نے ٹرالر کے دروازے کو بند کیوں نہیں کیا تھا یا پھر اس کا لاک خراب تھا چونکہ ہینڈل پر ہاتھ رکھ کر میں نے دبایا تو دروازہ کھل گیا۔ ایک لمحے رک کر ادھر ادھر کا جائزہ لینے کے بعد میں ٹرالر میں داخل ہو گیا۔ انتہائی عالیشان ٹرالر تھا اور اس کے دو پورشن تھے۔ ایک پورشن میں اچھا خاصا ڈیکوریشن کا سامان موجود تھا لباس کی الماری دوسری بہت سی چھوٹی موٹی چیزیں اور دوسرے پورشن میں عام ضرورت کا سامان بھرا ہوا تھا میں اس کا جائزہ لیتا رہا کوئی ایسی چیز تو وہاں دستیاب نہیں ہوئی تھی جسے قابل توجہ کہا جا سکے' لیکن بس ایک ایسی چیز بھی نظر آ گئی تھی جو میری توجہ کم از کم اپنی جانب سمٹ سکتی تھی' یہ ایک خاص نشان تھا جو کرائے کے مکھ موساد کا نشان ہوتا ہے اس کا مطلب ہے کہ میں ان لوگوں کے درمیان ہوں جن سے میری نسل چلی تھی۔ حالانکہ کیرول تک صرف اتفاقیہ طور پر پہنچا تھا لیکن بوڑھا کربی فوسٹر بہت دلچسپی کا باعث تھا' اور بس موڈ بن گیا۔ ٹرالر سے تو نکل آیا لیکن تھوڑے ہی فاصلے پر ایک ایسی جگہ دریافت کر لی جہاں سے اطراف کے ماحول پر نگاہیں جما سکتا تھا رات ہو گئی اور وہاں روشنائی جل اٹھیں' موٹر بوٹ واپس نہیں آئی تھی۔ اور اس کے بعد کیرول یا کربی فوسٹر بھی نظر نہیں آئے تھے۔ میں ایک ایسی جگہ جا بیٹھا جہاں سے اس ٹرالر پر نظر رکھ سکتا تھا۔ پھر میری اس محنت کا صلہ مجھے مل گیا۔ ربر کی ایک کشتی کو میں نے ساحل کی جانب آتے ہوئے دیکھا تھا تھوڑی دیر کے بعد کشتی کنارے پر پہنچ گئی اور اس سے میں نے مسز کربی فوسٹر کو اترتے ہوئے دیکھا۔ کیرول نے کشتی کو اٹھا کر ریت پر ڈال دیا تھا پھر وہ ایک جانب بڑھ گئی اور میں نہایت احتیاط سے اس کا تعاقب کرنے لگا کیرول ایک جگہ رک کر تھوڑی دیر تک ادھر ادھر دیکھتی رہی اور پھر وہاں سے بھی آگے بڑھ گئی اس کے بعد وہ ٹرالر کے نزدیک پہنچ گئی تھی ٹرالر کا دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہو گئی اور میں ایک جگہ رک کر اس کا انتظار کرتا رہا یا تو وہ آرام کرنے کے لیے اندر پہنچ گئی تھی یا پھر ہو سکتا ہے دوبارہ باہر آئے لیکن اگر وہ اندر ہی موجود رہی تو کیا مجھے اس سے ملاقات کرنی چاہیئے؟ اس وقت کربی فوسٹر اس کے ساتھ نہیں تھا' میں ابھی انہی خیالات میں گم تھا کہ میں نے ایک بار پھر اسے باہر آتے ہوئے دیکھا اس وقت وہ ایک عمدہ لباس میں ملبوس تھی ایک بار پھر میں نے اس کا تعاقب شروع کر دیا وہ درختوں کے اس جھنڈ کی جانب جا رہی تھی جو ایک چھوٹی سی کھاڑی میں نظر آ رہا تھا کھاڑی کے کنارے درختوں سے ڈھکے ہوئے تھے کیرول وہاں ایک چٹان پر بیٹھ کر کچھ کرنے لگی میں انتہائی محتاط انداز میں آگے بڑھ کر اس کے بالکل نزدیک پہنچ گیا۔ تب مجھے کیرول کی ہلکی آواز سنائی دیں اور یہ اندازہ لگانے میں مجھے کوئی دقت نہیں ہوئی کہ وہ ٹرانسمیٹر پر کسی سے گفتگو کر رہی تھی۔ تھوڑے سے فاصلے پر ایک چھوٹی سی سفید موٹر بوٹ پانی پر ڈول رہی تھی جسے رسے کے ذریعے ایک درخت سے باندھ دیا گیا تھا۔

یہ سب کچھ میرے لیے بے حد سنسنی خیز تھا موساد کے ایجنٹ کسی کارروائی میں مصروف تھے میں انہیں کیسے نظر انداز کر سکتا تھا؟ میرے ذہن میں ایک خیال آیا اور میں نے ادھر ادھر نگاہیں دوڑائیں پھر میں تیز رفتاری سے آگے بڑھ کر کھاڑی کے نچلے حصے میں اترنے لگا۔ اس کے بعد مجھے پانی میں اترنا پڑا تھا کیونکہ اس کے بغیر میں اس موٹر بوٹ تک نہیں پہنچ سکتا تھا پانی میں نہایت محتاط طریقے سے آگے بڑھتا رہا' میں موٹر بوٹ تک پہنچ گیا۔ ایک بار گردن اٹھا کر ٹرانسمیٹر پر گفتگو کرتی ہوئی کیرول کا جائزہ لیا۔ میں اسے کیرول ہی کے نام سے مخاطب کر سکتا تھا کیونکہ اس نے مجھے یہی نام بتایا تھا وہ اپنے کام میں مصروف تھی چنانچہ میں خاموشی سے بوٹ میں اتر گیا بوٹ بہت چھوٹی سی تھی اور اس میں چھپنے کے لیے بظاہر کوئی ایسی جگہ نظر نہیں آ رہی تھی۔ جہاں میں دوسروں کی نگاہوں سے محفوظ رہ سکوں' یہ اندازہ تو مجھے ہو گیا تھا کہ کیرول یہ بوٹ استعمال کرے گی یقینی طور پر وہ اس لیے یہاں آئی ہے بہرطور ڈرائیونگ کاؤنٹر کے دوسرے حصے میں ایک ایسی جگہ موجود تھی جہاں بس میں آڑ میں ہو سکوں' یہ اندازہ تو مجھے تھا کہ یہاں کیرول کے سوا اور کوئی نہیں ہے' اگر موٹر بوٹ کیرول خود ڈرائیو کرے گی تو پھر وہ ڈرائیونگ کاؤنٹر کے عقب میں ہی رہے گی اور میں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اس جگہ اس کی نگاہوں سے محفوظ رہ سکتا ہوں' بہرحال میں اس میں احتیاط سے محفوظ ہوگیا اور کیرول کی آمد کا انتظار کرنے لگا۔ ہوسکتا ہے میرے یہ سارے اندازے غلط ہی نکلیں اور وہ موٹربوٹ کی جانب رخ نہ کرے' لیکن اگر ایسا بھی ہوا تب بھی نقصان کی کوئی بات نہیں ہے' بہرطور یہ ایک اضافی مشغلہ ہی تھا لیکن میرے اندازے کی تصدیق ہوگئی کیونکہ تھوڑی ہی دیر بعد کیرول سنبھل کر نیچے اترتی ہوئی نظر آئی اور پھر وہ موٹربوٹ تک پہنچ گئی' موٹربوٹ کی رسی اس نے کھول لی تھی اور اسے ایک لچھا سا بنا کر موٹربوٹ میں ڈال دیا تھا کچھ لمحے کے بعد میں نے موٹربوٹ کے انجن اسٹارٹ ہونے کی آواز سنی اور میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی' تاہم مجھے سانس روک کر اسی طرح یہاں پڑے رہنا پڑا تھا' زیادہ دیر نہیں گزری موٹر بوٹ کا سفر کچھ دیر کے بعد ہی ختم ہوگیا' اور کیرول نے انجن بند کردیا موٹربوٹ ایک ہلکے سے جھٹکے کے ساتھ رک گئی تھی۔ یہ بھی غالباً ساحل ہی تھا کیرول نیچے اتری اور اس نے زور لگا کر موٹربوٹ کو ریت پر چڑھا دیا۔ پھر وہ بوٹ سے آگے بڑھ گئی' میں اس کے کچھ دور نکل جانے کا انتظار کرتا رہا اور پھر جب مجھے یقین ہوگیا کہ اب وہ خاصی دور جاچکی ہے تو میں نے گردن اٹھا کر جھانکا کیرول ایک سمت جاتی ہوئی نظر آرہی تھی۔ اس ساحل کا اندازہ مجھے تھوڑی دیر کے بعد ہوگیا میں اسے دیکھ چکا تھا بہت سے درخت ادھر سے ادھر بکھرے ہوئے تھے کیرول پر نگاہیں جمائے میں آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگا لیکن تھوڑی دیر کے بعد وہ درختوں کے ایک جھنڈ میں گم ہوئی میں نے اس کی سمت کا اندازہ لگا ہی لیا تھا چنانچہ میں برق رفتاری اختیار کرکے آگے بڑھنے لگا اور اسے تلاش کرتا ہوا دور نکل آیا۔ درختوں کے جھنڈ پھیلے ہوئے تھے ان کے درمیان چٹانیں بھی بکھری ہوئی تھیں۔ لیکن کیرول اب نظر نہیں آرہی تھی۔ وہ یہاں پہنچنے کے بعد اچانک نگاہوں سے اوجھل ہوگئی تھی میں پریشانی کے عالم میں اسے تلاش کرنے لگا فضا میں گہرا اتری ہوئی تھی اور اندھیری رات میں زیادہ دور تک دیکھنا سحر کی وجہ سے ممکن نہیں تھا۔ میں متجسس ہوگیا پتا تو لگنا چاہیے کہ وہ ادھر کیوں آئی ہے' میں آہستہ آہستہ آگے بڑھتا رہا اور ذرا سا ماحول سے غافل ہوگیا لیکن اچانک ہی مجھ سے کچھ فاصلے پر ایک سنسناہٹ سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کھٹاک کی ایک زبردست آواز بھی' میرے کان اس آواز سے آشنا تھے گولی چلائی گئی تھی نشانہ ممکن ہے میرا لیا گیا ہو

لیکن قدرتی طور پر میں بچ گیا تھا اور گولی چٹان پر پڑی تھی۔ یہ لازمی امر تھا کہ گولی سائلنسر لگی ہوئی رائفل یا پستول سے چلائی گئی ہے۔ صحیح اندازہ نہیں ہوسکا' لیکن میں ٹھٹک کر رک گیا تھا' پھر دوسری سنسناہٹ سنائی دی' اور اس بار گولی میرے پیروں کے بالکل قریب زمین سے ٹکرائی' میں نے ایک دم چھلانگ لگا دی تھی اور جس جگہ گرا تھا اس جگہ سے بھی لڑھکتا ہوا دور چلا گیا ورنہ وہ باقی دو گولیاں میرے جسم میں پیوست ہوچکی ہوتیں' جو ان دونوں پہلی گولیوں کے بعد چلائی گئی تھیں مجھے اندازہ ہوگیا تھا کہ مجھے باقاعدہ دیکھ لیا گیا ہے اور ان حالات میں جب کہ مجھے صورت حال کے بارے میں کوئی صحیح اندازہ نہیں تھا میں یہ سوچ رہا تھا کہ میرا یہاں رکنا میرے لیے سودمند ہوگا یا نہیں' پھر بھی میں نے اپنے بچنے کی کوشش کی اچانک ہی مجھ پر ایک تیز روشنی پڑی اور اگر پلک جھپکنے کی دیر ہوجاتی تو ایک بار پھر میں گولیوں کا نشانہ بن جاتا غالباً" کسی خاص قسم کی رائفل سے گولیاں برسائی گئی تھیں۔ میں نے بندروں کی طرح چھلانگیں ماریں اور اس موٹربوٹ کی جانب دوڑا جو تھوڑے فاصلے پر کھڑی ہوئی تھی روشنی کئی بار چمکی اور ہر بار میں اس کی زد میں آیا لیکن خوش قسمتی سے گولیاں مجھے نشانہ نہ بنا سکیں۔ میں نے برق رفتاری سے موٹربوٹ اسٹارٹ کی اور پوری رفتار سے اسے آگے بڑھا دیا۔ گولیاں پھر چلی تھیں بس چمکتے ہوئے سرخ شعلے ہی نظر آتے' باقی کہر میں اور کچھ نظر نہیں آرہا تھا لیکن مجھ پر بھی جنون سوار ہوگیا تھا موٹربوٹ کو دور تک سمندر میں لے جانے کے بعد میں نے ایک بار پھر رخ تبدیل کیا' میں اصل میں یہ اندازہ لگانا چاہتا تھا کہ وہاں سب کچھ ہے کیا' ایک لمبا چکر لینے کے بعد میں نے موٹربوٹ بالآخر ساحل کے دوسرے سرے پر کھڑی کردی' لیکن یہاں مجھے ایک اور چھوٹی موٹربوٹ نظر آرہی تھی بڑی دلچسپ اور عجیب صورت حال ہوگئی تھی۔ وہ لوگ چونکہ اب باقاعدہ میرے چکر میں پڑے ہوئے تھے اور یہاں ان لوگوں کی اچھی خاصی تعداد معلوم ہوتی تھی اس لیے میں نے بھی فیصلہ کرلیا تھا کہ میں انہیں ذرا پیچ طریقے سے چیک کروں گا' لازمی امر تھا کہ موٹربوٹ کی واپسی ان کے علم میں آگئی ہوگی۔ میں نے موٹربوٹ بے ساحل پر اترنے کی کوشش نہیں کی بلکہ دوسری جانب پانی میں اتر گیا' میری چھٹی حس بتا رہی تھی کہ اطراف میں کچھ لوگ موجود ہیں اور یقینی طور پر میری تاک میں ہوں گے' پانی کے اندر اندر چلتا ہوا میں موٹربوٹ سے کافی فاصلے پر ساحل پر ابھرا اور یہ ایک دلچسپ اتفاق تھا کہ میں نے ان تین افراد کو دیکھ لیا جو ایک چٹان کی آڑ میں بیٹھے دوربین سے موٹربوٹ کا جائزہ لے رہے تھے' مجھے مسرت تھی کہ انہیں میرے بارے میں اندازہ نہیں ہوسکا تھا اور اس کے بعد میں بے آواز ہی ان کی جانب بڑھ گیا' بس نیلے رنگ کے زیر اثر آگیا تھا نیلاہٹیں میری آنکھوں کے سامنے رقصاں تھیں اور ان نیلاہٹوں میں آج میں نے ایک خاص بات محسوس کی وہ یہ کہ میرے دماغ کی کچھ ایسی کیفیتیں متحرک ہوجاتی ہیں جو عام حالات میں متحرک نہیں ہوسکتیں' یعنی کہر اب ہلکی ہوگئی تھی' اور میں نیلے رنگ کے زیر اثر بہت سی چیزیں دیکھ سکتا تھا اور جب نیلا رنگ مجھ پر حاوی ہوتا ہے تو میری جسمانی قوتیں بھی بے پناہ ہوجاتی ہیں۔

وہ لوگ بہت قریب قریب بیٹھے ہوئے تھے اور میں عقب سے اس طرح ان کے قریب پہنچا تھا کہ انہیں میری آمد کا علم نہیں ہوسکا تھا میرے دونوں ہاتھ فضا میں پھیلے اور میں نے ان تینوں کو ایک ساتھ قوت سے ٹکرا دیا۔ ان کے حلق سے ہلکی ہلکی آوازیں نکلیں تھیں' لیکن کیا قوت تھی' میں نے انہیں شدید زخمی ہوتے ہوئے دیکھا اور سب سے پہلے میں نے ان میں سے ایک کی رائفل پر ہاتھ ڈال دیا تھا رائفل کو نال کی جانب سے پکڑ کر میں نے پوری قوت سے ان میں سے ایک کی گردن پر وار کیا گردن پر تو خیر جو وار ہوا سو ہوا لیکن سر چٹان سے ٹکرا کر تربوز کی طرح پھٹ گیا۔ باقی دو افراد کو بھی میں نے اسی طرح زخمی کردیا تھا اب میرے ہاتھ میں ایک شاندار اور قیمتی رائفل آگئی تھی۔ لطف آئے گا' دیکھتا ہوں آگے کیا صورت حال ہے۔ میں چند لمحات وہاں رک کر جائزہ لیتا رہا۔ پھر اچانک ہی مجھے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں' کچھ لوگ ایک سمت سے آئے تھے اور درختوں میں گھستے چلے گئے تھے۔ میں نے سانس روک لیا' وہ دور تک دوڑتے چلے گئے پھر نگاہوں سے اوجھل ہوگئے' کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ قصہ کیا ہے اچانک میرے کانوں میں ایک سرگوشی سی ابھری۔

"اس سمت آجاؤ' ادھر پھرتی سے ہری اپ' ہری اپ۔" میں نے ایک لمحے کے لیے ادھر ادھر دیکھا اور اس کے بعد تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ ایک تناور درخت کی آڑ میں مجھے بڑی سی چٹان نظر آئی جس کے زیریں حصے میں تقریباً" چار فٹ چوڑا دہانہ نظر آرہا تھا' پتا نہیں جس نے مجھے مخاطب کیا ہے وہ کون ہے اور مجھ سے کیا چاہتا ہے۔ آواز ہی سنائی دی تھی کوئی نظر نہیں آیا تھا۔ بہرحال میں نے غور سے کیا اور ایک لمحے کے لیے میرا ذہن اس آواز کے سحر میں گم ہوگیا۔ اچانک ہی پھر قدموں کی چاپ سنائی دی اور اس وقت اس کے علاوہ اور کوئی چارہ کار نہیں تھا کہ میں اس غار کے دہانے سے اندر داخل ہوجاؤں' وہاں میرے لیے چھپنے کی جگہ موجود تھی۔ اور بلاشبہ اگر میں یہاں نہ چھپتا تو وہ لوگ مجھے دیکھ لیتے۔ ان کی تعداد کافی تھی اور وہ غار کے دہانے کے پاس سے گزر رہے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ وہاں سے آگے بڑھ گئے لیکن آواز..... میں متحیرانہ انداز میں ادھر ادھر دیکھنے لگا وہ کون ہے جس نے اس وقت غار کے دہانے کی جانب میری مدد کی ہے اگر وہ میرا کوئی ہمدرد ہے تو یہاں کہاں سے آیا ہے اور اگر اپنے کسی آدمی کے دھوکے میں اس نے مجھ سے چھپنے کے لیے کہا ہے تو یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے' بہرحال بات سمجھ میں نہیں آرہی تھی۔ میں تھوڑی دیر تک اندازہ لگاتا رہا اور اس کے بعد میں نے پھر غار کے دہانے سے باہر قدم رکھ دیا ایک بات جو سمجھ میں آرہی ہو' مجھے اندازہ ہورہا تھا کہ اس ہنگامہ خیزی میں حصہ لے کر میں نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جسے قابل فخر کہا جاسکے کوئی نہ کوئی صورت حال تو معلوم ہوتی' بہرطور اب یہ تو سب کچھ غلط ہورہا ہے میں بلاوجہ اپنی قوت ضائع کررہا ہوں' کچھ سمجھ میں نہیں آرہا' اندازہ یہ ہورہا تھا کہ یہ سب کچھ بے مقصد ہی رہے گا۔ چند لمحات اسی طرح غار کا مہمان بنا رہا اور اس کے بعد پھر وہاں سے نکل آیا تاریکیوں میں کوئی خاص چیز نظر نہیں آرہی تھی۔ غار کے سامنے والے حصے سے ایک پتلا ڈھلان پانی کی سمت پہنچ رہی تھی۔ یہاں اونچی اونچی جھاڑیاں بھی تھیں میں چٹان کے دوسری جانب آہستہ آہستہ نیچے اترنے لگا۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد میرے پیروں نے پانی چھو لیا' پانی کی گہرائی بہت کم تھی۔ قریب پہنچنے کے بعد ایک اور ایسا ہی راستہ بائیں سمت مڑتا ہوا نظر آیا لیکن اچانک ہی مجھے چونکنا پڑا' تھوڑے ہی فاصلے پر میں نے کسی لانچ کے انجن کے اسٹارٹ ہونے کی آواز سنی تھی میں تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ اور جب تھوڑی دور پہنچنے کے بعد میں نے پانی سے سر ابھارا تو لانچ کافی دور نکل گئی تھی۔ بہرحال کوئی بات سمجھ میں نہیں آرہی تھی لیکن اچانک ہی میں نے پھر تیز روشنی دیکھی اور پھر پانی سے پانی کے نیچے گھستا چلا گیا چونکہ میں نے ایک ہلکی سی شعاع بھی نکلتی ہوئی دیکھی تھی۔ اس شعاع کے بارے میں میں صحیح طور سے اندازہ نہیں لگا سکا تھا لیکن

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

غالبا" یہ بھی کوئی اہم ہی چیز تھی۔ کیونکہ اس کے فوراً" ہی بعد فائر ہوا تھا اور اس بار پائی میں مجھے نشانہ بنانے کی کوشش کی گئی تھی۔ میں نے پھرتی سے جگہ تبدیل کرلی' دو فائر پھر ہوئے اور تیز سفید لکیریں میری نزدیک سے گزر گئیں۔ صورت حال بہت خوفناک ہوگئی تھی' اب انہوں نے یہ اندازہ لگالیا تھا کہ میں پانی میں موجود ہوں' اور ان کی تعداد کا مجھے کوئی پتا نہیں تھا میرے لیے ان سے مقابلہ کرنا سخت مشکل ہوگیا۔ اگر اس وقت تمہیں ڈاج دے کر نکل ہی جاؤں تو اچھی بات ہے ورنہ نہیں کہہ سکتا کہ کونسا لمحہ میرے لیے خطرناک ہو' البتہ پانی میں زیادہ گہرائی میں چلے جانا مناسب تھا میں نے یہی عمل کیا اور تیرتا ہوا نیچے اتر گیا۔ اب کون لباس وغیرہ کا خیال کرتا وہ گن جو میں نے حاصل کی تھی پانی میں آنے کے بعد وہ بے مقصد ہی ہوگئی تھی۔ چنانچہ میں نے اسے چھوڑ دیا تھا' میں کافی فاصلے پر پہنچنے کے بعد ایک جگہ اوپر ابھرا اور میں نے ادھر ادھر دیکھا اطراف میں اب کچھ بھی نظر نہیں آرہا تھا' رات کے پراسرار سناٹے فضا میں پھیل رہے تھے۔ میں نے ادھر ادھر دیکھا اور جھاڑیوں کے اس جھنڈ کی جانب دوڑنے لگا جو کچھ فاصلے پر نظر آرہا تھا اسی وقت فضا کا سناٹا پھر مجروح ہوگیا اور اس بار جو گولیاں چلائی گئی تھیں ان میں سائلنسر کا استعمال نہیں کیا گیا تھا مجھے غالبا" پھر دیکھ لیا گیا تھا بڑی مشکل پیش آرہی تھی اور وہ لوگ غالبا" مجھے اب چاروں طرف سے گھیر رہے تھے۔ ابھری ہوئی چٹانیں اگر معاون کار نہ ہوتیں تو میرے جسم میں درجنوں سوراخ ہوگئے ہوتے' بہرحال میں جس طرح بھی ممکن ہوسکا بچتا ہوا وہاں سے نکلنے لگا۔ یہاں رکنا خطرناک تھا۔ میں نے بہت دیر تک ادھر ادھر کوششیں کیں اور اس کے بعد اچانک ہی مجھے وہ موٹر بوٹ نظر آگئی جس سے میں نے پہلے بھی سفر کیا تھا اور ابھی تھوڑی دیر پہلے بھی میری معاون ثابت ہوچکی تھی یہاں اطراف میں کوئی موجود نظر نہیں آرہا تھا' چنانچہ میں نے پھر موٹر بوٹ ہی کا سہارا لیا۔ البتہ جب میں اسے اسٹارٹ کرکے آگے بڑھ رہا تھا تو کئی گولیاں سنسناتی ہوئی اس کے اوپر سے نکل گئیں تھیں' لیکن اب میں نے موٹر بوٹ کا رخ بہت تیزی سے تبدیل کیا اور برق رفتاری سے دوسرے ساحل کی جانب دوڑنے لگا۔ سب کچھ بیکار ہی ثابت ہوا تھا۔ خواہ مخواہ کی جدوجہد رہی تھی' اور اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد میں اس جگہ پہنچ گیا جہاں ٹرالر کھڑے ہوئے تھے۔ اور یہی ٹرالر صحیح جگہ کی نشاندہی کررہے تھے لباس برباد ہوگیا تھا اور میرے لیے بڑی مشکل تھی پھر اچانک ہی اس ٹرالر میں اچھا خاصا سامان دیکھا تھا' میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی کیروں کے بارے میں تو اب یہ اندازہ ہوگیا تھا کہ اب وہ وہاں اس جگہ موجود ہے جہاں کئی تھی اس کی موٹر بوٹ بھی میں لے آیا تھا حالانکہ وہاں ان کے پاس کافی وسائل تھے اور وہ با آسانی یہاں واپس آسکتی تھی' لیکن ابھی اتنی جلدی اس کا یہاں پہنچنا ممکن نہیں تھا ہوسکتا ہے لباس کا مسئلہ وہاں جاکر حل ہوجائے' ٹرالر کا دروازہ اب بھی اسی طرح تھا یعنی لاک نہیں تھا اور اسے تھوڑی سی کوشش کرکے کھولا جاسکتا تھا ویسے یہ دلچسپ بات تھی اس جگہ سے یہ لوگ اس قدر لاپرواہ تھے کہ انہیں کوئی فکر ہی نہیں تھی۔ میں بھیگے ہوئے چوہے کی طرح ٹرالر کے قریب پہنچ گیا۔ ہینڈل دبایا اور ٹرالر پر چڑھ گیا۔ اندر مکمل گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ مجھے معلوم تھا کہ روشنی کہاں سے کی جاسکتی ہے روشنی کئے بغیر چارہ کار نہیں تھا۔ چنانچہ یہ رسک لینے کا فیصلہ میں نے کرلیا اور دوسرے لمحے دروازے کے نزدیک لگا ہوا سوئچ آن کردیا اور ٹرالر میں مدہم روشنی پھیل گئی' لیکن اس کے ساتھ ہی میرا دل بڑی زور سے دھڑکا تھا' کیونکہ ٹرالر خالی نہیں تھا' سامنے ہی ایک ایسی جگہ جہاں بیٹھنے کا انتظام تھا مجھے ایک شخصیت نظر آرہی تھی

سفید لباس میں ملبوس' حسین چہرہ' خوبصورت نقوش' دلکش پراسرار آنکھیں ایک نگاہ میں اسے پہچاننا میرے لیے مشکل نہیں ثابت ہوا لیکن اسے یہاں پاکر میری جو کیفیت ہوئی تھی میں اس کا اظہار نہیں کرسکتا۔ وہ سو فیصدی ارل سیڈنا ہی تھی جو سفید لباس میں ملبوس اپنے بدن کے تمام خطوط نمایاں کئے وہاں نشست گاہ پر نیم دراز کیفیت میں تھی اور دلکش انداز میں مجھے دیکھ رہی تھی۔ میں ساکت وجامد اسے دیکھتا رہا اور دفعتہ" ہی اس کا ہلکا سا قہقہہ ابھرا۔

"ہیلو' مائی ڈیئر میں تمہیں کسی نام سے مخاطب نہیں کرسکتی کیونکہ تمہارے نام کے بارے میں مجھے صحیح معنوں میں ابھی تک کوئی علم نہیں ہے' لائش میک کی حیثیت تو تمہاری رہی نہیں' باقی جو کچھ ہو خود ہی مجھے بتاسکتے ہو' ویسے اس وقت بھی تم نے اپنے چہرے پر میک اپ کیا ہوا ہے لیکن میرے لیے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا میں تمہیں زمین کی گہرائیوں میں بھی پہچان سکتی ہوں' میرا مطلب ہے تمہارے صحیح چہرے کا اندازہ لگا سکتی ہوں' کیا تمہیں میرے اس دعوے سے اختلاف ہے؟"

مجھے سنبھلنے میں کافی وقت لگا' وہ بدستور حسین مسکراہٹ کے ساتھ مجھے دیکھ رہی تھی' بالآخر میں نے خود کو سنبھال لیا۔

"میڈم ارل سیڈنا۔"

"نام یاد ہے میرا' ہونا بھی چاہیے ہم لوگ عام حالات میں ملے اور جس طرح میں عام عورت نہیں ہوں اسی طرح مائی ڈیئر تم بھی ایک عام آدمی نہیں ہو' ویسے کیا تم مجھے اپنا نام بتانا پسند کرو گے۔ میرا مطلب ہے اصل نام؟"

"اگر تمہیں میرا اصل نام نہیں معلوم تو پھر کیا ضروری ہے کہ میں تمہیں اپنے بارے میں بتادوں۔"

"نام بے حقیقت چیز ہوتے ہیں' ایکس' وائی' زیڈ کوئی بھی نام ہو تمہارا اگر تم بتانا نہیں چاہتے تو میں تمہیں مجبور نہیں کروں گی' لیکن میرا تمہارا واسطہ لمحاتی نہیں ہے' بیٹھنا چاہو تو بیٹھ جاؤ ابھی کچھ وقت ہے ان لوگوں کے یہاں پہنچنے میں' ویسے یقین کرو مجھے پورا پورا اندازہ تھا کہ وہاں سے واپسی پر تم یہیں آؤ گے' تمہارا لباس بھیگا ہوا ہے یہاں لباس موجود ہوں گے اگر چاہو تو ان میں سے ایک لباس لے لو"

"بہت اسمارٹ بن رہی ہو۔" میں نے کہا

"اسمارٹ ہوں' بچکانہ باتیں نہ کرو تو بہتر ہے ویسے سب کچھ تمہاری مرضی پر منحصر ہے۔"

"ٹھیک ہے میڈم ارل سیڈنا آپ واقعی بہت ذہین' بہت ہی وقت شناس اور پھرتیلی خاتون ہیں اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ آپ شاندار صلاحیتوں کی مالک ہیں' اب یہ بتایئے کہ آگے کیا ہونا ہے؟۔"

"میں نے تو تمہیں ایک دوستانہ پیش کش کی تھی کہ اگر چاہو تو لباس تبدیل کرلو' لیکن تم تکلف پر آمادہ ہو تمہاری مرضی ہے' ویسے میں نے تمہیں یہ بتایا ہے کہ تمہیں بہت زیادہ وقت نہیں ملے گا اور ویسے بھی میں یہاں تمہارا بہت زیادہ وقت نہیں لوں گی۔"

"چلو لباس تو تھوڑی دیر کے بعد میرے جسم پر خشک ہوہی جائے گا' تم سے باتیں کرنا زیادہ ضروری ہے' کہو کیسے مزاج ہیں تمہارے؟"

"میں تو بالکل ٹھیک ہوں' ویسے میں سچ بتاؤں میں تمہیں ٹریس کرنا چاہ رہی تھی' مجھے امید تھی کہ تم بیروت ہی پہنچے ہو لیکن خاصے دن سے میں تمہیں بیروت میں تلاش کررہی تھی اور نہیں پاسکی' اب یہ میری خوش قسمتی ہے کہ اتفاقیہ طور پر تم اس طرف نکل آئے خیر یہ اچھا ہوا اس دوران میں تمہارے بارے میں ہی معلومات حاصل کرتی رہی ہوں۔"

"کیسی معلومات؟" میں نے دلچسپی سے پوچھا۔

"پورا ریکارڈ مجھے موصول ہوچکا ہے' لائش میک کی حیثیت سے تم نے بڑے عجیب وغریب کارنامے سرانجام دیئے ہیں ایسے بہت سے واقعات میرے علم میں آئے ہیں جو رونما ہوئے ہیں اور موساد کے ذہین ترین لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ ان واقعات کا سراغ بالکل نہیں لگا سکے جب کہ اس سے پہلے ایسے معاملات میں وہ بہت کم ناکامیوں سے دوچار رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ان واقعات کے عقب میں وہ کسی خفیہ ہاتھ کو تلاش کررہے تھے۔ لیکن ان کے تصور میں بھی نہیں تھا کہ لائش میک جو ڈسپیارٹمنٹ او کی سربراہی کرچکا ہے ان واقعات کے پس پشت ہوگا' انہیں پورا پورا احساس ہے کہ ان سے بہت بڑی حماقت ہوئی ہے' اور یہ ایک بات بتاؤں میں تمہیں؟۔"

"ضرور۔۔۔" میں نے کہا۔

"تم میرے لیے بہت منافع بخش بھی ثابت ہوئے ہو۔"

"وہ کیسے؟۔"

"بہت عرصے سے موساد کی سربراہی کی فکر میں تھی اصل میں کسی کے ماتحت رہ کر کام کرنا مجھے بالکل ناپسند ہے' ایسا کام کرنے سے نہ کرنا بہتر سمجھتی ہوں میں موساد میں مجھے بہترین پیش کش ہوئیں' نمبر ٹو بنانے کی کوشش کی گئی اس کے علاوہ اگر تم یقین کرو تو میں تمہیں بتاؤں کہ وزارت داخلہ میں مجھے فرسٹ سیکرٹری کا عہدہ پیش کیا گیا لیکن وہ میرے مزاج کے خلاف تھا میں صرف موساد کی سربراہی چاہتی تھی اور موساد کے سربراہ کو صرف تمہاری وجہ سے ناکارہ قرار دے دیا گیا۔"

"میری وجہ سے؟۔"

"ہاں۔۔۔"

"وہ کیوں۔۔۔؟۔"

"اس لیے کہ لائش میک کی حیثیت سے تم ان لوگوں کے سینے میں سوراخ کرتے رہے ہو غالبا" ریڈ مین کا معاملہ بھی ایسے ہی معاملات سے تعلق رکھتا ہے۔ اچھا سچ بتاؤ ریڈ مین سے تمہارے کیا معاملات طے رہے۔"

"کیا مطلب۔۔۔؟۔"

"وہ پلانٹ جو زیر سمندر موجود تھا' پاکستان کیسے پہنچ گیا۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"تمہارا کیا خیال ہے؟۔"

"میرا خیال؟۔"

"ہاں....."

"میرا خیال سو فیصدی یہی ہے کہ اس میں تمہارا ہاتھ ہے۔"

"میرا ہاتھ کیسے ہے؟۔"

"دیکھو اعتراف کرو یا نہ کرو' میں جادوگر نہیں ہوں' بس تھوڑی سی سائنسی معلومات رکھتی ہوں اور ان سے فائدہ اٹھاتی رہتی ہوں' اصل میں پاکستان جس طرح کھل کر تنظیم فلسطین آزادی کی امداد کر رہا ہے اس کا علم سب ہی کو ہے اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ وہ ایک مضبوط مملکت ہے اور اس کے پاس بہترین وسائل ہیں جن کی وجہ سے ہم ابھی تک اس کے لیے کوئی موثر قدم نہیں اٹھا سکے' اس پلانٹ کا پاکستان پہنچ جانا درحقیقت اسرائیل کے لیے بہت زیادہ خطرے کی بات ہے لیکن یہ کون ثابت کرسکے گا کہ پلانٹ وہاں پہنچ چکا ہے البتہ یہ بات میں اچھی طرح جانتی ہوں کہ اس کے پس پشت تمہارا ہی ہاتھ کارفرما ہے کیونکہ تم ایک ذہین انسان ہو اور ایک بات اور تمہیں بتاؤں جہاں تک میرا اپنا اندازہ ہے تم کم از کم فلسطینی نہیں ہو اور نہ ہی ان عرب ممالک سے تمہارا تعلق ہے۔"

"پھر میں کون ہوں؟ تمہارے خیال میں۔"

"پاکستانی۔"

"کیا مطلب؟ میں نے اپنے آپ کو سنبھال کر کہا۔

"تم سو فیصدی پاکستانی ہو' تمہارا کارکردگی' تمہارا انداز تمہاری فطرت یہ ساری چیزیں نشاندہی کرتی ہیں کہ تم اسی زمین کے باشندے ہو۔"

"وہ کیوں؟"۔ میں نے پوچھا۔

"تم نے مجھے اپنا نام نہیں بتایا۔ حالانکہ میرے ذہن میں تمہارے لیے بہت سے منصوبے ہیں۔"

"مثلاً"" میں نے سوال کیا اور وہ چند لمحات کے لیے سوچ میں ڈوب گئی' پھر اس نے آہستہ سے کہا۔

"تم دوست اور دشمن دونوں صورتوں میں میرے لیے باعث دلچسپی ہو۔ اس وقت تم میرے دشمنوں میں شامل ہو ظاہر ہے میں نے تمہاری نشاندہی کی ہے لیکن یہ ضروری بھی تھا' بتا چکی ہوں تمہیں کہ موساد کے موجودہ سربراہ کو معزول کرانے کے لیے اس کی کوتاہیوں کو منظر عام پر لانا ضروری تھا' اور اس سلسلے میں تم میرے بہترین معاون ثابت ہوئے ہو چنانچہ دوستی کا یہ پہلو تو نکل آیا' لیکن تمہاری نشاندہی دشمن کی حیثیت سے کی ہے میں نے اس لیے دوست سے زیادہ دشمن کا پلہ بھاری لیکن شاید تمہیں اس لطف کا کبھی اندازہ نہ ہوا ہو' جو دشمن سے دوستی میں ہوتا ہے' دشمن سے بہتر دوست اور کوئی نہیں ہوتا کیا میری منطق تمہاری سمجھ میں آرہی ہے؟ بدترین دشمن بھی بہترین دوست ہوتا ہے کیونکہ ہمیشہ محتاط رہنے اور مستعد رہنے کی دعوت دیتا ہے' اور مستعدی اور اعتماد ہی کارکردگی کو بڑھاتی ہے اور انسانی صفات میں اضافہ کرتی ہے' شاید تمہیں اس بات کا یقین نہ آئے کہ میں تمہاری دشمنی کا تحفظ کروں گی' دشمن کو اگر نقصان پہنچانے پر تو مزہ خراب ہوجاتا ہے ناں ہمارے جھگڑے تمہارے درمیان رہیں گے' ہم مغز کے انجام دیں گے۔ اب اسی وقت کی کارروائی دیکھ لو اگر تم ہلاک ہوجاتے تو یقین کرو میں چند لمحوں میں تمہیں بھول جاتی حالانکہ ان لوگوں نے تمہیں ہلاک کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی' جن سے ابھی تمہارا معرکہ ہوچکا ہے میں نے انہیں مکمل طور سے اجازت دے دی تھی کہ تمہیں قتل کردیا جائے' لیکن نہیں کرسکے وہ' بلکہ میرا خیال ہے کہ تم انہی میں سے دو چار کو لڑھکا آئے ہو' اب ایسی شاندار کارکردگی کے مالک شخص کو اتنی آسانی سے تو موت کے دامن میں نہیں پہنچایا جاسکتا' تو مائی ڈیئر ایکس وائی زیڈ بلکہ خالی ایکس میرے اور تمہارے درمیان جو رشتہ قائم ہوچکا ہے میں تو اسے خلوص دل سے نبھاؤں گی' تمہیں بھی دعوت دیتی ہوں اپنی دشمنی میں میرے ساتھ کوئی تکلف کرنے کی ضرورت نہیں ہے جہاں بھی کہیں موقع پاؤ' مجھ پر وار کرنے کی کوشش کرنا میں اپنے آپ کو اس سے بچاؤں گی اور زندگی دلچسپ ہوجائے گی' سمجھے میرا خیال ہے اب تم جاؤ' کیونکہ تھوڑی دیر کے بعد وہ لوگ یہاں پہنچنے والے ہیں' جتنی مشکلات کا سامنا کرچکے ہو میرا خیال ہے اب ان میں آسانیاں چاہتے ہوگے میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گی' لیکن وہ لوگ..... بہرطور میرے اپنے معاملے اپنے ساتھ ہیں' اور ان کے' ان کے ساتھ او کے' دیکھو دیکھو نکل جاؤ وہ لوگ آرہے ہیں" وہ اچانک اپنی جگہ سے کھڑی ہوگئی میں ایک لمحے ساکت رہا تھا لیکن دوسرے لمحے وہ دشمنی کی طرح بجھ گئی بالکل ایسے ہی جیسے پہلی بار میں نے اسے دیکھا تھا۔ میں جانتا تھا کہ اب اسے تلاش کرنا بے سود ہے ویسے وہ ان لوگوں کی آمد کی نشان دہی کرگئی تھی میں نے ٹرالر کے بیرونی حصے سے جھانک کر باہر دیکھا' مجھے کافی فاصلے پر ساحل پر کچھ سائے متحرک نظر آرہے تھے۔

چنانچہ اب اس ٹرالر کو چھوڑ دینا ضروری ہوگیا۔

میں اپنی جگہ سے احتیاط کے ساتھ اتر آیا اور اس کے بعد تاریکیوں میں رینگتا ہوا ایک جانب بڑھ گیا۔ جس قدر تفریح ہوچکی تھی میرے خیال میں بہت کافی تھی' لیکن اس سے کم از کم ایک فائدہ مجھے ضرور ہوا تھا وہ یہ کہ ارل سینڈنا جیسی شاطر عورت میرا کھوج نکالنے میں کامیاب ہوگئی تھی' مجھے اب اس روشنی میں بہت سے فیصلے کرنے تھے بلکہ اب تو یہ بھی سوچنا پڑ گیا تھا کہ اس حیثیت سے وہاں اس فلیٹ میں مقیم رہنا مناسب ہے یا نہیں' جو مجھے بہرطور تنظیم آزادی فلسطین ہی کی جانب سے دیا گیا تھا۔ مجھے خدشہ تھا کہ اس فلیٹ کے ذریعے بہت سے چہرے منظر عام پر آجائیں گے۔ خاص طور سے فضہ جبیبی کا معاملہ تھا میں نہیں چاہتا تھا کہ اسے میری ذات سے کوئی نقصان پہنچے' حالانکہ اب تک وہ مجھے جب بھی نظر آئی تھی کسی نہ کسی مشکل کا شکار ہی نظر آئی تھی۔ کہیں دوسروں کو نقصان پہنچاتے ہوئے اور کہیں خود نقصان اٹھاتے ہوئے بڑی دلچسپ شخصیت تھی فضہ جبیبی کی بھی' اور ویسے میں نے اس کی آنکھوں میں جو کچھ محسوس کیا تھا وہ بھی میرے لیے ایک انوکھی ہی بات تھی ظاہر ہے اس کا پس منظر الگ میرے لیے مشکل تھی۔ ابھی تو میں ذہنی طور پر اپنے آپ کو خود ہی نہیں سنبھال سکا تھا بلکہ سچی بات یہ ہے کہ ان دنوں جس طرح میں نے تجرد کی زندگی اختیار کرلی تھی وہ بھی اب مجھے خود ہی بری لگ رہی تھی کیا حماقت ہے' پہلی بار ایک حماقت میں گرفتار ہوا اور فریدہ سے شادی کر بیٹھا' حالانکہ زندگی بہت محدود چیز ہے

اس کے بعد رات کی تاریکیوں میں ہی وہاں سے واپس پلٹ پڑا' اور شہر میں داخل ہوگیا' حلیہ اب بھی اتنا خراب تھا کہ کسی بھی جگہ مشکوک نگاہوں سے دیکھا جاسکتا تھا' چنانچہ ایک ہی جگہ اس وقت میرے لیے کار آمد تھی۔ رات کے آخری پہر میں ہوٹل مارکو پولو میں داخل ہوا جہاں مکمل سناٹا اور خاموشی چھائی ہوئی تھی لیکن میں جانتا تھا کہ خفیہ راستے سے کسی طرح اوپر پہنچا جاسکتا تھا اور پھر میرے بارے میں یہاں جو ہدایات جاری کی گئی تھیں وہ بھی میری معاون تھیں میں نے محسوس کرلیا کہ رات کی اس تاریکی میں بھی مارکو پولو بالکل ہی لاوارث نہیں پڑا ہوا ہے البتہ اس وقت آفتاب کمال کو جگاتے ہوئے افسوس ہوا تھا وہ اپنی خوابگاہ میں تھا اور دوسرے کمرے میں فوراً" ہی دوڑا چلا آیا تھا شب خوابی کے لباس میں ملبوس' غالباً" اس نے اپنے چہرے پر پانی کے چھینٹے بھی نہیں مارے تھے۔

"ہیلو چیف.....!"

"سوری یار اس وقت مجھے یہاں نہیں آنا چاہیے تھا' لیکن حالات کچھ ایسے ہی تھے۔"

"کمال ہے چیف' اب آپ بھی اس قسم کی باتیں کرنے لگے۔"

"بھائی اصل میں' میں تو زندگی کے ان لوازمات سے دور ہوچکا ہوں لیکن مجھے معلوم تھا کہ تم اپنی بیوی کے ساتھ اپنی خوابگاہ میں تھے۔"

آفتاب کمال مسکرانے لگا' پھر اس نے کہا "چیف اصل میں ذرا سا وقت کا تعین کرلیا کیجیے' میرے خیال میں بیوی ابتدائی سال یا سوا سال تک تو بیوی رہتی ہے' اور اس کے بعد اس سے دوسرے قسم کے رشتے شروع ہوجاتے ہیں' وہ جو ابتدائی رشتہ ہوتا ہے اس میں خوابگاہ سے نکلتے ہوئے ذرا تکلیف ہوتی ہے' لیکن اب سب ٹھیک ہے" آفتاب کمال نے کچھ اس انداز میں کہا کہ میرے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ پھیل گئی۔

"خیر تم ایک اچھے آدمی ہو' اس لیے میرا دل رکھنے کے لیے یہ بات کررہے ہو"

"چیف آپ کا حلیہ کیا ہورہا ہے؟ بال تک پانی میں بھیگ کر جکڑ گئے ہیں کیا؟۔"

"ہاں سمندر گردی ہوئی ہے۔"

"تو پھر اس وقت گرم پانی کا غسل آپ کے لیے بہترین رہے گا' میرا خیال ہے آپ کے پاس لباس مگر میرا خیال کیا' حقیقتاً" آپ لباس تو بغل میں دبائے نہیں پھر رہے ہوں گے آپ براہ کرم غسل خانے میں جائیے میں لباس نکال کر رکھتا ہوں آپ اس لباس کو وہیں چھوڑ دیجیے' کمرے کا دروازہ باہر سے بند کردوں گا' لیکن اس وقت تک جب تک آپ غسل کرکے باہر نہ نکل آئیں گے اس نے کہا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

میں نے ایک ٹھنڈی سانس لی درحقیقت اس وقت میرے لیے اس سے بہتر پناہ گاہ اور کوئی نہیں ہوسکتی تھی اس کے علاوہ آفتاب کمال کے مشورے ہی میرے لیے مشعل راہ ہوسکتے تھے۔ اس فلیٹ میں جانے کا ارادہ میں نے واقعی ترک کردیا تھا کیونکہ اب اس کی کیفیت مخدوش ہوگئی تھی۔

جب میں غسل کرکے باہر نکلا تو میرا لباس غسل خانے کے سامنے ہی موجود تھا' آفتاب کمال کمرے میں نہیں تھا لیکن یوں لگتا تھا جیسے وہ مجھے کہیں سے جھانک رہا ہو'

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کیونکہ میں نے جیسے ہی لباس تبدیل کرکے بال سنوارے وہ کمرے میں آگیا۔ رضوانہ اس کے عقب میں کافی کی ٹرے اٹھائے ہوئے تھی۔

میں نے ان دونوں کو شکر گزار نگاہوں سے دیکھا اور کہا۔

"غلطی تمہاری ہے میرا اس میں کیا قصور؟۔"

"کیا مطلب' میں سمجھا نہیں" آفتاب کمال حیرت سے بولا۔

"چھوڑ کر آگیا تھا تم لوگوں کو وہیں' عیش سے زندگی گزارتے' خواہ مخواہ میرے مشکلات میں آکر شامل ہوگئے' اور خود بھی مشکلوں میں پڑ گئے۔"

"رضوانہ پتا نہیں آج جہانگیر جمال شاہ کو کیا ہوگیا ہے مسلسل اس قسم کی باتیں کررہے ہیں؟۔"

"ذرا میک اپ وغیرہ چیک کرلو کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ کوئی اور ہو' رضوانہ نے ہنس کر کہا اور میں بھی ہنسنے لگا۔ واقعی اس وقت یہ کافی امرت ثابت ہوئی تھی۔ ایک ایک گھونٹ جسم میں تازگی دوڑا رہا تھا' وہ دونوں بھی میرے سامنے بیٹھ گئے۔

"یہ اندازہ لگانے میں مجھے کوئی دقت نہیں ہورہی ہے کہ کوئی شاندار کارنامہ یا معرکہ سر انجام دیا گیا ہے' آفتاب کمال نے مجھے گھورتے ہوئے کہا اور میں کافی کے چھوٹے چھوٹے گھونٹ لیتا رہا' پھر میں نے ٹھنڈی سانس لے کر کافی کی پیالی رکھ دی اور کہا۔

"نہیں یار حماقتوں کا دور چلتا رہا ہے' لیکن ان سے تھوڑا بہت فائدہ ہوا ہے۔"

"چیف آپ کی حماقتوں کو بھی میں اچھی طرح سمجھتا ہوں پھر بھی کہاں تھے آپ....."

"بس نکل گیا تھا ایک مخصوص جگہ۔ اور وہاں پہنچ کر جو تجربات اور تماشہ رہا وہ دیکھنے کے قابل تھا۔"

"کون سی مخصوص جگہ؟۔"

"سینورا اپچ کہلاتی ہے وہ۔"

"گڈ ویری گڈ پھر؟۔"

"وہاں بڑے دلچسپ واقعات پیش آئے" اور اس کے بعد میں نے "الف" سے لے کر ے تک ساری داستان آفتاب کمال کو سنا دی' رضوانہ بھی ہمہ تن گوش تھی اور دونوں بڑے غور وخوض سے میری یہ کہانی سن رہے تھے۔ تمام تفصیل سنانے کے بعد میں خاموش ہوگیا آفتاب کمال نے میری پیالی میں اور کافی انڈیل دی اور خود بھی اپنے اور رضوانہ کے لیے کافی لی اور گہری سوچ میں ڈوب گیا۔ بہت دیر تک مکمل خاموشی طاری رہی تھی باہر آہستہ آہستہ روشنی کا آغاز ہورہا تھا آفتاب کمال نے کہا۔

"چیف کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ اب تم آرام سے سوجاؤ' ساری رات جاگتے رہے ہو جب سکون سے اٹھو گے تو پھر دوپہر کے کھانے کے بعد باقی گفتگو ہوگی۔"

میں نے اطمینان سے بستر سنبھال لیا تھا مار کو پولو واقعی کم از کم بیروت میں میرے لیے سب سے بہتر جگہ تھی جہاں میں ہر خدشے اور ہر وسوسے سے آزاد رہ سکتا تھا لیکن بستر میں لیٹتے ہوئے دل میں بار بار ایک خیال اور بھی ابھرا' کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ کم بخت جادوگرنی مار کو پولو کے بارے میں بھی معلومات حاصل کرلے اور آفتاب کمال کی شخصیت مشکوک ہوجائے' بہرحال یہ ایک وزنی بات تھی اور مجھے اس کے بارے میں سوچنا تھا لیکن اس وقت نہیں کیونکہ نیند آنکھوں میں بری طرح تیرتی ہوئی آرہی تھی' حالانکہ لوگوں کا خیال ہے کہ کافی وغیرہ پی لینے سے نیند نہیں آتی' لیکن کافی کی دو لبالب پیالیاں پی لینے کے بعد نیند جس طرح مجھ پر ٹوٹ رہی تھی اس سے اس روایت کی تردید ہوتی تھی پھر میں گہری نیند سوگیا۔ اور ایسا سویا کہ دوپہر کو دو بجے جاگا' دیوار گیر گھڑی میں وقت دیکھا طبیعت ایک دم پرسکون تھی' ذہن پر کوئی بار نہیں تھا۔ نیند پوری ہوجانے کی وجہ سے بڑی شگفتگی کا احساس ہورہا تھا' منہ ہاتھ وغیرہ دھو کر بال سنوارے' پتا نہیں ان لوگوں کے پاس کیا ذرائع تھے جس سے انہیں تحریک کا اندازہ ہوجاتا تھا پہلے رضوانہ آئی مجھے سلام کیا اور بولی۔

"کھانا یہیں کھائیں تو زیادہ اچھا ہے۔"

"تم لوگوں نے کھالیا؟۔"

"نہیں آپ کے ساتھ کھائیں گے۔"

"اوکے پھر لے آؤ" میں نے کہا اور تھوڑی دیر کے بعد دو ویٹروں نے دو میزیں برابر برابر رکھ کر ان پر بہترین کھانے چن دیے۔ آفتاب کمال بھی کمرے میں آگیا تھا دروازہ بند کرلیا گیا اس نے کہا۔

"کہیے چیف نیند پوری ہوگئی؟۔"

"ہاں....."

"آپ پرسکون ہیں؟۔"

"بالکل۔"

"ویسے بڑا اچھا ہوا آپ کے سوجانے کی وجہ سے مجھے بھی سوچ لینے کا موقع مل گیا اب ہم لوگ باآسانی اس موضوع پر گفتگو کرسکتے ہیں۔"

"سارے صورت حال تمہارے علم میں تو آچکی ہے۔"

"جی ہاں' کارمن اینجلو' کارمن اینجلو فرانس کا باشندہ ہے فرانس کے بہت بڑے لوگوں میں اس کا شمار ہوتا ہے اپنی تیجیبی ڈیمن اینجلو کے ساتھ یہاں آیا ہوا ہے' سیاسی آدمی ہے اور خاص دشمنوں کا شکار ہے ہر چند کہ اسے یہاں کوئی خطرہ نہیں ہے لیکن خطرہ پیش آنے میں کیا دقت ہوسکتی ہے اصل میں چیف میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ عورت جو اپنے آپ کو بہت شاطر سمجھتی ہے اور اس کا جو دعوی ہے اس دعوے کو غلط ثابت کردیا جائے ظاہر ہے اس نے آپ کے اردگرد ایسا جال بچھایا ہوگا کہ آپ کوئی بھی سمت اختیار کریں اسے آپ کے بارے میں معلومات حاصل ہوجائیں' میں چاہتا ہوں کہ وہ آپ کو مس کردے اور اس کے لیے ایسا ہی کوئی طریقہ کار ہو جس میں ذہانت کا مظاہرہ ہو۔"

میں بغور آفتاب کمال کو دیکھ رہا تھا میں نے اس سے اتفاق کرتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات سمجھ میں آئی ہے آفتاب' لیکن کیا طریقہ کار اختیار کروگے؟۔"

"کارمن اینجلو کا نام میں نے بے مقصد ہی نہیں لیا چیف۔"

"ہوں تو پھر۔"

"کارمن اینجلو کے بارے میں جیسا کہ میں نے آپ سے کہا کہ سیاسی آدمی ہے اور سیاسی پیچیدگیوں کا شکار یہاں بھی اس کے ساتھ وہی سب کچھ ہوسکتا ہے اور وہ مشکلات کا شکار ہوسکتا ہے'۔ چیف اسے مشکلات میں گرفتار ہونا چاہیے اور آپ اس کی مدد کریں" میں بغور اسے دیکھنے لگا پھر میں نے کہا۔

"ہوں آگے چلو....."

"چیف اس کے ساتھ فرانس نکل جائیے کچھ عرصے عیش کیجیے اس کے بعد دیکھا جائے گا جو کچھ بھی ہوگا؟" بات واقعی دلچسپ بھی تھی اور سمجھ میں بھی آرہی تھی میں غور کرنے لگا میں نے اس سے کہا۔

"لیکن مجھے ایک بہترین میک اپ درکار ہوگا۔"

"اس کے لیے خادم کی خدمات حاصل کریں' میرا خیال ہے ایک بہترین میک اپ کرنے میں مجھ سے زیادہ ماہر آپ کو کوئی اور نہیں مل سکتا' آپ اس منصوبے پر غور کرنے کے بعد آمادگی کا اظہار کریں باقی کام آپ مجھ پر چھوڑ دیں۔"

"تمہارے کسی مشورے سے میں نے کبھی انحراف کیا ہے آفتاب کمال؟۔"

"ہاں چیف بالکل' میں نے رضوانہ سے بھی مشورے کیے اور ہم دونوں ان مشوروں پر بالکل متفق ہوگئے ہیں آپ کی منظوری درکار ہے میرا خیال ہے آپ بھی میری تجویز کو پسند کریں گے۔"

"تو پھر شروع ہوجاؤ یا کھانا کھانے کے بعد؟۔"

"نہیں چیف کام جب بھی شروع ہوجائے کھانا ہماری سوچ میں خلل اندازی تو نہیں کرسکتا۔"

"تو پھر بتاؤ کیا ضرورت حال ہے؟"

"اس خطرناک عورت کے بارے میں آپ نے جو کچھ بتایا ہے چیف اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ صورت حال کافی سنگین ہوجائے گی۔"

"مجھے اندازہ ہے۔"

"تو پھر ایک ہی ترکیب ہے چیف۔"

"کیا؟۔"

"کچھ عرصے کے لیے بیروت چھوڑ دیجیے۔"

"کیا مطلب؟۔"

"ہاں چیف اس کی آنکھوں سے اتنا فاصلہ اختیار کرلیجیے کہ وہ آپ کو تلاش نہ کرسکے کوئی سامری جادو گر تو ہے نہیں' ظاہر ہے اس کے پاس سائنسی ذرائع ہیں اور انہی سائنسی ذرائع سے وہ آپ کی تلاش میں سرگرداں ہے۔ لیکن میری رائے ہے کہ آپ اسے کچھ عرصے کے لیے بالکل تاریکی میں چھوڑ دیجیے تاکہ وہ آپ کی راہ سے ہٹ جائے۔"

"گویا تمہارا خیال ہے کہ میں بیروت سے باہر نکل جاؤں؟۔"

"ہاں چیف۔"

"اور اگر وہ پھر بھی میرے تعاقب میں رہے تو؟۔"

"نہیں رہ پائے گی چیف۔"

"کیسے؟۔"

"میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں چیف کہ وہ جادوگرنی نہیں ہے' ہم یہاں ایک باقاعدہ پلان بنا کر کام کریں گے اور اس کے بعد آپ یہاں سے نکل جائیں گے' خوش قسمتی سے میں بعض اوقات ایسے کاموں میں الجھ جاتا ہوں' جن کے بارے میں رضوانہ کا خیال ہوتا ہے کہ مجھے وقت ضائع کرنے کا شوق ہے لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا' بلکہ یہ لمحات میرے لیے اس طرح کارآمد ثابت ہوتے ہیں کہ مجھے خود بھی ان کا اندازہ نہیں ہوتا۔"

"مثلاً" کوئی خاص بات؟۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"بس تو پھر ٹھیک ہے چیف اور وہ جو کہتے ہیں ناں کہ "کل کرے سو آج کر اور آج کرے سو اب" میرا خیال ہے کھانے سے فراغت حاصل کرنے کے بعد میں سب سے پہلے آپ کا حلیہ تبدیل کردوں تاکہ اس عورت کو آپ کے بارے میں معلومات نہ حاصل ہو سکیں"

"اس میں کئی حقیقتیں ہیں آفتاب کمال' مسئلہ یہ کہ اس کم بخت کی ناقابل یقین حد تک خوبصورت آنکھیں ہر طرح کے میک اپ کے پیچھے جھانک لیتی ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس نے کچھ ایسے ریڈیائی رابطے رکھے ہوں جن سے انسانی جسم کی لہروں کے ذریعے اسے شناخت کرلیا جاتا ہو۔"

آفتاب کمال سوچ میں ڈوب گیا' پھر اس نے کہا

"اس کے باوجود چیف جب کچھ عرصے آپ یہاں سے الگ رہیں گے تو ہو سکتا ہے کہ اس کی توجہ ہٹ جائے ہمارے پاس اور کوئی ایسا ذریعہ بھی نہیں ہے' جسے ہم فوری طور پر استعمال کرسکیں' جب ایک شکل ہمارے سامنے ہے تو میرا خیال ہے اس پر عمل کرنا مناسب ہے۔"

"کارمن اینجلو سے سادگی سے ملاقات نہیں کی جاسکتی؟"

"ان لوگوں میں یہی تو خرابی ہوتی ہے چیف کہ سادگی تو یہ قبول ہی نہیں کرتے" آفتاب کمال نے کہا اور میں ہنسنے لگا۔ اس کے بعد آفتاب کمال کو میں نے کھلی اجازت دے دی۔ میک اپ کا سامان مہیا کرکے وہ میرے چہرے پر مصروف ہوگیا اور تقریباً" ڈھائی گھنٹے تک نجانے کیا کیا کرتا رہا ویسے اس کے کمالات کا تو میں ہمیشہ ہی سے قائل تھا میک اپ کی تکمیل کے بعد اس نے آئینہ میرے سامنے کیا اور مجھے ہنسی آگئی۔

"وہی مردانے کے سامان کئے نا؟"

"نہیں چیف آپ میری بات سے اتفاق کریں یا نہ کریں لیکن میرا تجربہ ہے کہ خوب صورت چہرے جہاں بعض اوقات خطرناک ثابت ہوتے ہیں وہیں انسانی توجہ حاصل کرنے میں بھی معاونت کرتے ہیں۔"

"اور بہت سی مشکلات کے باعث بھی بن جاتے ہیں۔"

"چیف' وہ مشکلات ہوتی تو حسین ہیں نا' اور پھر سب کچھ اپنی مرضی پر منحصر ہے جب کسی مشکل سے دل بہلانے کو جی چاہے اسے قریب آنے دیا جائے جب جی نہ چاہے تو بھلا کون مجبور کرسکتا ہے۔"

"چلو ٹھیک ہے' تم نے جو کچھ بتانی دیا۔"

"اور اس کے بعد چیف آپ کو ہوٹل کاسموس میں قیام کرنا ہے۔"

"کاسموس؟"

"فائیو اسٹار ہے' بلکہ مجھ سے زیادہ آپ اس کے بارے میں جانتے ہوں گے۔"

"اس میں کوئی خاص بات۔"

"ہاں چیف۔"

"وہ کیا؟"

"سیدھی سی بات ہے' کارمن انجیلو بھی اپنی بھتیجی ڈیمن اینجلو کے ساتھ کاسموس میں ہی مقیم ہے۔" آفتاب کمال نے جواب دیا۔

میں خاموشی سے اسے دیکھتا رہا' ویسے آفتاب کمال کا منصوبہ مجھے دل سے پسند آیا تھا بعد کے معاملات میں نے آفتاب کمال پر ہی چھوڑ دیے کاسموس میں روم نمبر گیارہ سو مجھے مل گیا' بارہ سو آٹھ میں کارمن انجیلو اور بارہ سو نو میں اس کی بھتیجی موجود تھے۔ ویسے اس بھتیجی کو دیکھ کر مجھے خوشی ہوئی تھی بہت خوبصورت تھی اور اس کے خطوط بتاتے تھے کہ خوش مزاج بھی ہے لیکن ابھی اس سے تعارف کے مراحل سے تعارف گزرنا تھا اور دوسرے دن ہی اس مرحلے کا آغاز ہوگیا۔ کارمن انجیلو ایشنا کی سیر کرنے گیا تھا۔ بھتیجی بھی اس کے ساتھ تھی۔ ایشنا ایک حسین پارک تھا جہاں بڑی خوبصورتی سے گلکاری کی گئی تھی۔ اور اسے ایک اہم حیثیت حاصل تھی۔ کارمن اینجلو اور ڈیمل انجیلو ان خوبصورت پھولوں سے مخلف انداز ہوتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے کہ یکایک دو آدمی پھولوں کے ایک کنج سے وارد ہوئے اور انہوں نے پستول ان دونوں کی کنپٹی پہ رکھ دیے' دونوں اچھل پڑے اور بری طرح خوفزدہ ہوگئے انہوں نے شاید ان سے کہیں چلنے کے لیے کہا تھا وہ وحشت زدہ نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھنے لگے اس کے بعد میری انٹری تھی۔ چنانچہ میں پھرتی سے باہر نکلا لیکن وہ تیسرا شخص آؤٹ آف پروگرام تھا جو اچانک پستول لیے مجھ پر ٹوٹ پڑا تھا۔ اس نے ریوالور کے دستے سے میرے اوپر حملہ کیا لیکن میں نے اس کا حملہ خالی دے کر ایک ہاتھ اس کے جبڑے پہ رسید کردیا۔ یہ وار بس معمولی سا تھا لیکن جواب میں اس شخص نے جو مکا میری پیشانی پر رسید کیا اس نے میرے چودہ طبق روشن کردیے' اب میں خود منہ پھاڑ کر رہ گیا تھا کیونکہ پروگرام کے مطابق یہ آفتاب کمال کے بھیجے ہوئے لوگ

لگ رہے تھے۔ انہیں میرے ساتھ مصنوعی چھیڑ کرنی تھی لیکن اس مکے نے طبیعت صاف کردی تھی۔ اس کے فوراً" بعد اس شخص نے پے در پے کئی لاتیں میرے رسید کردیں۔ طرہ یہ کہ وہ دونوں بھی مجھ پر ٹوٹ پڑے تھے۔ حلیہ بگڑ گیا' ہونٹوں سے خون بہنے لگا' لیکن اب سنبھلنا ضروری تھا پتا نہیں کیا ہوگیا تھا میں نے اپنے دفاع کے لیے سنبھالا لیا' اور پھر اس شخص کو جو مجھ پر حملہ آور مسٹر اینجلو کو دیتے ہوئے کہا۔

"او کے مسٹر۔"

"میرا نام کارمن اینجلو ہے اور یہ میری بھتیجی ڈیمن اینجلو' تمہارا نام کیا ہے؟"

"لائل سنائڈا۔" میں نے جواب دیا۔

"مسٹر سنائڈا' آپ براہ کرم کچھ دیر کے لیے ہمارے ساتھ آیئے۔"

"اوہ ضرور" میں نے فوراً" جواب دیا۔ ہم روم نمبر بارہ سو آٹھ میں داخل ہوگئے۔"

"فرسٹ ایڈ بکس تمہارے کمرے میں ہے مسٹر اینجلو نے ڈیمی سے پوچھا۔"

"ہاں لے آؤں؟"

"فوراً" ویسے مسٹر سنائڈا کیا میں ڈاکٹر کو طلب کرلوں' کسی تکلیف کی ضرورت نہیں ہے ہو سکتا ہے تمہارے اندرونی چوٹیں آئی ہوں"

"بالکل نہیں میں ٹھیک ہوں" میں نے جواب دیا۔"

ڈیمن کمرے سے نکل چکی تھی۔ کچھ دیر کے بعد وہ فرسٹ ایڈ بکس لے آئی اور پھر وہ میرے چہرے پر مصروف ہوگئی۔ میرے چہرے پر ڈریسنگ کرتے ہوئے اس کی آنکھوں میں پسندیدگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ وہ کئی بار مسکرائی بھی تھی پھر وہ اپنے کام سے فارغ ہوگئی۔ اس دوران اینجلو روم سروس کو فون کرکے کافی وغیرہ طلب کرچکے تھے۔ پھر وہ میری طرح دیکھ کر مسکرائے۔

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تمہارا شکریہ کیسے ادا کریں ویسے میں تمہیں بتادوں کہ میں ایک سیاسی آدمی ہوں لیکن اس وقت میں کچھ ذاتی کاموں میں مصروف ہوں' اور بالکل غیر سیاسی طور پر یہاں آیا ہوں ورنہ مجھے سیاسی طور پر سیکورٹی دی جاتی۔"

"آپ کو کس سے خطرہ ہے' یہ لوگ کون تھے جو آپ کو نقصان پہنچانا چاہتے تھے۔"

"میں جانتا ہوں یہ کون تھے اور یہ ایک بالکل نیا معاملہ ہے لیکن اب میرے ادارے اور مستحکم ہوگئے ہیں۔"

"جی؟"

"سوری کچھ بالکل ذاتی معاملات ہیں۔"

"ٹھیک ہے مجھے اجازت دیں۔"

"ارے کیوں؟" میری کسی بات کا برا مان گئے' اچانک جانے کے لیے تیار ہوگئے اوہ تم واقعی برا مان گئے ہو' تم ہوا تھا کمرے پکڑا اور گھما کر ان دونوں پر دے مارا وہ اپنی جگہ سے ہٹ گئے لیکن میرا پھینکا ہوا شخص منہ کے بل زمین پر گرا' اور بری طرح تڑپنے لگا پھر میں نے ان دونوں کو بھی سنبھال لیا۔ اور میرے چند گھونسوں نے ان کے کس بل نکال دیے' وہ معذور ہوگئے تیسرا شخص شاید مرگیا تھا ڈیمن اینجلو' کارمن اینجلو کے بازو سے لپٹی کانپ رہی تھی۔ میں سخت شش و پنج میں تھا کہ اچانک کارمن نے آگے بڑھ کر کہا۔

"ہمیں یہاں سے نکل چلنا چاہیے مسٹر ہو سکتا ہے اور بھی ہوں۔"

"او کے۔" میں نے کہا اور ہم تینوں تیزی سے آگے بڑھ گئے۔

"آپ کے پاس کار ہے؟" کارمن نے پوچھا۔

"نہیں۔"

"یہ اچھی بات ہے میری کار اس طرف ہے لیکن آپ ڈرائیو کرسکتے ہیں؟"

"ہاں کیوں نہیں۔"

"آپ زخمی ہیں۔"

"کوئی خاص بات نہیں۔" میں نے اپنے ہونٹوں سے خون صاف کرکے کہا کارمن نے ڈیمن سے کہا۔

"تمہیں کیا ہو رہا ہے خود کو سنبھالو ڈیمی۔"

"جی بالکل ڈیمن نے خوبصورت آواز میں کہا۔ یہ کار ایک کمپنی سے حاصل کی گئی تھی' مسٹر کارمن نے مجھے چابی دے دی اور میں نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔"

"کہاں جانا ہے۔" میں نے کار اسٹارٹ کرکے پوچھا۔

"کاسموس۔"

"کیا" میں حیرت سے بولا۔

"ہاں ہم لوگ کاسموس میں قیام پذیر ہیں۔"

"روم نمبر۔"

"بارہ سو آٹھ' اور بارہ سو نو۔"

"ویری گڈ۔" میں ہنس پڑا۔

"کیوں؟"

"میں گیارہ سو میں مقیم ہوں۔"

"کاسموس ہی میں؟"

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"جی ہاں۔"

"دلچسپ بات ہے' کارمن اینجلو نے کہا کچھ دیر کے بعد ہم کاسموس میں داخل ہو گئے' لفٹ میں' میں نے چابی سونچ رہے ہو گے کہ تم میری وجہ سے زخمی ہوئے اور شاید ایک تمہارے ہاتھوں ہلاک بھی ہو گیا اور میں تم سے یہ سب کچھ چھپا رہا ہوں' سوری میرے دوست' کچھ مشکلات ہیں جن کے لیے مجھے معاف کر دو۔"

"نہیں مسٹر اینجلو میں نے بالکل برا نہیں مانا ہاں مجھے اس شخص کی موت کا افسوس ہے لیکن مجبوری تھی وہ موت زندگی کی جنگ پر آمادہ ہو گئے تھے۔"

"بیٹھو' تم ایک شاندار جوان ہو تمہیں ان لوگوں سے لڑتے کر مجھے یوں لگ رہا تھا جیسے میں جوان ہو گیا ہوں' یہاں بیروت کے باشندے نہیں ہو۔"

"نہیں۔"

"تعلق لبنان سے نہیں ہے"

"جی نہیں۔"

"وہ تو ہوٹل میں تمہارے قیام سے اندازہ ہو جاتا ہے کہاں کے باشندے ہو؟"

"اب تو انٹرنیشنل ہوں۔"

"کیا مطلب؟۔"

"سیاح ہوں۔"

"دلچسپ' لیکن کہیں سے تو تعلق ہو گا؟"

"ہنگری تھا۔"

"کہاں سے؟۔"

"آسٹریلیا' سڈنی میں پیدا ہوا تھا۔"

"اوہ۔"

"کیوں؟۔"

"میرے اجداد بھی آسٹریلین تھے ویسے میں فرانس میں پیدا ہوا اور وہیں کا نیشنل ہوں۔"

اس دوران کافی آ گئی تھی۔ ڈیمن نے مجھے کافی پیش کی' میں پوری طرح ان لوگوں میں شامل نہیں ہو سکتا تھا میرا ذہن ان لوگوں کی طرف تھا جن میں سے ایک میرے ہاتھوں مارا گیا تھا مگر انہوں نے کیا کرنا تھا اگر وہ پروگرام کے مطابق آفتاب کمال کے آدمی تھے تو پھر انہوں نے یہ طریقہ جنگ کیوں اختیار کیا تھا؟ بہرحال آفتاب کمال سے اس کی وضاحت چاہنی تھی کافی وغیرہ پینے کے بعد میں نے ان سے اجازت مانگی تو کارمن اینجلو نے جلدی سے کہا۔

"تسونامی ہم سے قطع تعلق نہ ہو جانا مجھے تمہاری ضرورت ہے اور رکو' ذرا میرے ساتھ کر سکو گے۔"

"اک تھوڑی سی مدد کر کے اس کا صلہ وصول کرتے ہو۔ مجھے شرمندگی ہو رہی ہے مسٹر اینجلو۔"

"بائی گاڈ' یہ بات بالکل نہیں ہے' میں تم سے بہت متاثر ہو چکا ہوں بولو آ جاؤ گے۔"

"ٹھیک ہے مسٹر اینجلو۔" میں نے کہا اس کے بعد میں اس کمرے سے نکل آیا۔ سیڑھیاں عبور کر کے اپنے کمرے پر پہنچا اندر داخل ہوا تو فون کی گھنٹی بج رہی تھی۔ میرے اندازے کے مطابق آفتاب کمال کا فون ہی تھا

"ہیلو۔"

"چیف آپ خیریت سے تو ہیں نا؟۔"

"ہاں ٹھیک ہوں۔"

"چیف جتنا شرمندہ ہوں بیان نہیں کر سکتا۔"

"ہوا کیا؟۔"

"وہ میرے آدمی نہیں تھے۔"

"کیا؟۔"

"ہاں ذرا سا وقت پر غور کریں' بات وقت سے پہلے شروع ہو گئی وہ دیر سے پہنچے۔"

"اوہ ان میں سے ایک مر گیا۔"

"دوسرے شدید زخمی ہیں۔"

"وہ کون تھے"

"کارمن اینجلو کے اصل دشمن' پھر بھی چیف جو کچھ ہوا۔"

"بہت اچھا ہوا' نہ ہوتا تو مشکل ہو جاتا۔"

"میں مسلسل فون کر رہا ہوں آپ ان کے کمرے میں تھے؟"

"ہاں تمہیں معلوم تھا کہ میں ہوٹل گیا ہوں۔"

"اس کے بعد سے وہ گدھے مسلسل آپ کے پیچھے رہے ہیں وہ بہت شرمندہ تھے مگر چیف وہ بتا رہے تھے کہ آپ نے ان لوگوں کو بری طرح مارا' بلکہ کہہ رہے تھے کہ اگر وہ حملہ آور ہوتے تو کیا ہوتا۔؟ حالات کیسے جا رہے ہیں چیف۔"

"اطمینان بخش۔"

"آپ مطمئن ہیں؟۔"

"ہاں ابھی تک۔"

"اوکے چیف" مزید کچھ گفتگو کے بعد آفتاب کمال نے فون بند کر دیا۔ اور میں ٹھنڈی سانس لے کر گردن ہلانے لگا ویسے واقعات نے ایک اور دلچسپ موڑ اختیار کر لیا

میری زندگی میں پیچ در پیچ موڑ کے سوا تھا ہی کیا' کبھی کچھ' کبھی کچھ۔ کوئی ایک محور آج تک نہیں اپنا سکا تھا۔ ویسے سچی بات یہ ہے کہ اب اس زندگی کا عادی بھی ہو چکا تھا بلکہ یہ کہا جائے تو غلط نہیں ہو گا کہ میں تو عادی ہی اس زندگی کا تھا۔ وہ تو صرف ایک جذباتی حادثہ پیش آیا تھا میری زندگی میں جس کے تحت فریدہ مجھ سے منسلک ہو گئی تھی ورنہ یار دوست تھے' میں تھا' ہنگامہ خیزیاں تھیں' کبھی کبھی توفیق وغیرہ بہت یاد آنے لگتے تھے' پتا نہیں بے چارے کس حال میں زندگی گزار رہے ہوں گے۔ ان کے بارے میں البتہ اتنا جانتا تھا میں کہ وہ جہاں بھی ہوں گے مست ہی ہوں گے وہ اسی قسم کے لوگ تھے' پھر ارل سیڈنا کی جانب ذہن کا رخ ہو گیا وہ عورت ہے کیا چیز' کم بخت بے حد دلکش اور حسین ہے لیکن کیا ہی عجیب بات ہے' بہرحال بہت بڑی شخصیت تھی وہ اور کچھ عجیب سی اپنے آپ میں بند بند۔ عورت ہے بھی یا نہیں' کہیں یہودیوں کا کوئی سائنسی تجربہ نہ ہو لیکن جو کچھ بھی ہے اس وقت واقعی میرے لیے کافی خطرناک ہو گئی ہے' اس کے لیے یہ کچھ مشکل نہیں ہو گا کہ میرا سارا کچا چٹھا معلوم کر کے' کسی بھی وقت مجھے مشکل میں پھنسا دے۔ خیر ڈر' خوف کا تو میری زندگی میں کوئی گزر ہی نہیں تھا لیکن حرام موت مرنا بھی نہیں چاہتا تھا۔ مرنے کے لیے بھی اگر کوئی بہتر جواز ہو تو موت کے گلے لگانے میں کوئی خاص تکلف نہیں کرنا چاہیے لیکن شرط یہ ہے کہ جواز بھرپور ہو۔ بہرحال اب اتنا دلیر بھی نہیں تھا کہ سینہ تان کر ریلوے انجن کے سامنے کھڑا ہو جاتا کہ اسے روک کر رہوں گا۔ ارل سیڈنا اس وقت ایک خطرناک شخصیت کے طور پر سامنے آئی تھی' سب سے بڑی بات یہ تھی کہ وہ جسمانی ہیئت نہیں رکھتی تھی۔ اگر میں اس کے وجود پر ہاتھ ڈال سکتا تو پھر دیکھتا کہ میڈم سیڈنا کیسی قوتوں کی حامل ہیں۔ تین دن میں دم نہ بھرنے لگتی تو میرا نام بھی جہانگیر جمال شاہ نہیں تھا لیکن اب جب کہ وہ موساد کی سربراہ بن چکی تھی' یہ ضروری تھا کہ میں فی الحال اس کی نگاہوں سے روپوشی اختیار کر لوں اور اس کے لیے آفتاب کمال کا یہ مشورہ نہایت عمدہ تھا اس کے ساتھ ساتھ وہ کوشش بھی جس کے نتیجے میں' میں بہرحال کارمن اینجلو تک پہنچ تو گیا تھا لیکن بالکل ہی مختلف طریقے سے اور اب آفتاب کمال معذرتیں کرنے کے سوا اور کچھ نہیں کر سکتا تھا۔

خیر یہ قصور اس کا نہیں تھا اس کے آدمی ہی لیٹ ہو گئے تھے اگر خدانخواستہ میرے ہاتھوں اس کے آدمی مارے جاتے تو مجھے خود بھی بہت افسوس ہوتا انہی تمام سوچوں میں کافی وقت گزر گیا پھر دروازے پر دستک سنائی دی اور میں نے دستک دینے والے کو اندر آنے کی اجازت دے دی لیکن یہ تصور نہیں تھا کہ ڈیمل اینجلو آ جائے گی۔ ڈیمل اینجلو مسکراتی ہوئی اندر آ گئی تھی اس نے ہنس کر کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ اس وقت تمہیں میرے آنے کی توقع نہیں ہو گی۔؟"

"ہاں آپ کا یہ خیال درست ہے مس اینجلو"

"میں نے کسی کام میں مداخلت تو نہیں کی ہے؟۔"

"آپ دیکھ سکتے اس بند کمرے میں کیا کام ہو رہا تھا؟۔"

"لیکن آپ نے مجھے بیٹھنے کے لیے نہیں کہا۔"

"میرا خیال ہے دروازے سے یہاں تک آپ نے پانچ قدم کا فاصلہ طے کیا ہے اب اس کے بعد جب آپ کی گفتگو ختم ہوتی تو میں آپ کو بیٹھنے کی ہی پیش کش کرتا۔"

"اوہ تو پھر میں بیٹھ جاؤں؟۔"

"تشریف رکھیے۔"

"شکریہ۔"

"سناچے کیسے حال ہیں' کیسی ہیں آپ۔؟" میں نے کہا اور وہ ہنس پڑی۔

"ٹھیک ہوں آپ کو کیسی نظر آ رہی ہوں؟"

میری رگ ظرافت بھڑک اٹھی۔ میں نے کہا۔

"بعض اوقات سچ بولنا نقصان دہ ہو جاتا ہے۔"

"کیا مطلب؟"

"آپ نے سوال کیا ہے نا کہ آپ مجھے کیسی نظر آ رہی ہیں؟"

"ہاں تو پھر.....؟"

"اگر یہ سوچ بول دوں تو ممکن ہے آپ برا مان جائیں۔"

"نہیں میں حقیقتوں کو قبول کرنے کی عادی ہوں اگر میں تمہیں بدنما نظر آ رہی ہوں تو اس میں کوئی بات نہیں' انسان جو کچھ محسوس کرتا ہے تو کہہ دیتا ہے نہ کہے تو یہ منافقت ہوتی ہے۔"

"ویری گڈ! ویری گڈ آپ کافی چالاک ہیں مس

WWW.FREEBOOKSFREE.PK

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اینجلو۔" میں نے ہنس کر کہا۔

"کیوں؟"

"آپ نے مجھے گویا شرمندہ کردیا ہے یا پھر یہ کسر نفسی ہے بھلا کوئی بدبخت آپ کو بدنما کہہ سکتا ہے؟"

"آپ کیا کہنا چاہتے ہیں یہ بتائیے؟"

"آپ نے پوچھا تھا نا کہ میں کیسی نظر آرہی ہوں؟"

"جی ہاں یہی پوچھا تھا اور اس کا جواب آپ نے اب تک نہیں دیا ہے۔"

"تو پھر یہی سمجھ لیجئے کہ جس وقت سے آپ سے مل کر یہاں پہنچا ہوں آپ ہی کی بارے میں سوچتا رہا ہوں۔"

"اوہ ویری گڈ ویری گڈ' آج آپ نے مجھے پہلی بار اپنی اہمیت کا احساس دلایا ہے ورنہ سچی بات یہ ہے کہ میں نے آج تک اپنے آپ پر کبھی غور ہی نہیں کیا۔"

"معافی چاہتا ہوں مس اینجلو آپ کو اپنے آپ پر غور کرنے کی فرصت ہی کہاں ملتی ہوگی۔"

"کیوں؟"

"اتنے پرستار ہوں گے آپ کے کہ آپ کو اس کا موقع ہی نہیں دیتے ہوں گے۔"

"نہیں خیر ایسی کوئی بات نہیں ہے' اصل میں آپ کو پتا نہیں ہے مسٹر سنا ٹرا' کہ انکل کس قدر محتاط آدمی ہیں۔"

"کارمن اینجلو؟۔"

"ہاں۔"

"مجھے تو ایسا نہیں محسوس ہوا۔"

"آپ کی بات اور ہے ورنہ سچی بات یہ ہے کہ وہ کسی بھی اجنبی سے بے تکلفی پسند نہیں کرتے' اصل میں ان کی زندگی میں بھی کچھ ایسی مشکلات پیش آئی ہیں کہ وہ اجنبیوں پر بھروسہ کرتے ہی نہیں ہیں ان کا کہنا ہے کہ ریزرو رہنے میں فائدہ ہے اور میں بہرطور ان سے منسلک ہوں اس لیے۔"

"تو مجھ میں ایسی کون سی خاص بات دیکھی مسٹر کارمن اینجلو نے؟"

"اس وقت تک کوئی خاص بات نہیں دیکھی تھی مطلب یہ ہے کہ میں نے آپ کے بارے میں جن جذبات کا اظہار کیا ہے آپ نے مجھے میرے ہی الفاظ واپس کرنا شروع کردیئے ہیں۔"

"ارے نہیں یہ حقیقت ہے حسن کے مختلف معیار ہوتے ہیں اور بعض لوگ اپنا معیار انتہائی بلند رکھتے ہیں۔ مثلاً" جیسے آپ۔ آپ نے بالکل بے لوث ایک خطرناک مرحلے پر ہماری مدد کی اور اس کے نتیجے میں کچھ ایسے واقعات بھی پیش آگئے جن کے بہرطور بعض اوقات خطرناک نتائج بھگتنا پڑتے ہیں۔ اب یہ دوسری بات ہے کہ ہم ہر طرح کے خطرناک نتائج سے نمٹنے کی صلاحیت رکھتے ہیں لیکن آپ نے تو ہمارے لیے خطرہ مول لے ہی لیا وہ بھی بغیر کسی مقصد کے۔"

"خیر یہ تو میں نہیں دیکھ سکتا تھا کہ وہ مسٹر اینجلو کو نقصان پہنچادیں جب کہ مجھے محسوس ہوا تھا کہ وہ ان کی زندگی لینے کے درپے ہیں۔"

"آپ کا کہنا بالکل درست ہے۔"

"مس اینجلو ایک سوال کروں آپ سے؟"

"ضرور۔"

"آپ کارمن اینجلو کے ساتھ ہی رہتی ہیں؟"

"ہاں' کیونکہ میرے والدین کا انتقال ہوچکا ہے' کارمن اینجلو نے ہی میری پرورش کی ہے اور یوں سمجھ لو کہ ہم چچا بھتیجی ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم ہیں' ہماری زندگی کی تمام راہیں ایک دوسرے سے وابستہ ہیں ہم ایک دوسرے کے بے تکلف دوست بھی ہیں' عزیز و اقارب بھی اور اگر آپ یہ کہنا چاہیں کہ مسٹر کارمن اینجلو مجھے اپنی بیٹی سمجھتے ہیں تو یہ بھی غلط نہیں ہوگا اور مجھ سے کوئی سوال کرے کہ کارمن اینجلو میرے لیے کیا ہیں تو میں یہی کہوں گی کہ انہوں نے مجھے ماں اور باپ دونوں کی محبت دی ہے۔"

"ویری گڈ ویری گڈ' بہت خوب صورت بات کہی ہے آپ نے۔ بہرطور آپ دونوں بے حد اچھے ہیں لیکن مجھے اس بات کا یقین نہیں تھا کہ آپ اچانک اس طرح یہاں آجائیں گی۔"

"ہاں۔ اصل میں آپ نے اپنی شخصیت کے جو نقوش ہم دونوں پر چھوڑے ہیں ہم اس سے متاثر تو تھے ہی لیکن انکل اینجلو نے ایک منصوبہ میرے سامنے پیش کیا۔ ہم دونوں نے اس پر گفتگو کی اور آئی ایم سوری مسٹر سنا ٹرا' میرے دل میں آپ کے لیے پسندیدگی کے جو جذبات پیدا ہوگئے تھے' انہوں نے مجھے انتظار نہ کرنے دیا اور میں آپ تک آگئی۔"

میں گہری نگاہوں سے ڈیمل اینجلو کو دیکھا خیر اس قسم کے لاتعداد واقعات میری زندگی میں پیش آچکے تھے اور ایسی محترماؤں سے میرا بیشتر واسطہ پڑ چکا تھا۔ یہ محترمہ بھی اس انداز میں آغاز کررہی تھیں لیکن کیا کیا جاسکتا

ہے آغاز ہمیشہ اس انداز میں ہوا کرتا ہے' چنانچہ وہ جو آغاز کررہی تھیں اسے اس انداز میں قبول بھی کرنا تھا۔ میں ایک گہری سانس لے کر خاموش ہوگیا۔

"کیوں آپ نے کوئی جواب نہیں دیا؟"

"میرا خیال ہے جواب طلب کوئی بات نہیں تھی۔"

"خیر چھوڑیئے' تو آپ یہ بتائیے جناب۔۔۔۔ اصل میں مجھے آپ کے بارے میں کچھ معلومات درکار ہیں؟"

"ہاں' ہاں میں حاضر ہوں لیکن اب آپ میرے کمرے میں تشریف لائی ہیں تو بتائیے میں آپ کی کیا خدمت کروں۔"

"کوئی بہت ہی عمدہ سا جوس منگوائیے۔ میں کچھ پیاس محسوس کررہی ہوں۔"

"اوکے تھینک یو۔ اس بے تکلفی کے لیے۔" میں نے کہا اور روم سروس کو ٹیلی فون کرکے جوس طلب کرلیا۔ وہ مسکراتی نگاہوں سے مجھے دیکھ رہی تھی اور میں اس کی چمکدار آنکھوں میں مستقبل کے بہت سے سنہرے دن چمکتے محسوس کررہا تھا پھر کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد اس نے کہا۔

"ہاں تو بات ہورہی تھی آپ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی؟"

"کیجئے۔" میں نے مسکرا کر کہا۔

"مطلب یہ کہ زندگی کس طرح گزاری ہے عزیز و اقارب کہاں ہیں' کون کون ہے زندگی میں شامل؟"

"بے شمار افراد جن سے دنیا کے مختلف حصوں میں میری ملاقات ہوتی ہے' بتا چکا ہوں کہ فطرتاً" سیاح ہوں بیروت آئے ہوئے کافی دن گزر گئے اب یہاں سے کہیں اور جاؤں گا۔"

"صاحب جائیداد ہیں۔ میرا مطلب ہے معاف کیجئے گا کہ اب وہ دور نہیں رہا ہے کہ انسان دل کی بات دل ہی میں رکھ لے' میں آپ کی مالی حیثیت معلوم کرنا چاہ رہی تھی۔"

"مالی حیثیت۔ میری جائیداد میرے یہ ہاتھ ہیں اور میری تقدیر ہے' تاش کھیلتا ہوں عموماً" ہر ملک کے جوئے خانے میرے لیے بینک کی حیثیت رکھتے ہیں' ہارتا بھی ہوں جیتتا بھی ہوں۔ جیتتا زیادہ ہوں۔ بس یہ سمجھ لیجئے کہ ذریعہ آمدنی یہی ہے۔"

"گویا آپ تاش کے کھیل کے ماہر ہیں؟"

"نہیں۔ کوئی خاص مہارت نہیں ہے مجھے بس انداز میں کھیلتا ہوں کہ ہاروں کم اور جیتوں زیادہ ریس وغیرہ بھی کھیل لیتا ہوں۔"

"گویا کام کے آدمی ہیں۔"

"آپ کے کام کا؟"

"ہاں۔"

"آپ کے کس کام کا آدمی ہوسکتا ہوں میں؟"

"اب یہ تفصیل آپ کو کارمن انکل بتائیں گے۔ یوں سمجھ لیجئے کہ میں ان کے مشورے ہی سے یہاں آئی ہوں۔"

"اوہو آپ نے مجھے سنسنی کا شکار کردیا۔"

"بالکل نہ ہوں۔ بہت اچھے دوست ہر طرح کی باتیں بے تکلفی سے کرلیا کرتے ہیں۔ بے شک میں یہ نہیں کہہ سکتی کہ میں آپ کی بہت اچھی دوست ہوں لیکن یہ کہہ سکتی ہوں کہ آپ ہمارے بہت اچھے دوست ہیں۔"

"وہ کیسے؟"

"آپ نے ہماری مدد جو کی ہے۔"

"آپ بار بار اس کا تذکرہ کرکے مجھے شرمندہ کردیتی ہیں۔"

"آپ بالکل شرمندہ نہ ہوں' میں آئندہ اس کا تذکرہ نہیں کروں گی۔ اتنی دیر میں ہمارا طلب کردہ جوس آگیا' خوب صورت جگ میں جوس بھرا ہوا تھا اور چند گلاس ٹرے میں موجود تھے۔ اس نے تکلف نہ کیا اور اپنے اور میرے لیے جوس انڈیل دیا پھر گلاس اٹھا کر ہونٹوں سے لگاتے ہوئے بولی۔

"میرا پسندیدہ جوس۔"

"شکریہ۔"

"ہاں مسٹر سنا ٹرا' ویسے ایک بات کہوں آپ سے؟ مجھے سنا ٹرا سے زیادہ لفظ لائل اچھا لگتا ہے۔ اگر میں آپ کو لائل کہوں تو؟"

"آپ کا جو دل چاہے کہہ سکتی ہیں مجھے۔"

"سوچ لیجئے بہت بڑا مرتبہ دے رہے ہیں آپ۔"

"کیوں۔۔۔؟" میں نے جوس کا گلاس ہونٹوں سے لگاتے ہوئے کہا۔

"میرا جو دل چاہے کہہ لوں آپ کو' اچھا خیر یہ بعد میں بتاؤں گی کہ میرا دل کیا چاہتا ہے؟ ہاں تو مسٹر لائل آپ یہ بتائیے کہ اس کے علاوہ زندگی گزارنے کے لیے اور کوئی طریقہ کار بھی سوچا؟"

"نہیں۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"کیوں؟"

"دیکھئے انسان یا تو اپنے لیے کوئی باقاعدہ پلاننگ کرے یا پھر اگر اس کی لائف لاابالی انداز میں گزر رہی ہو تو پھر اپنے بارے میں بہت زیادہ سوچنا غیر مناسب ہی ہوتا ہے بلکہ وقت ضائع کرنے کے مترادف۔"

"نہیں میرا خیال ہے ایسی بات نہیں ہے' ہر شخص کا اپنا ایک "ایم" (Aim) ہوتا ہے۔"

"یہی دلچسپ بات ہے۔"

"کیا؟"

"یہی کہ میرا کوئی ایم نہیں ہے۔"

"ویری گڈ۔"

"کیوں ویری گڈ کی کیا بات ہے اس میں؟"

"نہیں میرا مطلب ہے آپ بھی خاصی بہادر خاتون معلوم ہوتی ہیں۔"

"ہاں میں بہادر ہوں اس میں کوئی شک نہیں ہے اصل میں انکل کارمن اینجلو ان دنوں جن حالات سے گزر رہے ہیں ان میں انہیں بہت اچھے ساتھی کی ضرورت ہے آپ یہ نہ سمجھیں کہ ہم تنہا ہیں اب چونکہ آپ سے گفتگو شروع ہو ہی چکی ہے تو پھر میں بہت سی باتیں آپ پر عیاں کردوں گی۔ ہمارے ساتھ یہاں کچھ اور لوگ بھی ہیں۔ اتفاق کی بات تھی کہ اس وقت وہ موجود نہیں تھے۔ ہم نے اپنے دوست بھی رکھے ہوئے ہیں اور دشمنوں کی تعداد بھی اچھی خاصی ہے تو آپ یوں سمجھ لیجئے کہ ان دنوں ہماری کیفیت کچھ ایسی ہی ہے۔ انکل اینجلو چاہتے ہیں کہ آپ بھی ہمارے خاص ساتھیوں میں شامل ہوجائیں' سب سے الگ' سب سے دور' لیکن ایک اچھے ساتھی۔"

میں پرخیال انداز میں اسے دیکھنے لگا پھر اس نے کہا۔

"اور اس کے لیے آپ کو ایک اچھے اور بہترین معاوضے کی پیش کش کی جائے گی۔"

"لیکن خاتون آپ نے یہ کیسے سمجھ لیا کہ میں آپ کے کسی کام آسکتا ہوں؟"

"دیکھئے برا ماننے کی تو بالکل نہیں ہو رہی' جو پیش کش میں نے آپ کو کی ہے آپ اس سے انکار کرسکتے ہیں۔"

"نہیں میرا یہ مطلب نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ایک چھوٹی سی بات سے آپ نے کیسے اندازہ لگالیا کہ میں آپ کے لیے کوئی کارآمد شخصیت ثابت ہوسکتا ہوں؟"

"یہ اندازہ میرا نہیں کارمن اینجلو کا ہے انہوں نے ہی مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے۔"

"ہوں۔"

"اس سے آپ یہ نہ سمجھیں کہ میرا دل آپ کے پاس آنے کے لیے نہیں چاہ رہا تھا۔ میں آپ سے دوبارہ ملاقات کرنا چاہتی تھی لیکن بس وہ جو ذرا تکلفات ہوتے ہیں نا' ان کے تحت میں یہ سوچ رہی تھی کہ تھوڑا سا وقت گزر جائے تو آپ سے ملوں' کوئی بہانہ تو چاہیے تھا نا آپ سے ملنے کے لیے۔ اب اتفاق کی بات یہ ہے کہ کارمن اینجلو نے یہ بہانہ میرے لیے پیدا کردیا۔ اس نے کہا اور ہنس پڑی پھر اس نے جوس کا آدھا گلاس جلدی جلدی پی لیا اور بڑے دلکش انداز میں اپنے ہونٹ چوستی ہوئی بولی۔

"ہاں اب آپ یہ بتایئے کہ آپ کے پاس اس بات کی کوئی گنجائش ہے یا کوئی ایسا مسئلہ درپیش ہے آپ کو کہ آپ ہماری اس پیش کش سے انکار کردیں گے۔"

"تعجب کی بات ہے' بہرحال بات ایسی ہے کہ اس میں دلکشی بھی ہے آپ کا ساتھ بھی رہے گا' کارمن اینجلو بھی نفیس انسان معلوم ہوتے ہیں تھوڑی دیر کی ملاقات سے ہی میں نے یہ اندازہ لگالیا تھا اور پھر اگر کوئی مالی مفاد بھی۔۔۔ البتہ ایک سوال میں آپ سے کروں۔ میں نے درمیان میں اپنا جملہ ادھورا چھوڑ کر کہا۔

"ہاں جتنے سوالات آپ کے ذہن میں آتے ہیں آپ ضرور کیجئے؟"

"کیا کارمن اینجلو بہت زیادہ دولت مند انسان ہیں؟"

"ہاں۔ ہم لوگ مالی طور پر بہت زیادہ مضبوط ہیں جیسا کہ انکل نے آپ کو بتایا کہ ہم لوگ فرانس میں سیٹل ہیں وہیں سے ہمارا تعلق ہے۔ کارمن اینجلو کافی حد تک سیاسی شخصیت بھی رہ چکے ہیں ان کے سیاسی دشمن بھی بہت سے ہیں لیکن ان دنوں وہ جس مسئلے میں الجھے ہوئے ہیں وہ ذرا بالکل مختلف ہے۔"

"کیا؟"

"یہ آپ کو کارمن اینجلو ہی بتائیں گے میرے پر تو صرف یہ ذمے داری تھی کہ میں آپ سے یہ معلوم کرلوں کہ اگر آپ کو اس سلسلے میں کوئی پیش کش کی جائے تو آپ قبول کریں گے یا ٹھکرادیں گے۔"

"ایک شرط ہوگی اس کے قبول کرنے میں۔" میں نے کہا۔

"جلیے بتادیجئے' حالانکہ یہ شرط آپ کو انکل

اینجلو ہی کو بتانی چاہیے تھی۔"

"نہیں۔ اس کا تعلق آپ سے ہے۔"

"مجھ سے؟"

"ہاں۔"

"مجھ سے کیا تعلق ہوسکتا ہے؟"

"ہے۔"

"تو پھر جلدی سے بتادیجئے۔"

"شرط یہ ہے کہ کارمن اینجلو کے لیے میں اپنی بساط بھر ہر خدمت انجام دینے کے لیے تیار ہوں لیکن آپ سے میرا مسلسل رابطہ رہنا چاہیے۔"

"کیا مطلب؟"

"مطلب یہ کہ کارمن اینجلو کی خدمت گزاری میں صرف اس لیے قبول کروں گا کہ مجھے آپ کی قربت حاصل رہے۔"

"اوہ" اس نے کہا اور جوس کا دوسرا گلاس بھی حلق میں انڈیل لیا۔ چند لمحات کچھ سوچتی رہی پھر تھوڑا سا جوس اور گلاس میں انڈیلا اس کے بعد میری جانب دیکھ کر مسکرائی پھر ہنس پڑی اور بولی۔

"مجھے منظور ہے۔"

"پھر میں تیار ہوں۔" میں نے معنی خیز انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آیئے' بلکہ ایسا کیجئے میں چلتی ہوں تھوڑی دیر کے بعد آپ ہمارے کمرے میں آجایئے ہم آپ کا انتظار کریں گے۔"

"اوکے۔ میں نے گردن ہلادی اور وہ باہر نکل گئی میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔ آفتاب کمال' کمال کا آدمی تھا' اس کا کوئی منصوبہ فیل ہوجائے میرے علم میں تو ایسی کوئی بات نہیں تھی۔ کچھ دیر کے انتظار کے بعد میں اپنے کمرے سے باہر نکل آیا اور کچھ دیر کے بعد میں مسٹر کارمن اینجلو کے دروازے پر دستک دے رہا تھا۔ کارمن اینجلو نے خود ہی دروازہ کھولا مسکراتے ہوئے میرا خیر مقدم کیا اور مجھ سے پرجوش مصافحہ کرتے ہوئے بولا۔

"اتفاق کی بات ہے کہ ہم لوگ پیدا ہی شاندار کارنامے سرانجام دینے کے لیے ہوئے ہیں۔ تم سے ملاقات ہوئی اور میں نے تمہارے بارے میں فیصلہ کرلیا اور میری بھتیجی نے تمہیں مجھ سے ملاقات پر آمادہ کرلیا۔ کیوں ہے نا دلچسپ بات؟" اس نے خود ہی قہقہہ لگایا اور میرے اندر آنے کے بعد دروازہ بند کردیا۔ لڑکی وہاں نہیں ہے لیکن اتفاقیہ طور پر ہم ان سے متعلق موجود تھی۔" کارمن اینجلو کہنے لگا۔

"بات یہ ہے مائی ڈیئر مسٹر ٹارا کہ تمہاری شخصیت اچانک ہی میرے لیے دلکشی کا باعث بن گئی ہے میرا خیال ہے کہ میں فیس ریڈنگ کا ماہر ہوں اور کچھ ایسے فنون آتے ہیں مجھے کہ انسان کو سمجھنے میں کوئی دقت نہ ہو۔ تمہارے چہرے کی ساخت تمہاری آنکھوں کی بناوٹ اور تمہاری شخصیت سے میں نے یہ اندازہ لگایا ہے کہ تم جو کوئی بھی ہو لیکن اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ تم اپنے مدمقابل پر فتح پانے کی قوت رکھتے ہو اور تمہارا ذہن لمحوں میں بہترین فیصلے کرتا ہے۔"

"اس کے لیے بے حد شکریہ کارمن اینجلو یہ آپ کا اپنا نظریہ ہے میں کیا کہہ سکتا ہوں۔"

"آؤ بیٹھو' کارمن اینجلو نے کہا اور پھر اپنی جیب میں رکھا ہوا پائپ نکال کر اس میں تمباکو بھرنے لگا۔ پائپ سلگانے کے بعد اس نے گاڑھا گاڑھا دھواں فضا میں اگلتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں چند لمحات کے لیے دیکھا ہے لیکن نجانے کیوں میرا دل کہتا ہے بلکہ یہ کہا جائے تو غلط نہیں ہوگا کہ میرا مشاہدہ کہتا ہے کہ تم میرے لیے کارآمد ثابت ہوگے۔ ڈیمل مجھے تمہارے بارے میں تھوڑی بہت تفصیل بتاچکی ہے میں جو کہنا چاہتا ہوں اسے سن لو۔۔۔ اور اس کے باوجود تمہیں حق حاصل ہوگا کہ تم میرا کام کرنے سے انکار کرسکتے ہو۔ ہاں اس سے پہلے میں تمہیں یہ بتادوں کہ میرے لیے جب کام کروگے تو دولت کا مسئلہ تمہارے لیے بالکل مسئلہ نہیں رہے گا۔ تم لاکھوں ڈالر خرچ کرسکتے ہو اس کی ذمے داری میں قبول کروں گا لیکن شرط یہی ہے کہ ہمارے اور تمہارے مقاصد مشترک ہوں گے۔ ہدایات میں دوں گا عمل تم کروگے۔"

"ممکن ہے میرے اور آپ کے درمیان بات بن جائے بلکہ اگر میں آپ سے یہ الفاظ کہوں تو آپ ان پر یقین کرلیں کہ مس ڈیمل مجھے اس کام کے لیے پہلے ہی آمادہ کرچکی ہیں۔"

کارمن اینجلو نے فاتحانہ نگاہوں سے ڈیمل کو دیکھا وہ بھی مسکرادی پھر کارمن اینجلو نے کہا۔

"اب میں تمہیں تفصیل سے بتاتا ہوں۔ بیوت آئے ہوئے مجھے زیادہ دن نہیں گزرے ہیں یہاں کچھ ایسے معاملات مجھے پیش آگئے تھے جن کا تعلق بظاہر ہم سے نہیں ہے لیکن اتفاقیہ طور پر ہم ان سے متعلق

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ہوگئے ہیں۔ میں تمہیں فلسطین اور اسرائیل کے درمیان ہونے والی چپقلش کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں۔ بیروت میں قیام کے دوران تمہیں اس کے بارے میں معلومات ہو ہی گئی ہوں گی اور پھر بیروت ہی کیا ساری دنیا اس وقت اس مسئلے کے بارے میں اچھی طرح جانتی ہے میرا معاملہ یہ ہے کہ بڑے بڑے جنگ باز ممالک جنگی کارروائیاں کرتے رہتے ہیں لیکن ایسے چھوٹے چھوٹے لوگ بھی ہوتے ہیں جو ان ملکوں کے مقابلے میں کچھ نہیں ہوتے لیکن ذاتی طور پر انہیں بھی فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ میرا مسئلہ چھ ایسے آدمیوں سے چل رہا ہے جو اس معاملے میں پڑ کر اتنی دولت کما چکے ہیں کہ تم تصور بھی نہیں کرسکتے۔ میں یہ کہنے میں کوئی عار نہیں محسوس کرتا کہ کچھ عرصے قبل میں ایسے دو بڑے آدمیوں کے لیے ایک درمیانی چیز تھا۔ یعنی میں ان کے لیے ہی کام کرتا رہا ہوں بلکہ یوں سمجھو کہ وہ ایک طویل عرصے تک میرے ذریعے اپنے مقاصد حاصل کرتے رہے ہیں لیکن جب میں نے ان سے اپنے حقوق طلب کیے تو انہوں نے میری پذیرائی نہیں کی بلکہ ایک طرح سے میری توہین کی۔ بس اسی وقت سے میرے دل میں انتقام کی آگ سلگ رہی ہے اور میں کچھ لوگوں سے بدلہ لینا چاہتا ہوں اس کے لیے میں نے ایک طویل منصوبہ بنایا ہے اور کوشش کررہا ہوں کہ اس پر کامیابی حاصل ہو اور اس کے لیے مجھے کسی ایسے دست راست کی ضرورت ہے جو ذہین اور باعمل ہو' سمجھ رہے ہو نا۔ میں نے تمہیں اس کام کے لیے منتخب کیا ہے۔"

میں نے گہری نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"بہرحال میں کوشش کروں گا کہ آپ کی توقعات پر پورا اتروں۔ کون لوگ ہیں وہ۔"

"ان میں دنیا کے دو ملکوں کے بہت بڑے سرمایہ دار ہیں۔ میں صرف تمہیں ان کے نام بتا سکتا ہوں۔ ایک کا نام ہے جیمس کارٹر اور دوسرا لوئیس مارشیلی ہے یہ دونوں اسرائیل کو دنیا بھر سے خفیہ ہتھیار' خفیہ نقشے اور ایسی اشیاء فراہم کررہے ہیں جو عربوں کی قوت توڑنے کے لیے استعمال کی جاسکتی ہیں۔ دنیا بھر کے یہودی سرمایہ دار ان سے رابطہ رکھتے ہیں اور وہ کام جو بڑے بڑے ممالک سیاسی وجوہات کی بناء پر نہیں کرسکتے' یہ دونوں شاطر خفیہ طور پر سرانجام دے رہے ہیں۔ وہ اسرائیل کو ایک خطرناک قوت بنانے کے لیے ہر طرح کی امداد فراہم کررہے ہیں اور اس کے ذریعے وہ یہودیوں سے اتنی دولت کما چکے ہیں کہ اب ان کا شمار دنیا کے دولت مند ترین لوگوں میں کیا جاسکتا ہے۔ میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ ان کے لیے میں بہت سے کام کرچکا ہوں لیکن مجھے ان کاموں کا معقول حصہ نہیں مل سکا۔ اب میں یہ حصہ حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ بہت بڑا کام ہے یہ ڈیرلا مل سناٹرا۔ اتنا بڑا کہ شاید تمہارے تصور میں بھی نہ آسکے لیکن اتنا میں تمہیں بتائے دیتا ہوں کہ ہمیں اس میں بالآخر کامیابی حاصل ہوگی ہم ان دونوں کو راستے سے ہٹا کر یہ بہت بڑا کام اپنے ہاتھ میں لے سکتے ہیں اور اس کے بعد وہ اسرائیلی مقاصد جو وہ دونوں پورے کررہے ہیں' ہم پورے کریں گے اور ہم بھی اتنے ہی دولت مند ہوں گے۔ ابھی اس کام کے لیے ہمارے پاس وسیع میدان پڑا ہوا ہے۔ اسرائیل کتنی ہی بڑی قوت کیوں نہ بن جائے عربوں نے اسے بلکہ اسے ہی کیا اس کے پس پردہ اپنے مریضوں کو ناکوں چنے چبوا دیئے ہیں اور عربوں کی قوت کو ہر جگہ محسوس کیا جاتا رہا ہے۔ اصل میں وہ بڑے بڑے ممالک اس بات کے لیے کوشاں ہیں کہ دنیا بھر کے مسلمانوں میں جن میں عرب بھی شامل ہیں آپس میں مضبوط اتحاد نہ ہونے پائے' اسرائیل کو ہر طرح کی جنگی امداد حاصل ہوچکی ہے اور اس نے اپنے اسلحے کے ڈپو منہ تک بھر لیے ہیں لیکن بہت بڑا مسئلہ اب بھی باقی ہے' یعنی یہ کہ مسلمانوں کا آپس کا اتحاد بالکل ٹوٹ نہیں سکا مذہبی بنیاد پر وہ مسلسل ایک دوسرے سے منسلک ہیں حالانکہ بہت بڑے کام آج تک نہیں کرپائے لیکن پھر بھی اس بات کی گنجائش ہے کہ کسی بھی لمحے وہ پھر سے یکجا ہوجائیں اور یہ ایک بہت بڑا سچ ہے کہ اگر مسلم طاقت اسی دور میں واپس چلی گئی جو اس کا ابتدائی دور تھا تو شاید دنیا کے مختلف ممالک کو بہت بڑے المیے سے دوچار ہونا پڑے اگر تمہیں سیاست سے تھوڑی بہت بھی دلچسپی ہے تو تم یہ بات جانتے ہوں گے کہ دنیا کے بے شمار ممالک بنیادی طور پر اس سلسلے میں کام کررہے ہیں' ہمارے پاس یہ فیلڈ خالی ہے' پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم جیمس کارٹر اور لوئس مارشیلی سے دو دو ہاتھ کرکے انہیں اپنے راستے سے ہٹادیں اور اس کے بعد ہم اپنی فیلڈ میں کام شروع کردیں' اگر اسرائیل کو اسلحے کی ضرورت بھی نہیں ہے تب بھی یہ شعبہ بالکل خالی ہے اور ہم اس پر کام کرکے وہ سب کچھ حاصل کرسکتے ہیں جو جیمس کارٹر اور لوئیس مارشیلی نے حاصل کیا ہے۔"

میرے رگ و پے میں بجلیاں سی دوڑ گئیں اور میں ایک عجیب سی کیفیت سے دوچار ہوگیا' ملکی اور ملی جذبے کے تحت اس سے پہلے بھی میں نے بہت سے کام کیے تھے اور اس کے بعد سے اب تک مظلوم فلسطینیوں کے لیے جو کچھ بھی کیا تھا اس میں میری ذاتی کیفیتیں بھی شامل تھیں لیکن بہرطور کچھ ایسے جذبے بھی تھے جو ان مظلوموں کے لیے تھے لیکن یہ کام بھی مجھے براہ راست جذبوں کی جانب لے جارہا تھا بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ میرے ہم مذہبوں کے خلاف ایک ایسا منصوبہ پایہ تکمیل تک پہنچنے کے لیے بے قرار ہو مجھے اس کے خلاف کام کرنے کا موقع ملے اور میں اس سے گریز کروں۔ میں چند لمحات خاموش رہا تو کارمن اینجلو نے کہا۔

"کیوں کیا بات ہے' کیا تم اس میں کچھ تردد محسوس کررہے ہو؟"

"قطعی نہیں مسٹر کارمن بھلا اتنا شاندار منصوبہ اور میں اس سے گریز کروں سوال ہی نہیں پیدا ہوتا ہوں۔"

"بہت جلد میں ایک اہم کام تمہارے سپرد کرنے والا ہوں ایسے میری خواہش ہے کہ ہم ایک ایسے منصوبے پر عمل کریں جس سے ہماری رسائی جیمس کارٹر اور لوئس مارشیلی تک براہ راست ہوجائے اور اس کے بعد یہ کام بڑی خوش اسلوبی سے شروع کیا جاسکتا ہے اور میں تمہیں اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ تمہیں خود تردد کی ضرورت نہیں یہ میرا کام ہے کہ میں تمہیں کس طرح ان دونوں کے راستے پر ڈالتا ہوں' میں جیسا کہ تمہیں بتاچکا ہوں کہ تنہا نہیں ہوں تمہارے ساتھ بہت سے لوگوں کو مصروف کردیا جائے گا تمہیں ہر طرح کا تحفظ بھی دیا جائے گا' میرے بے شمار ساتھی تمہارے ساتھ تعاون کریں گے' ذاتی طور پر میں تمہیں یہ بتادوں کہ یہ کام مکمل کرکے تم اپنے آپ کو ایک ایسی منزل پر پہنچالوگے جس تک پہنچنے کا تصور خود تمہارے ذہن میں نہیں ہوگا۔"

ڈیمل اینجلو اس تمام گفتگو کے درمیان خاموشی سے مسکراتی رہی تھی کارمن اینجلو نے ہم دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"اور تمہیں یہ سن کر مسرت ہوگی کہ ڈیمل جس قدر خوب صورت ہے اس قدر معصوم اور شگفتہ نظر آتی ہے وہ اس کی شخصیت کا ایک پہلو ہے دوسرا پہلو یہ ہے کہ وہ میری دست راست ہے اور ان تمام معاملات میں برابر کی شریک' تم رفتہ رفتہ ہی ہمارے بارے میں مناسب اندازہ لگاسکتے ہو' ڈیمل اس سلسلے میں جگہ جگہ تمہاری معاون رہے گی۔"

"یہ واقعی ایک دلچسپ بات ہے۔" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب تم اگر چاہو تو اپنے طور پر آرام کرسکتے ہو' بہت جلد میں تمہیں اپنے ساتھی کی حیثیت سے مصروف عمل کردوں گا۔"

پھر میں واپس اپنے کمرے میں آگیا تھا لیکن بے شمار سوچیں ذہن میں سجائے ہوئے' آفتاب کمال کو میں اس سلسلے میں لاعلم نہیں رکھنا چاہتا تھا' ظاہر ہے اس نے مجھے یہ منصوبہ سمجھے بتایا تھا اور آفتاب کمال بظاہر جو کچھ بھی ہو لیکن اگر میں اپنے اندر کی گہرائیوں کا جائزہ لیتا تو درحقیقت اس سے مرعوب ہوجاتا تھا کیونکہ میں تو ایک لاابالی' نیلے رنگ کا رسیا' کھلنڈرا نوجوان تھا' میری زندگی میں بھلا سنجیدگی کا کیا دخل' یہ بھی آفتاب کمال ہی کا کمال تھا کہ اس نے مجھے باکمال بنادیا تھا ہر مسئلے میں تو وہ میرا رہنما ہوتا تھا اور وہ کرجاتا تھا جس کے بارے میں میں صرف سوچتا ہی رہ جاتا تھا اب ریڈمین کے مسئلے میں اس نے جس ذہانت اور اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کیا تھا اس نے حکومت اسرائیل کو ہلا کر رکھ دیا تھا' گولڈا میئر اور ایل سپڈنا ایک بار پھر میرے ذہن میں آگئی اس عورت کا کوئی مستقل حل ہونا چاہیے یہ تو میرے لیے زیڈ سے بھی زیادہ خطرناک ثابت ہوسکتی ہے' بہرحال فی الحال اس سے دور رہنے کے لیے ہی کوشش کی تھی لیکن اب اسے کیا کیا جائے کہ یہ معاملات پھر اسی تک پہنچ گئے تھے' میں اس سے ہر قیمت پر دور رہنا چاہتا تھا لیکن تقدیر مجھے گھسیٹ گھسیٹ کر اس کے راستے پر ڈال رہی تھی اس بات کا شاید آفتاب کمال کو بھی علم نہ ہو کہ گھوم پھر کر بات وہیں تک آجائے گی' جب میں نے اسے ساری صورت حال بتائی تو وہ خود بھی دنگ رہ گیا اور دیر تک سوچ میں ڈوبا رہا پھر ایک گہری سانس لے کر مسکرا اٹھا ہوا۔

"میں سمجھتا ہوں قدرت کی طرف سے یہ بھی ہمارے لیے ایک اعزاز ہے جہانگیر جمال شاہ صاحب' تقدیر ہمیں ایسے نیک کاموں کے موقع عطا کرتی ہے تو ہم اس سے کیسے گریز کرسکتے ہیں' ویسے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ معاملہ ابھی انتہائی الجھا ہوا ہے' یہودی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

شیطان نجانے کون کون سے منصوبوں پر عمل پیرا ہیں اس کی مکمل تفصیلات تو شاید خود اسرائیل کے کسی بڑے سے بڑے شخص کو بھی معلوم نہ ہو لیکن اس شخص نے جو کچھ کہا ہے وہ واقعی میری توقع کے بالکل خلاف ہے جن دو ناموں کا اس نے تذکرہ کیا ہے میں ان کے بارے میں تھوڑی بہت تفصیلات جانتا ہوں اور آپ کو یقیناً" میری فراہم کردہ تفصیلات سے فائدہ ہوگا' یہ معاملہ خاصا سنگین ثابت ہوگا۔ بہرحال ہمیں اپنے لیے راستے تلاش کرنے ہی ہیں۔"

"تو پھر میں اس سلسلے میں مصروف ہوا جاتا ہوں۔"

"صرف آپ؟"

"ہاں' کیوں؟"

"آفتاب کمال بھلا کبھی آپ سے دور رہا ہے۔"

"دراصل آفتاب کمال میں یہ چاہتا ہوں کہ تم اپنی اس حیثیت کو ہر قیمت پر برقرار رکھو تمہیں اس کا اندازہ ہوگا کہ میرے لیے تمہارے یہاں مضبوط قدم کتنی اہمیت کے حامل ہیں' میں یہ چاہتا ہوں کہ تم اپنے آپ کو مستحکم رکھو۔"

"چیف سب کچھ تقدیر کے کھیل ہوتے ہیں ہمیں اس کے لیے پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے؟"

"پھر بھی۔"

"میں جانتا ہوں' میرا کام آپ مجھ پر چھوڑ دیں۔"

"ٹھیک ہے بہت سے ایسے معاملات ہیں جن میں تم مجھ پر فوقیت حاصل کر چکے ہو چنانچہ میں تمہیں احکامات نہیں دے سکتا۔"

"یہ کیا بات کی آپ نے چیف' آپ کے احکامات میرے لیے ہمیشہ مشعل راہ ہوتے ہیں' ہاں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ آپ سے ہر طرح تعاون کروں گا اور اگر کسی بھی جگہ آپ یہ محسوس کریں کہ آپ کا سوچا ہوا زیادہ درست ہے تو میں آپ کی ہدایت پر عمل بھی کروں گا۔"

بہرحال میں نے اپنا قیام کاموس ہی میں رکھا' اس دوران نہ تو ڈیمل سے کوئی ملاقات ہوئی اور نہ ہی مسٹر کارمن اینجلو سے' بعد میں کارمن اینجلو نے میرے اس قدم کو سراہا تھا' اس نے کہا۔

"ایک ذہین آدمی کو یہی کرنا چاہیے' ہم لوگوں کو خود بہت زیادہ ایک دوسرے کے قریب نہیں رہنا چاہیے کیونکہ اس طرح ہم دوسروں کی نگاہوں میں آسکتے ہیں' بہرحال تیاریاں مکمل ہو گئی ہیں اور اب ہم سفر کے لیے تیار ہیں۔"

"ہم؟"

"ہاں' میں بھی تمہارے ساتھ ہی چلوں گا' ہمیں ایک ایسے ملک پہنچنا ہے جو یہاں سے زیادہ فاصلے پر نہیں ہے لیکن وہاں ایک اہم کام ہونے والا ہے' لوئس مارشیلی ایک میٹنگ میں شریک ہو رہا ہے جس میں ایک بہت بڑے سودے کاری ہونے والی ہے۔"

"کیا اس کے بارے میں مجھے تفصیلات نہیں بتائی جائیں گی؟"

"بس تھوڑا سا وقت اور اس کے بعد میں تمہیں تفصیل بتا دوں گا' اس وقت تک ہم یہاں سے روانگی کی تیاریاں بھی مکمل کر لیں گے۔"

میں نے خاموشی اختیار کر لی' البتہ اس دوران میں نے فضا جیبی یا تنظیم آزادی فلسطین کے کسی بھی شخص سے کوئی ملاقات نہیں کی تھی کیونکہ میں جانتا تھا کہ اہل سیڈنا اپنی شیطانی قوتوں کے سہارے انہی راستوں کا خیال خاص طور سے رکھتی ہوگی' اگر میں فلسطینیوں کے قریب پایا گیا تو وہ مجھے تلاش کرنے میں مشکل نہ محسوس کرے گی اور اگر میں اسی طرح روپوش رہوں تو ہو سکتا ہے اس کی نگاہوں سے محفوظ رہوں' ویسے یہ اندازہ تو مجھے ہو گیا تھا کہ وہ کوئی ایسی مافوق الفطرت قوتوں کی حامل نہیں ہے' ہاں اس نے یقینی طور پر سائنسی ذرائع سے ایسی قوتیں حاصل کر لی ہیں کہ وہ خود کو مافوق الفطرت ظاہر کر دے ڈیمل اینجلو نے بالآخر مجھے بتایا کہ ہماری منزل سوئیڈن ہے اور ہمیں اسٹاک ہوم پہنچنا ہے۔ میں نے نہایت خاموشی سے اس سفر کا آغاز کیا۔

ہم بالآخر اسٹاک ہوم چل پڑے' اسٹاک ہوم میں ہمارا قیام ایک درمیانے درجے کے ہوٹل میں تھا اور یہاں پہنچنے کے بعد کارمن اینجلو نے مجھ سے دوری مناسب نہیں سمجھی تھی' ہم نے ہوٹل میں ساتھ ساتھ ہی کمرے حاصل کیے تھے اور قریب قریب رہ رہے تھے۔ ڈیمل اینجلو اب مجھ سے بہت زیادہ بے تکلف ہو گئی تھی' یہاں پہنچنے کے بعد کارمن اینجلو نے پہلا کام میرے سپرد کیا' اس نے میرے ساتھ چائے پیتے ہوئے کہا۔

"جس شخص کو ہم نے قتل کرنا ہے اس کا نام ہیزل آرک ہے وہ بظاہر ایک کاروباری شخص ہے لیکن درپردہ اس کا تعلق لوئس مارشیلی سے ہے اور وہ لوئس مارشیلی کے کاروباری امور کی نگرانی کرتا ہے' اس کام کی مکمل ذمے داری ڈیمل اینجلو کے سپرد کی گئی ہے یعنی وہ اسے سپروائز کرے گی' تمہیں صرف اس کی نگرانی کرنی ہے کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ تم باقاعدہ منظر عام پر آؤ اور اس کی کچھ خاص وجوہات ہیں۔"

"اوکے مسٹر اینجلو میں آپ کی ہدایت کے مطابق کام کروں گا۔"

ڈیمل اینجلو کو کھل کر موقع مل گیا تھا کہ وہ میرے ساتھ منسلک ہو جائے اور اب ہمیں کارمن اینجلو سے دور ہو جانا تھا' کارمن اینجلو نے اس بات کی اجازت دے دی تھی کہ ہم اپنے لیے کوئی الگ جگہ منتخب کر لیں اور سوئیڈن جیسے گھنے ملک میں جہاں زندگی بہت مصروف لیکن حسین تھی ہم نے ایک اور ہوٹل میں اپنے لیے کمرا حاصل کر لیا' ہوٹل میں پہنچ کر میں نے یہی کہا تھا کہ دو کمرے حاصل کر لیے جائیں' اس بات پر ڈیمل اینجلو نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"وہ کیوں؟"

"آپ کو میرے ساتھ رہ کر تکلیف ہوگی مس اینجلو۔" جواب میں اس نے قہقہہ لگایا اور کہنے لگی۔

"نہیں اب میں تکلیف کی منزل سے گزر چکی ہوں۔" میں اس کے ان بے باکانہ الفاظ پر حیران رہ گیا تھا' اب تک وہ اپنے آپ کو جس طرح لیے دیے رہی تھی اس سے میں نے یہ اندازہ لگایا تھا کہ کارمن اینجلو کی بھتیجی ہونے کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو سپر چیز سمجھتی ہے لیکن اب اس نے جس بے تکلفی کا اظہار کیا تھا اس سے اس کی اصل شخصیت کا پردہ ہٹ گیا تھا' کمرے میں داخل ہونے کے بعد اس نے ایک آرام کرسی پر دراز ہوتے ہوئے کہا۔

"زندگی کتنی قیمتی ہے اور جب کبھی اس زندگی میں کچھ آسائشیں فراہم ہوتی ہیں تو یہ کس قدر خوب صورت لگنے لگتی ہے؟"

"یہ آپ کہہ رہی ہیں مس اینجلو؟"

"ہاں کیوں؟"

"آپ تو زندگی میں ہر آسائش اپنے قدموں میں رکھتی ہیں' آپ کو زندگی کی مشکلات کا کیا اندازہ؟"

"یہ صرف تمہارا خیال ہے ڈیئر لا کل ورنہ ایسی کوئی بات نہیں ہے بلکہ بعض ذمے داریاں تو ہمیں ہم لوگوں سے اتنا بیست کر دیتی ہیں کہ ہم اپنے آپ پر ہی رحم کھانے لگتے ہیں' بہرحال چھوڑو ان باتوں کو ہمارے پاس بیس گھنٹے ہمارے اپنے لیے ہیں اس کے بعد ہمارے کام کا آغاز ہوگا۔"

"ٹھیک ہے۔" میں نے جواب دیا اور ڈیمل اینجلو نے یہ ظاہر کر دیا کہ وہ ایک خوش مزاج اور صحیح معنوں میں زندگی سے لطف حاصل کرنے والی لڑکی ہے' میں نیا نیا پچھی اسے ملا تھا اسٹاک ہوم کے حسین ترین علاقوں میں ہم نے سیر و سیاحت کی اس طرح تفریحات کیں کہ بہت عرصے کے بعد مجھے زندگی کا لطف آگیا اور پھر بیس گھنٹے میں سے کچھ گھنٹے ڈیمل کی رفاقت کے بھی میسر ہوئے اور بہت عرصے کے بعد میں نے اپنے آپ کو ذہنی طور پر بے حد شگفتہ محسوس کیا' وہ حواس پر چھا جانے والی لڑکی تھی اور اس کے اندر بے پناہ کشش اور صلاحیتیں تھیں لیکن صبح کو ناشتے کے بعد وہ اس طرح سپاٹ اور سادہ ہو گئی جیسے اس کی شخصیت ہی گم ہو گئی ہو' اس نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہر چند کہ یہ کام ہمیں اپنے ہاتھوں سے سرانجام نہیں دینا لیکن جیسا کہ تمہارے سامنے مسٹر کارمن اینجلو نے کہا مجھے اس کی سپروژن کرنی ہے۔"

"یقیناً" مس ڈیمل۔"

"اور کیونکہ تمہیں اس میں ایک نمایاں کام سرانجام دینا ہے اس لیے خصوصاً" تم میرے ساتھ رہو گے۔"

"مس ڈیمل کیا یہ ممکن نہیں ہو سکتا کہ آپ مجھے اس کام سے آگاہ کر دیں تاکہ میں ذہنی طور پر اپنے آپ کو تیار کر لوں۔"

"دوسرے لمحے میں تمہیں بتانے جا رہی تھی' ہیزل آرک جیسا کہ تمہیں پہلے بھی بتایا جا چکا ہے ایک کاروباری آدمی ہے لیکن لوئس مارشیلی سے اس کا براہ راست تعلق ہے اور جو میٹنگ لوئس مارشیلی کرنے جا رہا ہے اس میں ہیزل آرک بھی شریک ہوگا لیکن حقیقت یہ ہے مائی ڈیئر لا کل سناٹرا کہ ہیزل آرک اس میٹنگ میں شریک نہیں ہوگا بلکہ اس کی جگہ تمہیں لینی ہے۔"

میرے بدن میں سنسنی سی دوڑ گئی میں نے کہا۔ "کیا

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

یہ سب کچھ آسان ہوگا۔"

"بالکل نہیں لیکن تمہاری اس میں شمولیت کا مقصد یہی ہے کہ اس مشکل کام کو آسان بنایا جائے' میں تمہیں اپنے طور پر جس قدر بریف کر سکتی ہوں کر دوں گی اور اس کے بعد سب کچھ تمہاری صلاحیتوں پر مشتمل ہوگا کیونکہ ہر قیمت پر تمہیں اس میٹنگ میں ہیزل آرک کی حیثیت سے شرکت کرنی ہے تاکہ ہمیں اس کی تمام تفصیلات معلوم ہو سکیں۔"

"چہرے پر میک اپ کیا جائے گا؟"

"سوفیصدی۔"

"میک اپ کون کرے گا؟"

"میں۔"

"ہوں' ٹھیک ہے میرا خیال ہے میں اس کام کو بخوشی سرانجام دے لوں گا۔"

دل میں یہ احساس تو بے شک پیدا ہوا تھا کہ میک اپ زدہ چہرے پر میک اپ کرتے ہوئے کہیں ڈیمل اینجلو کو مجھ پر شبہ نہ ہو جائے لیکن آفتاب کمال کا کمال بھی میرے چہرے پر موجود تھا اور امکان اس بات کے تھے کہ پہلے کیے ہوئے میک اپ کی شناخت نہ ہو پائے گی' بہرحال اب یہ خطرہ تو مول لینا تھا اور اس کے بعد وہ عجیب و غریب منصوبہ زیر عمل آیا جس کے لیے ہمیں سوئیڈن پہنچنا پڑا تھا۔ ہیزل آرک کا دفتر ایک سات منزلہ عمارت کی پانچویں منزل پر واقع تھا' دفتر میں بہت سے ملازم تھے۔ میں اور ڈیمل اینجلو کاروباری لوگوں کی حیثیت سے ہیزل آرک سے ملے اور ہم نے ایک ایسا سودا اس کے سامنے پیش کیا جو اس کی دلچسپی کا باعث ہو سکتا تھا' سرخ و سفید چہرے والے اس شخص نے ہمارے اس کیس کو دلچسپی سے سنا اور اس سلسلے میں ہم سے بہت دیر تک گفتگو کرتا رہا' اس کے بعد اس نے ہمیں اپنے پرسنل سیکریٹری کے پاس بھیج دیا اور بقیہ گفتگو اس پرسنل سیکریٹری سے ہوئی تھی لیکن اس دوران میرے سپرد جو ذمے داری کی گئی تھی وہ یہ تھی کہ میں ہیزل آرک کا مکمل جائزہ لے لوں اس کا طرز گفتگو' اس کی مخصوص عادتیں ان تمام چیزوں کو ذہن نشین کر لوں میں نے اپنے طور پر جس حد تک ممکن ہو سکتا تھا وہ کر ڈالا تھا' ہیزل آرک کے بارے میں تھوڑی سی تفصیلات دوران گفتگو معلوم ہو گئی تھیں اور ہمیں یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ اس کے آج کے پروگرام کیا ہیں' چنانچہ اب یہاں سے واپسی کے بعد اس کے لیے انتظامات کرنا تھے' کارمن اینجلو اس جگہ خود موجود تھا جہاں ہیزل آرک کے بارے میں مجھے مزید تفصیلات فراہم کی جانی تھیں' اس نے مسکراتے ہوئے مجھ سے کہا۔

"ضروری تھا کہ اس شخص کو زندہ حالت میں تم ایک بار دیکھ لیتے کیونکہ بہرطور تمہیں اتنے بڑے بڑے لوگوں کے سامنے اس کا کردار ادا کرنا ہے جو معمولی شخصیت کے حامل نہیں ہیں چنانچہ اب چونکہ ہمارے پاس بہت زیادہ وقت نہیں ہے اور جیسا کہ ڈیمل اینجلو کا کہنا ہے کہ اس نے ہیزل آرک کے بارے میں آج کی تمام معلومات حاصل کر لی ہیں' چنانچہ آج ہی یہ کام شروع ہو جائے گا۔"

ہیزل آرک کے بارے میں مجھے چند فلمیں دکھائی گئیں' جن میں جیمس کارٹر اور لوئس مارشیلی وغیرہ بھی موجود تھے اس کے علاوہ اس میٹنگ میں جتنے لوگ شریک ہوئے تھے ان کی تصاویر بھی مکمل تفصیلات کے ساتھ فلم میں موجود تھیں اور میرا کام یہ تھا کہ میں ہر شخص کو اچھی طرح ذہن نشین کروں اس عظیم الشان میٹنگ میں میری اپنی شرکت کا مقصد بھی مجھے بتا دیا گیا اور یہ سن کر مجھے کافی دلچسپی محسوس ہوئی کہ میں ہیزل آرک کی حیثیت سے لوئس مارشیلی کا انتہائی قریبی دوست اور مشیر تھا اور اس کے بہت سے معاملات کا تحفظ کیا کرتا تھا' بہرحال یہ تمام تفصیلات معلوم کرنے کے بعد میں نے خود کو کافی حد تک مطمئن محسوس کیا کہ میں اس کام کو آسانی سے کر سکتا ہوں اور اس کے بعد آخری آئٹم ہیزل آرک کا میک اپ تھا اور اس کے لیے کارمن اینجلو نے ایک ماہر کا بندوبست کیا تھا میرے چہرے پر میک اپ کر دیا گیا اور مجھے ڈیمل اینجلو کے سپرد کر دیا گیا۔ ڈیمل اینجلو نے سارا پروگرام مجھے بتا دیا تھا' ہیزل آرک کی آج کی مصروفیات بہت زیادہ تھیں' سب سے پہلے ہمارے ایک آدمی کو اس کے ڈرائیور کی جگہ لینی تھی۔ چنانچہ اس وقت جب ایک خوب صورت پارک کے گوشے میں ہونے والی کسی اہم میٹنگ سے فراغت حاصل کر کے ہیزل آرک اپنی کار میں آکر بیٹھا تو ہمارا آدمی اس کے ڈرائیور کی حیثیت

سے کار میں موجود تھا' کار چل پڑی' ڈیمل اینجلو میرے ساتھ دوسری کار میں اس کار کے پیچھے تھی اور پھر سنسان جگہ جو ہیزل آرک کے قتل کے لیے منتخب کی گئی تھی' با آسانی اس کی قتل گاہ بن گئی' ڈیمل اینجلو نے خود اپنے ہاتھ سے اس کے بدن میں گولیاں اتاری تھیں اس کے بعد مجھے خدا حافظ کہا تھا' ہیزل آرک کی لاش اس کار میں منتقل کر دی گئی تھی جسے ڈیمل اینجلو ڈرائیو کر رہی تھی' یہاں سے مجھے ہیزل آرک کی کار میں بیٹھ کر اس کی رہائش گاہ کی جانب جانا تھا اور یہی شخص جو اس کے ڈرائیور کا روپ دھارے ہوئے تھا مجھے اس رہائش گاہ تک پہنچانے کا ذمے دار تھا اور اس کے بعد اسے روپوش ہو جانا تھا' چنانچہ تمام کام بڑی خوش اسلوبی سے سرانجام دیا گیا اور میں ہیزل آرک کی حیثیت سے اس کی رہائش گاہ پر پہنچ گیا۔

یہاں میری ملاقات مختلف لوگوں سے ہوئی لیکن ان کے بارے میں مجھے پہلے سے بتا دیا گیا تھا اور یہ بھی علم ہو چکا تھا مجھے کہ ان کا ہیزل آرک سے کیا کیا تعلق ہے' بہرطور اپنے طور پر میں یہ سوچ رہا تھا کہ کمبخت کارمن اینجلو بھی شیطان صفت ہے' سب سے زیادہ حیرانی مجھے ان خاتون پر ہوئی تھی جن کا نام ڈیمل اینجلو تھا' اس وقت سے اب تک نہایت سادہ لوح اور معصوم نظر آتی رہی تھیں چہرے پر شرم و حیا کے تاثرات بھی ہوتے تھے لیکن وہ سادگی بھی ہوتی تھی لیکن کسی شخص کو قتل کرنے میں انہوں نے جس مہارت کا اور صفائی کا ثبوت دیا تھا اس پر حیرت ہوتی تھی بلکہ حیرت تو مجھے اس بات پر ہوتی تھی کہ وہاں جب کارمن اینجلو پر ان لوگوں نے حملہ کیا تھا تو یہ دونوں بھگدڑ مچتے ہوئے چوہے کیوں بن گئے تھے لیکن اس بات کے بھی امکانات تھے کہ وہ اپنی شخصیت کو منظر عام پر نہ لانا چاہتے ہوں ورنہ درپردہ وہ جو کچھ تھے اب اس کا صحیح طور پر اندازہ ہو رہا تھا ایک مشکل شخصیت ہیزل آرک کی سیکریٹری تھی جو معمر عورت تھی لیکن ہیزل آرک کے لیے اس کے انداز میں جو کیفیت پائی جاتی تھی وہ بڑی مہربان قسم کی تھی' ویسے ایسی بوڑھی سیکریٹری مجھے بڑی ناگوار محسوس ہوئی۔ اس نے میرے آئندہ چوبیس گھنٹوں کے پروگرام بتائے اور آخر میں کہنے لگی۔

"سوری آرک میں تمہارے ساتھ نہیں جا سکوں گی کیونکہ مجھے کچھ اور ایسے کام ہیں جو سرانجام دینے ہیں۔"

"ٹھیک ہے میڈم۔" میں نے کہا۔ میں اسے میڈم ہی کہتا تھا میرا مطلب ہے ہیزل آرک اور یہ بات بھی مجھے بتا دی گئی تھی' بہرحال میں اس وقت انتہائی کوشش کر رہا تھا کہ ہیزل آرک کا کردار صحیح طور پر انجام دے سکوں اور اپنی شخصیت کو مکمل طور پر نظر انداز کر دوں تاکہ ان خطرناک لوگوں کے درمیان جا کر اجنبیت کا احساس نہ ہو' اس سلسلے میں مجھے خاصی محنت کرنا پڑی تھی اور اندازہ اس بات سے ہوتا تھا کہ میں اپنی محنت میں کامیاب ہوں کہ ابھی تک کسی نے ایک بار بھی چونک کر مجھے نہیں دیکھا تھا۔ گویا میں اپنا کردار ٹھیک نباہ رہا تھا لیکن بہت مختصر وقت میں کسی اجنبی کردار کی تمام حرکات کو پک کرنا آسان کام نہیں تھا۔ ایک اور شخصیت سے ملاقات ہوئی یہ مسٹر ڈوک لوتھر تھے۔ مجھے ان کی آمد کی اطلاع ملی تھی۔ بوڑھے آدمی تھے۔ مجھے گھورتے ہوئے بولے۔

"میرا کام ہو گیا؟"

ابھی کچھ وقت لگ جائے گا۔"

"ٹھیک ہے اب تکلیف نہ کرنا اور آئندہ میں تم سے کہوں گا بھی نہیں۔" ناراض ہو کر چلے گئے اور میں نے دل میں خدا کا شکر ادا کیا۔ بہرحال رات ہو گئی۔ کوئی ساڑھے آٹھ بجے کا وقت تھا کہ میری معمر سکریٹری نے موبائل میرے حوالے کر دیا۔

"کون ہے؟" میں نے پوچھا۔

"وئی بارین۔" اس نے اس طرح جواب دیا جیسے میں وئی کو اچھی طرح جانتا ہوں۔"

"ہیلو۔" میں نے کہا۔

"مسٹر آرک۔؟"

"بول رہا ہوں۔"

"کیا آپ ڈنر لے چکے؟"

"دس بجے ڈنر لیتا ہوں میں۔"

"یہ اچھی بات ہے کیونکہ مسٹر ہارلے ڈنر کا پروگرام رکھا ہے۔"

"تفصیل؟" میں نے مختصراً کہا۔ کیونکہ میں جانتا تھا کہ آرک مختصر گفتگو کرتا تھا۔

"اب سے پندرہ منٹ کے اندر ہماری گاڑی پہنچ جائے گی۔ آپ تشریف لے آئیے۔"

"اوکے۔" میں نے کہا اور دوسری طرف سے فون بند ہو گیا۔ میں نے موبائل سکریٹری کے حوالے کرتے ہوئے کہا۔ "مجھے ڈنر پر جانا ہے میرا لباس تیار کر دو۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"ہمیں پہلے سے اس کے لیے نہیں کہا گیا تھا۔"

"بارٹلے نے نیا پروگرام یہ ہی بتایا ہے۔"

"اوکے۔" بوڑھی سکریٹری نے کہا اور چلی گئی۔ چودہ منٹ کے اندر میں تیار ہو کر باہر نکل آیا تھا۔ لیکن جس طرح میں نے وقت کی پابندی کی تھی اسی طرح اور بھی پابندی ہوئی تھی کیونکہ جیسے ہی میں باہر نکلا سیاہ رنگ کی لیموزین اندر داخل ہوئی اور مستعد ڈرائیور نیچے اتر آیا۔

سفر خاموشی سے طے ہوا۔ ایک خوب صورت عمارت کے وسیع لان کے قریب کار روکی گئی اور یہاں دو آدمیوں نے میرا استقبال کیا۔ "ہیلو مسٹر ہیزل آرک۔"

"ہیلو!" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آیئے....." مجھے لیے ہوئے ایک کمرے میں داخل ہو گئے جسے ایک نگاہ دیکھ کر کانفرنس روم نہیں کہا جا سکتا تھا بلکہ وہ ایک عام سا کمرا تھا۔ یہاں ایک قد آور عورت نے میرا استقبال کیا۔ میں جانتا تھا اس کا نام لینا پارک ہے یہ بھی ایک بزنس مین تھی اور آرک کے اچھے دوستوں میں شمار ہوتی تھی۔

"تمہاری صحت پہلے سے بہتر ہے ڈارلنگ۔" عورت نے میرے رخسار کا بوسہ لے کر کہا۔

"ہاں۔ تم کیسی ہو؟"

"خوش ہوں؟" عورت نے ہنس کر کہا۔

"کیوں؟"

"آج تمہارے انداز میں کچھ بے نکلفی پا رہی ہوں اور میں ہمیشہ اس کی خواہش مند رہی ہوں۔"

"اوہ۔" میں آہستہ سے ہنس دیا۔

"تم بلاوجہ خود کو دقا" ریزرو رکھتے ہو۔"

"بلاوجہ نہیں مسز پارک۔ یہی کچھ مشکلات ہیں۔"

"ہونہہ۔ خود ساختہ مشکلات۔"

"کیا کہہ سکتا ہوں۔"

"اپنے اندر تبدیلی لاؤ ورنہ یہ سنجیدگی تمہارے خوشنما چہرے کو متاثر کرے گی۔"

"کیا یہاں میرے اور تمہارے علاوہ اور کوئی نہیں ہے؟" میں نے سوال کیا۔

"اوہ نہیں۔ بہت سے آ چکے ہیں۔ اصل میں پہلے ڈنر کا پروگرام رکھا گیا ہے اس کے بعد میٹنگ ہوگی۔"

"یہ بہتر ہے۔" میں نے کہا۔ لینا پارک مجھ سے کچھ دیر باتیں کرتی رہی پھر ایک ملازم نے ڈنر کی اطلاع دی۔ ڈنر ٹیبل پر بہت سے افراد موجود تھے۔

دنیا بھر کے کئی ملکوں کے بڑے بزنس مین موجود تھے ایک بڑے پلانٹ کے سودے کی بات ہوئی جسے کئی ملکوں میں الگ الگ تیار کیا گیا تھا اور اسے خفیہ طور پر اسرائیل کے حوالے کرنا تھا۔ اسرائیل سے اس پلانٹ کا سودا ہو گیا تھا اور اسے تین سال کے اندر تیار کیا گیا تھا۔ اس پلانٹ کو ناروے کی ایک کمپنی نے ڈیزائن کیا تھا اور مشترکہ طور پر کئی ملکوں نے اسے پارٹس میں تیار کیا تھا۔ اب اسے مکمل طور پر جوڑ کر اسرائیل کے حوالے کیا جانا تھا۔

گفتگو میں طے پایا کہ اسے سوئیڈن میں اکٹھا کر لیا جائے یہاں سے اسے خلیج یوتھنیا پہنچایا جائے جہاں سے ڈنمارک کی ایک شپنگ کمپنی کے دو شپ اسے لے کر اسرائیل روانہ ہو جائیں۔ یہ پورا منصوبہ یہاں مختلف لوگوں سے مل کر طے ہوا تھا۔ اور اس سلسلے میں ہر امر پر غور ہوا تھا۔ بالآخر منصوبے کے مکمل کاغذات تیار ہو گئے اور سب نے ان پر دستخط کر دیئے پھر مبارک باد کا سلسلہ شروع ہوا اور آخر میں مہمان رخصت ہونے لگے۔

"آیئے مسٹر آرک" پھر میں ان کے ساتھ عمارت کے ایک اور کمرے میں جا بیٹھا۔ "مارشیلی نے کہا۔

"سنائیے مسز آرک۔ آپ کا کاروبار کیسا چل رہا ہے؟"

"ٹھیک مسٹر مارشیلی۔"

"میں دوسرے کاروبار کی بات کر رہا ہوں۔"

"اس میں بھی آپ کی عنایت ہے۔" میں نے نیاز مندی سے کہا لیکن دل میں ایک خوف سا بیدار ہو گیا تھا۔ اس دوسرے کاروبار کے بارے میں تو مجھے بھی کچھ نہیں معلوم تھا اور یقیناً" کارمن اینجلو کو بھی ورنہ وہ مجھے اس دوسرے کاروبار کے بارے میں کچھ ضرور بتاتا۔"

"خیر۔ یہ میٹنگ تم نے اٹینڈ کی؟"

"جی۔"

"جو حالات طے ہوئے ان پر غور کیا؟"

"میں نے انہیں صرف سنا ہے۔"

"غور نہیں کیا۔"

"ظاہر ہے مسٹر مارشیلی۔ اس کا مجھے ابھی موقع کہاں ملا ہے۔" میں نے جواب دیا۔

"سو فیصدی درست کہا آپ نے۔ واقعی اتنی جلدی کچھ غور نہیں کیا جا سکتا لیکن مائی ڈیئر ہیزل آرک۔ ہمارے ذہن میں اس بارے میں ایک طویل منصوبہ عمل

پذیر ہے۔"

"میں جان سکتا ہوں۔؟"

"تمہیں بتانا ہے ہیزل۔ اس لیے تمہیں روکا ہے۔ سیانوں کا کہنا ہے کہ دولت کمانے کا کوئی موقع ہاتھ آئے اسے گنوانا نہیں چاہیے۔"

"یقیناً۔" میں نے مسکرا کر کہا۔

"اور اس وقت ایک گولڈن چانس ہمارے پاس ہے۔ اب جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اسے غور سے سنو۔ یہ پلانٹ اسرائیل کے لیے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اس کے وسیع تر منصوبوں کے لیے نہایت کار آمد اور یہ بھی سمجھ لو کہ اس کی معیشت کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔"

"جی!" میں نے کہا۔

"دنیا بھر کے اسرائیلی سرمایہ کاروں نے اس پر کثیر سرمایہ خرچ کیا ہے۔"

"میں جانتا ہوں۔"

"دوسری قیمت پر اسے اسرائیل پہنچانا چاہتے ہیں۔"

"بیشک۔"

"لیکن اگر یہ اسرائیل نہ پہنچ سکے تو؟" لوئس مارشیلی نے شیطانی مسکراہٹ سے کہا اور میں نے چونک کر آنکھیں پھاڑ دیں۔

"میں سمجھا نہیں جناب۔"

"میرے دوست جیمس کارٹر سمجھائیں گے۔" مارشیلی نے کہا اور جیمس کارٹر میری طرف متوجہ ہو گیا۔

"حالانکہ یہ پلانٹ اسرائیل ضرور پہنچے گا لیکن بے شمار مشکل مراحل سے گزر کر۔ اصل میں اس پروگرام میں ایک خوبی ہے وہ یہ کہ اس پلانٹ کے مختلف حصے کئی ملکوں میں تیار ہوئے ہیں۔ حیرتناک طور پر تمام ممالک نے اس میں نہایت ایمانداری سے رازداری برتی ہے لیکن زمین پر فرشتے نہیں ہونے چاہیے۔ کیا کہتے ہیں؟"

"جی۔"

"ایک دو کو تو غدار ہونا چاہیے جو کسی دوسری طاقت کو اس کے بارے میں خبر دے اور دوسری طاقت اس پلانٹ کو غائب کر دے۔ آخر اتنے ملکوں کا معاملہ ہے۔"

"اوہ۔" میں نے آہستہ سے کہا۔

"سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ دوسری طاقت کون ہے؟ جانتے ہو وہ دوسری طاقت کونسی ہوگی۔"

"نہیں!" میں نے کہا۔

"ہم....." لوئس شیلی نے کہا اور میں نے حیرت سے منہ کھول دیا۔ دونوں شیطان قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"ہاں ہم..... کیا ہم دنیا کے کسی ملک سے کم طاقتور ہیں۔ اصولی طور پر ہم یہ کام نہیں کر سکتے کیونکہ جیسا کہ میں نے تم سے کہا کہ یہ پلانٹ بہرحال اسرائیل پہنچے گا لیکن ذرا توقف کے بعد۔ ہمارا پروگرام یہ ہے کہ دونوں شپ خلیج سے پروگرام کے مطابق چلیں لیکن راستے میں سے غائب ہو جائیں اور ہم بہت زیادہ پریشانی کا شکار ہو جائیں۔ اعلیٰ پیمانے پر تلاش کی جائے اور ہم انہیں حاصل کر لیں لیکن ایک بڑی قیمت کے عیوض اور یہ قیمت اسرائیلی سرمایہ کار ادا کریں گے اور اس کے تین حصے ہوں گے جن میں ایک مسٹر ہیزل آرک کا ہوگا۔"

میں سکتے کے عالم میں انہیں دیکھنے لگا۔ لوئس مارشیلی نے پہلو بدل کر کہا۔ "اس کے بعد آپ کو کچھ سمجھانے کی ضرورت نہیں رہ جاتی کیونکہ تمہاری دماغی صلاحیتوں پہ ہمیں اعتماد ہے مسٹر ہیزل آرک یہ بندوبست تمہیں کرنا ہے۔ یہ جملے ادا کر کے دونوں اپنی جگہ سے اٹھ گئے جس کا مقصد تھا کہ میں جا سکتا ہوں۔

میں اپنی رہائش گاہ پہنچ گیا۔ خوب رات ہو گئی تھی اس لیے کسی نے مجھے ڈسٹرب نہیں کیا اور میں اپنی خواب گاہ میں پہنچ گیا۔ اب مجھے بہت سے فیصلے کرنے تھے۔ بہت کچھ غور کرنا تھا۔ کیا اعلیٰ پیمانے کی سازش ہے اور اس سازش میں مجھے برابر کے حصے دار کی حیثیت سے شامل کیا گیا ہے۔ ظاہر ہے وہ لوگ یہ مسئلہ بتانے کے بعد مطمئن ہوں گے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہیزل آرک اس پائے کا آدمی ہے مگر کارمن اینجلو نے مجھ سے یہ نہیں کہا تھا۔ اب جا کر میں۔ کیا اینجلو کو اس بات سے آگاہ کروں یا اپنے طور پر اس معاملے کو دیکھوں لیکن اتنی بڑی ذمے داری تنہا نہیں لینی چاہیے اس کے علاوہ ابھی بہت سے معاملات تھے جن کے بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں تھا اور پھر کارمن اینجلو کو کھونا بھی نہیں چاہتا تھا کیونکہ فی الحال اس کا ساتھ غنیمت تھا چنانچہ دوسرے دن وہ معزز خاتون جن کے بدن میں لرزش تھیں اور جو بڑی مشکل سے مجھ تک پہنچی تھیں، مجھ سے ملیں انہوں نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

"معافی چاہتی ہوں ڈیئر آرک لیکن شاید تم مجھے بھول گئے کل میرا آدمی تم سے ملا تھا اور اس نے تم سے پوچھا

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

تھا کہ اس کا کام ہوا یا نہیں' تم نے اسے ٹال دیا اور وہ تم سے ناراض ہو کر چلا گیا اب میں نے لاکھ کوشش کی وہ دوبارہ تم تک پہنچے لیکن وہ تیار نہیں ہوا تو میں آگئی' بتاؤ میرا کام ہوا یا نہیں۔"

میں گھن چکر بن کر رہ گیا تھا' ان حضرات کو ٹال کر یہ سوچا تھا کہ چلو ایک بیکار مصیبت جو گلے میں پڑ رہی تھی ٹل گئی لیکن اب یہ مصیبت جہاں آگئی تھیں' میں نے انہیں غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"آخر آپ کے کام کی تفصیل کیا ہے' مجھے بتایئے تو سہی؟"

"میری جان کے ہزاریں حصے' کیا بتاؤں میں تمہیں' بہرحال یوں سمجھ لو کہ مبارک باد دینا ضروری تھا' ہم اطراف کا جائزہ لے رہے تھے کہ تمہارے اردگرد پرسکون ہیں یا نہیں' یہ سارے معاملات پرسکون ہیں اور کسی کی تم پر گہری نگاہ نہیں ہے' کہ ان لوگوں کے درمیان رہ کر اور اس میٹنگ میں شریک ہو کر تمہارے تجربات کیسے رہے؟"

میں شدت حیرت سے اچھل پڑا اور میں نے گہری نگاہوں سے اس عورت کو دیکھا کوئی بات سمجھ میں نہیں آئی تھی میں نے اس سے کہا۔

"یوں لگتا ہے جیسے عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ آپ کی عقل پر بھی کچھ اثر ہوا ہے' میڈم میں نے آپ سے جو کچھ پوچھا ہے آپ اس کا جواب دینے کے بجائے الٹی سیدھی باتیں کر رہی ہیں مجھ سے۔"

وہ ہنسی پھر آہستہ سے بولی۔ "اصل میں میرا میک اپ میرے لیے اطمینان بخش نہیں تھا لیکن تم نے اس کی تصدیق کر دی ہے کیا میں اپنا یہ کردار نبھانے میں کامیاب ہوں؟"

"کیا مطلب؟"

"میرا نام ڈیمل اینجلو ہے۔" اس نے کہا اور درحقیقت مجھے چکر آگیا' یہ لاجواب میک اپ یہ شاندار اداکاری ناقابل یقین تھی لیکن اس بار وہ اپنی اصل آواز میں بولی۔

"اور اس کے بعد میں تم پر لعنت بھیجتی ہوں

"چہرے پر غصے کے آثار تو پیدا کرنے ہیں نا' ویسے درحقیقت یہ تنہائی ہمارے لیے بے مقصد ہی ہے' میرے حصے میں تو تم بالکل آئے ہی نہیں۔"

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں؟" میں نے کہا۔

"اب میں تمہیں اے بی سی ڈی تو سمجھانے سے رہی' چلتی ہوں ارے ہاں بالکل بیکار آدمی ہو۔" ڈیمل میں یہی کہوں گی کہ واقعی یہ ایک کامیاب میک اپ ہے۔"

"اوہ ڈیئر لیکن تم نے۔"

"دفع کرو' ہم لوگ بے وقوف نہیں ہیں جو کچھ کر رہے ہیں اس سے نمٹنے کی تھوڑی بہت صلاحیت تو رکھتے ہیں تم یہ سمجھ لو کہ میں پوری طرح مطمئن ہو کر تمہارے پاس آئی ہوں۔"

"اور وہ آدمی' وہ بونگا سا شخص۔"

"ہمارا آدمی تھا' ہم نے تمہارا جائزہ لینے کے لیے بھیجا تھا۔"

"لیکن صورت حال بڑی خطرناک ہے میرا خیال ہے میں جس قدر مصروف ہوں اس میں کسی ایسی شخصیت سے ملاقات کی گنجائش نہیں ہے جو میرے لیے کارآمد نہ ہو۔ اس لیے اس وقت تمہارا یہاں رکنا مناسب نہیں ہے۔"

"میں ابھی تم سے ناراض ہو کر چلی جاؤں گی کیونکہ عموماً" تم لوگوں کو ٹال دیا کرتے ہو اور ان کے کام نہیں کراتے لیکن یہ رکھ لو یہ ہمارے درمیان رابطے کا بہترین ذریعہ ہے ہر طرح سے اطمینان بخش' تمہیں یہ سن کر خوشی ہوگی کہ یہ ٹرانسمیٹر سیٹ صرف ایک پیس بنا ہے اور نمونے کے طور پر مسٹر کارمن اینجلو کو بھیجا گیا تھا' اس کے بعد وہ شخص ہی ختم ہو گیا جس نے یہ بنایا تھا' اس کی فریکوئنسی دنیا کی جدید ترین فریکوئنسی ہے کیونکہ یہ بالکل محفوظ ہے اور تمہیں حیرت ہوگی کہ یہ بہت وسیع حیطہ عمل میں کام کرتا ہے اور اسے کسی دوسرے ٹرانسمیٹر پر ٹریس نہیں کیا جا سکتا۔"

میں نے ماچس کی ڈبیہ کے برابر وہ ٹرانسمیٹر ڈیمل اینجلو کے ہاتھ سے لے لیا اور اسے بغور دیکھنے لگا' ڈیمل نے مجھے اس کے آپریٹ کرنے کا طریقہ بتایا جسے میں نے باآسانی ذہن نشین کر لیا پھر وہ لرزتی ہوئی آواز میں بولی۔

"چہرے پر غصے کے آثار تو پیدا کرنے ہیں نا' ویسے درحقیقت یہ تنہائی ہمارے لیے بے مقصد ہی ہے' میرے حصے میں تو تم بالکل آئے ہی نہیں۔"

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں؟" میں نے کہا۔

"اب میں تمہیں اے بی سی ڈی تو سمجھانے سے رہی' چلتی ہوں ارے ہاں بالکل بیکار آدمی ہو۔" ڈیمل

اٹھ کھڑی ہوئی اور اس کے بعد وہ لرزتے قدموں سے باہر نکل گئی۔ ذرا سی دیر کے بعد میری سکریٹری میرے پاس پہنچ گئی۔ "محترمہ نے کہا۔

"وہ عورت عجیب تھی بکتی جھکتی گئی ہے' غالباً" اس نے آپ سے کسی کام کے لیے کہا تھا؟"

"ایسے فضول آدمیوں کو میرے پاس بھیجنے سے گریز کیا کرو میڈم تمہارا کیا خیال ہے میں بالکل فارغ بیٹھا ہوا ہوں' جسے دیکھو منہ اٹھائے چلا آتا ہے۔"

"سوری مسٹر آرک' اس نے یہ کہا تھا کہ وہ آپ کے والدین کی شناسا ہے۔"

"سب ٹھیک ہے لیکن میری مصروفیات اس وقت مجھے پی آر سے روک رہی ہیں اس لیے میڈم آنے والے شخص کے بارے میں مجھ سے اجازت ضرور لے لیا کرو۔"

"آئندہ ایسا ہی ہوگا۔"

میں دل ہی دل میں مسکرا رہا تھا۔ بہرحال کارمن اینجلو بھی کم نہیں تھا اور یہ مس ڈیمل یہ تو قیامت کی چیز تھیں میک اپ بھی اتنا عمدہ کر لیتی ہے بلاشبہ دونوں ذہین افراد تھے اور سب سے بڑی بات یہ تھی کہ اس وقت مجھے موساد کی اس خطرناک سربراہ ارل سیڈنا کی نگاہوں سے محفوظ رہنے کے لیے ایک بالکل ایسی جگہ درکار تھی جہاں میرا اس سے کوئی واسطہ ہی نہ پڑ سکے لیکن اگر غور کرتا تو یہ دلچسپ احساس بھی ہوتا تھا کہ بیرپھیر کر وہی اسرائیل کا معاملہ سامنے آرہا ہے اور بات بھی ایسی زبردست ہے کہ میں اسے نظرانداز نہیں کر سکتا' ابھی کچھ عرصے پہلے ریڈیمن کے ساتھ بھی ایسا ہی ایک سلسلہ پیش آچکا تھا' حالات میں خاصی مماثلت تھی لیکن اس وقت آفتاب کمال نے جو کمال دکھایا تھا اب بار بار ویسے کمالات کی گنجائش نہیں تھی' چنانچہ اپنے آپ کو کنٹرول رکھتا تھا' فی الحال اس معاملے میں دلچسپی لینا تھی' جیمس کارٹر اور لوئس مارشبلی سے واقفیت ہو چکی تھی اور دونوں شاطر پوری طرح میرے علم میں آگئے تھے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہیزل آرک کا اصل کردار کیا ہے؟

اور پھر میں نے مناسب موقع دیکھ کر ٹرانسمیٹر پر مسٹر کارمن اینجلو سے رابطہ قائم کیا' وہاں جیسے میرا انتظار ہی کیا جا رہا تھا' فوراً" ہی پیغام موصول کر لیا گیا۔

"آپ جانتے ہیں میں کون بول رہا ہوں؟"

"بالکل بے فکر ہو کر بات کر سکتے ہو بشرطیکہ تمہارے اردگرد کا ماحول محفوظ ہو۔"

"ہاں میں محفوظ ماحول میں ہوں۔"

"گڈ اور میں تم سے معلومات حاصل کرنے کے لیے شدت سے بے چین۔"

میں نے صرف ایک لمحے سوچا' پہلے ہی فیصلہ کر چکا تھا کہ کارمن اینجلو کو ان واقعات سے لاعلم نہیں رکھوں گا' ہر چکر ڈبل چال چلنا بعض اوقات خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے کم از کم میرا ایک بازو مضبوط رہنا چاہیے' اگر کارمن اینجلو پر اپنی اعلیٰ کارکردگی اور دیانت داری کا سکہ بٹھا سکوں تو مستقبل میں بہت سی آسانیاں حاصل ہو جائیں گی کیونکہ وہ بھی مجھے ایک خطرناک آدمی محسوس ہوتا تھا۔ اس کے وسائل بھی میرے علم میں نہیں تھے اتنا اندازہ ضرور لگا چکا تھا کہ بیروت میں جس شخص نے نہایت ہی مرنجان مرنج بننے کی کوشش کی تھی' درپردہ وہ بہت اعلیٰ شخصیت کا مالک نظر آیا تھا اور اس کے وسائل بھی محدود نہیں تھے' کارمن اینجلو میرے جواب کا منتظر تھا میں نے کہا۔

"ہاں میں وہ میٹنگ اٹینڈ کر چکا ہوں۔"

"اس کی تفصیلات جاننا چاہتا ہوں اور ایک بار پھر یہ کہوں گا کہ جو گفتگو ہم کر رہے ہیں وہ کم از کم ٹرانسمیٹر کی حد تک بالکل محفوظ ہے اور یہ جگہ جہاں میں ہوں وہاں بھی کسی کی مداخلت کا کوئی امکان نہیں ہے۔"

"تو پھر سنیے مسٹر کارمن اینجلو یہ میٹنگ ایک پلانٹ کے سلسلے میں ہوئی تھی جس کے مختلف پارٹس دنیا کے مختلف ممالک میں تیار ہوئے ہیں لیکن اب ان کی ترسیل شروع کر دی گئی ہے اور یہ تمام پلانٹ خلیج بوتھنیا پہنچے گا' وہاں سے اسے دو جہازوں پر لاد کر اسرائیل روانہ کیا جانا ہے کیونکہ یہ اسرائیل کے لیے ہی تیار کیا گیا ہے اور اسے دنیا کے کئی ممالک کے یہودی سرمایہ کار اسرائیل کے حوالے کر رہے ہیں' انہی کا سرمایہ اس میں لگا ہوا ہے۔"

"ویری گڈ' ویری گڈ' ویری گڈ۔" کارمن اینجلو نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"لیکن جیمس کارٹر اور لوئس مارشبلی جو اس پلانٹ کے اسرائیل پہنچانے کے ذمے دار ہیں' تمام تر مال

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

دولت وصول کرنے کے بعد ایک نیا کھیل کھیلنا چاہتے ہیں۔"

"وہ کیا؟"

"خلیج بوتھنیا سے جو دو جہاز سمندری راستے سے یہ مال لے کر روانہ ہوں گے انہیں راستے سے غائب کر دیا جائے گا۔"

"کیا مطلب؟"

"ہاں' انہیں راستے سے غائب کر دیا جائے گا۔"

"کون کرے گا؟"

"مسٹر ہارشیلی اور جیمس کارٹر۔"

"کیا مطلب؟"

"ہاں۔"

"لیکن تم نے تو کہا ہے کہ وہی اس کے بحفاظت اسرائیل پہنچانے کے ذمے دار ہیں؟"

"یہ بھی بالکل سچ ہے۔"

"بات کچھ سمجھ میں نہیں آئی۔"

"راستے سے جہاز غائب ہو جائیں گے اور وہ دونوں اپنی معذوری کا اظہار کریں گے پھر کچھ اور لوگ ان سے رابطہ قائم کر کے کہیں گے کہ جہاز ان کے پاس موجود ہیں اور وہ اس کے لیے اتنا معاوضہ چاہتے ہیں وہ لوگ اپنی معذوری کا اظہار کرتے ہوئے اسرائیلی سرمایہ کاروں کو بتائیں گے کہ اتنی ادائیگی وہ نہیں کر سکتے اگر پلانٹ درکار ہیں تو اس ادائیگی کی ذمے داری قبول کی جائے۔"

"لیکن یہ تو بدمعاملگی ہوگی۔" مسٹر کارمن اینجلو نے کہا۔

"وہ اس بدمعاملگی کے لیے تیار ہیں۔"

"ہاں وہ اسی قسم کے لوگ ہیں پھر کیا ہوگا؟"

"اگر وہ رقم ادا کر دی جائے گی تو پلانٹ کسی نہ کسی طرح برآمد کر کے دوبارہ اسرائیل روانہ کر دیا جائے گا ورنہ اس کی کہیں اور فروخت کے انتظامات ہوں گے۔"

"اوہ مائی گاڈ' اوہ مائی گاڈ' یہ بات تسلیم کرنے میں مجھے ذرا بھی عار نہیں ہے کہ وہ کم بخت شیطان سے زیادہ تیز ذہن کے مالک ہیں۔"

"یہ ہے ساری صورت حال لیکن اس میں جو سب سے سنگین صورت حال ہے جانتے ہیں وہ کیا ہے مسٹر کارمن اینجلو؟"

"نہیں مجھے بتاؤ۔"

"یہ تمام کارروائی مسٹر ہیزل آرک کو سرانجام دینا ہوگی۔"

"کیا؟"

"ہاں' آپ نے مجھے' سچی بات یہ ہے کہ بے حد پریشان مروا دیا ہے۔"

"ارے ارے تت..... تم ہتم کیا کہہ رہے ہو' میں کچھ سمجھا نہیں۔"

"مسٹر ہیزل آرک صرف ایک معمولی صنعت کار نہیں ہیں' بظاہر وہ معمولی حیثیت کے حامل ہیں لیکن جیمس کارٹر اور لوئس مارشیلی اس پر مکمل اعتماد کرتے ہیں اور ہیزل آرک کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ اپنے طور پر اس تمام کارروائی کی تیاریاں کرلے۔"

"ہیزل آرک کو؟"

"ہاں اور اس سلسلے میں حاصل شدہ رقم کا تیسرا حصہ ذمے دار ہیزل آرک ہوگا۔"

دوسری طرف سکوت چھا گیا تھا' غالباً کارمن اینجلو کو خود اس خبر سے حیرت ہوئی تھی جسے خود وہ اسے مخاطب کرنا پڑا۔

"ہیلو مسٹر کارمن۔"

"ہاں' میں درحقیقت اس وقت شدید سنسنی کا شکار ہو گیا ہوں۔"

"اتنے فاصلے پر بیٹھ کر جبکہ بظاہر آپ پر کوئی ذمے داری بھی نہیں ہے' اب مجھے بتایئے کہ ہیزل آرک کی حیثیت سے میرے وہ وسائل کیا ہیں جن سے میں یہ خطرناک منصوبہ پایہ تکمیل تک پہنچا سکتا ہوں۔"

"میں اس کے لیے معذرت چاہتا ہوں ڈیئر سر لیکن تم بالکل بے فکر رہو' جب دوستیاں ہو جاتی ہیں بڑے سے بڑا مفاد قربان کیا جا سکتا ہے۔ اگر یہ کروڑ ڈالر کا معاملہ بھی ہوتا اور مجھے تمہاری زندگی خطرے میں نظر آتی تو یقین کرو میں ہر قیمت پر اسے ٹھکرا دیتا' ابھی ہمارے پاس تھوڑا سا وقت موجود ہے' میں اپنی تمام کوششیں بروئے کار لا کر یہ معلوم کرنے کی کوشش کروں گا کہ ہیزل آرک کے وہ خفیہ وسائل کیا ہیں اگر یہ معلوم کرنے میں ناکام رہا تو اطمینان رکھو میں خود سے کہہ دوں گا کہ تم واپس آجاؤ اور ہم اپنے منصوبے کو ایک ناکام منصوبے میں شامل کر دیں گے۔"

میں مسٹر کارمن اینجلو کے ان الفاظ سے متاثر

ہو گیا تھا میں نے کہا۔

"ٹھیک ہے مسٹر کارمن اینجلو آپ کوشش کر لیں میں خود بھی ان کوششوں میں مصروف ہوں۔"

"اب میں دوبارہ تم سے اس وقت رابطہ قائم کروں گا جب اس بارے میں معلومات حاصل کر لوں اور سنو ایک خاص بات جو میں تمہیں بتانا چاہتا ڈیمل اینجلو تمہیں بتانا بھول گئی تھی۔"

"وہ کیا جناب؟"

"ٹرانسمیٹر پر کوئی اشارہ نہیں دیا جائے گا' ویسے تو اس پر اشارہ دیا جا سکتا ہے لیکن میں اس لیے یہ اشارہ نہیں دوں گا کہ کہیں کہ اس وقت تم کچھ خاص آدمیوں کے ساتھ نہ موجود ہو' البتہ اس ٹرانسمیٹر کو ہمیشہ اپنے پاس رکھنا' جب میں اس پر تمہیں اشارہ دینا چاہوں گا تو تمہیں ہلکا سا کرنٹ لگے گا' یہ کرنٹ آہستہ آہستہ تین بار لگے گا تمہیں اور اگر تم نے پیغام موصول نہ کیا تو میں سمجھ لوں گا اس وقت تم یہ پیغام موصول کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہو چنانچہ میں اسے بند کر دوں گا اور دوبارہ کوشش کروں گا۔"

"ٹھیک ہے مسٹر کارمن اینجلو۔"

"ویسے تم کیا کہتے ہو اس بارے میں کیسی بھیانک سازش ہے اور کیا وہ لوگ شیطانی ذہن کے مالک نہیں ہیں؟"

"بے شک اس میں کوئی شک نہیں ہے۔"

"میں نے تم سے پہلے ہی کہا تھا' میں نے ان کے لیے بیش بہا کارنامے سرانجام دیے ہیں لیکن وہ کبھی دوسرے کا بھلا نہیں چاہتے اور صرف اپنے لیے ہر کام کیا کرتے ہیں۔"

"مجھے اندازہ ہو رہا ہے۔"

"خیر تو پھر اب ہماری تمہاری دوبارہ ملاقات کسی بھی وقت ہو سکتی ہے میرا مطلب ہے ٹرانسمیٹر پر۔"

"جی۔" دوسری طرف سے آواز بند ہو گئی اور میں اپنا ٹرانسمیٹر بند کر کے کارمن اینجلو کے بارے میں سوچنے لگا جو گفتگو اس نے کی تھی اس سے تو یہ ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اچھی طبیعت کا مالک ہے اور دوسروں کی زندگی کا احترام کرنا جانتا ہے اور یہ اچھی بات تھی کیونکہ میں نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ کارمن اینجلو کے ساتھ وقت گزارا جا سکتا ہے' اگر کم از کم اس کیفیت کا آدمی مل جائے تو بہت زیادہ مشکلات پیش نہیں آتیں لیکن اس کے بعد میں نے خود بھی اپنی ذمے داریوں کو محسوس کیا اور اس کے بعد ایک فیصلہ کیا۔ کیا ہیزل آرک کے پاس اپنے کچھ ایسے ذرائع نہیں ہوں گے جن سے اسے اپنی شخصیت کا پتا چل سکے' میرا مطلب ہے اگر اس کے کاغذات وغیرہ کی تلاش لی جائے تو ہو سکتا ہے میرے علم میں اس کے وسائل آجائیں اور اس کے بعد میں نے اپنی اس رہائش گاہ کے مختلف گوشوں کو کھنگالنا شروع کر دیا' بالآخر مجھے ایک لائبریری نظر آئی جو خفیہ لائبریری تھی اور یہاں بہت سے کیبنٹ اور الماریاں وغیرہ رکھی تھیں' میں نے دروازہ بند کر کے ان کیبنٹ اور الماریوں کا جائزہ لینا شروع کر دیا پھر ایک گوشے میں مجھے ایک ریک نظر آیا اور اس ریک میں جو سب سے پہلی چیز میرے علم آئی تھی وہ ایک نام تھا' گرے ہاؤنڈ یہ گرے ہاؤنڈ کیا ہے' میں نے سوچا اور اس کے بعد ایک میں موجود کاغذات کی تلاش لینا شروع کر دی پھر تو میری باچھیں ہی کھل گئیں' تقدیر نے میرا یہ مسئلہ بھی حل کر دیا تھا اور مجھے ہیزل آرک کی اصل پوزیشن معلوم ہو گئی تھی' گرے ہاؤنڈ ایک خطرناک تنظیم تھی جس کا سربراہ ہیزل آرک تھا اور اس کا اسسٹنٹ خصوصی طور پر ایک شخص لوسا ڈریک تھا' لوسا ڈریک کے بارے میں تمام تفصیلات موجود تھیں اور اس سے رابطے کے ذریعہ کا بھی اس سے پتا چل گیا تھا' ایک طرح سے ہیزل آرک نے اپنی یادداشتیں بنائی تھیں لیکن اس وقت اس کی یہ یادداشتیں میرے جس قدر کام آئی تھیں میں اسے الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا' سارے عقدے حل ہو گئے اور مجھے پتا چل گیا کہ اصل صورت حال کیا ہے اور اس کے بعد میں نے لائبریری ہی سے دوبارہ مسٹر کارمن اینجلو کو کال کیا' وہاں تو جیسے رابطے کے لیے تیار ہی بیٹھا رہا جاتا تھا۔ کارمن اینجلو ہی نے میری یہ دوسری کال بھی رسیو کی تھی' اس نے کہا۔

"میں جانتا ہوں تم کون ہو' اس کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتا۔"

"آپ کا خیال بالکل درست ہے مسٹر کارمن اینجلو لیکن اس غلط فہمی میں بھی نہیں رہیں' ہو سکتا ہے کسی وقت یہ ٹرانسمیٹر میری بدقسمتی سے کسی دوسرے کے ہاتھ بھی آجائے۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"ہاں اس کا امکانات ہیں لیکن ایک بات بتاؤں تمہیں جب تک اس کے آپریشن کا طریقہ کسی کو نہ بتایا جائے وہ لاکھ کھٹ پٹ کرلے اسے توڑ کر پھینک دے لیکن اسے صحیح انداز میں آپریٹ نہیں کرسکتا' تم نے اس کا اندازہ لگالیا ہوگا۔"

"اوہو ہاں یہ بات میرے ذہن سے نکل گئی تھی۔"

"اسی سے مجھے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ تم ہو۔"

"ٹھیک ہے۔"

"خیر کہو کوئی اور خاص بات؟"

"ہاں مسٹر کارمن اینجلو۔"

"کیا؟"

"کیا آپ گرے ہاؤنڈ نامی کسی گروہ کے بارے میں جانتے ہیں؟"

"گرے ہاؤنڈ' ہاں اس میں کوئی شک نہیں وہ انڈر ورلڈ کا ایک خطرناک گروہ تصور کیا جاتا ہے۔"

"اس کے سربراہ کے بارے میں آپ کو کچھ معلومات حاصل ہیں؟"

"نہیں' بہت ہی خفیہ لیکن خطرناک گروہ ہے' اس کے بارے میں بہت سی تفصیلات سامنے آچکی ہیں لیکن یہ پتا نہیں چل سکا کہ اس گروہ کا اصل تعلق کہاں سے ہے اور اس کا سربراہ کون ہے؟"

"میں اس کے سربراہ تک پہنچ گیا ہوں۔"

"ویری گڈ ونڈر فل کون ہے وہ؟"

"ہیزل آرک۔" میں نے کہا اور ایک بار پھر مسٹر کارمن اینجلو پر سکتہ سا طاری ہوگیا لیکن کچھ دیر کے بعد وہ سرخوشی کے عالم میں بولا۔

"یعنی یعنی۔۔۔"

"ہاں اور غالباً" یہی وجہ ہے کہ ان دونوں افراد نے یہ خطرناک کام ہیزل آرک کے سپرد کیا ہے؟"

"اب مجھے بتاؤ کیا میں اپنی اس دریافت پر فخر نہ کروں تم نے اتنی مختصر سی مدت میں اس بات کا پتا لگالیا ویسے یقین کرو میں بھی انتہائی شدت سے اس کام میں مصروف ہوں اور ہوسکتا ہے کچھ عرصے کے بعد میں تمہیں یہ اطلاع دوں کہ اصل میں ہیزل آرک کا تعلق گرے ہاؤنڈ سے ہے اور وہ اس گروہ کا سربراہ ہے۔"

میں آہستہ سے ہنس پڑا تو میرے ساتھ مسٹر کارمن اینجلو بھی ہنس دیے اور بولے۔

"میں تمہیں مبارک باد دیتا ہوں اور اب تمہیں اندازہ ہوگیا ہوگا کہ وہ دونوں تم سے مدد لینے پر کیوں تلے ہوئے ہیں؟"

"ہاں۔"

"تو کیا اب تم اس سلسلے میں کوئی بہتر منصوبہ بنا سکتے ہو؟"

"ہاں' میرا ماتحت خاص ایک شخص لوساڈریک ہے ابھی میں اس سے ایک ملاقات کروں گا اور اس کے بعد یہ ذمے داری اس کے سپرد کروں گا یہ دیکھوں گا کہ وہ تکمیل پائے گا آدمی ہے اور اس سلسلے میں مجھے کیا مشورے دے سکتا ہے۔"

کارمن اینجلو نے میری اس تجویز سے اتفاق کیا اور کہا۔

"بہرحال میں ان لوگوں کو منع کیے دیتا ہوں جو اس ... میں کارروائی کررہے ہیں' بیکار وقت ضائع کرنے سے کوئی فائدہ نہیں' ہم بہت برق رفتاری سے اپنے منصوبوں پر عمل پیرا ہورہے ہیں۔"

"یقیناً' ٹھیک ہے تم ہی مجھ سے رابطہ کرو گے میں اس سلسلے میں کوشش نہیں کروں گا۔"

"جی مسٹر کارمن اینجلو۔" میں نے جواب دیا۔

اسی شام پانچ بجے میں نے لوساڈریک کو ان نمبروں پر کال کیا جو میرے پاس موجود تھے' ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ریٹا اسپیکنگ۔"

"میں لوساڈریک سے بات کرنا چاہتا ہوں۔"

"اوکے چیف' میں ابھی ان سے آپ کا رابطہ قائم کرائے دیتی ہوں۔" دوسری طرف سے آواز آئی اور سلسلہ منقطع ہوگیا۔ میں نے حیرت سے ریسیور کو گھورا یہ سلسلہ کیوں ختم ہوگیا یا تو اسے مجھ سے کہنا چاہیے کہ میں ہولڈ کروں لیکن بہرطور اس نے مجھے چیف کہہ کر مخاطب کیا تھا یہ پیچیدہ مسائل ابھی میرے علم میں نہیں تھے اس لیے مجھے انتظار ہی کرنا تھا' کچھ ہی دیر بعد ٹیلی فون کی بیل بجی اور میں نے ریسیور اٹھالیا۔

"آپ کا خادم۔"

"لوسا میرے پاس پہنچ سکتے ہو؟"

"اس میں مجھے کیا مشکل پیش آسکتی ہے؟"

"تو پھر آجاؤ۔ میں تمہارا انتظار کررہا ہوں۔"

جو شخص میرے پاس آیا وہ غالباً" نیگرو تھا اور افریقہ کے کسی ملک سے تعلق رکھتا تھا' انتہائی تنومند اور شاندار تن وتوش کا مالک چہرے سے کافی ذہین نظر آتا تھا۔ میرے لیے سب سے بڑا مسئلہ یہ تھا کہ میں اپنی شخصیت کو اسی انداز میں ظاہر کرسکوں جس میں میں موجود تھا' ایک چالاک آدمی سے بالمشافہ ملاقات خطرناک بھی ہوسکتی تھی' بہرحال میں نے اپنے آپ کو کنٹرول کیا لوساڈریک میرے سامنے بہت مودب نظر آرہا تھا۔

"ایک اہم مسئلہ ہے لوسا' مجھے اس سلسلے میں تم سے مشورے کرنے ہیں۔"

"چیف! لوسا آپ کا خادم ہے' فرمایئے۔"

"لوسا میرے سپرد ایک کام کیا گیا ہے اور ہمیں اس کی تکمیل کرنی ہے۔"

"جی سر' میں اس کی تفصیل جاننا چاہتا ہوں۔"

میں لوسا کو مختصر الفاظ میں نے لوئس مارشیلی اور کارٹر کے منصوبے کے بارے میں بتایا اور اس کی آنکھیں چمکنے لگیں۔

"چیف ان دونوں سے ہمارے پہلے بھی کافی کاروباری مراسم رہ چکے ہیں اور کم از کم ہمارے سلسلے میں یہ لوگ بڑے ماسٹر ثابت ہوئے ہیں چنانچہ میں سمجھتا ہوں یہ ایک منافع بخش منصوبہ ہے لیکن آپ کو اس میں پریشانی کیا نظر آرہی ہے؟"

"کیا تم ان حالات کو کنٹرول کرسکو گے؟"

"آپ کا خادم کبھی آپ کے احکامات سے منحرف نظر آیا ہے۔" لوساڈریک نے کہا۔

"ہوں' تو پھر ہمارا کام اس وقت شروع ہوتا ہے جب ہم خلیج بونھنیا سے یہ مال لوڈ کراتے ہیں اور لوئس مارشیلی کی ہدایت کے مطابق اسے وہاں سے روانہ کرتے ہیں' میرا خیال ہے اس کے بعد ہم دیکھیں گے کہ ہماری ذمے داریاں کیا ہوتی ہیں۔"

"بالکل ٹھیک چیف' میں ہر خدمت کے لیے حاضر ہوں۔"

"... کو تیار رکھو' جیمس کارٹر وغیرہ ہمیں' بہت جلد اس بارے میں اطلاع دیں گے کہ ہمارا کام کب شروع ہورہا ہے۔"

لوساڈریک نے گردن خم کردی اور میں نے اس سے گفتگو کا سلسلہ منقطع کردیا۔

گویا اب یہ تمام معاملات طے ہوچکے تھے اور مجھے یہ اندازہ ہوگیا تھا کہ وہ لوگ مجھ سے کیا کام لینا چاہتے ہیں اور ہیزل آرک ان کے لیے کیا حیثیت رکھتا ہے' اب صرف ایک ہی آرزو تھی دل میں کہ یہ تمام معمولات منصوبے کے مطابق سرانجام پاجائیں اور میں ہیزل آرک کی پوزیشن برقرار رکھ سکوں۔

پھر کئی دن تک اس سلسلے میں مختلف کارروائیاں ہوتی رہیں دل میں ایک آدھ بار یہ خیال آیا کہ اگر کسی طرح آفتاب کمال کو اس بارے میں اطلاع دے دوں تو وہ بھی مصروف ہوجائے گا لیکن پھر ضمیر نے یہ گوارا نہیں کیا تھا' وہ بھی انسان ہے اپنے طور پر وہاں قدم جمائے ہوئے ہے' وہاں میرے لیے اس کی حیثیت ایک مضبوط ستون کی ہی ہے اگر اسے کوئی نقصان پہنچ گیا تو میں ذہنی طور پر ختم ہوجاؤں گا کیونکہ اب اگر دنیا میں کسی شخص سے میرا کوئی ذہنی تعلق رہ گیا تھا تو وہ یہی دونوں افراد تھے میں جانتا تھا کہ تنظیم آزادی فلسطین سے علیحدگی اور میری اس طرح گمشدگی فضا جیبی اور دانش زاری کے لیے بڑی پریشان کن ہوگی لیکن بہرحال ان لوگوں کو اپریل سینڈنا کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل نہیں تھیں اس وقت اپنی زندگی بچانے کے لیے یہ سب کچھ بہت ضروری تھا' آفتاب کمال کو میں نے اس سلسلے سے لاعلم ہی رکھنے کا فیصلہ کیا اور اپنے طور پر کام میں مصروف رہا۔ کارمن اینجلو سے ٹرانسمیٹر پر ہلکی پھلکی گفتگو ہوجاتی تھی' ویسے بھی اس سے میرا کوئی ذہنی تعلق نہیں تھا' بس یہ نیا فیصلہ اس سے منسلک رہنے پر مجبور کررہا تھا لیکن بعض اوقات ایسے کام بھی ضروری ہوا کرتے ہیں۔

جیمس کارٹر اور لوئس مارشیلی سے تقریباً" گیارہ دن کے بعد دوسری تفصیلی ملاقات ہوئی اور ان لوگوں نے بالکل ہی محدود افراد کے ساتھ مجھ سے میٹنگ کی اور مجھے اس سلسلے میں تمام تفصیلات بتائی گئیں' جیمس کارٹر نے کہا۔

"انتہائی محتاط ذرائع سے پلانٹ کے ... خلیج بونھنیا پہنچادیئے گئے ہیں اس سلسلے میں مذاکرات رہے ہیں ہم لوگوں کے' وہ ممالک چاہتے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کہ پلانٹ کے بڑے بڑے کارٹن ہم لوگ خلیج بوتھنیا کے لیے ریل کریں لیکن ہم نے اس بات سے صاف انکار کردیا' یہ ذمے داری انہی لوگوں کی ہونی چاہیے تھی' بمشکل تمام وہ اس پر تیار ہوئے ہیں' خلیج بوتھنیا میں ایک خفیہ اسٹور حاصل کرلیا گیا ہے جو ہماری ضروریات کے مطابق ہے وہ دونوں شپ چل پڑے ہیں اور کچھ عرصے کے بعد وہ خلیج بوتھنیا میں ڈیک حاصل کرلیں گے' وہاں پر تمام انتظامات مکمل کرلیے گئے ہیں اور پلانٹ جہازوں پر لوڈ ہونے کے سارے معاملات بھی مکمل ہیں اب بس کچھ آخری معاملات ہیں جو پایہ تکمیل تک پہنچ رہے ہیں میرا خیال ہے۔ مسٹر ہیزل آرک اب آپ اپنی ٹیم کے ساتھ خلیج بوتھنیا پہنچ کر وہاں کی ذمے داریاں سنبھال لیں۔"

"آگے کا منصوبہ آپ کی طرف سے مجھے دیا جائے گا یا مجھے ہی اس سلسلے میں کارروائی کرنی ہے۔"

"نہیں منصوبہ آپ کو دیا جائے گا اور اس سلسلے میں ہم فائنل نیج بوتھنیا ہی پہنچ کر دیں گے' آپ اپنی ٹیم کے ساتھ وہاں پہنچ جایئے کیونکہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اصل کام آپ ہی کو سرانجام دینا ہے' یہاں تک ہم نے آپ کی ذمے داریاں بانٹ لی ہیں کیونکہ ہم یہ کرسکتے تھے اور میں نہیں چاہتا تھا کہ وقت سے پہلے آپ کو منظرعام پر لایا جائے' میں آخر تک یہ نہیں چاہوں گا کہ آپ منظرعام پر آئیں مسٹر ہیزل آرک کیونکہ بہرحال آپ ہمارا خفیہ ہاتھ ہیں۔"

"ٹھیک ہے مسٹر جیمس کارٹر تو اب آپ یہ بتایئے کہ مجھے خلیج بوتھنیا کب تک روانہ ہونا ہے؟"

"میرا خیال ہے اس ہفتے کے اندر اندر' وہاں آپ کے قیام وغیرہ کا بھی معقول بندوبست ہوگا' میرا مطلب ہے کہ یہ سب کچھ ہمیں کرنا ہوگا۔"

"نہیں جو کام آپ کو کسی بھی جگہ مشکل نظر آئے آپ اسے میرے سپرد کردیجئے گا۔" میں نے کہا۔

"تو پھر ٹھیک ہے آج ہفتہ ہے' آئندہ ہفتے ہم خلیج بوتھنیا میں آپ سے ملاقات کریں گے۔"

اس گفتگو کے بعد ہماری یہ ملاقات ختم ہوگئی تھی' وہ لوگ بھی بہت چالاک تھے' پہلے سے مجھے اپنے منصوبے سے آگاہ نہیں کرنا چاہ رہے تھے لیکن اس میں کوئی حرج بھی نہیں تھا' چنانچہ اس ملاقات کے خاتمے کے بعد مجھے یہ تمام تفصیل کارمن اینجلو کو دینا تھی' کارمن اینجلو نے بدستور سنسنی خیز انداز میں یہ تفصیل سنی اور اس کے بعد اس نے کہا۔

"اس سے پہلے میں ڈیمل اینجلو کے ساتھ بوتھنیا پہنچ جاتا ہوں' ایک پتا نوٹ کرو وہاں میرا قیام ہوگا لیکن بہتر یہ ہے کہ ہم ٹرانسمیٹر ہی کو ذریعہ گفتگو بنائیں اور اسی پر ہماری ملاقاتیں ہوتی رہیں کیونکہ اگر ان لوگوں کو اس بات کی بھنک بھی مل گئی کہ میں ان کے آس پاس منڈلا رہا ہوں تو وہ محتاط ہوجائیں گے اور اپنا کام کرنے کے بجائے یہ معلومات حاصل کرنے کی کوشش کریں گے کہ میں نے ان کے گرد اپنا جال کس طرح بچھایا ہوا ہے۔"

"ٹھیک ہے مسٹر کارمن اینجلو تفصیلات سے آپ کو آگاہ کرچکا ہوں میرے خیال میں مجھے اس کی ضرورت نہیں پیش آئے گی۔"

"ایک سوال کرسکتا ہوں ڈیئر سناٹر؟"

"ضرور۔"

"اب جبکہ تم ایک حیثیت حاصل کرچکے ہو اور اتنی کامیابی سے اپنا یہ رول کررہے ہو کہ میں اور ڈیمل بھی حیران رہ جاتے ہیں تو کیا تمہارے ذہن میں یہ تصور نہیں ابھرا کہ تم مجھ سے کنارہ کشی کرلو تمہارے پاس ایک بہترین ذریعہ یہ ہے کہ میری نشاندہی کردو' وہ دونوں میری زندگی کے درپے ہوجائیں گے اور ہر ممکن کوشش کرکے سب سے پہلے مجھے ہلاک کرادیں گے اور اس کے بعد تم اپنے مسئلے میں بالکل آزاد ہوگے' ہیزل آرک کی حیثیت سے تم ایک شاندار زندگی گزار سکتے ہو۔"

"کیا آپ نے یہ بات پہلے نہیں سوچی تھی مسٹر کارمن اینجلو؟"

"نہ' نہ' نہ' میری بات کا برا مت مانو میری جان' تم سے شدید جذباتی تعلق محسوس کرنے کے بعد میں نے یہ الفاظ کہے ہیں۔"

"میں ایسا بھی نہیں کروں گا مسٹر اینجلو' کیوں اس کا جواب میرے پاس نہیں ہے' میں بالکل پہلی اور آخری بار آپ سے یہ الفاظ کہہ رہا ہوں کہ میں آپ کا ساتھ ہی پسند کرتا ہوں اور تنہا کوئی مقام حاصل کرنے کی کوشش میں مصروف نہیں ہوں' میری آرزو ہے کہ اس کے بعد آپ اس قسم کی کوئی بات مجھ سے نہ کریں مجھے

دکھ ہوگا۔"

"آئی ایم سوری مائی ڈیئر' آئی ایم سوری' میں اب تم سے بوتھنیا ہی میں ملاقات کروں گا۔"

کارمن اینجلو سے سلسلہ منقطع کرنے کے بعد میں نے لوساڈریک سے رابطہ قائم کیا اور اسے تمام تفصیلات بتائیں' لوساڈریک نے مجھے اطمینان دلایا کہ وہ اپنی ٹیم کے ساتھ بوتھنیا منتقل ہورہا ہے' میں جب چاہوں وہاں پہنچ سکتا ہوں' یعنی آیندہ ہفتے جب میں خلیج بوتھنیا پہنچوں گا تو لوسا ڈریک مجھ سے وہیں ملاقات کرے گا' میں نے اس سے کہا۔

"لیکن وہاں اپنے قیام کے لیے؟"

"کوئی مشکل نہیں ہوگی چیف' خلیج بوتھنیا میں میرے بہت سے شناسا موجود ہیں۔"

"وہاں تم سے ملاقات کا طریقہ کار کیا ہوگا؟"

"آپ بالکل مطمئن رہیں جب آپ وہاں پہنچیں گے تو میں خود آپ کو تلاش کرلوں گا۔"

آدمی یہ تجربہ کار کام کا معلوم ہوتا تھا اور بہت زیادہ مستعد اور متعاون تھا' ایسے آدمیوں کی مستقبل میں آرزو کی جاسکتی ہے لیکن ہیزل آرک کا یہ کردار میں ہمیشہ برقرار نہیں رکھنا چاہتا تھا کیونکہ ممکن ہے کوئی ایسا مرحلہ آجائے جب میں اس کردار کو نبھا نہ سکوں۔

جیمس کارٹر اور لوئس مارشیلی سے میرے مسلسل رابطے رہے اور بالآخر ہمیں ایک دن خلیج بوتھنیا کے لیے روانہ ہوگیا۔ سویڈن شمالی یورپ میں بہت بڑا صنعتی ملک تصور کیا جاتا ہے اس کے مشرق میں بحیرہ بالٹک' مغرب میں ناروے' شمال مشرق میں فن لینڈ اور جنوب مغرب میں ڈنمارک واقع ہے' خلیج بوتھنیا فن لینڈ کے شمال مشرق میں ایک بے مثال جگہ کی حیثیت رکھتی ہے' بہترین جائے وقوع اور خوب صورت طرز زندگی' یہاں آکر یہ احساس ہوا تھا کہ اگر زندگی کبھی موقع دے تو کچھ بہترین وقت یہاں گزارا جاسکتا ہے لیکن جو وقت اس وقت گزارا جارہا تھا وہ بہترین نہیں تھا بلکہ شدید ذمے داریوں کا حامل تھا ویسے تو بہت سے بنیادی عوامل میرے ساتھ تھے لیکن اصل میں میں اس وقت موساد کی اس خطرناک عورت ارل سیڈنا سے جان بچانا چاہتا تھا اور اس کی وجہ سے میں نے اپنے بہت سے مفادات چھوڑ دیئے تھے بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ وہ میری راہ میں مزاحم ہوئی تھی اگر وہ ایک عام نوعیت کی عورت ہوتی تو شاید اس کے مقابلے پر آنا مجھے نہایت دلچسپ کھیل محسوس ہوتا لیکن مشکل یہ تھی کہ ابھی اس کی نوعیت ہی میری سمجھ میں نہیں آئی تھی آخر وہ تھی کیا چیز۔ روشنی کی مانند بجھ جاتی تھی اور کوئی ٹھوس جسم نہیں رکھتی تھی۔ بھلا ایسی کسی شخصیت پر ہاتھ ڈالنے کا کیا تصور کیا جاسکتا ہے۔ بہرحال یہ سارے معاملات اپنی جگہ تھے اگر کبھی نیلاہٹوں کے زیراثر آگیا تو پھر ہوگا مقابلہ سخت دیکھوں گا یہ میڈم ارل سیڈنا کتنے پانی میں ہیں لیکن ابھی کس قسم کی جذباتی حماقت سے گریز کرنا چاہتا تھا۔

بوتھنیا میں میرے دست راست لوساڈریک نے ہی سب سے پہلے مجھ سے ملاقات کی تھی اس نے مجھے بتایا کہ مسٹر جیمس کارٹر اور لوئس مارشیلی یہاں پہنچ چکے ہیں اور اس کے اندازے کے مطابق وہ کارٹن وصول کررہے ہیں جن میں وہ پلانٹ پیک کیا ہوا ہے۔ بہرحال لوساڈریک کو مستعد کرکے میں جیمس کارٹر اور مارشیلی کی تلاش میں لگ گیا۔ حالانکہ لوساڈریک نے مجھے ان کا پتا بتادیا تھا لیکن میں نے جان بوجھ کر انہیں کچھ وقت دیا اور بالآخر ان سے رابطہ قائم کرلیا۔ جیمس کارٹر نے کہا۔

"ہم لوگ بے چینی سے یہاں تمہارے منتظر ہیں۔"

"میں دوبن سے آیا ہوا ہوں۔"

"ایک پتا نوٹ کرلو اور اس پتے پر فوراً پہنچ جاؤ" جیمس کارٹر بولا۔

مطلوبہ جگہ ایک نہایت خوب صورت عمارت تھی جو ساحل سمندر پر واقع تھی اور اس سے سمندر کا حسین نظارہ ہوتا تھا۔ دونوں دولت مند یہاں موجود تھے' دونوں نے میرا پرتپاک خیر مقدم کیا' ان کی دوستی بھی کافی گہری معلوم ہوتی تھی۔ لوئس مارشیلی نے کہا۔

"حقیقت یہ ہے کہ اس کام میں خیر آمدنی تو ہے ہی لیکن لطف بہت آرہا ہے مل ایبب سے ایک بہت بڑی شخصیت یہاں پہنچ چکی ہے اور وہ اپنے ہاتھوں سے اس پلانٹ کی روانگی کا افتتاح کرے گی اور یہ سن کر تمہیں خوشی ہوگی ڈیر ہیزل آرک کہ پورا پلانٹ یہاں پہنچ چکا ہے اور اس کا نقشہ ہمیں آج ہی ملا ہے۔"

"نقشہ۔"

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"ہاں۔"

"میں سمجھا نہیں۔"

"میں سمجھاتا ہوں" جیمس کارٹر نے کہا اور ایک بہت بڑا بلیو پرنٹ نکال کر میرے سامنے پھیلا دیا۔

"جیسا کہ تمہیں علم ہے کہ پلانٹ کے مختلف حصے مختلف ملکوں سے تیار ہو کر آئے ہیں۔ انہیں جوڑنے کے لیے ایک مشترکہ طریقہ کار درکار تھا۔ یہ بلیو پرنٹ اس کی نمائندگی کرتا ہے مل ایبب کو اس کے ساتھ ان تمام ملکوں کے انجینئرز بھی درکار ہوں گے لیکن یہ کام اس وقت تک کے لیے ملتوی کر دیا گیا ہے جب تک پلانٹ مل ایبب پہنچ نہ جائے۔"

لوئس مارشیلی نے دوران گفتگو قہقہہ لگایا اور بولا۔

"اور اس میں ابھی طویل وقت باقی ہے تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ وہ معزز شخصیت یہاں آنے والی ہے اس کے آنے سے قبل تم ہمیں یہ بتاؤ ہیزل آرک کہ تمہارا منصوبہ کہاں تک پہنچا ہے؟"

"اس کا بقیہ حصہ تو آپ کے پاس ہے مسٹر لوئس مارشیلی اور میں اس بات کا منتظر ہوں کہ جب آپ مجھے اس کے بارے میں بتائیں گے۔ تب ہی میں ذہنی طور پر اس کی صحیح پلاننگ کر سکتا ہوں۔"

"یہ مناسب ترین وقت ہے کیونکہ ہم تمام مراحل سے گزارنے کے بعد یہاں تک پہنچے ہیں اور میرے دوست جیمس کارٹر کا کہنا ہے کہ اس کام کی مکمل نگرانی کی جائے کیونکہ اس میں ہماری اپنی شخصیت بھی ملوث ہو جاتی ہے اگر کہیں ہمارے منصوبے میں کوئی جھول رہ گیا تو مشکل پیش آجائے گی۔"

"ٹھیک ہے میں یہی جاننا چاہتا ہوں کہ یہ سب کچھ ہو گا کس طرح؟"

"ہاں اور یہ مناسب وقت ہے کہ ہم تمہیں اس بارے میں تفصیل بتا دیں۔ جیسا کہ میں نے تمہیں بتایا کہ پلانٹ تو یہاں پہنچ چکا ہے اور وہ دونوں جہاز بھی، جن پر یہ پلانٹ لوڈ کیا جائے گا۔ اصل میں جہاز کا عملہ بالکل فیشر ہے اور اس کے بارے میں یہ سمجھ لو کہ وہ صرف اپنے کام کے لوگ ہیں میرے یا حکومت اسرائیل کے ساتھی نہیں ہیں، ان کا کام صرف یہ ہے کہ ہماری خواہش کے مطابق یہ پلانٹ مل ایبب پہنچا دیں۔ میں ان لوگوں کے بارے میں مکمل تفصیلات معلوم کر چکا ہوں اور جو سب سے اہم بات ہے وہ یہ ہے کہ تم لوگ میرا مطلب ہے، گرے ہاؤنڈ گروپ ان جہازوں پر ہمارے آدمیوں کی حیثیت سے سوار ہو گا اور جب ہم ایک مخصوص پوائنٹ پر پہنچ جائیں گے تو گرے ہاؤنڈ گروپ جہاز کے پورے عملے پر قابو پالے گا اور اسے قید کر دے گا اس عملے کو نقصان نہیں پہنچانا چاہیے گرے ہاؤنڈ گروپ کے افراد ان جہازوں کو مطلوبہ جگہ تک لے جائیں گے۔"

"وہ جگہ کون سی ہے؟"

"چونکہ میں اور جیمس کارٹر ان جہازوں پر موجود ہوں گے، ہم نے ایسے لوگوں کو بھی شامل کر لیا ہے جو سمندری معاملات میں بہترین مہارت رکھتے ہیں۔ وہ جہازوں کو ہمارے منصوبے کے مطابق اس مقام پر لے جائیں گے جہاں میرا انہیں محفوظ رکھنا ہے اس کے بعد بارہ سے لے کر پندرہ دن ہم وہاں گزاریں گے اس کے بعد ایک سب میرین ہمیں واپس یہاں پہنچا دے گی۔ یہاں آنے کے بعد ہم حکومت اسرائیل کو اس کی اطلاع دیں گے پھر میں جانتا ہوں کہ وہ جنگ باز ملک اپنے طور پر جہازوں کو تلاش کرنے کی کوشش کرے گا اور تھوڑا بہت وقت یہاں بھی لگ جائے گا۔ کام بہت لمبا ہے لیکن اس کا معاوضہ بھی اتنا ہی لمبا ہو گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ اسرائیل کے لیے اس پلانٹ کی کیا حیثیت ہے۔ ابھی تھوڑے ہی عرصے قبل مجھے معلوم ہوا ہے کہ اسرائیلی ایک اور پلانٹ کے سلسلے میں مار کھا چکے ہیں اور وہ پلانٹ پاکستان پہنچ چکا ہے۔ ریڈ مین نامی ایک خطرناک شخص سے اس پلانٹ کے سودے کی بات چیت ہو رہی تھی کہ درمیان میں کوئی سازش ہو گئی اور پلانٹ اسرائیلیوں کے ہاتھ سے نکل گیا۔ اس بار وہ کسی قسم کی زک نہیں اٹھانا چاہتے اس لیے انہوں نے یہ ایک لمبا منصوبہ ترتیب دیا ہے۔ خیر پلانٹ تو ان تک پہنچے گا ہی لیکن بھاری معاوضے کے عوض۔ میرا مطلب یہ ہے کہ اس میں ناکامی کا تصور ذرا کم ہی ہے۔ ہم زیادہ سے زیادہ سست روی سے کام کریں گے لیکن ہیزل آرک اس کے نتیجے میں ہمیں جو کچھ حاصل ہو گا، تم اس سے خوش ہو جاؤ گے۔"

میں نے واقعی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"میں شدت سے بے چینی محسوس کر رہا ہوں جناب

لیکن وہ کونسی جگہ ہو گی جہاں ہم جہازوں کو محفوظ کریں گے۔"

"تم سب سے پہلے اس بات کو ذہن سے نکال دو کہ اسرائیلی ہوا باز یا ان کا ذریعہ جاسوسی اس جگہ کے بارے میں کوئی اندازہ لگا سکتا ہے۔ تفصیل کے لیے یوں سمجھ لو کہ سمندر کے اس حصے میں جہاں عام گزرگاہیں نہیں ہیں اور نا ہی جہازی روٹ ہے نہ فضائی، ایسے ویران اور غیر آباد جزیرے ہیں، جن پر دھند چھائی رہتی ہے اور بلندیوں سے بھی انہیں نہیں دیکھا جا سکتا بس سمجھ لو وہی ہماری منزل ہے جہاز ہاں آسانی سے روپوش ہو سکتے ہیں۔"

"لل... لیکن جناب آپ نے یہ جزیرے کیسے دریافت کیے۔؟" میں نے سوال کیا اور جواب میں لوئس مارشیلی قہقہہ مار کر ہنس پڑا پھر بولا۔

"بے شک ڈیئر ہیزل آرک تم ہماری مشینری میں ایک اہم پرزے کی حیثیت رکھتے ہو لیکن کچھ کام ہمارے لیے رہنے دو یہ تفصیل نہ جاننا ہی بہتر ہے۔ مختصر یوں سمجھ لو کہ یہ صرف اتفاقاً" تھا لیکن ہم نے ان جزیروں کو اپنے لیے اس قابل بنا لیا ہے کہ کوئی خاص ہی موقع درپیش آجائے تو وہ ہماری پناہ گاہ بن سکے بلکہ اگر یہ بتا دیا جائے تم سے تو غلط نہیں ہو گا کہ اگر تیسری عالمگیر جنگ شروع ہو جائے اور دنیا موت کی مٹھی میں چلی جائے تو ہم چنے افراد کے ساتھ چاہیں اپنی ایک الگ دنیا بسا سکتے ہیں چونکہ وہاں تک دنیا کی ہنگامہ خیزیوں کے اثرات نہیں پہنچیں گے۔"

میں نے آنکھیں بند کر کے گردن ہلائی اور خاموش ہو گیا۔ بہرحال منصوبہ میرے علم میں آچکا تھا اور اس کی اونچ نیچ پر ہم لوگوں نے کافی گفتگو کی۔ میں نے جیمس کارٹر اور لوئس مارشیلی کو بتایا کہ میرے ساتھ کتنے افراد موجود ہیں۔ انہوں نے اس پر اطمینان کا اظہار کیا منصوبے کی مکمل تفصیلات اب میرے علم میں آچکی تھیں باقی کام مجھے خود ہی کرنا تھا چنانچہ خلیج بوتھنیا کے ایک ایسے مقام پر جہاں دونوں جہازوں کو لوئس مارشیلی اور جیمس کارٹر کے تعلقات کی بنیاد پر برتھ ملنے والی تھی میں نے اپنے آدمی پھیلا دیئے تاکہ وہ پہلے سے اپنے کام کی تکمیل کے لیے تیار رہیں۔ حالانکہ بندرگاہ سے انہیں جہازوں پر لوئس مارشیلی کے آدمیوں کی حیثیت سے ہی شامل ہونا تھا لیکن بعد میں جو کردار انہیں سرانجام دینا تھا وہ بالکل ہی مختلف تھا اور میں نے اس سلسلے میں لوساڈریک سے بڑی تفصیلی گفتگو کی اور اسے سارا پروگرام بتایا۔ لوساڈریک مسکرا کر بولا۔

"چیف درحقیقت طویل عرصے کے بعد ہمیں ہمارے شایان شان کام ملا ہے۔"

یہ شخص اس پروگرام سے بہت مطمئن اور مسرور نظر آتا تھا۔ بہرحال اپنا اپنا طرز فکر ہوتا ہے میں اس عظیم الشان منصوبے کے ہر پہلو سے پوری طرح لطف اٹھا رہا تھا اور اب میں نے اپنے ذہن سے ہر قسم کے وسوسے نکال دیے تھے بس اب دیکھنا یہ ہے کہ تقدیر کون سے نئے گل کھلاتی ہے البتہ میں نے اس اسرائیلی شخصیت سے ملاقات سے گریز کیا جو یہاں آئی ہوئی تھی۔ ہرچند کہ میرے چہرے پر میک اپ تھا لیکن دودھ کا جلا چھاچھ پھونک پھونک کر پیتا ہے۔ میں ہر قیمت پر اس کی نگاہوں میں آنے سے بچنے کا خواہش مند تھا، جیمس کارٹر اور لوئس مارشیلی نے بھی ایسی کوئی کوشش نہیں کی جس کی بناء پر کبھی مجھے اس کے سامنے آنا پڑتا۔ ویسے بھی مجھے تو ہر طرح سے محفوظ رکھا تھا ان دونوں کو سوا انہوں نے ایسا ہی کیا۔

پھر وہ جہاز ساحل سے آلگے جنہیں ایک ناممکن یقین سفر کرنا تھا۔ ہم نے عام انسانوں کی حیثیت سے کہیں نہیں دیکھا۔ ہمارا ان سے فی الحال کوئی تعلق نہیں قائم ہو سکتا تھا لیکن ہمارے لیے جیمس کارٹر وغیرہ نے تمام انتظامات کر لیے تھے کہ ہم اپنی جہازوں سے سفر کریں۔ لوساڈریک ہر پہلو کا جائزہ لے رہا تھا اور اس کے ہونے والی گفتگو میں ہم نے یہ [illegible] کس طرح معاملات پر قابو پایا جائے گا۔ بالآخر جہازوں پر لوڈنگ شروع ہو گئی۔ عظیم الشان کرینیں ساحل پر پہنچ گئیں اور انہوں نے وہ بڑے بڑے کارٹن جو فولاد نما لکڑی کی پیٹیوں پر پیک کیے گئے تھے، احتیاط سے اٹھا اٹھا کر جہاز پر بار کرنا شروع کر دیئے۔ دونوں جہازوں کی لوڈنگ میں لوساڈریک کے آدمی ساتھ دے رہے تھے اور اب انہیں ان لوگوں کی حیثیت حاصل ہو گئی تھی، جنہیں ان جہازوں پر ہی سفر کرنا تھا لوساڈریک نے مجھے بتایا کہ بہترین قسم کا اسلحہ جو بعد میں کام آئے گا جہازوں پر

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

پہنچانے کا معقول بندوبست کرلیا گیا ہے اور لوڈنگ ختم ہوتے ہی اس کی فائنل رپورٹ پیش کردی جائے گی۔ اب وہ وقت آگیا تھا جب میں کارمن اینجلو سے رابطہ قائم کرکے اسے باقی اطلاعات فراہم کردوں۔ جب میں نے ٹرانسمیٹر پر کارمن اینجلو کو مخاطب کیا تو معمول کے مطابق اس سے رابطہ قائم ہونے میں ایک لمحہ بھی نہ لگا اس کی آواز میں بڑی چمک تھی اس نے کہا۔

"مائی ڈیئر یوں لگتا ہے جیسے تم پیدا ہی اس کام کے لیے ہوئے تھے۔ ڈیمل تو تمہاری ان بے پناہ صلاحیتوں پر انگشت بدنداں ہے بلکہ بارہا وہ مجھ سے کہہ چکی ہے کہ انکل اینجلو کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ مسٹر لائنل سنائڈر ماضی میں کوئی بہت بڑے گینگسٹر رہ چکے ہوں اور کسی وجہ سے انہوں نے اپنے گینگ سے علیحدگی اختیار کرلی ہو ورنہ ایک عام آدمی میں ایسی بے پناہ صلاحیتوں کا فقدان ہوتا ہے۔ جن صلاحیتوں کا مظاہرہ وہ کررہے ہیں۔ بات اصل میں کچھ بھی نہیں ہے لائنل سنائڈر لیکن جن شاطروں کو تم اپنی انگلیوں پر نچا رہے ہو انہوں نے زندگی میں شاید اتنا بڑا دھوکہ کبھی نہیں کھایا ہوگا۔"

"مس ڈیمل اینجلو سے میرا یہ شکوہ بیان کردیجئے کہ ایک خادم اور محبت کے جواب میں ایسے ہی شکوک کا اظہار کیا جاتا ہے۔ بدقسمتی کے علاوہ کچھ نہیں کہا جاسکتا۔"

"ارے نہیں نہیں ڈیئر یہ بھی تمہاری تعریف کا ایک پہلو تھا۔ تم برا کرم اسے بالکل محسوس نہ کرو۔"

"بہرحال آپ کہاں ہیں اس وقت؟"

"یوں سمجھو اس وقت جو تم سے گفتگو کررہا ہوں اس میں میرے اور تمہارے درمیان سوا پانچ سو گز سے زیادہ فاصلہ نہیں ہے تاہم تم مجھے تلاش کرنے کی کوشش نہ کرنا۔"

"آپ بھی تو کسی سے کم نہیں ہیں مسٹر کارمن اینجلو" میں نے کہا اور جواب میں کارمن اینجلو ہنسنے لگا پھر بولا۔

"خیر کام بڑی خوش اسلوبی سے ہورہا ہے اور میں محسوس کررہا ہوں کہ تم شاندار جارہے ہو؟"

"ہاں ابھی تک کوئی ایسی الجھن پیش نہیں آئی جو میرے لیے باعث پریشانی ہو لیکن آئندہ کا منصوبہ اب بھی میرے علم میں نہیں ہے۔"

"میری جان چونکہ اب بہت زیادہ وقت نہیں رہ گیا ہے یہاں سے روانہ ہونے کے لیے اور بظاہر اس کا کوئی جواز بھی نہیں ہے کہ میں تمہیں اپنے منصوبے کی تفصیل نہ بتادوں۔ تم لوگ یہاں سے روانہ ہوجاؤ گے ظاہر ہے تم بھی جہازوں کے ساتھ ہی ہوگے۔ کیا جیمس کارٹر اور لوئس شیلبی بھی جارہے ہیں؟"

"ہاں۔ وہ اس سلسلے میں پوری پوری دلچسپی لے رہے ہیں اور ان کا منصوبہ یہ ہے۔۔۔۔"

میں نے اس منصوبے کی ساری تفصیلات کارمن اینجلو کو بتادیں اور کارمن اینجلو ہنسنے لگا پھر بولا۔

"میں جانتا ہوں وہ دونوں بدمعاش اس بار ایک بہت بڑی رقم بنانے کے چکر میں ہیں۔ بہرحال میرا منصوبہ یہ ہے ڈیئر کہ تم لوگ روانہ ہوجاؤ گے اور میں یہاں انتظار کروں گا اس وقت کا جب یہ بات منظرعام پر آجائے کہ تم جہازوں سمیت غائب ہوچکے ہو۔ سمجھ رہے ہو نا میری بات لیکن اس سے پہلے مجھے تمہی ایک طویل سفر طے کرنا ہوگا۔ جانتے ہو کتنا طویل۔"

"جاننا چاہتا ہوں۔"

"میری سب میرین تیار ہے ان جہازوں کے تعاقب کے لیے اور میں نے بھی اپنے ذرائع کو استعمال کرکے بہت اہم لوگوں کا تعاون حاصل کیا ہے' وہ سب میرین اتنے فاصلے سے ان جہازوں کا تعاقب کرے گی کہ اس کے سگنل جہازوں پر موصول نہ ہونے پائیں' ہم وہ جگہ دیکھ آئیں گے جہاں جہازوں کو روپوش کیا جائے گا اور اس کے بعد ہم واپس آجائیں گے۔ ایک سمت حکومت مل ابیب کو اس بات کی خبر دی جائے گی کہ جہاز راستے سے غائب کرلیے گئے ہیں اور دوسری سمت کارمن اینجلو حکومت اسرائیل کو اصل حقیقت سے آگاہ کرے گا اور معاوضے کی وہ رقم خود وصول کرے گا جو حکومت اسرائیل جیمس کارٹر اور لوئس مارشیلی کو ادا کرنے والی ہوگی لیکن اس طرح جیمس کارٹر اور مارشیلی حکومت اسرائیل کی نگاہوں میں بھی آجائیں گے۔ اور اپنے اس منصوبے سے کوئی فائدہ بھی نہیں اٹھاسکیں گے۔ جب کہ ہم وہ جہاز برآمد کرکے حکومت اسرائیل کو دیں گے۔ سمجھ رہے ہو نا میری بات۔۔۔۔" میں چند لمحات خاموش رہا پھر میں نے کہا۔

"اور آپ خود کو معمولی شخصیت قرار دیتے ہیں

مسٹر کارمن اینجلو؟"

"یہ سب کچھ تمہارے تعاون سے ممکن ہوا ہے ورنہ یہ اتنا آسان نہ ہوتا اس سے مجھ دوہرا فائدہ حاصل ہوا ہے اپنے دو دشمنوں کو ختم کرنے کا منصوبہ جو میرے ذہن میں تھا وہ بھی پایہ تکمیل کو پہنچے گا اور وہ جو منافع حاصل کرکے تین حصوں میں تقسیم کرنا چاہتے تھے صرف میری اور تمہاری ملکیت ہوگا۔"

میں ہنس پڑا۔ میں نے کہا۔

"آپ نے بھی معاوضے کی بات کرڈالی۔ بہرحال میں آپ کے منصوبے سے پورا پورا اتفاق کرتا ہوں لیکن ایک اطلاع آپ کو اور دیے دیتا ہوں۔"

"کیا۔۔۔۔؟"

"ایک اور سب میرین بھی زیر سمندر ہوگی۔ یہ سب میرین لوئس شیلبی اور جیمس کارٹر کو واپس لے کر آئے گی کیونکہ بہرطور انہیں یہ ساری ذمے داریاں یہیں پوری کرنا ہوں گی۔"

"وہ گڈ' ویری گڈ۔ یہ بات تم نے سب سے زیادہ سنگین بتائی ہے۔ ہم جہازوں سے تو اپنے آپ کو محفوظ رکھ سکتے ہیں لیکن کسی سب میرین کا معاملہ ذرا مشکل ہوجائے گا خیر اس مسئلے کو بھی طے کرلیا جائے گا۔ اس اطلاع کا خصوصی طور پر شکریہ کیونکہ آگے چل کر حالات سنگین ہوسکتے تھے۔"

اس گفتگو کے بعد کارمن اینجلو سے رابطہ منقطع ہوگیا۔ میں بالکل مطمئن ہوگیا لیکن ان لوگوں کی شاطرانہ چالوں سے مجھے بڑی سستی کا احساس ہورہا تھا۔ ایک سے ایک استاد تھا سب اپنے کاموں کے ماہر اور ایسے موقع پر اگر آفتاب کمال سے رابطہ قائم ہوجاتا اور اسے بھی تمام صورت حال کا علم ہوتا تو اور لطف آتا کیونکہ وہ اس قسم کی چالوں سے بڑی دلچسپی رکھتا تھا۔

میں تمام تر صورت حال کا جائزہ لیتا رہا۔ کارٹن لوڈ ہوگئے۔ ہر طرح کی کلیرنس حاصل کرلی گئی اور اس کے بعد ایک صبح جہازوں نے اپنے لنگر اٹھادیے۔ جس میں کارٹر اور لوئس مارشیلی ایک ہی جہاز پر تھے' دوسرے جہاز پر انہوں نے مجھے نگران مقرر کیا تھا اور سارا منصوبہ پوری طرح سے ہمارے بس میں تھا کوئی ایسی مشکل پیش نہیں آرہی تھی جس کے بارے میں کسی قسم کی کوئی تشویش ہو۔ میں اپنے جہاز کے عرشے کے ایک گوشے میں کھڑا نیلے آسمان کے نیچے پھیلے ہوئے وسیع و عریض سمندر کا جائزہ لے رہا تھا کیا عجیب و غریب داستان ہے زندگی کا آغاز اس طرح ہوا تھا کہ نہ کوئی اقدار تھا نہ پابندی۔ تیمور جمال شاہ صاحب ایک سخت کیریکٹر تھے شاید انہوں نے میری تربیت میں کوئی سقم رکھا تھا کہ میری ذہنی رو معتدل نہیں رہ سکی تھی۔ اکبر جمال شاہ صاحب اور میرا دوسرا بھائی تو ذہنی طور پر ان حالات کو برداشت کرگئے تھے جن کے تحت ان کی پرورش کی جارہی تھی لیکن میں دائرے سے نکل گیا تھا اور بھٹک گیا تھا اب یہ دوسری بات ہے کہ میں نے تیمور جمال شاہ صاحب کی اس آمرانہ روش کو قبول نہیں کیا تھا جس کے تحت وہ اپنے بچوں کی پرورش کرنا چاہتے تھے پتا نہیں بات کب سے بگڑی لیکن حواس سنبھالنے کے بعد سے آج تک یا آج تک نہ سہی کم از کم اس وقت تک جب تک کہ میں تیمور جمال شاہ صاحب کی تحویل میں رہا۔ میں نے یہی محسوس کیا تھا کہ تیمور جمال شاہ صاحب آمرانہ فطرت کے مالک ہیں وہ اپنی ہر بات کے جواب میں صرف ہاں کے خواہش مند ہیں اور جہاں ان سے اختلاف کیا گیا ان کا پارہ چڑھ جاتا ہے وہ انسان نہیں غلام دیکھنا چاہتے ہیں۔ اب یہ الگ بات ہے کہ بعض لوگوں میں غلامانہ فطرت ہی نہیں ہوتی جن میں' میں بھی سرفہرست ہوں' بے شک حالات نے مجھے بہت سے معاملوں میں تعاون کرنا سکھادیا تھا لیکن اب بھی یہ محسوس کرتا تھا میں کبھی کبھی کہ اگر کوئی ایسا مسئلہ ٹکرا جائے جس میں میں غلطی پر ہوں اور کوئی اور صحیح راستے پر ہو لیکن میرا ذہن اسے قبول نہ کرپائے تو پھر کوئی مائی کا لال ایسا نہیں ہے جو مجھ سے میری ناپسندیدہ بات منوا سکے۔ ایک مزاج بن چکا تھا اسی طرح جی سکتا تھا اگر راستے بدل کر گوشہ نشین ہوجاؤں تو جینا مشکل ہوجائے۔ کبھی کبھی ذہن گرد آلود ہوجاتا تھا اور ان لمحات میں خود کو سنبھالنا مشکل ہوجاتا تھا۔ اس وقت بھی ایسی ہی کیفیت کا شکار تھا۔ نگاہیں کسی ایسی شخصیت کی تلاش میں بھٹک رہی تھیں جن سے ملاقات کرکے کچھ باتیں کی جائیں تاکہ ذہن ہٹے۔ پھر ایک چہرہ نظر آیا جسے دیکھ کر میں چونک پڑا۔ میں تعجب سے اسے دیکھنے لگا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

دل بری طرح دھڑکنے لگا تھا' اب یہ کہنا تو ایک عجیب سی بات ہے' کیونکہ آپ' جتنا میں اپنے بارے میں جانتا ہوں اتنا ہی میرے بارے میں جان چکے ہیں' میں خوفزدہ کسی سے نہیں ہوتا' ہاں زندگی میں کچھ کردار بے شک ایسے ملے جنہوں نے مجھ پر اپنا اثر جمالیا اور میں ان سے بچنے کی کوششیں کرتا رہا۔ طویل عرصے کے بعد ارل سینڈنا اسی قسم کی شخصیت ثابت ہوئی تھی جس نے مجھے اپنے آپ سے دور رہنے پر مجبور کردیا تھا اور یہ سارا کھیل میں نے اس کی نگاہوں سے محفوظ رہنے کے لیے کھیلا تھا۔ اس وقت جو شخصیت مجھے نظر آئی تھی وہ ارل سینڈنا کے علاوہ اور کوئی نہیں تھی' میں خواب و خیال میں بھی یہ نہیں سوچ سکتا تھا کہ سمندر کے بیچوں بیچ ایک ایسی جگہ مجھے یہ خوفناک عورت نظر آسکتی ہے لیکن میری آنکھیں دھوکہ بھی نہیں کھا رہی تھیں' وہ ارل سینڈنا ہی تھی اور مسکراتی نگاہوں سے مجھے دیکھ رہی تھی' اس نے کالے رنگ کا ایک ڈھیلا ڈھالا لبادہ سا پہنا ہوا تھا جس میں وہ بے حد حسین نظر آرہی تھی' میری کیفیت درحقیقت اس وقت ایسی ہی ہوگئی تھی جیسے بلی کے سامنے چوہا ساکت رہ جاتا ہے' ارل سینڈنا مجھے مسکراتی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی پھر وہ قدم قدم آگے بڑھی اور میرے نزدیک پہنچ گئی پھر اس نے دلاویز آواز میں کہا۔

"ہیلو۔"

"ہیلو۔" میرے منہ سے مشینی انداز میں نکلا۔

"اب یہ تو تم کہہ نہیں سکتے ڈیئر کہ تم مجھے پہچانے نہیں۔" مجھے اس کے سامنے اس طرح خوفزدہ ہوتے ہوئے شرمندگی کا سا احساس ہوا اور میں نے جہانگیر جمال شاہ کو آواز دی اس جہانگیر جمال شاہ کو جس نے زندگی کو ایک کھیل سمجھا تھا اور کبھی موت سے خوفزدہ نہیں ہوا تھا' آخر اس وقت میں اس کیفیت کا شکار کیوں ہوگیا ہوں۔ تب میں نے خود کو سنبھال لیا اور مسکرا کر کہا۔

"نہیں مائی ڈیئر ارل سینڈنا' بھلا یہ میں کیسے کہہ سکتا ہوں۔"

"گڈ ویری گڈ' تمہارے اندر جرات ہے' ذہانت ہے اعلیٰ کارکردگی ہے اور یقین کرو میں اس سے بہت متاثر ہوئی ہوں ورنہ میں کسی کے بارے میں اتنا زیادہ نہیں سوچتی۔"

"تھینک یو' ارل سینڈنا۔"

"خوب کھیل' کھیل رہے ہو۔ تمہیں تائید حیرت ہو اظہار نہ کرو تو دوسری بات ہے کہ میں تمہارے اس کھیل کے بارے میں سب کچھ جانتی ہوں بہت خوفناک کھیل ہے لیکن چھوڑو ڈارلنگ کن چکروں میں پڑے ہوئے ہو' دنیا اتنی غیر دلکش نہیں ہے اس میں زندگی کے لیے اور بھی بہت سے لوازمات ہیں۔"

"ارل سینڈنا اگر میں یہ اعتراف نہ کروں کہ اس وقت تمہیں دیکھ کر مجھے بے حد حیرت ہوئی ہے تو یہ جھوٹ ہوگا۔"

"ہاں یہ ہونا چاہیے' بات یہ ہے مسٹر جہانگیر جمال شاہ کہ میں جو جس شخص سے متاثر ہوجاتی ہوں اس کا کھوج لگانے کا شوق' میرا بچپن کا شوق ہے' تمہارے بارے میں سب کچھ معلوم کرچکی ہوں بس یوں سمجھ لو اتنا جتنا تم ہو۔"

"گڈ۔"

"تمہارے والد تیمور جمال شاہ' بھائی' وہ عورت جو کچھ عرصے تمہاری بیوی رہ چکی ہے اور اس کے بعد موساد کے "زیڈ" کے ہاتھوں ہلاک ہوگئی' تمہاری وہ شخصیت جو تم نے بیروت میں حاصل کی اور اس کے بعد تمہارے کارنامے' بات اصل میں یہ ہے کہ میں تمہاری سوچ سے بھی اونچی ہوں' اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ موساد کی سربراہی میری حد ہے تو مخلصانہ طور پر تمہیں اس بارے میں بتاؤں کہ ایسی بات نہیں ہے' موساد کی سربراہی میرے شوق کا ایک شعبہ ہے حد نہیں ہے سمجھے' میں ان لوگوں کے لیے کام کررہی ہوں اور کرتی رہوں گی لیکن میری اصلیت وہ بھی نہیں جانتے' تم یقین کرو میں ان جیسے بے شمار لوگوں کے لیے کام کرتی ہوں' کیا خیال ہے ڈیئر یہاں رکو گے یا چلا جائے؟"

میں اس کے سوال کا کوئی جواب نہیں دے سکا' اس کا ایک ایک لفظ میرے ذہن میں دھماکے کررہا تھا اور میں شدید حیرت میں مبتلا تھا' کمبخت اتنا جان چکی ہے' میرے بارے میں جو الفاظ اس نے ادا کیے ہیں وہ میری زندگی کے بھیانک ترین الفاظ ہیں' میں نے کہا۔

"میں درحقیقت تم سے بہت متاثر ہوں ارل سینڈنا اس وقت بھی تم نے مجھے پہچان لیا حالانکہ میرے چہرے پر بہترین میک اپ ہے۔"

"میری آنکھوں کا یہ عنابی رنگ غیر قدرتی نہیں ہے میں تمہیں پہلے بھی بتا چکی ہوں یہ ایک قدرتی تحفہ ہے جس سے میں بہت کچھ دیکھ لیتی ہوں اس سے زیادہ تفصیل نہیں بتاؤں گی' آؤ یہاں سے چلیں۔"

"لیکن..... کہاں؟"

"اب میرے مل جانے کے بعد بھی تم اسی چکر میں پڑے رہو گے اور جانتے ہو کہ میں تمہیں یہ سب کچھ نہیں کرنے دوں گی۔" میں گہری نگاہوں سے اسے دیکھتا رہا۔

کیا کرنا چاہیے' کیا نہیں کرنا چاہیے مجھے اس کا بھی اندازہ تھا کہ وہ مافوق الفطرت شخصیت ہے اور یہاں اس سے جنگ و جدل میرے کام نہیں آئے' ایک عجیب الجھن میں پھنس گیا تھا۔ اس نے کہا۔

"سمجھ رہے ہو نا تم' تسلیم کرتے ہو میری بات کو یا پھر کچھ اور ارادہ ہے۔؟"

"فرض کرو ارل سینڈنا اگر میں نہ جانا چاہوں تو۔"

"تب بھی تمہیں میرے ساتھ چلنا ہوگا۔"

"اگر تم اس منصوبے سے واقف ہوچکی ہو تو مجھے اس کی تکمیل کرنے دو۔"

"نہیں ڈیئر اس طرح میرا عمدہ بھی خراب ہوتا ہے' میں یہ تو کرسکتی ہوں کہ ایک لمحے کے اندر اندر ان جہازوں کو تباہ و برباد کردوں لیکن جو کچھ تم کرنا چاہتے ہو اگر وہ کر گزرو گے تو میری اپنی شخصیت کچھ بھی نہیں رہے گی۔"

"اوہ پھر؟"

"آؤ یہاں سے چلتے ہیں۔"

"یہاں سے؟"

"ہاں۔"

"تم تو جاسکتی ہو' کیا میرے لیے بھی اس کے امکانات ہیں۔"

"ہاں ہیں۔"

"وہ کیسے؟"

"مجھ پر چھوڑ دو۔"

"پھر بھی مجھے بتاؤ تو سہی۔"

"ضد کرنے کی ضرورت نہیں جمال شاہ آؤ میرے پاس آؤ۔"

"سوری' میں چاہتا ہوں کہ تم اپنے ذرائع سے مجھے لے چلو۔"

"اوکے۔" اس نے کہا اور دونوں ہاتھ سامنے کردیے۔

اچانک ہی میں نے اس کی انگلیوں سے لکیر سا دھواں خارج ہوتے ہوئے دیکھا' ہلکا سا دھواں جس کا کوئی رنگ نہیں تھا' بس ایک احساس کی مانند وہ میرے جسم کے گرد چھا گیا اور میں دھوئیں کے حصار میں قید ہوگیا۔ دفعتاً میں نے ارل سینڈنا کو اپنی نگاہوں سے غائب ہوتے ہوئے دیکھا اور حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر رہ گیا' دھوئیں کے اس حصار کو میں نے ابھی کسی خاص کیفیت میں محسوس نہیں کیا تھا لیکن ایک دم مجھے احساس ہوا جیسے میرا وجود بھی اسی دھوئیں میں تحلیل ہوتا جارہا ہے میں نے اپنے ہاتھ پاؤں چلائے لیکن اس طرح بے جان ہوگیا جیسے میرا جسم میرے قبضے ہی میں نہ ہو' بس ایک لمحہ میں نے پلکیں جھپکائی تھیں کہ ماحول بدل گیا' نہ سمندر تھا' نہ وہ جہاز جس پر میں سفر کررہا تھا مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میرے اردگرد خلا ہو میرے جسم کا کوئی وزن نہ ہو' ایک عجیب سی کیفیت دل پر محسوس ہورہی تھی' میں اسے ناخوشگوار کیفیت نہیں کہہ سکتا تھا لیکن جو چیز سمجھ میں نہ آئے وہ خوشگوار بھی نہیں ہوتی' بہرطور یہ کیفیت تھوڑی دیر طاری رہی اور اس کے بعد میں نے محسوس کیا کہ میں کسی عمارت میں ہوں' ایک عجیب وغریب عمارت جو بہت وسیع ہال کی شکل رکھتی تھی اس ہال میں نجانے کیا کیا کچھ تھا ابھی بصارت اس قابل نہیں ہوئی تھی کہ دیکھے اور ذہن کے پردوں کی اس کے تصویر پہنچاوے کچھ عجیب سے احساسات دل میں جنم لے رہے تھے' سوچنے سمجھنے کی قوت شاید کچھ دیر کے لیے سوگئی تھی۔ میں نے آنکھیں بند کرلیں اور میرا سر پیچھے کو ڈھلک گیا۔ عقب میں کرسی کی پشت تھی اور اتنی اونچی کہ میرا سر اس جالگے اس طرح آنکھیں بند کرنے سے بڑا سکون محسوس ہوا تھا۔ میں کافی دیر تک اسی طرح آنکھیں بند کیے بیٹھا رہا' اب یہ احساس ہورہا تھا کہ میں کسی آرام دہ کرسی پر بیٹھا ہوا ہوں۔ نجانے کیسے کیسے مراحل ان چند لمحات میں مجھ پر گزر گئے تھے' ذہنی قوتیں واپس آگئیں' میں نے آنکھیں کھول کر سامنے دیکھا انتہائی نفیس شیشے کے بڑے بڑے جار بنے ہوئے تھے اور ان میں سے بعض جاروں میں کچھ لوگ کھڑے ہوئے

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

نظر آرہے تھے اپنے شاندار لباسوں میں ملبوس لیکن ساکت وجامد' میں حیرانی سے اس ماحول کو دیکھنے لگا' جار اس ہال نما جگہ کی چھت تک چلے گئے تھے اور ان کے اوپری حصے بالکل چھت میں پیوست تھے' میں حیرانی سے اپنے اطراف میں دیکھنے لگا پھر بائیں سمت نظر پڑی تو میں نے ارل سیڈنا کو دیکھا جو بڑے اطمینان سے ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی مسکرا رہی تھی۔ میں حیرت زدہ انداز میں کھڑا ہوگیا۔ ارل سیڈنا نے کہا۔

"کرسی آگے گھسیٹ لاؤ تاکہ ہمارے تمہارے درمیان عمدگی سے گفتگو ہوسکے۔"

میں اب یہ تو محسوس کرچکا تھا کہ ارل سیڈنا مجھ پر مکمل طور سے حاوی ہوگئی ہے اور اس سے کسی قسم کا انحراف حماقت کے سوا کچھ نہیں ہے۔ چنانچہ میں اس نے کی ہدایت پر عمل کیا' قریب پہنچا تو وہ بولی۔

"تھینک یو۔"

"کس بات کا ارل سیڈنا؟"

"تعاون کا۔"

"تعاون۔" میں نے پھیکی سی ہنس کے ساتھ کہا۔ "میں اس وقت کی بات کررہی ہوں۔"

"بہرحال۔"

"بہرحال کیا؟"

"میرا مطلب ہے کہ بہرحال تم مجھے میری منزل سے ہٹا کر یہاں تک لانے میں کامیاب ہوگئی ہو۔"

"میں ہمیشہ وہ قدم اٹھاتی ہوں جو کامیاب ہوسکے۔"

"کبھی ایسا نہیں ہوا کہ تمہیں ناکامی ہوئی ہو؟"

"ہوئی ہے' بارہا ہوئی ہے۔"

"اس وقت تمہاری کیا کیفیت ہوتی ہے؟"

"بہت جھلا جاتی ہوں۔"

"کیا کرتی ہو اس کے بعد؟"

"اپنی ناکامی کو کامیابی میں بدلنے میں مصروف ہوجاتی ہوں۔"

"گڈ۔"

"اپنے ہی سلسلے میں لے لو' تم نے' اس میں کوئی شک نہیں کہ مجھے بڑی کامیابی سے شکست دی تھی۔"

"کب؟"

جانے دو ان باتوں کی یاد دلاؤ گے تو موڈ آف ہوجائے گا۔"

"خیر یہ الفاظ میرے لیے اعزاز ہیں۔"

"نہیں اب میں نے تمہارا وہ اعزاز چھین لیا ہے۔"

"ہاں مجھے اس کا احساس ہے۔"

"نہیں جہانگیر جمال شاہ یہ غلط بات ہے۔"

"کیا؟"

"تم فوراً ہی ہتھیار ڈال دیتے ہو۔"

"میرا بھی ایک مزاج ہے ارل سیڈنا' اگر تم مجھ سے اتنی زیادہ واقفیت کا اظہار کرتی ہو تو میرے مزاج سے بھی آشنائی ہوگی تمہیں۔"

"بتادو۔"

"جب کوئی بات میری سمجھ میں نہیں آتی اور میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ دوسرا مجھ پر سبقت حاصل کرچکا ہے تو اسے تسلیم کرلیتا ہوں۔"

"خیر یہ بات اچھی بات ہے بلکہ یوں سمجھ لو کہ یہ بات دوستی کی بنیاد ہی بن جاتی ہے۔"

"ہوں' یہ کونسی جگہ ہے؟"

"یہ میرا گھر ہے۔"

"تمہارا گھر؟"

"ہاں گھر وہی ہوتا ہے جہاں انسان اپنے آپ کو مطمئن اور محفوظ سمجھے' یوں سمجھ لو میں نے یہ گھر بنایا ہے۔"

"کونسے شہر میں ہے؟"

"کوئی شہر نہیں ہے' یہ صرف میری مملکت ہے۔"

"اچھا یہ تو مجھے آج ہی معلوم ہوا کہ تم میری مملکت کی سربراہ ہو۔" جواب میں وہ ہنس پڑی پھر بولی۔

"میری مملکت ان مملکتوں کی طرح احمقانہ نہیں ہے جو دنیا بھر میں پھیلی ہوئی ہیں۔"

"کیوں؟"

"ظاہر ہے سربراہ بن کر دنیا بھر کی مصیبتیں مول لے لی جاتی ہیں' میری یہ مملکت بہت تھوڑے سے افراد پر مشتمل ہے اور یہ وہ سارے لوگ ہیں جن کے دل میں نہ میرے لیے کوئی برائی ہے نہ بغاوت کا کوئی احساس' وہ سب مجھ سے محبت کرتے ہیں سب میرے ساتھی ہیں اچھے ساتھی۔"

"علاقہ تو کوئی ہوگا؟"

"ہاں علاقہ کوئی نہ کوئی ضرور ہوتا ہے لیکن اس علاقے کو تم کوئی نام نہیں دے سکتے۔"

"تجسس کی بات ہے یا پھر تم بتانا نہیں چاہتی۔"

"جو کچھ بھی سمجھ لو۔"

"گڈ' یہ کون لوگ ہیں جو سامنے پتھرائے ہوئے کھڑے ہیں؟"

"پتھرائے ہوئے نہیں کھڑے یہ سب زندہ افراد ہیں۔"

"ٹھیک ہے' وہ تو صحیح ہے لیکن ان کے جسموں میں جنبش تک نہیں ہے۔"

"یہ زندہ ہونے کے باوجود زندہ نہیں ہیں۔"

"کیا مطلب؟"

"قیدی ہیں میرے۔"

"تمہارے قیدی زندہ نہیں ہوتے؟" میں نے پوچھا اور جواب میں وہ ہنس پڑی۔

"آؤ تمہیں دکھاؤں۔" میں دلچسپی سے اٹھ کھڑا ہوا اور وہ مجھے ساتھ لیے ہوئے شیشے کے اس جار کے قریب پہنچ گئی یہ اندازہ اب میں بھی لگا چکا تھا کہ وہ اپنی اس حیثیت میں ہے' یعنی اگر اسے چھونے کی کوشش کی جائے گی تو اس میں کامیابی نہیں حاصل ہوگی' چنانچہ میں خاموشی سے اسے دیکھتا رہا جار کے قریب پہنچ کر اس نے کہا۔

"یہ مٹل فرنانڈس ہے' دنیا کا بہت بڑا مجرم' بڑی عجیب وغریب صفات کا مالک' یہ ہیروس ہے' یہ گاگن' یہ بیرینو' یہ تمام کے تمام وہ لوگ ہیں جو اپنا ایک نام رکھتے تھے یا رکھتے ہیں یہ اب بھی دنیا کے مختلف گوشوں میں موجود ہیں لیکن اپنی حیثیت سے بالکل الگ ہوکر' میں نے انہیں اپنا قیدی بنالیا ہے اور ان کا عکس اس دنیا میں بھیج دیا ہے لیکن وہ اپنی ذات سے اتنے مختلف ہوگئے ہیں تمہیں ہنسی آئے گی اس بات پر کہ یہ بارینو نامی شخص میرا مطلب ہے یہ جو اس جار میں موجود ہے' پہلے ایک بہت بڑا مجرم تھا لیکن اس وقت یہ ایک جرح کا پادری ہے اور وہاں انسانیت کا درس دیتا ہے۔"

"کیا تمہاری بات میری سمجھ میں آرہی ہے۔" میں نے سوال کیا اور وہ ہنس پڑی۔

"نہیں آرہی ہوگی۔"

"پھر تم وہ الفاظ کیوں کہہ رہی ہو جو میری سمجھ میں نہ آرہے ہوں۔"

"سمجھانے کا بھی ایک طریقہ ہوتا ہے۔"

"لیکن اس طریقے سے مجھے فائدہ نہیں حاصل ہورہا۔"

"ہوجائے گا' ہوجائے گا جلد بازی کسی بھی چیز میں اچھی نہیں ہوتی۔"

"تم کہتی ہو کہ یہ تمہارے قیدی ہیں اور تم یہ بھی کہتی ہو کہ یہ اس دنیا میں آزادانہ طور پر پھر رہے ہیں۔"

"ہاں' یہی میرا فن ہے' یہ میری خوبی ہے' یہ میرا طریقہ کار ہے' میرا تجربہ ہے' میری سائنس ہے۔"

"یعنی... یعنی۔"

"بتاتی ہوں تمہیں' یہ میرے مخالف رہ چکے اور انہوں نے مجھ پر کاری ضربیں لگائی ہیں جہاں میرے ذہن پر ضرب کاری لگتی ہے وہیں میری توجہ ہوجاتی ہے ورنہ عام لوگوں کو میں لفٹ نہیں دیتی' جیسے تم۔"

"اوہ۔"

"ہاں۔"

"تو پھر آگے تو بتاؤ آگے کیا ہوا؟"

"آگے یہ ہوا کہ میں ان لوگوں کو اس طرح یہاں لے آئی جس طرح تمہیں لائی ہوں۔"

"اوہ پھر۔"

"اور میں نے انہیں یہاں قید کردیا۔"

"تو پھر یہ دنیا میں کیسے چلے گئے؟"

"دنیا میں' تمہیں اس کا علم ابھی ہوجائے گا' میں تمہیں بتائے دیتی ہوں' دیکھو تم یہاں موجود ہو یہاں آچکے ہو میں ایک خاص ذریعے سے تمہارے وجود کو دو حصوں میں تقسیم کردوں گی' تمہارا عکس یہاں رہ جائے گا لیکن اس عکس کے ساتھ تمہاری ذہنیت تمہاری فطرت تمہارا انداز سب کچھ اس جگہ قید ہوگا لیکن تمہارے مزاج کا ایک حصہ میں تمہارے پاس رہنے دوں گی اور وہ حصہ واپس چلا جائے گا جہاں بھی تم جانا چاہو گے تم ایک خاص مزاج کے انسان ہو اور اسی مزاج میں زندہ رہ سکتے ہو' اگر تمہیں اس سے مختلف ماحول مل جائے گا تو شاید تمہاری زندگی ہی ختم ہوجائے' میں تمہارے عکس کو یہاں قید کرکے تمہاری شخصیت کو دنیا کے حوالے کردوں گی اور تم وہاں اپنے طور پر عمل کروگے پھریوں ہوگا کہ جب مجھے فرصت ملے گی میں تمہیں واپس بلالوں گی اور تمہاری شخصیت تمہیں دے دوں گی' اصل میں میری مصروفیات مجھے اس کا موقع

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

نہیں دیتیں کہ میں اور بہت سے کام اپنے سر لے لوں' اس لیے عارضی طور پر میں اپنے ان دشمنوں کو جن سے میں نمٹنے کا ایک ارادہ رکھتی ہوں اس طرح محفوظ کرلیا کرتی ہوں' بعد میں میرے اور ان کے درمیان حساب کتاب ہوجاتا ہے' تمہیں بھی اب سے چند لمحات کے بعد اس ایک جار میں بند کردیا جائے گا اور جب مجھے فرصت ملے گی تو میں تمہیں واپس بلالوں گی' تمہاری شخصیت تمہیں دے دوں گی اور تمہیں تمہاری مرضی کے مطابق اس جگہ پہنچادوں گی جہاں تم جانا چاہو اور اس کے بعد تم سے کہوں گی کہ آؤ اب مجھ سے مقابلہ کرو مجھے فرصت ہے۔"

میں پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا' میرا ذہن اس کے یہ الفاظ قبول کرنے کو تیار نہیں تھا لیکن جو کچھ میری نگاہوں کے سامنے تھا اور ارل سیڈنا کی جو شخصیت تھی اس سے یہ احساس ہوتا تھا کہ کمبخت جو کچھ کہہ رہی ہے کہیں واقعی کرکے ہی نہ دکھادے بہرحال اب تو تقدیر کا مسئلہ تھا' تقدیر نے اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمیشہ میری مدد کی تھی لیکن بہرحال جو کچھ اب وہ کہہ رہی ہے اگر یہ ہوگیا تو نہیں سمجھتا کہ آئندہ میری شخصیت میری کیفیت کیا ہوگی ارل سیڈنا نے کہا۔

"کیا تم اس دلچسپ ماحول کو قبول نہیں کرتے' تسلیم نہیں کرتے؟"

"نہیں ارل سیڈنا تمہاری شخصیت کو تو میں نے ہمیشہ ہی تسلیم کیا ہے۔"

"بہت بہت شکریہ مائی ڈیئر جہانگیر جمال شاہ بہت بہت شکریہ۔ اب اس کے لیے نہ تو میں تمہارے ساتھ کوئی زیادتی کروں گی اور نہ تمہیں کسی مشین پر لے جاؤں گی' میری مشینیں خود بخود چل کر میرے پاس آتی ہیں' دیکھو اس طرف دیکھو۔" میں نے گھوم کر دیکھا' درحقیقت ایک عجیب وغریب مشین ٹرالی پر گردش کرتی ہوئی اس طرف آرہی تھی' اسے نہ کوئی آپریٹ کررہا تھا اور نہ کوئی ریموٹ کنٹرول تھا بس وہ ایک بڑے سے دروازے سے نکلی تھی اور اندر داخل ہورہی تھی اس کے سامنے کیمرے کا سا لینس لگا ہوا تھا' میں اسے بھی اسی انداز میں دیکھتا رہا اس کا مجھے اندازہ ہوگیا تھا کہ یہاں میری کوئی جدوجہد کارگر نہیں ہوسکتی اور مجھے بالکل ہی مفلوج ہونا پڑے گا' اس سے پہلے کہ میں اس بارے میں بہتر انداز میں سوچ بھی سکتا اچانک ہی مشین سے کچھ شعاعیں سی خارج ہونے لگیں' جنہوں نے ایک لمحے میرے اطراف میں حصار کرلیا' میں ہر اس کام کے لیے تیار تھا جس کے بارے میں اس نے مجھ سے کہا تھا اور ایک عجیب سی بے بسی کا احساس میرے دل کو ہورہا تھا۔ شعاعیں کچھ دیر میرے گرد قائم رہیں اور اس کے بعد رفتہ رفتہ میری آنکھیں بند ہوتی چلی گئیں' مجھے یوں لگا جیسے میرا ذہن سوتا جارہا ہو پھر نجانے کب تک یہ انوکھی نیند مجھ پر طاری رہی اور اس کے بعد رفتہ رفتہ حواس جاگے' سامنے سمندر کی لہریں ساحل سے سر پٹخ رہی تھیں دور دور تک ریت کے خاموش ٹیلے بکھرے ہوئے تھے اور ان کے درمیان کہیں زندگی کا وجود نظر نہیں آرہا تھا' میں اطمینان بھری نگاہوں سے لہروں کا یہ کھیل دیکھتا رہا پھر مجھے کسی گاڑی کے انجن کی آواز سنائی دی اور میری نگاہیں غیر اختیاری طور پر گھوم گئیں' نیلے رنگ کی ایک لمبی کار مجھ سے کچھ فاصلے پر رکی تھی اور اس سے دو افراد نیچے اترے تھے۔ خوب صورت اسکرٹ میں ملبوس ایک لڑکی اور سفید رنگ کے کوٹ پتلون میں ملبوس مرد' لڑکی نوجوان تھی اور خوب صورت نظر آرہی تھی اس کے براؤن بال ہوا سے اٹھکیلیاں کررہے تھے۔ مرد منجھے سر کا مالک تھا لیکن اس کے اطراف میں ایک عجیب سی جھالر پڑی ہوئی تھی۔ دونوں ساحل کی جانب چل پڑے اور پھر لہروں سے بچ بچ کر چہل قدمی کرتے رہے' میں انہیں دیکھتا رہا اس جوڑے کا آپس میں کیا رشتہ ہوسکتا ہے' باپ بیٹی تو لگتے نہیں چونکہ لڑکی کے نقوش باپ کے نقوش سے بالکل مختلف تھے اور اس کی چال میں ایسا انداز تھا جیسے اس معمر شخص سے اسے کوئی خاص دلچسپی نہ ہو' شاید زندگی کا کوئی اہم فیصلہ کرنے کے لیے وہ اس ویران ساحل پر آئے ہیں' نجانے کون ہیں' بہرحال ہوں گے کوئی جہنم میں جائے' مجھے اس سے کیا۔ میں پھر لہروں کی جانب متوجہ ہوگیا۔ نجانے کیوں وہ دونوں میری جانب چل پڑے' آہستہ آہستہ ان کے قدم مجھ تک پہنچ کر رک گئے' وہ مجھے پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔ میں نے بھی انہیں تعجب سے دیکھا اور لڑکی میرے نزدیک بیٹھ گئی۔

"اوہ مائی گاڈ' اوہ مائی گاڈ۔" اس نے حیرت بھرے

انداز میں کہا۔ میں تعجب کی نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا' تب وہ آہستہ سے بولی۔

"اور کیا تم یہ اعتراف نہیں کروگے کہ تم فلیک ہو' فلیک گولڈن؟" اس نے کہا۔

میں اس کے الفاظ پر حیران سا ہوگیا' میں نے غور کیا اور سوچا کہ کیا میں فلیک گولڈن ہوں لیکن مجھے یاد نہیں آیا کہ میں فلیک گولڈن ہوں یا کوئی اور مگر میں ہوں کون۔؟"

لڑکی نے معمر شخص سے کہا۔

"کیا میں غلط کہہ رہی ہوں؟"

"اوہ مائی گاڈ' مم.....میں' میں یہ' یہ سب کچھ ہاں یقینی طور پر یہ فلیک ہی ہے اوہ مائی ڈیئر فلیک فلیک' مجھے پہچانو میں لوئیس ہاروے ہوں لوئیس ہاروے۔"

میں نے بے خیالی کے انداز میں شانے ہلائے۔ لڑکی بھک کر بولی۔

"کیا تم اس بات سے انکار کروگے کہ تم فلیک نہیں ہو؟"

"شاید میں انکار نہ کروں۔"

"تائس ویری نائس۔ بڑی خوشی ہوئی ہے تم سے مل کر۔ اوہ مائی ڈیئر فلیک تمہیں اندازہ نہیں تھا کہ۔"

بڑا عجیب سا انداز تھا یہ' کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا وہ لوگ خود کو سنبھال رہے تھے اور بہت زیادہ خوش نظر آرہے تھے۔ مسٹر ہاروے نے جھک کر میرا بازو پکڑتے ہوئے کہا۔

"اٹھو یہاں کیوں بیٹھے ہوئے ہو۔ تمہاری نئی زندگی تمہارا انتظار کررہی ہے فلیک تم نہیں سمجھتے کہ تمہارے مل جانے سے ہم لوگ کس قدر خوش ہوئے ہیں۔"

لڑکی نے کہا۔ "مجھے یوں لگتا ہے مسٹر ہاروے جیسے فلیک ذہنی طور پر کھویا کھویا سا ہے' جیسے وہ اپنی صحیح ذہنی قوتوں میں نہ ہوں بلکہ اس کا انداز اس کی آنکھیں۔"

"سب ٹھیک ہوجائے گا برٹیا سب ٹھیک ہوجائے گا تم پریشان کیوں ہورہی ہو۔ آؤ مائی ڈیئر فلیک آؤ' تمہارا یہاں بیٹھے رہنا کسی طور مناسب نہیں ہے اٹھو پلیز اٹھو۔"

میں خاموشی سے اٹھ گیا۔ ذہن بالکل ہلکا ہلکا تھا۔ طبیعت پر کوئی بوجھ بھی نہیں تھا بدن میں چستی تھی اور کوئی پریشانی دل و دماغ میں نہیں تھی۔ وہ لوگ اگر مجھے فلیک کے نام سے مخاطب کررہے ہیں تو یقینی طور پر میں فلیک ہی ہوں گا اپنا نام بھول گیا ہوں' ہاں شاید میرا نام فلیک ہی ہے۔

میں ان لوگوں کے ساتھ آگے بڑھا۔ وہ لوگ مجھے اس نیلی خوب صورت کار کی طرف لے گئے تھے پھر انہوں نے مجھے کار کے پچھلے حصے میں بٹھایا۔ لڑکی جس کا نام برٹیا لیا گیا تھا میرے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔ اس کے بدن سے ایسی لطیف خوشبو اٹھ رہی تھی کہ میں گہری گہری سانسیں کھینچ کر اس خوشبو کو اپنے سینے میں اتارے بغیر نہ رہ سکا۔ اس نے مسکراتی نگاہوں سے مجھے دیکھا اور بولی۔

"یہ خوشبو اچھی لگ رہی ہے تمہیں۔؟"

"ہاں" میں نے جواب دیا۔

"تمہیں یاد ہے تم ہمیشہ ہی یہ خوشبو پسند کرتے تھے اور میں تمہاری خواہش پر اس خوشبو کو استعمال کرتی تھی۔"

مجھے یاد نہیں آسکا کہ کب میں اس خوشبو کو پسند کرتا تھا' مجھے تو برٹیا بھی یاد نہیں تھی ناہی میں لوئیس ہاروے کے بارے میں کچھ جانتا تھا ناہی مجھے یہ پتا تھا کہ ساحل سمندر پر میں کیا کررہا تھا۔ بہت سی باتیں نہیں تھیں لیکن جب کوئی بات یاد نہ ہو تو اس پر بحث کرنے سے کیا حاصل۔ مسٹر ہاروے کار ڈرائیو کرتے رہے اور اس کے بعد کار ایک خوب صورت سے ہوٹل کے کمپاؤنڈ میں داخل ہوگئی۔

مسٹر ہاروے نیچے اتر آئے۔ برٹیا بھی نیچے اتری اور اس نے مجھ سے کہا۔

"آؤ فلیک۔"

میں خاموشی سے نیچے اتر آیا اور ان کے ساتھ چلتا ہوا لفٹ میں داخل ہوا۔ لفٹ نجانے کون سی منزل پر رکی تھی' بہرحال مجھے اس کا کوئی اندازہ نہیں تھا۔ راہداری میں اتر کر ہم ایک خوب صورت سے کمرے کے دروازے پر پہنچے۔ مسٹر ہاروے نے کہا۔

"برٹیا تم انہیں اپنے ساتھ ہی رکھو۔ کچھ چیزوں کی ضرورت ہوگی ان کے لیے۔ میرا خیال ہے میں خریداری کرلوں۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"آپ رہنے دیجئے مسٹر ہاروے' میں خود ہی یہ سارے انتظامات کرلوں گی۔"

"پھر بھی فوری طور پر تو ضرورت ہوگی۔ دیکھو تو سہی حلیہ کتنا خراب ہے اس فائیو اسٹار ہوٹل میں کم از کم حلیہ تو درست کرنا ہی پڑے گا۔"

"اچھا تو ٹھیک ہے آپ انتظام کرلیجئے۔" برٹیا نے کہا اور مجھے ساتھ لیے کمرے میں چلی گئی۔

بہت وسیع اور شاندار کمرا تھا' اس نے محبت بھرے انداز میں میرے شانوں پر دباؤ ڈال کر مجھے بستر پر بٹھادیا۔

"تمہاری کیفیت سے یہ اندازہ ہوتا ہے ڈارلنگ کہ تمہاری ذہنی حالت ٹھیک نہیں ہے' کیا تمہیں کچھ احساس ہوتا ہے اس کا۔"

میں الجھی ہوئی نگاہوں سے اسے دیکھتا رہا۔ پھر میں نے کہا۔

"نہیں مس برٹیا۔ مجھے اپنی حیثیت کا کوئی احساس نہیں ہے لیکن مجھے کچھ ہوگیا ہے شاید میں کچھ بھول گیا ہوں۔"

"آہ ہمارا بھی یہی خیال ہے ورنہ آپ اتنے عرصے گم نہیں رہ سکتے تھے آپ ضرور واپس آجاتے۔ کیا آپ مسٹر لوئس ہاروے کو بھی نہیں جانتے۔"

"معذرت چاہتا ہوں اگر انکار کروں گا تو آپ کو دکھ ہوگا لیکن یہ ایک سچائی ہے کہ آپ نے ہی مجھے میرا نام بتایا ہے۔ ورنہ شاید میں تو اپنا نام بھی بھول گیا تھا۔"

برٹیا نچلا ہونٹ دانتوں میں دبا کر پرخیال انداز میں گردن ہلانے لگی پھر بولی۔

"اچھا جاؤ غسل کرلو۔ فی الحال ہمارے پاس تمہارے لیے دوسرا لباس نہیں ہے لیکن مسٹر ہاروے اس مقصد کے لیے گئے ہیں ہوسکتا ہے تمہاری واپسی سے پہلے وہ آجائیں' کیونکہ ہوٹل کے نیچے ڈیوٹی فری شاپ میں بہت سی چیزیں مل جایا کرتی ہیں اوکے ڈیئر جاؤ فکر مت کرو لباس تبدیل کرلو۔ میرا مطلب ہے غسل کرلو۔ لباس ابھی آجائے گا۔"

میں نے اس کی ہدایت پر عمل کرنے میں کوئی قباحت نہ سمجھی اور ہوٹل کے شاندار کمرے سے ملحق باتھ روم میں داخل ہوگیا۔ فائیو اسٹار ہوٹل کے شاندار کمرے کا باتھ روم جتنا خوب صورت ہوسکتا تھا اتنا ہی تھا لیکن مجھے ان تمام چیزوں کا استعمال آتا تھا۔ میں پانی کی پھواروں کے نیچے یہ سوچنے لگا کہ میں اپنے آپ کو کیوں بھول گیا ہوں' مجھے یہ یاد کیوں نہیں آتا کہ میرا نام فلیک گولڈن ہے اور میں..... برٹیا اور مسٹر لوئس ہاروے کو جانتا ہوں بس ذہن میں مٹے مٹے سے نقوش گردش کرتے رہتے تھے' یہ نقوش مربوط نہیں ہوتے تھے لیکن بہرحال برٹیا غلط نہیں کہتی ہوگی مسٹر لوئس ہاروے اور برٹیا میرے شناسا ہیں ان لوگوں کا دل نہیں توڑنا چاہیے ورنہ پھر میرے چاروں طرف خلاء کے علاوہ ہے ہی کیا۔ ہاں خلاء ہی خلاء بالکل خلاء ہی خلاء نہیں میں فلیک گولڈن ہی ہوں' مجھے اس بات کو خلوص دل سے تسلیم کرلینا چاہیے۔

بہت دیر تک میں انہی سوچوں میں گم رہا اور کچھ دیر کے بعد برٹیا کی آواز باہر سے سنائی دی۔

"فلیک کپڑے لے لو۔" میں نے باتھ روم کا دروازہ تھوڑا سا کھولا اور نیا لباس اس کے ہاتھ سے لے لیا۔ لباس میرے بدن پر بالکل فٹ تھا اور مجھے اس کے استعمال میں کوئی دقت نہیں ہوئی تھی۔ میں تیار ہوکر باہر نکل آیا مسٹر ہاروے اس وقت بھی موجود نہیں تھے لیکن برٹیا نے میرے لیے کافی وغیرہ کا بندوبست کیا تھا۔ کافی کے ساتھ ہی مختلف قسم کے سینڈوچز اور بسکٹ وغیرہ بھی موجود تھے۔ مجھے اچانک ہی بھوک لگنے لگی اور میں ان چیزوں پر ٹوٹ پڑا۔ برٹیا بھی میرا ساتھ دے رہی تھی۔ میں نے ابھی تک اس سے کوئی سوال نہیں کیا تھا اس نے میرے لیے کافی بنائی اور آہستہ سے بولی۔

"تم کہاں گم ہوگئے تھے فلیک' یہاں کیسے پہنچ گئے' کچھ اپنے بارے میں بتاؤ گے۔"

"میں یقین کرو برٹیا' باتھ روم میں بھی یہی کوشش کررہا تھا کہ مجھے اپنا ماضی یاد آجائے لیکن نجانے کیوں مجھے کچھ یاد نہیں آرہا۔ تم نے مجھے فلیک کہہ کر پکارا تو میرے ذہن میں یہ بات ابھری کہ میں فلیک ہوں۔ ہاں میں ہوں تو فلیک ہی لیکن لیکن میں اپنے بارے میں کچھ نہیں جانتا' کچھ بھی جانتا۔"

برٹیا نے ٹھنڈی سانس لے کر گردن ہلائی اور بولی۔

"ہاں مسٹر ہاروے کا بھی یہی کہنا ہے تمہارے اوپر شدید تشدد کیا گیا ہے' تمہیں ذہنی طور پر ناکارہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن فکر نہ کرو اب ہم آگئے ہیں' تمہیں یقیناً سب کچھ یاد آجائے گا۔"

"شاید لیکن میری دلی آرزو ہے کہ کوئی مجھے میرا ماضی بتادے' میں اپنے بارے میں جاننا چاہتا ہوں نجانے میرے ذہن پر کیسی مٹی مٹی پرچھائیاں رقص کرتی رہتی ہیں۔"

"تم فلیک گولڈن ہو ڈیئر۔ میں برٹیا فوکس ہوں اور مسٹر لوئس ہاروے میرے انکل ہیں۔ ہمارے تمہارے درمیان بہت گہری دوستی ہے' میں تمہیں آہستہ آہستہ یاد دلاؤں گی۔ وہ راتیں یاد دلاؤں گی جو ہم نے مختلف ملکوں میں گزاری ہیں وہ لمحات یاد دلاؤں گی۔ تم فکر نہ کرو۔ لو پلیز کافی اور لو۔ اس نے میری پیالی میں مزید کافی انڈیل دی' اس کا رویہ بہت ہی متاثر کن تھا میں نے یہ ساری چیزیں ختم کریں تو اس نے کہا۔

"اب تم آرام کرو۔ پلیز لیٹ جاؤ۔ میں تمہارے پاس موجود ہوں۔"

"یہی میں کہنے والا تھا۔"

"کیا؟"

"یہی کہ کیا تم مجھے یہاں چھوڑ کر چلی جاؤ گی؟"

"ہرگز نہیں' بالکل نہیں۔ بھلا کیسے چھوڑ جاؤں گی تمہیں۔ لیٹ جاؤ' ہم لیٹ کر باتیں کریں گے۔" میں لیٹ گیا وہ میرے نزدیک ایک کرسی گھسیٹ لائی اور اس پر بیٹھ گئی مجھے اس کے چہرے پر سوچ کے گہرے آثار نظر آرہے تھے کچھ دیر کے بعد اس نے کہا۔

"تمہیں اپنے ماضی کے بارے میں کچھ بھی یاد نہیں۔ کوئی ایسی بات جو تمہارے ذہن کے پردوں پر ضرب لگائی ہو؟" میں نے اس کے ان الفاظ پر سنجیدگی سے غور کیا۔ کیا واقعی کوئی ایسی بات ہے جو میرے ذہن کے پردوں پر ضرب لگائے لیکن کوئی ایسا خیال میرے ذہن میں نہیں آسکا۔ ہاں میں حالات پر غور کرسکتا تھا انہیں سمجھ سکتا تھا' لڑکی نے اپنا نام برٹیا فوکس بتایا تھا۔ اب میں اسے برٹیا فوکس کے نام سے یاد کرسکتا تھا۔ اس نے گنجے آدمی کا نام لوئس ہاروے بتایا تھا وہ بھی مجھے یاد تھا لیکن ان دونوں کا مجھ سے کیا تعلق ہے اور ان دونوں نے مجھے فلیک گولڈن کی حیثیت سے جو مخاطب کیا ہے' یہ سب کچھ میری سمجھ سے باہر تھا۔ اگر وہ کہتے ہیں اور میرے ہمدرد ہیں' تو میں خود کو فلیک گولڈن تسلیم کرسکتا ہوں لیکن اس سے آگے اور پیچھے کیا ہے یہ مجھے نہیں یاد تھا۔ شاید ماضی کی کچھ کہانیاں میرے ذہن میں سے نکل گئی تھیں اور مجھے ان کا پورا پورا احساس تھا کہ میں کچھ بھول گیا ہوں۔

وہ بولی۔ "اگر میں تم سے مارٹن تم کے بارے کچھ کہوں' تو کیا تم مارٹن تم کو یاد کرسکتے ہو؟"

"مارٹن تم....." میں زیر لب بولا۔

"اور لزبارنن۔ یہ نام بھی تمہارے لیے اجنبی نہیں ہے۔"

"شاید تمہارا کہنا بالکل درست ہے۔ میں ماضی کی بہت سی باتیں بھول چکا ہوں اور یقین کرو کہ اگر تم مجھے فلیک گولڈن کے نام سے مخاطب نہ کرتیں تو شاید میں اپنا نام بھی بھول چکا ہوں' کوئی ایسا واقعہ پیش آیا ہے میرے ساتھ جس نے میرے ماضی کے اوراق پلٹ دیے ہیں اور اب مجھے صرف مدہم مدہم پرچھائیاں محسوس ہوتی ہیں' آئی ایم سوری مس برٹیا۔ آئی ایم ویری سوری اگر آپ کو میرے بارے میں کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی ہے تو پھر یوں سمجھئے کہ میں آپ کے کسی کام کا نہیں ہوں۔"

"آہ میں جانتی ہوں۔ ان ذلیل لوگوں نے تمام انسانی رشتوں کو بھلا کر تمہاری زندگی تباہ کردی ہے۔ فلیک تمہارے والد مارٹن تم کے گہرے دوست تھے' مسٹر گولڈن ایک بہترین انسان بھی تھے اور ایک شاندار بزنس مین بھی۔ بلکہ اگر میں یہ کہوں تو غلط نہیں ہوگا کہ مارٹن تم مسٹر گولڈن ہی کے سہارے مارٹن تم بن سکا تھا وہ جانتا تھا کہ فلیک گولڈن' مسٹر گولڈن کی تمام دولت اور جائیداد کا وارث ہے اور اس شخص نے آئی ایم سوری ابھی تو تم چونکہ اپنے ماضی کو بھولے ہوئے ہو۔ اس لیے مارٹن تم کے بارے میں جو کچھ بھی میں کہوں گی برداشت کرلوگے لیکن مجھے خدشہ ہے کہ حقیقت سامنے آنے کے بعد کہیں تم میرے ان الفاظ پر برافروختگی کا اظہار نہ کرو۔ میں دعوے سے یہ بات کہہ سکتی ہوں اور میرے چچا لوئس ہاروے بھی کہ مسٹر گولڈن نے مارٹن تم ہی کی وجہ سے خودکشی کی اور تم نے نہایت چالاکی سے ساری دولت اپنی تحویل میں لے لی اور اس کے ساتھ ہی تمہارا سرپرست بھی بن گیا۔ وہ جس قدر معصوم صورت انسان ہے فطرتاً" اتنا ہی شیطان۔

میں دلچسپی سے لڑکی کو دیکھتا رہا اس کی باتوں سے مجھے خاصی دلچسپی محسوس ہورہی تھی۔ میں نے کہا۔

"آگے کہو۔"

"مارٹن تم مختلف ذرائع سے مسٹر گولڈن کی دولت پر ہاتھ صاف کرنے میں مصروف رہا لیکن وہ جانتا تھا کہ تم ہی بھی وقت اس سے اپنے باپ کی دولت کا حساب

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

طلب کرسکتے ہو۔ چنانچہ وہ مختلف طریقوں سے تمہیں اپنے جال میں پھانسنے کی کوششیں کرتا رہا اور جب ایک دن اسے یہ احساس ہوا کہ تم اس کی جانب متوجہ ہوگئے ہو تو اس رات تم اٹلی سے غائب ہوگئے۔"

"اٹلی سے۔" میں نے حیرانی سے پوچھا۔

"ہاں' یقیناً" جب تم اپنا ماضی بھول گئے ہو تو تمہیں یہ سب کچھ بھی یاد نہیں ہوگا۔"

میں کسی قدر الجھ سا گیا۔ کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا وہ چند لمحات خاموش رہنے کے بعد بولی۔

"مسٹر لوئس ہاروے کا بھی یہی خیال تھا کہ ان شیطانوں نے تمہارے ساتھ کوئی ایسا عمل کیا ہے جس کی بناء پر تم ان تک نہیں پہنچ سکے۔ یقیناً" وہ عمل یہی ہے انہوں نے کسی طریقے سے تمہاری یادداشت غائب کردی ہے لیکن تم فکر نہ کرنا فلیک ہم موجود ہیں۔ ہم تمہیں تمہاری اصل ہیئت میں واپس لائیں گے اور ہم اسے اپنی خوش قسمتی سمجھتے ہیں کہ تم سے ہماری ملاقات ہوگئی۔ مسٹر لوئس ہاروے بھی معمولی انسان نہیں ہیں میرا دعویٰ ہے کہ وہ مارٹن ٹم سے ٹکرانے کی پوری پوری اہلیت رکھتے ہیں۔ بہرحال تم اپنے آپ کو کسی بھی مشکل میں نہ ڈالو اور اپنے طور پر مطمئن رہو' یہ بہت اچھی بات ہے کہ ہماری ملاقات ہوگئی۔"

میں خاموش ہوگیا۔ رات کو نجانے کیا وقت ہوا تھا جب مسٹر لوئس ہاروے میرے پاس آئے۔ ان کا چہرہ مسرت سے چمک رہا تھا۔ اگر پوچھا کہ ہم لوگوں نے رات کا کھانا کھالیا یا نہیں اور اس کے بعد رات کے کھانے کا انتظام کیا جانے لگا۔ مسٹر ہاروے نے ڈنر کے دوران بتایا۔

"میں نے اپنے تمام آدمیوں کو ہوشیار کردیا ہے جو اٹلی میں ہمارا استقبال کریں گے' مجھے بہت معمولی سی تیاریاں کرنا ہیں اور اس کے بعد ہم اٹلی روانہ ہوجائیں گے۔"

"ویری گڈ انکل۔ ویری نائس آپ نے واقعی بہترین انتظامات کیے ہیں۔"

مسٹر لوئس ہاروے نے بھی مجھ سے مارٹن ٹم کے بارے میں سوالات کیے لیکن میرے بجائے بریٹا نے انہیں یہ بتاتے ہوئے کہا کہ مجھے ماضی کی کوئی بات یاد نہیں ہے۔ لوئیں ہاروے نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"خدا کی قسم میں تمہیں تمہارا ماضی یاد دلاؤں گا۔ اس شیطان کی چال میں اچھی طرح سمجھ چکا ہوں یقیناً"

اس نے تمہیں راستے سے ہٹانے کے بجائے زندہ رکھا اور تمہاری یادداشت گم کردی لیکن کوئی ایسا کارڈ اس نے اپنے ہاتھ میں ضرور رکھا ہوگا جس سے وہ کسی بھی لمحے تمہیں استعمال کرے۔ میں جانتا ہوں میں اچھی طرح جانتا ہوں۔"

مسٹر لوئس ہاروے پر خیال انداز میں خاموش ہوگئے۔ ڈنر ختم کرنے کے بعد انہوں نے کہا۔

"بریٹا تم سے یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ فلیک کو کس قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہونی چاہیے۔"

"ہاں اس کی ضرورت نہیں ہے۔" بریٹا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ بریٹا نے اپنا قول پوری طرح نبھایا۔ مسٹر ہاروے کے جانے کے بعد اس نے کہا۔

"آپ مجھے اپنی ضروریات کے بارے میں بتائیے"

"میری ضرورتوں کی ذمے داریاں تو آپ نے سنبھال لیں مس بریٹا اور مجھے آپ پر مکمل اعتماد ہے۔"

"واقعی۔" وہ وہ زیر مسکراہٹ سے بولی۔

"آپ کو شک ہے؟"

"نہیں شک تو نہیں"

"پھر آپ کو یقین کیوں نہیں آتا۔"

"میں بھی یہی چاہتی ہوں کہ آپ میرے خلوص پر کوئی شک نہ کریں" اس نے کہا۔

پھر اس نے مجھے زندگی کی یہ ضرورت فراہم کردی اور مجھے احساس ہوا کہ واقعی مجھے حسین بریٹا کی قربت درکار تھی۔ اسے دیکھ کر جو ایک خلش سی دل میں بے دار ہوجاتی تھی ایک بے نام سا احساس جو دل میں بھی ابھر آتا تھا۔ میں اس کے مفہوم سے روشناس ہوگیا تھا۔

اس نے مخمور نگاہوں سے مجھے دیکھ کر کہا۔ "تم بے حد دلکش ہو فلیک میرے تصور سے بھی زیادہ دلکش۔"

"تم نے میرے الفاظ چرائے ہیں۔"

"الفاظ۔"

"ہاں۔ یہی میں تمہارے بارے میں کہنا چاہ رہا تھا لیکن شاید بھول گیا تھا!" وہ مسکرادی۔

"ویری گڈ۔" میں نے کہا۔

"کیا تمہیں خوشی ہوئی۔"

"خوشی۔ ہاں شاید ہوئی ہے۔" میں نے مسکرا کر کہا اور بریٹا خوشی کا اظہار کرنے لگی۔

مسٹر ہاروے نے بریٹا کے بیان کی تصدیق کردی اور اس رات ہم ایئرپورٹ پہنچ گئے۔ جہاز میں سوار ہوئے اور اٹلی چل پڑے۔ دوران سفر بریٹا میرے ساتھ تھی اور

میں مسلسل اس بارے میں سوچ رہا تھا۔

میں نے پوچھا۔ "میرے اور اہل خاندان بھی ہیں بریٹا۔"

"آہ۔ تم ان کے بارے میں سوچ رہے ہو۔"

"ہاں کیوں نہیں۔"

"اصل میں تمہارا۔ میرا مطلب ہے تمہارے والد مسٹر گولڈن کا تمام کاروبار برطانیہ اور فرانس میں ہے اٹلی میں بس تمہاری جائیدادیں ہیں۔ میلان' طورن اور فلورنس میں تمہارے پاس بہت کچھ ہے۔"

"خوب۔" میں نے گردن ہلا کر کہا۔

ہم اٹلی پہنچ گئے۔ مجھے یوں محسوس ہوا ہے جیسے روم میرے لیے اجنبی نہ ہو۔ میں نے اسے اچھی طرح دیکھا ہو۔ میں جانتا تھا کہ اسی ملک میں پیدا ہوا ہوں۔ عارضی طور پر مجھ سے میری یادداشت چھین لی گئی ہے یہ الگ بات ہے ورنہ میں اٹلی کو جانتا ہوں۔

ایئرپورٹ سے باہر نکلتے ہوئے بریٹا نے کہا۔ "مسٹر ہاروے کا خیال ہے کہ تمہیں تمہارے گھر نہ لے جایا جائے۔"

"کیوں؟"

"وہاں تمہارے لیے خطرات ہوسکتے ہیں۔"

"مسٹر ہاروے یقینی طور پر میرے لیے بہتر فیصلہ کرسکتے ہیں۔" میں نے جواب دیا۔

"تھینک یو ڈیئر' اصل میں ہمارے کام تمہارے اس تعاون کی وجہ سے بہت آسان ہوگیا ہے ہم دونوں ذاتی طور پر بھی تمہارے شکر گزار ہیں۔"

میں نے کوئی جواب نہیں دیا ہم ٹیکسی میں اس عمارت تک پہنچے تھے جو بہت خوب صورت بنی ہوئی تھی' عمارت میں میرے لیے آسائشوں کی کوئی کمی نہ رکھی گئی۔ تین دن تک بریٹا میرے ساتھ رہی' چوتھے دن اس نے کہا کہ وہ جارہی ہے' میں کسی پریشانی کا شکار نہ رہوں' وہ مجھے فون پر مخاطب کرتی رہے گی' میں نے اس بات پر کوئی اعتراض نہیں کیا اس دوران میرا زیادہ تر واسطہ بریٹا ہی سے رہا تھا کیونکہ عموماً" مسٹر ہاروے رات کے کھانے کے وقت ہی ہمارے ساتھ ہوا کرتے تھے اور اس رات صرف مسٹر ہاروے میرے ساتھ تھے انہوں نے کہا۔

"کل صبح میرا ایک گہرا دوست ڈاکٹر واڈ کر تمہارا معائنہ کرنے آئے گا اصل میں تمہیں اس لیے کہیں نہیں لے جانا چاہتا کہ ابھی تمہاری اٹلی واپسی کی اطلاع

کسی کو نہیں ملنی چاہیے ڈاکٹر واڈ کر میرا بہترین دوست ہے تمہیں ان سے تعاون کرنا ہوگا۔"

"ضرور مسٹر ہاروے آپ کو مجھ سے کوئی شکایت نہیں ہوگی۔" مسٹر ہاروے نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"اور جن لوگوں نے یہ سوچ لیا ہے کہ انہیں تم سے نجات حاصل ہوگئی ہے' بہت جلد ان کی زندگی حرام ہوجائے گی۔"

رات کو بریٹا میرے پاس آگئی اور مجھے کافی خوشی ہوئی وہ بہت خوب صورت لباس پہن کر آئی تھی' میرے لیے اس دوران اور بھی بہت سے لباس مہیا کردیئے گئے تھے'

"اور تمہاری قید کے دن ختم ہوگئے ڈارلنگ فلیک' آج میں تمہیں اٹلی کی حسین رات کا سفر کراؤں گی' ہم ایک خوب صورت کار میں بیٹھ کر اٹلی کے بازاروں میں نکل آئے۔ حسین سڑکیں دیکھنے کے قابل یہاں کی زندگی بہت خوب صورت تھی۔

ہم بہت رات گئے واپس آئے اور بریٹا نے مجھے یہ خوش خبری سنائی کہ اب وہ میرے ساتھ ہی رہے سکے گی اور بریٹا کے ساتھ رہنے کا مطلب یہ تھا کہ ذہن دل بستگی اور جسمانی سکون کے تمام لوازمات میرے پاس ہوں اس کے علاوہ کسی اور شے کی طلب بھی نہیں محسوس ہوتی تھی۔

دوسرے دن ہم شام ہی کو نکل پڑے اور اس دن بریٹا نے مجھے اٹلی میں میری ملکیت دکھائی بہت خوب صورت عمارتیں کئی فرمیں وغیرہ وغیرہ پھر ایک صبح خلاف معمول مسٹر ہاروے ناشتے کی میز پر نظر آئے۔ بریٹا تو تھی ہی میرے پاس' جب میں ناشتے کے کمرے میں پہنچا تو مسٹر ہاروے نے میرا خیر مقدم۔

"ویری گڈ چند ہی دنوں کے اندر اندر میں تمہیں انتہائی حسین شخصیت کا مالک دیکھ رہا ہوں مسٹر فلیک۔"

"کیوں نہیں جناب' اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ میں اب دوستوں کے درمیان ہوں۔"

"رات کے کھانے پر میں نے اٹلی کے ایک افسر اعلیٰ کو طلب کیا ہے' تم اس سے ملاقات کروگے اور روم میں اپنی موجودگی کا اظہار کردوگے' اس کے سوالات غیر متوقع ہوسکتے ہیں لیکن کوشش کرنا ڈیئر فلیک کہ ان کے جواب ذہانت سے دو گیا میں تم پر بھروسہ کرسکتا

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"آپ بالکل اطمینان رکھیے جناب۔"

"کسی قسم کی الجھن یا خود پر بیتنے والے واقعات کا اس سے تذکرہ نہیں کرو گے اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ میں اپنے طور پر ہر طرح ہوشیار رہنا چاہتا ہوں' میری خواہش ہے کہ مارٹن تم کو تمہاری جائیداد ہضم کرنے کے سلسلے میں دانتوں پسینہ آجائے۔"

"آپ مطمئن رہیں۔" میں نے جواب دیا۔ اٹالین پولیس آفیسر مسٹر میکلین بہت پر ہیبت انسان تھا اور اسے دیکھ کر دل میں ایک عجیب سے خوف کا احساس ابھرتا تھا' اس کی آواز کسی گلدار کی غراہٹ سے مشابہ تھی اور چہرے کی بناوٹ بھی کچھ ویسی ہی لیکن اس کے ساتھ ایک پروقار عورت اور دو حسین لڑکیاں بھی تھیں' بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ وہ اس کی فیملی تھی گویا وہ بالکل ذاتی طور پر یہاں آیا تھا۔ دونوں نوجوان لڑکیوں نے مجھے دیکھا اور دیر تک دیکھتی رہیں۔ لوئس ہاروے نے کہا۔

"اور آپ شاید متعجب ہیں مسٹر میکلین کیونکہ آپ فلیک گولڈن سے مل رہے ہیں۔"

"ہاں میں حیران ہوں کیونکہ جہاں تک میرا علم ہے مسٹر فلیک گولڈن تو شاید ملک سے باہر گئے ہوئے تھے؟"

"ہاں یہ سچ ہے۔" میں نے آہستہ سے کہا۔

"کہاں کہاں کی سیاحت؟"

"مختلف ممالک کی۔"

"میں جانتا ہوں مسٹر مارٹن تم آپ کو بہت پسند کرتے ہیں اور پھر کیوں نہ ہو آپ کے لیے تو وہ آپ کے والد کی جگہ ہیں اور انہوں نے دوستی کی اعلیٰ مثال قائم کی ہے' ہاں ڈیئر برٹا تم کیسی ہو؟"

"میں بالکل ٹھیک ہوں انکل۔" برٹا نے جواب دیا۔

میکلین کی دونوں بیٹیاں کئی بار درزیدہ نگاہوں سے مجھے دیکھ چکی تھیں۔ ایک لڑکی نے رات کے کھانے کے بعد ذرا بے تکلفی سے مجھ سے کہا۔

"دنیا کی سیاحت میں آپ کو بہت سی دلچسپیوں کا سامنا کرنا پڑا ہوگا مسٹر فلیک۔"

"کیسی دلچسپیاں میں سمجھا نہیں۔"

"آپ کی پرکشش شخصیت نے تو بہت سی لڑکیوں کو پریشان کر دیا ہوگا۔"

"خیر غیر ممالک میں تو فلیک کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ ایک الگ بات ہے لیکن آپ مجھے کافی پریشان لگ رہی ہیں۔" برٹا نے کہا۔

دوسرے دن لوئس ہاروے ضروری تیاریاں کر کے میرے پاس آگیا۔ وہ احتیاطاً اپنے ساتھ تم مارٹن' لز ہارین اور چند افراد کی تصویریں لے آیا تھا۔ اس نے کہا۔

"یہ بات تو ہمیں اچھی طرح معلوم ہے کہ تمہاری یہ حالت تم مارٹن ہی کے ہاتھوں ہوئی ہے لیکن اس کے باوجود میں چاہتا ہوں کہ تم ان شکلوں کو پہچان لو جو تمہیں نقصان پہنچا سکتی ہیں اگر تم ان صورتوں سے ناواقف رہو گے تو بات نہیں بن سکے گی اور وہ تمہیں کسی بھی لمحے نئی تکلیف پہنچا سکتے ہیں اس لیے ان تصویروں سے تمہاری واقفیت ضروری ہے۔ میڈلینو میں تمہارے لیے بندوبست کر دیا گیا ہے اور تم وہیں ایک کمرے میں قیام کرو گے' رات کو آٹھ بجے کے بعد تم اسی ہوٹل کے جوئے خانے میں جاؤ گے' تم مارٹن وہاں روزانہ آتا ہے بعد کے حالات کو تم اپنے ذہن میں رکھو گے' تم مارٹن یقینی طور پر تم سے ملاقات کرے گا تم سے تمہارے بارے میں پوچھے گا اور تمہیں اس کے سوالات کے جواب دینا ہوں گے ہر کام کے لیے مجھ سے رابطہ قائم کرنے کی ضرورت نہیں ہے تم خود بھی اہم فیصلے کر سکتے ہو اور میں تمہارے فیصلوں سے اتفاق کروں گا' ہاں اگر کوئی اتنی ہی اہم ضرورت ہو کہ تم مجھ مشورہ ناگزیر سمجھو تو میں خود تم مجھ سے رابطہ قائم کرتا رہوں گا۔ ہم اس کے لیے کوئی ایسا نام تجویز کریں گے جو اجنبی ہو۔"

میں تمام باتیں غور سے سن رہا تھا اور انہیں اپنے ذہن میں اتارتا جا رہا تھا مجھے میڈلینو پہنچانے کے لیے باقاعدگی سے بندوبست کیا گیا تھا۔ اسی دن دوپہر کو مجھے ایئرپورٹ پہنچایا گیا پھر میں باقاعدہ کچھ کاغذات کے تحت ایئرپورٹ سے باہر آیا اور ٹیکسی لے کر ہوٹل میڈلینو چل پڑا' ضروریات کے لیے مجھے کافی رقم دی گئی تھی' میڈلینو درحقیقت اٹلی کے حسین ترین ہوٹلوں میں سے تھا اور یہاں دنیا کے امیر ترین لوگ ہی قیام کر سکتے تھے مجھے بڑے اہتمام کے ساتھ میرے کمرے میں پہنچایا گیا اور کلب کی حسین ویٹریس میرے کمرے میں آئی وہ میرا سامان سجانے آئی تھی' اپنے کام سے فراغت حاصل کرنے کے بعد اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرے لائق اور کوئی خدمت جناب؟"

"نہیں"

شام ہو گئی' میں نے ہوٹل کے کمرے سے باہر قدم نہیں نکالا تھا' سات بجے تیاریاں کیں اور خوب صورت سوٹ پہن کر اپنے آپ کو بنانے سنوارنے لگا' آٹھ بجے کیل کانٹے سے لیس ہو کر اپنے کمرے سے باہر نکل آیا اور لفٹ کی جانب چل پڑا۔ میڈلینو کے بارے میں مجھے تمام تفصیلات بتا دی گئی تھیں' درحقیقت اس کی رونق عروج پر تھی' ایک خوب صورت حسینہ سامنے اسٹیج پر اپنے فن کا مظاہرہ کر رہی تھی اور تمام میزوں پر جوڑے بیٹھے ہوئے تھے' میں شاہانہ انداز میں آگے بڑھا کہ سرخ و سیاہ رنگ کے دلکش حسین لباس میں ملبوس ایک چاند زادی میرے قریب پہنچ گئی' اس نے آگے بڑھ کر مجھ سے کہا۔

"اور اگر میرا خیال غلط نہیں ہے تو تم فلیک گولڈن ہو۔"

"تمہارا خیال بالکل غلط نہیں ہے لیکن بدقسمتی سے میں تمہیں نہیں پہچان سکا۔"

"ہاں اپنی رنگ رلیوں میں مست رہنے کے بعد لوگ پرانے دوستوں کو بھول ہی جایا کرتے ہیں میرا نام شیلی گومز ہے۔"

"اوہ شیلی' بہرحال میں وہ جواب نہیں دے سکتا جو تمہیں ذہنی طور پر مطمئن کر دے بدقسمتی سے میں کچھ ایسے حالات کا شکار رہ چکا ہوں کہ میری ذہنی رو مجھ سے بہت سے دوستوں سے الگ کرنے کا باعث بن گئی ہے۔"

"اوہو ویری سیڈ' مجھے نہیں معلوم تھا تبھی تو میں محسوس کر رہی تھی کہ تمہارے چہرے پر وہ پذیرائی نہیں ابھری جس کی میں طالب ہوں' ویسے شیلی گومز کا نام تمہارے لیے اب بھی اجنبی ہے کیا' میں اعلیٰ پولیس آفیسر مسٹر گومز کی بیٹی ہوں؟"

"اوہ مائی گاڈ' ہاں' ہاں شاید۔"

"کیسے ہو' کہاں چلے گئے تھے؟"

"پتا نہیں۔" میں نے آہستہ سے کہا۔

"تنہا ہو؟"

"بہت۔" میں نے اداس لہجے میں کہا۔

"میرا خیال تھا کہ برٹا جیسی لڑکیاں تمہیں کبھی تنہائی کا موقع نہیں دیں گی' کیا آج کل برٹا سے رابطہ نہیں ہے؟"

میں نے حیران نگاہوں سے شیلی گومز کو دیکھا' یہ بات تو مجھے خود بھی نہیں معلوم تھی کہ اٹلی کے لوگ میری اور برٹا کی قربت کے بارے میں کچھ جانتے ہیں' نہ ہی برٹا نے کبھی اس بات کا اظہار کیا تھا' وہ پھر کہنے لگی۔

"ویسے میں نے کبھی ہمیشہ یہی کوشش کی ہے کہ تمہیں برٹا سے چرا لوں۔"

"کیا تم چور ہو؟"

"نہیں ایک پولیس آفیسر کی بیٹی چور تو نہیں ہو سکتی لیکن بعض خوب صورت چیزیں چرانے کو دل ضرور چاہتا ہے۔"

"ٹھیک ہے مس گومز آپ مجھے چرا لیجیے گا لیکن یہ خیال رہے کہ چوری کو رپورٹ آپ کے ڈیڈی کے پاس ہی درج ہو گی اور وہ آسانی سے سراغ لگا لیں گے۔"

"تمہارے لیے تو پھانسی پر بھی چڑھا جا سکتا ہے' جیل جانا کیا معنی' اب آؤ' کیا تمہیں کھڑے باتیں کرتے رہو گے۔"

"تو پھر کیا خیال ہے؟"

"بالکل ٹھیک ہے۔" میں نے بے خیالی کے انداز میں کہا اور وہ مسکرانے لگی پھر بولی۔

"اس کے لیے میں تمہاری شکر گزار ہوں۔" ایک لمحے کے لیے مجھے حیرانی ہو گئی' نجانے اس کی کونسی بات میں نے ٹھیک قرار دے دی تھی' وہ پھر بولی۔

"تو وعدہ رہا؟"

"ہاں۔"

"مگر ہماری ملاقات کہاں ہونی چاہیے؟"

"مجھے اپنا فون نمبر دے دو میں خود ہی تمہیں رنگ کر لوں گا۔"

"کیا تم اب یہاں رکو گے؟"

"ہاں۔ میں نے کہا تھا نا کہ میں کھیلنا چاہتا ہوں۔"

"گڈ تو پھر۔"

"بس میں تم سے ملاقات کروں گا۔" میں نے کہا اور اس نے اپنے پرس سے اپنا کارڈ نکال کر مجھے دے دیا پھر بولی۔

"دل تو نہیں چاہتا لیکن تم جانتے ہو ایک پولیس آفیسر کے اصول سخت ہوتے ہیں' ڈیڈی نے مجھے بہت دیر کی مہلت نہیں دی تھی' میں بہت جلد تم سے دوبارہ ملاقات کروں گی۔"

"اوکے۔" میں نے کہا اور وہ چلی گئی' میں اب ذرا حیرانی سے چاروں طرف دیکھنے لگا۔ تم مارٹن کا اس طرح مجھے دیکھ کر نکل جانا میرے لیے حیران کن تھا' اس وقت ہال میں بہترین رونق تھی اور لوگ اپنے اپنے طور پر

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اپنے کھیل میں مصروف تھے' میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ تم مارٹن مجھ سے ملنے کے بجائے باہر کیوں چلا گیا۔ بہرحال میں کچھ دیر تک انتظار کرتا رہا' شیلی تو چلی گئی تھی لیکن میری ذمے داری ابھی ختم نہیں ہوئی تھی۔ چنانچہ بہت دیر میں وہاں رکا اور جب تم مارٹن واپس نہ آیا اور وقت کافی گزر گیا تو میں بھی ہال سے باہر نکل آیا اور اپنے کمرے کی جانب چل پڑا۔ میرے کمرے کی ویٹریس وہی لڑکی تھی جو پہلی بار مجھے ملی تھی' شاید میری واپسی ہی کی منتظر تھی کیونکہ چند ہی لمحات کے بعد دروازے پر دستک ابھری اور میری اجازت پر وہ اندر داخل ہوگئی' میں نے اسے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا تو وہ بولی۔

"میری ڈیوٹی ختم ہوگئی ہے۔"

"کوئی بات نہیں۔" میں نے جواب دیا۔

"نہیں سر میرا مطلب ہے کہ اب کل شام کو چار بجے میں واپس آؤں گی' اس وقت تک مجھے بالکل فرصت ہے۔"

"خدا حافظ۔" میں نے جواب دیا اور وہ تعجب سے مجھے دیکھنے لگی۔

"میرے لیے اور کوئی خدمت؟"

"بس واپسی میں دروازہ بند کرتی جانا۔" میں نے کہا اور وہ مجھے گھورتی رہی اور اس کے بعد دروازہ بند کرکے واپس چلی گئی' میں نے شانے اچکائے اب اتنا شاندار بھی نہیں ہوا تھا میں کہ اسے رات کے لیے دعوت دے دیتا اور پھر یہ سب کچھ پروگرام کے خلاف بھی ہوتا' چنانچہ لباس تبدیل کرنے کے بعد میں بستر پر آرام کرنے لیٹ گیا' اب میں نے تم مارٹن کو بھی ذہن سے نکال دیا' چلا گیا تو میں کیا کروں' اس میں میرا تو قصور نہیں ہے' صبح کے معمولات سے فراغت حاصل کی اور روم سروس کو ٹیلی فون کرکے ناشتا طلب کرلیا۔

ناشتے سے فراغت حاصل ہوئی ہی تھی کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بجی' میں نے ریسیور اٹھایا تو آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"آپ کی کال سر؟" میں نے کال ملانے کا حکم دیا دوسری طرف سے آنے والی آواز لوئس ہاروے کی تھی۔

"ہیلو؟"

"جی۔"

"کیسے ہو؟"

"ٹھیک ہوں جناب۔"

"آواز پہچان لی میری؟"

"جی بالکل۔"

"بہت عمدہ جارہے ہو' رات کو تم نے اسے سر سے بلند کرکے زمین پر دے مارا۔"

"کک..... کسے؟" میں نے حیرت سے پوچھا۔

"تم جانتے ہو میں کس کی بات کررہا ہوں؟"

"شش..... شیلی گومز؟"

"ارے نہیں بھئی۔"

"پھر.....؟"

"میں اس کی بات کررہا ہوں جس کے لیے تم میڈیلینو پہنچے ہو نام نہ لو تو بہتر ہے۔"

"اوہ گڈ گڈ میں سمجھ گیا۔"

"جانتے ہو اس وقت چھ آدمی تمہاری نگرانی کررہے ہیں۔"

"ویری گڈ۔" میں نے پھر اسی انداز میں کہا۔

"ایک بات کی خاص طور سے داد دینا چاہتا ہوں۔"

"وہ کیا؟"

"مسز گومز کی بیٹی تمہیں کہاں سے مل گئی؟"

"وہ یہیں میڈیلینو میں۔"

"حالانکہ یہ اتفاق ہے لیکن یہ بہت اچھا ہوا کیونکہ اسے دیکھ کر وہ مزید بدحواس ہوگیا ہے اگر وہ تمہارے ساتھ نہ ہوتی تو وہ راتوں رات تمہارے خلاف کوئی کارروائی بھی کرسکتا تھا لیکن اب وہ اس کی جرات نہیں کرسکے گا کیونکہ اس نے اندازہ لگالیا ہوگا کہ تمہاری واپسی مضبوط بنیادوں پر ہوئی ہے۔"

"اوہ حالانکہ یہ اتفاق ہے۔"

"اب جو کچھ بھی ہو میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ کام نہایت شاندار پیمانے پر شروع ہوا ہے' اب ہوشیار اور باعمل رہو کسی غیر متوقع صورت حال پر خود ہی فیصلہ کرسکتے ہو۔"

"آپ اطمینان رکھیں جناب۔"

"اوکے' میں چونکہ حالات سے مطمئن ہوں اس لیے تم سے مزید کچھ نہیں کہنا چاہتا۔" لائن سے بے جان ہوگئی' میں نے بھی ریسیور رکھ دیا اور اب میں صحیح معنوں میں آئندہ کے پروگرام پر غور کرنے لگا اب مجھے کیا کرنا چاہیے میں منظر عام پر آگیا ہوں میرا دشمن یہ جان چکا ہے کہ میں کہاں رہتا ہوں اور پھر لوئس ہاروے نے جو بات بتائی ہے وہ بھی دلچسپ ہے ایک اعلیٰ پولیس آفیسر کی بیٹی میری دوست ہے

چنانچہ تیار ہوا اور ہوٹل کے کمرے سے باہر نکل آیا' لفٹ سے نیچے پہنچا۔ ابھی لفٹ سے باہر نکلا ہی تھا کہ ناک سے خوشبو کا ایک جھونکا ٹکرایا اور ایک خوب صورت لڑکی میرے سامنے آگئی' اس کے سیاہ بالوں کے گچھے پیشانی پر جھلملا رہے تھے اور سیاہی کے نیچے سفید جھلک رہی تھی۔ شاید وہ لفٹ میں داخل ہونے والی تھی لیکن مجھے دیکھ کر ٹھٹک گئی اور دوسرے لمحے میری آنکھوں میں بجلی سی کوند گئی' یہ صورت میں دیکھ چکا تھا بلکہ اس کی تصویر مجھے خاص طور سے دکھائی گئی تھی یادداشت کے خانے میں اس کا نام لزبارہن تھا اور اس کا تعلق براہ راست مسٹر تم مارٹن سے تھا۔ لزبارہن نے حیرانی سے اپنا چھوٹا سا دہانہ کھول دیا۔

"اوہ مائی گاڈ تم تم۔"

"ہیلو لز۔"

"شکر ہے' میرا خیال تھا کہ تم مجھ سے بھی ناواقفیت کا اظہار کروگے۔"

"تمہارے اس خیال کی وجہ جان سکتا ہوں؟"

"نہیں' کوئی خاص وجہ نہیں ہے۔" اس نے اداس لہجے میں کہا اور میں خاموشی سے اسے دیکھتا رہا پھر وہ بولی۔

"کہاں جارہے تھے؟"

"کوئی خاص پروگرام نہیں۔"

"میرے ساتھ آؤ۔" اس نے کہا۔

"بہتر ہے لیکن کیا مجھے تنہا نہیں چھوڑوگی لز؟"

"اسی ہوٹل میں رہتے ہو؟"

"ہاں' میرا خیال ہے تمہیں یہ بات معلوم ہے؟"

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں تھی' البتہ میں تمہارے پاس ہی آئی تھی۔"

"اب یہیں کھڑے رہوگے یا واپس چلوگے؟"

"اگر تم چاہتی ہو کہ واپس چلوں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔" میں نے کہا اور ہم دونوں لفٹ میں سوار ہوگئے لفٹ اوپر چل پڑی تھی۔ میں دل ہی دل میں مسکرایا تھا اب میرے ذہن کی وہ اڑی ہوئی کیفیت بھی دور ہوتی جارہی تھی آخر کسی جگہ تو جمنا ہی تھا' مجھے اپنی شناخت ہوگئی تھی' یعنی یہ کہ میں اصل میں فلیک گولڈن ہوں مسٹر گولڈن کا بیٹا جس کی جائیداد کے انتظامی امور مسٹر تم مارٹن نے سنبھالے ہوئے ہیں اور اس جائیداد کو اپنے قابو میں کرنے کے لیے انہوں نے مجھے ذہنی طور پر معطل کرنے کی کوشش کی ہے لیکن [illegible] اب وہ تم مارٹن سے خفیہ طور پر مقابلہ کرنا چاہتے ہیں' تم مارٹن نے رات کو مجھے دیکھ لیا ہے اور اس نے اپنے تمام ہتھیار استعمال کرنے کا فیصلہ کیا ہے لزبارہن چونکہ تم مارٹن کی بھتیجی ہے اس لیے تم مارٹن کے ایماء پر مجھ تک آئی ہے' ان تمام چیزوں کو ذہن میں رکھنے کے بعد مجھے اپنے آئندہ اقدامات کا اندازہ کرنا تھا۔ بہرحال تم مارٹن کی پے در پے کارروائیاں میرے لیے دلچسپ تھیں' میں اسے ساتھ لیے ہوئے کمرے میں داخل ہوگیا۔

"کیا پیوگی؟"

"جو کچھ بھی تم پلادو۔"

"میں بلیک کافی پلا سکتا ہوں تمہیں۔"

"اس کی کوئی خاص وجہ؟"

"نہیں' بس بلیک کافی' بلیک کافی ہوتی ہے۔"

"جو تمہارا دل چاہے۔"

میں نے روم سروس کو فون کرکے کافی طلب کرلی تھوڑی دیر کے بعد اس نے کہا۔

"کیا میں تم سے پوچھ سکتی ہوں کہ ہوٹل میں قیام کیوں کیا ہے؟"

"اس سے پہلے میں تم سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔"

"کیا؟"

"میرے بارے میں تمہیں کس نے اطلاع دی؟"

"انکل نے۔"

"تم مارٹن نے؟"

"ظاہر ہے اس کا جواب اس کے علاوہ اور کیا ہوسکتا ہے؟"

"تو پھر اس سوال کا بہتر جواب بھی تم مارٹن ہی دے سکتے تھے۔"

"میں نے پوچھا تھا ان سے' ان کا کہنا ہے کہ تم کسی غلط فہمی کا شکار معلوم ہوتے ہو' یہ بتاؤ تم کہاں چلے گئے تھے؟"

"اس کا جواب بھی تم مارٹن کے پاس ہی ہے ڈیئر لز۔"

"تم مسلسل انہیں تم مارٹن کہتے رہے ہو' کیا اب وہ انکل کہلانے کے قابل نہیں رہے؟" لز نے شکایتی لہجے میں کہا اور میں پھیکی سی ہنسی ہنس کر رہ گیا' وہ پھر بولی۔

"حالانکہ انکل نے تم سے اس خدشے کا اظہار کیا تھا

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کہ کچھ لوگ ان کے اور تمہارے درمیان نفاق ڈالنے کے خواہش مند ہیں میرا اندازہ ہے کہ تم ان کا شکار ہو گئے۔"

"ہو سکتا ہے۔" میں نے خشک لہجے میں کہا۔

"مجھ سے بھی اسی لہجے میں گفتگو کرو گے' میں ساری دنیا میں تمہیں سب سے زیادہ چاہتی ہوں۔"

"پلیز نرمیہ گفتگو نہ کرو۔"

"تمہیں گھر واپس چلنا ہو گا فلیک ورنہ ورنہ۔"

"ہاں ورنہ کیا' کوئی دھمکی دینا چاہتی ہو؟"

"ہاں۔" وہ بھی سنجیدگی سے بولی۔

"مثلاً۔"

"مثلاً" یہ کہ میں بھی یہیں تمہارے پاس آ کر رہنے لگوں گی۔" مجھے سنجیدگی کا مظاہرہ کرنا تھا' میں نے آہستہ سے کہا۔

"یہ سب کچھ اب ناممکن ہے ناممکن ہے۔"

"کیوں آخر کیوں؟" وہ ہاتھ پر ہاتھ مار کر بولی۔

"جو کچھ مجھ پر گزری ہے لز تمہیں اس کا اندازہ نہیں ہے میرے لیے اب یہ سب کچھ ممکن نہیں ہو سکتا۔"

"تو پھر کیا کرنے کا ارادہ رکھتے ہو؟"

"افسوس اس بارے میں ابھی تمہیں نہیں بتا سکتا۔" میں نے کہا اور وہ شکایتی نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگی۔ اتنی دیر میں کافی آ گئی تھی۔

"اب جبکہ تم میری طرف سے بھی مشکوک ہو گئے ہو تو میں نہیں سمجھتی کہ مجھے کیا کرنا چاہیے۔"

"میں کیا کہہ سکتا ہوں لز؟"

"لیکن میرے ساتھ یہ بہت زیادتی ہوئی ہے' اگر تمہارا اختلاف انکل ٹم سے تھا تو مجھے اس میں کیوں ملوث کر لیا؟"

میں نے اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا' اس کے لہجے میں بھراہٹ پیدا ہو گئی تھی' پتا نہیں یہ بھراہٹ مصنوعی تھی یا اس کے پس پردہ کچھ گہرائیاں تھیں۔ کافی ختم کرنے کے بعد وہ مایوس سے انداز میں اٹھ گئی۔

"میں چلتی ہوں۔"

"خدا حافظ۔" میں نے خشک لہجے میں کہا اور وہ تیز تیز قدم رکھتی ہوئی باہر نکل گئی۔ میں نے ایک گہری سانس لی اور ایک آرام کرسی پر دراز ہو گیا۔ زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ دروازے پر پھر دستک ہوئی۔ اس بار نجانے کون آیا تھا۔

"او۔۔۔۔" میں نے کہا اور ایک ویٹر اندر داخل ہو گیا۔ میں نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا تو وہ بولا۔

"سر آپ کے لیے ایک صاحب نے یہ سلپ دی ہے۔" میں نے اس کے ہاتھ سے کاغذ کا وہ پرزہ لے لیا اور اس پر نظر ڈالیں۔ لکھا تھا۔

"براہ کرم روم نمبر نوسو دس (۹۱۰) میں تشریف لے آئیے میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں۔

"ٹھیک ہے جاؤ۔" میں نے ویٹر سے کہا اور ویٹر چلا گیا لیکن میرے دل میں ایک کریدی سی پیدا ہو گئی تھی یہ کون ہے جو اس انداز میں مجھ سے ملنا چاہتا ہے' کچھ دیر سوچتا رہا۔ بہرطور میں نے سوچا کہ مل لینا چاہیے کوئی حرج نہیں ہے۔ چنانچہ میں اس طرح باہر نکل آیا میرے لیے زیادہ سے زیادہ کیا خطرہ ہو سکتا تھا اور اگر خطرہ پیش آیا بھی تو اب میں اتنا بودہ بھی نہیں ہوں کہ اس خطرے سے نمٹ نہ سکوں۔

اپنے طور پر تیار ہونے کے بعد میں روم نمبر ۹۱۰ کے سامنے پہنچ گیا۔ میں نے دروازے پر دستک دی اور دروازہ کھل گیا۔ ایک اجنبی شکل نے میرا استقبال کیا تھا۔

"سوری مسٹر فلیک۔ براہ کرم اندر تشریف لے آئیے۔"

"کون ہو تم اور تم نے مجھے کیوں بلایا ہے؟"

"آپ اندر تشریف لے آئیں تو میں آگے کے بارے میں آپ کو بتاؤں۔" اس نے کہا اور میں اندر داخل ہو گیا۔ ایک نظر میں نے پورے کمرے میں ڈالی اور ہر اس جگہ کا جائزہ لیا جہاں دوسرے لوگ ہو سکتے تھے اس کے ساتھ ساتھ ہی میں نے اس شخص پر بھی نظر رکھی تھی' مجھے خدشہ تھا کہ وہ کوئی ایسا قدم اٹھائے گا جو میرے خلاف ہو' عقب سے بھی ہوشیار رہنا ضروری تھا' کیونکہ کچھ اور آدمی بھی کمرے میں آ سکتے تھے۔ اس نے غالباً میری کیفیت بھانپ لی اور کہنے لگا۔

"آپ اگر پسند فرمائیں تو مسٹر لوئیس ہاروے کو فون کر لیجئے۔ میں تو آپ کا ایک معمولی سا خادم ہوں۔ اصل میں آپ کے کمرے کا فون ٹیپ کر لیا گیا ہے۔"

"اوہو تو یہ بات ہے۔"

"اب آپ براہ کرم مسٹر ہاروے سے بات کر لیجئے وہ فون پر موجود ہیں۔"

"نمبر ملاؤ۔" میں نے کہا اور اس نے میرے حکم کی تعمیل کی۔ چند لمحات کے بعد دوسری جانب سے ہاروے

کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو' فلیک" میں ہی بول رہا ہوں۔"

"جی مسٹر ہاروے۔"

"اس کا شکار کر لیا گیا ہے اور وہ اس بری طرح بدحواس ہے کہ میں بیان نہیں کر سکتا' چاروں طرف دوڑتا پھر رہا ہے اور ہم اس کی بھاگ دوڑ سے پورا پورا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔"

"گڈ گویا کام آپ کی پسند کے مطابق ہو رہا ہے؟"

"میری پسند سے بھی کہیں زیادہ شاندار" ہاروے کے لہجے میں خوشی کا ایک احساس جھلک رہا تھا۔

"میری طرف سے مبارک باد قبول کیجئے۔"

"مبارک باد تو تمہارے لیے ہے ڈیئر۔ تم نے بڑی خوش اسلوبی سے اپنا سارا کام سرانجام دیا ہے ویسے آج رات تو تم سے ملاقات ضروری ہے' یہی شخص جسے میں نے تمہاری لیے مخصوص کیا ہے تمہیں لے کر یہاں آ جائے گا جہاں میں موجود ہوں' کچھ بہت ہی اہم گفتگو ہونی ہے۔"

"یہ مکمل طور سے قابل بھروسہ ہے۔"

"بالکل بالکل۔ ظاہر ہے میں کسی کچے آدمی سے تمہیں مخاطب نہیں کروا سکتا۔"

"اور کچھ۔"

"نہیں فون پر اور کچھ نہیں۔"

"تو پھر میں فون بند کر رہا ہوں۔"

"اوکے۔" اس نے کہا اور میں نے سلسلہ منقطع کر دیا پھر میں نے اس شخص سے کہا۔

"تھینک یو۔ تمہیں جو ہدایات ملیں' مجھے ان سے آگاہ کرتے رہنا۔"

"اوکے سر۔"

میں خاموشی سے اپنے کمرے میں واپس آ گیا آج کا تمام پروگرام ملتوی کر کے میں کمرے میں ہی رہا تھا۔ یہاں تک رات کا کھانا بھی میں نے کمرے میں ہی کھایا تھا۔

رات کو نو بجے کے قریب دروازے پر دستک ہوئی اور میں نے دستک دینے والے کو اندر طلب کر لیا' آنے والا وہی شخص تھا جس کے نام تک سے میں واقف نہیں تھا۔ اس نے ایک بکس میرے سامنے کرتے ہوئے کہا۔

"اس میں مصنوعی مونچھیں ہیں ایک خاص قسم کا چشمہ ہے اور کچھ ایسا سامان موجود ہے جو آپ کا چہرہ تبدیل کر سکتا ہے میں اس سلسلے میں آپ کی مدد کر سکتا ہوں' یعنی ایک عارضی میک اپ آپ کو اپنے چہرے پر کرنا ہے۔"

"اوہو اس کی کوئی خاص وجہ؟"

"جی ہاں آپ کی نگرانی ہو رہی ہے اور مسٹر ہاروے نہیں چاہتے کہ کچھ لوگ آپ کا تعاقب کریں۔"

"اوکے۔ تو پھر یہ کوشش بھی تم ہی کرو میں اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔" میں نے کہا اور اس شخص نے میرا چہرہ تبدیل کر دیا۔

بہت عمدہ ماسک تھی۔ ناک کے نیچے اسپرنگ لگانے پڑے تھے' جو بہرطور مجھے الجھا تو رہے تھے لیکن مجبوری ایسا کرنے کے لیے آمادہ کر رہی تھی۔ میں نے آئینے میں اپنا چہرہ دیکھا اور مجھے ہنسی آ گئی۔ میری صورت اتنی بدل گئی تھی کہ میں خود بھی اسے نہیں پہچان سکتا تھا اس نے کہا۔

"اب آپ نیچے تشریف لے جائیں گے' بلیو رنگ کی ایک کار وہاں موجود ہے اس کا نمبر نوٹ کر لیجئے آپ کو اس میں بیٹھنا ہے دروازے آپ کو کھلے ملیں گے بلکہ یہ چابی آپ اپنے پاس رکھ لیجئے۔ پہلے آپ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ جائیں گے اس طرح' جیسے آپ خود کار ڈرائیو کر کے کہیں جانا چاہتے ہیں لیکن چند ہی لمحات میں آپ کے پاس میں پہنچ جاؤں گا۔ براہ کرم میرا انتظار کیجئے گا۔ میں نے چابی اس کے ہاتھ سے لے لی اور اس کے بعد وہ شخص باہر نکل گیا۔

میں چند لمحات انتظار کرنے کے بعد اپنے کمرے سے نکلا اور نیچے کی جانب چل پڑا۔ البتہ کمرے سے نکلتے ہوئے میں نے اس بات کی احتیاط رکھی تھی کہ راہداری میں مجھے دیکھنے والے نہ ہوں۔

میں نیچے جا کر مطلوبہ کار کے نزدیک پہنچا' ادھر ادھر کا جائزہ لیا اور اس کے بعد دروازہ کھول کر ڈرائیونگ کا جائزہ لیا اور اس کے بعد دروازہ کھول کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر میں نے کچھ اس قسم کی اداکاری کی جیسے کار میں کوئی دقت ہو اور وہ اسٹارٹ نہ ہو رہی ہو۔ اتنی دیر میں وہ شخص بھی پہنچ گیا اور میں کھسک کر برابر کی سیٹ پر جا بیٹھا۔ اس نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر کار اسٹارٹ کی اور کار چل پڑی تھوڑی دیر تک وہ مختلف علاقوں میں کار گھماتا رہا اور اس کے بعد ایک خوب صورت سے علاقے میں پہنچ کر اس نے میری رہنمائی کی۔ کچھ دیر کے بعد مسٹر لوئس ہاروے نے اپنے ڈرائنگ روم میں میرا استقبال کیا تھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

صرف لوئس ہاروے تھا' اس نے مجھ سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔

"تمہاری آمد نے جو تباہی یہاں مچائی ہے وہ میں نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ بلکہ یقین کرو میں نے اپنی زندگی میں کسی شخص کو اتنا بدحواس کبھی نہیں دیکھا۔"

"لیکن میں الجھن میں ہوں مسٹر ہاروے۔"

"اب تو لطف آرہا ہے مقابلے کا۔ بیٹھو میں تمہیں بہت عمدہ قسم کی کافی پلواتا ہوں۔ ہاں اب یہ بتاؤ لزبارہن سے تمہاری کیا بات چیت ہوئی؟"

"وہ مجھے یقین دلاتی رہی کہ میں مارٹن ٹم کی طرف سے غلط فہمی کا شکار ہوں اور مجھے گھر چلنا چاہیے۔ بالآخر میرے رویے سے وہ مایوس ہوگئی۔"

"تمہاری دلچسپ بات ہے۔ مارٹن کو ایک لمحے کے لیے بھی قرار نہیں۔ جانتے ہو اس دوران اس نے کیا کیا کیا ہے۔ اسے علم ہوگیا تھا کہ پولیس آفیسر گومز کی بیٹی تمہارے ہمراہ تھی۔ چنانچہ اس نے اپنی ایک بہت ہی قریبی لڑکی کو' جو لزبارہن کی دوست ہے اس کے پاس بھیجا اور وہ اس سے جاکر ملی' نجانے کیا کیا حرکتیں کررہے ہیں وہ لوگ' ویسے یہ بتاؤ کہ کیا تم ایلس نامی کسی شخص کو جانتے ہو؟"

"ایلس" میں نے ذہن پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہاں اٹلی میں وہ بہت زیادہ خطرناک آدمی تصور کیا جاتا ہے۔ جرائم پیشہ ہے اور یوں سمجھ لو کہ ہر قسم کے جرم کرتا ہے جن میں قتل بھی شامل ہیں۔"

"نہیں شاید میں اسے نہیں جانتا۔"

"ویسے تم اس سلسلے میں بالکل مطمئن رہو۔ ایلس کو اغوا کیا جاچکا ہوگا۔ اگر تھوڑی دیر کے اندر اندر ہمیں اس کے اغوا کے بارے میں اطلاع نہ مل گئی تو صبح تک یہ کام ضرور ہوجائے گا۔ میں نے اس کے انتظامات کرلیے ہیں۔"

"اوہ ویری گڈ۔" میں نے مسکراتے ہوئے لوئس ہاروے کو دیکھ کر کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ بہت عمدگی سے کام کررہے ہیں!"

"اب تو مزا آرہا ہے مجھے سچی بات یہ ہے کہ مزا آرہا ہے۔ حالانکہ میں نے اپنی زندگی میں اس قسم کے اقدامات کبھی نہیں کیے لیکن میں یہ بھی برداشت نہیں کرسکتا کہ ایک شخص اتنے اعلیٰ پیمانے پر کسی دوسرے کی دولت ہڑپ کرجائے اور پھر میں تمہیں بتاچکا ہوں کہ تمہارے والد سے میری دوستی بھی تھی۔ بہت جلد ان تمام کارروائیوں کا نتیجہ برآمد ہوجائے گا۔ میں نے تمہارے محافظوں کی تعداد بھی بڑھادی ہے لیکن اس کے باوجود تمہیں خود بھی مسلح رہنا چاہیے۔ یہ شاندار آٹومیٹک اپنے پاس رکھ لو۔" اس نے سیاہ رنگ کا ایک پستول میرے ہاتھ میں تھمادیا' جسے میں نے اس کی خواہش کے مطابق لے کر اپنی جیب میں ڈال لیا۔

اور ممکن ہے اس کے بعد کئی دن تک تم سے ملاقات نہ ہو۔ یہ کچھ ضروری کاغذات ہیں جن کا دیکھنا تمہارے لیے بے حد ضروری ہے۔ مارٹن ٹم کے خلاف مقدمہ درج کرنے کے سلسلے میں یہ کاغذات تیار کیے گئے ہیں۔ انہیں ایک نگاہ دیکھ لو اور مجھے بتاؤ کیا یہ درست ہیں۔ یہ اس جائیداد اور دولت کی تفصیل ہے جو تمہارا ورثہ ہے۔" ہاروے نے ایک کاغذ میری جانب بڑھاتے ہوئے کہا۔

میں نے سرسری نگاہ سے ان کاغذات کو دیکھا اور اس کے بعد اسے واپس کردیا لیکن تفصیل پڑھ کر مجھے چکر آرہا تھا۔ بہت بڑی جائیداد تھی نجانے کتنی بڑی' مجھے حیرت تھی کہ یہ سب کچھ میرے لیے ہے' لوئس ہاروے نے کہا۔

"تم پر حملے کی رپورٹ' ایلس پر قبضہ جمانے کے بعد درج کرائی جائے گی۔ میں بغیر ثبوت کے کوئی کام نہیں کرتا۔ باقی یہ تمہاری طرف سے دعوے کے کاغذات ہیں۔ کل صبح ان سب کی نقلیں تمہیں مہیا کردوں گا' تاکہ تم اچھی طرح پڑھ لو اور اس کے بعد ان پر دستخط کردو۔"

"ٹھیک ہے۔"

لوئس ہاروے انتظار کرتا رہا پھر اس نے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی میں وقت دیکھ کر کہا۔

"میرے خیال میں آج کام نہیں ہوسکا' کل کی پوری کہانی میں ۔۔۔ لیے سے تم تک پہنچادوں گا

ملی چلنے کے بعد میں وہاں سے اٹھا اور واپس اسی گاڑی میں آبیٹھا جس نے مجھے میرے ہوٹل پہنچایا تھا جو ڈویا تھا میری جیب پستول کے وزن سے لٹک ۔۔۔ تھی۔ میں نے سوچا کہ ذرا اس کو سنبھال کر رکھ جائے دوسروں کو اس کے بارے میں کچھ اندازہ نہیں ہونا چاہیے۔

بہرطور میں اپنے کمرے میں آگیا رات کو بہت دیر سے آنکھ لگی تھی اس لیے صبح کو بہت دیر سے جاگا غسل وغیرہ سے فارغ ہوکر روم سروس کو فون کرکے ناشتا طلب کیا اور ناشتے میں مصروف ہوگیا۔

ذہنی کیفیت کافی بہتر ہوگئی تھی اس دوران کئی بار بے چاری برٹنا یاد آئی تھی' اسے تو میری زندگی سے خارج ہی کردیا گیا تھا۔ حالانکہ اس کی بے بائی' بے چینی اور بے قراری کو میں نے بارہا محسوس کیا تھا۔ غالباً" احتیاطاً" وہ مجھے فون بھی نہیں کرپارہی تھی اور مجھ سے ملنے بھی نہیں آسکتی تھی۔ بہرطور ان تمام چیزوں میں دلچسپی لینے کے بجائے مجھے لوئس ہاروے کے منصوبے کی جانب متوجہ ہوجانا چاہیے جانے اونٹ کس کروٹ بیٹھے اور میں ایک پرسکون زندگی اپناسکوں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہی ایک اور تصور بھی میرے ذہن میں ابھرا تھا۔ لوئس ہاروے اور پرٹنا فوکس کی اپنی شخصیت آج تک واضح نہیں ہوسکی تھی میں ان کے اشاروں پر چل رہا تھا اور ان کے ہاتھوں میں کھیل رہا تھا لیکن یہ اندازہ مجھے آج تک نہیں ہوسکا تھا کہ میرے معاملے میں ان کی دلچسپیاں کیا کیا ہیں بات اگر صرف اتنی سی تھی کہ مسٹر لوئس ہاروے میرے والد کے دوست تھے تو یہ بات سمجھ میں ہورہی تھی چچا بھتیجی آخر میرے لیے اس قدر سخت کیوں کررہے ہیں ان کا اس میں کیا مفاد ہے۔ غور تو کیا جاسکتا تھا اور مجھے اس سلسلے میں بھی محتاط رہنا تھا۔ اب جب تمام تر ذہنی قوتیں واپس آگئی تھیں تو ہر پہلو پر سوچنا پڑتا تھا کیونکہ بہرحال میری اپنی زندگی بھی تھی۔ ماضی کو بھلا ہوا شخص بے شک تھا لیکن حال اور اس کے بعد مستقبل کو بہتر بنانا چاہتا تھا اور اس کے لیے صرف دوسروں کے شانوں پر ہی سفر نہیں کرنا چاہیے اپنے طور پر بھی کچھ سوچنا ضروری ہوگیا تھا۔ اس وقت انہی سوچوں میں ڈوبا ہوا تھا کہ دروازے پر پھر دستک ہوئی میں نے پستول احتیاط سے اپنے لباس میں چھپایا اور دستک دینے والوں کو اندر آنے کا اشارہ کردیا لیکن اندر آنے والا" ۔۔۔ نہیں بلکہ والی تھی اور میں اسے اچھی طرح پہچانتا تھا۔

یہ شیلی گومز تھی۔ میں نے خوش دلی سے اس کا استقبال کیا لیکن اس کے چہرے پر مسکراہٹ نہ پیدا ہوسکی۔ وہ اندر آگئی اور اس نے کہا۔

"کیسے ہو فلیک؟"

"ٹھیک ہوں شیلی تم سناؤ۔ تمہارے کیا حال ۔۔۔ ہیں؟"

"میں بھی ٹھیک ہوں لیکن کیا تمہیں اطلاع مل گئی ہے" اس نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیسی اطلاع؟"

"مسٹر لوئس ہاروے کو قتل کردیا گیا ہے۔ شیلی نے کہا اور میرے پورے وجود میں سنسنی دوڑ گئی' دماغ میں زوردار دھماکہ ہوا تھا بلاشبہ یہ خبر میرے لیے بم کے دھماکے سے کم نہیں تھی میں شدت حیرت سے منہ کھولے اسے دیکھتے کا دیکھتے رہ گیا۔ شیلی نے چند لمحات کے بعد کہا۔

"اس کی بھتیجی برٹنا فوکس شاید بچ نکلنے میں کامیاب ہوگئی ہے لیکن بادوثوق اطلاع ملی ہے کہ وہ بھی شدید زخمی ہوئی ہے۔" شیلی گومز نے بتایا۔

میرے پورے وجود میں سرد لہریں دوڑنے لگیں بہت دیر تک میں بولنے کے قابل بھی نہ رہا۔ یہ بدترین سانحہ ہوا تھا میرے لیے۔ بمشکل تمام میں نے خود کو سنبھالا اور بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"مسٹر ہاروے کو کس نے قتل کیا ہے' کیا اس بارے میں کچھ پتا چلا؟"

"ایک جرائم پیشہ شخص ایلس نے لیکن ایلس خود بھی مسٹر لوئس ہاروے کے ہاتھوں مارا گیا۔ دونوں میں سخت مقابلہ ہوا تھا مسٹر لوئس ہاروے شدید زخمی ہوئے تھے لیکن اس حالت میں بھی انہوں نے ایلس پر گولیاں چلائیں اور اسے ہلاک کردیا۔"

"اوہ مائی گڈ' اوہ مائی گڈ۔" میں نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔ درحقیقت تھوڑی دیر کے لیے شدید اعصابی دباؤ کا شکار ہوگیا تھا۔ شیلی نے کہا۔

"میرا یہاں آنا تمہیں ناگوار تو گزرا ہوگا۔ بے شک۔"

"کیوں؟" میں نے حیرت سے پوچھا۔

"اس لیے کہ تم مجھ سے نہیں ملنا چاہتے۔"

"یہ احساس تمہیں کیسے ہوا؟"

"صاف ظاہر ہے۔"

"لیکن کیسے؟"

"تم یہاں موجود ہو لیکن تم نے مجھے ٹیلی فون کرنا بھی گوارہ نہیں کیا؟"

"سوری شیلی اب مجھے یقین ہے کہ میری پریشانیوں کا حال سن کر تم مجھے اس کے لیے معاف ۔۔۔ گی میں تمہاری دل شکنی کسی طور نہیں کرسکتا لیکن

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

میں پریشان حالات کا شکار ہوں اور اب تو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے میری مصیبتوں کے دن بہت قریب آگئے ہوں۔"

"میں جانتی ہوں کہ تمہارے لیے کس قدر الجھنیں پیدا ہوگئی ہیں لیکن اگر تم چاہو تو میں ایک دوست کی حیثیت سے تمہیں ہر طرح کی سہولتیں فراہم پہنچاؤں گی۔ کیا تم مجھ پر اعتبار کرسکتے ہو؟"

"کیوں نہیں شیلی۔ چند اچھے دوستوں کا ہی تو سہارا ہے' ورنہ۔ ورنہ جب۔ بس میں تمہیں کیا بتاؤں ایک تفصیل ہے شیلی۔"

"شاید وہ تفصیل تھوڑی بہت مجھے بھی معلوم ہے اگر نہ معلوم ہوتی تو تمہیں لوئس ہاروے کی موت کی اطلاع دینے کے لیے کیوں دوڑی چلی آتی۔"

"اوہ" میں نے آہستہ سے کہا۔ اس کے یہ الفاظ میرے لیے کافی سنسنی خیز تھے لیکن ابھی کسی سے زیادہ گفتگو کرنا مناسب نہیں تھا۔ کافی دیر تک وہ میرے ساتھ رہی اور اس کے بعد اس نے اجازت طلب کرلی۔ انداز ایسا تھا جیسے میں اس سے دوبارہ ملنے کی درخواست کروں گا لیکن صحیح بات یہ تھی کہ اب میں اپنے آپ میں ہی نہ رہا تھا۔ کیا مصیبت آگئی' کسی مشکل کا شکار ہوگیا ہوں میں۔

شیلی چلی گئی تو میں سر پکڑ کر بیٹھ گیا نجانے بے چاری برٹا زندہ ہو کر کہاں چلی گئی بڑی مشکل کا سامنا تھا بلاشبہ اس وقت شیلی گومز میری دوسری دست راست ہوسکتی تھی چونکہ اس کا باپ مسٹر گومز ایک اعلیٰ پولیس افسر تھا لیکن اگر میری ہیئت کو چیلنج کردیا جائے اور میں صحیح طور پر ان لوگوں کو مطمئن کرنے میں کامیاب نہ ہو پاؤں تو بڑی مشکل پیش آجائے گی۔ مارٹن ثم نے ابھی تک براہ راست مجھ سے ملاقات نہیں کی تھی لیکن میرا خیال ہے اب زیادہ وقت نہیں گزرے گا وہ بہت چالاک آدمی معلوم ہوتا ہے۔ پہلے اس نے لوئس ہاروے سے نمٹنے کا فیصلہ کیا اور اصل صورت حال سے واقف ہونا چاہا اس کے بعد وہ میری جانب متوجہ ہوگا۔

شام کو میں بے دلی کے عالم میں تیار ہو کر نیچے اترا اور اسی ہال میں پہنچ گیا جہاں بقول لوئس ہاروے کے مارٹن ثم روزانہ آجاتا تھا لیکن مارٹن ثم کے بجائے کچھ دیر کے بعد میں نے لزہارین کو دیکھا وہ اندر داخل ہوگئی تھی اس کی پیشانی پر سیاہ بالوں کے جھولتے ہوئے گچھے بے حد حسین لگ رہے تھے۔

میں نے اپنے سامنے رکھے ہوئے گلاس کو اٹھا کر ہونٹوں سے لگالیا۔ لزہارین سیدھی میرے پاس آگئی تھی پھر وہ بے تکلفی سے کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔

"ہیلو۔" اس نے کہا اور مسکرادی۔ ایک عجیب سی مسکراہٹ تھی۔ میں نے خوش دلی سے اسے گردن جھکا کر تعظیم دی۔ وہ کہنے لگی۔

"خواہ مخواہ خود بخود نجانے کتنے عذاب نازل کرلیے ہیں' میں کہتی ہوں آخر تم گھر کیوں نہیں چلے' تم کیا سمجھتے ہو کیا اس گھر کے دروازے تمہارے لیے کبھی بند ہوسکتے ہیں۔ میری مانو میری جان تو یہ عذاب مول لیے بغیر تم اپنے لیے آسانیاں حاصل کرسکتے ہو؟"

میں نے سخت نگاہوں سے اسے دیکھا اور کہا۔ "تم کیا کہنا چاہتی ہو لز۔"

"صرف یہ کہ تمہیں بہکانے والے اب یہ دنیا چھوڑ کر جاچکے ہیں۔ اس نے آہستہ سے کہا اور میرے ذہن میں ایک چھناکا سا ہوا۔ گویا وہ اس بات کا اعتراف کررہی تھی کہ لوئس ہاروے کو قتل کرانے میں سیدھا سیدھا مارٹن ثم کا ہاتھ ہے۔"

"کن لوگوں کی بات کررہی ہو؟"

"دیکھو اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ انکل بے وقوف ہیں تو یہ تمہاری غلطی ہے' انکل ثم بے وقوف نہیں ہیں وہ چاروں طرف سے ہوشیار رہتے ہیں تم اگر کسی غلط فہمی کا شکار ہو تو اس سے نکل آؤ' مجھے بتاؤ' میں تمہارے بارے میں تمام ذمے داریاں قبول کرنے کو تیار ہوں۔ تم کیوں نہیں سوچتے کہ تمہارا ایک باعزت مقام ہے اور پھر ڈیئر میں ہوں۔ میں بے شمار معاملات میں انکل سے مخالفت مول لیتی رہی ہوں۔ اب بھی تمہارے لیے میں ہر وہ مخالفت مول لینے کے لیے تیار ہوں' جو تمہاری مرضی کے خلاف ہو۔"

"تم کیا سمجھتی ہو' کیا میں ان سے الگ رہ کر خوش ہوں۔" میں نے بدلے ہوئے راستے کی جانب قدم بڑھائے اور وہ چونک کر مجھے دیکھنے لگی۔ پھر بولی۔

"اگر ایسی بات ہے تو پھر تم کیوں بھٹکتے پھر رہے ہو۔؟ میں کہوں میرے ساتھ چلو' سنا تمہیں میرے ساتھ چلنا ہی ہوگا' میں بہت سے معاملات میں تمہاری معاون ثابت ہوں گی بلکہ میں تو کہتی ہوں کہ اٹھو اور ابھی میرے ساتھ چلو' تاکہ تمہیں سمجھانے کا سہرا میرے سر رہے اور اس کے بعد ظاہر ہے میں تمہارے لیے فائیٹ بھی کرسکتی ہوں میں کہوں گی کہ انکل ثم میں نے جس

بنیاد پر آپ لوگوں کو سمجھوتے کے لیے تیار کیا ہے اس میں اب میں برابر کی شریک ہوں اور یوں سمجھ لیجئے کہ ایک طرح سے میں اس سمجھوتے کی ذمے دار بھی ہوں آپ کو مجھ سے تعاون کرنا ہوگا اور میری ضروریات پر عمل بھی کرنا پڑے گا۔"

میں نے کچھ دیر کے بعد آہستہ سے کہا۔ "میں واقعی بے حد پریشان ہوں' اگر تمہارا یہی مشورہ ہے تو پھر میں تیار ہوں۔"

وہ بری طرح پرجوش نظر آنے لگی اس کی آنکھوں میں مسرت کی چمک پیدا ہوگئی تھی اس نے میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"تم نے میرا دل خوش کردیا ہے' بس ہمیں ابھی چلنا ہے ہم کسی سے مشورہ تو کریں گے نہیں' میں جو کچھ بھی کرسکتی ہوں تمہارے لیے کروں گی' مجھ پر مکمل اعتبار کرو۔"

"اوکے۔ لز۔ اوکے۔" میں نے کہا اور تھوڑی دیر کے بعد ہم وہاں سے اٹھ گئے۔ لز کی خوب صورت کار مارٹن ثم کی کوٹھی کی جانب دوڑنے لگی۔ یعنی اس کی کوٹھی کی جانب جو اصولی طور پر میری ملکیت تھی لیکن میں اس کے بارے میں ابھی تک کچھ نہیں جانتا تھا پھر جب میں لز کے ساتھ کار سے نیچے اترا تو کوٹھی کے صدر دروازے میں ہی ایک اور خوب صورت سی شکل نظر آئی۔ اس کے خدوخال لز سے ملتے جلتے تھے اور اگر میرا اندازہ غلط نہیں تھا تو وہ نیلی ہارن تھی۔ نیلی لز کی چھوٹی بہن تھی اور مجھے اس کے بارے میں سرسری طور پر بتایا گیا تھا کیونکہ لوئس ہاروے کے کہنے کے مطابق وہ کوئی اہم کردار نہیں تھا۔

مجھے دیکھ کر وہ کار کے قریب ہی آگئی اور طنزیہ لہجے میں بولی۔

"خوب تو آپ آگئے!"

"نیلی تمہارا لہجہ بہتر نہیں ہے جاؤ اندر جاؤ۔" لز نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا اور مجھے ساتھ لیے ہوئے کوٹھی کے اندرونی حصے کی جانب چل پڑی۔

بہت خوب صورت عمارت تھی اور مجھے اسے دیکھ کر یہ اندازہ ہوتا تھا کہ وہ کس حیثیت کی مالک ہے۔ لز مجھے لیے ہوئے ایک کمرے کے سامنے پہنچ گئی پھر اس نے کمرے کا دروازہ کھول کر کہا۔

"تمہارا کمرا آج بھی اسی طرح آراستہ ہے اور تمہارا منتظر ہے۔ انکل نے کسی کو اجازت نہیں دی کہ تمہارا کمرا استعمال کیا جائے شاید تم اس بات پر یقین نہ کرو کہ وہ کبھی کبھی اس کمرے میں آتے ہیں اور یہاں بہت دیر تک خاموش بیٹھے رہتے ہیں۔ اصل میں تمہارے غلط تصورات نے تمہیں انکل کی جانب سے بہت بددل کردیا ہے حالانکہ یہ حقیقت نہیں ہے۔"

میں نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا اور کمرے میں داخل ہوگیا۔ کمرا دیکھ کر میں ایک لمحے کے لیے دنگ رہ گیا تھا دبیز اونی قالین بچھے ہوئے تھے انتہائی شاندار مسہری تھی ہر چیز سے نفاست ٹپک رہی تھی' چھت میں قیمتی فانوس لٹکا ہوا تھا' دیواروں پر قیمتی تصاویر آویزاں تھیں اسے ایک حسین ترین کمرا کہا جاسکتا تھا۔

لز میرے ساتھ ہی اندر آگئی اس نے محبت بھرے انداز میں میرے بازوؤں پر دباؤ ڈال کر مجھے بستر پر بٹھادیا اور نرم لہجے میں بولی۔

"یہ تمہاری دنیا ہے فلیک تمہاری اپنی دنیا۔ آج بھی ہر شخص تمہارے لیے اپنی آغوش وا کیے ہوئے ہے۔"

"شاید تم اس بات پر یقین نہ کرو کہ میں اپنی مرضی سے یہاں سے نہیں گیا تھا۔"

"گزری ہوئی باتوں کا بھول جانا ہی بہتر ہوتا ہے۔ فلیک' غلط فہمیاں نجانے' انسان ذہن کو کہاں سے کہاں پہنچادیتی ہیں۔ بہتر یہی ہے کہ پرانی باتوں کو ذہن سے نکال دو۔"

"اب میں نے اپنی بیگ دوڑ تمہارے ہاتھوں میں دے دی ہے لز۔ میں تمہاری ہر ہدایت پر عمل کروں گا۔" لز خوش ہوگئی تھی اس نے کہا۔

"ڈنر تم ہمارے ساتھ کروگے سب کے ساتھ۔"

"مجھے بہت عجیب لگے گا۔"

"نہیں کتنا بھی عجیب لگے لیکن ڈنر ہم سب ساتھ ہی کریں گے۔ آہ تم نہیں جانتے تمہارے بغیر ہر چیز کتنی بے کیف ہوگئی تھی۔"

بہرحال کچھ دیر کے بعد وہ چلی گئی۔ میں نے دروازہ بند کرکے پورے کمرے کا جائزہ لیا۔ الماری میں میرے لیے لاتعداد سوٹ لٹکے ہوئے تھے' جوتے اور وہ تمام چیزیں جو ضروریات کی ہوا کرتی تھیں' غسل خانہ پورے کمرے کے برابر تھا اور اس میں ہر وہ چیز موجود تھی جو مردانہ ضروریات کے کام آسکتی ہے ایک بات البتہ سوچنے کے قابل تھی کہ اگر واقعی یہ میرا ہی کمرا ہے تو جس نے اسے اس قدر آراستہ رکھا ہے وہ یقینی طور پر میرے لیے اپنے دل میں نرم گوشے رکھتا ہوگا۔ کیا

WWW.PAKSOCIETY.COM

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

لوئس ہاروے غلط آدمی تھا۔ کیا اس نے مجھے غلط راستوں پر ڈالا تھا۔ ایک بار پھر مجھے برٹینا یاد آگئی لیکن اب میں اپنے آپ کو پوری طرح اس ماحول میں ضم کرنے کے لیے تیار تھا۔ بے شک مجھے اس بات کا احساس تھا کہ اگر لوئس ہاروے نے اب تک مجھ سے جو کچھ کہا ہے وہ سچ تھا تو میں دشمن کے قریب موجود ہوں لیکن اب میں اس دشمن سے مقابلہ کرنے کے لیے پوری طرح تیار تھا اور اپنی ذہنی اور جسمانی قوتوں سے بھی کام لے سکتا تھا۔

مجھے ڈنر پر لے جانے کے لیے لزبا ہی میرے پاس آئی تھی اس نے کہا۔

"تیار ہو' آؤ۔" میں اس کے ساتھ باہر نکل آیا مدہم مدہم روشنیوں نے ماحول کو بے حد خوب صورت بنا رکھا تھا۔ ڈائننگ روم بہت وسیع تھا ظاہر ہے اس شاندار کوٹھی کا ڈائننگ روم اتنا ہی شاندار ہونا چاہیے تھا۔ ڈائننگ روم میں مارٹن ٹم موجود تھا۔ پہلی بار تو میں نے اس کی صرف ایک جھلک ہی دیکھی تھی لیکن اب اس وقت میں اس کی شخصیت کا پوری طرح جائزہ لے سکتا تھا۔ جاندار چہرے کا مالک تھا لباس کے معاملے میں بھی خاصی نفاست رکھتا تھا اس کے ہونٹوں پر ایک تلخ سی مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔ میں اس کی تلخی کو سمجھتا تھا۔

"تو یہ آگئے۔" مسٹر ٹم نے میرے بجائے لزبا رین سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں انکل۔"

"کچھ شرائط پیش کی ہوں گی انہوں نے؟"

"انکل۔ میں نے آپ سے کیا کہا تھا۔ لزبا نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔"

"کیا تم نے میرا رویہ کچھ خراب پایا ہے۔"

"بس چاہتی ہوں کہ آپ فلیک کے ساتھ خوشگوار لہجہ اختیار کریں۔"

"یہ شاید اتنی آسانی سے نہ ہو سکے۔"

"آپ کوشش بھی نہیں کر سکتے۔"

"کیوں نہیں۔"

"تو میری درخواست ہے کہ آپ ضرور کوشش کریں۔ مجھے یقین ہے حالات بہتر ہو جائیں گے!" دوسرے لوگوں کے منہ بن گئے۔"

لزبا نے میرے لیے کرسی گھسیٹی اور میں بیٹھ گیا۔ ڈنر ٹیبل پر مسٹر ٹم بھی تھیں اور نک چڑھی تیلی بھی۔ میں نے ایک لمحے میں محسوس کر لیا کہ ان کے چہروں پر خوشگوار تاثرات نہیں ہیں۔ گویا یہاں کا ماحول میرے لیے سازگار نہیں ہے۔ ڈنر کے دوران کسی نے مجھ سے بات نہیں کی لیکن ڈنر کے بعد مسٹر ٹم نے کہا۔

"کیا تم مجھے کچھ وقت دے سکو گے فلیک؟"

"جی!" میں نے بھاری لہجے میں کہا۔

"آؤ۔ میرے کمرے میں چلو۔" وہ کرسی کھسکا کر کھڑے ہو گئے۔ میں نے بھی ان کی تقلید کی تھی۔ دوسرے لوگ مجھے دزدیدہ نظروں سے دیکھتے رہ گئے تھے۔ میں مسٹر ٹم کے ساتھ ان کے کمرے میں داخل ہو گیا۔"

"بیٹھو۔" انہوں نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کیا اور میں بیٹھ گیا۔ وہ خود بھی مجھ سے کچھ فاصلے پر بیٹھ گئے تھے پھر وہ بولے۔ "یہ وقت تم نے کہاں گزارا؟"

"آپ جانتے ہیں؟"

"کیا مطلب؟"

"مجھے کچھ یاد نہیں۔"

"کیوں؟"

"میں نے کہا تھا نا کہ میں نہیں جانتا۔"

"مجھے علم ہے کہ لوگوں نے تمہیں میرے خلاف خوب بہکایا ہے۔"

"مجھے بہکانے والوں کو آپ جانتے ہیں؟۔"

"کک کیا مطلب؟" مسٹر ٹم بوکھلا گئے۔

"یہ میرا سوال ہے۔"

"اوہ میں سمجھا تم مجھ پر الزام لگا رہے ہو۔"

"نہیں۔ میں سوال کر رہا ہوں۔"

"کاش میں انہیں جانتا ہوتا۔" تم نے جواب دیا اور میں دل ہی دل میں مسکرا دیا۔ میں نے سوچا کہ ہاں مسٹر ٹم اب تم کہہ سکتے ہو۔ بہرحال مسٹر ٹم نے پھر سلسلہ گفتگو شروع کیا۔ "آج بھی میں تم سے وہی سب کچھ کہہ رہا ہوں جسے تم نے پہلے قبول نہیں کیا تھا۔ "یہ ایک سچائی ہے فلیک کہ مرحوم مسٹر گولڈن کی دولت جائز ذرائع سے نہیں آئی۔"

"کیا مطلب؟"

"وہ جو کچھ کرتے تھے وہ کچھ اور ہی تھا۔ جائز ذرائع سے دولت کے انبار نہیں لگائے جا سکتے۔"

"آپ میرے مرحوم باپ پر الزام لگا رہے ہیں۔"

"نہیں۔ یہ ایک سچائی ہے۔"

"آپ کے پاس کوئی ثبوت ہے۔"

"ہاں ہے۔"

"کیا ثبوت ہے؟"

"میں خود۔"

"کیا مطلب؟"

"میں بھی اس کاروبار میں ان میں پارٹنر تھا۔"

"کیا؟"

"ہاں یہ ایک ٹھوس سچائی ہے اور میرے پاس اس سچائی کے ہزاروں ثبوت ہیں۔"

"اوہ میرے خدا۔" میں نے سر پکڑ لیا۔

"تم لوئس ہاروے کے آلہ کار بن گئے تھے۔ جانتے ہو لوئس ہاروے کون ہے؟"

"ہے۔" میں نے تلخی سے کہا۔

"کیا مطلب؟" تم مجھ سے آنکھیں چرانے لگا۔

"لفظ ہے استعمال کیا ہے آپ نے۔"

"تم کیا کہنا چاہتے ہو؟"

"آپ اس کے لیے لفظ تھا کیوں نہیں استعمال کرتے۔"

"نہ جانے تم کیا کہہ رہے ہو۔ بہرحال لوئس ہاروے [illegible] کو ملک میں لا کر [illegible] ہمارے کاروبار کی حقیقت معلوم ہو چکی تھی اور اس نے ہمارے خلاف ثبوت حاصل کر لیے تھے۔ اس بنیاد پر وہ ہمارے کاروبار میں شرکت چاہتا تھا اور یہی اس سے اختلاف کی بنیاد تھی۔"

میں ساکت رہ گیا۔ شاید مسٹر ٹم کو میرے انداز سے کچھ محسوس ہوا تھا۔ وہ پرزور لہجے میں بولے۔ "میرا ہر لفظ سچ پر مبنی ہے فلیک۔ میں نے تمہیں پہلے بھی سمجھانے کی کوشش کی تھی۔"

"ٹھیک ہے انکل۔ میں آپ سے تعاون کروں گا۔" میں نے سر جھکا کر کہا۔

"کیا واقعی؟"

"جی انکل۔"

"فراڈ تو نہیں کر رہے۔"

"آپ سے فراڈ کروں گا!" میں نے کہا تم خوشی سے کھڑا ہو گیا۔

"آؤ میرے گلے لگ جاؤ۔ میں تمہارے لیے گولڈن سے کم نہیں ہوں۔ اس کے بعد تم دیکھو گے کہ تمہاری زندگی کس قدر شاندار گزرتی ہے۔"

میں مسٹر ٹم کے گلے لگ گیا اور ان کے گلے لگ کر مجھے جو کچھ حاصل ہوا وہ بہت دل خوش کن تھا۔ پہلی شخصیت تو محترمہ لزبا رین کی تھی۔ ان کی تو عید ہو گئی تھی اور انہوں نے پہلی فرصت میں مجھے "خصوصی" مبارک باد پیش کی تھی۔

"میں تمہیں مبارک باد دینا چاہتی ہوں۔"

"اس میں کوئی دقت ہے۔"

"بالکل نہیں۔ صبح تیار رہنا۔ ہم نیو فلیڈ چلیں گے۔ میں سمجھ نہ سکا کہ مبارک باد نیو فلیڈ چل کر کیوں دی جائے گی لیکن نیو فلیڈ جا کر یہ مسئلہ حل ہو گیا۔ روم کے قدیم کھنڈرات کو نیو فلیڈ بنایا گیا تھا اور یہاں لزبا نے لیے خوب صورت بنگلے بنا ڈالے تھے۔

یہ مبارک باد مجھے ایک ایسے ہی بنگلے میں دی گئی اور بقول کسی کے تن من سے دی گئی۔ دھن کا لفظ میں نے جان بوجھ کر نہیں استعمال کیا کیونکہ معاملہ یہاں پہلے "من" اور پھر "تن" کا تھا۔ مجھے یہ مبارک باد بہت بھائی تھی۔

اس کے بعد چاندی بلکہ سونا ہو گیا۔ کیونکہ مس نیلی میرے سلسلہ میں لزبا کی رقیب تھیں۔ میں نے خفیہ طور پر اس رقابت کا خاتمہ کر دیا اور خود کو دونوں میں برابر تقسیم کر دیا۔

کئی دن گزر گئے پھر ایک شام میں نے مسٹر گومز کو مارٹن ٹم کے ساتھ دیکھا۔ مجھے نیلی نے بتایا تھا کہ وہ پولیس کے افسر اعلیٰ مسٹر گومز ہیں۔ میری زبان پر شبلی کا نام آتے آتے رہ گیا تھا۔ مسٹر گومز مارٹن ٹم کے ساتھ اندر چلے گئے۔ نجانے کب تک وہ ان کے ساتھ رہے اور اس رات مسٹر ٹم نے مجھے اپنے کمرے میں بلایا۔ ایک شخص ان کے پاس موجود تھا۔

"یہ کرٹ مالکم ہیں۔ میرے ایڈووکیٹ۔"

"ہیلو!" میں نے کرٹ سے اندر بلایا۔

"مسٹر کرٹ نے تمام کاغذات تیار کر لیے ہیں۔ تمہیں ان پر دستخط کرنے ہیں۔"

"ابھی کر دوں؟۔" میں نے پوچھا۔

"ہرگز نہیں۔ آپ پہلے آج رات ان کا مطالعہ کریں اس کے بعد دستخط کریں۔ آپ کو عدالت میں تصدیق کرنی ہو گی۔"

"جیسے آپ کہیں۔"

"ہاں ہاں۔ اس میں کیا حرج ہے۔ مارٹن ٹم نے کہا حالانکہ صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ ایڈووکیٹ کی یہ تجویز اسے پسند نہیں آئی ہے۔ ایڈووکیٹ کے جانے کے بعد اس نے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ تم تعاون جاری رکھو گے۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

رات کو میں نے کاغذات پڑھے اور سناٹے میں رہ گیا۔ اس کاغذات کے تحت میرے والد مسٹر ٹم کے زبردست مقروض تھے اور انہوں نے مجھے ہدایت کی تھی کہ وہ جائیداد بیچ کر مسٹر ٹم کا قرض ادا کیا جائے۔ چند کاغذات ایسے بھی تھے جن پر میرے دستخط تھے۔ چنانچہ میں نے کوشش کر کے وہی دستخط تمام کاغذات پر کر دیے۔

دوسرے دن ناشتے کی میز پر میں نے سب سے پہلے وہی کاغذات مسٹر ٹم کو پیش کیے اور مسٹر ٹم معنی خیز نظروں سے مجھے دیکھنے لگے۔

"کاغذات پڑھ لیے؟"

"دستخط کر دیے ہیں انکل! میں نے کاغذات ان کی طرف بڑھا دیئے۔ اور ان کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔ وہ دیر تک کاغذات دیکھتے رہے تھے۔

اس کے بعد ایک ہفتہ بے حد خوشگوار گزرا لیکن ساتویں دن کے خاتمے کے ساتھ ہی سورج ڈوب گیا۔ اس صبح میں ناشتے کی میز پر پہنچا تو میری کرسی ہی غائب تھی۔ باقی سب ناشتا شروع کر چکے تھے۔

"کرسی کہاں گئی؟" میں نے پوچھا۔

"چھن گئی!" مسز ٹم قہقہہ لگا کر بولیں۔

"کیا مطلب؟"

"گٹ آؤٹ۔ جب کچھ بڑے آدمی ناشتا کر رہے ہوں تو گھٹیا لوگوں کو بھکاریوں کی طرح اندر نہیں گھس آنا چاہیے۔"

مارٹن ٹم کے زہر آلود الفاظ سناٹا دے گئے اور میں بھی سکتے میں رہ گیا۔ یہ کیا ہوا۔ میں نے سوچا۔

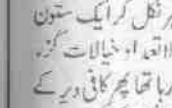

میں پھٹی پھٹی آنکھوں سے ان میں سے ایک ایک کی صورت دیکھنے لگا' کیا مسخرہ پن ہے' مذاق کے بھی کچھ اصول ہوتے ہیں' اگر مذاق کیا جا رہا ہے تو کم از کم اس نوعیت کا کوئی معیار تو ہونا چاہیے۔ میری کرسی ہی رکھ دی جاتی لیکن خصوصی طور پر کرسی غائب کر دی گئی تھی' "آپ ایک ایسے آدمی کا تصور کریں جو کسی گھر میں ایک باعزت مقام رکھتا ہو' ہر شخص اس کی خدمت گزاری کرتا ہو اور اس سے بہت محبت اور یگانگت کا سلوک کیا جائے اور پھر اس طرح اچانک ہی اس کی توہین شروع کر دی جائے تو اس کی کیا کیفیت ہوگی۔

دیر تک میرے منہ سے آواز نہ نکل سکی۔ مسز ٹم نے پھر کہا۔

"عجیب بے غیرت انسان ہو تم' تم سے کہا گیا ہے کہ ناشتے کے کمرے سے باہر نکل جاؤ لیکن تم پاگلوں کی طرح کھڑے ہوئے ہمیں کھاتے دیکھ رہے ہو۔"

"مم میں۔ میں یہ مذاق سمجھ نہیں سکا۔ یہ مذاق میری سمجھ میں نہیں آیا انکل مم۔ آپ سب لوگ مل کر مجھ سے مذاق کر رہے ہیں؟"

"ہنہ مذاق اور وہ بھی تم سے۔ تم جیسے دو کوڑی کے انسان سے۔"

"آخر کیا ہو گیا' مجھے کچھ بتایا تو جائے؟"

"تمہیں صرف یہ بتایا جاتا ہے کہ اب اس گھر میں تمہاری کوئی حیثیت نہیں رہی۔ تم اس گھر کے ملازموں سے بھی بدتر انسان ہو ہمارے لیے۔ کیونکہ یہاں تمہیں ملازمت بھی حاصل نہیں ہے' ایک لمحے میں باہر نکل جاؤ اور اگر کچھ تفصیل معلوم ہی کرنا چاہتے ہو تو تھوڑی دیر باہر رکو' تمہیں تفصیل بھی بتا دی جائے گی۔ لیٹ آؤٹ میں کہتا ہوں نکل جاؤ' فوراً" یہاں سے۔"

میں چکرایا اور بوکھلایا ہوا باہر نکل آیا۔ یا خدا یہ سب کیا ہو گیا' کیسے ہو گیا یہ سب کچھ' کوئی ایک بات جو سمجھ میں آ رہی ہو۔ احمق اور پاگل کی طرح آگے بڑھا اور کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔ ہاتھ پیروں کی گویا جان ہی نکل گئی تھی۔ اعصاب کی کیفیت عجیب ہو گئی تھی۔ بہرحال کم از کم مسز ٹم سے یہ معلوم تو کیا جائے کہ میری حیثیت ایک دم ختم کیوں ہوئی۔ انتظار کر لینے میں کوئی حرج نہیں تھا۔ باہر نکل کر ایک ستون سے ٹیک کر کھڑا ہو گیا۔ ذہن سے الا تعداد خیالات گزر رہے تھے اور کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا پھر کافی دیر کے بعد مسٹر ٹم اور ان کے اہل خاندان ناشتے کے کمرے سے نکلے' سب سے زیادہ کمینہ صفت وہ دونوں لڑکیاں تھیں' جو مجھے میری غلطیوں میں لوٹتی رہی تھیں سب ہی لٹیرے معلوم ہوتے تھے کس نے دولت لوٹی تھی اور کس نے.....

مسٹر ٹم نے مجھے دیکھ اور نفرت بھرے لہجے میں بولے۔

"آؤ میرے ساتھ آؤ۔"

میں خاموشی سے مسٹر ٹم کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔ وہ مجھے اپنے کمرہ خاص میں لے گئے تھے۔ میری کیفیت کافی

خراب ہو رہی تھی' مسٹر ٹم جب ایک صوفے پر بیٹھے تو میں ان کے سامنے والے صوفے کی جانب بڑھ گیا لیکن اچانک ہی مجھے ان کی کرخت آواز سنائی دی۔

"نہیں تم میرے سامنے صوفے پر نہیں بیٹھو گے دو کوڑی کے آدمی' کھڑے ہو کر بات کرو۔"

"میری سمجھ میں نہیں آتا انکل کہ یہ سب کیا ہو گیا؟"

"انکل نہیں صرف مسٹر ٹم۔ سنو لڑکے میں تمہیں اپنی زندگی کا ایک سب سے تلخ سچ سنانا چاہتا ہوں اس سچ میں تمہاری تمام حقیقتیں پوشیدہ ہیں۔ تمہارا باپ گولڈن میرا دوست نہیں بلکہ میرا سب سے بڑا دشمن تھا۔ اس دنیا میں میرا سب سے بڑا دشمن۔ میرا چھوٹا سا کاروبار تھا اور وہ کاروبار کی دنیا میں بہت بڑے اژدہے کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اس کی حیثیت بہت بڑی تھی' بہت معمولی سی بات پر وہ میرا دشمن بن گیا اور اس نے مجھے دھمکی دی کہ وہ مجھے کوڑی کوڑی کا محتاج بنا دے گا۔ برباد کر کے رکھ دے گا مجھے' میں جانتا تھا کہ یہ سب کچھ کرنا اس کے لیے مشکل نہیں ہے۔ میں تو اس کے سامنے گندی نالی میں رینگنے والے کیڑے کی حیثیت رکھتا تھا میرا بھلا اس سے کیا مقابلہ۔ میں نے اسے ہر طرح اپنے حق میں لانے کی کوشش کی۔ اس کے سامنے ہاتھ جوڑے' اس کے پاؤں پکڑے لیکن وہ بہت کمینہ صفت انسان تھا بالآخر اس نے میرے کاروبار کو بری طرح تباہ کر دیا اور میں کوڑی کوڑی کو محتاج ہو گیا۔ جب میں بالکل زمین پر پڑا تو اس نے نخوت سے مجھے سہارا دیا اور مجھ سے کہا کہ اب مجھے ان الفاظ کی قیمت ادا کرنی ہے' جو میں نے اس کے سامنے ادا کیے تھے بہت معمولی سی بات تھی اتنی معمولی سی بات کہ اگر وہ چاہتا تو اسے نظر انداز بھی کر سکتا تھا لیکن وہ نہایت مغرور انسان تھا' وہ بس مجھے اپنے قدموں میں پڑے دیکھنا چاہتا تھا اس نے مجھے پھر سے سہارا دیا۔ وہ بس یہ ظاہر کرنا چاہتا تھا کہ وہ کاروبار کی دنیا کا سب سے بڑا انسان ہے جسے چاہے بنا دے جسے چاہے بگاڑ دے۔ یہ کام اس کے لیے مشکل نہیں ہے لیکن میرے دل میں اپنی ٹوٹی ہوئی انا کی کرچیاں پیوست تھیں' میں دل ہی دل میں سوچتا تھا کہ کاش تقدیر مجھے ایک بار اس سے انتقام لینے کا موقع دے۔ حالانکہ یہ ایک ایسی احمقانہ طلب تھی' جس پر اگر میں خود بھی ہنس لیتا تو بہتر تھا۔ بہرحال اس نے مجھے اپنے قدموں میں جگہ دے دی۔ میرے سینے میں اتنا کرب تھا کہ ناقابل بیان ہے گولڈن نے مجھے ازراہ مذاق اپنا دوست بنا لیا تھا لیکن میری زندگی میں اس سے انتقام کے سوا اور کچھ نہیں رہ گیا تھا۔ تم فلیک گولڈن میرے راستے کے دوسرے کانٹے تھے اور میں نے تمہارے گرد جال بننا شروع کر دیا تھا۔ میں نے تمہیں راستے سے ہٹانے کے لیے ایک مخصوص طریقہ کار اختیار کیا لیکن تھوڑی سی غلطی ہو گئی صرف تھوڑی سی غلطی ہو گئی اور تم میرے ہاتھوں سے نکل گئے حالانکہ ابھی مجھے تم سے تھوڑا سا کام لینا تھا لیکن میں وہ کام تم سے نہ لے سکا۔ کام یہی تھا کہ میں تم سے ان کاغذات پر دستخط کرا لوں۔ بہرحال یہ کام کافی حد تک مکمل ہو گیا۔ میں نے اپنی دانست میں تمہیں راستے سے ہٹا دیا تھا لیکن صرف دوسروں کے خیال کے تحت۔ خود میرا اپنا خیال یہ تھا کہ جو صورت حال میں نے پیدا کر دی ہے اس سے وہ قانونی مشیر مطمئن ہو گیا ہے لیکن لوئیس ہارووے بھی چالاک آدمی تھا۔ جب گولڈن کے تمام اثاثے میرے قبضے میں آ گئے تو اس نے مجھ سے مطالبہ کیا کہ میں اس دولت میں سے آدھا حصہ اسے دوں۔ ظاہر ہے یہ میرے لیے ممکن نہیں تھا۔ میں اسے صرف دس فیصد دینا چاہتا تھا۔ وہ اپنے مطالبے پر اڑا رہا اور میں نے اس سے صاف صاف کہہ دیا کہ اگر اس نے کوئی ایسا عمل کیا جو میری پسند کے خلاف ہوا تو پھر میں اس تمام کارروائی کا مجرم اسے قرار دوں گا کیونکہ وہ بھی میرے جرم میں برابر کا شریک ہے لیکن مجھے اس وقت تھوڑی سی بدقسمتی کا سامنا کرنا پڑا جب اس نے تمہیں دریافت کر لیا اور ایک نئے کھیل کا آغاز کر دیا۔ مجھے جب اس کھیل کی اطلاع ملی تو میں نے ایلس کا سہارا لیا۔ ایلس میرا ایک خاص آدمی تھا اور بارہا میں نے بہت سے معاملات میں اس کی مدد کی تھی لیکن ایلس کے ذریعے لوئیس ہارووے کو قتل کرا کے میں نے ایلس کو بھی قتل کر دیا کیونکہ میں اپنے جرم کے کسی رازدار کو زندہ نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔ بعد کی کہانی تمہارے علم میں ہے اور اب تمہیں اس بات کا اندازہ ہو گیا ہو گا مائی ڈیئر فلیک کہ انتقام کس طرح لیا جاتا ہے۔"

"وہ تو ٹھیک ہے جناب۔ لیکن۔"

"نہیں لیکن ویکن کچھ نہیں ظاہر ہے اس کے بعد مجھے تمہاری ضرورت نہیں رہی ہے۔ روم کے بازاروں میں بھیک مانگنے والے بے شمار نظر آتے ہیں۔ میں تمہیں بھی ان بازاروں میں دیکھنا چاہتا ہوں اور لوگوں کی زبانی یہ سننا چاہتا ہوں کہ یہ گولڈن کا بیٹا ہے' فلیک

WWW.PAKSOCIETY.COM

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

گولڈن۔ لوگ جب یہ الفاظ سنیں گے اور تمہیں بھیک دیں گے تو میرا سینہ فخر سے پھول جائے گا کیوں کہ میں نے اپنا انتقام لے لیا ہے۔"

"لیکن انکل؟"

"کہا نا تم سے انکل نہیں۔ مسٹر ہارٹن تم کہو۔" ٹم نے غرا کر کہا۔

"ٹھیک ہے مسٹر ٹم میں نے آپ سے تعاون کیا ہے میں نے آپ کی خواہش کے مطابق وہ سب کچھ کیا ہے جو آپ کے دل میں تھا' کیا مجھے اس کا کچھ صلہ بھی نہیں ملے گا میں آپ سے زیادہ نہیں مانگتا بس اتنا چاہتا ہوں کہ مجھے اتنی رقم ضرور دے دیں کہ میں ایک گمنام حیثیت سے روم کے کسی علاقے میں گھٹیا سی زندگی بسر کر سکوں۔"

"زندگی۔ میں نے تمہیں جو زندگی دی ہے اسے غنیمت سمجھو اگر مجھے اپنی انا کی تسکین کا خیال نہ ہوتا تو اس وقت تم بھی اپنے باپ کے قریب کسی قبر میں سو رہے ہوتے لیکن میں جانتا ہوں کہ تمہاری موت سے مجھے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ میں روم کی سڑکوں پر تمہیں بھیک مانگتے دیکھنا چاہتا ہوں۔"

"میں کچھ اور کہہ سکتا ہوں۔"

"نہیں اس کے بعد کچھ کہنا تمہارے لیے بھی بے مقصد ہوگا اور میرے لیے بھی۔ چلو باہر نکل جاؤ ایک لمحے کے اندر اندر۔" اس کا لہجہ اتنا سخت تھا کہ اس کے بعد میں اس سے کسی قسم کی توقع نہیں رکھ سکتا تھا لیکن حیرانی بدستور تھی' یہ شخص انتقام میں دیوانہ ہو رہا ہے کیا لزہارٹن اور نیلی ہارٹن بھی میری مدد نہیں کریں گی۔ ان سے تو میرا کچھ دوسرا ہی تعلق رہ چکا ہے اور اگر یہ بے غیرت انسان اس بات کو کوئی اہمیت دے تو درحقیقت میں اس کے خاندان سے اتنا کچھ وصول کر چکا ہوں کہ اس کے علم میں آئے تو یہ حیرت سے دیوانہ ہو جائے۔ باہر نکلا اور قدم خود بخود لزہارٹن کے کمرے کی جانب اٹھ گئے۔ وہ اپنے کمرے میں موجود تھی میں نے اس کی جانب رخ کیا اور اس کے کمرے میں داخل ہو گیا لزہارٹن آرام کرسی میں دراز ایک رسالے میں تصویریں دیکھ رہی تھی۔ نیلی ہارٹن اس کے قریب تھی' مجھے دیکھ کر دونوں طنزیہ انداز میں مسکرائیں۔ لز نے رسالہ بند کر دیا میں نے کہا۔

"لز لیام تم لوگ بھی کچھ نہیں کر سکتیں؟"

"مثلاً۔"

"انکل مجھے وہ تمام حقیقتیں بتا چکے ہیں جو ان کے دل میں پوشیدہ تھیں۔ اگر ان کے ساتھ دشمنی کی ہے تو میرے باپ گولڈن نے کی ہے' مجھے تو اس کے بارے میں معلومات تک حاصل نہیں تھیں۔ میں یہاں اپنے آپ کو ایک محفوظ انسان سمجھتا تھا لیکن آج میرے ساتھ جو کچھ ہوا ہے وہ تمہارے خیال میں کیا جائز ہے۔"

"تمہاری نہ ماں ہے نہ باپ' اس لیے تم یہ نہیں جانتے کہ ماں اور باپ کیا حیثیت رکھتے ہیں' اگر میرا باپ مجھ سے یہ کہتا ہے کہ تم سے کوئی رابطہ نہ رکھوں تو پھر بھلا مجھے یا کسی کتے نے کاٹا ہے کہ میں تمہاری جانب توجہ دوں۔"

اب میرے لیے یہاں ایک لمحے بھی رکنا بے مقصد تھا' چنانچہ میں آہستہ آہستہ باہر نکل آیا اور اس کے بعد روم کی سڑکیں تھیں اور میں۔ واقعی اس ذلیل انسان نے یہی صورت حال پیدا کر دی تھی کہ میں سڑکوں پر بھیک مانگوں۔ میرا دماغ سائیں سائیں کر رہا تھا اب کیا ہوگا۔ ایک ایسی جگہ جا بیٹھا' جو چھوٹے سے پب کی حیثیت رکھتی تھی۔ میرے پاس کچھ پیسے موجود تھے لیکن وہ کب تک ساتھ دے سکتے تھے۔ میں کیا کرتا کچھ سمجھ میں ہی نہیں آ رہا تھا۔ صبح تک وہیں بیٹھا رہا۔ کمر دکھ گئی تھی چہرا اتر گیا تھا سخت ہیجان برپا تھا۔ کیا کروں۔ سر چھپانے کا ٹھکانہ تک نہیں تھا پھر اچانک مجھے شیلی گومز کا خیال آیا اور میں نے اس سے گفتگو کرنے کا فیصلہ کر لیا' پہلے نیلی فون پر اس سے رابطہ قائم کیا جائے اس کے بعد دیکھوں گا کہ کیا صورت حال ہوتی ہے۔ ایک پبلک ٹیلی فون سے میں نے شیلی گومز کے نمبر ڈائل کیے اور دوسری جانب سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کون؟"

"میں مس شیلی سے بات کرنا چاہتا ہوں۔"

"آپ کا نام؟"

"فلیک گولڈن۔"

"ہولڈ کیجئے۔" کہا گیا اور تھوڑی دیر کے بعد شیلی کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو فلیک۔"

"ہیلو شیلی۔"

"خیریت؟"

"میں تم سے ملنا چاہتا ہوں۔"

"کیا واقعی؟"

"ہاں شیلی۔"

"کہاں؟"

"جہاں تم کہو۔"

"اس کا فیصلہ تم نہیں کرو گے۔"

"میں فیصلہ کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں۔"

"کیا مطلب؟"

"کیا یہ بہتر نہیں کہ ساری باتوں کا مطلب تم مجھ سے ملنے کے بعد پوچھ لو۔"

"کس وقت پہنچنا ہے مجھے!"

"یہ تم پر منحصر ہے۔"

"تو پھر یوں کرو فلیک کہ بلیک روز پہنچ جاؤ۔"

"بلیک روز۔"

"ہاں۔ جانتے ہو اس کے بارے میں۔"

"اتفاق سے یہ نام میرے علم سے باہر ہے۔"

"ایک خوب صورت سا چھوٹا سا کافی ہاؤس۔"

"کون سی جگہ واقع ہے؟"

جواب میں شیلی گومز نے مجھے وہ پتا بتا دیا اور پھر بولی۔

"تم ٹھیک ساڑھے گیارہ بجے وہاں تک پہنچو گے۔"

"ساڑھے گیارہ بجے۔"

"ہاں کیوں۔"

"اس سے پہلے نہیں؟"

"سوری' ساڑھے گیارہ سے پہلے میرا نکلنا ممکن نہیں ہے۔"

"اوکے میں وہاں پہنچ جاؤں گا۔ میں نے سوچا اور اس کے بعد میں سڑکوں پر آوارہ گردی کرتا رہا۔ ٹھیک ساڑھے گیارہ بجے میں بلیک روز پہنچ گیا۔ چھوٹا سا خوب صورت سا ریسٹورانٹ تھا۔ میں نے شیلی گومز کی کار رکتے ہوئے دیکھی اور پھر وہ گاڑی سے نیچے اتری۔ مجھے دیکھ کر چونکتے ہوئے بولی۔

"ارے یہ کیا حالت بنا رکھی ہے تم نے۔ خیریت تو ہے؟"

"کیا ہم بلیک روز میں داخل ہو سکتے ہیں؟"

"میں نہیں سمجھی۔"

"تمہارا پرس تمہارے پاس ہے۔"

"ہاں یہ ہے۔"

"اور اس میں رقم بھی ہوگی۔"

"نجانے کیسی باتیں کر رہے ہو۔"

"میرا مطلب ہے کہ کیا تم مجھے بلیک روز میں انٹرٹین کر سکو گی؟"

وہ ہنس پڑی پھر بولی۔ "ہاں ہاں کیوں نہیں۔"

"تو پھر اندر چلو۔"

وہ مجھے لیے ہوئے اندر پہنچ گئی۔ ایک میز پر بیٹھ کر اس نے مجھ سے کہا۔

"کیا پیو گے؟"

"ابھی کچھ دیر رک جاؤ تو بہتر ہے۔"

"اوکے مگر تم یہ بتاؤ کہ مجھے کیوں بلایا ہے اور یہ سب کچھ کیا ہے۔ کیا حالت بنا رکھی ہے تم نے اپنی۔" وہ الجھے ہوئے سے لہجے میں بولی۔

"سوری مائی ڈیئر اب میں سڑکوں پر بھٹکنے والا آوارہ انسان ہوں میری حیثیت ختم ہو گئی ہے۔"

"پلیز فلیک مجھے سب کچھ صاف صاف بتاؤ' اس نے کہا اور میں آہستہ آہستہ اسے اپنے بارے میں بتانے لگا۔ شیلی گومز کے چہرے کے تاثرات بدلتے رہے۔ کافی دیر خاموش رہنے کے بعد اس نے کہا۔

"تم نے ان ذلیل لوگوں پر اتنا اعتبار کیوں کر لیا۔ کیا تم ایک احمق انسان نہیں ہو؟"

"مجھ سے بڑا احمق انسان اس روئے زمین پر کوئی دوسرا نہیں ہے۔"

"اب بتاؤ کیا کیا جا سکتا ہے اس سلسلے میں۔"

"بس شیلی یوں سمجھ لو کہ جب انسان ایسی مصیبتوں میں گھر جاتا ہے جن سے نکلنے کے لیے اس کے اپنے ہاتھ میں کچھ نہیں ہوتا تو پھر وہ ان دوستوں کے سہارے تلاش کرتا ہے جن سے اسے کچھ امید ہوتی ہے۔"

"ہوں۔ اچھا چلو کچھ کھا لی لو۔ اس کے بعد ڈیڈی سے ملتے ہیں' ممکن ہے مسٹر گومز اس سلسلے میں تمہاری کچھ مدد کر سکیں۔"

میرے ہونٹوں پر پھیکی سی مسکراہٹ آگئی شیلی نے ناشتا طلب کیا اور میں خاموشی سے ناشتا کرتا رہا ناشتا کرنے کے بعد ہم اٹھ گئے۔ شیلی مجھے اپنی کار میں لے کر چل پڑی تھی' کچھ دیر کے بعد ہم مسٹر گومز کے سامنے پہنچ گئے۔ مسٹر گومز کے چہرے پر مجھے دیکھ کر عجیب سے تاثرات رونما ہو گئے تھے جن کا میں کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا تھا۔ شیلی نے پرجوش لہجے میں پوری کہانی مسٹر گومز کو سنائی لیکن مسٹر گومز خاموشی سے یہ ساری کہانی سنتے رہے تھے اور ان کے چہرے پر کوئی تاثر نہیں

WWW.PDFBOOKSFREE.PK
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

پیدا ہوا تھا۔ البتہ شیلی گومز نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"آپ کو فلیک گولڈن کی مدد کرنی چاہیے ڈیڈی آپ اس کمینے انسان کو گرفتار کرلیں۔" جواب میں مسٹر گومز کے ہونٹوں پر پرحقارت مسکراہٹ پھیل گئی۔ اس نے کہا۔

"تم بے وقوف لڑکی ہو شیلی کیا تم مسٹر مارٹن ٹم کو نہیں جانتی ہو۔ قصور کسی کا نہیں بلکہ اس شخص کا ہے جس کی عقل کہاں گھاس چرنے چلی گئی تھی اس وقت جب اس نے ان کاغذات پر دستخط کیے تھے۔"

"لیکن سر بھلا مجھے اس بارے میں کیا معلوم تھا؟۔"

"تمہیں معلوم کرنا چاہیے تھا۔ ایسا شخص جو باآسانی کسی کا آلہ کار بن جائے قابل بھروسہ نہیں ہوتا۔ تم اپنا سب کچھ کھو چکے ہو فلیک گولڈن۔ میری رائے ہے کہ زندگی کھونے کی کوشش نہ کرو۔"

مسٹر گومز کے ان الفاظ پر میرے ساتھ ساتھ شیلی بھی حیران ہوگئی۔ میرے بجائے اس نے کہا۔

"آپ کیا کہنا چاہتے ہیں ڈیڈی؟۔"

"میں وہ کہہ رہا ہوں جو اس وقت کی حقیقت ہے۔"

"یعنی۔" شیلی حیرت سے بولی۔

"شیلی' مارٹن تم اب بہت طاقتور ہوچکا ہے اس کے ہاتھ بہت لمبے ہیں وہ اگر چاہے تو بہت آسانی سے اس شخص کے خلاف کوئی ایسی کارروائی کرسکتا ہے کہ کوئی تصور بھی نہ کرسکے۔ مثلاً" ایلس اور لوئیس ہارووے کا قتل وہ باآسانی اس شخص کو ان دونوں کے قتل کے الزام میں پھنسا سکتا ہے' وہ اگر چاہے تو کسی بھی سڑک پر اس کی خون میں لت پت لاش پڑی ہوئی نظر آئے۔ اس لیے میرا مشورہ ہے فلیک گولڈن کی زندگی بچاؤ اور اپنی زندگی کے لیے نئے سرے سے جدوجہد کرو۔ میں اس کے علاوہ تمہیں اور کوئی مشورہ نہیں دے سکتا۔"

"لیکن ڈیڈی آپ آپ۔"

"شیلی میرا خیال ہے تمہیں میری بات پر لقمہ نہیں دینا چاہیے کیا تم مجھے احمق سمجھتی ہو؟۔"

"ڈیڈی اس کا مطلب ہے کہ کوئی بھی شخص طاقت حاصل کرکے حقیقتوں کو زیرزمین لاسکتا ہے۔"

"ہاں۔ اس دور پر طاقت حکمران ہے جو طاقتور ہے اسے جینے کا حق حاصل ہے اور جو طاقت نہیں رکھتا اسے زندگی سے محروم ہونا پڑتا ہے۔"

"مگر میں چاہتی ہوں کہ آپ اس سلسلے میں۔"

"نہیں میں اس سلسلے میں کچھ نہیں کرسکتا اور سنو فلیک گولڈن میں اپنے لیے بھی مصیبتیں نہیں خرید سکتا۔ تم اب یہاں سے جاسکتے ہو۔"

"ڈیڈی۔"

"شیلی۔" گومز نے اپنی بیٹی کو ڈانٹ دیا اور وہ گردن جھکا کر خاموش ہوگئی۔ میں سر جھکائے ہوئے مسٹر گومز کے پاس سے اٹھ گیا تھا۔ وقت بتا رہا تھا کہ مجھ پر جو کچھ بیتنے والا ہے اسے سنبھالنا میرے لیے ممکن نہیں ہے مسٹر گومز کا مشورہ ہی درست نظر آرہا تھا اب اس سلسلے میں کچھ کرنے کی بجائے اپنے لیے کچھ سہارا تلاش کرنا تھا۔ جب ایک اتنے بڑے پولیس آفیسر نے یہ الفاظ کہہ دیے تھے کہ وہ تم مارٹن سے ٹکرانے سے بس ہے تو پھر بھلا کس سے امید قائم کی جاسکتی تھی۔ میں چلتا رہا اور بہت دیر کے بعد ایک چھوٹے سے پارک کی بنچ پر جا کر بیٹھ گیا کیا کرنا چاہیے' کوئی ایسی صورت حال جس سے زندگی گزارنے کا کوئی بندوبست ہوسکے۔ دل میں ویرانیاں سی تھیں' شیلی گومز نے اظہار ہمدردی کیا تھا لیکن اس کا باپ ایک زمانہ ساز انسان تھا' اس نے اپنے لیے کوئی مصیبت مول لینا مناسب نہیں سمجھا تھا' درحقیقت تم مارٹن ایسی ہی پوزیشن اختیار کرچکا تھا اس کا ثبوت لوئس ہارووے کے قتل اور ایلس کے قتل سے ملتا تھا' کون جانے تم مارٹن نے مسٹر گومز کو بھی شیشے میں اتار لیا ہو' چالاک آدمی تھا ہر پہلو سے محتاط رہنے والا' اسے اس بات کا خدشہ ضرور ہوگا کہ شیلی گومز کے ذریعے میں گومز تک پہنچ سکتا ہوں اس لیے یہ بھی ممکن تھا کہ اس نے گومز کو شیشے میں اتار لیا ہو' برٹنا بھی یاد آئی' لوئس ہارووے کے قتل کے بعد سے اب تک برٹنا کی صورت بھی دیکھنے کو نہیں ملی تھی۔ بہرحال اس وقت میرے سامنے تاریکیوں کے سوا اور کچھ نہیں تھا' ہر راستہ تاریک تھا' روشنی کی کوئی رمق لگا ہوں کے سامنے نہیں تھی' روم کی قدیم زندگی' اس سے متعلق لاتعداد داستانیں میرے علم میں تھیں لیکن روم میرے لیے نہایت تکلیف دہ جگہ بن چکا تھا۔ آوارہ گردی کے سوا اور کیا کرسکتا تھا اور پھر بالکل غیراختیاری طور پر ہی میں نیوفیلڈ کے علاقے میں جانکلا تھا' زمانہ قدیم کی بہت سی داستانیں نیوفیلڈ کے کھنڈرات سے وابستہ تھیں' یہاں نیرو کی داستانیں بھی بکھری پڑی ہوئی تھیں اور زمانہ قدیم کی ان جنگوں کے آثار بھی جن کا تعلق رومن ایمپائرز

سے رہا ہے۔

علاقہ بڑا پراسرار تھا اور سیاحوں کی جنت بھی' مجھے نیوفیلڈ میں شام ہوگئی بے شمار سیاح آجارہے تھے کاریں بھی نظر آرہی تھیں' میں بہت دیر تک وہاں رکا رہا اور اس کے بعد میں نے سوچا کہ اس ویرانے میں رات تو نہیں گزاری جاسکتی' مجھے آگے بڑھنا چاہیے' چنانچہ میں چل پڑا' اب خاموشی اور سناٹا سا چھا گیا تھا اور سیاح بھی واپس چلے گئے تھے۔ میں پیدل ہی چل رہا تھا۔ نیوفیلڈ سے کوئی دو فرلانگ آگے نکلا تھا کہ دفعتہً" بائیں سمت سے دو تیز روشنیوں کی چمک ابھری اور بجھ گئی۔ یقیناً" یہ کسی کار کی ہیڈلائٹس تھیں' میں غیرارادی طور پر اس طرف بڑھ گیا۔ دفعتہً" مجھے محسوس ہوا جیسے کسی نے چیخنے کی کوشش کی ہو اور کسی اور نے اس کا منہ بھینچ لیا ہو' کس ٹھٹک کر رک گیا' چند لمحات رکا رہا اور پھر نجانے کس خیال کے تحت دو قدم آگے بڑھائے اسی وقت پھر ایک روشنی چمکی جو ٹارچ کی روشنی تھی چونکہ اب میں اس کار سے زیادہ قریب تھا جس کی ہیڈلائٹس جل رہی تھیں اس لیے مجھے وہ بھی نظر آگیا جو کار کے انجن پر جھکا ہوا تھا' ٹارچ اسی کے ہاتھ میں تھی اور کار کا بانٹ کھلا ہوا تھا۔ میں کچھ حیران سا اس کے قریب پہنچ گیا اور پھر میرے منہ سے بے اختیار نکلا۔

"کیا میں آپ کی کچھ مدد کرسکتا ہوں مسٹر؟"

"تھینک یو' میری گاڑی کے انجن میں کچھ خرابی ہوگئی ہے۔"

اس شخص نے کہا اور سیدھا کھڑا ہوگیا' یہ ایک توانا آدمی تھا اور مجھے گھور رہا تھا پھر اس نے کہا۔

"لیکن تم کون ہو اور یہاں اس ویرانے میں کیا کررہے ہو؟"

"ابھی ابھی میں نے چیخ کی سی آواز سنی تھی۔" میں نے کہا۔

اور اسی وقت مجھے چیخ دوبارہ سنائی دی' آواز نسوانی تھی اور اس نے گھٹی گھٹی آواز میں کہا تھا۔

"بچاؤ خدا کے لیے مجھے بچاؤ۔"

مجھے یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اس آواز کو پھر دبانے کی کوشش کی ہو اور اس کے ساتھ ساتھ ہی کچھ اور آوازیں بھی ابھریں' غالباً" کوئی ان کھنڈرات کے عقب سے نکل کر بھاگا تھا جن کے آثار نظر آرہے تھے' اس وقت بونٹ کے قریب کھڑے ہوئے تنومند آدمی نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ٹارچ پوری قوت سے میرے

دے ماری اگر ٹارچ میرے منہ پر پڑجاتی تو یقینی طور پر میں اناڑیل ہوجاتا لیکن غیرارادی طور پر میرا ہاتھ اٹھا اور ٹارچ میری کلائی پر پڑی لیکن یہ ضرب میرے لیے شدید نہیں تھی اس نے اپنا وار خالی جاتے دیکھ کر مجھ پر چھلانگ لگادی لیکن میں چھکائی دے کر بچ گیا اور میں نے غیراختیاری طور پر اپنی ٹانگ گھمادی اس کے حلق سے ایک آواز نکل گئی گھٹی ——— اور پھر اپنا گھٹنا اس کے سینے پر زور سے جمادیا' اچانک ہی مجھے یوں محسوس ہوا کہ کوئی اور بھی میری جانب آرہا ہے جس شخص کی میں پٹائی کرچکا تھا وہ میری ضربوں سے نڈھال ہوگیا تھا اور میں نے محسوس کیا تھا کہ اب وہ شدت سے تڑپ رہا ہے لیکن آنے والے بھی اگر مجھ پر حملہ آور ہوگئے تو کیا میں ان سے دفاع کرسکوں گا۔ میں نے کسی کو اپنی جانب دوڑتے ہوئے دیکھا تھا پھر دو اور افراد کو دیکھا جو اس کے پیچھے لگے ہوئے تھے' ان کی آن میں وہ میرے قریب پہنچ گئے انہیں یہ احساس ہوگیا تھا کہ ان کا ساتھی میرا شکار ہوچکا ہے چنانچہ غصے میں بپھرے ہوئے چیتوں کی طرح انہوں نے مجھ پر چھلانگ لگائی اور میں نجانے کیوں زمین پر لیٹ گیا۔ وہ دونوں مجھ پر سے گزرتے ہوئے نیچے گرے اور اپنے آپ کو سنبھال کر پھر میری جانب لپکے لیکن اسی وقت کار کی ہیڈلائٹس جل اٹھیں اور روشنیاں ان دونوں کے چہروں پر پڑیں دونوں نے دہاڑ کر بے اختیار آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیے اور مجھے موقع مل گیا چونکہ روشنیاں جلتے وقت میں اس کی طرف پشت کیے ہوئے کھڑا تھا' میں نے دونوں ہاتھ سیدھے کیے اور ان کی گردنوں پر دے مارے کچھ ایسی طاقت سے یہ ہاتھ پڑے تھے ان کی گردنوں پر کہ وہ بری طرح اچھل کر گرے اور دونوں کے سر زمین پر ٹکرائے لیکن اس کے بعد وہ اٹھنے کی ہمت نہیں کرسکے تھے۔ پہلا آدمی پہلے ہی لمبا ہوگیا تھا' ان لوگوں نے بھی دو چار بار ہاتھ پاؤں مارے اور پھر ساکت ہوگئے' میں ابھی تک بوکھلاہٹ ہی کا شکار تھا' میری سمجھ میں نہیں آیا تھا کہ یہ سب کچھ کیا تھا۔ روشنیاں کس نے جلائی ہیں اور میں کس چکر میں پڑگیا ہوں' البتہ دل میں ایک اعتماد سا جاگا تھا اب تک ایک بزدل چوہے کی مانند ہر ایک کے ہاتھوں میں کھیلتا رہا تھا' میری جسمانی قوت اتنی ہے کہ میں کسی سے مقابلہ کرسکوں اور اگر تھوڑی سی ہمت اور جدوجہد کروں تو اپنے لیے جگہ بنا سکتا ہوں اسی وقت کار کی ہیڈلائٹس دوبارہ بجھ گئیں۔ پھر وہ اسٹارٹ ہوئی اور

WWW.PAKSOCIETY.COM

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

تھوڑی سی آگے بڑھ کر میرے قریب پہنچ گئی۔ اسٹیئرنگ پر کوئی بیٹھا ہوا تھا اس کی آواز ابھری۔

"جلدی آؤ' جلدی پلیز جلدی۔ آؤ گاڑی میں بیٹھ جاؤ۔ پہلے ذرا بانٹ بند کردو۔" آواز نسوانی تھی غالباً" وہی آواز جو گھٹے گھٹے انداز میں چیخی تھی' ذہن اس برق رفتاری سے تو کام نہیں کررہا تھا لیکن تھوڑا بہت احساس ہوگیا تھا اور صورتحال بھی کچھ کچھ علم میں آگئی تھی' وہ عورت ہی تھی جس کے ساتھ دھینگا مشتی ہورہی تھی اور وہی بھاگتی ہوئی ادھر آئی تھی غالباً" یہ اندازہ لگاکر کہ یہاں کوئی اس کا اونکھا مددگار پیدا ہوگیا ہے پھر جب وہ مجھ سے آبھڑے تھے تو عورت کار میں جا بیٹھی تھی اور اس نے ہیڈلائٹس جلادی تھیں تاکہ مجھے آسانی ہو اور اب وہی اسٹیئرنگ پر بیٹھی تھی اور اس نے گاڑی اسٹارٹ کی تھی' میں نے بانٹ بند کیا تو وہ جلدی سے بولی۔

"آجاؤ ادھر دروازہ کھلا ہوا ہے۔" اور میں جلدی سے کھلے ہوئے دروازے سے اندر جا بیٹھا۔ عورت نے کار اسٹارٹ کرکے آگے بڑھادی تھی' وہ برق رفتاری سے اسے سڑک پر لائی اور تیز رفتاری سے اسے شہر کی جانب دوڑادیا۔ میں کار کا ہینڈل پکڑے مستعد بیٹھا ہوا تھا۔ عورت بھی مضبوط اعصاب کی مالک معلوم ہوتی تھی کیونکہ ان حالات سے گزرنے کے باوجود اس کی ڈرائیونگ بہت بہتر تھی۔ کافی دیر تک خاموش رہی پھر جب عورت کو یہ اطمینان ہوگیا کہ وہ جس مشکل کا شکار تھی اس سے نکل آئی ہے تو اس نے آہستہ سے کہا۔

"میں تمہاری بے حد شکر گزار ہوں اس وقت تم نے میری بہترین مدد کی ہے۔"

"کون لوگ تھے وہ؟"

"میرے دشمن۔" اس نے گول مول سا جواب دیا۔

"کیا وہ تمہیں قتل کرنا چاہتے تھے؟"

"شاید۔" اس نے پھر اسی انداز میں کہا۔

"شکر ہے تمہاری زندگی بچ گئی۔"

"ہاں اور اس کے لیے میں تمہاری شکر گزار ہوں مگر تم یہاں کیا کررہے تھے؟"

"بس آوارہ گردی۔"

"رات کو اس وقت؟"

"ہاں۔"

"حالانکہ اس وقت لوگ یہاں نہیں ہوتے۔"

"مگر میں تھا۔"

"شاید تم مجھے اپنے بارے میں کچھ بتانا نہیں چاہتے۔"

"شاید۔"

"خیر' میں صرف اتنا جانتی ہوں کہ تم میرے محسن ہو۔"

"اور مجھے خوشی ہے کہ میری اس وقت کی آوارہ گردی آپ کے کام آگئی۔"

"تم ویسے بھی شاندار شخصیت کے مالک ہو' کیا تم مجھ سے اپنا تعارف نہیں کراؤ گے؟"

"نام پوچھنا چاہتی ہو؟"

"ہاں۔ ابتدا میں نام ہی پوچھا جاتا ہے۔"

"میرا نام فلیک ہے' اس سے آگے پیچھے کچھ بتانا میرے لیے بے مقصد ہوگا۔"

"اور لوگ مجھے کیلن گارو کے نام سے جانتے ہیں۔"

"تھینک یو میڈم۔" میں نے جواب دیا۔

"یہاں میرا ایک چھوٹا سا ہوٹل ہے' تم ہوٹل گرینو کے بارے میں کسی سے بھی معلوم کرسکتے ہو' یہ غنڈے مجھے بہت عرصے سے پریشان کررہے ہیں اس وقت میں ایک ضروری کام سے نکلی تھی کہ یہ مجھے اغوا کرکے یہاں تک لے آئے' کمبخت مجھ سے کچھ کاغذات پر دستخط کرانا چاہتے تھے میں بے حد پریشان ہوں کیونکہ ان لوگوں نے مجھے اپنے جال میں بھی پھانسا ہوا ہے۔"

"اوہ کیا مطلب؟" میں نے کہا اور وہ چونک کر مجھے دیکھنے لگی پھر بولی۔

"نجانے میں تمہیں یہ سب کچھ کیوں بتارہی ہوں' اصل میں میں ذہنی طور پر شدید پریشان ہوں' اپنا دل ہلکا کرنا چاہتی ہوں میں۔"

"کیا یہ آپ کو بلیک میل کررہے ہیں؟"

"ہاں۔"

"یقیناً" بلیک میلنگ کی کوئی وجہ ہوگی۔" میں نے سوال کیا۔

اور وہ سامنے سے نگاہیں ہٹاکر مجھے دیکھنے لگی پھر ایک گہری سانس لے کر بولی۔

"بہرحال میں تمہاری شکر گزار ہوں کیا تم شہر جارہے ہو؟"

"ہاں یہی سمجھ لو۔"

"سمجھنے سے تمہاری کیا مراد ہے؟"

"کچھ نہیں۔" میں نے جواب دیا اور وہ خاموش ہوگئی۔ تھوڑی دیر تک کچھ سوچتی رہی پھر اس نے کہا۔

"ایک سوال کروں برا تو نہیں مانو گے؟"

"نہیں۔"

"یہاں اس وقت نیوفیلڈ کے علاقے میں کوئی شخص اس طرح پیدل آوارہ پھرے تو اس کے بارے میں کیا سوچا جاسکتا ہے؟"

"یہی کہ وہ ایک بدکار اور آوارہ مزاج انسان ہے یا پھر دنیا کا ٹھکرایا ہوا یا وہ جو خودکشی کرنا چاہتا ہے یا پھر وہ جو لوگوں کو بے وقوف بنانے کا خواہش مند ہے۔" یہ تلخ الفاظ میرے منہ سے نکلے تو وہ چونک کر مجھے دیکھنے لگی پھر اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی اس نے کہا۔

"گویا میرا اندازہ درست تھا۔"

"کیسا اندازہ؟"

"یہی کہ تم کوئی پریشان حال انسان ہو۔"

"کیا میں اپنی شکل و صورت سے پریشان لگنے لگا ہوں؟"

"آپ جن حالات کا شکار ہیں اور جو کچھ آپ پر گزر چکی ہے اس کے بعد کیا آپ ایک اجنبی انسان کو اپنے ساتھ اپنے گھر چلنے کی دعوت دے کر غلطی نہیں کررہی ہیں؟" وہ خاموش رہی اس کے بعد اس نے کہا۔

"صرف اتنا کہوں گی اس کے جواب میں کہ میں بے وقوف بالکل نہیں ہوں۔"

"اور میں یہ سوال کروں گا کہ اس جواب کا مقصد کیا ہے؟"

"دنیا کے بارے میں اچھی طرح جانتی ہوں اور بعض اوقات انسان کو اندھے خطرے مول لینے چاہئیں۔"

"مطلب؟"

"مطلب یہ کہ تم زیادہ سے زیادہ مجھے کیا نقصان پہنچاسکتے ہو جبکہ تم میری زندگی بچانے کا احسان مجھ پر کرچکے ہو میں اس کے عیوض وہ نقصان برداشت کرنے کے لیے تیار ہوں جو تم میرے گھر چل کر مجھے پہنچاسکتے ہو۔"

مجھے ہنسی آگئی میں نے کہا۔

"اگر آپ خطرات مول لینے کی عادی ہیں تو مجھے کیا اعتراض ہوسکتا ہے؟۔"

"تو پھر ٹھیک ہے میرے ساتھ چلو۔" میں بھی خاموش ہوگیا تھا۔

کار شہر کے علاقے میں داخل ہوگئی اور اس کے بعد تاریکی میں ڈوبی ہوئی ایک عمارت کے سامنے رک گئی' یہ عمارت کا عقبی دروازہ تھا' اس نے دروازے میں لگا ہوا تالا کھولا اور اندر داخل ہوگئی پھر ایک راہداری سے گزرتے ہوئے وہ بولی۔

"میری رہائش گاہ ہوٹل کے عقب میں ہی ہے' سامنے تم میرا ہوٹل دیکھو گے' میں گھر آنے جانے کے لیے یہی راستہ استعمال کرتی ہوں۔" میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔

تاریکی میں ڈوبی ہوئی عمارت سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ یہاں اس حصے میں اس کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے' اس نے ایک کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

"اور اب تم اندر جاؤ اور آرام سے سوجاؤ' یہ وقت ایسا نہیں ہے کہ میں تمہیں کھانے پینے کے لیے پوچھوں' تمہیں یہ سب کچھ حیرت انگیز ضرور محسوس ہوگا لیکن بعد میں تمہاری حیرت خود بخود دفع ہوجائے گی' یہ خواب گاہ ہے' بستر موجود ہے' اس کے ساتھ ہی ملحقہ باتھ روم بھی' تمہاری ضرورت اندر کی اندر ہی پوری ہوجائے گی' دروازہ دل چاہے تو بند کرلینا ورنہ کھلا چھوڑ دینا اوکے' اب اس کے بعد صبح کو ناشتے پر تم سے ملاقات ہوگی' میں بیل بجاکر تمہیں خود طلب کرلوں گی۔"

عجیب و غریب بات تھی' ایسے عجیب حالات سے شاید ہی کسی کا واسطہ پڑا ہو' بہرحال میں اندر داخل ہوگیا سب سے پہلے میں نے دروازہ اندر سے بند کیا پھر دیوار پر سوئچ بورڈ تلاش کرکے اندر روشنی کی۔ درحقیقت ایک سجا سجایا کمرا تھا' بستر بھی تھا باتھ روم بھی تھا۔ تقدیر نے مدد کی تھی میری ورنہ یہ رات نجانے کہاں گزرتی' واقعات اس طرح بنتے ہیں' میں تو اب بھی اپنے بارے میں وہ تمام تفصیلات نہیں جانتا تھا۔ ان دونوں نے مجھے فلیک گولڈن بنادیا تھا' میں فلیک گولڈن بن گیا تھا اور اسی شخصیت میں رہ کر سوچنے لگا تھا جبکہ اس سے پہلے میری شخصیت خود میری نگاہوں سے اوجھل تھی' ان لوگوں کا کہنا تھا کہ کیپٹن مارٹن نے میری یادداشت پر ضرب لگائی تھی اور میں اپنے آپ کو کھو بیٹھا تھا' اب تک تو یہی سمجھ رہا تھا۔

بہرحال دیکھو آگے نجانے کیا ہوتا ہے' اپنے گرد آلود بدن کو باتھ روم میں خوب رگڑ رگڑ کر دھونے کے بعد میں نے اپنے کپڑوں کو خوب جھٹک کر جسم پر پہن لیا اور اس کے بعد آکر بستر پر لیٹ گیا' شاید ہی کوئی اتنا بے فکر انسان ہو جسے اتنے شدید ترین حالات میں بھی پرسکون نیند آئے اس کی وجہ شاید یہ نرم و گداز بستر اور اس

WWW.PAKSOCIETY.COM

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کمرے کا پرسکون خاموش ماحول تھا اور پھر میری قوت ارادی بھی جس کے تحت میں نے سونے کی کوشش کی تو مجھے نیند آگئی اور دن چڑھے میری آنکھ کھلی' آنکھ کھلی تو میں نے ماحول کو دیکھا' زمانے کے بے شمار سرد و گرم گزار چکا تھا' پچھلے دنوں مسٹر ٹم کی کوٹھی میں میرا کمرا مخصوص تھا اور اس میں بھی شاندار بستر موجود تھا' مجھے بہت زیادہ وقت نہیں ہوئی تھی۔

بہرحال غسل خانے میں جاکر منہ دھویا' اسی وقت ایک انٹرکام جیسی بیل سنائی دی اور میں نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا انٹرکام مجھے نظر آگیا اور میں اس کے قریب پہنچ گیا۔ میں نے اس کا بٹن آن کیا تو میڈم گاربو کی آواز سنائی دی۔

"مجھے اندازہ ہوچکا ہے کہ تم جاگ گئے ہو۔"

"ہاں میڈم گاربو اور غسل خانے میں جاکر منہ ہاتھ بھی دھوچکا ہوں۔"

"گڈ' یہ تم نے بہت اچھا کیا اب تم یوں کرو کہ اپنے کمرے سے نکل کر سیدھے چلے آؤ اور جو دروازہ پہلے نظر آئے اسی سے اندر داخل ہوجاؤ' میں وہاں تمہارا انتظار کررہی ہوں۔"

میں نے اس کی ہدایت پر عمل کیا اور راہداری میں آگے بڑھ گیا۔ چند لمحات کے بعد مجھے دروازہ نظر آیا اور اس دروازے کا ہینڈل گھما کر میں اندر داخل ہوگیا۔ کمرے کی سجاوٹ حسین تھی' سامنے ہی ایک خوب صورت لباس میں گاربو نظر آرہی تھی اس کی انگلیوں میں سگریٹ ہولڈر دبا ہوا تھا جس میں لگے ہوئے سگریٹ سے دھوئیں کی پتلی لکیر بلند ہورہی تھی۔ اس نے مجھے چونک کر دیکھا اور پھر سنبھل کر مسکرانے لگی۔ اس کے ہونٹوں پر جو مسکراہٹ نظر آئی تھی' وہ ایک عجیب سی کیفیت کی حامل تھی' اس نے مجھے بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہر نئے آنے والے کا اپنا ایک تعارف ہوتا ہے لیکن تم' آؤ آگے آؤ بیٹھو۔"

"آؤ بیٹھو' ناشتا ابھی آنے والا ہے۔" میں اس کے سامنے بیٹھ گیا۔ وہ بار بار مجھے دیکھ کر مسکرا رہی تھی جیسے اس کے ذہن میں کوئی خاص خیال جنم لے رہا ہو۔

اتنی دیر میں دو ویٹر ایک ٹرالی دھکیلتے ہوئے لائے اور ہمارے سامنے پلیٹیں لگانے لگے' بہت عمدہ قسم کا ناشتا اس صبح کو مجھے ملا تھا' ابھی تک تو در حقیقت کوئی تکلیف نہیں ہوئی تھی آگے دیکھو کیا ہوتا ہے۔

ناشتے سے فراغت حاصل کرنے کے بعد اس نے مجھے سگریٹ آفر کی لیکن میں نے اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں میڈم' میں سگریٹ نہیں پیتا اور اب میں آپ سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ مجھے واپسی کی اجازت دیں گی؟"

"جانا چاہتے ہو؟"

"چاہتا تو نجانے کیا ہوں لیکن جانا تو ہے ایک چھوٹے سے کام کا بدلہ اتنا تو نہیں ہوتا کہ انسان کسی پر مسلط ہی ہوجائے۔"

"اور اگر کوئی خود کسی کو کسی پر مسلط کرنا چاہے تو؟"

"میں سمجھا نہیں۔"

"اگر میں تم سے کہوں کہ تم ابھی میرے ساتھ رہو تو کیا تم مجھے یہ بتانا پسند کروگے کہ تم اس بات کو تسلیم کرسکتے ہو یا نہیں۔"

"میں نہیں سمجھ سکتا کہ آپ مجھ پر اس قدر مہربان کیوں ہیں۔"

"کیا یہ سوال کرنا ضروری ہے' رات کو میں بری طرح ان کے چنگل میں پھنس گئی تھی' اگر تم میری مدد نہ کرتے تو مجھے نجانے کتنے بڑے نقصان سے دوچار ہونا پڑتا مدد کے جواب میں مدد ہی کی جاسکتی ہے' اگر تم پریشان ہو تو مجھے اپنے بارے میں بتاؤ' ہوسکتا ہے میں بھی تمہارے کسی کام آسکوں۔"

جواب میں میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی' میں نے کہا۔

"میڈم گاربو! میری پریشانی بہت انوکھی ہے۔"

"بتانا پسند کروگے؟"

"میں نے آپ کو اپنا آدھا نام بتایا تھا۔"

"ہاں' تم نے مجھے اپنا نام فلیک بتایا تھا۔"

"میرا پورا نام فلیک گولڈن ہے۔"

"ٹھیک' غالباً گولڈن تمہارے والد کا نام ہوگا؟"

"ہاں۔"

"میں تم سے آگے بھی سننا چاہتی ہوں۔"

"بس یوں سمجھ لیں کہ میرے بھی دشمنوں نے مجھ پر زندگی تنگ کردی ہے۔"

"آہ کیا تمہارے بھی کچھ دشمن ہیں؟"

"ہاں میڈم ہیلن گاربو' شاید آپ نے مسٹر ٹم مارٹن کا نام سنا ہو' شہر کے دولت مندوں میں ان کا شمار ہوتا ہے' اگر آپ ان کے بارے میں تھوڑا بہت جانتی ہیں تو

شاید آپ کو یہ بھی علم ہو کہ مسٹر ٹم مارٹن کی یہ شان و شوکت میرے باپ مسٹر گولڈن کی وجہ سے ہے۔"

"اوہو گولڈن' مسٹر گولڈن۔" اس نے چونک کر کہا اور پھر شدید حیرت کے عالم میں بولی۔ "مائی گاڈ! تم مسٹر گولڈن کے بیٹے فلیک گولڈن ہو! اوہ میرے خدا تم تو بہت بڑے آدمی کے بیٹے ہو اور میں مسٹر ٹم مارٹن کو بھی جانتی ہوں۔"

"ہاں' لیکن بدقسمتی نے آج مجھے بہت چھوٹا انسان بنادیا ہے۔"

"میں یقین نہیں کرسکتی۔ بالکل ناقابل یقینی بات ہے۔ تم روم کے بہت بڑے شخص کے بیٹے ہو۔"

"ہاں۔ لوگ یہی کہتے ہیں۔"

"دیکھو فلیک۔ میرے اور تمہارے درمیان ایک رشتہ قائم ہوچکا ہے تم نے میری بے لوث مدد کی ہے یہ جانے بغیر کہ میں کون ہوں۔ کیا میرا کچھ فرض نہیں بنتا۔ "احسان کا صلہ دیں گی میڈم؟۔"

"سنو۔ میں نے صرف احسان کے رشتے سے تمہیں رات کو یہاں قیام کرنے کی پیشکش کی تھی۔ اس وقت میں یہ نہیں جانتی کہ تم اتنے بڑے آدمی کے بیٹے ہو۔ ہم صرف دوستوں کی حیثیت رکھتے ہیں۔"

"تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟۔"

"اپنے بارے میں بتاؤ۔"

"ٹھیک ہے۔" میں نے کہا اور میں نے اسے مختصر الفاظ میں پوری کہانی سنادی۔ وہ میری داستان سے بہت متاثر نظر آرہی تھی۔ آخر میں' میں نے کہا۔

"اور اب مسٹر ٹم مجھے روم کی سڑکوں پر بھیک مانگتے دیکھنا چاہتے ہیں۔"

"ان کی یہ حسرت پوری نہ ہوسکے گی۔"

"انہوں نے حالات ایسے ہی پیدا کردیے ہیں۔"

"وہ احمق ہیں۔ اٹلی پر ان کی حکومت نہیں ہے۔ دوسروں کے بھی ہمدرد ہوسکتے ہیں۔"

"میں ہمدردوں سے محروم ہوں میڈم۔"

"ہوگے اب نہیں ہو۔"

"میں سمجھا نہیں۔"

"میں تمہاری ہمدرد ہوں اور اب اس قدر بے وسیلہ بھی نہیں ہوں میں۔ تمہیں بے فکر ہوجانا چاہیے۔"

"آپ میڈم۔"

"ہاں میں۔" اس نے کہا اور میں خاموش ہوگیا وہ پھر بولی۔ "اور اب تم کہیں نہیں جاؤگے۔ میرے پاس رہوگے۔ ہم دیکھیں گے کہ ہم کیا کرسکتے ہیں۔ میں اس سے تمہاری دولت وصول کرکے رہوں گی اور پھر مجھے ایک بات پر حیرت ہے۔"

"کیا؟"

"تم بے حد دلیر اور شاندار لڑکے ہو۔ تم نے جس طرح ان تینوں کو شکست دے کر ناکارہ کردیا تھا میں نے وہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ وہ معمولی بات نہیں تھی۔"

"آپ ایک بات پر یقین کریں گی میڈم۔"

"ضرور۔"

"وہ میری زندگی کا پہلا واقعہ تھا۔"

"کیا مطلب؟"

"اس سے قبل شاید میں نے کسی جانور پر بھی ہاتھ نہیں اٹھایا۔"

"کیا واقعی؟"

"ہاں۔ میں سچ بول رہا ہوں۔"

"تب پھر تم نے آج تک اپنی شناخت ہی نہیں کی۔ خیر کوئی حرج نہیں ہے۔ وہ کمرا تمہیں پسند ہے۔"

"کونسا؟"

"جہاں تم نے رات گزاری ہے۔"

"ہاں' بہترین ہے۔"

"تو پھر اب وہ تمہارا ہے۔ آرام سے رہو اور سنو اگر کوئی تکلف کروگے تو مجھے افسوس ہوگا۔ جب ہمارے درمیان اتنی گہری دوستی ہوگئی تو پھر تکلف مناسب نہیں ہوگا۔"

"ٹھیک ہے۔"

"میں اپنی رہائش گاہ میں ملازم نہیں رکھتی لیکن جیسا کہ میں تمہیں بتاچکی ہوں کہ دوسری طرف میرا ہوٹل ہے وہیں کے ملازم صفائی وغیرہ کرتے ہیں اور ناشتا کھانا وغیرہ بھی وہیں سے آتا ہے۔ رات کو تم ہوٹل کی تفریحات میں حصہ لینا۔ اب آرام کرو۔"

پورا دن میں نے اپنے کمرے میں گزارا تھا۔ بہت سی سوچیں دامن گیر رہی تھیں۔ بہرحال یہ سہارا بے حد غنیمت تھا۔ دوپہر کا کھانا میرے کمرے میں آیا۔ وہ ایک ویٹر تھا۔ میں نے اس سے پوچھا۔

"میڈم کہاں ہیں؟"

"وہ کہیں باہر گئی ہیں۔" ملازم نے جواب دیا۔ کوئی پانچ بجے وہ واپس آئی میرے لیے کافی خریداری کرکے لوٹی تھی۔ عمدہ سوٹ جوتے' ٹائیاں شرٹس۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"ہیلن!" میں نے آہستہ سے کہا۔
"گڈ۔ یہ ہوئی نا بات!" وہ مسکرا کر بولی۔
"کیا بات ہوئی۔؟"
"تم خود سوچو!"
"نہیں تم بتاؤ؟"
"تم نے مجھے ہیلن کہہ کر پکارا ہے۔"
"اوہ۔ ہاں سوری۔ بے اختیار منہ سے نکل گیا تھا۔" میں نے شرمندہ ہو کر کہا۔
"کاش تم ہمیشہ بے اختیار رہو۔ وہ بولی پھر کہنے لگی۔ "مجھے تمہارا ہیلن کہنا بہت اچھا لگا ہے۔ اس سے اپنائیت کا اظہار ہوتا ہے آئندہ بھی یہی کہو گے۔ میڈم میڈم اچھا نہیں لگتا۔"
"جیسی تمہاری لیکن یہ۔ میں نے لباسوں اور اس کے خریدے ہوئے سامان کی طرف اشارہ کیا۔
"سب تمہارے لیے ہے۔"
"کیا یہ بہتر ہے۔"
"ہاں بہت بہتر! اس بارے میں اور کچھ نہیں کہو گے۔" اس نے کہا اور میں خاموش ہو گیا۔
رات کو ہیلن گاربو تیار ہو کر میرے پاس آئی اور بولی۔ "میں ہوٹل جا رہی ہوں تم تیار ہو کر آجاؤ اور ہوٹل کی تقریبات میں حصہ لو۔ میں نے خاموشی سے گردن ہلا دی۔ ہیلن گار کا سارا مجھے بہت غنیمت محسوس ہو رہا تھا دل میں بہت سے خیالات آتے تھے۔ کمبخت ٹم مارٹن کا پورا خاندان ہی ذلیل تھا۔ لزہارین اور نیلی ہارین کمینی لڑکیاں تھیں میری اس قدر قربت کے باوجود انہوں نے کس طرح آنکھیں پھیر لی تھیں۔ کمال کی بات تھی۔ رات کے نو بجے بہت ایک عمدہ سوٹ پہنا اور تیار ہو کر ہوٹل جانے کے لیے نکلا پھر میں دوسری طرف پہنچا ہی تھا کہ اچانک میزیں کرسیاں اٹھنے لگیں۔ ہال میں بیٹھے ہوئے لوگوں کی چیخیں بلند ہو رہی تھیں۔ وہ چار غنڈے تھے جو ہوٹل میں توڑ پھوڑ مچا رہے تھے اور مہمان خوفزدہ ہو کر لوٹ رہے تھے۔ میں برق رفتاری سے آگے بڑھا اور میں نے ان میں سے ایک کو پکڑ لیا۔ "کیا کر رہے ہو تم۔؟" میرے الفاظ کے جواب میں اس نے گونسہ چلایا لیکن میں نے ہوشیاری دکھاتے ہوئے اس کا گھونسہ کلائی پر روک کر خود اس کے جبڑے پر گھونسہ رسید کر دیا اور وہ اچھل کر دور جا گرا۔ فوراً ہی اس کے ساتھیوں نے مجھ پر حملہ کر دیا اور پھر ہال باقاعدہ باکسنگ رنگ بن گیا۔ میں خود بھی حریف

میں ایک ماہر باکسر کی طرح ان کے وار روک کر ان کی مرمت کر دیا تھا۔ حالانکہ میں نہیں جانتا تھا کہ مجھے یہ مہارت کیسے کیے حاصل ہوئی۔
میں نے مار مار کر ان کا حلیہ بگاڑ دیا۔ ہوٹل کے تمام بیرے اور ایک طرف کھڑی ہیلن گاربو یہ منظر دیکھ رہی تھی۔ میں نے غنڈوں کو لمبا لٹا دیا اور اس وقت پولیس اندر آگئی۔ غالباً باہر نکل بھاگنے والے کسی گاہک نے پولیس کو خبر کر دی تھی۔
ہیلن کی نشاندہی پر پولیس نے چاروں غنڈوں کو گرفتار کر لیا جو اب فرار ہونے کے قابل بھی نہیں رہے تھے۔ ہیلن نے میرے قریب آکر سرگوشی کی۔
"تم واپس اندر جاؤ۔ میں ذرا پولیس سے بات کر لوں۔ پلیز محسوس مت کرنا۔" میں نے خاموشی سے گردن ہلا دی تھی۔
پھر میں اندر آگیا۔ وہ کون تھے۔ کیا یہ چکر میرے سلسلے میں تھا یا کسی طرح تم کو میری یہاں موجودگی کے بارے میں معلوم ہو گیا ہے۔ بہرحال اب میرے اندر بھی اعتماد بیدار ہو گیا تھا۔ میں حالات سے جس قدر خوفزدہ رہتا تھا اب نہیں تھا۔
رات کا کھانا میں نے اپنے کمرے میں ہی کھایا۔ گاربو پولیس اسٹیشن سے واپس نہیں آئی تھی۔ نہ جانے کتنی رات گئے تک میں اس کا انتظار کرتا رہا پھر نیند آگئی لیکن صبح کو جب آنکھ کھلی تو میں چونک پڑا۔ وہ شب خوابی کے لباس میں میرے قریب مست نیند سو رہی تھی۔
میرے دماغ میں چیونٹیاں سی رینگنے لگیں۔ اس کی یہ ادا میری سمجھ میں نہیں آئی تھی۔ رات کو سویا گہری نیند سویا تھا کہ اس وقت آنکھ کھلی تھی لیکن وہ۔ میں آہستگی اٹھ گیا اور پھر میں نے باتھ روم میں کافی دیر لگائی تھی۔ باتھ روم سے باہر نکلا تو وہ جاگ رہی تھی اور نشیلے انداز میں مسکرا رہی تھی۔
"صبح بخیر۔" اس نے مجھے دیکھ کر کہا۔
"صبح بخیر ہیلن۔"
"اپنے بستر میں مجھے دیکھ کر حیران تو ہوئے ہو گے؟"
"ہاں۔ مجھے تمہارے آنے کا پتا ہی نہ چلا۔"
"کافی رات گئے واپس ہوئی تھی۔"
"میں بھی بہت دیر تمہارے انتظار میں جاگتا رہا تھا۔"
"میں لباس تبدیل کرنے کے بعد تمہیں دیکھنے آئی تھی پھر واپس جانے کو دل نہ چاہا۔ بہت تھک گئی تھی۔ تم کافی گہری نیند سوئے تھے، تمہیں پتا ہی نہ چلا۔"
"ہاں مجھے نہیں معلوم۔"
"پھر میں بھی سو گئی۔ چائے پیو گے؟"
"ہاں۔"
"باہر جانا پڑے گا۔ میرے کمرے سے انٹرکام پہ کہہ دو!" میں چائے کے لیے کہہ کر پلٹا تو وہ واش روم جا چکی تھی۔ ویٹر اس کے آنے سے قبل چائے رکھ کر چلا گیا پھر وہ آگئی اور چائے دانی سے اٹھتی ہوئی خوشبو کو نتھنوں میں کھینچنے لگی۔
"صبح کی چائے کی خوشبو مجھے ہمیشہ سے خوشگوار لگتی ہے۔" وہ بات بنانے لگی پھر ایک پیالی میرے سامنے رکھ کر بولی۔ "کچھ دیر کے بعد پولیس ہیڈ آفس چلیں گے۔"
"میں بھی؟"
"ہاں۔ کیوں؟"
"نہیں کوئی خاص بات نہیں۔"
"خوفزدہ ہو؟"
"اب ایسی بات بھی نہیں ہے۔"
"ہونی بھی نہیں چاہیے۔"
"رات کو کیا رہا؟"
"سب لاک اپ میں ہیں۔"
"کون تھے؟"
"ابھی کچھ پتا نہیں چل سکا؟"
"کچھ بولے نہیں۔"
"شاید نشے میں تھے۔"
ناشتے کے بعد اس نے مجھ سے تیار ہونے کے لیے کیا اور خود اپنے کمرے میں چلی گئی۔ میں اس کی حرکت کے بارے میں سوچنے لگا۔ اس نے بے تکلفی کا ایک قدم آگے بڑھایا تھا اور شاید میرا تجزیہ کر رہی تھی۔ بہرحال ان نامساعد حالات میں اس کا ساتھ چھوڑا نہیں جا سکتا تھا، ویسے اب اس قدر غیر دلکش بھی نہیں تھی۔ وہ تیار ہو کر میرے پاس آگئی۔
"تیار؟"
"ہاں۔"
"آؤ چلیں!" میں اس کے ساتھ باہر نکل کر کار میں بیٹھا اور اس کی کار اسٹارٹ کر کے آگے بڑھا دی۔ کچھ دیر کے بعد ہم پولیس ہیڈ آفس میں تھے۔ جس انسپکٹر نے رات کو انہیں گرفتار کیا تھا وہ ملا۔ اور ہیلن گاربو کو سلام کیا۔
"کیا رہا؟" گاربو نے پوچھا۔
"وہ شہر کے تھرڈ کلاس لفنگے ہیں میڈم۔ اور کہتے ہیں کہ زیادہ پی کر ہوٹل میں جا گھسے تھے۔"
"بکواس کرتے ہیں۔" ہیلن غرائی اور پھر وہ آگے بڑھ گئی لیکن جس کمرے میں وہ داخل ہوئی تھی وہاں مسٹر گومز کو دیکھ کر میں چونک پڑا تھا۔ مسٹر گومز بھی مجھے دیکھ کر حیران ہوئے تھے۔
"اوہ مسٹر فلیک۔ آپ ہیلن گاربو کے ساتھ۔؟"
"کیا یہ بہت انوکھی بات ہے؟" میں نے تلخی سے کہا۔
"انوکھی نہیں حیران کن ضرور ہے۔ ویسے میڈم ہیلن آپ مسٹر فلیک کو کس حیثیت سے جانتی ہیں؟۔"
"مسٹر فلیک کی حیثیت سے۔" ہیلن نے جواب دیا۔
"آپ کو معلوم ہے کہ مسٹر فلیک اپنی تمام دولت اور جائیداد سے محروم ہو چکے ہیں" گومز نے کہا۔
"ہاں اس لیے کہ مسٹر ٹم نے کچھ اہم لوگوں کی مدد سے یہ فراڈ ان کے ساتھ کیا ہے۔"
"فراڈ۔"
"سوفیصدی۔"
"ممکن ہے ایسا ہو۔" گومز نے لاپرواہی سے کہا۔
"کیا ہم اس وقت مسٹر فلیک کے سلسلے میں مل رہے ہیں۔" ہیلن نے طنزیہ کہا۔
"نہیں۔ یہاں جن لوگوں سے پوچھ گچھ کی گئی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ وہ نشے میں تھے۔ اور وہ آپ سے نہ معافی مانگنا چاہتے ہیں بلکہ آپ کا وہ نقصان بھی پورا کرنا چاہتے ہیں جو ان کے ہاتھوں ہوا ہے۔"
"وہ کون لوگ ہیں؟"
"معمولی سے غنڈے۔"
"لیکن بے حد دولت مند۔"
"وہ کیسے؟"
"میرے نقصان کا تجزیہ کیا ہے انہوں نے؟۔"
"ممکن ہے۔"
"نشے میں ہونے کے باوجود؟"
"کیا مطلب؟" گومز چونک کر بولا۔
"وہ نشے میں تھے۔ بہرحال آپ ان کے بیان سے مطمئن ہیں؟۔"
"اور کیا کر سکتا ہوں۔"
"ٹھیک ہے۔ آپ ان سے میری طرف سے صرف

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اتنا کہہ دیں کہ میں نے بھی ان سے یہ کارروائی کرائی ہے۔ وہ خود بھی محفوظ نہ رہ سکے گا۔ چاہے اسے کتنے ہی بڑے لوگوں کا سہارا حاصل ہو۔ میرے خیال میں اب میرا یہاں رکنا ضروری نہیں ہے۔"

"ایک منٹ میڈم۔ آپ نے دوبار بڑے لوگوں کا حوالہ دیا ہے۔ کیا آپ ان لوگوں کی نشاندہی کرسکتی ہیں؟۔"

"خدا حافظ مسٹر گومز!" آؤ فلیک۔؟" گاربو نے کہا اور پولیس افسر کے دفتر سے نکل آئی۔ کچھ دیر کے بعد ہم کار میں واپس جارہے تھے۔

اس نے کہا "اب مجھے یقین ہوگیا کہ یہ کارروائی تم کے سوا اور کسی کی نہیں ہوسکتی۔ اسے کسی طرح علم ہو گیا ہے کہ تم میرے پاس ہو۔"

"ممکن ہے میڈم۔"

"مگر میں دیکھوں گی کہ وہ کہاں تک جاسکتا ہے۔"

"میری ایک رائے ہے میڈم۔ بہتر ہے کہ آپ مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں میں خود بھی یہی چاہتا نہیں ہوں۔ آپ نے مجھے بہت اعتماد دیا ہے۔ میں اس سے شکست نہیں مانوں گا۔"

"میرے پاس سے جانا چاہتے ہو۔"

"ہاں۔ میری خواہش ہے کہ آپ کو نقصان نہ پہنچے۔"

"تمہاری مرضی ہے فلیک۔ میں نہ تم سے کوئی لالچ رکھتی ہوں نہ تمہاری موت سے کوئی فائدہ اٹھانے کی خواہش مند ہوں۔ میرے پاس جو کچھ ہے میرے لیے کافی ہے اور تم یہ بھی جانتے ہو کہ میں کسی سازش کے تحت تم تک نہیں پہنچی میں تمہارے لیے دل میں صرف خلوص رکھتی ہوں مگر تم میری بار بار کی پیشکش کو ٹھکرانے کے خواہش مند ہو تو ظاہر ہے میں تمہیں کیسے روک سکتی ہوں۔

"ارے نہیں، نہیں ڈیئر ہیلن ایسی بات بالکل نہیں ہے، میں تو بس اس بات پر شرمندہ ہوں کہ میری وجہ سے تمہیں خطرات درپیش ہیں۔"

"میں خطرات سے نہیں ڈرتی، آخری بار تم سے کہہ رہی ہوں اور اگر اس کے بعد بھی تم نے یہاں سے جانے کی بات کی تو پھر یقین کرو میں تمہیں نہیں روکوں گی، ہاں مجھے افسوس ضرور ہوگا کہ تم نے میری مخلصانہ پیشکش قبول نہیں کی۔"

"نہیں ڈیئر ہیلن یہ بات نہیں ہے ٹھیک ہے آئندہ اس کا خیال رکھوں گا مگر تم محتاط رہو گی۔"

"کہنا میں کسی سے خوفزدہ نہیں ہوں، میرے گرد بھی اتنے افراد بکھر سکتے ہیں کہ اگر کوئی مجرمانہ کارروائی ہو تو کارروائی کرنے والوں کو اس کا پورا پورا جواب ملے۔"

ہیلن نے مجھے کافی سہارا دیا اور میں بھی یہ سوچ کر خاموش ہوگیا کہ ٹھیک ہے اب جو ہوگا دیکھا جائے گا کم از کم میرے پاس تجھی ایک ذریعہ تو ہے لیکن ادائیگی ضروری تھی اور میں پچھلی رات ہی اس کا اندازہ لگا چکا تھا کہ اس خلوص اور کارکردگی کی ادائیگی کس انداز میں کی جائے گی چنانچہ وہی ہوا ساڑھے بارہ بجے کے وقت ہیلن سلیپنگ سوٹ میں میرے پاس آکھی گھسنے لگی۔

"پچھلی رات کا تجربہ میری زندگی میں بہت انوکھا تھا تمہاری قربت سے اتنا سکون حاصل ہوا تھا کہ میں اسے نظرانداز نہیں کرسکی ہاں اگر تمہیں اعتراض ہو تو واپس چلی جاتی ہوں..... اصولی طور پر مجھے اعتراض نہیں ہونا چاہیے تھا چنانچہ میں نے مسکراہٹ کے ساتھ اس کی پیشکش قبول کرلی بلکہ اسے قبول کرلیا، اور اس طرح کویا میں میڈم ہیلن گاربو کے پاس مستحکم ہوگیا بعد کے دو دن بڑے پرسکون گزرے تھے میڈم ہیلن کے بہت سے اوصاف مجھ پر کھلے تھے باہمت خاتون تھیں اور زمانے سے لڑنا جانتی تھیں لیکن اپنی پسند کے معاوضے پر اور میں ان کی پسند کا معقول معاوضہ تھا پھر مزید کچھ روز خاموشی سے گزر گئے ایک دن ہیلن نے مجھ سے کہا۔

"ہمیں اس طرح خاموش ہو کر نہیں بیٹھ جانا چاہیے اتنا تو میں جانتی ہوں کہ مارٹن تم خاموش نہیں بیٹھا ہوگا اس کی ایک خواہش تو پوری ہوگئی یعنی یہ کہ اس نے تمہاری دولت پر قبضہ جمالیا لیکن وہ تمہیں روم کی سڑکوں پر بھیک نہیں منگوا سکا، یہاں اسے شکست ہوئی، دیوانہ قسم کا آدمی ہے لازمی امر ہے کہ اپنی کوششوں میں مصروف ہوگا۔"

"ہو سکتا ہے ہیلن۔"

"تو پھر ہم آگے بڑھ کر عمل کیوں نا کریں۔"

"کک..... کیا؟۔" میں نے ہکلاتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"تمہیں اس کے خلاف دعوی دائر کردینا چاہیئے۔"

"دعوی؟"

"ہاں!" مسٹر فریٹ میرے دوست ہیں اور ایک شاندار بیرسٹر بھی میں سمجھتی ہوں تمہارا کیس مسٹر فریٹ کے حوالے کیا جاسکتا ہے وہ یقینی طور پر ایک شاندار

وکیل ہیں اور تمہارے لئے بہت بہتر طریقے سے کچھ کرسکتے ہیں۔"

"لیکن میڈم۔"

"نہیں، ہمیں یہ کرنا چاہیئے، تم یوں کرو کہ یہ ذمہ داریاں مجھے سونپ دو میں اس کیس کو آگے بڑھاؤں گی۔ باقی اتنا تو اندازہ ان لوگوں کو بھی ہوگیا ہوگا کہ میری شمولیت کے بعد ان کی پوزیشن کمزور پڑ گئی ہے میں ٹو گومز کے بارے میں بھی یہی کہتی ہوں کہ اس نے یقینی طور پر مسٹر تم کے آلہ کار کی حیثیت سے ذمہ داریاں سنبھال رکھی ہیں ورنہ ایک پولیس آفیسر کو اس بارے میں کہیں بہتر قدم اٹھانا چاہیئے تھا۔"

"اگر میں آپ سے منع کردوں گا تو آپ برا مان جائیں گی میڈم، ٹھیک ہے جیسا آپ مناسب سمجھیں اب میں آپ کی کسی بات پر اعتراض نہیں کرسکتا۔"

"تھینک یو ڈیئر مجھے بھی ایسے گیمز کھیلنے میں مزا آتا ہے..... پھر مسٹر فریٹ سے میری ملاقات کرائی گئی اس دوران میں بھی کچھ سوچتا رہا تھا اور میں نے جو فیصلہ کیا تھا وہ بالکل مختلف تھا چنانچہ میں نے اس کا اظہار کسی پر نہیں کیا، مسٹر فریٹ سے ملنے پر میں نے تمام حقیقتیں انہیں بتادیں اور وہ پوائنٹس لیتے رہے انہوں نے مجھ سے بہت سے سوالات کئے اور پھر پر اعتماد لہجے میں بولے۔

"سوال ہی نہیں پیدا ہوتا مسٹر مارٹن تم کو یہ دولت واپس اگلنی پڑے گی میں یہ دولت ان کے حلق میں ہاتھ ڈال کر نکلوالوں گا..... اور پھر مسٹر فریٹ نے مارٹن تم کے حلق میں ہاتھ ڈال دیا میں اپنے منصوبے پر غور کررہا تھا مقدمہ عدالت تک پہنچ گیا مارٹن تم اس مقدمے پر بری طرح جھلا گیا تھا چنانچہ وہ پولیس آفیسر گومز کے ساتھ میڈم ہیلن گاربو کے ہوٹل پہنچ گیا اور میڈم ہیلن گاربو نے اپنے مخصوص کمرے میں اس کا استقبال کیا مسٹر گومز بھی ساتھ تھے مارٹن تم مجھے دیکھ کر چراغ پا ہوگیا۔ ہیلن نے مسکرا کر کہا۔

"اور انہیں تو آپ جانتے ہی ہیں مسٹر مارٹن تم، عزت مآب مسٹر فلیک گولڈن، روم کے سب سے دولت مند شخص مسٹر گولڈن کے صاحبزادے۔"

مارٹن تم کے ہونٹوں پر نفرت انگیز مسکراہٹ پھیل گئی اس نے کہا۔

"ہاں ایک جرائم پیشہ شخص کا بیٹا۔"

"اگر آپ نے دوبارہ یہ لفظ استعمال کیا تو آپ پر ہتک عزت کا دعوی بھی کیا جاسکتا ہے مسٹر تم، پولیس آفیسر کیا آپ انہیں اپنے شانوں پر سوار کرا کے لائے ہیں؟۔" ہیلن نے سوال کیا۔

"اوہ نہیں میڈم گاربو میں تو یہ چاہتا ہوں کہ کوئی بہتر حل نکل آئے کوئی سمجھوتے والی بات۔"

"سمجھوتہ تو اب عدالت میں ہی ہوگا چنانچہ ادھر سے مسٹر فریٹ نے اپنی کارروائیاں شروع کردیں ادھر سے مارٹن تم اس مسئلے میں غور کرتا رہا اور عمل بھی کرتا رہا یہاں تک کہ مقدمہ عدالت میں پیش ہوگیا اور دو تین پیشیوں کے بعد بلا آخر وہ پوائنٹ آگیا جب مجھے منصف اعلی کے سامنے اپنا بیان دینا تھا میں نے اس سلسلے میں بہت کچھ سوچا تھا اور یہاں میری ذہانت نے میرا ساتھ دیا تھا میں نے ایک ایسی انوکھی بات اپنے ذہن میں ترتیب دی تھی کہ عدالت میں لطف ہی آجائے میری عدالت میں یہ پیشی بڑی اہمیت کی حامل تھی مارٹن تم کی طرف سے تقریباً تمام ہی لوگ موجود تھے جس میں اس کی بیوی اور بیٹیاں بھی تھیں میرے ساتھ ہیلن گاربو بھی موجود تھی جب میرا بیان شروع ہوا تو میں نے عدالت کو مخاطب کرکے کہا۔

"مسٹر جسٹس اب تک اس سلسلے میں جو کارروائی ہوتی رہی ہے وہ میرے علم میں ہے اور آج میرا دل چاہتا ہے کہ اس تمام کارروائی کو بیکار کردوں میرے وکیل مسٹر فریٹ نے نہایت دیانتداری کے ساتھ اپنا فرض ادا کرتے ہوئے وہی سب کچھ عدالت کے سامنے دہرایا ہے جو میں نے انہیں بتادیا تھا لیکن وہ سب کچھ حقیقت نہیں ہے، آج وہ حقیقت میں واضح کرنا چاہتا ہوں سب سے پہلے میں آپ سے یہ عرض کردوں کہ میرا نام فلیک گولڈن نہیں ہے اور نا ہی میں مسٹر گولڈن کا بیٹا ہوں نا میرا تعلق اٹلی سے ہے میں ایک اور ہی دنیا کا باشندہ ہوں ایک بیمار انسان جس سے مسٹر لوئس ہاروے نے رابطہ قائم کیا، مسٹر لوئس ہاروے اصل میں ایک وکیل تھے اور ان کی مارٹن تم سے کوئی دشمنی چل گئی تھی غالباً یہ دشمنی مسٹر گولڈن کی جائیداد کے سلسلے میں تھی میں اتفاق سے انہیں مسٹر فلیک گولڈن کا بمشکل نظر آیا اور انہوں نے یہ منصوبہ تیار کرلیا کہ مجھے یہاں لاکر مسٹر گولڈن کی دولت میں اپنا حصہ حاصل کریں جس پر بظاہر مارٹن تم نے قبضہ کررکھا تھا وہ لوگ مجھے یہاں لے آئے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اور مجھے فلیک گولڈن کی حیثیت سے مارٹن ٹم کے سامنے پیش کردیا گیا اور مسٹر مارٹن ٹم کھل کر سامنے آگئے انہوں نے مجھ سے ان کاغذات پر دستخط کرائے جس کے ذریعے وہ مسٹر گولڈن کی دولت کے حقدار بن سکتے تھے ایک معمولی سی بات ہے مسٹر جنسن کہ چونکہ میں اصل میں فلیک گولڈن ہوں ہی نہیں اس لئے میرے وہ دستخط بھی جعلی ہی ہوں گے جو میں نے ان کاغذات پر کئے تھے یہ سب کچھ میں آپ کے سامنے حقیقت کے طور پر پیش کررہا ہوں اور یہ بات میرے علم میں اچھی طرح سے ہے کہ مسٹر مارٹن ٹم نے مسٹر لوئس ہاروے کو قتل کردیا اور ان کے قاتل کو بھی' جو ایلس نامی ایک غنڈہ تھا۔ اس بات کا اقرار میرے سامنے انہوں نے خود کیا' بہرحال کیونکہ میں کچھ عرصے ایک غلط شخص کا کردار ادا کرتا رہا ہوں جو کہ میں نہیں ہوں لیکن مجھے اس کے لئے مجبور کردیا گیا تھا اس لئے میں اپنا جرم قبول کرتے ہوئے خود کو قانون کے حوالے کرنے کو تیار ہوں لیکن یہ بھی ایک سچ ہے کہ خود مسٹر مارٹن ٹم نے فلیک گولڈن کو جو درحقیقت مسٹر گولڈن کا اصل بیٹا تھا ایکس کے ذریعے شدید جسمانی نقصان پہنچا کر گم کردیا ہے اور اس کی نشاندہی مسٹر مارٹن ٹم ہی کرسکتے ہیں۔

یہ غلط ہے' یہ بالکل غلط ہے' جھوٹ بولتا ہے یہ شخص یہ میرے دشمن کا بیٹا ہے اور اور اس نے مجھ پر مجھ پر الزام لگایا ہے۔"

"کاغذات پر دستخط بھی جعلی ہیں مسٹر مارٹن ٹم اور آپ کسی طرح یہ ثابت نہیں کرپائیں گے کہ میں فلیک گولڈن ہوں' اس کا ایک ہی ذریعہ تھا جو آپ نے ختم کردیا یعنی آپ کا دوست لوئیس ہاروے' میں نے مارٹن ٹم کو چکرا کر گرتے ہوئے دیکھا اور اس کے بعد سب کچھ ملیا میٹ ہوگیا مجھے گرفتار کرلیا گیا اور مارٹن ٹم کے ماتھوں میں بھی ہتھکڑیاں نظر آئیں یہ سب کچھ عدالت کے حکم پر ہوا تھا' بہرحال سب سے زیادہ دیکھنے والی صورت میڈم ہیلن گاربو کی تھی جو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر مجھے دیکھ رہی تھیں ان کے قریب سے گزرتے ہوئے میں نے کہا۔

"میڈم گاربو حقیقت یہ ہے کہ میں اسی لئے آپ کے پاس سے جانا چاہتا تھا کہ آپ ذہنی طور پر مجھ سے بہت زیادہ متاثر نہ ہوجائیں۔" ہیلن گاربو نے کوئی جواب نہیں دیا اور خاموشی سے کمرہ عدالت سے باہر نکل گئی مجھے پولیس کی گاڑی میں بٹھادیا گیا۔ گاڑی چل

پڑی اور میں نے گہری سانس لے کر سوچا کہ یہ ہوا اس انوکھی کہانی کا اختتام لیکن اب کیا ہوگا؟۔

اچانک وین کو ایک جھٹکا سا لگا اور میں چونک پڑا شاید پولیس گاڑی کا کوئی حادثہ ہوگیا تھا' میں نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر باہر دیکھنے کی کوشش کی لیکن کچھ عجیب سا احساس ہوا' میں سڑک پر نہیں تھا بلکہ شاید گاڑی میں بھی نہیں تھا' یہ سیٹ تو بڑی آرام دہ تھی ماحول بھی بے حد خوشگوار اور ٹھنڈا پھر ایک آواز سنائی دی۔

"برازیل کی سب سے شاندار کوالٹی کی کافی کا ایک کپ اس وقت تمہارے لئے نہایت خوشگوار ثابت ہوگا ڈیئر جہانگیر جمال شاہ' لیکن شرط یہ ہے کہ اس میں کریم یا دودھ استعمال نہ کیا جائے اس بے کار چیز سے لطف ختم ہوجاتا ہے اور سارا مزہ کرکرا' کیا رائے ہے تمہاری؟"

آواز بھی شناسا تھی اور ماحول بھی کچھ کچھ جانا پہچانا لیکن عقل ساتھ نہیں دے رہی تھی یہ الف لیلیٰ کا طلسمی دور تو ہے نہیں کہ ہر ناقابل یقین بات پر یقین کرلیا جائے لیکن اگر بینائی پر بھروسہ کیا جائے اور جو سامنے نظر آئے اسے انسان کیسے جھٹلائے۔

بڑا سا ہال نما کمرہ تھا اور سامنے صوفے پر عقابی آنکھوں والی ارل سیڈنا بیٹھی مجھ سے یہ الفاظ کہہ رہی تھی اور غالباً" اس نے کافی کے لئے کہہ بھی دیا تھا میں اپنے ذہن کو قابو میں کرنے کی کوشش کرنے لگا جو کچھ دیکھ رہا ہوں وہ خواب ہے یا جو دیکھ رہا تھا وہ خواب تھا۔

دیر تک اس خیال میں گم رہا' تب ارل سیڈنا نے کہا۔

"کس سوچ میں گم ہوگئے جہانگیر جمال شاہ؟۔"

"کیا میں پاگل ہوچکا ہوں؟۔"

"ہرگز نہیں"

"لیکن وہ سب..... وہ سب۔"

"اٹلی کی سیر تم نے پورے ہوش و حواس کے عالم میں کی' اور جو کچھ میں نے چاہا تھا اس کی تکمیل کردی۔"

"میڈم میں کون ہوں؟۔"

"ارے ارے جہانگیر جمال شاہ تم جس قدر طاقتور ذہن کے مالک ہو' انہیں بدنگاہ رکھتے ہوئے بھلا میں یہ کہہ سکتی ہوں کہ تم جیسا شخص یہ سوال کرے۔"

"تم ارل سیڈنا ہی ہو نا؟۔"

"ہاں۔"

"اور میں جہانگیر جمال شاہ۔"

"بالکل....."

"تو پھر وہ کون تھا؟"

"کون.....؟۔"

"فلیک گولڈن۔"

"ایک کردار تھا جو اب اس دنیا میں نہیں ہے مرچکا ہے وہ' لیکن اتنی بڑی دولت اور جاگیر کا مالک تھا کہ بہت کم لوگ اس کا تصور کرسکتے ہیں اور دلچسپ بات یہ ہے جہانگیر جمال شاہ کہ ایک زمانے میں' میرا اور اس کا بڑا ساتھ رہ چکا ہے وہ چور جس کا نام مارٹن ٹم تھا اپنے آپ کو ہماری سطح کا انسان سمجھنے کی کوشش کرنے لگا تھا اور اپنی مجرمانہ زندگی میں گولڈن نے جو کچھ کمایا تھا اس کے چکر میں پڑا ہوا تھا لیکن بہرحال گولڈن کی دولت اس طرح تو غیروں کے قبضے میں نہیں جانی چاہیئے تھی۔ میں نے سوچا کہ کیوں نہ اسے حاصل کرلیا جائے اور تمہیں میں نے اس مقصد کے لئے استعمال کرڈالا' جانتے ہو کیا ہوا؟۔"

"بتاؤ۔"

"مارٹن ٹم کو اس کے بہت سے جرائم کے نتیجے میں موت کی سزا ہوگئی اور اس کی دولت ہمارے قبضے میں آگئی بہت بڑی دولت ہے یہ' تم چاہو تو اس میں سے اپنا کمیشن حاصل کرسکتے ہو لیکن تمہیں کمیشن حاصل کرنے کی کیا ضرورت ہے' کیا کرو گے اس دولت کا' یہ سب مقصد ہے تمہارے لئے' کیونکہ تمہارا اپنا تو کوئی وجود باقی نہیں رہا ہے' ابھی تو تم میرے دست راست بنے ہوئے ہو۔"

میں پاگلوں کی طرح اسے دیکھتا رہا' کافی آگئی تھی اس وقت اپنے آپ کو سنبھالنے کے لیے یہ کافی میری بہترین معاون ثابت ہوسکتی تھی۔ چنانچہ میں اس کے چھوٹے چھوٹے گھونٹ لیتے ہوئے حالات اور ماحول پر غور کرنے لگا میرے سامنے شیشے کے وہ عظیم الشان جار رکھے ہوئے تھے جن میں بہت سے وجود غوابیدہ تھے میں اپنے آپ کو بھی ان میں دیکھ سکتا تھا اور جیسا کہ ارل سیڈنا نے کہا وہ صرف میرا عکس تھا اور میں آدھی حقیقت۔

کیا دلچسپ بات تھی میرا وجود آدھا تھا یعنی اگر میں تکمیل کی منزل سے گزرنا چاہتا تھا تو اس کے لئے مجھے اپنے اس عکس کو حاصل کرنا ضروری تھا جو میرے سامنے موجود تھا' ورنہ میں بے حقیقت بے حیثیت اور پوری طرح ارل سیڈنا کے قبضے میں تھا۔ اس عورت سے نفرت کے احساس کو میں اپنے دل سے دور نہیں کرسکتا تھا' لیکن اس کے احکامات کی تعمیل میرے لئے اسی طرح ضروری تھی' جیسے کرسی سے کھڑا ہونا یا جیسے کافی کی پیالی اٹھا کر ہونٹوں سے لگانا۔ میں اس کے سامنے بے بس ہوگیا تھا اس نے کہا۔

"مخالفت اگر برائے مخالفت ہو تو میرا خیال ہے ایک سمجھدار آدمی کو زیب نہیں دیتی' ہاں اگر اس کا کوئی ٹھوس جواز ہو تو انسان بے شک مخالفت کرے تم دیکھو میں نے تمہیں اٹلی کے ماحول میں کس طرح ضم کیا تم نے وہاں زندگی کا لطف بھی اٹھایا کچھ حسین لڑکیاں تمہاری خلوت آشنا بھی رہیں اور تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اب تک کا وقت تم نے خسارے میں گزارا اب دیکھو جہاں تمہارے لئے خطرات کی ابتداء ہوئی' میں نے تمہیں واپس بلالیا۔ تم جیل جاتے اور جیل جانے کے بعد وہاں تم پر اذیتوں کے لمحات شروع ہوتے تو ظاہر ہے وہ بات تمہارے لئے تکلیف دے اور قابل شکایت تھی' میں نے تمہیں ایسی کسی مشکل میں نہیں پڑنے دیا' باقی جہاں تک اس سے پہلے کی بات ہے تو تم خود سوچو زندگی میں اگر نشیب و فراز نہ ہوں تو کیا زندگی گزارنے کا مزا آتا ہے' اس ماحول میں تمہیں پریشان کن لمحات سے بھی گزرنا پڑا' جو تمہاری اعصابی نشوونما کے لئے ضروری تھے' فرحت کے لمحات بھی حاصل ہوئے تمہیں' مشکلوں کا سامنا بھی کرنا پڑا اور آسانیوں کا بھی انسانی زندگی سے تمہارا پورا پورا تعلق رہا۔ میں نے تم سے تمہاری فطرت کو نہیں چھینا' اب اسی چکر میں میرا کچھ کام بن گیا تو یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے' بہرحال کافی یہ ٹھنڈی ہورہی ہے میں نے بقیہ کافی بھی حلق میں انڈیل لی اور اس کے بعد ارل سیڈنا کو دیکھنے لگا۔

"ہاں کہو کوئی بات ہے دل میں؟۔"

"ارل سیڈنا۔"

"بولو بولو' تکلف نہ کرو مجھ سے' میں تمہیں اپنے اچھے دوستوں میں شمار کرتی ہوں۔"

"اسے دوستی کہتے ہیں؟"

"تو پھر؟۔"

"یہ تو دشمنی کی بدترین مثال ہے۔"

"کیوں مجھے قاتل کرو۔"

"تم خود سوچو میں آزاد فطرت کا انسان میری اپنی زندگی کے مختلف پہلو ہیں اور میں تمہارا قیدی ہوں گیا سونے کے پنجرے میں قید خوشگوار ہوجاتی ہے۔؟"

"یہ صرف احساس کی بات ہے تم اگر اس احساس کو دوسرا رخ دے دو تو تمہیں یہ زندگی قید نہیں معلوم ہوگی ون سارخ دے دوں؟۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"دیکھو جہانگیر جمال شاہ تم نے اپنا کوئی محور تو بنایا نہیں ہے' نا ہی تم نے زندگی کے لئے کوئی ایسا مقصد چنا جس کی تکمیل کے بغیر تم اپنے آپ کو ادھورا محسوس کرو اپنی بیوی کی موت کے بعد تم نے عشق و محبت کا سلسلہ بھی ختم کردیا اور پھر اس سے زیادہ حماقت کی بات اور کوئی ہے بھی نہیں۔ زندگی تو نت نئے ماحول سے روشناس ہونے کے لئے ہے تم نے ہاتھوں میں بکھرے ہوئے پھولوں کو دیکھا ہوگا۔ ان پھولوں پر عاشق مزاج بھونرا منڈلاتا رہتا ہے کیا وہ کسی ایک پھول پر بیٹھ کر زندگی گزار دیتا ہے زندگی تو تبدیلیوں کا نام ہے انسان ہر لمحے اگر تبدیلی محسوس کرے تو یقین کرو عمر بڑھ جاتی ہے یکسانیت تو عمر کی قاتل ہوتی ہے ایک جگہ بیٹھے بیٹھے زندگی گزار دو محسوس تو کرو گے کہ زندگی یہی ہے لیکن اس کی اصل وجہ محرومی ہوگی۔ یعنی یہ کہ تمہاری زندگی میں کوئی تنوع ہے ہی نہیں۔"

"یہ تمام باتیں مجھے متاثر نہیں کررہیں ارل سیڈنا۔"

"وقت لگ جائے گا اس میں' لیکن پھر تم یہ سوچو گے کہ ارل سیڈنا سے اچھا تمہارا نہ کوئی دوست ہے نہ کوئی ہمدرد' جس نے تمہیں زندگی کے اتنے مختلف پہلوؤں سے روشناس کرایا کہ اپنے طور پر شاید تم اس میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔"

"میری قید کا کوئی وقت مقرر نہیں ؟۔"

"کیا مطلب ؟۔"

"مطلب یہ کہ کوئی دن ایسا آئے گا جب مجھے اس قید سے رہائی ملے گی؟"

"یقیناً" آسکتا ہے یہ تمہاری خواہش پر منحصر ہے لیکن ایک سرمایہ دار اگر کچھ خرچ کرتا ہے تو اس کا پورا پورا منافع بھی چاہتا ہے۔"

"کیا مطلب ۔۔۔؟۔"

"اصل میں تم اسرائیل کے خلاف جو کچھ کرنے پر کمربستہ تھے' موساد کے سربراہ کی حیثیت سے میرے لئے وہ خطرناک تھا' میں نے اصولی طور پر تمہارے خلاف کچھ کرنے کا فیصلہ کیا تھا' تم نہایت چالاکی سے میرے جال سے نکل گئے' اور مجھے تمہیں تلاش کرنا پڑا' بڑی محنت اور ذمہ داری کے ساتھ' اور اسی تلاش میں تمہاری اصل شخصیت میرے سامنے آئی تو میں نے سوچا کہ صرف یہودیوں کے مفاد کے لیے تمہیں زندگی سے محروم کردینا ایک مناسب عمل نہیں ہے کام کے آدمی ہو تم سے تھوڑا سا فائدہ اٹھایا جائے۔ اور میرا پہلا فائدہ اتنا مکمل ہے کہ میں تمہیں اس میں سے اگر کمیشن بھی دوں تو اتنا بن جائے گا کہ تمہاری بقیہ زندگی بلکہ تمہارے آنے والی دو نسلوں کی زندگی بہترین گزر جائے مگر کیا کرو گے تم اس کمیشن کا بے کار ہے بے مقصد ہے تمہارے لئے' تمہارا اپنا ایسا کون ہے جس کو تم یہ سب دینا چاہو گے' میرے ساتھ رہو کام کرو میرے لئے نت نئی زندگی دیکھو' نت نئے ہنگاموں سے روشناس رہو' اور مزے کرو اس کے بعد جب کبھی دل بہت زیادہ اکتا جائے تو مجھے بتادینا۔ مگر شرط یہ ہے کہ دیانت داری سے کام لوگے۔"

میں خاموش نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا۔ بہرحال وہ مجھ پر حاوی تھی اور اس وقت میرا آدھا وجود اس کی قید میں تھا چنانچہ میں کچھ کر بھی نہیں سکتا تھا گہری گہری سانسیں لینے کے علاوہ اور کچھ نہ کرسکا اس نے کہا۔

"تھکے ہوئے ہو تو آرام کرو اور اگر تھکن نہیں ہے تو تمہارے لئے نئے مشن کا پروگرام ترتیب دے لیا ہے میں نے' ویسے میری رائے ہے کہ ایک آدھ دن یہاں رہو میرے خلاف کوئی سازش کرو' جدوجہد کرو' مجھے بہت خوشی ہوگی۔ آؤ اٹھو میں تمہیں تمہارا کمرہ دکھا دوں' میں خاموشی سے اپنی جگہ سے اٹھا اور ارل سیڈنا کے پیچھے پیچھے باہر نکل آیا بہت خطرناک عورت تھی اور سب سے بری چیز یہ تھی کہ بے وجود تھی' میں اس کا کچھ بگاڑنا بھی چاہتا تو نہیں بگاڑ سکتا تھا۔ بہرحال اس نے مجھے ایک کمرے میں پہنچادیا اور خود مجھے خدا حافظ کہہ کر باہر نکل گئی۔"

خوب صورت کمرے میں آرام دے بستر پر دراز ہو کر میں نے اپنی اس مصیبت کے بارے میں سوچا اس بار واقعی ایسی پڑی تھی کہ اس سے نکلنے کا کوئی راستہ نظر نہیں آتا تھا' سارا مال ہی پھنس گیا تھا اور میں یہ بلاشک وشبہ ایک بھیانک جال میں پھنس چکا تھا جس سے نکلنے کا کوئی راستہ میرے ذہن میں نظر نہیں آتا تھا

صبح کو جب جاگا تو ماحول میں نمایاں تبدیلی پائی رات کا ماحول بے شک یاد نہیں تھا' لیکن آنکھ کھولنے کے بعد جو کچھ دیکھا وہ اجنبی اجنبی سا محسوس ہوا' ایئر کنڈیشنڈ کمرہ تھا' خوب صورت بستر' ایک جانب چھوٹا سا صوفہ سیٹ ایک طرف رنگین ٹیلی ویژن' برابر میں رکھا ہوا ٹیلی فون' تخت پر بچھا ہوا قالین' بائیں سمت کے دروازے پر لکھا ہوا ٹوائلٹ' یہ سب بے شک بہت خوبصورت تھا لیکن اجنبی اجنبی' میں نے حیران نگاہوں سے ان سب چیزوں کو دیکھا تھا اور اس کے بعد بستر پر اٹھ کر بیٹھ گیا تھا بستر

کے قریب ہی ایک سوئچ بورڈ لگا ہوا تھا جس پر لائٹ جل رہی تھی اور تین ننھے ننھے سوراخ نظر آرہے تھے کلک کی آواز سنائی دی اور پھر ایک آواز ابھری۔

"سر کیا آپ بیڈ ٹی لینا پسند کریں گے؟۔"

میں نے گردن گھما کر اس سوئچ بورڈ کی جانب دیکھا اور پھر میرے منہ سے بے اختیار نکل گیا۔

"ہاں پلیز۔"

آواز بلند ہوگئی میں بستر پر بیٹھا ہوا تھا' ذرا سی دیر بھی نہیں گزری تھی کہ دروازے پر ہلکی سی آہٹ ہوئی اور پھر ایک ویٹر نے اندر جھانکا۔

"حاضر ہوسکتا ہوں سر۔"

"آؤ ۔۔۔" میں نے کہا اور اسے بغور دیکھنے لگا۔ ویٹر کا لباس پہنے ہوئے تھا اور سینے پر "میٹرو" کا مونوگرام لگا ہوا تھا میری کچھ سمجھ میں نہیں آیا۔ ویٹر نے بڑے ادب سے مجھے چائے بنا کر پیش کی اور اس کے بعد بولا۔

"ناشتا کتنی دیر میں لیں گے سر؟۔"

"تم جاؤ' میں ناشتا طلب کرلوں گا" میں نے ویٹر سے کہا اور وہ باہر نکل گیا چائے کی پیالی میرے سامنے رکھی ہوئی تھی اور اس سے ہلکی ہلکی بھاپ اٹھ رہی تھی میں پریشان نگاہوں سے اس ماحول کو دیکھ رہا تھا کوئی بات ہو تو سمجھ میں آئے' ہوٹل' کمرہ' کیا ہے یہ سب کچھ' میں کون ہوں کیا ہوگیا ہے مجھے' میں یہاں کیا کررہا ہوں میں نے دل ہی دل میں سوچا اور کافی حد تک خود کو الجھا ہوا محسوس کرنے لگا جب میرا دماغ میرے اس سوال کا کوئی حل نہ پیش کرسکا تو میں نے چائے کی پیالی اٹھا کر چھوٹے چھوٹے گھونٹ لینا شروع کردیئے اس کے بعد اپنی جگہ سے اٹھا اور ٹوائلٹ کی جانب بڑھ گیا۔ الماریوں میں میرے بدن کے ناپ کے بہت سے لباس لٹکے ہوئے تھے میں نے ان میں سے ایک لباس منتخب کیا اس کے بعد غسل خانے میں جا کر غسل وغیرہ کیا' ٹھنڈے پانی کی پھواریں سر پر ڈالتے ہوئے سوچتا رہا کہ یہ سب کچھ کیا ہے' میں اس ہوٹل کے کمرے میں کب آیا تھا میرا تعلق زندگی کے کس شعبے سے ہے' کون ہوں میں اور یہاں کیا کررہا ہوں کوئی ایک بات جو سمجھ میں آرہی ہو' بہرحال جب دماغ کوئی حل نہ پاسکا تو میں نے اپنے آپ کو حالات کے دھارے پر چھوڑ دیا۔ دل ہی دل میں میں نے سوچا کہ شاید میں کھوئی ہوئی یادداشت کا مریض ہوں یہی ہوسکتا ہے یا پھر یہ بھی ہوسکتا ہے کہ رات کو سوتے سوتے میں اپنی زندگی کی ڈگر بدل چکا ہوں آہ یہ کیا ہوگیا

کون ہوں آخر میں کون ہوں' لیکن میرے سوال کا جواب میرے پاس نہیں تھا البتہ اپنی ناشناختی پر تھوڑے سے اضمحلال کا شکار ہوگیا تھا۔ اور پھر خاموش رہنے پر ہی اکتفا کیا وقت تھوڑا سا اور گزر گیا میں کوئی فیصلہ کرنے سے قاصر تھا اب جو کچھ بھی ہوں بہرحال زندہ ہوں اپنے بارے میں سوچ سکتا ہوں' ماحول کا اندازہ لگا سکتا ہوں' کیا ہے یہ سب کچھ ہے۔ اندر سے ایک بے چینی ابھر رہی تھی اور اس بے چینی کا کوئی حل میرے پاس نہیں تھا جب وحشت عروج پر پہنچ گئی تو لباس پہنا اور کمرے وغیرہ کو تالا لگا کر باہر نکل آیا باہر قدم رکھا ہی تھا کہ نگاہ سامنے کی جانب اٹھ گئی۔

ذوق نگاہ کے لئے بہت کچھ تھا اتنی حسین لڑکی تھی کہ دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی' مشرق اور مغرب کا امتزاج' خدوخال مشرقی رنگ مغربی' اخروٹی کلر کے بال لیکن کمر سے نیچے تک چٹیا کی شکل میں بندے ہوئے' کانوں میں بڑے بڑے بالے۔ چہرہ میک اپ سے بے نیاز تھا۔ آنکھوں میں ایک عجیب سی تمکنت تھی اس نے ایک نگاہ مجھے دیکھا۔ سفید دودھ سے زیادہ سفید رنگ پر گہری سیاہ آنکھوں میں جھیل جیسی گہرائی درحقیقت ایک نگاہ ہی گھائل کرگئی تھی اور ایک لمحے کے اندر اندر اپنی ساری کیفیتیں بھول گیا تھا بہت عجیب سی لڑکی تھی خوب صورت لباس میں ملبوس وہ یہ نگاہ مجھ پر ڈالنے کے بعد آگے بڑھ گئی اور میں بھی اس کے پیچھے پیچھے ہی چل پڑا۔ لفٹ اس منزل پر آکر رکی تو میں بھی اس کے ساتھ ساتھ ہی اندر داخل ہوگیا اس نے سرسری سی نظر مجھ پر ڈالی تھی لیکن اس نگاہ میں بھی ایک عجیب سا تاثر تھا البتہ اس نے منہ سے ایک لفظ بھی نہیں کہا تھا۔

نیچے اتر کر ہم دونوں لفٹ سے باہر آگئے وہ آگے بڑھی تو میں بھی اس کے پیچھے پیچھے چل پڑا' اندازہ تو ہو ہی چکا تھا کہ یہ ہوٹل ہے اور اس کا نام میٹرو ہے لیکن ہوٹل کے اس کمرے میں' میں کب مقیم ہوا کس طرح آیا اس بارے میں کچھ نہیں معلوم تھا۔

لڑکی نے ایک گزرتی ہوئی ٹیکسی روکی اور اس میں بیٹھ کر چلی گئی میں وہیں اپنی جگہ کھڑا خاموشی سے ادھر ادھر نگاہیں دوڑاتا رہا۔ کچھ سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا کروں کیا نہ کروں سارے کا سارا ماحول اجنبی تھا' ہر چہرہ ناشناسا لیکن لوگوں کو دیکھ کر یہ اندازہ ہوتا تھا کہ یہ کون ہیں اور میں کہاں ہوں۔

غالباً" ہندوستان تھا کیونکہ ہندی میں لکھے ہوئے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

دوکانوں کے بورڈ' دفاتر پر ہندی کے بورڈ آویزاں' میں اپنے ذہن کو بمشکل تمام سنبھال پا رہا تھا کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا کروں اور کیا نہ کروں' بس آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگا پھر ایک خوبصورت سے ریستوران میں جا بیٹھا کھانے پینے کے لئے کچھ اشیا طلب کر لیں جہنم میں جائے یہ سب کچھ... اب مر تو نہیں سکتا۔ اپنی ناشناختی پر پھر ریستوران میں ان چیزوں سے شغل کر رہی رہا تھا کہ ایک بار پھر چونکنا پڑا' وہی لڑکی تھی اور تھکی تھکی سی اندر داخل ہوئی تھی اس نے مجھے نہیں دیکھا تھا' میں اس انوکھی بات پر حیران ہو ہی رہا تھا کہ اس نے بیٹھنے کے لئے ایک میز کی کرسی کھینچی اور پھر بیٹھنے ہی والی تھی کہ نگاہ مجھ پر اٹھ گئی' وہ بیٹھتے بیٹھتے رک گئی حیرانی سے مجھے دیکھا اور پھر ادھر ادھر نگاہیں دوڑائیں اور اس کے بعد آہستہ آہستہ میرے قریب آ گئی' اس کے ہونٹوں کی دلاویز مسکراہٹ براہ راست دل میں اتر رہی تھی اس نے کہا۔

"بیٹھ سکتی ہوں...؟"

"تت... تشریف رکھیے۔"

"آپ مجھے پہچان گئے؟" وہ بولی۔

"نہیں سوری۔"

"ارے کیا میٹرو سے باہر نکلتے ہوئے ہم دونوں ایک دوسرے کے سامنے نہیں آئے تھے؟"

"ہاں وہ مجھے یاد ہے۔"

"بس اسی شناخت کی تو بات کر رہی ہوں۔"

"تب تو میں نے آپ کو پہچان لیا۔" میں نے مسکرا کر کہا۔

"اور اس کے نتیجے میں مجھے یہاں بیٹھنے کا حق حاصل ہو گیا۔"

"آپ یہاں تشریف رکھنے کے سارے حقوق رکھتی ہیں۔" میں نے جواب دیا کم از کم کسی سے گفتگو کر کے زندگی میں ایک ٹھہراؤ کا احساس ہمیشہ ہی ہوتا ہے' میں اپنے اندر ایک سکون محسوس کر رہا تھا' پھر وہ بولی۔

"اب میں آپ سے یہ تو کہہ نہیں سکتی مسٹر شرون کمار کہ میرے لئے کچھ منگوائیے۔"

میں یہ نام سن کر چونکا پھر بھی میں نے اپنے آپ کو سنبھال کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں نہیں کہہ سکتیں آپ؟"

"زبردستی کی مہمان جو ہوں۔"

"نہیں آپ کی قربت سے مجھے خوشی حاصل ہوئی ہے۔"

"تو پھر میرے لئے اورنج جوس منگوا لیجئے۔" اس نے کہا۔ اور کسی قدر تھکے تھکے انداز میں کرسی کی پشت سے گردن ٹکا دی میں نے چٹکی بجا کر ویٹر کو متوجہ کیا اور اس سے اورنج جوس لانے کے لئے کہا۔ ساتھ میں کچھ اسنیکس بھی' وہ بیٹھی نیم باز آنکھوں سے مجھے دیکھتی رہی پھر بولی۔

"آپ یقین کیجئے میری اس وقت یہاں آمد بالکل اتفاقیہ تھی لیکن آپ کو دیکھ کر مجھے جو خوشی حاصل ہوئی ہے الفاظ میں بیان نہیں کر سکتی' تعارف کے لیے کچھ نہ کچھ تو ہونا ہی چاہیئے تھا اگر میں آپ سے یہ کہوں کہ آپ ہی کے لئے میں ہوٹل میٹرو کے کمرے نمبر چھ سو آٹھ میں پہنچی ہوں تو آپ کو یقیناً اس پر تعجب ہو گا۔"

اور واقعی مجھے اس بات پر تعجب ہوا تھا میں حیران نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا وہ چند لمحات کے بعد بولی۔

"میرا نام مدھومتی ہے۔"

"جی' لیکن آپ کے الفاظ مجھے شدید حیرانی کا شکار کر رہے ہیں۔"

"ہاں مجھے اس کا اندازہ ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہی ہوں وہ واقعی آپ کے لئے تعجب خیز ہو گا لیکن جب میں آپ سے مکمل گفتگو کروں گی تو پھر آپ اتنے متعجب نہیں ہوں گے۔"

"آپ نے مجھے کیا نام لے کر پکارا؟"

"شرون کمار گپتا۔" وہ مسکرائی۔

"یہ نام آپ کو کس نے بتایا؟"

"ابھی نہیں بتاؤں گی' لیکن یہ دیکھئے یہ آپ کا تعارف میرے پاس موجود ہے۔" اس نے اپنا پرس کھولا اس کے سائیڈ پاکٹ سے ایک تصویر نکالی اور اسے میرے سامنے کر دیا میرے ذہن میں ایک دھماکہ سا ہوا اور میں نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر تصویر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ تو یہ تو میری ہی تصویر ہے۔"

"اور یہ آپ کا نام۔" اس نے تصویر کی پشت میرے سامنے کر دی اس پر شرون کمار گپتا روم نمبر آٹھ سو ستائیس لکھا ہوا تھا اور ہوٹل میٹرو بھی لکھا ہوا تھا' یہ کمرہ نمبر میرا ہی تھا باہر نکل کر اسے لاک کرتے ہوئے میں نے اس کمرے کا نمبر دیکھا تھا لیکن ساری کی ساری باتیں چکرا دینے والی تھیں اور میں شدید حیرانی کا شکار تھا میں نے اس سے کہا۔

"مس مدھومتی' بڑی عجیب سی بات ہے آپ مجھے میرا نام بتا رہی ہیں جب کہ میں خود اپنا نام نہیں جانتا۔"

"کیا مطلب؟۔"

"کیا میں واقعی شرون گپتا ہوں؟۔"

"خالی شرون کمار کہیں' گپتا آپ کی عمر پر جچتا نہیں ہے۔" اس نے مسکرا کر کہا ویٹر اورنج جوس لا کر رکھ گیا تھا وہ جوس کے چھوٹے چھوٹے سپ لینے لگی پھر اس نے کہا۔

"آپ یقین کیجئے مجھے آپ کی تلاش تھی میں یہاں آپ کا انتظار کر رہی تھی آپ کے بارے میں معلومات کرنے سے مجھے پتہ چلا کہ پچھلے کچھ دنوں سے آپ ہوٹل کے کمرے سے غائب ہیں اور یہاں آ کر میں رہے۔ میں نے ویٹر سے معلوم کیا کہ کیا آپ نے کمرہ چھوڑ دیا ہے تو اس نے بتایا نہیں کمرہ آپ ہی کے پاس موجود ہے لیکن کوئی چھ دن سے آپ اپنے کمرے میں واپس نہیں آئے ہیں' پھر اسی ویٹر نے مجھے بتایا کہ آپ آگئے ہیں میں سوچ رہی تھی کہ کسی بھی مناسب وقت پر آپ سے تعارف حاصل کروں گی کہ اس وقت اتفاقیہ طور پر آپ کمرے سے باہر نکلتے ہوئے نظر آ گئے میری ہمت نہ پڑی کہ میں آپ سے مخاطب ہو جاؤں میں نے سوچا آج رات کو آپ سے ملوں گی لیکن یہ اتفاق ہے کہ وقت نے ہمیں یہاں اس ریستوران میں یکجا کر دیا' میں ذہنی طور پر اس کے لئے تیار نہیں تھی۔"

"تو مسٹر شرون کمار' پہلی بات آپ اس بات پر یقین کر لیجئے کہ میں کوئی آوارہ مزاج لڑکی نہیں ہوں اور نہ ہی کوئی ایسی لڑکی ہوں جو کسی خاص مقصد کے لئے آپ کو پھانس رہی ہو' میں ایک پروقار لڑکی ہوں اور ایک عجیب سی مشکل میں پھنس گئی ہوں مجھے بتایا گیا تھا کہ اگر میں آپ سے ملاقات کر لوں تو آپ مناسب معاوضہ لے کر میری مشکل حل کر سکتے ہیں۔"

"میں آپ کو بری لڑکی ہرگز نہیں سمجھ رہا اور آپ اطمینان رکھئے آپ کی عزت نفس کا پورا پورا خیال رکھا جائے گا لیکن مس مدھو اس سے آگے پیچھے آپ جو کچھ کہہ رہی ہیں وہ میرے عقل و ہوش سے باہر ہے۔"

"ریستوران کا ماحول خاصا پرسکون ہے' اس کے باوجود کیا ضروری ہے کہ ہم لوگ یہاں ایسی باتوں میں وقت گزاریں میٹرو میں کیا ہم زیادہ قربت نہیں رکھتے۔ اگر میں آج رات کو آپ کو ڈنر پر بلاؤں تو آپ میرے کمرے میں میرے ساتھ ڈنر کرنا پسند کریں گے۔"

"مس مدھو آپ نے جو کچھ کہا اسے مد نگاہ رکھتے ہوئے میں جو کچھ کہہ رہا ہوں آپ ذرا اس کی گہرائی پر بھی غور کر لیجئے گا پہلی بات تو یہ ہے کہ میں کچھ الجھنوں کا شکار ہوں آپ کو بالکل بری لڑکی نہیں سمجھوں گا۔ یہ بھی میرا وعدہ ہے آپ سے لیکن یہ کہنے میں' میں کوئی وقت نہیں محسوس کرتا کہ آپ کی شخصیت جس قدر دلکش ہے تو آپ کی قربت سے لطف حاصل ہوتا ہے اور میں بڑا اچھا محسوس کرتا ہوں۔"

"شکریہ' میرا خیال ہے اس کے بعد کوئی ایسی وقت باقی نہیں رہے گی جو مجھے یا آپ کو پیش آئے۔" اورنج جوس ختم کرنے کے بعد اس نے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی میں وقت دیکھا اور پھر اپنی جگہ سے اٹھ گئی کہنے لگی۔

"معافی چاہتی ہوں میں کچھ دوسرے کاموں میں مصروف ہوں لیکن شام کو ہوٹل پر ملاقات ہو گی۔"

میں نے کوئی تعرض نہیں کیا اور وہ چلی گئی لیکن میرے لئے نجانے کیا کیا الجھنیں چھوڑ گئی تھی اب جب اس کی باتوں پر غور کر رہا تھا تو یہ سب کچھ بے حد عجیب لگ رہا تھا کیا ہے یہ سب کچھ' یہ کیسے ہو سکتا ہے ناممکن سی بات ہے' میں شرون کمار ہوں اور اسے میری تلاش تھی کتنا عجیب ہے یہ سب کچھ بہرحال اب جو کچھ بھی ہے جب کسی چیز کی صحیح تصویر میرے سامنے موجود نہیں ہے تو وہ جو کچھ بھی ہے جہنم میں جائے' پہلے تو مجھے یہ تصدیق کرنی چاہیئے کہ کیا واقعی میں شرون کمار ہوں۔

وہ میری تصویر میرے پاس ہی چھوڑ گئی تھی میں اس تصویر کو دیکھتا رہا' ذرا برابر فرق نہیں تھا میری ہی تصویر تھی۔ لیکن میرے پاس تو یہ لباس بھی نہیں تھا جو اس تصویر میں نظر آ رہا ہے یہ سب کچھ کیا ہے' ایسا کیسے ہو سکتا ہے' اپنی الجھن کا میرے پاس کوئی حل نہیں تھا' چنانچہ کچھ دیر کے بعد میں وہاں سے بھی اٹھ گیا۔

اس شہر کے بارے میں میں نے اندازہ لگایا کہ میں دہلی میں تھا' ہندوستان کا دارالحکومت دہلی' میرے فرشتوں کو بھی اندازہ نہیں تھا کہ میں یہاں کب اور کیسے آیا اس جگہ سے میرا کیا تعلق ہے' ہوٹل میں رہتا ہوں کوئی خاندان بھی نہیں ہے آہ یہ سب کچھ نجانے کیا ہے مجھے اپنے آپ پر قابو پانا چاہیئے

میں نجانے کس عذاب میں گرفتار ہوں درحقیقت

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

میں ایک مصیبت زدہ انسان ہوں وہ مجھ سے کیا کہنا چاہتی ہے کیا کروں کس طرح اپنے آپ کو ایڈجسٹ کروں؟"

بہت دیر کے بعد میں اپنے ہوٹل میں داخل ہوا اور اپنے کمرے میں پہنچ گیا لیکن ابھی ہوئی سوچوں نے میرا ساتھ نہیں چھوڑا تھا' تصور کریں آپ کسی ایسے انسان کا جو ہوش مند ہو ہر طرح سے ماحول سے واقفیت رکھتا ہو لیکن اسے یہ علم نہ ہو کہ وہ کون ہے' اس کا خاندان کیا ہے' کن لوگوں سے اس کا تعلق ہے' اپنا نام بھی اسے دوسرے کی زبانی معلوم ہو' لیکن وہ زندگی سے پوری طرح لطف لینا جانتا ہو' اندر سے ایک آواز ابھری۔ جو نہیں ہے اس کے لئے پریشان ہونے کے بجائے کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ جو سامنے آئے اس سے تعاون کرو اور بہتر انداز میں زندگی گزارنے کے بارے میں سوچو"

یہی سب سے بہتر بات تھی اور اسی پر مجھے متفق ہو جانا چاہیئے نہ جانے کیا خیال آیا دل میں' کمرے کا دروازہ بند کر کے میں نے اپنے سامان کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ بہت سے جوڑے مختلف اوقات میں پہننے کے لئے اعلیٰ درجے کے کوٹ مقامی کرنسی کی خاصی مقدار میں نے اس سے پہلے یہ پیسے وغیرہ نہیں دیکھتے۔

پھر میرے اپنے سامان کے ساتھ مجھے میرے کاغذات بھی مل گئے' میں نے حیرت سے اپنے شناختی کاغذات دیکھے شرون کمار گپتا یہی میرا نام تھا' ہاں میرے کاغذات یہی نام کا پتہ دیتے تھے۔ باقی اور کوئی خبر نہیں ملتی تھی۔ ہو سکتا ہے میں شرون کمار ہی ہوں ہو سکتا ہے میرے ماضی کے ساتھ کوئی ایسا واقعہ پیش آیا ہو جس نے مجھ سے میری یادداشت میرا ماضی چھین لیا اور اب حال میں صرف اتنا جانتا ہوں میں اپنے بارے میں کہ میں شرون کمار ہوں تعجب ہے کمال ہے اب جو کچھ بھی ہے اسے برداشت کرنا ہے۔

کوئی پونے آٹھ بجے کے قریب میرے کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی دروازہ چونکہ بند تھا اس لئے میں نے اسے کھول دیا' وہی لڑکی کھڑی ہوئی تھی جس نے اپنا نام مدھومتی بتایا تھا وہ مجھے دیکھ کر بڑے دلاویز انداز میں مسکرائی۔

"ہیلو کمار۔"

"ہیلو۔۔۔"

"آؤ میرے کمرے میں چل رہے ہو؟۔"

میں نے ایک لمحے کے لئے کچھ سوچا اور پھر کہا "کمرے ہی کی حد تک بات ہے یا نیچے بھی جانا ہے۔"

"نہیں' کمرے میں بیٹھیں گے وہیں بات چیت کریں گے اور کھانا بھی کمرے ہی میں کھائیں گے۔"

"تم چلو میں آتا ہوں مدھو۔" میں نے بے تکلفی سے کہا۔

"کتنی دیر میں؟۔"

"بس پانچ منٹ میں۔"

"آجاؤ میں انتظار کر رہی ہوں۔" وہ واپس چلی گئی میں نے اپنے آپ کو مجتمع کیا اور اس کے بعد کمرہ لاک کر کے باہر نکل آیا۔ اس کے کمرے کے دروازے پر دستک دی تو وہ بولی۔

"دروازہ کھلا ہوا ہے آجاؤ۔" میں اس کے کمرے میں داخل ہو گیا۔ سینٹر ٹیبل پر اورنج جوس کا جگ اور دو گلاس بڑے اہتمام سے رکھے نظر آ رہے تھے اس نے مجھے بیٹھنے کی پیش کش کی اور کہا۔

"کھانا میں نے نو بجے منگوایا ہے اس وقت تک اورنج جوس سے شغل کریں گے' پتہ نہیں تمہیں اورنج جوس پسند ہے یا نہیں لیکن مجھے یہ بہت پسند ہے۔"

میں خاموشی سے بیٹھ گیا تو اس نے جگ سے دونوں گلاس بھر دیئے اور پھر ایک گلاس میری جانب بڑھاتی ہوئی بولی۔

"بہت عمدہ ہے پی کر دیکھو۔" میں نے اورنج جوس کا ایک سپ لیا تو وہ کہنے لگی۔

"کمار میری زندگی کی داستان بے حد عجیب ہے تمہیں اس کے بارے میں کچھ بھی نہیں معلوم لیکن میں جانتی ہوں کہ اگر تم یہ داستان سنو گے تو تمہیں مجھ سے ہمدردی بھی ہو گی اور یہ کہانی دلچسپ بھی محسوس ہو گی۔"

میں نے اورنج کے دو تین سپ لئے اور بولا "سنانا چاہتی ہو؟"

"ہاں۔۔۔"

"پہلے ایک سوال کروں گا تم سے؟۔"

"ضرور۔"

"تم نے میری تلاش کیوں کی؟۔"

"اپنی مدد کے لئے۔"

"میرا نام تمہارے علم میں کیسے آیا۔؟۔"

"لندن میں تم کسی دھرم پال کو جانتے ہو؟۔"

"نہیں۔"

"لیکن وہ تمہیں جانتا ہے یہ تصویر اصل میں اسی نے مجھے دی میں نے اگر اس کے بارے میں تمہیں کچھ

نہیں بتایا تو اب تفصیل سے بتا رہی ہوں اور جو بتا رہی ہوں وہ سچ ہے دھرم پال نے یہ تصویر مجھے دیتے ہوئے کہا تھا کہ ہندوستان کے شہر دہلی میں ہوٹل میٹرو کے اس کمرے میں میری ملاقات شرون کمار سے ہو سکتی ہے' میں یہاں چلی جاؤں وہی میرا مددگار ہو سکتا ہے۔"

"لندن میں دھرم پال۔"

"ہاں ہو سکتا ہے تم اسے نہ جانتے ہو لیکن وہ تمہیں اچھی طرح جانتا ہے اور اس نے تمہاری تعریفیں کرتے ہوئے کہا تھا کہ اگر یہ شخص میری مدد پر آمادہ ہو جائے تو یوں سمجھ لو میرا کام بن گیا۔"

"اور اب میں تمہیں اپنے بارے میں بتانا چاہتی ہوں سب کچھ' اس کے بعد تم فیصلہ کرنے میں حق بجانب ہو گے کہ تمہیں میری مدد کرنی چاہیئے یا نہیں' حقیقت یہ ہے کمار کہ میں تمہاری مدد کے بغیر اپنی تلاش میں کامیاب نہیں ہو سکتی جیسا کہ میں تمہیں بتا چکی ہوں کہ میرا نام مدھومتی ہے میں نے لندن ہی میں ہوش سنبھالا جانتے ہو جب میں نے دنیا کو دیکھنا سیکھا اور اس کے بارے میں سوچنے کی صلاحیت پیدا ہوئی تو مجھے اپنے ملازم ارون بابا اور اپنی ملازمہ پدماوتی کے بارے میں یہ اندازہ ہو گیا' کہ وہ میرے ماتا پتا نہیں ہیں بلکہ میرے غلام ہیں' انہوں نے بھی اپنے آپ کو مجھ سے چھپایا بھی نہیں تھا میری غلاموں ہی کی طرح خدمت گاری کرتے تھے اور مجھے چھوٹی مالکن کہہ کر پکارتے تھے بڑی مالکن یا مالک کون تھے اور کہاں تھے اس کے بارے میں مجھے کوئی اندازہ نہیں ہو سکا۔ وقت گزرتا گیا اور یہاں تک کہ میں جوان ہو گئی' لیکن اب میرے ذہن میں یہ سوال بہت تیزی سے پیدا ہونے لگا تھا کہ میرے ماتا پتا کون ہیں آخر میں کیا ہوں' یہ ملازم کیسے ہیں جو پورا جیون میرے ساتھ رہے ہیں' غرض یہ کہ میں اپنے آپ میں اسی طرح گم رہی اور پھر میں نے ملازموں سے یہ سوال کرنا شروع کر دیا کہ میرے ماتا پتا کہاں ہیں' دونوں میں سے کوئی مجھے صحیح جواب نہیں دیتا تھا لیکن ایک دن میں نے اس عورت کی گردن پر خنجر رکھ دیا جس نے بچپن سے میری پرورش کی تھی میں نے اس سے کہا کہ اگر اس نے مجھے یہ نہ بتایا کہ میرے ماتا پتا کون ہیں اور کہاں ہیں تو میں اسے ہلاک کر دوں گی اور اس کے بعد وہاں سے نکل جاؤں گی' میں نے اس کی گردن پر زخم بھی ڈال دیا اور یہ زخم ڈالنے کے بعد اس نے اپنی زبان کھولی اس نے کہا کہ وہ میرے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتی لیکن ایشیا کے ملک ہندوستان میں دہلی میں ایک شخص گوتم چند کے نام سے ہے جو میرے بارے میں سب کچھ جانتا ہے اور گوتم چند ہی میرا پرورش کنندہ ہے' وہی میرے لئے اخراجات بھی ادا کرتا ہے اور یہ سلسلہ برسوں سے جاری ہے لیکن گوتم چند بھی شاید میرا باپ نہیں ہے اس نے کہا کہ اس سے زیادہ وہ اور کچھ نہیں جانتی' گوتم چند لندن آتا رہتا ہے میرے بارے میں معلومات حاصل کرتا ہے اور اس کے بعد واپس چلا جاتا ہے' ان دونوں کے اخراجات بھی وہی اٹھاتا ہے اور میرے لئے عام اخراجات بھی وہی فراہم کرتا ہے' لیکن وہ کہتا ہے کہ وہ بھی میرا باپ نہیں ہے میں نے ملازموں سے معلومات حاصل کرنے کی بہت کوشش کی لیکن نہیں پتا چل سکا بہت زیادہ نڈھال ہو گئی تھی میں' یہ سن کر کہ میرے ماتا پتا اب بھی نامعلوم ہیں پھر دھرم پال سے میری ملاقات ہوئی' ایک عجیب سا سادھو منش قسم کا آدمی تھا میری اس سے دوستی ہو گئی کیونکہ وہ بے ضرر اور خوش مزاج آدمی تھا' اپنے آپ میں مست رہنے والا' مالی طور پر بالکل ناکارہ لیکن اس نے کبھی مجھ سے ایک پیسے کی مدد بھی قبول نہیں کی جب میں نے اپنی مشکل اس کے سامنے پیش کی تو وہ سوچ میں ڈوب گیا پھر اسی نے مشورہ دیا کہ میں اپنے ماتا پتا کو تلاش کروں اور اس کے لئے اس نے کہا کہ وہ ایک ایسے شخص کو جانتا ہے جو اگر میری مدد پر آمادہ ہو جائے تو میرے لئے بہت کچھ کر سکتا ہے اس کا نام شرون کمار ہے' لاابالی سا آدمی ہے کوئی گھر بار نہیں ہے اس کا' ہوٹلوں میں زندگی گزاری ہے اس نے آج تک' اور ان دنوں بھی وہ ہوٹل میٹرو میں رہتا ہے' اس نے مجھے پورا پتا بتا دیا۔ اور پھر ہندوستان آنے کے سلسلے میں میری مدد بھی کی میں خاموشی سے تھوڑی سی تیاریاں کرنے کے بعد اپنے ملازموں کو دھوکہ دے کر یہاں آ گئی تھی۔ اور اسی کے بعد میٹرو میں' میں نے تمہیں تلاش کیا۔ لیکن پتا چلا کہ تم کئی دن سے غائب ہو' میں نے جان بوجھ کر تمہارے کمرے کے سامنے کمرہ حاصل کیا۔ اور یہاں تمہارا انتظار کرنے لگی۔ اور اب تمہارے سامنے ہوں یہ ہے میری کہانی۔۔۔

"تعجب ہے' حالانکہ تم یقین کرو کہ میں دھرم پال نامی کسی آدمی کو نہیں جانتا۔ میں اس دنیا میں تنہا ہوں اور آگے تمہیں کیا بتاؤں۔"

"تم ایک پراسرار آدمی ہو۔ مجھے اندازہ ہے۔ لیکن جو

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کچھ بھی ہو بھگوان کے لیے میری سہائتا کرو۔ گو تم چندکی تلاش میں میری مدد کرو۔ میرے پاس اس کی تصویر بھی ہے۔"

"اوہ۔ وہ کہاں سے آئی۔"

"وہ بھی مجھے دھرم پال نے ہی دی تھی"

"یہ دھرم پال بے حد پراسرار آدمی ہے۔ یہ کون ہے؟"

"وہ بہت اچھا آدمی تھا" لڑکی نے کہا۔ اور پھر خاموشی چھا گئی۔ بالا خر بات اسی پر ختم ہوئی کہ میں اس کی مدد کروں گا۔ وہ خوش ہو گئی۔ پھر ڈنر طلب کر لیا تھا۔

ڈنر کے بعد بہت دیر تک ہم دونوں ساتھ رہے۔ پھر میں نے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی میں وقت دیکھ کر کہا۔

"اب یہ ملاقات شریفانہ طور پر ختم ہو چکی ہے"

"ہاں" اس نے مسکرا کر دیکھا۔

"تو مجھے اجازت؟"

"تم مجھے صبح کے ناشتے کی دعوت دے کر جاؤ"

"کیا مطلب؟"

"صبح کو ناشتا میں تمہارے ساتھ کروں گی"

"تو میں آپ کو صبح کے ناشتے کی اجازت دیتا ہوں مس مدھو۔"

"میں ضرور حاضر ہو جاؤں گی سر" اس نے خوشگوار موڈ میں کہا۔ اور میں مسکراتا ہوا باہر نکل آیا۔

اپنے کمرے میں آکر میں نے لباس تبدیل کیا۔ اور پھر بستر پر لیٹ گیا۔ بدن میں سنسنی ہو رہی تھی۔ عجیب ہوشربا حالات تھے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔ یہ سب کیا ہے۔ کیا کروں۔ پھر اندر سے ایک آواز ابھری۔

"تم جو کوئی بھی ہو۔ بہرحال انسان ہو۔ زندگی گزارنی ہے تمہیں۔ اور زندگی گزارنے کے لیے کوئی نہ کوئی مشغلہ درکار ہوتا ہے۔ یہ ایک دلچسپ مشغلہ ہے۔ اور شاید تمہارے مزاج سے ہم آہنگ بھی ہے بہتر ہے اس میں دلچسپی لو۔" اور دل کو بے حد اطمینان حاصل ہو گیا۔ میں لڑکی کے سنائے ہوئے واقعات پر غور کرنے لگا اور مجھے ہنسی آگئی۔ وہ بھی گمشدہ شخصیت ہے اور میں بھی۔ میرے اور اس کے درمیان ایک قدر مشترک ہے۔ لیکن اب سوال ایک ایسی شخصیت کی تلاش کا ہے جس کے بارے میں ہمیں کچھ معلوم نہیں ہے۔ گو تم چندکون ہے اور کیا کر سکتا ہے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اسے تلاش کرنے کے لیے کیا طریقہ کار اختیار کیا جا سکتا ہے۔ نہ جانے کتنی دیر تک اس بارے میں سوچتا رہا۔ اور میرے دماغ میں ایک منصوبے کے تانے بانے بننے لگے۔ اور میں جوش کے عالم میں اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کا یہ طریقہ بہترین ہے۔ میں نے سوچا۔ بہت دیر تک غور کرنے کے بعد میں مطمئن ہونے کی کوشش کرنے لگا۔

◇

کیا آپ میرا تجزیہ کر سکتے ہیں ہرگز نہیں' آپ کیا میں خود اپنا تجزیہ نہیں کر سکتا' واقعات آپ کے علم میں ہیں' بھلا مجھ جیسا کوئی اور آدمی بھی اس روئے زمین پر ہو گا جو لمحوں میں خود کو بھول جاتا ہے' جو دو سروں سے اپنا مقام پاتا ہے خود اس کا اپنا کوئی مقام نہیں ہے اور وہ اپنے طور پر زندگی بھی نہیں گزار سکتا لیکن کیا اس زندگی کو ہم ایک حسین زندگی نہیں کہہ سکتے' نہ کوئی مشکل نہ کوئی الجھن' نہ کوئی رشتہ ناطہ' نہ کسی گھر کی کفالت کا خیال' نہ کسی سے دوستی' نہ کسی سے دشمنی' نئے نئے دوست نیا ماحول' یہ سب کچھ تو بڑی قیمتی چیزیں ہیں' انسانی زندگی پر لاکھوں بوجھ ہیں' جینا ایک جرم بن کر رہ گیا ہے دنیا میں رہنے والوں کے لیے اس جرم کی سزا ہر لمحہ بھگتنی پڑتی ہے لیکن کوئی اس سزا سے بے نیاز ہو تو کیا ہی دلکش زندگی ہو سکتی ہے اس کی اور میں پورے اعتماد کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں کہ میری زندگی ایک حسین ترین زندگی ہے چاہے وہ کسی کی مرہون منت ہی کیوں نہ ہو' مدھو متی کا سراپا جب بھی آنکھوں میں آتا' دل میں گدگدی سی پیدا ہونے لگتی تھی' میں اس کے پیکر مرمریں کا تصور کرتا تو آنکھیں بند ہونے لگتی تھیں پھر حیرتوں کے سمندر سے نکلنے کے بعد اس کی مدد کے لیے کیوں نہ خلوص دل سے آمادہ ہو جاتا' میں نے اپنے آپ کو پوری طرح اس کے لیے تیار کر لیا تھا۔ رات گزارنا ایک مشکل امر ثابت ہوا اور دوسری صبح مدھو میرے کمرے میں میرے پاس پہنچ گئی' اس کی مسکراہٹیں میرے لیے زندگی کا پیغام رکھتی تھیں۔ ناشتا طلب کیا' اس نے حسین آنکھوں سے مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہیں بتا چکی ہوں کہ زندگی یورپ میں گزری ہے' مزاج مشرقی رکھتی ہوں لیکن یہ مجبوری رہی ہے میرے ساتھ کہ میں نے کبھی آزاد زندگی گزاری ہی نہیں' رات عجیب عجیب سے خواب آتے رہے اور جب ان میں

تمہارا تصور شامل ہوا تو ایک فرحت کا سا احساس ہوا کہ کم از کم کوئی اچھا دوست تو موجود ہے' خوشی سب سے زیادہ اس بات کی ہے کہ تمہاری دوستی کے حصول میں مجھے پہاڑ نہیں کاٹنے پڑے۔"

میں نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا اور کہا۔

"شاید تم اس بات پر یقین نہ کرو مدھو کہ میں بھی تم سے مل جانے پر بہت خوش ہوں" اس نے میٹھی نگاہوں سے مجھے دیکھا پھر بولی۔

"لیکن ہوٹل کا یہ کمرہ ہم اپنے لیے قید خانہ نہیں بنا سکتے' دہلی مغل شہنشاہوں کا سب سے بڑا مقام رہ چکا ہے اور انہوں نے اپنے ذوق فطرت کے لاتعداد مظاہرے یہاں کیے ہیں مجھے تاریخ سے بے حد دلچسپی ہے چنانچہ کیا تم میرے ساتھ مغل شہنشاہوں کے دور کا نظارہ نہیں کرو گے؟۔"

"اپنے کام کے ساتھ ساتھ اگر ہم اپنی زندگی کو تفریحات میں شامل رکھیں تو میرے خیال میں زندگی کا لطف ہی دوبالا ہو جائے گا۔"

"یقیناً۔" اس نے کہا۔

"تو پھر؟۔"

"باہر۔" وہ ہنس پڑی اور میں تیار ہو گیا' وہ تو تیار ہو کر ہی آئی تھی ہم ہندوستان کے صدر مقام کی سڑکوں پر نکل آئے اور اس کے بعد یہ فیصلے کرنے لگے کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے' کس طرح ہم دہلی کے مختلف مقامات کی سیر کریں مدھو نے کہا۔

"یہ میری دھرتی ہے لیکن کیسی عجیب بات ہے کہ میں اس کے بارے میں زیادہ نہیں جانتی۔"

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے' ہم چلتے ہیں اور جو کچھ ہمارے سامنے آئے گا اسے دیکھتے رہیں گے؟"

چنانچہ ہم نے تھوڑی دور تک پیدل سفر کیا' شاید موسم بھی ہمارے استقبال کے لیے تیار تھا' ہوائیں پانی میں بھیگی ہوئی تھیں اور آسمان بادلوں سے ڈھکا ہوا' چنانچہ ہم چل پڑے اور اس کے بعد ہماری پہلی منزل لال قلعہ تھی' لال قلعے میں داخل ہو گئے اور مغلیہ صناعی کے شاہکار دیکھنے لگے' عجائبات کب تک ہم لال قلعے کا نظارہ کرتے رہے تھے' اس کے بعد ٹیکسی ہی میں دوسرے مختلف حصوں کی جانب سفر کیا' انڈیا گیٹ' اوکھلا' کوٹلا' قطب مینار اور ایسی بے شمار عمارتیں دیکھیں جو تاریخ کا ایک حصہ تھیں اور اس کے بعد ایک چھوٹے سے ریستوران میں جا کر رک گئے' ریستوران بظاہر چھوٹا سا تھا لیکن اسے نہایت نفاست سے بنایا گیا تھا' ماحول بے حد خوب صورت پیدا کر دیا گیا تھا' ہم لوگ ریستوران میں جا کر بیٹھ گئے' میں محسوس کر رہا تھا کہ مدھو متی ضرورت سے کچھ زیادہ ہی خوش نظر آرہی ہے۔ اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی کیفیت تھی میں نے اس کے چہرے پر نگاہ ڈالی تو وہ مجھے دیکھ رہی تھی اور پھر مجھے اپنی جانب دیکھتے ہوئے اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"جی مس مدھو متی کیا کھایا پیا جائے؟"

"یہ مس مدھو متی عجیب سا نہیں لگتا جیسے مجھے آپ کے نام کے ساتھ شرون کمار گپتا عجیب لگا تھا اور میں نے آپ کو مختصر کر کے صرف کمار کر لیا۔"

"اور میں نے مدھو۔"

"لیکن مس مدھو متی؟"

"ہاں کبھی کبھی احترام بھی ہونا چاہیے؟"

"نہیں ہونا چاہیے۔"

"کیوں؟"

"اس طرح دوستی میں فرق آتا ہے۔"

"دوستی۔"

"کیا؟"

"تم اس قسم کا اظہار کرتے ہو جیسے تم خود بھی خود کو نہیں جانتے' اس کی وجہ مجھے بتا سکتے ہو؟"

"بس یوں سمجھ لو کہ کبھی اپنے آپ کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی۔"

"کیوں؟" اس نے سوال کیا اور میں خیالات میں گم ہو گیا' چند لمحات غور کرنے کے بعد میں نے اس سے کہا۔

"اصل میں مدھو متی میری زندگی بھی بڑی عجیب گزری ہے یوں سمجھ لو کہ بچپن سے لے کے اب تک تنہا رہا ہوں' والدین کہاں ہیں' کہاں تھے' کیا نام تھا ان کا کچھ نہیں معلوم مجھے' میں نے صرف اپنے طور پر ہی زندگی گزاری ہے اور زندگی کا کبھی صحیح تجزیہ نہیں کر پایا۔"

"لیکن کیوں آخر کیوں؟"

"تمہاری جیسی ہی کوئی داستان دہرا دوں تو اچھا نہیں لگے گا بلکہ مجھے تو صرف اس بات پر حیرت ہے کہ دھرم پال نامی شخص کو کس طرح میرے بارے میں کچھ معلوم ہوا؟"

وہ عجیب سی نگاہوں سے مجھے گھورنے لگی پھر اس نے آہستہ سے کہا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"بہرحال تم جو کوئی بھی ہو' دلکش انسان ہو' تمہارے ساتھ ایک پرسرور کیفیت کا احساس ہوتا ہے۔"

"کیا واقعی؟"

"ہاں سچ کہہ رہی ہوں۔"

"اس کے لیے شکریہ ہی ادا کر سکتا ہوں۔"

"میرے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟"

"رائے۔"

"ہاں۔"

"تمہارا کیا خیال ہے مدھو؟"

"نہیں یہ زیادتی ہے' میں نے کھلے دل سے اپنے احساسات تم تک پہنچا دیے اور اگر میں تم سے یہ کہوں تو شاید تم یقین کرلو کہ زندگی میں بہت کم دوستیاں کی ہیں بلکہ کی ہی نہیں اور جو دوستیاں کی ہیں ان میں کوئی نوجوان نہیں ہے۔"

"لندن میں رہ کر بھی۔"

"یہی تو سب سے اہم بات ہے۔"

"وجہ؟"

"مزاج' میرے مزاج میں ہمیشہ ایک تندی سی رہی ہے۔ اپنے آپ میں الجھی الجھی۔"

"ہوں' بہرحال مجھے یقین ہے۔"

"دیکھو تم اپنی بات گول کر گئے۔"

"تم بے حد دلکش ہو مدھو اتنی دلکش کہ تمہاری فرحت ذہن کو سرور بخشتی ہے اور فطرت پر ایک نشہ سا طاری ہو جاتا ہے۔"

"یہ جوابی کارروائی ہے؟"

"میں نے تم سے کہا تھا نہ کہ اگر تمہارے ہی الفاظ دہرا دوں تو مزا نہیں آئے گا' دلچسپ بات یہ ہے کہ تم ہر معاملے میں مجھ سے آگے نکل جاتی ہو۔" وہ ہنس پڑی اور اس کے بعد ہم لوگ کھانے میں مصروف ہو گئے۔

کچھ دیر یہاں رکے اور اس کے بعد باہر نکل آئے' یہ احساس ہی نہیں ہو رہا تھا کہ ہم دونوں اجنبی ہیں اور کوئی ایسا مسئلہ ہمارے لیے ہے جو باعث تردد بھی ہے' نہایت بے تکلفی ہو گئی تھی ہم دونوں کے درمیان۔ شام تک ہم سیر و سیاحت میں مصروف رہے' میں نے مدھو کے اندر ایک عجیب سی اپنائیت محسوس کی تھی' اس کے نقوش کی دلاویزی میرے دل و دماغ میں رچتی جا رہی تھی پھر اس نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ساری دلی دیکھ لی اب کیا باقی رہ گیا ہمارے لیے؟"

"نہیں دہلی کے اطراف کافی حسین ہے' کچھ فاصلے جمنا ہے اور سنا ہے کہ اب اس کے آس پاس کے علاقوں کو سیاحوں کے لیے کافی خوب صورت بنایا گیا ہے۔"

"لیکن اب کیا ہم جمنا پر جائیں گے؟"

"یہ تم پر منحصر ہے۔"

"نہیں تم بولو۔"

"نہیں فیصلہ تم کرو۔"

"نہیں ڈیئر فیصلہ تم کرو۔"

"تو پھر چلو نا لیکن واپسی میں رات زیادہ نہیں ہو جائے گی؟"

"کیا میں تمہارے لیے اجنبی رہ گیا ہوں؟"

"بالکل نہیں۔"

"تو پھر زیادہ رات کا تصور کیا معنی رکھتا ہے؟"

وہ ہنس پڑی۔

ہم ایک ٹیکسی لے کر چل پڑے' راستے بہت خوشگوار تھے درحقیقت جمنا کنارے بڑے خوب صورت چھوٹے چھوٹے ہوٹل بنا لیے گئے تھے' جمنا پر کر چل رہا تھا کیونکہ یہ مون سون کا موسم تھا' جمنا کے بالکل کنارے پہنچنے کے بعد ہم ٹیکسی سے اتر گئے' میں نے سب سے پہلے یہ معلوم کیا کہ یہاں ہوٹلوں میں زیادہ رش تو نہیں ہے اور ہمیں شب بسری کے لیے کوئی کمرہ دستیاب ہو سکتا ہے' پہلی ہی کوشش میں کامیابی حاصل ہوئی تھی' مدھو نے ہنس کر مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہم تو یہاں سچ مچ ہی رہنے پر تل گئے۔"

"ایک رات گزار لی جائے تو کیا حرج ہے؟"

اس نے پلکیں اٹھا کر مجھے دیکھا پھر آہستہ سے بولی۔

"لیکن ایک شرط ہے۔"

"ہاں۔"

"ہم لوگ اپنے درمیان مشرق کے اقدار قائم رکھیں گے۔"

"وعدہ۔" میں نے آہستہ سے کہا۔ ہوٹل میں کمرہ حاصل ہو گیا اور ہمیں اطمینان ہو گیا تو پھر ہم جمنا کنارے کنارے چل پڑے درحقیقت بڑی ترقی ہو گئی تھی' میں تو خیر بہت زیادہ واقفیت نہیں رکھتا تھا اس علاقے سے لیکن یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ یہاں جو کچھ بنایا گیا ہے وہ زیادہ پرانا نہیں ہے' ہم نجانے کب تک جمنا کے کنارے چلتے رہے۔ رات تیزی سے پھیلتی جا رہی تھی اور بہتی ہوئی جمنا کی لہروں میں ایک عجیب سی موسیقی ابھر رہی تھی بہت دیر تک ہم وہاں کھڑے رہے پھر اتفاقیہ

طور پر مدھو واپس پلٹی تو سامنے کی سمت سے میرے جسم سے ٹکرا گئی' میں نے اس کے شانے پر تھپکی دی اور اس کے چہرے کی لرزشوں کو دیکھتا رہا پھر میں نے ہنس کر کہا۔

"میرا خیال ہے تمہیں بھوک لگ رہی ہوگی؟"

"ایں۔" اس نے آہستہ سے کہا اور میں مسکرانے لگا وہ کسی قدر جھینپے ہوئے انداز میں بولی۔

"ہاں' کیا رات کا کھانا نہیں کھائیں گے؟"

"دن میں جو کچھ کھایا تھا اس کا تو پتا ہی نہیں چلا۔"

"کیسے پتا چلتا' کیا ہم بوڑھے ہیں؟"

"افسوس تو یہی ہے۔"

"کیا؟"

"یہ کہ ہم بوڑھے نہیں ہیں۔" میں نے کہا اور وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی' کمبخت کی ہنسی میں ایک ایسی کھنک تھی جو دماغ کو مٹھی میں جکڑے لے رہی تھی۔

"کھانا کہاں کھایا جائے؟"

"کہیں بھی۔" بہرحال ہم آگے بڑھ گئے اور ایک اوپن ایئر ریستوران میں جا بیٹھے' یہاں ہم نے ویٹر کو بلا کر کھانے کا آرڈر نوٹ کرایا اور ہمیں تھوڑی دیر کے بعد کھانا سرو کر دیا گیا۔ بہت ہی عمدہ کھانا تھا' کئی چیزیں اجنبی تھیں جنہیں کھانے میں لطف آیا لیکن میں نے یہ اچھی طرح دیکھ لیا تھا کہ وہ کھانے کی چیزیں ہیں یا نہیں میرا مطلب ہے میرے اپنے مزاج کے مطابق لیکن سب کچھ ٹھیک تھا' کھانے سے فارغ ہونے کے بعد ایک بار پھر ہم نے جمنا کے کنارے چہل قدمی کی' بس یونہی چہل قدمی کرتے ہوئے ہم اس ہوٹل تک آ گئے جہاں ہم نے کمرہ حاصل کیا تھا مدھو نے ہنس کر ہوٹل کی جانب دیکھا اور اشارہ کرتی ہوئی بولی۔

"وہ ہمارا کمرہ ہے نا؟"

"تم نے کیسے اندازہ لگایا؟"

"بس لگا لیا' آؤ چلیں نا' میرا خیال ہے جمنا تو ہمارے ہوٹل کے کمرے سے بھی اتنی ہی خوب صورت نظر آئے گی جتنی یہاں رہ کر۔"

"تو پھر آؤ۔" میں نے کہا اور ہم اپنے کمرے میں پہنچ گئے۔ خوب صورت کمرے میں خوب صورت ڈبل بیڈ لگا ہوا تھا' اس ڈبل بیڈ کو مدھو نے تشویش کی نگاہوں سے دیکھا' کہنے لگی۔

"ذرا سی غلطی نہیں ہو گئی۔"

"کیا؟"

"بستر ایک ہی ہے؟"

"ہاں ہے تو سہی۔"

"ہمیں دو بیڈ کا کمرہ لینا چاہیے تھا۔"

"اس وقت نہ میں نے غور کیا نہ تم نے۔"

"خیر کچھ کریں گے' دیکھیں گے۔" وہ آہستہ سے بولی۔

میں نے تو ان اقدار کو قبول کر لیا تھا جن کے بارے میں اس نے تذکرہ کیا تھا لیکن وہ جگہ جگہ بہک رہی تھی' ویسے صورت حال کا صحیح طور پر اندازہ نہیں ہو سکتا تھا' وہ چہرے مہرے اور اپنے انداز سے تو درحقیقت مشرقی لڑکی ہی نظر آ رہی تھی لیکن یورپ کے ماحول پر بھروسہ کرنا ذرا مشکل ہی لگتا ہے اور پھر ایک اس قدر خوب صورت لڑکی اور اگر اس نے غلط نہیں کہا ہے تو اس قدر آزاد کہ جس کا کوئی پرسان حال ہی نہیں تھا' کیا یورپ کے ماحول میں وہ اپنی پارسائی قائم رکھ سکی ہوگی' البتہ اس کی کیفیت سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ اگر پارسا نہیں بھی ہے اور اگر زندگی میں کہیں بھٹکی ہے تب بھی نہ بھٹکنے کے برابر کیونکہ اس کا اندازہ اس کے چہرے اور اس کی حرکات و سکنات سے ہو جاتا تھا۔

کنارے بنے ہوئے تاج محل کا تذکرہ بھی آیا وہ کہنے لگی۔

"ہندوستان اتنا خوب صورت ہے' میں نے اس کے بارے میں بہت کچھ پڑھا ہے لیکن کیسے عجیب لوگ تھے میرے ماں باپ جنہوں نے مجھے نہ صرف اپنے آپ سے بلکہ اس خوب صورت ہندوستان سے بھی دور کر دیا۔"

میں نے کوئی جواب نہیں دیا' خاموشی سے جمنا کی لہروں کو دیکھتا رہا پھر اس کی آنکھوں میں نیند اترنے لگی اور اس نے خمار آلود نگاہوں سے مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اب کیا کیا جائے؟"

"تم بستر پر سو جاؤ مجھے نیچے سونے میں کوئی دقت نہیں ہوگی۔" میں نے کہا۔

"اچھا نہیں لگے گا اور پھر اور پھر۔"

"نہیں' برا بھی نہیں لگے گا چلو سو جاؤ' لباس تبدیل کرنے کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔" بمشکل تمام وہ بستر کی جانب بڑھ گئی تھی۔ کمرہ اچھا خاصا وسیع تھا' میں نے نیچے قالین پر ایک جگہ منتخب کر لی ہے اور کھڑکی بند کر دی تاکہ خنک ہواؤں سے محفوظ رہا جا سکے' اس کے بعد میں آنکھیں بند کر کے لیٹ گیا' مدھو کے بارے میں تو مجھے اندازہ نہیں تھا کہ وہ سوئی ہے یا نہیں لیکن مجھے واقعی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

نیند نہیں آرہی تھی۔ میں نجانے کیسے کیسے خیالات میں گم ہوگیا تھا اور سوچ رہا تھا کہ اس عجیب و غریب داستان کا انجام کیا ہے' لڑکی کے ساتھ مل کر مجھے اس کے والدین یا پھر اس شخص گوتم چند کو تلاش کرنا ہے مجھے اس سے کیا حاصل ہوگا لیکن اور بھی تو کچھ نہیں ہے کرنے کے لیے کیا کر سکتا ہوں کوئی بات سمجھ میں نہیں آرہی تھی لیکن جب نیند آنکھوں میں داخل ہوئی تو سوچنے سمجھنے کا سلسلہ ختم ہوگیا۔ آنکھ کھلی تو میں نے مدھو کو دیکھا جو مجھ سے کوئی دو گز کے فاصلے پر زمین پر ہی بیٹھی اخبار دیکھ رہی تھی۔ میرے بدن کی جنبش کو محسوس کر کے اس نے اخبار چہرے سے ہٹایا اور محبت بھری نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگی' میں گردن جھٹک کر اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"نیچے کیوں بیٹھی ہو؟" میں نے اس سے سوال کیا۔

"سخت شرمندہ ہوں۔"

"کیوں؟"

"تمہیں کتنی بے سکون رات گزارنی پڑی ہے۔"

میں مسکرا دیا میں نے محسوس کیا کہ مدھو مستی نہا چکی ہے' اس کے بال نم تھے اور کئی جگہ اس کے رخساروں سے چپکے ہوئے تھے۔ ایک لمحے اسے دیکھنے کے بعد میں خاموشی سے اٹھ کر غسل خانے کی جانب بڑھ گیا اور جب غسل کر کے باہر نکلا تو میں نے سینٹر ٹیبل پر ناشتے کے برتن لگے ہوئے دیکھے' میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"عورت اپنی ہو یا اجنبی عورت ہی ہوتی ہے۔"

"کیا مطلب؟"

"مطلب یہ کہ تم نے عورت ہونے کا مکمل ثبوت دیا ہے۔" میں نے ناشتے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"آؤ ناشتا کرو۔" ناشتے کے دوران وہ غیر معمولی طور پر خاموش تھی۔ میں بھی خاموش ہی رہا وہ اچانک چونک کر بولی۔

"تم ہر لحاظ سے ایک مکمل نوجوان ہو کمار۔"

"تمہیں اب اس کا احساس ہوا ہے؟"

"ہاں لیکن میں نے مکمل تمہیں پہلی بار کہا ہے۔"

"میری تکمیل کیسے ہوگی؟"

"تم نوجوان ہونے کے باوجود بہت اچھے اور قابل اعتماد دوست ہو۔"

"اب مجبوراً مجھے شکریہ ادا کرنا پڑے گا۔" میں نے کہا اور وہ ہنس پڑی پھر بولی۔

"کیا خیال ہے ناشتے کے بعد یہاں سے نکل چلیں' دیکھو تو لباس کیسے ملگجے ہو گئے؟"

"ظاہر ہے ہمیں چلنا ہے۔"

"پتا نہیں ٹیکسی ملے گی یا نہیں۔"

"کیوں نہیں ملے گی اب یہاں اس قدر بے تعلق لوگ بھی نظر نہیں آتے۔"

ہم نے حتی الامکان اپنا لباس وغیرہ درست کیا' ہال سنوارے اور اس کے بعد ہوٹل کے معاملات طے کر کے باہر نکل آئے۔

ٹیکسی مل گئی تھی اور اس کے بعد دہلی کے اس مخصوص علاقے میں پہنچنے میں ہمیں کوئی دقت نہیں ہوئی جہاں میٹرو واقع تھا۔ ہم میٹرو میں اپنی منزل پر پہنچ گئے' نجانے کیوں مدھو کچھ تھکی تھکی سی نظر آرہی تھی اس نے کہا۔

"میں تمہارے کمرے میں نہیں آؤں گی چلتی ہوں اور ہاں دوپہر کا کھانا ساتھ ہی کھائیں گے۔" یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ میرے لیے درحقیقت کوئی اور مشغلہ تو تھا نہیں' چنانچہ میں بھی اپنے کمرے میں آرام کرتا رہا۔ لباس تبدیل کر لیا تھا لیکن دوپہر کو پونے ایک بجے کے قریب وہ میرے کمرے میں پہنچ گئی اس نے مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم یونہی لیٹے ہوئے ہو' مجھے اندازہ تھا اس بات کا بلکہ میں تو یہ سوچ رہی تھی کہ کہیں تم سو نہ رہے ہو۔"

"نہیں دن میں سونا کیا معنی رکھتا ہے؟"

"رات کو بھی تو بے سکون سوئے تھے سچ جانو مجھے اس کا بڑا افسوس ہے' آئندہ اگر کبھی کوئی ایسا موقع آیا تو ہم دو بستروں کا کمرہ حاصل کریں گے۔" میں ہنس دیا وہ کہنے لگی۔

"لباس تبدیل کر لو۔"

"کھانا نہیں کھاؤ گی؟"

"کھانا نیچے ہی کھائیں گے۔"

"اوکے۔" میں نے کہا اور الماری سے اپنا ایک اجنبی لباس نکال کر غسل خانے کی جانب بڑھ گیا' اجنبی لباس میں نے اس لیے کہا کہ ان لباسوں سے میرا کوئی تعلق نہیں تھا' نہ میں نے ان میں سے کوئی لباس خریدا تھا اور نہ پہلے کبھی دیکھا تھا لیکن بہرحال ایک لمحے کے لیے بھی یہ احساس نہیں ہوا کہ یہ میرا لباس نہیں ہے۔

دوپہر کا وقت تھا لیکن ہوٹل کا ڈائننگ ہال کافی آباد تھا' ویسے بھی میٹرو میں اچھی خاصی رونق رہتی تھی اور

آتے جاتے جب بھی میں نے دیکھا تھا یہاں کافی لوگ موجود تھے۔ مدھو مجھے دیکھ کر مسکرائی۔

"کیوں؟" میں نے سوال کیا۔ اور وہ ہنس کر خاموش ہوگئی نہ جانے کیا خیال آگیا تھا اس کے دل میں' تو اس وقت بھی یہاں وہی رونق تھی جو نظر آتی تھی اس وقت بھی ڈائننگ ہال میں بے شمار لوگ موجود تھے' ہم ایک میز کی جانب بڑھ گئے اور تھوڑی دیر کے بعد کھانا منگوا کر کھانے میں مصروف ہوگئے مدھو کے چہرے پر کچھ سنجیدگی سی طاری ہوگئی تھی جس کا احساس با آسانی ہوگیا۔ ہم دونوں نے کھانا سنجیدگی سے کھایا پھر میں نے مدھو سے کہا۔

"کیا بات ہے کچھ سنجیدہ ہو گئیں؟"

"نہیں بس ایسے ہی کچھ خیال آگیا تھا۔"

"کیا؟"

"اصل میں میرا یہاں آنے کا مقصد تو کچھ اور ہی تھا' یہی سوچ رہی تھی میں کہ جس طرح بھی بن پڑے گوتم چند کو تلاش کروں اور جونہی وہ مل جائے میں اسے مجبور کروں کہ وہ مجھے میرے بارے میں بتائے' تم خود سوچو کمار کسی نے دنیا کے بہت سے اچھے رنگ دیکھے ہوں وہ ہر طرح سے مطمئن زندگی گزار رہا ہو لیکن اس کی اپنی ولدیت شناخت نہ ہو تو کیا وہ خوش اور مطمئن رہ سکتا ہے۔ میں بیٹھے بیٹھے سوچنے لگتی ہوں کہ میں کیوں ہنس رہی ہوں مجھے نہیں ہنسنا چاہیے' میں ایک لاوارث لڑکی ہوں' اس دنیا میں میرا کوئی نہیں ہے اس وقت بھی یہی خیال دل میں آیا تھا۔ دھرم پال نے پتا نہیں کیوں تمہاری جانب نشاندہی کی تھی۔ تم تو میری ہی طرح ایک سیدھے سچے اور معصوم سے آدمی ہو ایک بہت اچھے دوست' نہایت قابل اعتماد ساتھی' میں تمہیں کسی مشکل میں گرفتار بھی نہیں کرنا چاہتی۔

مدھو۔۔۔"

"کیا؟"

"تمہارے لندن سے غائب ہوجانے کی خبر تو ہندوستان میں گوتم چند کو مل ہی گئی ہوگی۔"

"امکانات تو یہی اس بات کے۔"

"اور ایسا کوئی مسئلہ بھی نہیں ہے کہ گوتم چند تمہارا دشمن ہو۔"

"دشمن؟"

"ہاں۔ اس نے تمہاری کفالت ہی کی ہے ہمیشہ۔ بلکہ ایک طویل عرصے اس نے تمہاری پرورش کی ہے اگر وہ تمہیں کوئی نقصان پہنچانا چاہتا تو لندن میں بھی پہنچا سکتا تھا اس وقت بھی جب تمہیں کوئی ہوش ہی نہیں تھا' اس کا مطلب ہے کہ وہ تمہارا دشمن نہیں ہے لیکن تمہارے غائب ہوجانے کی خبر اگر اسے مل گئی ہوگی تو وہ پریشان ہوگا۔ میری ایک رائے ہے۔"

"کیا؟"

"کیوں نہ ہم مقامی اخبارات میں ایک اشتہار چھپوا دیں۔"

"کیا اشتہار۔۔۔۔؟"

"تمہارے آنے کا۔ تم اپنے نام کے ساتھ نہ سہی تھوڑے سے گول مول مضمون کے ساتھ اشتہار دے سکتی ہو اور وہ اشتہار اس قسم کا ہو کہ ایک لڑکی لندن سے یہاں آگئی ہے اور اسے گوتم چند کی تلاش ہے' گوتم چند جہاں بھی ہو اس سے اس ہوٹل میں رابطہ قائم کرلے۔"

"لیکن اگر اس نے میرے ساتھ کوئی سختی کی؟"

"اس کے لیے میں ہوں نا۔ وہ پرخیال نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگی' سوچتی رہی پھر آہستہ سے بولی۔

"آسان اور سادہ سی ترکیب ہے' میں لندن سے کوئی واردات کر کے تو بھاگی نہیں ہوں' میری مرضی ہے میں جہاں چاہے جاؤں' جہاں چاہوں رہوں' ارے واہ یہ ترکیب تو واقعی بڑی آسان بھی ہے اور کارگر بھی' وہ مجھے تلاش کرتا ہوا یہاں آئے گا' تم اسے نگاہوں میں رکھو گے وہ یہ سمجھے گا کہ میں لندن سے بھاگ کر یہاں آئی ہوں لیکن لاوارث ہوں' میرا کوئی پرسان حال نہیں ہے' اس کے بعد وہ جو کچھ بھی عمل کرے گا تم اس سے میرا تحفظ کرو گے ہمیں تو اس سے بس یہی معلوم کرنا ہے نا کہ میری اصلیت کیا ہے اور اس نے جو کچھ کھیل کھیلا ہوا ہے اس کے پس پردہ کیا ہے؟"

"بالکل مدھو۔ واقعی آسان اور سادہ سی ترکیب ہے۔"

اس کے چہرے پر پھر سے زندگی واپس لوٹ آئی' اس نے مسکرا کر گہری نگاہوں سے مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس لیے تو کسی اچھے دوست کا ساتھ ضروری ہوتا ہے اب کم از کم مجھے یہ تو اطمینان رہے گا کہ میں بالکل ہی لاوارث نہیں ہوں۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"تم بالکل لاوارث نہیں ہو مدھو' اپنے بارے میں یہ الفاظ ادا کر کے تم مجھے دکھ پہنچاتی ہو۔"

"سوری آئندہ نہیں پہنچاؤں گی۔"

"بس تو پھر کھانے کے بعد یہاں سے اٹھتے ہیں میں اشتہار کا مضمون تیار کرتا ہوں اور اس کے بعد؟"

"نہیں اس کی فکر نہ کرو۔ میں یہ کام کرلوں گی۔"

"تم۔۔۔"

"ہاں میں۔ سمجھنے کی کوشش کرو' اشتہار مجھے ہی دینا چاہیے' کسی اور کو میرے ساتھ نہیں دیکھا جانا چاہیے تو تم چند کے دل میں اگر کوئی ایسی ویسی بات ہے تو وہ اخبار کے دفتر سے بھی معلومات حاصل کرسکتا ہے اور پھر یہ کوئی مشکل کام بھی نہیں ہے' میں اسے باآسانی کرلوں گی۔"

"اوکے۔"

ہم لوگ ہوٹل کے ڈائننگ ہال سے واپس آگئے۔ میں نے مضمون تیار کیا' ہم دونوں نے اس پر گفتگو کی اور اس کے بعد وہ مضمون لے کر چلی گئی' اس نے مجھ سے یہی کہا تھا کہ تھوڑی دیر کے لیے وہ باہر جائے گی۔ دوپہر کے کھانے نے طبیعت پر کچھ بوجھل پن سا طاری کردیا تھا۔ چنانچہ میں اپنے کمرے میں آکر بستر پر دراز ہوگیا اور آنکھیں بند کیں تو نیند آگئی پھر شام کو ساڑھے چار بجے میری آنکھ کھلی تھی' منہ ہاتھ دھو کر لباس تبدیل کیا اور ہوٹل سے باہر نکل آیا۔ مدھو کا کمرہ بند تھا وہ ابھی واپس نہیں آئی تھی۔ میں چند لمحات سوچتا رہا پھر یونہی چہل قدمی کرنے کے لیے ہوٹل سے باہر نکل آیا۔ دہلی کی سڑکوں پر روایتی رونق تھی' بھانت بھانت کے لوگ نظر آرہے تھے' سر پر پگڑیاں باندھے۔ گاندھی کیپ ٹوپیاں پہنے۔ دھوتی اور کرتوں میں ملبوس' عورتیں' مرد میں اس شناسا ماحول کو دیکھ کر آہستہ آہستہ ٹہلتا ہوا کافی دور نکل آیا پھر ایک خوب صورت علاقے میں جہاں زندگی کی رونقیں شباب پر تھیں' لوگ چہل قدمی کررہے تھے چھوٹے چھوٹے خوب صورت بچے اور بہت سے لوگ آجارہے تھے کہ دفعتاً میں نے دو آدمیوں کو اپنی جانب متوجہ دیکھا میری نگاہیں ان سے ملیں تو وہ مجھے دیکھ کر ٹھٹھک گئے۔ لباس میں ملبوس ٹھیک ٹھاک لوگ نظر آرہے تھے لیکن چونکنے کی وجہ یہ تھی کہ جیسے ہی میرا چہرہ ان کی جانب اٹھا وہ دونوں اس طرح بے نیاز ہوگئے جیسے وہ مجھے دیکھ ہی نہ رہے ہوں لیکن میری چھٹی حس نے مجھے بتایا کہ ضرور ان کے انداز میں کوئی ایسی خاص بات ہے جس نے مجھے چونکایا ہے۔

میں نے ادھر ادھر دیکھا۔ تھوڑا سا آگے بڑھا تو میں نے محسوس کیا کہ وہ لوگ میرے پیچھے پیچھے آرہے ہیں' کچھ سمجھ میں نہیں آیا تھا لیکن اس کے بعد میں نے زیادہ دور جانا مناسب نہیں سمجھا اور واپسی کے لیے چل پڑا' وہ لوگ میرے قریب سے آگے بڑھ گئے تھے میں کچھ وقفے کے بعد عقب سے جائزہ لیتا رہا لیکن پھر ان میں سے کوئی نظر نہیں آیا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد میں واپس ہوٹل میں آگیا شام کے تقریباً سات بجے مدھو میرے پاس پہنچ گئی اور اس نے مجھے بتایا کہ اس نے کئی اخبارات میں اشتہار دے دیے ہیں اور اشتہار دینے کے بعد ذہنی طور پر مطمئن ہے پھر شام تک کی تفریحات ہم نے ہوٹل ہی میں ساتھ گزاریں۔ میں بہت دیر تک مدھو سے باتیں کرتا رہا تھا۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ رات پچھلی رات سے کتنی مختلف ہے۔" میں نے چونک کر اسے دیکھا لیکن اس کے چہرے پر کوئی خاص بات نہیں پائی۔ تاہم میں نے سوال کرلیا۔

"سمجھا نہیں؟"

"میرا مطلب ہے کہ پچھلی رات تم بڑے بے سکون تھے آج آرام سے سوجاؤ۔"

"دن میں بھی سو لیا ہوں' نیند دیر سے آئے گی۔" میں نے کہا۔

"لیکن جناب میں دن میں نہیں سوئی ہوں اس لیے اجازت۔"

"اوکے" میں نے گھڑی میں وقت دیکھتے ہوئے کہا۔ بارہ بجنے میں چند منٹ باقی تھے' وہ اپنے کمرے میں داخل ہوئی اور اس نے دروازہ اندر سے بند کرلیا میں بھی اپنے کمرے کی جانب پلٹ پڑا۔ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ لباس وغیرہ تبدیل کیا اور ابھی بستر پر لیٹنے ہی جارہا تھا کہ ایک عجیب سا احساس ہوا' چھٹی حس نے مجھے بتایا تھا کہ کمرے میں۔ میں تنہا نہیں ہوں کوئی اور بھی موجود ہے۔ میری نگاہیں اس وجود کو تلاش کرنے لگیں کہ سامنے میں نے اس الماری کو دیکھا جس کے عقب میں بھی جگہ موجود تھی۔ الماری کچھ اس انداز میں رکھی گئی تھی کہ اس کے عقب میں خاصی جگہ باقی رہے۔ اس کی

کوئی خاص وجہ نہیں تھی بس ہوٹل کے ڈیکوریشن ہی کچھ اس انداز میں کی گئی تھی لیکن الماری کا دیوار سے اتنا فاصلہ بے شک تھا کہ کوئی اگر چاہے تو الماری کے عقب میں چھپ سکے۔

میری نگاہیں اسی جانب اٹھی ہوئی تھیں کہ اچانک الماری کے پیچھے سے میں نے دو افراد کو باہر نکلتے ہوئے دیکھا اور ایک لمحے میں انہیں پہچان لیا۔ یہ وہی دونوں تھے جنہوں نے سڑک پر میرا تعاقب کیا۔ میں بوکھلائے ہوئے انداز میں ان لوگوں کو دیکھنے لگا اور ایک لمحے میں۔ میں نے ان دونوں کے ہاتھوں میں دبے ہوئے پستولوں کو دیکھ لیا جن کا رخ میری ہی جانب تھا۔ میں حیرانی سے انہیں دیکھتا رہا۔ ان میں سے ایک نے پستول کو جنبش دیتے ہوئے مقامی زبان میں کہا۔

"چیخنے کی کوشش مت کرنا ورنہ تمہاری زندگی ہمارے لیے اتنی قیمتی نہیں ہے کہ ہمیں تم پر فائر کرتے ہوئے کوئی جھجک ہو۔ ان الفاظ کے ساتھ ہی وہ شخص میرے قریب پہنچ گیا اور اس نے پستول کی نال میری گردن کے نیچے رکھ کر میرا چہرہ اوپر اٹھادیا اور پھر دوسرے ہاتھ سے میرے لباس کی تلاشی لے ڈالی لیکن لباس میں کچھ بھی نہ ملا پھر اس نے نہایت سخت مزاجی کا ثبوت دیتے ہوئے مجھے گریبان سے پکڑ کر ایک سمت دھکا دیا' دوسرے آدمی نے میری گردن میں ہاتھ ڈال کر اچانک ہی کوئی چیز میری ناک سے لگادی۔ ایک لمحے میں مجھے یہ اندازہ ہوگیا تھا کہ کوئی خواب آور شے ہے' جو سانس کے ذریعے سیدھی میرے دماغ سے جا ٹکرائی ہے۔ مجھے اس بات کی امید نہیں تھی۔ میں تو یہ سمجھ رہا تھا کہ پستول بردار ہیں۔ اٹھا پٹخ کریں گے اور مجھے کوئی نہ کوئی موقع مل جائے گا لیکن یہ وار میرے لیے اجنبی تھا مگر یہ احساس ایک لمحے تک ہی رہا اور اس کے بعد ماحول پر تاریکی چھاگئی' یہ تاریکی نجانے کب تک ذہن و دل پر طاری رہی حواس جاگے تب بھی تاریکی ہی چھائی ہوئی تھی۔ میں محسوس کرنے لگا کہ میں کہاں ہوں۔ بدن کے نیچے بستر موجود تھا لیکن گزرے ہوئے واقعات بھی ذہن کے پردوں سے ٹکرا رہے تھے' میں نے حیرت سے آنکھیں پٹپٹائیں اور اپنے بدن کے نیچے بستر کو گھور کر دیکھا۔ تاریکی کی وجہ سے آنکھیں تو ساتھ نہیں دے رہی تھیں لیکن چھونے والی حس کام کررہی تھی۔ مجھے یہ اندازہ فوراً ہی ہوگیا کہ یہ کم از کم میرے ہوٹل کا کمرہ نہیں ہے۔ نا ہی وہ مسہری جو میرے ہوٹل کے کمرے میں تھی۔ بہرحال اٹھ کر بیٹھ گیا۔ پاؤں نیچے رکھے تو نرم و دبیز قالین کا احساس ہوا۔ بالکل ہی اجنبی جگہ تھی' کچھ سمجھ میں نہیں آیا تھا' جس بو سے مجھے بے ہوش کیا گیا تھا وہ کچھ ایسی تھی کہ ابھی تک میرے حواس ساتھ نہیں دے پارہے تھے لیکن یہ تاریکی' کیا میں اندھا ہوچکا ہوں' مجھے نظر کیوں نہیں آرہا۔ میں نے اپنی جگہ سے سنبھل کر اٹھنے کی کوشش کی اور قالین کو محسوس کرتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ روشنی کی ایک رمق بھی نظر آئے تو یہ اندازہ ہو کہ ہیتائی جاچکی ہے یا رات کا وقت ہے۔ بہرحال ایک دیوار سے جا ٹکرایا اور دیوار کو ٹٹولتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ مجھے کسی الیکٹرک سوئچ کی تلاش تھی پھر پتا نہیں کس چیز سے ٹکرایا تھا۔ ابھی اس چیز کے گرنے کی بازگشت ختم بھی نہیں ہوئی تھی کہ چیٹ کی آواز کے ساتھ روشنی ہوئی اور میری آنکھیں بند ہوگئیں۔ مجھے صاف احساس ہوگیا تھا کہ کمرے میں کوئی داخل ہوگیا ہے پھر جب آنکھیں روشنی کا بوجھ سنبھالنے کے قابل ہوئیں تو میں نے آنکھیں کھولیں۔ سامنے ہی ایک شخص کھڑا ہوا تھا۔ یہ ان دونوں میں سے نہیں تھا جو مجھے اغوا کرکے یہاں تک لائے تھے۔ البتہ پستول اس کے ہاتھوں میں موجود تھا۔

میں نے دروازے کی طرف دیکھا جو کھلا ہوا تھا اور پھر اس گلدان کو دیکھنے لگا جو رات کی تاریکی میں مجھ سے ٹکرا کر گرا تھا۔ میں نے ان تمام چیزوں کا جائزہ لینے کے بعد گہری سانس لے کر اس شخص کی جانب دیکھا۔ میرے اندر ایک اعتماد سا بیدار ہونے لگا تھا۔ میں نے آنکھ کے اشارے سے اسے مخاطب کیا وہ شخص عجیب سے انداز میں کھڑا ہوا تھا۔ میرے اس اشارے پر اس کے چہرے پر ایک لمحے کے لیے حیرت کے آثار نظر آئے۔ تب میں نے اس سے کہا۔

"دوست کیا چکر ہے' بتانا پسند کروگے؟"

"تم وقت سے کچھ پہلے ہوش میں آگئے ہو بہتر یہ ہے کہ پھر بے ہوش ہوجاؤ' کیونکہ ابھی کافی رات باقی ہے۔" اس شخص نے جواب دیا۔

"لیکن اس سے پہلے تم مجھے کچھ معلومات تو فراہم کردو۔"

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"میں نے کہا نا معلومات فراہم کرنے کی ذمے داری میری نہیں ہے' میں تو صرف تمہارا پہرے دار ہوں' مجھے حکم دیا گیا تھا کہ دن کی روشنی تک تمہاری مکمل حفاظت کروں لیکن عجیب بات ہے وقت سے اتنے پہلے تم ہوش میں آگئے۔ تمہیں اتنی جلدی ہوش میں نہیں آنا چاہیے تھا۔"

"گویا تم مجھے کچھ نہیں بتاؤ گے؟" میں نے ایک قدم آگے بڑھایا تو اس نے پستول سامنے کرتے ہوئے کہا۔

"صرف اتنا بتا سکتا ہوں کہ پستول میں چھ گولیاں ہیں اور تمہاری کسی بھی جنبش پر مجھے حکم ملا ہے کہ تمہیں شدید زخمی کردوں۔"

"نہیں نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔"

"تو پھر آرام سے اس بستر پر لیٹ جاؤ تمہیں بے ہوش کرنے کے لیے....."

"نہیں۔" میں نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "مجھے بے ہوش کرنے کی ضرورت نہیں ہے اگر دن کی روشنی تک کی بات ہے تو تم بے فکر رہو میں یہاں سے فرار ہونے کی کوشش نہیں کروں گا۔"

"چلو ٹھیک ہے' اگر ایسی بات ہے تو میں تمہارے ساتھ تعاون کروں گا لیکن ایک بات ذہن میں رکھنا۔ باہر میں تنہا ہی نہیں ہوں بلکہ کچھ اور لوگ بھی ہیں جو میرے ساتھ تمہاری نگرانی کررہے ہیں اس لیے باہر نکلنے کی کوئی بھی کوشش تمہیں مفلوج کرنے کے لیے کافی ہوگی۔ ہم لوگ زیادہ رعایت نہیں کرتے کسی کے ساتھ۔"

"ٹھیک ہے بھائی' ٹھیک ہے۔ جاؤ دروازہ بند کرو آرام سے پہرہ دو' میں کہیں نہیں جاؤں گا۔"

میں نے واپسی کے لیے قدم بڑھادیے۔ وہ شخص بھی الٹے قدموں واپس پلٹا تھا اور پھر اس نے دروازہ بند کردیا تھا لیکن یہ کمرہ تھا کہ کمرے کی روشنی بجھانے کی کوشش نہیں کی تھی۔

واپس مسہری پر جاکر بیٹھ گیا اور سوچنے لگا کہ اب کیا کرنا چاہیے۔ ویسے مجھے حیرت تھی یہ کون سا نیا کھیل شروع ہوگیا جس طرح مجھے ہوٹل سے اغوا کرکے لایا گیا تھا وہ کوئی معمولی بات نہیں تھی۔ بڑا مشکل کام تھا لیکن کیوں آخر کیوں؟ یہ بات سمجھ میں نہیں آرہی تھی۔

بہت سے خیالات دل میں بیدار ہونے لگے۔ ممکن ہے گوتم چند کو یہ بات معلوم ہوگئی ہو کہ مدھومتی لندن سے بھاگ آئی ہے اور ہندوستان پہنچ گئی ہے ہوسکتا ہے گوتم چند مجھ سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہو کہ مدھومتی کا مجھ سے کیا رابطہ ہے' ہوسکتا ہے گوتم چند ان لوگوں میں سے ہو جو مدھومتی کے خلاف کسی سازش میں ملوث ہیں۔ کچھ نہ کچھ معاملہ تو بہرحال تھا۔ جس کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا تھا اور اب اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں تھا کہ صبر کیا جائے اور یہ جائزہ لیا جائے کہ اب اس کے بعد کیا ہوتا ہے۔

بستر دراز ہوگیا۔ بلاوجہ پریشان بیٹھے رہنے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا جو شخص پہرے پر موجود تھا اس نے صاف کہہ دیا تھا کہ اس سے مجھے کچھ نہیں معلوم ہوسکے گا اور معلومات حاصل کرنے کے لیے کل دن ہی کا وقت ممکن ہوسکے گا۔ مجھے اپنے آپ پر ہنسی آنے لگی۔ پہلی بات تو یہ کہ میں شرون کمار تھا یا نہیں اس کا مجھے علم نہیں تھا لیکن اگر شرون کمار ہوں تو یہ شرون کمار سے کیا چیز اس کا ماضی کیا ہے' ایک لڑکی کے جال میں پھنس کر حماقتیں کررہا تھا' حسن پرستی فطرت کا حصہ تھی اور درحقیقت اگر اس کی جگہ کوئی بدصورت یا معمولی شکل وصورت کی لڑکی ہی ہوتی تو شاید میں اپنے آپ کو کسی بھی قیمت پر شرون کمار تسلیم کرنے پر آمادہ نہ ہوتا۔ انسانی فطرت کا یہ بھی ایک پہلو ہے۔

بستر پر لیٹ گیا لیکن نیند نہیں آئی تھی اور پھر کمرے کی روشنی بے نور ہونے لگی کیونکہ کمرے میں بنی ہوئی کھڑکیوں سے روشنی اندر آرہی تھی' ان کھڑکیوں کو بھی میں نے غور سے نہیں دیکھا تھا لیکن اب یہ اندازہ ہورہا تھا کہ شیشوں کے علاوہ ان پر مضبوط گرل لگی ہوئی ہے پھر روشنی پوری طرح پھیل گئی اور میں نے کمرے کا جائزہ لیا۔ انیکس باتھ موجود تھا۔ یہ ہوٹل کا کمرہ نہیں ہوسکتا تھا کیونکہ کسی ہوٹل کے کمرے پر میری باقاعدہ پہرہ داری نہیں کی جاسکتی تھی۔ دروازے پر آہٹیں سنائی دیں اور اس کے بعد دروازہ کھل گیا ایک شخص ٹرالی دھکیلتا ہوا لارہا تھا جس پر ناشتے کا سامان سجا ہوا تھا اس کے عقب میں وہی رات والا شخص موجود تھا اور اس وقت بھی اس کے ہاتھ میں پستول نظر آرہا تھا اس نے کہا۔

"ناشتا کرلو اور اس میں دیر مت کرنا کسی بھی وقت تمہاری طلبی ہوسکتی ہے؟"

میں نے ایک نظر ناشتے پر ڈالی پھر ٹھنڈی سانس لے کر اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ دونوں باہر چلے گئے اور دروازہ باہر سے بند کردیا گیا۔ میں نے باتھ روم میں جاکر منہ ہاتھ دھویا۔ دانت وغیرہ صاف کیے اور باہر نکل کر ناشتے میں مصروف ہوگیا۔ انڈے توس' مکھن' جام' جیلی اور چائے۔ بڑا صاف ستھرا اور بہت سا ناشتا تھا بہرحال ناشتے سے فراغت حاصل کرنے کے بعد کمرے میں چہل قدمی کرنے لگا۔ اس بار جو افراد آئے تھے وہ بالکل ہی اجنبی تھے۔ شاید پورا گروہ ہے جو میرے سلسلے میں مصروف ہے۔ بہرحال ان میں سے ایک نے مجھے بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

"ناشتے سے فارغ ہوچکے ہو؟"

"ہاں۔"

"تو پھر آؤ۔"

"کہاں؟"

"تمہیں یہ سوال نہیں کرنا چاہیے۔"

"کیوں؟"

"دیکھو جو کچھ کہا جارہا ہے اس کی پابندی کرو ہم تمہارے ساتھ کوئی سختی کرنا نہیں چاہتے لیکن اس کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ تم ہم سے کوئی فضول بات مت کرو۔"

"تم کون کرتے ہو تم لوگ۔ ایک تو مجھے میرے ہوٹل سے اغوا کرکے لائے ہو۔ اس کے بعد مجھ پر حکم چلا رہے ہو۔"

"ہاتھ نہیں چلا رہے۔ کیا اسے کافی نہیں سمجھتے۔"

"ہاتھ چلاؤ گے تو ہاتھ کھاؤ گے بھی۔"

اس شخص نے دوسرے آدمی کی طرف دیکھا اور بولا۔

"کیا خیال ہے؟"

"نہیں۔" دوسرے آدمی نے گردن ہلا کر کہا پھر مجھ سے بولا۔

"دیکھو دوست زیادہ بہتر یہ ہے کہ ہمارے ساتھ تعاون کرو۔ اصل مسئلہ ہمارے اور تمہارے درمیان نہیں ہے۔ جس کے احکامات پر ہم یہ عمل کررہے ہیں اس سے ملاقات کرلو۔ زیادہ بہتر بات یہی ہے کہ اس سے ہر طرح کے سوالات کرو۔ ہمارا کیا ہے' ہم تو صرف احکامات کی تعمیل کریں گے۔ بے شک ہم ہاتھ چلائیں گے تو تم اپنا بچاؤ کروگے لیکن ہماری تعداد بہت زیادہ ہے' نقصان تمہیں ہی اٹھانا پڑے گا۔ اس لیے عقل سے کام لو اور آجاؤ۔"

میں نے چند لمحے سوچا اور اس کے بعد دو قدم آگے بڑھ گیا۔ وہ دونوں میرے ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔ دروازے کے دوسری جانب راہداری تھی' وہ لوگ پوری احتیاط کے ساتھ میرے ساتھ چل رہے تھے۔ فاصلہ بھی زیادہ طے نہیں کرنا پڑا اور مجھے ایک کمرے میں داخل کردیا گیا جہاں ایک پررعب شخص ایک چوڑی میز کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ بیٹھے ہونے کی وجہ سے اس کے قدوقامت کا اندازہ تو نہیں ہورہا تھا لیکن شانوں کی چوڑائی بتاتی تھی کہ وہ ایک توانا بدن کا مالک ہے اس کے چہرے پر ایک طنزیہ سی مسکراہٹ تھی اس نے تیکھی نگاہوں سے مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔

"آیئے گپتا جی کیا خیال ہے آپ کا۔ ہم اتنے ہی بے وقوف ہیں کہ آپ ہمیں اتنی آسانی سے چکردے کر نکل جائیں گے۔"

"گگ گگ' گپتا۔" میں نے متحیرانہ لہجے میں کہا۔

"شرون کمار گپتا۔" وہ شخص بدستور مسکراتا ہوا بولا پھر اس نے ایک کرسی کی جانب اشارہ کرکے کہا۔

"تشریف رکھیے گپتا جی مہاراج۔"

میں نے ایک ٹھنڈی سانس لی۔ اس وقت پہلی بار مجھے احساس ہوا تھا کہ شرون کمار گپتا کوئی باقاعدہ شخصیت ہے اور اس کے اردگرد کچھ ایسے لوگ بھی بکھرے ہوئے ہیں جن کے اور اس کے درمیان کوئی کہانی چل رہی ہے' سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ اب کیا کروں' اگر اپنے آپ کو شرون کمار گپتا تسلیم کرنے سے انکار کروں تو یہ بھی مناسب نہیں ہوگا کیونکہ بہرحال مدھو مجھے وہ تصویر بھی دکھا چکی تھی جو میری ہی تھی' کوئی چارہ کار نہیں تھا اس کے علاوہ یہ سنوں کہ یہ لوگ کیا کہنا چاہتے ہیں چنانچہ میں کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔

"جی گپتا جی۔ آپ نے اپنا سارا کیریئر تباہ کرلیا۔ کیا آپ کو اس کا احساس ہے۔"

"تم مجھے وہ سب کچھ بتاؤ' جو مجھ سے منسوب ہے ویسے میں تمہیں بتادوں کہ میرا نام شرون کمار گپتا نہیں ہے۔"

وہ شخص ایک لمحے کے لیے چونکا لیکن دوسرے لمحے

WWW.PAKSOCIETY.COM

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اس کی آنکھوں میں شیطنت ابھر آئی' اس نے شیطانی انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"بڑی گھٹیا سی چال ہے آپ جیسے آدمی سے ایسی کسی بات کی توقع کی نہیں جاسکتی تھی۔ خیر آپ شرون کمار گپتا ہیں اور آپ جو کچھ بھی کہیں ظاہر ہے یہ بات تو مانی ہی نہیں جاسکتی کہ آپ شرون کمار نہیں ہیں لیکن گپتا جی حیرت کی بات ہے کہ آپ تو بہت بڑے انسان نکلے۔ جب کہ ہمیں آپ کے بارے میں یہ پتا چلا تھا کہ آپ سودا ہونے کے بعد ایمانداری سے اپنا کام کرتے ہیں۔ ہمارے سلسلے میں آپ نے آخر اپنا کام کیوں نہیں سرانجام دیا آپ کو اندازہ ہے کہ جو کچھ ہم کر رہے ہیں۔ اس کا مقصد کیا ہے اور پھر اگر آپ اس کام کے لیے تیار نہیں بھی ہونا چاہتے تھے تو صاف انکار کر دیتے' اس وقت آپ سے یہ کہا گیا تھا کہ ہر طرح سوچ لیجئے اس کے بعد کام شروع کیجئے اور آپ نے چوبیس گھنٹے کے بعد ہمیں جواب دیا تھا کہ آپ یہ کام کرنے کے لیے تیار ہیں اور آدھا معاوضہ بھی آپ نے نقد وصول کر لیا تھا۔ بہرحال اب ہمیں آپ کی طرف سے بڑی فکر لاحق ہو گئی ہے۔"

"کیسی فکر؟"

"گپتا جی آپ اچھی طرح جانتے ہیں بننے کی کوشش نہ کیجئے۔ آپ ہمارے دشمنوں کے لیے بھی کام کر سکتے ہیں ورنہ اس کی کیا وجہ تھی کہ آپ نے اچھا خاصا سوچ سمجھ کر کام کرنے کا وعدہ کر کے اور آدھا معاوضہ وصول کرنے کے بعد ہمارا یہ کام نہیں کیا بلکہ..... بلکہ..... وہ جملہ ادھورا چھوڑ کر خاموش ہو گیا میں بغور اسے دیکھتا رہا تھا اس نے پھر کہا۔

"اور اب یہ ممکن نہیں ہے کہ ہم آپ کو اس طرح چھوڑ دیں کیونکہ آپ ہمارے رازدار بن چکے ہیں۔"

"میں تمہیں کس نام سے پکاروں دوست" میں نے نرم لہجے میں کہا۔

"کسی نام سے پکارنے کی ضرورت ہی نہیں ہے' اصلیت بتاؤ' کیا ہوا اور کیسے ہوا؟"

"دیکھو دوست میں آخری بار تم سے یہ کہہ رہا ہوں کہ میں "شرون کمار گپتا" نہیں ہوں اگر تم نے مجھے شرون کمار گپتا سمجھ کر بعد میں اپنا کوئی راز سونپ دیا تو پھر بلاوجہ تم میری جان کے پیچھے پڑ جاؤ گے ہو سکتا ہے شرون کمار گپتا میرا ہمشکل ہو پہلے اس بات کی اچھی طرح تصدیق کر لو ورنہ بعد میں اگر تمہیں اصلی شرون کمار گپتا مل گیا تو بلاوجہ تمہیں یہ احساس رہے گا کہ تم نے ایک اور اجنبی آدمی کو شرون کمار گپتا سمجھ کر اپنا راز بتا دیا تم اچھی طرح سن لو میں شرون کمار گپتا نہیں ہوں۔"

"ہوں۔ اچھا تو اب پہلے تو یہ انتظام کرنا پڑے گا مجھے کہ تم یہ بات تسلیم کرو کہ تم شرون کمار گپتا ہو اس کے بعد باقی اور کچھ کرنا مناسب ہو گا۔"

"کس طرح معلومات حاصل کرو گے تم۔؟"

"چلو تم ہی آغاز کر دو ویسے ہمارے پاس اور بھی اچھے ذرائع ہیں تو اپنے بارے میں کیا کہنا چاہتے ہو۔"

"میں۔ میں کیا کہوں اور کیا نہ کہوں کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔"

"تو پھر ایک بات کہہ دو کہ تم شرون کمار گپتا ہو تاکہ ہم آگے کی بات شروع کر سکیں۔"

"ہوں۔ ٹھیک ہے جو تمہاری مرضی اب میں اور کیا کہہ سکتا ہوں۔"

"گویا تم نے اپنے آپ کو شرون کمار گپتا تسلیم کر لیا؟"

"ہو سکتا ہے تم ٹھیک ہی کہہ رہے ہو' میں نے بجھا ہوا سے کہا اور اس شخص کے ہونٹوں پر پھر ایک شیطانی مسکراہٹ پھیل گئی اس نے اپنی جگہ سے اٹھ کر آگے بڑھتے ہوئے کہا۔"

"تو پھر میں شرون کمار گپتا کو خوش آمدید کہتا ہوں اور ایک بار پھر اس بات پر تمہاری تعریف کرتا ہوں کہ تم نے خود کو شرون کمار گپتا تسلیم کر لیا وہ دوستانہ انداز میں میرا ہاتھ پکڑ کر ہلا اور پھر اس نے میرے ہاتھ کی انگلیوں میں انگلیاں ڈال لیں' کمرے سے باہر نکلا باہر کئی افراد مستعد کھڑے ہوئے تھے میں جانتا تھا کہ یہ سارے کے سارے مسلح ہیں اور میری کسی بھی حرکت پر مجھ پر اپنے پستولوں کے دہانے کھول دیں گے ویسے میں حیران تھا شدید حیران تھا اس لڑکی نے بھی مجھے میری تصویر دکھائی تھی جو بقول اس کے دھرم پال نے اسے دی تھی تو دھرم پال بھی نہایت پراسرار کردار تھا' باقی رہ گیا مسٹر گوتم چند کا تو اس کے بارے میں بھی کچھ نہیں کہا جا سکتا تھا' خاصی الجھی ہوئی کہانی تھی اور میں اس کہانی میں ایک زبردستی کا کردار بن چکا تھا وہ مجھے ساتھ لیے ہوئے

ایک اور راہداری سے گزر کر پھر ایک کمرے کے دروازے کے سامنے رک گیا کمرے کے دروازے سے اندر داخل ہونے کے بعد اس نے ایک سمت اشارہ کیا وسیع و عریض کمرہ تھا فرش ننگا' دیواریں سادہ اور سپاٹ وہیں ایک دیوار میں ایک شیشے کا شوکیس بنا ہوا تھا اور اس شوکیس میں کچھ نظر آ رہا تھا میں نے طائرانہ نگاہوں سے یہ سب کچھ دیکھا تھا لیکن شیشے کے شوکیس میں جو کچھ دیکھا تھا اسے دیکھ کر میں دہشت سے اچھل پڑا کوئی انسانی جسم تھا جو اس شوکیس میں بند تھا لیکن یہ انسانی جسم" میری آنکھیں شدت حیرت سے پھیل گئیں اور میں تقریباً" دوڑنے کے سے انداز میں آگے بڑھ کر اس شوکیس کے پاس پہنچ گیا میرے پیچھے پیچھے وہ شیطان مسکراتا چلا آ رہا تھا اس دروازے پر بھی تین آدمی جم گئے تھے جو اس کے تحفظ کے لیے موجود تھے میں نے قریب سے شوکیس میں بند انسانی جسم کو دیکھا اور ایک لمحے میں مجھے اندازہ ہو گیا کہ وہ زندہ نہیں ہے لیکن وہ میرا ہمشکل بالکل میرا جیسا چہرہ ہو بہو میرے نقوش میں شدت حیرت سے گنگ رہ گیا چند لمحات میں پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھتا رہا بھاری بھرکم آدمی میرے قریب میں آ کھڑا ہوا تھا اور میری حیرت سے لطف اندوز ہو رہا تھا اس نے ابھی تک ایک لفظ بھی نہیں کہا تھا میں نے پلٹ کر متحیرانہ انداز میں اسے دیکھا اور آہستہ سے بولا۔

"یہ..... یہ..... یہ۔"

"ہاں۔ یہ۔"

"یہ۔ یہ مر چکا ہے۔"

"ہاں۔"

"م۔ مگر یہ کون ہے؟"

"شرون کمار گپتا۔" اس نے جواب دیا اور میرے ذہن میں دھماکے سے ہونے لگے میں چکرائی ہوئی آنکھوں سے اسے اور شوکیس میں بند انسانی لاش کو دیکھتا رہا پھر مجھے غصہ آ گیا اور میں نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا بکواس کر رہے ہو تم؟"

"نہیں دوست نہیں زبان نہیں بگڑنی چاہیے۔ اب تو ہمارے درمیان اچھے تعلقات کا آغاز ہوا ہے۔"

"لیکن یہ۔ یہ۔ یہ۔ اور تم۔ اور تم۔"

"یہ۔ اصل شرون کمار گپتا ہے۔"

"اور میں۔"

"ظاہر ہے اس کے ہمشکل۔"

"لیکن ابھی تو تم مجھ پر تشدد کرانے جا رہے تھے۔"

"وہ اس صورت میں جب تم خود کو شرون کمار گپتا ماننے پر آمادہ نہ ہوتے۔"

"آہ تمہاری کوئی بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی' میں چکرا کر گرنے والا ہوں۔"

"نہیں۔ اپنے آپ کو سنبھالو یہ اصل شرون کمار گپتا ہے ایک غدار۔ ایک ایسا شخص جس نے ایک کام کا وعدہ کرنے کے بعد اس سے انحراف کیا حالانکہ ہم اسے اس کام کا بھاری معاوضہ ادا کر چکے تھے اور اس کے بعد اسے سزا دی گئی اسے موت کی سزا دے دی گئی اور پھر تم نظر آ گئے' ہمارے آدمیوں نے مجھے اطلاع دی اور میں نے تمہیں یہاں بلوا لیا اب اصل شرون کمار گپتا تم ہو۔"

"تمہاری ایک بات بھی میری سمجھ میں نہیں آ رہی۔"

"میری بات جب سمجھ میں آئے گی تو یوں سمجھ لو کہ تم خوشی سے اچھل پڑو گے"

میں خاموشی سے اسے دیکھتا رہا پھر میں نے کہا۔

"تم مجھے بتاؤ اب کیا کروں میں؟"

"میرے ساتھ آؤ۔" اس نے جواب دیا اور ایک بار پھر وہ مجھے اسی کمرے میں لے گیا اس نے مجھے بیٹھنے کے لیے کہا اور بولا۔

"بتاؤ میں کیا منگواؤں تمہارے لیے' میرا خیال ہے تھوڑی سی وہسکی لے لو تمہیں سکون دے گی۔"

"نہیں مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے مجھے آگے بتاؤ مجھے کیا کرنا ہے۔"

"بتا دیا جائے گا تمہیں بتا دیا جائے گا لیکن۔ لیکن اس سے پہلے تمہیں وعدہ کرنا ہو گا کہ تم جو کوئی بھی ہو ہمارے ساتھ تعاون کرو گے ہمیں تمہاری اشد ضرورت ہے۔"

میں ٹھنڈی ٹھنڈی سانسیں لینے لگا اسی وقت اس کی میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بجی اور اس نے نیچے ہاتھ ڈال کر ریسیور اٹھا لیا پھر بولا۔

"ہاں۔ میں ہی بول رہا ہوں' اس کے بعد وہ دوسری

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

طرف کی آوازیں سنتا رہا اور پھر اس نے خاموشی سے فون بند کردیا وہ کہنے لگا۔

"میرے ایک ساتھی نے ایک پوائنٹ اٹھایا ہے۔"

"کیا؟"

"اس کا کہنا ہے کہ تمہارے چہرے پر میک اپ تلاش کرلیا جائے۔"

"کیا مطلب؟"

"ہوسکتا ہے کسی گہرے منصوبے کے تحت تم نے شرون کمار گپتا کی شکل اختیار کی ہو۔"

"کیا فضول بکواس ہے۔"

"پھر زبان بگاڑی تم نے' اب جب اتنا تعاون کررہے ہو تو تھوڑا سا اور کرلو" اس نے کہا اور کسی کو طلب کرلیا اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ میرے لیے بڑا بیزار کن تھا تین آدمیوں نے میرے چہرے پر میک اپ تلاش کیا اور مجھے گلفام بنادیا پھر اس کے بعد انہوں نے اعلان کردیا کہ میرے چہرے پر کوئی میک اپ نہیں ہے' بھاری بھرکم شخص نے متعجب لہجے میں کہا۔

"حیرانی کی بات ہے۔ حیرانی کی بات ہے' سخت حیرانی کی بات ہے حالانکہ میرے دل میں یہ خیال بڑی تیزی سے آرہا ہے کہ آخر تم شرون کمار گپتا کے اتنے ہمشکل کیوں ہو۔"

"اسے اپنی بدقسمتی کے علاوہ اور کیا کہہ سکتا ہوں۔"

"اصل میں شرون کمار ہمارے لیے ایک انتہائی اہم شخصیت تھی اس کے ذریعے ہم بہت اہم کام لینا چاہتے تھے جو ہمارے قومی مفاد میں ہے حالانکہ شرون کمار حکومت کا آدمی نہیں تھا بلکہ یوں سمجھ لو کہ وہ ایک کرائے کا مجرم تھا ایک شاطر اور ذہین شخص جو معاوضے پر ہر کام کردیا کرتا تھا مقامی آدمی تھا لیکن اس کی ذہانت بے مثال تھی بہرحال مسٹر شرون کمار اگر آپ ہمارے لیے کچھ کام کرنے پر آمادہ ہوجائیں تو یوں سمجھ لیجئے کہ آپ کو اس کا اتنا معاوضہ ملے گا کہ آپ کم از کم اپنی زندگی کے دس سال عیش و عشرت سے گزار سکتے ہیں آپ کو شرون کمار کی حیثیت ہی سے ایک کام کرنا ہے اور یہ بات سمجھ لیجئے کہ وہ کام سرکاری کام ہے اور اس میں آپ کے وطن کی بھلائی چھپی ہوئی ہے۔ دل ہی دل میں' میں نے سوچا کہ لعنت ہو مجھ پر تیرے وطن پر یہ میرا وطن کہاں سے آگیا میرا وطن پاک تو بہت عظیم ہے مجھے تیرے وطن سے کیا سروکار' بہرطور چونکہ مسئلہ میری سمجھ میں آچکا تھا اور مجھے ان لوگوں سے گلوخلاصی بھی حاصل کرنا تھی چنانچہ میں نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہیں یہ اندازہ کیسے ہوگیا مسٹر کہ میں تمہارے کام کا آدمی ثابت ہوسکتا ہوں۔"

"ہم تمہیں اپنے کام کے لیے تیار کرلیں گے اصل چیز تو تمہاری شکل و صورت ہے ہمیں اس شکل و صورت سے کام لینا ہے۔"

"ہوں۔ تو پھر اب مجھے کیا کرنا چاہیے؟"

"عیش۔ ایسے عیش جن کا تم نے شاید تصور بھی نہیں کیا ہوگا' معاف کرنا شاید یہ جملے میں نے غلط کہہ دیے ہوسکتا ہے تمہارا اپنا ایک معیار زندگی ہو میں تم سے صرف یہ کہنا چاہتا تھا کہ دولت کی طرف سے تم بالکل بے فکر ہوجاؤ ایسی شاندار زندگی بسر کرو کہ لوگ تم پر رشک کریں فی الحال میں صرف ایک اتنا ہی کہہ سکتا ہوں' مستقبل میں تمہیں کیا کیا کچھ ملے گا اس کے دعوے ابھی سے بیکار ہیں یوں سمجھ لو اگر تم نے ہماری حکومت کی مدد کی تو ہم بھی تمہیں نظرانداز نہیں کرسکیں گے ویسے اب میں تم سے اپنا تعارف کرادوں میرا نام بیتو سنگھ ہے کرنل بیتو سنگھ....."

میں نے ایک لمحے کے لیے سوچا اس کا مطلب ہے کہ کوئی بہت بڑی بات ہے بہرحال میں نے مرعوب ہونے کا انداز ظاہر کیا اس نے کہا۔

"مجھے دیکھو میں نے تم سے تمہارا اصل نام بھی نہیں پوچھا' مجھے اس سے زیادہ جاننے کی ضرورت بھی نہیں ہے ہاں اگر تم خود ہی بتانا پسند کرو تو میں تمہارا شکریہ ادا کروں گا۔"

"بدقسمتی سے ایک ایسا آوارہ گرد ہوں جس کا کوئی وارث نہیں ہے دنیا کے کئی ممالک گھوم چکا ہوں۔ یہیں کا رہنے والا ہوں لیکن یہاں کہ میرا کوئی عزیز ہے نہ رشتے دار ہوٹلوں میں قیام کرتا ہوں تھوڑا سا جوا وغیرہ کھیل لیتا ہوں ریس کے گھوڑے ہمیشہ میرے معاون ثابت ہوتی ہیں بس یہ زندگی ہے میری۔"

"واہ۔ شاندار زندگی ہے اسے معمولی زندگی کہتے ہو۔" کرنل بیتو سنگھ نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر بولا۔

"اچھا اب چوبیس گھنٹے آرام کرلو دوسری ملاقات میں

نہیں بتاؤں گا کہ اب تمہارا اصل کام کیا ہے۔"

میں نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر گردن ہلادی دل چاہتا تھا کہ اس سے کہوں کہ کیوں نا مجھے واپس میرے ہوٹل بھجوادے وہاں ایک قبالہ عالم مجھ سے نجانے کیا کیا امیدیں وابستہ کیے بیٹھی ہوئی ہے لیکن خلاف مصلحت تھا اب جو کچھ بھی ہے مجبوری ہے ادھر اس بچارے کا معاملہ ہے اس نے اپنے کام کا آغاز کردیا ہے اور میرا سارا تلاش کیا ہے ادھر یہ کرنل صاحب اپنی الگ ٹانگ اڑائے ہوئے ہیں ویسے پہلے میں نے جو اندازہ لگایا تھا وہ غلط نکلا تھا میں نے تو یہ سوچا تھا کہ ہوسکتا ہے میرا یہ اغوا' مدھومتی کے سلسلے میں ہو لیکن یہاں تو یہ کیس ہی دوسرا نکل آیا تھا۔ غرضیکہ میں نے خاموشی اختیار کی اس کے بعد مجھے ایک کمرے میں پہنچادیا گیا' سوچوں کے سمندر میں غوطہ زن رہنے کے علاوہ بھلا اور کیا کرسکتا تھا کئی بار بیچاری مدھومتی یاد آئی سوچ رہی ہوگی کہ دھوکہ دے کر بھاگ گیا اور اسے بے یارومددگار چھوڑ گیا۔ دل کو ذرا سے دکھ کا احساس بھی ہوا تھا لیکن بہرحال اب کیا کیا جاسکتا ہے ان لوگوں سے تعاون کیے بغیر کوئی چارہ کار نظر نہیں آرہا تھا چوبیس گھنٹوں کی کہانی کچھ بھی نہ تھی بس وقت گزاری کے علاوہ اور کچھ نا کیا تھا مقررہ وقت پر کرنل بیتو سنگھ نے مجھے طلب کیا بڑے دوستانہ انداز میں مجھ سے ہاتھ ملایا اور بولا۔

"کہیے مسٹر شرون کمار کیسے ہیں آپ؟"

"ٹھیک ہوں۔"

"وقت کیسا گزرا؟"

"نہایت بے زاری کے عالم میں۔" میں نے جواب دیا اور وہ ہنس پڑا پھر بولا۔

"بس یہی وقت تھا بے زاری کا اس کے بعد آپ کی زندگی میں رنگینیاں بھی شامل ہوجائیں گی میرا خیال ہے اب ہمیں کام کی بات کرنا چاہیے۔"

"یہی مناسب ہے۔"

"جو کچھ میں آپ کو بتارہا ہوں شرون کمار' یوں سمجھ لیجئے کہ یہ میرے ملک کا ایک گہرا راز ہے جو آپ کو بتایا جارہا ہے آپ کو بس یوں کرنا ہے کہ ہمارے وطن کے دشمنوں کا ایک راز حاصل کرنا ہے۔"

"کیا آپ مجھے اس کی تفصیل بتائیں گے؟"

"ہاں۔ کیوں نہیں۔"

"تب میں تفصیل سننا چاہتا ہوں۔"

"ضرور۔" اس نے کہا اور تھوڑی دیر سوچنے کے بعد بولا۔

"شریمتی رنجنا تیواری' ایک اہم شخصیت ہیں بہت سے بڑے نام ان کے ساتھ شامل ہیں خود سوشل ورکر ہیں اور سماجی کاموں میں بڑا حصہ لیا کرتی ہیں لیکن ان کے بارے میں بہت عرصے سے ہمیں ایسے ثبوت مل رہے ہیں جن سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کچھ بیرونی قوتوں کے لیے کام کررہی ہیں ہمارے کئی اہم راز چوری ہوگئے ہیں اور کچھ ایسے اشارے ملے ہیں جو شریمتی رنجنا تیواری کی جانب رخ کیے ہوئے ہیں ایک اور اہم واقعہ ابھی حال ہی میں ہوا ہے اور اس سے ہمیں یہ یقین ہوگیا ہے کہ شریمتی رنجنا بہت کچھ کررہی ہیں ہمارے لیے انہیں ایک شخص کا انتظار تھا اور یہ شخص شرون کمار گپتا ہے شرون کمار گپتا شریمتی رنجنا کے پاس آرہا تھا اور وہ اہم راز جو چوری ہوا ہے اسی کے ذریعے ملک سے باہر جانا تھا' شریمتی رنجنا تیواری اس کی منتظر ہیں بہرحال وہ ان کا انتظار کررہی ہیں ہم ان پر براہ راست ہاتھ اس لیے نہیں ڈال سکتے کہ ان کے ہاتھ بھی بہت لمبے ہیں اور ہمارے پاس ان کے خلاف کوئی ٹھوس ثبوت بھی نہیں ہے لیکن ہم نے بڑی محنت کے بعد شرون کمار گپتا کو تلاش کیا اور اس سے بات چیت کرکے ہم نے اسے اپنے کام کے لیے استعمال کیا لیکن وہ دھوکے باز نکلا اور اس نے کوششیں شروع کردیں کہ شریمتی رنجنا تیواری سے ملاقات کرے چنانچہ مجبوری کی حالت میں ہمیں اسے قتل کرنا پڑا اور تم اسے دیکھ چکے ہو اتفاقیہ طور پر تم ہمیں شرون کمار گپتا کے ہمشکل نظر آگئے چنانچہ ہم نے فوراً ہی ایک ترکیب سوچی اور اب تم اتنے بے وقوف آدمی بھی نہیں ہو کہ سمجھ نہ پاؤ تمہیں شرون کمار گپتا کی حیثیت سے شریمتی رنجنا تیواری سے ملاقات کرنی ہے اور یہ ظاہر کرنا ہے کہ تم ہی شرون کمار گپتا ہو۔" میں نے اپنے بدن میں سنسنی محسوس کی تھی معاملہ واقعی بہت لمبا ہے اور بڑی خطرناک اہمیت کا حامل ہے چند لمحات سوچتے رہنے کے بعد میں نے کہا۔

"لیکن کرنل بیتو سنگھ میں تو ایک عام اور معمولی سا

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

آدمی ہوں کیا میں یہ اہم کام سرانجام دے سکتا ہوں؟"

"تمہیں ریہرسل کرائی جائے گی اور پوری طرح شرون کمار گپتا کی حیثیت سے تیار کیا جائے گا پھر اس کے بعد تمہیں ایک پارٹی میں شریک ہونا ہوگا اسی پارٹی میں تمہاری ملاقات شریمتی رنجنا تیواری جی سے ہوگی ہمارے پاس بہت ہی مختصر وقت ہے چنانچہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ تم فوری طور پر اس کام کے لیے آمادہ ہو جاؤ' میں نے ایک ٹھنڈی سانس لی اب تو بالکل ہی معاملہ چوپٹ ہو چکا تھا وہ بیچاری مدھو متی حسین عورت تھی اور مجھ سے نجانے کیا کیا امیدیں وابستہ کر چکی تھی لیکن میں جانتا تھا کہ دریا میں رہ کر مگرمچھ سے بیر نہیں کیا جا سکتا یہاں ہوں چنانچہ وہ کام سرانجام دینا پڑے گا جو یہ لوگ چاہتے ہیں میں نے آہستہ سے کہا۔

"اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کرنل صاحب کہ میں آپ کے کام آسکتا ہوں تو میں اس کے لیے تیار ہوں۔"

"بہت بہت شکریہ' ابھی کچھ دیر کے بعد آپ کے پاس ضروری افراد پہنچ جائیں گے جو آپ کو مکمل طور پر ساری اونچ نیچ سمجھا دیں گے۔"

"ٹھیک ہے میں تیار ہوں۔۔۔"

اور اس کے بعد کرنل میرے پاس سے چلا گیا پھر زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ ایک نوجوان شخص اندر داخل ہوا بدن کی بناوٹ سے ریسلر معلوم ہوتا تھا اس کے ساتھ ایک نوعمر دلکش لڑکی بھی تھی جس نے آگے بڑھ کر کہا۔

"آیئے شرون کمار۔" میں ان دونوں کے ساتھ چلتا ہوا اسی عمارت کے ایک بہت بڑے ہال میں پہنچ گیا۔ جہاں چند افراد موجود تھے ہال میں ایک پروجیکٹر اور ایک اسکرین لگا ہوا تھا میں وہاں بیٹھ گیا اور وہ دونوں بھی میرے ساتھ ہی بیٹھ گئے پروجیکٹر چل پڑا اور کچھ دیر کے بعد اسکرین پر مناظر نظر آنے لگے ایک بہت ہی خوب صورت عورت کو اسکرین پر دیکھا جو بلند و بالا قدوقامت کی مالک اور بڑی اچھی شکل و صورت کی تھی اس کے بارے میں مجھے بتایا گیا کہ یہ شریمتی رنجنا ہے پھر شرون کمار کے کچھ مناظر بھی دکھائے گئے اور میں اس کے بعد مکمل تفصیلات اسکرین پر دیکھتا رہا جن کا تعلق شرون کمار سے تھا میں اس کے چلنے پھرنے کے انداز اس کے گفتگو کرنے کے طریقے کو خصوصاً نوٹ کرنے لگا کیونکہ بہرطور اب اس جنجال سے نکلنے کے لیے مجھے محنت کرنا تھی بات اپنی زندگی بچانے کی بھی تھی کیونکہ درحقیقت یہ ایک سرکاری راز تھا جو میرے علم میں آچکا تھا اور ابھی ان لوگوں سے گلوخلاصی ممکن نہیں تھی' کافی وقت اس کام میں گزر گیا اور میں ہر چیز کو سمجھتا رہا' مجھے بتایا گیا کہ مجھے پارٹی میں شریمتی رنجنا سے کیسے ملنا ہے کیا گفتگو کرنی ہے اور میرے لیے آئندہ صورتحال کیا ہوگی اس طرح میرا رابطہ کرنل بیتوسنگھ کے آدمیوں سے رہے گا یہ تمام باتیں ذہن نشین کرانے کے بعد مجھ سے سوالات کیے گئے شاید میں نے انکے جوابات اطمینان بخش دیے تھے پھر ان میں سے ایک شخص نے مجھ سے کہا۔

"آپ بالکل مکمل ہیں شرون کمار گپتا ہم آپ سے مطمئن ہیں۔"

"شکریہ۔" میں نے جواب دیا اور وہاں کا سلسلہ بھی ختم ہو گیا مجھے پھر اسی عمارت کے ایک شاندار کمرے میں منتقل کر دیا گیا در حقیقت مدھو متی پر تو فاتحہ ہی پڑھ چکا تھا نجانے بیچاری پر کیا گزری' نجانے میرے بارے میں کیا کیا سوچا گیا ہوگا خیر پہلے اس مصیبت سے نکل چلوں اس کے بعد اس بیچاری کو بھی دیکھوں گا اگر مل گئی تو کیا سوچتی ہوگی میرے بارے میں۔ رہ رہ کر یہ خیال آتا تھا اس کے بعد میری ملاقات اسی نوجوان لڑکی سے ہوئی جس نے میری بریفنگ میں حصہ لیا تھا اس نے مجھ سے کہا۔

"شرون کمار جی آپ اپنے کام کے لیے تیار ہیں۔"

"ہاں۔ کیوں نہیں۔"

"مجھ سے کہا گیا ہے کہ میں آپ کے بقیہ کام کر دوں۔"

"وہ کیا؟۔"

"مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں آپ کے لیے لباس اور ایسی تمام چیزوں کا بندوبست کر دوں جنہیں استعمال کر کے آپ کو اس پارٹی میں شریک ہونا ہے۔"

"میرا خیال ہے میں یہ کر لوں گا دیوی جی۔"

"میرا نام امرتا ہے۔"

"جی امرتا کماری' میرا خیال ہے میں یہ کر لوں گا۔"

"لیکن سر میری ڈیوٹی بھی تو ہے۔"

"چلیے پھر آپ اپنی ڈیوٹی پوری کیجئے۔" میں نے کہا

اور وہ مجھے تیار کرنے لگی ذرا جذباتی قسم کی لڑکی تھی اور میں نے اس کے انداز میں ایک لگاوٹ سی پائی تھی لیکن اس وقت ذہن کسی بھی سمت مائل نہیں تھا ایک ایسا فریضہ سرانجام دے رہا تھا جس کے لیے دل سے قطعی طور پر آمادہ نہیں تھا' اس نے ہر طرح کی کوششیں کر ڈالیں لیکن میں نے اس پر کوئی توجہ نہیں دی تھی جس سے میں نے یہ محسوس کیا تھا کہ وہ خاصی مایوس ہوئی ہے' شرون کمار گپتا بناتے ہوئے مجھے بہت سی ایسی قیمتی چیزیں دی گئیں جیسے ہیروں کی قیمتی انگوٹھیاں' تمام کام مکمل طریقے سے کیا گیا تھا اور اس کے بعد میں باہر نکل آیا جہاں ایک خوب صورت کار میں ایک ڈرائیور میرا منتظر تھا کرنل بیتوسنگھ نے مجھے خود کار میں بٹھایا تھا اور اس کے بعد اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کیا تھا پھر کار اسٹارٹ ہو کر چل پڑی اور میں چکرائے ہوئے ذہن سے سوچتا رہا کہاں نکلا تھا کہاں پہنچ گیا اب اس نئی مصیبت کو بھی برداشت کرنا تھا' دیکھیں آگے کیسے کیسے مشکل حالات سے واسطہ پڑتا ہے۔ ڈرائیور جانتا تھا کہ پارٹی کہاں ہو رہی ہے میں نے اس سلسلے میں اس سے کوئی سوال نہیں کیا نہ ہی اس نے مجھ سے کچھ کہا تھا' کار خوب صورت راستوں پر سفر کرتی رہی۔

اس سفر کا اختتام ایک چوراہے پر ہوا جہاں سے وہ ایک سمت گھوم گئی اور پھر ایک ایسے خوب صورت علاقے میں پہنچ گئی جہاں عالیشان کوٹھیاں بنی ہوئی تھیں' انہی کوٹھیوں میں سے ایک کوٹھی کے سامنے بڑی ہنگامہ آرائی نظر آرہی تھی گیٹ پر دربان کھڑے ہوئے تھے اور کوٹھی کا وسیع و عریض لان روشنیوں سے سجا ہوا تھا' بے شمار کاریں کوٹھی کے سامنے والے حصے میں پارک تھیں' اندر عظیم الشان لان پر میزیں اور کرسیاں لگی ہوئی تھیں' ڈرائیور نے دروازہ کھول دیا اور میں نیچے اتر گیا' سیاہ سوٹ میں ملبوس ایک خوب صورت سے نوجوان نے میرا استقبال کیا اور میں نے جیب سے وہ کارڈ نکال کر اس کے سامنے کر دیا جو خصوصی طور پر مجھے اس سلسلے میں دیا گیا تھا' نوجوان نے میرا کارڈ دیکھا اور گردن خم کر کے مجھے ساتھ لے کر آگے بڑھ گیا پھر مہمانوں کے درمیان پہنچ کر اس نے کہا۔

"شریمان شرون کمار گپتا۔" میں نے گردن خم کی اور لوگوں کے ہجوم کی جانب بڑھ گیا' ماحد نظر حسن ہی حسن بکھرا ہوا تھا' ہر طرف لوگ گفتگو میں مصروف تھے' خوب صورت لڑکیاں خوب صورت عورتیں شاندار لباسوں میں ملبوس مرد' کافی بڑی گیدرنگ تھی اور میں ان لوگوں کو دیکھ کر یہ سوچ رہا تھا کہ معاملہ بہت ہی اہم نوعیت کا ہے' بہرحال میں انسانوں کے اس ہجوم میں آہستہ آہستہ آگے بڑھتا رہا تھا میری نگاہیں شریمتی رنجنا تیواری کو تلاش کر رہی تھیں اور میں یہ سوچ رہا تھا کہ ہو سکتا ہے وہ خود ہی میری جانب قدم بڑھائیں یا ممکن ہے شریمتی جی ابھی پہنچی ہی نہ ہوں' ایک ویٹر نے شراب کا جام میرے ہاتھ میں تھمایا اور میں اسے لے کر ایک گوشے میں جا کھڑا ہوا' ہر شخص اپنے اپنے طور پر مصروف تھا۔ بہت دیر تک میری نگاہیں گردش کرتی رہیں' خواتین کے غول ایک دوسرے سے بھڑے بیٹھے تھے لیکن شریمتی رنجنا نظر نہیں آرہی تھیں لیکن پھر تھوڑی ہی دیر کے بعد میں نے انہیں دیکھ لیا' گلابی رنگ کی خوب صورت ساڑھی میں ملبوس' گہرا میک اپ کیے ہوئے حسین و جمیل خاتون تھیں اور ان کے اطراف میں کچھ اور خواتین نظر آرہی تھیں میں اس شناخت کے بعد کسی ایسی جگہ کا تعین کرنے لگا جہاں ان سے ملاقات کر سکوں پھر اس سے پہلے کہ میں خود ان تک پہنچنے کی کوشش کرتا رنجنا دیوی نے مجھے دیکھ لیا اور چونک پڑیں' اس کے بعد وہ رکے بغیر میری جانب چل پڑی تھیں' گویا انہیں مجھ سے ملاقات کرنے میں کوئی جھجک نہیں تھی۔ چند لمحوں میں وہ میرے قریب پہنچ گئیں اور میں نے مسکرا کر انہیں "ہیلو" کہا۔

"میں کتنی دیر سے تمہیں تلاش کر رہی ہوں' کہاں چھپے ہوئے تھے؟"

"میں بھی آپ ہی کی تلاش میں سرگرداں تھا۔"

"گڈ ویری گڈ' بہت اسمارٹ ہو۔"

"آپ سے زیادہ نہیں۔" میں نے مسکرا کر کہا۔

"میں تو جیسی تھی ویسی ہی ہوں۔"

"ہاں لیکن جب بھی آپ نظر آتی ہیں پہلے سے زیادہ حسین اور جوان۔"

"باتیں بنانا سیکھ گئے ہو آؤ کہیں بیٹھیں' یہ لوگ بہت دیر سے مجھے گھیرے ہوئے ہیں۔" میں نے گردن خم کی اور رنجنا دیوی مجھے ساتھ لیے ہوئے ایک میز کی جانب بڑھ گئیں' میز کے گرد پڑی ہوئی کرسیوں میں سے

WWW.PAKSOCIETY.COM

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

میں نے ایک کرسی کو گھسیٹا وہ بڑے ناز سے بیٹھ گئیں' تب میں دوسری جانب اپنی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا تھا۔

"ہاں سناؤ سب خیریت ہے نا' مجھے اپنے پہنچنے کی اطلاع بھی نہیں دی تم نے' کب سے انتظار کر رہی ہوں۔"

"موقع نہیں مل سکا تھا' میں نے سوچا کہ آپ سے ملاقات میں زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ یوں سمجھئے کہ یہاں تک پہنچنے میں مجھے بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔"

"اوہو کوئی خاص بات؟"

"نہیں لیکن احتیاط زندگی ہے۔"

"ہاں بے شک اور تم جیسے انسانوں کو تو ہمیشہ اپنے اطراف سے چوکنا رہنا چاہیے' یقین کرو تمہیں دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی ہے۔"

"میں یقین کرتا ہوں۔"

"سناؤ ہمارے دوستوں کا کیا حال ہے؟"

"بالکل ٹھیک ہیں اور اگر میں کسی کو یہ بتا تا کہ آپ کے پاس آرہا ہوں تو آپ کے لیے پیغامات بھی لانے پڑتے۔"

"ہاں اس وقت واقعی احتیاط بہت ضروری ہے' تم نہیں سمجھتے کہ میں نے کس کس طرح اپنے آپ کو لوگوں کی نگاہوں سے محفوظ رکھا ہے' میں چاہتی تھی کہ جلد از جلد یہ کام انجام کو پہنچ جائے تاکہ ہم اپنے فرض سے نجات حاصل کرلیں۔"

"بے شک۔"

"تمہاری تیاریاں مکمل ہیں' میرا مطلب ہے پارٹی سے گفتگو ہو چکی ہے؟"

"ظاہر ہے رنجنا جی' ورنہ میں آپ کے پاس اتنی آسانی سے کیسے آسکتا تھا؟"

"تو پھر اب یہ بتاؤ کہ آئندہ کیا کرنا ہے؟"

"اس کے لیے باقاعدہ پروگرام ترتیب دینا ہوگا۔"

"کب ملو گے؟"

"جب آپ حکم دیں۔"

"کل صبح گیارہ بجے میں اپنی رہائش گاہ پر تمہارا انتظار کروں گی۔"

"میں پہنچ جاؤں گا۔" میں نے جواب دیا اسی وقت چند افراد ہمارے قریب پہنچ گئے اور رنجنا دیوی نے آنکھ سے مجھے اشارہ کیا' مطلب یہ تھا کہ اس وقت ہمارا بہت دیر تک یکجا رہنا مناسب نہیں ہے' میں بھی سمجھ گیا تھا' بہرحال دوسرے دن کا پروگرام تو طے ہو ہی گیا تھا' یہ الگ بات ہے کہ مجھے رنجنا کی رہائش گاہ کے بارے میں کچھ نہیں معلوم تھا لیکن ظاہر ہے یہ کام میرا نہیں تھا' وہ لوگ خود ہی اس سلسلے میں بندوبست کریں گے پھر ہم دونوں ایک دوسرے سے بے نیاز ہوگئے اور میں یہاں کی دوسری تفریحات میں مصروف ہوگیا۔ فوراً ہی یہاں سے نکل جانا مناسب نہیں تھا' میں کافی دیر تک لوگوں کے درمیان گم رہا یہی شکر تھا کہ اور کوئی میری جانب متوجہ نہیں ہوا تھا' پروگرام بڑی خوش اسلوبی سے چل رہا تھا کہ اچانک ہی لائٹ چلی گئی اور اس طرح لائٹ چلے جانے سے جو ردعمل ہو سکتا ہے وہی ہوا لیکن میرے اوپر کچھ زیادہ ہی شدید ردعمل ہوا' کیونکہ اچانک ہی میری کنپٹی پر پستول کی ایک نال آگئی اور پھر کئی ہاتھوں نے مجھے جکڑ لیا اور میرا منہ وغیرہ بھی بند کرلیا گیا۔

دوسرے لمحے مجھے یوں محسوس ہوا جیسے طاقتور ہاتھوں نے مجھے اپنے کندھوں پر رکھ لیا ہو' درحقیقت میرے حواس چند لمحات کے لیے معطل ہوگئے تھے۔ یہ ہوا کہ سفر کرتا ہوا میں نجانے کتنا فاصلہ طے کرچکا اور اس کے بعد مجھے کسی گاڑی میں ٹھونس دیا گیا' بڑی وحشت سے ان لوگوں کے انداز میں اور بڑی بے دردی کا سلوک کررہے تھے وہ میرے ساتھ' گاڑی میں بھی مجھے اس طرح اوندھے منہ رکھا گیا تھا کہ کچھ دیکھ نہ سکوں اور چند لوگ مجھے دبائے ہوئے تھے گاڑی اسٹارٹ ہو کر چل پڑی۔ یہ انتہائی تکلیف دہ سفر کوئی بیس یا پچیس منٹ تک جاری رہا میرے اعصاب چکنا چور ہوگئے تھے اور میں بڑی بے چینی محسوس کررہا تھا' خدا خدا کرکے یہ سفر ختم ہوا اور اس کے بعد کسی عمارت کے احاطے میں مجھے باہر نکال لیا گیا' بہت سے افراد تھے اور کم بخوں کا حدود اربعہ نہیں معلوم ہورہا تھا کہ کون ہیں' کیا ہیں' بہرحال یہی غنیمت تھا کہ کاری میں دم گھٹ کر مرنے سے بچ گیا تھا۔ وہ لوگ مجھے دھکیلتے ہوئے عمارت میں لے گئے اور پھر انہوں نے مجھے ایک کمرے میں بند کردیا۔ میں کمرے میں داخل ہونے کے بعد گہری گہری سانسیں لینے لگا' کیا مصیبت ہے' اب یہ کون لوگ ہیں' لازمی امر ہے کہ کرتل کے آدمی نہیں ہیں' ان کا میرے ساتھ یہ سلوک کسی طور روا نہیں تھا' دماغ میں شدید دھن ہورہی تھی

اور سخت غصہ آرہا تھا' دروازہ بند تھا میری ذہنی کیفیت اس قدر خراب ہوگئی کہ میں بند دروازے کو پیٹنے لگا' میں معلوم کرنا چاہتا تھا کہ آخر وہ کون لوگ ہیں' کسی غلط فہمی میں تو مجھے نہیں پکڑ لائے' میں نے بہت زور زور سے دروازہ بجایا اور دوسری جانب سے آہٹیں سنائی دینے لگیں پھر کسی نے دروازے کی دوسری طرف سے کہا۔

"کیا بات ہے کیوں شور مچا رہے ہو؟"

"دروازہ کھولو۔" میں نے چیخ کر کہا لیکن دوسری جانب سے کوئی آواز نہیں سنائی دی۔ بہرحال میں تھک ہار کر کمرے میں اندر آگیا' یہاں کچھ فرنیچر پڑا ہوا تھا' میں نے ایک کرسی صاف کی اور اس پر بیٹھ گیا' بڑی خراب ہورہی تھی میری ذہنی حالت اور میں سمجھ نہیں پارہا تھا کہ اب یہ نیا کھیل کونسا شروع ہوگیا ہے' کوئی پندرہ بیس منٹ گزرتے ہوں گے کہ دروازے پر آہٹیں سنائی دیں اور میں اچھل کر کھڑا ہوگیا' میں نے تھیلی نگاہوں سے اندر آنے والوں کو دیکھا اجنبی چہرے تھے اور ان کے ہاتھوں میں پستول دبے ہوئے تھے' ان میں سے ایک نے غرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"بہت شور مچا رہے ہو' کیا تمہارا دماغ ٹھیک کرنا پڑے گا؟"

"ہاں میرا دماغ ٹھیک کردو سمجھے' میں پوچھتا ہوں کون ہو تم اور اس طرح مجھے کیوں اغوا کرکے لائے ہو؟"

"یہ بہت جلد پتا چل جائے گا تمہیں' تمیز سے بیٹھو اور سنو۔ زیادہ شور شرابہ کرنے کی کوشش کی تو تمہارے حواس درست کردیے جائیں گے۔"

"تم نے میری جیب سے رقم بھی نکال لی ہے۔"

"ڈاکو ہیں ہم لوگ سمجھے' چلو آؤ ہمارے ساتھ آؤ۔"

ان میں سے ایک نے تحکمانہ انداز میں کہا' دوسرے نے آگے بڑھ کر پستول میری کمر سے لگادی اور پیچھے سے مجھے دھکا دینے لگا' تھوڑی دیر کے بعد میں دروازے سے باہر نکل آیا اور ان کے ساتھ ساتھ چلتا ہوا ایک کمرے میں داخل ہوگیا' جس کمرے میں مجھے داخل کیا گیا تھا' اس کی آرائش قابل تحسین تھی لیکن یہ سارے لوگ بالکل اجنبی لگ رہے تھے' ایک دراز قامت شخص نے جس کا سر درمیان سے گنجا تھا اور بیچ میں ایک لمبی سی چوٹی ابھری ہوئی تھی' سفید ململ کی دھوتی اور کرتا پہنے ہوئے تھا مجھے بغور دیکھا' چہرے سے وہ انتہائی مغرور اور بددماغ آدمی معلوم ہوتا تھا' دوسرا شخص جو اس کے پاس بیٹھا ہوا تھا وہ ایک دبلے پتلے بدن کا آدمی تھا' اس دوسرے شخص نے مجھے دیکھا اور گردن سے اشارہ کرکے سامنے بیٹھنے کے لیے کہا۔

"تمہارے باپ کا غلام ہوں نا کہ تمہارے اشاروں کی پابندی کرتا رہوں۔" میں نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہوں تم لوگ جاؤ۔" گنجے سر والے گنجے آدمی نے بھاری آواز میں کہا اور میری طرف دیکھ کر بولا۔ "اچھا یہ ہے کہ شریف آدمی کی طرح بیٹھو اور بات کرو۔"

"میں پوچھتا ہوں آخر تم کون ہو اور اسی بدتمیزی کا مطلب کیا ہے؟"

"مطلب جاننا ضروری ہے مہاراج۔" اس شخص نے بدستور بھاری آواز میں کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ ہاں۔"

"ٹھیک ہے۔" وہ بولا اور پھر اس نے باہر کی طرف رخ کرکے کسی کو آواز دی لیکن جو شخص اندر داخل ہوا وہ باہر کے دروازے سے نہیں بلکہ کمرے کے عقبی حصے میں جو پردہ پڑا ہوا تھا اس سے برآمد ہوا تھا' یہ ایک پہلوان ٹائپ کا آدمی تھا۔ سفاری سوٹ میں ملبوس تھا' شانے کھلے ہوئے تھے اور بازوؤں کی مچھلیاں تڑپ رہی تھیں وہ اندر آکر سیدھا کھڑا ہوگیا۔

"یہ آدمی کہتا ہے کہ یہ شرافت سے گفتگو کرنے کا قائل نہیں ہے کیا تم اسے اس کے لیے مجبور کرسکتے ہو؟" جواب میں وہ دیو قامت آدمی مسکرا رہا اور میری جانب بڑھنے لگا۔

"میں کہتا ہوں کیا بدتمیزی ہے' یہ کک..... کیا' سب کیا....." لیکن میں نے اتنا ہی کہا تھا کہ اس دیو قامت نے مجھے گریبان سے پکڑ کر اونچا اٹھالیا اور شیطانی انداز میں مسکراتا ہوا بولا۔

"بڑے مہاراج کیا کہہ رہے ہیں سن لیا تم نے؟"

"ہاں ہاں ہاں سن لیا' سن لیا' مجھے چھوڑو۔" جواب میں وہ پھر ہنس پڑا اور اس نے مجھے زور سے دھکا دے دیا لیکن اسے یہ اندازہ نہیں تھا کہ میری طرف سے کیا ردعمل ہوگا' بے شک وہ مجھ سے زیادہ طاقتور اور دراز قامت تھا لیکن میری سوئپ نے اسے اوندھا کردیا میں نے اسے اپنے پیروں کی لپیٹ میں لے کر ایک جھٹکا دیا اور وہ منہ کے بل نیچے جا گرا اس کے بعد اس کی وحشت

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

عروج پر پہنچ گئی تھی لیکن میں نے اسے موقع نہیں دیا تھا' کھڑے ہو کر اس کی پنڈلی کے ایک ہی حصے پر شدید ضربیں لگانے لگا اور اس کے حلق سے دہاڑیں نکلنے لگیں' دراز قامت گنجا کسی قدر متفکر ہو گیا اور اس بار تین چار آدمی ایک ساتھ اندر داخل ہو گئے تھے' دراز قد آدمی نے کہا۔

"دیکھو اسے دیکھو' خطرناک آدمی ہے' سنبھالو۔"

"اب ایک کے ساتھ چار چار ہو گئے۔ کمال ہے' چھوڑو چھوڑو جانے دو' میں تم سے بات کرنے کے لیے تیار ہوں۔"

میں نے اس اچھل کود کو بے معنی سمجھتے ہوئے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہا اور گنجا اور اس کا ساتھی مجھے دیکھنے لگے۔ میں جلدی سے اس کرسی پر بیٹھ گیا تھا جس کی جانب گنجے نے مجھے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا' البتہ وہ شخص کافی خوفزدہ نظر آ رہا تھا جو گنجے کا ساتھی تھا' گنجے نے کہا۔

"یہ سب کچھ کرنا ضروری تھا' کیوں شروبن کمار گپتا؟"

"تم لوگ جس طرح مجھے لائے تھے کیا وہ کوئی شریفانہ طریقہ تھا؟" میں نے ترکی بہ ترکی کہا۔

"اگر تم سے کہا جاتا کہ مہاراج آپ سے بڑا ضروری کام ہے تو کیا تم شرافت سے چلے آتے؟"

"کہہ کر تو دیکھا ہوتا؟" میں نے دانت کر کراتے ہوئے کہا اور وہ شخص بے اختیار ہنس پڑا۔

"اور تم چلے آتے۔" اس نے ہنستے ہوئے کہا۔

"شرافت کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔" میں نے کہا۔ وہ چاروں آدمی گنجے کے اشارے پر اس طویل قامت شخص کو سہارا دے کر باہر لے گئے تھے۔

کافی دیر کے بعد میں معتدل ہو سکا اس دوران وہ لوگ میری باتوں پر مسکراتے رہے تھے حالانکہ میں نے جس طرح ان کے پہلوان کو ناکارہ کر دیا تھا اس سے انہیں میری شخصیت کا اندازہ لگا لینا چاہیے تھا لیکن بعد میں میں نے خود ہی حالات کو معتدل کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس نے کہا۔

"تمہارا اپنا کیا خیال ہے' میں کون ہو سکتا ہوں؟"

"وجے بھائی پٹیل۔" میں نے دانت کچکچا کر کہا اور وہ شخص پھر ہنس پڑا اور پھر بولا۔

"میرا نام گوتم چند ہے۔"

درحقیقت میں اچھل پڑا تھا۔ ایک لمحے کے اندر اندر میرے دماغ کی چرخی چلی تھی اور میں نے ایک فیصلہ کر لیا تھا۔ میں حیرانی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا۔ کیا نام بتایا تم نے؟"

"گوتم چند۔"

"اوہ مائی گاڈ اوہ..... اوہ....." میں نے ڈھیلے ڈھالے انداز میں کہا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"جانتے ہو مجھے۔"

"اچھی طرح جانتا ہوں اچھی طرح جانتا ہوں۔" میں نے جواب دیا۔

"چلو یہ اچھی بات ہے کہ تم نے مجھ سے واقفیت کا اظہار کر دیا۔ ورنہ مجھے پھر کچھ کرنا پڑتا۔"

"لیکن میں پوچھتا ہوں کہ اس طرح مجھے لانے کی کیا ضرورت تھی؟"

"اور میں بتا چکا ہوں کہ شرافت سے اگر تم سے کہا جاتا کہ ہمارے ساتھ چلو تو تم کبھی نہ مانتے۔"

"اگر مجھے یہ بتا دیا جاتا کہ گوتم چند مہاراج نے مجھے بلایا ہے تو میں ضرور مان جاتا۔"

"چلو تو پھر ٹھیک ہے۔ اچھا اب آگے کی باتیں شروع کریں۔"

"ضرور۔ ضرور۔"

"تمہارا اس سے کیا تعلق ہے؟"

"کس سے؟"

"تم جانتے ہو میں کس کے بارے میں پوچھ رہا ہوں۔"

"جس کے ذریعے مجھے تمہارا نام معلوم ہوا ہے اس لڑکی کا نام مدھومتی ہے۔"

"بالکل ٹھیک تو یہ ہی میں تم سے پوچھ رہا تھا کہ تمہارا اس سے کیا تعلق ہے؟"

"بڑا عجیب تعلق ہے۔"

"بتاؤ۔"

"وہ مجھے ایک ہوٹل میں ملی تھی۔"

"کس ہوٹل میں؟"

"ہوٹل میٹرو۔"

"بلاوجہ ہی ملی تھی؟"

"بالکل بلاوجہ۔ اس نے مجھے اپنی کہانی سنائی تھی۔ اصل میں ہوٹل میٹرو میں اس کا کمرہ میرے کمرے کے سامنے تھا۔ وہ بہت خوب صورت لڑکی ہے اور مہاراج

میں نہیں جانتا کہ آپ کا اس سے کیا رشتہ ہے لیکن خوب صورت لڑکیاں اگر کسی سے کوئی درخواست کرتی ہیں تو کوئی بہت ہی اندھا شخص ہوتا ہوگا جو ان کی درخواست کو ٹال سکے۔ ویسے ایک بات بتایئے؟"

"ہوں پوچھو۔"

"آپ کی اس سے ملاقات ہو گئی؟"

"کیا مطلب؟"

"میرا مطلب ہے اس نے ایک اشتہار دیا تھا آپ کے لیے۔"

گوتم چند مجھے گھورنے لگا اس کے چہرے پر ناگواری کے اثرات تھے' اس کے بعد اس نے غرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"دیکھو میں تمہیں ایک بات بتا دینا چاہتا ہوں' جیون میں' میں نے کبھی کسی نقصان کی پروا نہیں کی' تم سے معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں لیکن اگر تم نے زیادہ ہوشیار بننے کی کوشش کی تو میں تمہاری زندگی ختم کرنے سے گریز نہیں کروں گا' میں چالبازی برداشت نہیں کر سکتا کیا سمجھے؟"

"اور میں بھی تمہیں بتا دوں گوتم چند مہاراج کہ اس دنیا میں بالکل اکیلا ہوں آگے پیچھے کوئی رونے والا نہیں ہے' وہی کرتا ہوں جو میری مرضی ہوتی ہے۔ کوئی ماں کا لعل آج تک مجھ سے میری مرضی کے خلاف کوئی کام نہیں کرا سکا۔ تم اگر یہ سمجھتے ہو کہ اس طرح مجھے اغوا کر کے اور چار چھ آدمیوں کو جمع کر کے اور غنڈہ گردی کر کے مرعوب کر سکتے ہو تو ایک آدمی کا حشر تو تم دیکھ چکے ہو' چار آدمیوں کو حشر بھی دیکھ لینا اس کے بعد مجھ سے بات کرنا۔"

"مہاراج' مہاراج بات کو اس رنگ میں نہ لے جاؤ تو اچھا ہے۔" دوسرے دبلے پتلے آدمی نے نروس لہجے میں کہا۔

"ارے تو میں گڑبڑ کر رہا ہوں کیا؟" انہیں دیکھو ہر معاملے میں تڑی۔ ہر معاملے میں تڑی' میں تڑیوں میں آنے والوں میں سے نہیں ہوں۔" میں نے چڑچڑے انداز میں کہا۔

"بیٹھو بیٹھو۔" بہت بدتمیز آدمی معلوم ہوتے ہو میں واقعی تم سے دوستانہ انداز میں بات کرنا چاہتا ہوں جو گزری اسے بھول جاؤ' نئے انداز میں بات کرو۔" گوتم چند نے اچانک ہی رنگ بدل لیا۔ میں برا سا منہ بنائے ہوئے بیٹھ گیا تھا۔ میں نے کہا۔

"پہلے تم مجھے یہ بتاؤ کہ مجھے اغوا کر کے تم نے یہاں کیوں بلوایا ہے؟"

"مدھومتی کہاں ہے؟" گوتم چند نے سوال کیا۔

"مجھ سے پوچھ رہے ہو؟"

"اور کس سے پوچھ سکتا ہوں؟"

"گنجے ہی نہیں باؤلے بھی ہو۔؟ میں نے گردن ٹیڑھی کر کے کہا اور دبلا پتلا شخص پھر مضطربانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔ وہ اعصابی مریض معلوم ہوتا تھا۔ گوتم چند نے اسے دیکھ کر غراتے ہو۔ کہا۔

"تم بار بار کیوں کھڑے ہو جاتے ہو؟"

"مہاراج مہاراج میں بنتی کرتا ہوں کہ گوتم مہاراج کے لیے ایسے الفاظ مت استعمال کرو۔"

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے بیٹھ جاؤ' میں اس سے بات کر رہا ہوں۔ ہاں تو میں یہ پوچھ رہا تھا تم سے کہ مدھومتی کہاں ہے؟"

"میں نہیں جانتا' تمہیں بتا چکا ہوں کہ اس کا کمرہ میرے کمرے کے بالکل سامنے تھا اور وہ ایک خوب صورت لڑکی تھی اس نے مجھے بتایا کہ وہ لندن سے آئی ہے اور یہاں اسے کسی گوتم چند کی تلاش ہے میں نے سیدھے سیدھے لفظوں میں اس سے کہہ دیا کہ اگر وہ گوتم چند کا پتا ٹھکانہ نہیں جانتی تو اخبار میں اس کی تلاش کے لیے اشتہار دے دے اب اس میں ایسا کون سا بڑا کام کر دیا میں نے؟"

"بس اتنا ہی۔"

"تو اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتا ہے۔"

"تم آخری بار اس سے کب ملے تھے؟"

"آوارہ گرد آدمی ہوں' دو دن پہلے اس کی میری ملاقات ہوئی تھی۔ اس کے بعد نہیں ہوئی۔"

"کیا وہ اب بھی اپنے اسی ہوٹل میں مقیم ہے؟"

"میں نے کہا نا دو دن کے بعد سے اس سے ملاقات نہیں ہوئی۔"

"وہ وہاں نہیں ہے۔"

"کہیں اور چلی گئی ہو گی۔"

"نہیں۔ وہ وہاں سے فرار ہو گئی ہے۔"

"فرار؟"

WWW.PAKSOCIETY.COM

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"ہاں۔"

"مگر کیوں؟"

"میں نہیں جانتا۔"

"اسے تو تمہاری تلاش تھی اور وہ شدت سے تمہارے لیے پریشان تھی۔"

"ہوگی' اب نہیں ہے لیکن یہ بات میں جانتا ہوں کہ اس نے کچھ اور لوگوں کا سہارا حاصل کرلیا ہے جو اسے میرے خلاف بھڑکا رہے ہیں لیکن مدھومتی کا ملنا میرے لیے نہایت ضروری ہے' ہم نے تمہیں اس کے ساتھ دیکھا تھا اور ہمارا خیال ہے اس کی گمشدگی میں تمہارا ہی ہاتھ ہے اور اب تمہیں ایک اور خطرناک عورت کے ساتھ دیکھا گیا ہے' بولو کیا تقریب میں تم رنجنا تیواری سے نہیں ملے تھے۔"

"کمال ہے واقعی کمال ہے' تم تو بڑے عجیب آدمی ہو گوتم چند' اگر میں تقریب میں رنجنا تیواری سے ملا تھا تو اس میں میرا کوئی قصور ہے اور یہ بھی بتادوں تمہیں کہ میں اس سے نہیں ملا تھا بلکہ وہ مجھ سے ملی تھی۔"

"کیوں؟"

"اماں چھوڑو اپنی بات کرو۔" میں نے جھینپے ہوئے انداز میں کہا اور گوتم چند مجھے گھورنے لگا۔

"بتاؤ گے نہیں۔"

"کہہ رہی تھی کہ میں اسے بہت خوب صورت اور اسمارٹ نظر آرہا ہوں۔" میں نے شرمائے ہوئے انداز میں کہا اور گوتم چند کا منہ ایک لمحہ کے لیے حیرت سے کھل گیا لیکن پھر فوراً ہی وہ سنبھل گیا تھا۔ اور اس نے کہا۔

"پتا چل جائے گا تمہیں پتا چل جائے گا۔ زندگی کھونے کے لیے نکلے ہو' ورنہ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ تم یہ نہیں جانتے کہ گوتم چند کیا چیز ہے؟"

"دیکھو گوتم چند مہاراج مجھے تم سے کوئی دلچسپی نہیں۔ مدھومتی کے اور میرے درمیان جو واسطہ تھا میں تمہیں اس کے بارے میں بھی بتا چکا ہوں۔ اس سے زیادہ اب تک اور کوئی بات نہیں ہے وہ کہاں ہے نہ مجھے اس کے بارے میں معلوم کرنے کی ضرورت ہے اور نہ میں معلوم کرنا چاہتا ہوں تم نے مجھے یہاں بلالیا ہے اور اس انداز میں بلایا ہے اس کے نتیجے میں میری تمہاری چل سکتی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی غلط فہمی ہے۔ اپنی غلط فہمی دور کرلو میرا اس سے اس سے زیادہ اور کوئی واسطہ نہیں ہے۔"

"ہوں' چلو ٹھیک ہے' جھوٹ اور سچ کی پرکھ بھی ہوجائے گی۔ لیکن تمہیں سمجھانا پڑے گا۔"

"میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ آخر تمہارا اور اس کا معاملہ ہے کیا؟"

"معاملہ کچھ بھی ہے لیکن اس لڑکی کی تلاش میرے لیے بے حد ضروری ہے۔"

"تو پھر میں کیا کرسکتا ہوں اس سلسلے میں؟"

"میں نہیں جانتا لیکن تمہیں سوچنا چاہیے اس نے اخبار میں اشتہار دیا اور میں اس اشتہار کی بنیاد پر اس کے پاس ہوٹل پہنچا لیکن وہ وہاں سے جاچکی تھی۔ مجھے جلد ہی پتا چل گیا کہ مجھ سے پہلے چند افراد اس سے ملے تھے اور یہ لوگ کون ہیں اور کیا ہیں یہ میں نہیں جانتا' لڑکی کے بارے میں تمہیں بتاؤں کہ اس کا باپ میرے گہرے دوستوں میں تھا لیکن ہمارے مشترکہ دشمن ہمارے خلاف کوئی عمل کرنا چاہتے تھے اور انہی کی وجہ سے میں نے مدھومتی کو لندن بھیج دیا تھا۔ ایک طویل عرصہ میں نے اس چپقلش میں گزارا ہے میں صرف اس کی زندگی کی خاطر یہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ منظرعام پر آئے یا میرا اس سے کوئی تعلق ظاہر ہو لیکن پتا نہیں کیا مصیبت نازل ہوئی اس پر کہ وہ وہاں سے فرار ہوگئی۔ وہ نہیں جانتی کہ کتنے دشمن اس کی تلاش میں ہیں اور کتنے عرصے سے ہیں۔"

"اور اس کے ماتا پتا کا کیا ہوا؟" میں نے کہا اور گوتم چند ٹھنڈی سانس لے کر خاموش ہوگیا پھر بولا۔

"بس ان کے بارے میں نہ پوچھو۔"

"کیوں؟"

"کہانا ان کا معاملہ راز ہی میں رہنے دو۔"

"تمہاری مرضی" میں نے گردن ہلا کر کہا۔ گوتم چند سوچ میں ڈوب گیا تھا۔ کافی دیر تک وہ سوچ میں ڈوبا رہا پھر اس نے کہا۔

"شرون کمار گپتا' تم نے اس سے ملاقات کی' کیسی لڑکی لگی تمہیں وہ؟"

"میں نے اس بات کا جائزہ ہی نہیں لیا' ویسے اگر برا نہ مانو تو ایک بار پھر یہ کہوں گا کہ بس اس کی خوب صورتی نے مجھے متاثر کیا تھا۔ میں حسن پسند آدمی ہوں

لیکن پھولوں کو ڈالیوں پر ہی سجے ہوئے دیکھنا پسند کرتا ہوں انہیں توڑ لینے کی خواہش میرے دل میں کبھی نہیں ابھری۔" گوتم چند نے پسندیدہ نگاہوں سے مجھے دیکھا اور بولا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم شریف آدمی ہو۔

سنو جس انداز میں تمہیں یہاں لایا گیا بے شک وہ برا تھا لیکن میں اس کی وجہ تمہیں بتا چکا ہوں۔ اصل میں شریمتی رنجنا تیواری بھی کوئی شریف خاتون نہیں ہیں دنیا والے انہیں کچھ سمجھتے ہوں لیکن میں یہ بات جانتا ہوں کہ وہ درپردہ بہت خطرناک عورت ہے۔ میرے دل میں یہ خیال ابھرا کہ کہیں شریمتی رنجنا تیواری بھی اس چکر میں الجھی ہوئی نہ ہوں میرے دوست میں تم سے معذرت کرتا ہوں کہ تمہارے ساتھ زیادتی ہوئی اور یہ طریقہ کار مجھے اختیار کرنا پڑا لیکن کیا تم انسانیت کے نام پر کیا تم ایک ایسے الجھے ہوئے کیس میں میری مدد کرسکتے ہو۔ جس میں صرف بھلائی ہی بھلائی ہے کوئی برائی نہیں ہے میں تمہیں منہ مانگا معاوضہ دوں گا اس کام کا اور تمہیں اپنے بہترین دوستوں میں شامل کرلوں گا' بس اتنا کہنا چاہتا ہوں میں کہ یہاں میرے دوستوں کو کبھی کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

"میں کیا مدد کرسکتا ہوں تمہاری گوتم چند مہاراج۔؟"

"میں تمہیں اس کے بارے میں تفصیلات بتادیتا ہوں۔ یوں سمجھ لو کہ میرا مقصد صرف یہ ہے کہ مدھومتی مجھ تک پہنچ جائے۔"

"اور آپ یہ بتاچکے ہیں کہ آپ اس کے ماتا پتا کے دوست ہیں اور آپ کے ذریعے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔"

"ارے میں خود اس کے پتا سمان ہوں' وہ تو مجبوری تھی جو میں اسے یہ بات کبھی نہیں بتا سکا میں نہیں چاہتا تھا کہ میرا اور اس کا رابطہ ہمارے دشمن کو معلوم ہو۔"

"ٹھیک ہے لیکن آپ کہتے ہیں مہاراج کہ اب وہ میٹرو میں نہیں ہے۔"

"ہاں وہ وہاں مجھے نہیں ملی۔ میرا خیال ہے ہمارے دشمنوں نے جو جال بچھا رکھے ہیں وہ ان میں سے کسی کے جال میں پھنس گئی۔"

ہوں؟" تو ایسی صورت میں۔ میں ان سے کیسے نمٹ سکتا ہوں؟"

"پھر بھی تم مدھومتی کو تلاش کرو اور اگر وہ تمہیں مل جائے تو تم مجھے اس کے بارے میں اطلاع دے دو۔"

"ٹھیک ہے۔" میں تم سے تعاون کرنے پر آمادہ ہوں۔ میں نے جواب دیا اور گوتم چند نے اپنی جگہ سے کھڑے ہو کر مجھ سے ہاتھ ملایا۔" پھر بولا۔

"یہ ہاتھ جو میں نے تم سے ملایا ہے نا۔ یہ کتنی اہمیت رکھتا ہے اس کا اندازہ تمہیں بعد میں ہی ہوگا۔"

"اب میرے لیے کیا حکم ہے؟"

"معافی تو مانگ ہی چکا ہوں تم سے اپنے ہوٹل جاؤ' میرے آدمی تمہارے آس پاس رہیں گے تمہاری حفاظت بھی ہوتی رہے گی اور یہ ایک ٹیلی فون نمبر نوٹ کرلو۔ اگر اس کے بارے میں کچھ معلوم ہوجائے تو مجھے خبر دے دینا۔ ویسے میرے آدمی بھی وہیں موجود ہوں گے۔"

"ٹھیک ہے۔" میں نے کہا اور اس کے بعد گوتم چند نے بڑی معذرتوں کے ساتھ مجھے رخصت کیا اس نے مجھے گاڑی بھی فراہم کی' جو مجھے میٹرو چھوڑ گئی۔ اچھی خاصی رات ہوگئی تھی۔ میٹرو میں اپنے کمرے میں داخل ہونے سے پہلے میں نے مدھومتی کے کمرے کی جانب دیکھا۔ تالا لگا ہوا تھا اور باہر "آؤٹ" کی تختی آویزاں تھی۔ اندر اندھیرا تھا میں اپنے کمرے میں داخل ہوگیا' غسل کیا اور اس کے بعد مسہری پر دراز ہوگیا۔ بڑی عجیب سی صورتحال تھی کچھ سمجھ میں نہیں آتا تھا کیا کروں کیا نہ کروں بستر پر لیٹ کر ان انوکھے واقعات کا تجزیہ کرنے لگا کمال ہی ہوگیا تھا۔ ایک طرف میڈم مدھومتی تھیں جنہوں نے شرون کمار گپتا کو' شرون کمار گپتا سے روشناس کرایا تھا اور اپنی کہانی سنائی تھی۔ وہ اچانک ہی گم ہوگئیں اور دوسرا کیس شریمتی رنجنا تیواری کا سامنے آگیا۔ کرنل بیتوسنگھ بھی اس سلسلے میں ملوث تھا۔ دو بڑے کردار تھے ایک سرکاری نوعیت کا دوسرا بظاہر یہ محسوس ہوتا تھا جیسے دہلی کا کوئی بہت بڑا غنڈہ ہو اور دونوں ہی اہم حیثیت رکھتے ہوں۔

دوسری صبح یہ سوچ کر ہوٹل سے نکلا کہ مدھومتی کو تلاش کروں دیر تک سڑک پر پیدل چلتا رہا۔ اس ٹیکسی پر میں نے غور نہیں کیا تھا جو سست رفتاری سے پیچھے آرہی تھی۔ اور جب میں نے ٹیکسی کی تلاش میں نظریں دوڑائیں تو وہ میرے پاس آکر رک گئی۔ میں بے خیالی میں ٹیکسی میں بیٹھ گیا ٹیکسی چل پڑی ابتداء میں' میں نے خیال نہ کیا لیکن اس وقت چونکا جب ٹیکسی ایک خوب صورت عمارت کے گیٹ کے اندر داخل ہوئی۔ طرفہ یہ کہ عمارت کے دروازے پر شریمتی رنجنا دیوی کھڑی نظر

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

آرہی تھیں۔ درحقیقت چند لمحات کے لیے میرا دماغ چکرا کر رہ گیا تھا۔ میں، میں ہوں بھی یا نہیں۔ ان لوگوں نے تو مجھے فٹ بال بنا رکھا ہے۔ ایک کک لگی اس طرف دوسری کک لگی دوسری طرف۔

ٹیکسی ڈرائیور نے نیچے اتر کر دروازہ کھول دیا اور میں نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"کیا کروں؟"

"جی؟"

"یہاں کیوں لائے ہو مجھے۔"

"آپ کو یہیں آنا تھا سر!"

"یہ تمہاری سسرال ہے؟۔"

"جی نہیں۔"

"پھر۔"

"آپ کی ہو سکتی ہے۔" ڈرائیور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم نے میرے لیے کوئی رشتہ تلاش کیا ہے۔" میں نے دانت پیس کر کہا۔

اس دوران رنجنا میرے پاس پہنچ گئی۔ اس نے کہا۔

"کیا بات ہے پرکاش۔"

"پتاجی نیچے نہیں اتر رہے۔"

"او شرون۔ نیچے آؤ۔"

"یہ ڈرائیور بہت بدتمیز ہے۔"

"یہ ڈرائیور نہیں ہے۔" رنجنا کماری نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پھر کون ہے؟"

"میرا بھتیجا پرکاش مہر۔"

"کمال ہے۔"

"نیچے تو آؤ۔" رنجنا نے معصومیت سے کہا اور میں نیچے آیا۔ پرکاش نے اندر بیٹھ کر ٹیکسی ریورس کی اور نہ جانے کہاں چلا گیا۔ رنجنا مجھے لے کر آگے بڑھی۔

"یہ بہتر طریقہ تھا کیا۔" میں نے کہا۔

"اوہو۔ تم نہیں جانتے۔ میں تمہارے لیے کس قدر پریشان تھی۔

"ہوٹل میں نہیں بھیجا جا سکتا تھا اسے۔"

"پرکاش کو؟"

"ہاں!"

"مناسب نہیں تھا۔"

"کیوں؟"

"بتا دوں گی۔ اتنے پریشان نہ ہو۔"

"پریشان نہیں ہوں۔"

"پھر کیا بات ہے؟"

"بس عجیب و غریب چکر چل گیا ہے میرے ساتھ۔" میں نے کہا اور رنجنا دیوی کی اس رہائش گاہ کے خوب صورت ڈائننگ روم میں داخل ہو گیا۔

"بیٹھو!"

"شکریہ۔" میں نے کہا اور بیٹھ گیا۔

"تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ میں تمہارے لیے کس قدر پریشان تھی بتاؤ کیا ہوا تھا۔؟"

"کہاں؟"

"پارٹی سے تم کہاں غائب ہو گئے تھے؟۔"

"غائب نہیں ہوا تھا۔"

"پھر۔"

"اغوا کر لیا گیا تھا۔"

"کیا؟" وہ اچھل پڑی۔

"کہاں لے گئے تھے وہ تمہیں۔ اور۔" رنجنا دیوی کے چہرے پر سخت اضطراب پیدا ہو گیا۔

"میں نہیں جانتا۔"

"کیا مطلب؟"

"اجنبی جگہ تھی وہ میرے لیے۔"

"کوئی رہائشی عمارت تھی؟۔"

"ہاں؟"

"پھر کیا ہوا۔ کیوں اغوا کیا تھا انہوں نے تمہیں۔"

"اس پر تو کھوپڑی چکرائی ہوئی ہے۔"

"اوہ۔ پلیز بتاؤ۔ تمہیں اندازہ نہیں کہ ہم کس قدر مشکل حالات میں گھرے ہوئے ہیں۔"

"کیسے حالات؟"

"بہت سے شبہات ہیں مجھے۔ یہ اندازہ ہو رہا ہے کہ کچھ خاص ایجنسیوں کو ہم پر شبہ ہو رہا ہے وہ ہمارے راستے پر چل پڑی ہیں۔"

"یہ تو بہت خطرناک بات ہے۔"

"تبھی تو میں پریشان ہوں لیکن بہرحال وہ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ میں بھی معمولی شے نہیں ہوں۔ ہاں مجھے ذرا تفصیل بتاؤ۔ ممکن ہے میں کوئی اندازہ لگا سکوں۔"

میں نے ایک لمحے کے لیے سوچا۔ اس کھیل کو مزید دلچسپ کیوں نہ بنایا جائے۔ پھر میں نے کہا۔ "ایک عجیب کہانی سنائی تھی انہوں نے سفر کے دوران میری ملاقات ایک لڑکی سے ہوئی تھی جس نے اپنا نام مدھومتی بتایا تھا۔"

"مدھومتی۔"

"ہاں!"

"خیر۔ پھر کیا ہوا؟"

"اپنے بارے میں اس نے ایک عجیب کہانی سنائی۔"

"کیا۔" انجنا نے فوری کہا اور میں نے مدھومتی کی کہانی اسے سنا دی۔

"گڈ۔ پھر؟" رنجنا نے سوال کیا۔

"ایئرپورٹ پر لڑکی مجھ سے جدا ہو گئی۔ اب جن لوگوں نے مجھے اغوا کیا تھا وہ مجھے لے کر ایک جگہ لے گئے۔ یہاں گوتم چند نے مجھ سے ملاقات کی۔"

"اوہ۔ بہت دلچسپ۔ کیا کیا اس نے۔"

"پہلے تو اس نے سخت رویہ اختیار کیا پھر ذرا مجھ سے درخواست کی کہ لڑکی کی تلاش میں مدد کرو۔ اس نے لڑکی کے بارے میں مجھے دوسری کہانی سنائی۔"

"وہ کیا؟" اس نے کہا اور میں نے بعد کی داستان رنجنا کو سنا دی۔

رنجنا کافی خوش نظر آ رہی تھی۔ کچھ دیر کے بعد اس نے کہا۔

"تو گوتم چند کا حلیہ کیسا تھا؟"

"دراز قامت، اچھی شخصیت کا مالک تھا۔ سرگنجا تھا۔"

"رنگ گورا؟"

"ہاں۔"

"داہنے گال پہ بدم کا نشان تھا۔"

"ہاں۔"

"سوامی تو تم چند؟"

"آپ اسے جانتی ہیں؟"

"بے حد خطرناک آدمی ہے۔ لیکن۔"

"لیکن کیا؟"

"سرکاری آدمی نہیں ہے۔"

"آپ کو یقین ہے؟۔"

"ہاں۔ لیکن وہ بہت بڑا غنڈہ ہے۔ تمہاری اس تفصیل سے مجھے ایک اطمینان ضرور ہو گیا۔"

"کیا؟"

"یہی کہ تمہیں اغوا کرنے والے ایجنسی کے آدمی نہیں تھے۔"

"مگر اب میں کیا کروں؟۔"

"کچھ نہیں۔ کچھ وقت کے لیے روپوش ہو جاؤ۔ دیکھو گی کہ یہ قصہ کیا ہے۔"

"روپوش ہو جاؤں؟۔"

"ہاں!"

"لیکن کہاں؟"

"کیا میرے ہوتے ہوئے تمہیں اس بات کی چنتا ہونی چاہیے۔" اس نے موڈ بدل کر کہا اور میں گہری سانس لے کر خاموش ہو گیا۔

"تم کچھ دیر جان آرام کرو۔ میں آتی ہوں۔" اس نے کہا اور باہر چلی گئی۔ میں صوفے سے ٹک کر بیٹھ گیا تھا۔ کچھ دیر کے بعد وہ واپس آئی اور بولی۔ "چلو۔" میں اٹھ کر اس کے پیچھے چل پڑا پھر ایک شاندار کار ہمیں لے کر چل پڑی اس کے شیشے تاریک تھے۔ اس کار کی منزل بھی ایک بے حد خوب صورت عمارت تھی اپنی مثال آپ۔ وسیع لان جس کے ایک طرف حسین سوئمنگ پول بنا ہوا تھا اس کے اطراف پھول ہی پھول کھلے ہوئے تھے چاروں طرف بلند و بالا درخت جھول رہے تھے۔

دو مودب آدمیوں نے کار کے دروازے کھولے تھے۔ رنجنا نے ان میں سے ایک سے کہا۔ "نہیں۔ میں نہیں اتروں گی۔ یہ میرے معزز مہمان ہیں۔ ان کی آسائش تمہارے سپرد کرتی ہوں۔ مجھے واپس جانا ہے!"

میں نیچے اتر گیا۔ لیکن میں حیران بھی ہوا تھا۔ رنجنا نے راستے میں مجھے یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ واپس چلی جائے گی۔ میں نے حیرت سے اسے دیکھا تھا وہ لاپرواہ نظر آ رہی تھی۔ کار ریورس ہو کر واپس چل پڑی اور میں ان لوگوں کے ساتھ اندرونی عمارت کی طرف چل پڑا!

◇

ان واقعات کے پس منظر پر اگر غور کیا جائے تو درحقیقت ان کی دلچسپی سے انکار نہیں کیا جا سکتا تھا، میں شرون کمار گپتا کا ہمشکل تھا اور اس کی بنیاد پر کئی ایسے دلچسپ کیس آپس میں الجھ گئے تھے جن کا تعلق کہیں نہ کہیں ایک دوسرے سے تھا اور ان میں دلچسپی کا پہلو سب سے نمایاں تھا لیکن صورت حال اتنی خطرناک تھی کہ کہیں بھی کوئی چوک ہو جاتی تو زندگی ہی داؤ پر لگ جاتی، کرنل بیتو سنگھ جس کا خیال تھا کہ شریمتی رنجنا دیوی ایک ایسی جرائم پیشہ خاتون ہیں جو ملکی راز غیر ملکیوں کو فروخت کرتی ہیں۔ شرون کمار گپتا ان کا آلہ کار تھا۔ کرنل بیتو سنگھ نے شرون کمار گپتا کو قتل کر دیا اور مجھے اس کا ہمشکل پا کر اپنے کام پر آمادہ کر لیا کہ میں اس

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کے ملک کے خلاف ہونے والی کارروائی میں اس کی مدد کروں اور ان غیر ملکی ایجنٹوں کو گرفتار کراؤں جو اس کے ملک کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ رنجنا تیواری جی مجھے اپنا آدمی سمجھتی تھیں اور شرون کمار گپتا سمجھ کر اپنے تمام راز میرے حوالے کرنے پر تیار تھیں اور ایک تیسری خاتون تھیں جو اچانک ہی اسکرین سے غائب ہو گئی تھیں لیکن درحقیقت وہی پردہ سیمیں کی جان تھیں یعنی مس مدھو متی، جن کی فرمائش تھی کہ میں انہیں پیار سے صرف مدھو کہوں، اصل مسئلہ یہ تھا کہ مجھے ان معاملات میں کہاں تک ملوث ہونا چاہیے، آیا یہ میرے لیے مناسب بھی رہے گا یا نہیں لیکن بات اپنے فیصلے کی تو نہیں تھی جیسا کہ میرے ذہن میں پہلے تھا کہ میں تو ان لوگوں کے درمیان فٹ بال بن گیا ہوں، ہر شخص اپنی پسند کی کک لگاتا ہے اور دوسری سمت دھکیل دیتا ہے۔ بہرحال ابھی تو صورت حال ایسی ہی تھی کہ مجھے انہی کے کہنے کے مطابق کھیلنا تھا۔ جس نئی عمارت میں مجھے لایا گیا وہ درحقیقت خوابوں کی جنت تھی، اتنا حسین ماحول، اتنی خوب صورت آراستگی بہت کم ہی نظر آتی ہے۔ بہرحال میرے لیے یہ سب کچھ نیا نہیں تھا، بہت کچھ دیکھ چکا تھا میں، مجھے ایک اعلیٰ پائے کے سجے ہوئے کمرے میں پہنچا دیا گیا۔ ابھی یہاں آئے ہوئے زیادہ دیر بھی نہیں گزری تھی کہ ایک شخص اندر آیا اور اس نے بہت سے لباس میرے سامنے رکھ دیے پھر بولا۔

"شریمتی جی آپ کے لیے بھجوائے ہیں۔"

"میرے سائز کے ہیں؟"۔

"جی ہاں، آپ انہیں دیکھ سکتے ہیں۔"

"ٹھیک ہے، انہیں الماری میں لٹکا دو۔"

"اشیائے خوردنی آپ دیکھ چکے ہیں اور مشروبات جس چیز کی ضرورت ہو یہ انٹرکام دیوار پر لگا ہوا ہے، آپ ہمیں بلا سکتے ہیں۔"

"کوئی ہدایت ہے میرے لیے؟" میں نے پوچھا۔

"جی نہیں بس یہی اطلاع دینے آیا تھا۔" اس نے کہا اور واپسی کے لیے پلٹ گیا، دروازہ کھول کر اس طرح باہر نکلا جیسے باہر جانا چاہتا ہو لیکن باہر جھانک کر دو چوروں کی طرح رکا اور واپس پلٹ آیا، اس کے چہرے پر عجیب سے تاثرات تھے بالکل یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی خاص بات کرنا چاہتا ہو، وہ پھرتی سے میرے قریب پہنچا اور آہستہ سے بولا۔

"گپتا جی، میں کرنل کا آدمی ہوں۔"

"کیا؟"

"جی ہاں۔"

"کون کرنل؟"

"آپ جانتے ہیں۔"

"میں کسی کرنل کو نہیں جانتا۔"

"آپ جانتے ہیں گپتا جی۔"

"دیکھو جو کچھ کہنا ہے کھل کر کہو ورنہ باہر چلے جاؤ، میں فضول باتوں پر یقین نہیں رکھتا۔"

اس نے سرگوشی کے انداز میں کہا۔

"میری مراد کرنل بیتو سنگھ سے ہے۔"

"اوہ۔" میں نے آہستہ سے کہا۔

"اب تو آپ کو یقین آگیا؟"

"یہاں کیا کر رہے ہو؟"

"میری ڈیوٹی یہاں لگائی گئی ہے۔"

"کیا نام ہے تمہارا؟"

"نریش کہتے ہیں مجھے۔"

"تمہارے پاس اس بات کا کوئی ثبوت ہے؟"

"کس بات کا سر؟"

"یہی کہ تم کرنل بیتو سنگھ کے آدمی ہو۔"

"کیا یہ ثبوت کافی نہیں ہے سر کہ میں نے آپ کے سامنے کرنل بیتو سنگھ کا نام لیا ہے اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ آپ کرنل کے لیے کام کر رہے ہیں، میں کرنل کا ایک میسج بھی آپ کو دینا چاہتا ہوں۔"

"کیا؟"

"آپ یہاں جس حیثیت سے بھی آئے ہیں وہ ایک الگ بات ہے لیکن رنجنا دیوی آپ کو شرون کمار ہی سمجھتی ہیں۔"

"ہوں، پھر؟"

"مطلب یہ ہے کہ آپ سختی سے اس موقف پر جمے رہیں کہ آپ شرون کمار گپتا ہی ہیں۔"

"عجیب آدمی ہو یہ بھی جانتے ہو کہ رنجنا دیوی مجھے شرون کمار گپتا کی حیثیت ہی سے یہاں لائی ہیں اور موقف کی بات بھی کر رہے ہو۔"

"میرا مطلب ہے سر، میں زیادہ کچھ تو نہیں جانتا لیکن اگر کبھی رنجنا دیوی کو اس بات پر شبہہ ہو بھی جائے کہ آپ شرون کمار گپتا نہیں ہیں تو آپ کو یہ بات ثابت کرنی ہے کہ آپ شرون کمار ہی ہیں۔"

"کیسے ثابت کروں گا؟"

"بس اپنے موقف پر جمے رہ کر کرنل بیتو سنگھ کا کہنا

ہے کہ اگر آپ مضبوط رہیں تو پھر کوئی اور یہ پتا نہیں چلا سکتا کہ اصل شرون کمار اب اس سنسار میں موجود نہیں ہے۔"

"ہوں اور کوئی خاص بات؟"

"جی سر، میں کرنل کو آپ کی یہاں آمد کی اطلاع دے چکا ہوں۔"

"کوئی اور خاص بات؟"

"اب تو کرنا ہی پڑے گی۔"

"کیا مطلب؟"

"کرنل نے پوچھا ہے کہ آپ اس پارٹی سے کہاں غائب ہو گئے تھے اور آپ کو اغوا کر کے لے جانے والے کون تھے، اصل میں یہ بات معلوم کر لی گئی تھی کہ آپ اس وقت جب پارٹی میں تھے تو روشنی آپ کو اغوا کرنے کے لیے ہی گل کی گئی تھی، ہمارے آدمیوں نے آپ کو اغوا ہوتے ہوئے دیکھا بھی تھا لیکن بدقسمتی سے آپ کا تعاقب کر کے ہم یہ اندازہ نہیں لگا سکے کہ آپ کو اغوا کر کے لے جانے والے کون ہیں اور اس کے بعد سے ہم مسلسل آپ کے لیے پریشان تھے، فی الحال آپ مجھے یہ بتائیے کہ آپ تو کرنل کو کوئی پیغام نہیں دینا چاہتے؟"

"جو مسٹر گنگو میرے اور تمہارے درمیان ہوتی ہے تم کرنل کو اس کی اطلاع دو گے؟"

"جی ہاں سر مجھے اس کی ہدایت کر دی گئی ہے۔"

"تو پھر اس سے کہہ دینا کہ اس سے مل کر ہی میں اسے تفصیل بتا سکوں، لیکن فی الحال میں اس کام کے لیے یہاں پہنچ گیا ہوں جو کرنل نے میرے سپرد کیا تھا۔"

"اس کے علاوہ اور کچھ جناب؟"

"نہیں بس اتنا ہی کافی ہے۔"

"میں جاؤں؟"

"ہاں۔"

رات کو شریمتی رنجنا دیوی کی طرف سے بلاوا آگیا۔ عمارت کے عقبی حصے میں ایک وسیع و عریض لان پھیلا ہوا تھا اور میڈم اسی لان پر چہل قدمی کر رہی تھیں۔ مجھے دیکھ کر مسکراتیں آگے بڑھیں اور میرے قریب پہنچ گئیں۔ پرجوش انداز میں اپنا ڈبل روٹی جیسا ہاتھ میرے ہاتھ میں دیا اور اس کے بعد بے تکلفی سے آگے بڑھتی ہوئی بولیں۔

"کہو یہاں کیسی گزری؟"

"کیا کہہ سکتا ہوں۔"

"کیوں؟"

"مطلب یہ کہ دماغ چکرایا ہوا ہے بری طرح۔"

"اوہ تو ریلیکس، ریلیکس ڈیئر اب تم میرے پاس ہو۔"

"کیا پتا کہاں ہوں؟"

"بہرحال، یہ بتاؤ کہ تم اپنے مقصد میں کامیاب رہے یا نہیں؟"

"کامیاب ہوں میڈم۔"

"مجھے یقین تھا، ویسے تم بھروسہ کرو میری بات پر، میں تمہارے لیے بہت بے چین تھی، تمہیں اغوا کرنے والوں کے بارے میں چھان بین کرنے کے لیے میں نے پوری آرمی لگا دی ہے جنہیں ابھی تھوڑی دیر قبل اطلاع دے کر میں نے ان کے ٹھکانوں سے ہٹایا ہے۔"

مجھے ہنسی آنے لگی، سب ایک ہی عمل کر رہے تھے بیچارے شرون کمار گپتا مرحوم کے سلسلے میں۔ چند لمحات خاموشی سے ٹہلتے رہنے کے بعد شریمتی رنجنا دیوی نے کہا۔

"میرا خیال ہے کل ہم اپنی کارروائی مکمل کر لیں، اس سلسلے میں مزید انتظار مناسب نہیں ہوگا۔"

"یہ تو آپ ہی بہتر سمجھتی ہیں۔"

"ہوں، تمہاری کوئی رائے ہے اس بارے میں؟"

"آپ کے سامنے میں کیا رائے دے سکتا ہوں؟"

"اوکے پھر ٹھیک ہے چلو واپس چلتے ہیں۔"

اور میں ان کے ساتھ اندرونی حصے میں واپس آگیا، میں ابھی کچھ سوچ ہی رہا تھا کہ میڈم رنجنا دیوی نے کہا۔

"اوکے ڈیئر آرام کرو، میں بھی کچھ تھکن سی محسوس کر رہی ہوں، دن میں بہت زیادہ تھک گئی ہوں۔"

"جی بہتر۔" میں اپنے کمرے کی جانب چل پڑا۔

کمرے میں داخل ہوا تو نریش موجود تھا اسے دیکھ کر ایک بار پھر میرے ذہن میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی، نریش احترام سے میرے سامنے کھڑا ہوا تھا اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کرنل آپ سے بے حد خوش ہیں جناب لیکن اچانک ہی کچھ پروگرام تبدیل کر دیا گیا ہے۔"

"کیا؟" میں نے چونک کر کہا۔

"مجھے زیادہ تفصیل تو نہیں معلوم لیکن رنجنا دیوی نے کچھ لوگوں سے رابطہ قائم کیا ہے اور شاید کل وہ یہاں پہنچنے والے ہیں، فی الحال ہمارے پروگرام میں کچھ تبدیلیاں ہو گئی ہیں اور ہم سب سے پہلا کام یہ کرنا چاہتے ہیں کہ رنجنا دیوی کو راستے سے ہٹا دیں۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"کیا؟" میں اچھل پڑا۔

"آپ چاہیں تو براہ راست کرنل صاحب سے اس بارے میں بات کرسکتے ہیں لیکن کرنل صاحب کا کہنا ہے کہ آپ نسلی بخش انداز میں کام کررہے ہیں۔"

"تت..... تو' رنجنادیوی کو راستے سے ہٹانے کے لیے کیا بندوبست کیا گیا ہے؟"

"یہ کام آپ ہی کو انجام دینا ہوگا۔" اس نے کہا اور میرے بدن میں پسینے کی نمی نمودار ہوگئی' میرا چہرہ ہونق ہوگیا تھا' نریش میری صورت دیکھ رہا تھا' اس نے آہستہ سے کہا۔

"کیا بات ہے گپتا جی؟"

"نریش' میں نے آج تک کسی کو قتل نہیں کیا ہے؟"

"میں سچ مچ نروس ہوجاؤں گا کیونکہ میں نے کبھی ایسا نہیں کیا ہے۔"

"میں نے کہا نا آپ چنتا نہ کریں' میں آپ کے ساتھ ہوں۔"

"کیا طریقہ اختیار کروگے؟"

"کوئی مشکل طریقہ نہیں ہوگا' آپ باآسانی انہیں گردن دبا کر مار سکتے ہیں اور مہاراج اس کے بعد آپ کا اس عمارت میں رہنا ضروری نہیں ہوگا' میں یہاں سے نکل جانے کا آسانی سے بندوبست کرسکتا ہوں۔"

میں پریشانی سے اس کی صورت دیکھتا رہا حالانکہ یہ کام میرے لیے زیادہ مشکل نہیں تھا لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ رنجنادیوی کا قتل کس کھاتے میں لکھوں' براہ راست تو میرا ان سے کوئی جھگڑا بھی نہیں تھا' کرنل بیتوسنگھ نے مجھے جو کام سونپا تھا وہ ایک الگ نوعیت کا حامل تھا لیکن کسی کا قتل کرنا میرے لیے بہرطور ایک غیر مناسب بات تھی اور وہ بھی ایک ایسی شخصیت کا جس سے بظاہر میرا کوئی جھگڑا نہیں تھا' یہ سارا کھیل تو عجیب ہی انداز میں چل رہا تھا۔ بہت دیر تک سوچتے رہنے کے بعد میں نے کہا۔

"یہاں تم کہاں ملتے ہو نریش؟"

"اسی عمارت کے ایک گوشے میں سر' میری رہائش گاہ ہے۔"

"تو پھر مجھے اپنی قیام گاہ دکھادو تاکہ میں اپنا کام پورا کرنے کے بعد تمہارے پاس پہنچ جاؤں۔"

"میں آپ کو پتا بتائے دیتا ہوں سر لیکن یہ کام آپ کس وقت تک پورا کرلیں گے؟"

"تم بتاؤ؟"

"میرا خیال ہے ایک بجے کے قریب۔"

"ٹھیک ہے۔"

"تو پھر میرے لیے کیا حکم ہے؟"

"مم..... مجھے اپنے بارے میں بتادو' اگر تم کرنل بیتوسنگھ کے بارے میں یہ بات اچھی طرح جانتے ہو کہ میرا اور ان کا کیا مسئلہ ہے تو تمہیں اس بات کا پتا ہونا چاہیے کہ میں قاتل داخل نہیں ہوں' میں تو کرنل بیتوسنگھ کے کہنے پر ایک اچھا کام سرانجام دینے پر تل گیا ہوں۔"

"سر مجھے سب کچھ بتادیا گیا ہے لیکن آپ یہ سمجھ لیجیے کہ برے لوگوں کو راستے سے ہٹانا بھی اچھی بات ہوتی ہے اور پھر آپ تو حکومت کے لیے کام کررہے ہیں اور حکومت کو ایک مشکل سے نکال رہے ہیں' یہ قتل تو ایک برے آدمی کا قتل ہوگا' آپ سمجھ رہے ہیں نا میری بات!"

"ہاں لیکن اس کے بعد تم سے کہاں ملاقات ہوگی؟"

"آپ بالکل چنتا نہ کریں ایک بجے میں آپ کے آس پاس ہی ہوں گا' آپ اپنا کام کرکے باہر نکلیں گے تو میں آپ کو باہر ہی مل جاؤں گا۔"

"ٹھیک ہے۔"

"تو میں جاؤں؟"

"میرا خیال ہے جاؤ۔" میں نے کہا اور نریش گردن ہلا کر باہر نکل گیا۔ اس کے جانے کے بعد میں بہت دیر تک سوچوں میں ڈوبا رہا تھا' درحقیقت رنجنادیوی کو قتل کرنا ایک مشکل کام تھا میرے لیے بھلا ان سے مجھے کوئی نقصان بھی تو نہیں پہنچا تھا' اگر وہ ملک دشمنی کررہی ہیں اور ان کا اپنا ایک الگ مسئلہ ہے تو یہ ان لوگوں کا معاملہ تھا میرا براہ راست تو اس سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ پھر میں قتل جیسے مذموم کام میں کیوں حصہ لوں اور ایک ایسی عورت کو زندگی سے کیوں محروم کروں جس سے مجھے کوئی پرخاش بھی نہیں ہے۔ بہت غور کیا اور اس کے بعد میں اپنے کمرے سے باہر نکل آیا۔ دروازے سے کچھ فاصلے پر ہی مجھے نریش نظر آگیا تھا' میرے سامنے سے گزر کر ایک سمت چلا گیا' میں آہستہ آہستہ رنجنادیوی کے کمرے کی جانب چل پڑا۔ اندر سے مدھم مدھم روشنی چھن رہی تھی' میں نے دروازے پر ہلکی سی دستک دی اور فوراً ہی دوسری طرف سے آواز ابھری۔

"کون میں؟"

"شرون۔"

"اوہو اچھا۔" اندر سے رنجنادیوی کی آواز آئی' دروازہ اندر سے بند ہی تھا' انہوں نے دروازہ کھول دیا' شب خوابی کے لباس میں ملبوس تھیں اور چہرے پر حیرت کے آثار نظر آرہے تھے۔

"کیا بات ہے گپتا کچھ پریشان نظر آرہے ہو؟"

"جی ہاں اندر آنا چاہتا ہوں۔"

"آؤ۔" رنجنادیوی راستے سے ہٹ گئیں' میں نے پلٹ کر دروازہ بند کردیا تھا پھر میں نے آہستہ سے کہا۔

"رنجنادیوی۔"

"ہاں کہو کیا بات ہے؟"

"کیا یہ ممکن نہیں ہوسکتا کہ ہم کسی ایسی جگہ چلے جائیں جہاں ہماری گفتگو کہیں اور نہ سنی جاسکے۔"

"یہ میرا بیڈروم ہے یہاں میرے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔"

"نہیں میڈم' میں اس بیڈروم کی بات نہیں کررہا۔"

"تو پھر؟"

"میں یہ چاہتا ہوں کہ کوئی ایسی جگہ ہو جہاں ہمیں نہ کسی کے دیکھے جانے کا خطرہ ہو اور نہ کوئی ایسا خطرہ جس سے یہ اندازہ ہو کہ کوئی ہماری گفتگو سن رہا ہے۔"

رنجنادیوی حیران نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگیں پھر بولیں۔

"کوئی خاص بات ہے کیا؟"

"پلیز' اگر ایسا کوئی انتظام کرسکتی ہیں تو کرلیجیے ورنہ یہاں بات کرنا مشکل ہوگا۔"

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے آؤ میرے ساتھ۔" انہوں نے کہا' دروازہ اندر سے بند کردیا گیا تھا' اس میں مدھم روشنی جلی رہنے دی گئی۔ رنجنادیوی کمرے سے ملحق باتھ روم میں داخل ہوگئیں مجھے بھی انہوں نے اندر آنے کا اشارہ کیا تھا اور میں سمجھتا ہوا اندر چلا گیا تھا' باتھ روم میں کھڑے ہوکر باتیں کرنا ایک عجیب سی بات تھی لیکن اچانک ہی رنجنادیوی نے باتھ روم کے اندر لگے ہوئے ٹائلوں میں سے ایک ٹائل کو دبایا اور اس کے دبتے ہی بائیں سمت کی دیوار میں ایک دروازہ نمودار ہوگیا' میں حیران رہ گیا تھا لیکن بہرطور یہ اندازہ مجھے تھا کہ رنجنادیوی بذات خود بھی کچھ پراسرار کاموں میں ملوث رہی ہے اس لیے یہاں کسی ایسی جگہ کا موجود ہونا ناقابل یقین نہیں تھا' انہوں نے چٹکی بجاکر مجھے اشارہ کیا اور میں اس دروازے سے اندر داخل ہوگیا۔ بارہ سیڑھیاں اترنے کے بعد ایک وسیع وعریض ہال نظر آیا' رنجنادیوی نے اس ہال میں روشنی کردی تھی' ہال میں خوب صورت نشستیں لگی ہوئی تھیں۔ انہوں نے مجھے دیکھا اور بولیں۔

"یہ مناسب ترین جگہ ہے' ساؤنڈ پروف اور ہر طرح سے قابل اطمینان لیکن مجھے حیرت ہے کہ آدھی رات کو تمہیں یہ کیا سوجھی؟"

"میں آپ سے انتہائی اہم گفتگو کرنا چاہتا ہوں میڈم۔"

"ہاں ہاں آؤ بیٹھو' تم نے مجھے بڑا متجسس کردیا ہے۔" میں بیٹھ گیا اور رنجنادیوی میرے سامنے بیٹھ گئیں۔

"میڈم اگر آپ کو میں یہ بتاؤں کہ اصل میں' میں شرون کمار گپتا نہیں ہوں تو کیا آپ کو حیرت نہیں ہوگی۔"

رنجنادیوی کے چہرے پر عجیب سے تاثرات پھیل گئے۔ مجھے جو تصور تھا کہ یہ الفاظ سن کر وہ حیرت سے اچھل پڑیں گی ایسا نہیں ہوا تھا بلکہ ان کے اندر ایک ٹھہراؤ نظر آیا تھا' نجانے کیوں اس کے بارے میں میں اندازہ نہیں لگا سکا تھا۔ رنجنادیوی چند لمحات خاموش رہیں پھر انہوں نے کہا۔

"آگے کہو۔"

"آگے کہنے سے پہلے میں آپ کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ میں حقیقت میں شرون کمار گپتا نہیں ہوں۔"

"پھر کون ہو؟" رنجنادیوی نے سوال کیا۔

"بس صرف اتنا ہی کہہ سکتا ہوں کہ شرون کمار گپتا نہیں ہوں' باقی کون ہوں اس بارے میں آپ کا جاننا ضروری نہیں ہے' ایک ایسا عجیب وغریب انسان ہوں جو بلاوجہ ہی مشکلات میں پھنس گیا ہے۔"

"کیا تم نے اپنے چہرے پر میک اپ کیا ہوا ہے؟"

"نہیں یہی میری اصل شکل ہے۔"

"میں یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں آدھی رات کو یہ مذاق کیوں کررہے ہو مجھ سے؟"

"میں آپ سے کسی مذاق کی جرات نہیں کرسکتا' اصل میں مجھے آپ کے پاس شرون کمار گپتا بنا کر بھیجا گیا ہے۔"

"کس نے بھیجا ہے؟" رنجنادیوی کی یہ سنجیدگی اور سکوت میرا ذہن چٹخانے کے لیے کافی تھا۔

"کرنل بیتوسنگھ نے۔" میں نے جواب دیا اور

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

رنجنا دیوی پر خیال انداز میں گردن ہلانے لگیں پھر انہوں نے کہا۔

"ہوں، مگر ایک بات بتاؤ؟"

"جی میڈم۔"

"اگر ایسی بات ہے تو تم نے مجھ پر اپنا راز کیوں کھول دیا۔"

"یہی بتانا چاہتا ہوں۔"

"بتاؤ۔" رنجنا دیوی نے کہا۔

"اصل میں کرنل بیتو سنگھ کی طرف سے مجھے یہ پیغام ملا ہے کہ میں آپ کو قتل کردوں۔"

"وہ ایک الگ بات ہے لیکن مجھے بتاؤ کہ شرون کمار گپتا کہاں ہے؟"

"آپ کو جو تفصیل بتائی ہے میں نے اس سے آپ کو یہ اندازہ لگالینا چاہیے کہ شرون کمار گپتا کے بارے میں مجھے کچھ بھی نہیں معلوم۔" میں نے جواب دیا حالانکہ میں جانتا تھا کہ شرون کمار گپتا کو قتل کردیا گیا ہے لیکن اب کرنل بیتو سنگھ سے اتنی زیادہ دشمنی بھی مول نہیں لینا چاہتا تھا میں کہ میرے لیے جینا مشکل ہوجائے، چنانچہ اس گفتگو میں جو میں نے میڈم رنجنا تیواری سے کی تھی، میں نے ان تمام چیزوں کا خیال رکھا تھا۔ رنجنا تیواری چند لمحات خاموش رہی اور اس کے بعد اس نے آہستہ سے کہا۔

"میں پوچھ سکتی ہوں کہ تم جو کوئی بھی ہو تم نے میرے اوپر یہ احسان کیوں کیا ہے؟"

"سیدھی سی بات ہے میڈم۔"

"کیا؟"

"یہ کہ مجھے آپ سے کوئی دشمنی نہیں ہے اور میں کسی دوسرے کے لیے آپ کی زندگی نہیں لے سکتا۔"

"لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ میں تو تمہیں خود ہی یہاں لائی تھی اور جس انداز میں لائی ہوں تم اسے نہیں بھول سکے ہوگے پھر تمہیں اچانک ہی یہ کیسے یاد آگیا کہ کرنل بیتو سنگھ نے تمہیں میرے قتل کا حکم دیا ہے۔"

"مجھے افسوس ہے آپ کے اس انداز گفتگو پر۔" میں نے کسی قدر بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیوں؟"

"میرا خیال ہے میں نے ایک اچھا کام سرانجام دیا ہے لیکن آپ الٹا مجھ سے مشکوک انداز میں سوالات کررہی ہیں۔"

"دیکھو تم میری چھت کے نیچے ہو، تمہیں مجھے بتانا ہوگا کہ اچانک ہی تمہیں یہ خیال کیسے آگیا کہ کرنل بیتو سنگھ تمہیں میرے قتل پر آمادہ کرنا چاہتا ہے۔"

"اس لیے کہ یہ ہدایت مجھے اب سے کچھ دیر پہلے ملی ہے۔"

"کیا؟" اس بار شریمتی رنجنا تیواری اپنے اعصاب پر قابو نہیں پاسکی تھیں۔

"جی میڈم، کرنل بیتو سنگھ کا ایک آدمی آپ کے ہاں ملازم کی حیثیت سے کام کررہا ہے، میری یہاں آمد پر اس نے کرنل بیتو سنگھ کو اطلاع دے دی کہ میں یہاں لے آیا گیا ہوں اور کرنل نے اسی کے ذریعے یہ پیغام میرے پاس بھجوایا ہے۔"

"لک..... کون ہے وہ؟" شریمتی رنجنا تیواری نے پوچھا۔

"نریش ہے اس کا نام۔"

"اوہ مائی گاڈ، اوہ مائی گاڈ۔" رنجنا تیواری اپنی جگہ سے کھڑی ہوگئیں، چند لمحات وہ پریشانی کے عالم میں کھڑی کچھ سوچتی رہی پھر اس نے کہا۔

"اگر کرنل بیتو سنگھ نے یہ سوچا ہے تو اس کا مقصد ہے کہ وہ حماقت کرنا چاہتا ہے کیونکہ یہ سب کچھ یہ سب کچھ، ہوں تو وہ مجھے قتل کرنا چاہتا ہے؟"

"جی میڈم اور میرا خیال ہے مجھے یہ اطلاع دے کر کوئی خوشی نہیں ہوئی۔"

"کیا؟"

"جی ہاں، آپ کا انداز بڑا عجیب رہا ہے۔"

"نہیں، ایسی بات نہیں ہے، خیر میں تم سے پوچھ سکتی ہوں کہ کرنل بیتو سنگھ نے تمہیں کس معاوضے کی پیشکش کی تھی؟"

"بیکار ہے، میں یہ نہیں بتاؤں گا۔"

"دوسرا سوال میں تم سے یہ کرنا چاہتی ہوں کہ ایک بہترین معاوضے کے عیوض تم نے مجھے قتل کیوں نہیں کردیا۔"

"اس لیے کہ میں پیشہ ور قاتل نہیں ہوں بلکہ حالات کا شکار ہوجانے والا ایک شخص ہوں۔ میں خاموشی سے یہاں آپ کی دی ہوئی مراعات سے فائدہ اٹھاتا رہا لیکن آپ کو قتل کرنا میرے لیے کسی طور پر ممکن نہیں تھا۔"

شریمتی رنجنا دیوی اپنی جگہ سے آگے بڑھ گئیں،

تھوڑی دیر تک وہ میرے سامنے ٹہلتی رہیں اور اس کے بعد انہوں نے کہا۔

"میرے لیے یہ بات اس بات سے زیادہ سنسنی خیز ہے کہ شرون کمار گپتا غائب ہوگیا ہے، آہ کاش کوئی ایسا ذریعہ ہوسکتا جس سے میں اس کے بارے میں معلومات حاصل کرسکتی۔"

"ظاہر ہے ایسا کوئی ذریعہ میرے پاس نہیں ہے لیکن میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ اب مجھے کیا کرنا چاہیے؟" میں نے سوال کیا اور وہ مجھے دیکھ کر مسکرانے لگی پھر آہستہ سے بولی۔

"مجھے قتل کردو۔"

"آپ ان حالات میں بھی مذاق کرسکتی ہیں، کیا آپ کو اس بات کا اندازہ ہے میڈم کہ یہ نیک کام کرکے میں نے اپنے لیے کیا کیا مشکلات خریدلی ہیں ہوسکتا ہے آپ کرنل بیتو سنگھ کو بہت اچھی طرح سے جانتی ہوں اور یہ بھی ہوسکتا ہی کہ نہ جانتی ہوں لیکن جب اسے یہ پتا چلے گا کہ میں نے آپ کو اس کی نیت کی اطلاع دے دی اور اس کا تمام کیا دھرا چوپٹ کردیا تو آپ کا کیا خیال ہے کیا وہ مجھے معاف کردے گا۔"

"مجھے سوچنے دو ڈیئر مجھے سوچنے دو۔ اس نے کہا اور ایک بار وہ پھر اسی طرح چہل قدمی کرنے لگی میں بھی خاموشی سے غور کرنے لگا تھا کہ اس کے اس رویے کی نوعیت کیا ہے اور اس کا انکشاف کرنے کے بعد مجھے کن کن حالات کا شکار ہونا پڑے گا پھر اچانک وہ رک کر مجھ سے بولی۔

"تمہارا کیا خیال ہے اگر تم نے میری زندگی بچانے کی کوشش کی ہے تو کیا میں تمہیں تنہا چھوڑ دوں گی؟" میں نے نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا تو وہ پھر جلدی سے بولی۔

"ہاں ایک کام تمہیں کرنا پڑے گا۔"

"جی۔"

"تم نے کہا تھا کہ نریش اس کا ساتھی ہے۔"

"ہاں۔"

"سچ کہا تھا تم نے۔"

"میڈم۔"

"سوری۔ میرا یہ مطلب نہیں ہے میرا مطلب یہ ہے کہ نریش کیا اب بھی یہاں موجود ہے۔"

"جی ہاں اور میری کارروائی ختم ہونے کا انتظار کررہا ہے۔"

"کیا مطلب؟"

"مطلب واضح ہے۔"

"یعنی۔"

"یعنی وہ میری طرف سے کامیابی کی خوشخبری چاہتا ہے۔"

"کیا وہ آس پاس کہیں موجود ہے۔"

"تو آپ کا کیا خیال ہے میں نے جو آپ سے کسی تنہا جگہ گفتگو کرنے کی بات کی تھی اس کا مطلب کیا تھا۔"

"اوہو۔ تمہارا مطلب ہے کہ۔ کہ۔"

"جی ہاں۔ میرا وہی مطلب ہے جو آپ سمجھی ہیں۔"

"تو پھر۔ تو پھر۔ افوہ واقعی صورتحال کافی سنگین ہے۔"

"گویا اب تک آپ نے صورتحال کی سنگینی کا اندازہ نہیں کیا تھا۔"

"نہیں میں تمہاری بات کو غلط نہیں سمجھ رہی لیکن پلیز ایک کام کردو میرا۔"

"جی فرمایئے۔"

"برا تو نہیں مانوگے۔"

"جی نہیں"

"یہ بھی نہیں سوچوگے کہ اب بھی میں تم پر بھروسہ نہیں کررہی۔"

"اگر آپ مجھ پر بھروسہ کررہی ہیں تو ظاہر ہے پھر میں یہ کیوں سوچوں گا۔"

"میں دیکھنا چاہتی ہوں کہ نریش۔ نریش۔" وہ جملہ ادھورا چھوڑ کر خاموش ہوگئی۔

"میں سمجھ گیا آپ کا مطلب؟"

"تو پھر کیا خیال ہے؟"

"نہایت موزوں۔"

"یعنی۔" وہ بولی۔

"میں نریش کو آپ کے سامنے لاسکتا ہوں۔"

"ہوں۔ اب بتاؤ کیا کرنا چاہیے مجھے۔"

"سیدھی سی بات ہے میں آپ کو پستول یا خنجر سے قتل کرکے خواہ مخواہ دوسروں کو اپنی جانب متوجہ نہیں کرنا چاہتا اور نہ ہی میرے پاس کوئی ایسا ہتھیار موجود ہے۔"

"تو پھر؟"

"گردن دبا کر مارنا ہوگا آپ کو۔"

"کیا؟" اس کی آواز ہلکی سی لرزش پیدا ہوگئی۔

"میرا مطلب ہے کہ یہی ظاہر کرنا ہوگا مجھے نے آپ کو گردن دبا کر قتل کردیا ہے۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"ہاں۔"

"تو پھر آیئے باہر چلتے ہیں آپ اپنی مسہری پر انتقال فرما جایئے اور میں اسے جا کر اطلاع دیتا ہوں۔"

میرے ان الفاظ پر وہ ہنس پڑی پھر بولی۔

"چلو۔"

"اوکے آیئے" اور اس کے بعد ہم دونوں اس خفیہ جگہ سے باہر نکل آئے ہاتھ روم سے باہر آنے کے بعد رنجنا تیواری اپنے بستر پر پہنچ گئی اور عجیب سے انداز میں بستر پر لیٹ گئی۔

"جی۔ آپ کو مقتول ہونے کی اداکاری کرنی ہے۔"

"ہاں یہ میرے لیے ایک دلچسپ تجربہ ہوگا۔"

"اس سے پہلے بھی آپ مر چکی ہیں؟"

"کیا۔"

"مم۔ میرا مطلب ہے کہ کبھی۔"

"نہیں میں فضول قسم کی اداکاری نہیں کرتی اور نہ ہی میں اس قدر کمزور ہوں کہ اپنے کسی دشمن کے سامنے اپنی موت کا ڈرامہ رچاؤں یہ سب کچھ تو اصل میں ایک تجربہ ہے جو میں کرنا چاہتی ہوں۔" بستر پر لیٹنے کے بعد اس نے اپنے جسم کو اس طرح موڑ توڑ لیا کہ یہی محسوس ہو کہ اس نے اذیت سے جان دے دی ہے' جب میں اس کی اس کیفیت سے مطمئن ہو گیا تو پھر خاموشی سے دروازہ کھول کر باہر نکل آیا مزے کی بات یہ تھی نریش میرے سامنے ہی موجود تھا میں اسے دیکھ کر دہشت زدہ ہو گیا انداز بھی ایسا تھا جیسے قتل کرنے کے بعد میں متوحش ہو گیا ہوں۔

"کیا رہا؟"

"آؤ۔"

"ویری گڈ۔ ویری گڈ۔"

"ہاں تم نے دیکھ لیا میں نے کرنل بیتو سنگھ کی ہدایت کے مطابق رنجنا تیواری کو ہلاک کر دیا ہے لیکن نریش اب میرے تحفظ کا کیا بندوبست ہوگا۔"

"کرنل بیتو سنگھ بے اختیار آدمی نہیں ہے اور پھر تم نے تو اس کے لیے وہ کیا ہے جو شاید خود اس کے لیے کرنا مشکل ہوتا تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ رنجنا تیواری دلی میں ایک بہت بڑی شخصیت کی مالک ہے ابھی کل جب اس کی موت کا اعلان کیا جائے گا تو تم دیکھ لینا کہ ایک طوفان برپا ہو جائے گا اور اس کے قاتل کی تلاش کے لیے پورے ملک میں کارروائی کی جائے گی لیکن اصل حقیقت کیا ہے یہ تم اچھی طرح جانتے ہو ویسے تمہیں بالکل مطمئن رہنا چاہیے کرنل بیتو سنگھ تمہارے تحفظ کا ہر طرح بندوبست کرے گا ہوگا۔"

"میرا خیال ہے تم نے اس کی گردن پر اپنے نشانات نہیں چھوڑے ہوں گے۔"

"نہیں۔ رومال سے میں نے اس کی گردن پکڑی تھی۔"

"میں جانتا ہوں تم بے وقوف آدمی نہیں ہو آؤ۔ ہم دونوں دروازے کی جانب مڑے ہی تھے کہ عقب سے رنجنا تیواری کی آواز سنائی دی۔

"بس کافی ہے۔" ظاہر ہے یہ آواز سن کر مجھ پر تو کوئی خاص اثر نہیں ہو سکتا تھا لیکن نریش اسی طرح پلٹا تھا جیسے عقب سے گولی لگی ہو اس نے پلٹ کر رنجنا تیواری کو دیکھا رنجنا تیواری ہاتھ میں ایک خوفناک پستول لیے کھڑی تھی یقیناً" یہ پستول اس کی مسہری کے تکیے کے نیچے موجود ہوگا ہمیں ذرہ برابر آہٹ بھی نہیں ملی تھی اور اس نے پستول نکال لیا تھا نریش کے ہوش و حواس گم ہو گئے اس نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے مجھے دیکھا اس کا منہ کھلا' رنجنا تیواری سرد نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"تمہیں یہاں کون لایا تھا؟" اس نے سوال کیا۔

نریش پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے مسلسل دیکھے جا رہا تھا۔

"میں پوچھ رہی ہوں تمہیں یہاں کون لایا تھا' کس کے ذریعے تم یہاں تک پہنچے تھے اب اگر تم یہ بات چھپانے کی کوشش کرو کہ تم کرنل بیتو سنگھ کے آدمی نہیں ہو تو یہ ایک احمقانہ کوشش ہوگی اس کا تمہیں خود بھی اندازہ ہے میں تم سے صرف ایک بات معلوم کرنا چاہتی ہوں تمہیں یہاں تک لانے والا کون تھا؟"

"مم۔ میڈم۔ مم۔ میں' میں'۔ یہ۔ یہ۔" نریش نے میری طرف اشارہ کر کے کہا۔

"ہاں اس کے بارے میں کیا کہنا چاہتے ہو۔"

"بس یہی۔ یہی مجھے یہاں لایا تھا۔"

"اس سے زیادہ احمقانہ جھوٹ کوئی اور بول سکتے ہو۔"

"میڈم مجھے معاف کر دیجئے گا۔"

"یہ۔ یہی شخص۔"

"نریش۔ تمہارا نام نریش ہے یا نہیں میں نہیں جانتی لیکن میں تمہارا یہی نام جانتی ہوں آخری بار کہہ

رہی ہوں کہ مجھے میری بات کا درست جواب دو میں جانتی ہوں کہ یہ تمہیں یہاں نہیں لایا تھا۔"

"مم۔ معاف کر دیجئے میڈم۔ معاف کر دیجئے۔"

"معاف کر دوں۔"

"ہاں۔ ہاں پلیز۔ پلیز مجھے معاف کر دیجئے میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔" جواب میں رنجنا تیواری کے پستول سے تین فائر ہوئے اور نریش بے جان ہو کر نیچے گر پڑا فائر ایسے مقامات پر کیے گئے تھے کہ اس کے بعد زندگی کا تصور بھی نا رہے' وہ تڑپنے بھی نہیں پایا تھا میں خاموشی سے اس کی لاش دیکھ رہا تھا رنجنا تیواری نے پستول مسہری پر اچھال دیا اور بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔

"ایسے کام میں کبھی اپنے ہاتھوں سے سرانجام نہیں دیتی۔"

"لیکن میں نے تمہیں قاتل بنانا پسند نہیں کیا بلاشک و شبہ تم ایک اچھے انسان ہو۔"

"اس کی لاش۔ اس کی لاش میڈم۔"

"کیا مطلب؟"

"اس کی لاش کیسے ٹھکانے لگائیں گی؟" میں نے سوال کیا اور رنجنا ہنس پڑی۔

"کیوں؟"

"مم۔ میرا مطلب ہے۔"

"نہیں دیر اب ایسی بات بھی نہیں ہے ایسے کام میرے لیے مشکل نہیں ہوتے لیکن اب ذرا تمہارے بارے میں سوچنا پڑے گا کیا تم اپنے آپ کو یہاں نروس محسوس کر رہے ہو۔"

"جی میڈم بہت زیادہ۔"

"پھر آؤ میرے ساتھ آؤ" اس نے کہا اور ایک بار پھر مجھے اسی پراسرار تہہ خانے میں جانا پڑا جس میں پہلے اس کے ساتھ آ چکا تھا۔"

"ہاں اب بولو۔"

"مم۔ میں کیا بتاؤں میڈم۔"

"دیکھو مجھے ابھی اس سلسلے میں غور کرنا ہے' کرنل بیتو سنگھ اس بات کا منتظر ہوگا کہ کچھ دیر کے بعد اسے تمہاری جانب سے میری موت کی اطلاع ملے گی لیکن ایسا نہیں ہوگا ایک بات بتاؤ مجھے۔"

"جی میڈم۔"

"تمہارے خیال میں یہاں اس شخص کے علاوہ اور کوئی بھی ہو جو میری کھوج میں ہو۔"

"یہ میں کیسے کہہ سکتا ہوں؟"

"بیٹھ جاؤ۔ بیٹھ جاؤ" اس نے کہا اور خود بھی میرے سامنے بیٹھ گئی کچھ دیر تک گردن جھکائے سوچتی رہی پھر اس نے کہا۔

"آخر کوئی نہ کوئی تو اسے یہاں ضرور لایا ہوگا اس کا مطلب ہے کہ مجھے یہ جگہ چھوڑ دینا چاہیے لیکن یہ مناسب نہیں ہوگا یہاں ابھی ایسے بہت سے کام ہیں میرے جن کے لیے مجھے یہ عمارت استعمال کرنا ضروری ہے پھر کیا کرنا چاہیے۔ اچھا یوں کرتے ہیں سنو تمہارے اپنے ذہن میں کوئی خاص پروگرام ہے۔"

"جی نہیں میڈم۔"

"تو پھر تم یہاں کچھ وقت قیام کرو۔"

"جی؟"

"ہاں۔"

"کیوں؟"

"اس لیے کہ کرنل بیتو سنگھ کو اس کے اس عمل کا کوئی جواب نہیں ملے گا اسے یہ نہیں پتا چل سکے گا کہ اصل واقعہ کیا ہوا ہے نریش کی لاش اس طرح غائب کر دی جائے گی کہ اس کا نام و نشان بھی نہیں ملے گا بلکہ یہاں اس کے خون کا کوئی دھبہ بھی دستیاب نہیں ہوگا اگر کرنل بیتو سنگھ کا کوئی اور آدمی بھی یہاں موجود ہے تو وہ جاننے کی کوشش کرے گا کہ میرا انجام کیا ہوا خیر میں اپنے آپ کو نہیں چھپاؤں گی کیونکہ چھپانے کا مطلب یہ ہے کہ میں اس سے خوفزدہ ہو گئی ہوں لیکن وہ یہ نہیں جان سکے گا کہ اس کی کاوشوں کا نتیجہ کیا نکلا سمجھ رہے ہو نا میری بات۔"

"جی میڈم۔"

"یہاں تمہیں کوئی تکلیف نہیں ہوگی میں وعدہ کرتی ہوں' یہ جگہ تمہارے لیے انتہائی محفوظ ثابت ہوگی اور یہاں تمہیں ہر آسائش فراہم ہو جائے گی میں ذرا صورتحال کا جائزہ لینے کے بعد یہ فیصلہ کروں گی کہ ہمارے آئندہ اقدامات کیا ہونے چاہیے' کیا تم مجھ سے اتفاق کرو گے؟"

"اتفاق نہ کرنے کا کوئی سوال نہیں ہے میڈم مجھے یہاں اگر کوئی پریشانی نہ ہو تو میں کچھ وقت گزار سکتا ہوں۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"میرا وعدہ ہے کہ یہاں تمہیں کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔"

"تو پھر ٹھیک ہے۔"

"میں بہت جلد تم سے رابطہ قائم کروں گی اب اگر مجھے اجازت دو تو میں تھوڑے سے انتظامات کرلوں۔"

"یس میڈم۔" میں نے کہا اور وہ اپنی جگہ سے اٹھ گئی' دروازے کے قریب رک کر اس نے پھر کہا۔

"بہرحال تمہاری ان کاوشوں کا پھر شکریہ واقعی یہ کام آسانی سے ہو سکتا تھا اور میری زندگی جا سکتی تھی لیکن تمہاری وجہ سے میری زندگی بچ گئی میں تمہارا یہ احسان یاد رکھوں گی۔"

"نہیں میڈم بہرحال مجھے آپ سے کوئی دشمنی نہیں تھی اس لیے میں آپ کی زندگی نہیں لینا چاہتا تھا اپنے بارے میں آپ کو بتا چکا ہوں کہ وہ نہیں ہوں جو سمجھا جا رہا ہوں بس ایک بے مقصد مصیبت میں پھنس گیا ہوں۔"

"اوکے میں چلتی ہوں۔" اس نے کہا اور اس کے بعد وہ وہاں سے باہر نکل گئی اور اس کے ساتھ تہہ خانے کا دروازہ بند ہو گیا۔ اس کے جانے کے بعد میں اپنی اس نئی آرام گاہ کو دیکھنے لگا' جو کچھ ہوا تھا جس انداز میں ہوا تھا وہ ایک الگ بات تھی اب آگے کے معاملات کا تجزیہ کرنا تھا لیکن تجزیہ کرنا بیکار ہی تھا' اس بات کا قائل تھا کہ جو کچھ ہوتا ہے تقدیر کے سہارے ہی ہوتا ہے۔ بہرحال جو بھی کیفیت تھی اس سے نکلنا میرے بس کی بات نہیں تھی بس گزارا ہی کرنا تھا' چنانچہ ایک آرام دہ جگہ دراز ہو گیا اور سونے کی کوشش کرنے لگا' نیند کی دیوی مہربان ہو گئی تھی اور نیند نے ہر طرح کے پریشان کن خیالات سے آزاد کروا لیا تھا۔

نجانے کب آنکھ کھلی تھی لیکن بہرحال کھل گئی تھی۔ پیٹ میں چوہوں نے گردش شروع کر دی تھی اور آہستہ آہستہ اس کی رفتار بڑھتی جا رہی تھی' میں اٹھ گیا' باتھ روم موجود تھا' منہ ہاتھ وغیرہ دھویا اور پھر گھڑی پر نظر ڈالی' ساڑھے گیارہ بج رہے تھے' رنجا جی نے میرے لیے ناشتے وغیرہ کا بندوبست نہیں کیا تھا حالانکہ اصولی طور پر ناشتا یہاں آنا چاہیے تھا ممکن ہے آئی ہوں اور مجھے سوتا ہوا دیکھ کر واپس چلی گئی ہوں' انتظار کرتا رہا پھر اپنی اس آرام گاہ کی تلاشی لینا شروع کر دی' شیلف میں کچھ کتابیں رکھی ہوئی تھیں' چند ایسی ہی دوسری چیزیں' بارہ اور پھر ساڑھے بارہ بج گئے اب تو بھوک کے مارے حالت کچھ خراب ہونے لگی' مسل خانے میں جا کر تھوڑا سا پانی پیا اور پھر باہر نکل آیا۔ اب ذہن پر جھلاہٹ طاری ہو رہی تھی' عجیب میزبان تھی یہ عورت' کم از کم ناشتے کا بندوبست تو کرنا چاہیے تھا اور اب تو کھانے کا وقت ہو رہا ہے' ممکن ہے تھوڑی دیر کے بعد کھانا ہی آجائے' پتا نہیں کہاں مصروف ہو گئی ویسے صورت حال ذرا سنسنی خیز محسوس ہونے لگی تھی' لازمی امر ہے کہ اس تہہ خانے کے بارے میں رنجنا تیواری کے علاوہ کسی اور کو معلوم نہیں ہوگا' اگر وہ کسی مشکل میں پھنس گئی تو میں یہاں کیا کروں گا' نقاہت سی طاری ہونے لگی تھی' باقی وقت بھی گزرتا چلا گیا' یہاں تک کہ گھڑی نے شام کے ساڑھے سات بجا دیے' اب کیفیت یہ تھی کہ پورے بدن پر سنسناہٹ طاری تھی' دو تین بار پانی پیا اور اب پانی کی شکل دیکھ کر بھی متلی ہونے لگی تھی۔ رنجنا تیواری پر شدید غصہ آرہا تھا اور میں پریشانی کے عالم میں یہ سوچ رہا تھا کہ اب کچھ کر لینا چاہیے۔ بہرحال بھوک' نقاہت اور ذہنی پریشانی نے مجھ پر نیم جان سا طاری کر دیا۔ میں نے تہہ خانے کے دروازے کے پاس پہنچ کر اسے کھولنے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن دروازہ نہیں کھل پایا تھا' یہ صورت حال تو خاصی خوفناک ہے' کیا کرنا چاہیے۔ سخت بے چینی ہو گئی اور یہ بے چینی وحشت میں تبدیل ہونے لگی' کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا پھر جب رات کے تقریباً" دو بجے تو میری تمام قوتیں جواب دے گئیں' اب انتظار کرنا حماقت کے سوا اور کچھ نہیں تھا' کچھ کرنا چاہیے اور میں نے کچھ کر گزرنے کے لیے کوئی چیز تلاش کرنا شروع کر دی' جس لوہے کے پلنگ پر میں دراز تھا وہ بہت عمدہ ساخت کا بنا ہوا اور بڑا آرام دہ پلنگ تھا' دلچسپ بات یہ تھی کہ چند نٹ کھول کر اس کی پٹی نکالی جا سکتی تھی' اب سب کچھ بے سود تھا' مزید کچھ وقت یہاں گزار لیا تو نہ تو ہاتھ پاؤں ہلنے کے قابل رہیں گے اور بھوک کی وجہ سے زندگی کا خطرہ بھی درپیش تھا' زندگی بچانے کے لیے تو ہر خطرہ مول لیا جا سکتا تھا چنانچہ میرا ہیجانی وجود لوہے کی اس پٹی سے دروازے کو کھولنے کی کوشش کرنے لگا' یقینی طور پر خاصی تیز آوازیں بلند ہو رہی تھیں لیکن کوئی ادھر متوجہ

نہیں ہوا تھا' انتہائی محنت کے بعد بالآخر دروازے کے لاک ٹوٹ گئے اور مجھے باہر نکلنے کا موقع مل گیا۔ میں اپنی اس قبر سے باہر نکل آیا' چاروں طرف گھور اندھیرا چھایا ہوا تھا اور اب تک کی کاوشوں کے باوجود کوئی نظر نہیں آیا تھا لیکن مجھے اب کسی انسان کی تلاش تھی ہی نہیں' میں تاریک عمارت کے مختلف کمروں میں جھانکتا پھر رہا تھا اور سوچ رہا تھا کہ اس عمارت میں کہیں نہ کہیں کچن موجود ہوگا اور پھر میری یہ کوشش بھی بار آور ہو گئی' کچن مل گیا اس میں فریج بھی رکھا ہوا تھا اور فریج میں کچھ پھل وغیرہ نظر آئے تھے' میں دیوانوں کی طرح ان پر ٹوٹ پڑا' ہر خوف اور ہر احساس سے بے نیاز ہو کر میں نے اپنے پیٹ کا دوزخ بھرا اور بدن میں سنسنی سی پیدا ہونے لگی لیکن پیٹ بھرنے کے بعد تھوڑی سی عقل نے بھی کام کرنا شروع کر دیا تھا۔ یہاں اس عمارت میں کسی کا موجود نہ ہونا اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ یہاں کوئی سنسنی خیز واقعہ پیش آگیا ہے کیونکہ اس سے پہلے عمارت کی یہ کیفیت نہیں تھی' اچانک ہی خطرے کا احساس ہوا تھا' یہ خطرہ میرے لیے بھی تو پیدا ہو سکتا ہے' چنانچہ اس وقت بدن میں پیدا ہونے والی سنسناہٹ کو بھول کر یہاں سے نکل جانا زیادہ مناسب ہے' چنانچہ اس عقبی لان کی جانب چل پڑا جس میں رنجنا تیواری جی کے ساتھ ایک بار آیا تھا' لان کا احاطہ کودنا میرے لیے کوئی مشکل کام نہیں تھا۔ دوسری جانب ایک وسیع میدان نظر آرہا تھا جو کافی دور جا کر ان مکانات کے سلسلے پر ختم ہو گیا تھا جن میں مدھم مدھم روشنیاں جلتی نظر آرہی تھیں۔ میں رکے بغیر دوڑتا رہا اور مکانات کے قریب جا کر ہی دم لیا۔ کافی وسیع میدان تھا پھر چونکہ اتنے وقت تک مصیبتوں کا شکار رہا تھا اس لیے سانس ذرا کچھ زیادہ ہی چڑھ گیا تھا۔ ان مکانوں کے نزدیک پہنچ کر بھی میں نے زیادہ رکنے کی کوشش نہیں کی' ظاہر ہے جو وقت ہو گیا ہے اس میں اگر مجھے ایسی کسی تاریک گزرگاہ پر دوڑتے ہوئے دیکھ لیا جائے تو نجانے کیا صورت حال ہو۔ میں مکانوں کے درمیان سے نکل کر ایک چوڑی سڑک پر آگیا۔ کچھ دور چلنے کے بعد ایک چوراہا نظر آیا' اکا دکا ٹریفک چلتا ہوا نظر آرہا تھا' ایک دوبار پولیس کی گاڑی بھی دیکھی لیکن اپنے آپ کو اس کی نگاہوں سے دور رکھنے کی کوشش کی' اس وقت کوئی بھی مصیبت مول لینا میرے لیے سخت مشکل تھا۔ اس سڑک کے بارے میں کوئی تفصیل نہیں معلوم تھی لیکن بچتا بچاتا اس پر آگے بڑھتا رہا' آبادی ابھی میلوں دور پھیلی ہوئی تھی' ہو سکتا ہے کوئی ایسی جگہ مل جائے جہاں آرام کرنے کا موقع مل سکے پھر نواحی علاقے میں پہنچ گیا اور اس کے بعد سنسان میدان نظر آنے لگے' اب اس وقت جسمانی تھکن پر غور کرنا بے سود تھا بس یہ خواہش دل میں تھی کہ کوئی ایسی جگہ مل جائے جہاں کچھ وقت آرام کر سکوں' اس کے بعد یہ سوچ سکوں کہ آگے کیا کرنا ہے' ابھی اس بارے میں سوچنا بالکل بے مقصد تھا۔ صبح کی مدھم مدھم روشنی پھوٹنے لگی' تب مجھے کسی گاڑی کی مشین کی آواز سنائی دی ایک لمحے کے لیے خوفزدہ ہو گیا تھا' میں نے سوچا کہ کہیں پولیس کی کوئی گاڑی نہ آرہی ہو' پلٹ کر دیکھا وہ ایک ڈیوہیکل ٹرک تھا جس میں سبزیاں لدی ہوئی تھیں۔ میں رک گیا میرے رکنے کا انداز ایسا تھا کہ ٹرک ڈرائیور بھی میرے قریب آکر ہی رک گیا' کوئی بھلا آدمی معلوم ہوتا تھا' ایک اور آدمی اس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا' ٹرک ڈرائیور نے مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہے' اس سنسان سڑک پر کہاں جا رہے ہو؟"

"بابا جی اگر آپ کو تکلیف نہ ہو تو مجھے آگے کہیں چھوڑ دیجئے بس' مسافر ہوں کرایہ نہیں تھا میرے پاس ایسے ہی چل پڑا تھا' آپ کہاں جا رہے ہیں؟"

"پہلے بلند شہر اور اس کے بعد اگر وقت کو تھوڑی سی سبزی بلند شہر پر اتارنی ہے اس کے بعد اگر وہ جانا ہے' پھر وہاں سے جو دھور' تو کہاں جائے گا؟"

"جانا تو مجھے جو دھور ہی تھا جی' بس کیا بتاؤں؟"

"اب اس وقت کچھ نہ بتا بعد میں پوچھ لیں گے تجھ سے جو کچھ بھی پوچھنا ہوگا' جا پیچھے چڑھ جا اور آرام سے بیٹھ جا' لیٹنا چاہے تو لیٹ جانا مگر ایسے کہ سبزیوں کو نقصان نہ پہنچے۔"

میرے لیے بھلا اس سے زیادہ خوشگوار بات اور کیا ہو سکتی تھی' چنانچہ پھرتی سے ٹرک کے پچھلے حصے سے اوپر چڑھ گیا اور خوشنما اور تروتازہ سبزیوں کے درمیان لیٹ گیا' ٹرک اسٹارٹ ہو کر چل پڑا تھا۔ صبح کی ہوا کے خوشگوار جھونکے آنکھوں کے راستے دماغ تک پہنچ رہے تھے اور پلکیں جڑی جا رہی تھیں پھر یہ بھی نہ پتا چلا کہ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

سورج کس وقت نمودار ہوا اور ماحول کیسے بدل گیا۔ تیز دھوپ کی کرنوں نے بھی نہ جگایا تھا لیکن پھر ٹرک رک گیا اور ڈرائیور کے ساتھ بیٹھے ہوئے نوجوان آدمی نے مجھے جھنجھوڑ کر جگا دیا۔

"معاف کرنا تاؤ اب اترنا پڑے گا سبزی اتارنی ہے۔" مجھے تمام صورت حال یاد آگئی' میں نے جلدی سے اس کا شکریہ ادا کیا اور ٹرک سے نیچے کود آیا۔ وہ جوان آدمی جو بھرے بھرے بدن کا مالک تھا اور جس کی مونچھیں نوکیلی تھیں اور جس کی آنکھیں بہت خوب صورت تھیں' مسکراتی نگاہوں سے مجھے دیکھتا ہوا بولا۔

"ارے پریشان کاہے کو ہوتے ہو تاؤ کوئی بھیڑیا تو نہیں گھس آیا' بس ذرا سبزی اتارنی ہے یہاں سے اور اس کے بعد آرام ہی آرام' پریشان مت ہو کیا نام ہے تمہارا؟" اور میرے منہ سے بے اختیار نکل گیا۔

"شرون۔"

"واہ شرون کمار مہاراج کیا خیال ہے ذرا ہاتھ لگاؤ گے سبزی اتارنے میں' دادا کی طبیعت کچھ خراب ہوگئی ہے۔" میری سمجھ میں کچھ نہیں آیا تھا ذہن ابھی نیند کے بھنور میں کھویا ہوا تھا لیکن چند گھنٹے دماغ کو دے کر اپنے آپ کو سنبھالا وہ شخص اوپر چڑھ گیا تھا۔ میں نے بھی اس کے ساتھ سبزی اتارنا شروع کردی۔ نیچے پھیلے والے کھڑے ہوئے تھے اور اتاری ہوئی سبزی کو وہ لوگ تھیلوں پر رکھ رہے تھے۔ بہرحال دہلی سے یہاں تک کا سفر کیا تھا ان کے ساتھ' کچھ نہ کچھ تو ادائیگی کرنی ہی تھی۔ چنانچہ میں اس کے ساتھ مصروف ہوگیا' کافی سبزی اتارنی پڑی تھی تب کہیں جاکر فراغت ہوئی تھی۔ کچھ فاصلے پر ایک چائے خانہ تھا' عمر رسیدہ ٹرک ڈرائیور چائے خانے میں ایک چارپائی پر بیٹھا ہوا تھا' بعد میں پتا چلا کہ یہ جگہ بلند شہر کے نام سے پہچانی جاتی ہے غرضیکہ یہاں یہ کام مکمل ہوگیا چاہتا تو یہیں رک سکتا تھا لیکن اس آدمی نے مجھے چائے کی پیشکش کردی' بھوک پری طرح لگ رہی تھی' نجانے کب سے چائے نہیں پی تھی' چائے کا نام سن کر منہ میں پانی آگیا' ہم بھی ایک چارپائی پر ہی بیٹھ گئے اور کچھ دیر کے بعد گلاس میں بھر کر چائے مجھے دے دی گئی' اس کے ساتھ ہی پلیٹوں میں بسکٹ بھی آگئے تھے' کیا بتا سکتا ہوں اس بارے میں کہ یہ بسکٹ اور چائے کتنی بڑی نعمت محسوس ہوئی تھی' بوڑھا آدمی واقعی کچھ بیمار ہوگیا تھا' مونچھوں والے نوجوان نے مجھے اپنا نام بانکے ناتھ بتایا تھا' بڑا بے تکلف سا ہنس مکھ سا آدمی تھا' چائے اور بسکٹ وغیرہ سے اچھی طرح ناشتہ کرنے کے بعد بانکے ناتھ بوڑھے آدمی کے پاس پہنچ گیا۔ میں بھی اس کے ساتھ تھا' بوڑھے آدمی نے کہا۔

"بانکے میں تو آگے ٹرک نہیں چلا سکوں گا تو ایسا کر ٹرک لے کر چلا جا سبزی تو وقت پر پہنچانی ہے ورنہ خراب ہوجائے گی۔"

"ٹھیک ہے دادا چلا جاتا ہوں' پھر وہاں سے؟"

"اگرے میں رک جانا' بعد میں میری طبیعت ٹھیک ہوجائے گی تو اگرے پہنچ جاؤں گا ابھی بتا دینا کہ دادا بیمار ہوگیا ہے۔"

"ٹھیک ہے دادا پریشان مت کرو۔" بانکے ناتھ نے کہا اور پھر چونک کر مجھ سے بولا۔

"تاؤ' تیرا کیا خیال ہے؟"

"کیا؟"

"چل رہا ہے اپنے ساتھ آگے تک' ساتھ رہے گا۔" میں نے ایک فیصلے کے لیے کچھ سوچا جن حالات سے سابقہ پڑ رہا تھا ان میں بڑی مشکل پیش آگئی تھی' اچھا ہے دہلی سے کچھ دور نکل جاؤں ہو سکتا ہے کچھ بہتر ہوجائے' چنانچہ میں تیار ہوگیا' میں نے کہا۔

"ٹھیک ہے بانکے ناتھ مگر میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ بالکل قلاش ہوں۔"

"ارے تو بانکے تجھ سے کونسی رقم مانگ رہا ہے اے واہ تاؤ واہ' اچھا تو پھر دادا ہم چلتے ہیں۔"

"ہاں بیٹا نکل جاؤ سبزی ہری ہری پہنچ جائے تو اچھا ہے۔" میں اس کے ساتھ ہی ٹرک کے سامنے والے حصے میں بیٹھ گیا تھا۔ بانکے نے ٹرک اسٹارٹ کرکے آگے بڑھایا تھا کچھ دیر تک خاموش رہا اور جب ٹرک آبادی سے نکل گیا تو ہنستا ہوا بولا۔

"دادا دس پانچ سال میں کبھی بیمار ہوتا ہے ورنہ بڑا جاندار آدمی ہے' دو چار بار ہی موقع ملا ہے ہمیں اکیلے سفر کرنے کا۔"

"تم دادا کے ساتھ ہی کام کرتے ہو؟"

"ارے ہمارا تاؤ ہے' باپ کا بڑا بھائی اس کے ساتھ نہ رہیں گے تو اور کس کے ساتھ رہیں گے؟"

"پھر اسے دادا کیوں کہتے ہو؟"

"اب یہ ہمیں نہیں معلوم' بس ہوش سنبھالنے کے بعد سے اسے دادا کہنا شروع کیا ہے تو آج تک کہہ رہے ہیں اب ان چکروں میں کون پڑے کہ کیوں اسے دادا کہتے ہیں' ویسا تیرا جغرافیہ نہیں معلوم ہو سکا تاؤ۔"

"میرا کوئی جغرافیہ ہی نہیں ہے' بس سمجھ لو دنیا میں اکیلا ہوں' نہ کوئی آگے نہ پیچھے' مارا مارا پھرتا ہوں کہیں کچھ دھندہ کرلیا دس بیس روپے کمالیے' اڑا لیے اور پھر مست مولا ہوگئے۔"

"واہ یار واہ کیا بڑھیا زندگی ہے سچ بات یہ ہے کہ آزادی بڑی نعمت ہے' ہمیں دیکھو دس بھائیوں کے بیچ میں پلے۔ چھ بڑے' تین چھوٹے' بیچ کے ہیں بیچ کے....." اس نے اس انداز میں کہا کہ مجھے ہنسی آگئی۔ دیہاتی سا آدمی تھا مگر بڑا رنگین مزاج نجانے کیا کیا قصے سناتا رہا' بلند شہر سے علی گڑھ پہنچے' اس کے لگے بندھے ٹھکانے تھے علی گڑھ میں بھی سبزی اتاری اور دوپہر کا کھانا کھایا' اس کے بعد اگرے کے لیے چل پڑے۔ وہ علی گڑھ سے نکلنے کے بعد مسکراتا ہوا بولا۔

"تاؤ کچھ شوق بھی ہے؟"

"کیسا شوق بانکے ناتھ؟"

"ارے جوانی کے دو چار ہی تو شوق ہوتے ہیں' سنترہ اور گولیوں کے بیچ پہنچ جاؤ' ویسے اپنی ایک گولی ہے' تجھے بھی اگر اگرے میں رکا ہمارے ساتھ۔"

"گولی؟"

"تو اور کیا' بانکے ناتھ کی گولی' کرن کور نام ہے' سکھنی ہے پر یاد رکھنا اور بتانا نہیں۔" مجھے دل ہی دل میں ہنسی آئی' ہر شخص اپنے طور پر جیتا ہے اور اپنے لیے جینے کا کوئی نہ کوئی سامان کرلیتا ہے۔ بہرحال یہ تو ابھی فیصلہ کرنا پڑے گا کہ آگے کیا کرنا ہے' میرا خیال ہے کہ اگرے پہنچنے کے بعد تھوڑا بہت قرار مل جانا چاہیے لیکن اگرے تو پہنچوں' بانکے ناتھ کچھ دیر کے لیے خاموش ہوگیا تھا شاید کرن کور کے خیال میں ڈوب گیا تھا' تھوڑی دیر کے بعد اس نے کہا۔

"ٹائم کافی ہے اپنے پاس' اب یہاں سے چلیں گے تو تھوڑی دیر کے لیے کنھی رکیں گے۔ کنھی ایک گاؤں ہے کرن کور وہیں رہتی ہے' تجھے کوئی جلدی تو نہیں ہے؟"

"نہیں بانکے ناتھ' مجھے کوئی جلدی نہیں ہے۔" میں نے جواب دیا۔

ٹرک سفر کرتا رہا۔ میری نگاہیں دوڑتے ہوئے میدانوں' چھوٹی چھوٹی بستیوں اور کہیں کہیں سبزہ زاروں پر جمی رہیں۔ پھر ٹرک کی رفتار کچھ سست ہوئی تھوڑے فاصلے پر ایک بستی نظر آرہی تھی پن چکی چلنے کی آواز ابھر رہی تھی۔

ٹرک سڑک سے نیچے اتر آیا اور کچے راستے پر دھول اڑاتا ہوا آگے بڑھنے لگا پھر وہ ایک جگہ جاکر رک گیا۔ لوگ چل پھر رہے تھے جھونپڑے بنے ہوئے تھے۔ چھپر پڑے ہوئے تھے بازار لگا ہوا تھا۔ بس اکا دکا دوکانیں تھیں بچے کھیل رہے تھے جس جگہ ٹرک رکا تھا وہاں سے کچھ فاصلے پر بھوسے کے بڑے بڑے ڈھیر لگے ہوئے تھے۔ بانکے ناتھ نے دروازہ کھولا اور نیچے اتر گیا۔ میں بھی دوسری طرف سے نیچے اتر آیا تھا۔ بانکے ناتھ ایک انگڑائی لے کر بولا۔

"دروازہ بند کردے۔ آچلیں۔" میں نے دروازہ بند کردیا۔ دو قدم آگے بڑھا تو مجھے کچھ خیال آیا اور میں نے کہا۔

"ٹرک میں سبزی بھی بھری ہوئی ہے اور دروازہ بھی کھلا ہوا ہے' میرا مطلب ہے تم نے اسے لاک نہیں کیا۔"

بانکے ناتھ ہنس پڑا۔ پھر بولا۔ "یہ غریب دیہاتی لوگ ہیں مگر نیت کے برے نہیں ہیں ان کی چتا نہ کر ہم لوگ آگے بڑھ کر ایک پگڈنڈی پر ہو لیے۔ یہ پگڈنڈی کٹے ہوئے کھیتوں کے درمیان سے گزر رہی تھی' جگہ جگہ سوکھی لکڑیوں کے انبار نظر آرہے تھے۔ کافی فاصلے پر پہنچنے کے بعد ایک جھونپڑا نظر آیا اور بانکے ناتھ اس کے سامنے پہنچ گیا۔

چوڑا سا چھپر پڑا ہوا تھا۔ باہر دو بکریاں بندھی ہوئی تھیں۔ ایک چھوٹا سا بچہ بکری کے تھنوں سے لپٹا ماں کی آغوش سے غذا حاصل کر رہا تھا۔ بانکے ناتھ نے آواز لگائی۔

"رتن کور۔ مائی رتن کور۔ فوراً" ہی دروازہ کھلا اور ایک موٹی بھدی سی عورت پیلے رنگ کی ساڑھی میں لپٹی ہوئی باہر نکل آئی۔

"ارے بانکے۔ تو آیا ہے رے۔"

"ہاں رتن کور بس تیری یاد آئی' چلے آئے۔"

WWW.FREEBOOKSPDF.PK

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"ٹھہر چارپائی بچھاتی ہوں۔" رتن کور نے کہا اور چھپر کے نیچے کھڑی ہوئی چارپائی بچھادی۔

"بیٹھ جا پرے۔" بانکے ناتھ نے میری طرف اشارہ کیا اور پھر ہنستا ہوا رتن کور کی طرف دیکھنے لگا۔

"لسی پلاؤں تجھے۔"

"یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے" بانکے ناتھ بولا اور رتن کور اندر چلی گئی۔ کوئی چھوٹا موٹا کمرہ نہیں معلوم ہوتا تھا یہ' چھپر کے دوسری طرف بھی شاید کوئی صحن وغیرہ تھا میں بے وقوفوں کی طرح بیٹھا ہوا ادھر ادھر دیکھ رہا تھا بانکے ناتھ نے سرگوشی کے انداز میں کہا۔

"وہ شاید موجود نہیں ہے' ورنہ دور سے اپنی خوشبو سونگھ کر دوڑی چلی آتی ہے۔"

"کون.....؟"

"ابے کرن کور کی بات کر رہا ہوں تاؤ تو بڑا بھولا لگتا ہے۔"

میں چھینی ہوئی سی ہنسی ہنس کر خاموش ہوگیا پھر اندر سے ایک نوجوان لڑکی باہر نکلی' اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ جوانی اپنے عروج پر تھی' شکل و صورت تو خیر معمولی سی ہی تھی لیکن اس کی کسر پوری ہوگئی تھی' مسکراتی ہوئی کالی کالی آنکھوں سے بانکے ناتھ کو دیکھا۔ چھاج کے دو گلاس ساتھ لائی تھی دونوں ہمارے سامنے پیش کردیے گئے۔ بانکے ناتھ نے گلاس لیتے ہوئے کہا۔

"کیسی ہے کرن کور؟"

"تیری بلا سے۔"

"ارے ارے کیوں؟"

"اتنے اتنے دنوں میں آتا ہے۔"

"کمائی کون کرے گا تیرا باپ۔ اب جب بھی آتا ہوں' پیسے لے کر آتا ہوں نا۔ وہ تیری اماں بغیر پیسوں کے پیچھا چھوڑتی ہے کیا؟۔"

کرن کور نے ایک نظر مجھ پر ڈالی پھر آہستہ سے بولی۔

"یہ کون ہے؟"

"تاؤ ہے اپنا۔" بانکے ناتھ مستانہ انداز میں بولا اور وہ ہنس پڑی۔

"لگے ہے کہ سارے کے سارے تیرے تاؤ ہی ہیں اور تو کیا کہہ رہا تھا کہ پیسے لے کر آتا ہے تب ہی میری اماں تجھ سے ملنے دیتی ہے؟۔"

"تو کیا جھوٹ کہہ رہا ہوں۔"

"مان کیوں نہیں لیتا میری۔"

"پھر آگئی اسی بکواس پر۔"

"دیکھو نا تاؤ میں کہتی ہوں مجھ سے بیاہ کرلے۔ میں تو پریم ہی اس سے کرتی ہوں پر بڑا بے حیا ہے یہ۔ آجاتا ہے پریم کی باتیں کرتا ہے اور بیاہ کی بات کرتی ہوں تو ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگتا ہے' اپنی عزت دوسروں کو دے کر کوئی اچھا لگتا ہے کیا؟"

"عزت" بانکے ناتھ ہنس پڑا۔

"تو اور کیا۔ تو ایک دفعہ ہاتھ پکڑ کر تو دیکھ کس اور کی طرف رخ بھی کر جاؤں تو کرن کور نام نہیں ہے۔"

"تو لے پکڑ لیا تیرا ہاتھ ہم نے۔" بانکے ناتھ نے کہا اور اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ کرن کور نے ایک جھٹکے کے ساتھ ہاتھ چھڑا لیا۔

"ایسے تو تو سینکڑوں دفعہ ہاتھ پکڑ چکا ہے میرا۔ پر مردوں کی طرح ہاتھ پکڑ۔ یہ ہاتھ پکڑ کر چھوڑ دینا تو تیری عادت ہے۔"

"اچھا اب بک بک کیے جائے گی۔ سن تاؤ کے لیے کیا انتظام کرے گی۔"

"یہ بھی....."

"تو اور کیا۔ یہ کیا یہاں جھک مارنے آیا ہے؟۔" اتنی دیر میں رتن کور واپس آگئی۔

"لسی پی لی....."

"پی رہا ہوں مائی رتن کور۔ کہو' کیسی ہو۔"

"تو سنا کئی دن کے بعد چکر لگا۔"

"ابھی یہی بتا رہا تھا کرن کور کو۔ ہاں وہ ذرا ادھر آ۔" بانکے ناتھ اپنا لسی کا گلاس خالی کرکے اپنی جگہ سے اٹھ گیا' میرے دل میں ایک لمحے کے لیے اضطراب پیدا ہوا تھا لیکن پھر میں پرسکون ہوگیا۔ رتن کور اور بانکے ناتھ باتیں کر رہے تھے پھر بانکے ناتھ نے اپنی دھوتی کی انٹی سے کچھ نوٹ نکالے اور رتن کور کی مٹھی میں تھمادیے۔ رتن کور رخ بدل کر شاید نوٹ گننے لگی اس کے بعد اس نے انہیں اپنی مٹھی میں چھپالیا اور مسکراتی ہوئی بانکے ناتھ کے ساتھ واپس آگئی' اس دوران کرن کور بانکے ناتھ کے پاس چارپائی پر بیٹھ گئی تھی اس نے رتن کور سے کہا۔

"آ تو بیٹھو۔"

"نہیں میں ذرا جا رہی ہوں تو گھر کا خیال رکھنا رتن

کور بولی۔ "اور پھر میری طرف رخ کرکے بولی۔

"آؤ بابو جی تم میرے ساتھ آؤ۔ میں بادل ناخواستہ اٹھ گیا تھا پھر میں اس کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔ وہ مجھے لیے ہوئے کھیتوں کے بیچوں بیچ پہنچ گئی' جہاں ایک جھونپڑی بنی ہوئی تھی۔ دروازہ کھولا اور جھونپڑی میں داخل ہوگئی۔

میرے دل کو ایک دھکا سا لگا تھا کہیں میرے ساتھ کم بخت بانکے ناتھ نے کوئی سنگین مذاق تو نہیں کیا' یہ بوڑھی عورت میرے ساتھ اس جھونپڑے میں کیوں آئی ہے۔؟ میں نے بوکھلائی ہوئی نگاہوں سے اسے دیکھا' جھونپڑے میں ایک بستر پڑا ہوا تھا ایک طرف پانی کی صراحی اور گلاس رکھا ہوا تھا۔ یہ اس جھونپڑے کی پوری کائنات تھی۔ بوڑھی عورت نے کہا۔

"بیٹھ جاؤ' تھوڑی دیر انتظار کرنا پڑے گا ابھی آتی ہوں۔"

میں اطمینان کی ایک گہری سانس لیتا رہا تھا پھر کوئی پندرہ بیس منٹ کے بعد وہ سانولے رنگ کی ایک نوخیز لڑکی کے ساتھ اندر داخل ہوگئی اور ایک بار پھر میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔ لڑکی پندرہ سولہ سال سے زیادہ عمر کی نہیں تھی۔ بدن بھی معمولی ہی سا تھا۔ موٹے موٹے کپڑے پہنے ہوئے تھی جن میں رنگین ٹکڑوں کے پیوند لگائے گئے تھے ویسے صاف ستھری نظر آرہی تھی۔ آنکھوں اور چہرے پر معصومیت کے سوا کچھ نہیں تھا۔ رتن کور نے کہا۔

"یہ بابو جی ہیں۔ انہیں خوش کردینا سمجھی' پیسے تیرے بابا کو مل جائیں گے۔ میں نے اس سے بات کرلی ہے۔"

لڑکی نے معصومیت سے گردن ہلادی اور رتن کور بولی۔

"فکر کی کوئی بات نہیں ہے بابو' کوئی نہیں آئے گا یہاں پر یہ جگہ اپنی ہی ہے' دروازہ بند کرلو۔"

وہ باہر نکل گئی تو لڑکی نے خود ہی دروازہ اندر سے بند کرلیا لیکن جھونپڑی میں ایسی کئی جگہیں تھیں جن کے رخنوں سے روشنی چھن کر اندر آرہی تھی۔ وہ میری طرف دیکھ کر مسکرائی پھر بولی۔

"جے رام جی کی بابو جی۔"

میں نے اسے دیکھتے ہوئے گردن ہلادی۔ وہ میری جانب بڑھی اور پھر رک گئی' چور نگاہوں سے مجھے دیکھا اور آہستہ سے بولی۔

"بس ابھی آتی اور اس کے بعد ادھر ادھر دیکھ کر وہ ایک جگہ جا بیٹھی۔ اپنے لباس میں ہاتھ ڈال کر اس نے کچھ نکالا' اور جھونپڑی میں پڑے ہوئے گھاس کے گٹھے کے نیچے چھپادیا۔ میں بغور اس کی یہ حرکتیں دیکھ رہا تھا اور میرے بدن میں سرد لہریں دوڑ رہی تھیں۔ یہ نوخیزیت' یہ معصومیت اور اس کی شخصیت۔

واپس آکر میرے پاس بیٹھ گئی' گردن جھکی ہوئی تھی۔ "میں نے کہا۔

"کیا نام ہے تیرا؟"

"سنیتا۔" اس نے جواب دیا۔

"رتن کور کی کون ہے؟"

"کوئی نہیں۔ بس وہ میری ماسی ہے۔" اس نے جواب دیا۔

"تجھے معلوم ہے کہ وہ تجھے یہاں کیوں لائی ہے؟" اس نے جھجکتی ہوئی آنکھوں سے مجھے دیکھا پھر آہستہ سے بولی۔

"ہاں معلوم ہے۔"

"کیوں لائی ہے وہ تجھے؟"

جواب میں اس کے چہرے پر ایک شرمگیں مسکراہٹ پھیل گئی اس نے گردن جھکائی تھی۔ میرے ہوش و حواس جواب دیے جا رہے تھے۔ اس کے کسی بھی انداز سے یہ ظاہر نہیں ہوتا تھا کہ وہ ذہنی طور پر بالغ ہے ہر ادا میں معصومیت تھی۔ میں نے اس سے کہا۔

"سنیتا ایک بات پوچھوں تجھ سے۔"

"جی بابو جی۔"

"مجھ سے پہلے اور بھی لوگ تیرے پاس آچکے ہیں میرا مطلب ہے رتن کور کے ذریعے یا کسی اور طرح؟"

"ہاں بابو جی آچکے ہیں۔"

"کب اور کیسے اور کتنے لوگ۔ میں نے پوچھا اور وہ انگلیوں پر حساب لگانے لگی پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی اور بولی۔

"پانچ آچکے ہیں پانچ۔ ایک ہاتھ میں پانچ ہی انگلیاں ہوتی ہیں ناں۔ اب تم چھٹے ہو دوسرے ہاتھ پر آگئے۔" اس نے دوسرے ہاتھ کی ایک انگلی پکڑ کر کہا اور پھر ہنس پڑی۔ میں اسے دکھ بھری آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔

"تیرے اور بہن بھائی ہیں؟"

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"نہیں بابو جی اکیلی ہوں۔"
"اور کون ہے تیرا؟"
"بابا جی ہیں۔"
"وہ کیا کرتے ہیں؟"
"کنتری پیتے ہیں اور گھر میں پڑے کھانستے رہتے ہیں۔ اب رتن کور انہیں پیسے دے گئی اور وہ پیسے لے کر کلال کے ہاں چلے جائیں گے اور وہاں اس لمحے تک پڑے رہیں گے جب تک کلال انہیں کنتری دیتا رہے گا پھر جب پیسے ختم ہو جائیں گے تو روتے پیٹتے گھر آجائیں گے، مجھے ماریں گے رتن کور کے ہاتھ جوڑیں گے اور کہیں گے کہ میرے لیے کوئی نیا بابو لے کر آئے۔ کبھی کبھی رتن کور انہیں ادھار بھی دے دیتی ہے اب بیس روپے ادھار ہیں پورے لیکن میں جانتی ہوں کہ وہ تمہارے دیے ہوئے پیسوں میں سے آدھے پیسے کاٹ لے گی، آدھے ادھار رہنے دے گی۔"
"تجھے کیا ملتا ہے؟"
"روٹی۔ یہ کپڑے تو مجھے کرن کور نے دیے ہیں مگر وہ بھی بڑی کنجوس ہے۔ ایسے پھٹے پرانے کپڑے دیتی ہے اب دیکھو نا بابو جی میں نے اس میں کئی رنگین کپڑے سیے ہیں کسی کو پتا بھی نہیں چلتا۔ اس نے اپنے کپڑوں کی جانب اشارہ کرکے کہا اور میرے دل سے خون ٹپک پڑا۔ ساری کہانی ذہن میں آگئی تھی اور دل کو ایک عجیب سی دھن کا احساس ہو رہا تھا اچانک ہی مجھے کچھ یاد آیا اور میں اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔
"کہاں بابو جی۔ میں۔ میں۔" اس کا ہاتھ اپنے لباس کی جانب بڑھا تو میں نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ لیے۔
"نہیں سنیتا وہ تو نے کیا چھپایا ہے۔ میں نے گھاس کے گٹھر کی جانب اشارہ کرکے کہا۔
"وہ بس بابو جی۔ وہ بس۔" اس نے پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔
"میں اسے دیکھنا چاہتا ہوں۔" میں نے کہا اور گٹھر کی جانب بڑھ گیا۔ وہ اپنی جگہ خاموش کھڑی ہوئی تھی میں نے گٹھر کے نیچے ہاتھ ڈالا تو دیکھا کہ کپڑے کی بنی ہوئی ایک گڑیا ہے۔ کالے دھاگے سے اس کے سر کے بال کاڑھے گئے تھے آنکھیں ناک اور منہ بنایا گیا تھا، ہاتھ پاؤں بھی ٹانک دیے گئے تھے ایک لنگا پہنے ہوئے تھی اور ایک اور چنبری۔ سر ڈھکا ہوا تھا۔ کانوں میں پلاسٹک کے دو موتی بھی پڑے ہوئے تھے۔ میں نے اسے دیکھا تو عقب سے پھر کھلکھلا کر ہنسنے کی آواز سنائی دی۔
"اس کا نام پریما ہے بابو جی۔" میرے دل و دماغ پر ہتھوڑے برس رہے تھے۔ درحقیقت یہ معصوم بچی گڑیوں سے کھیلنے کی عمر رکھتی ہے لیکن وقت نے اسے بھیانک حادثے سے دوچار کیا تھا۔ میری آنکھوں میں آنسو آگئے۔ وہ میرے قریب پہنچ گئی۔
"میری دوست ہے یہ۔ میں نے اسے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔ تمہیں بھگوان کی سوگند سچ بتانا کیسی بنی ہے۔"
میں نے اسے دیکھا اور لرزتی ہوئی آواز میں بولا۔
"بہت اچھی بنی ہے۔"
"اب ایک گڈا اور بناؤں گی اور پھر ان دونوں کی شادی کروں گی۔ بڑا مزا آتا ہے بابو جی۔ میری بہت سی سکھیاں ہیں ہم لوگ گڑیاں کھیلتے ہیں ان سب نے بھی اپنی اپنی گڑیاں بنائی ہیں۔"
"کیا وہ سب بھی اسی طرح بابوؤں کے پاس آتی ہیں؟۔ رتن کور انہیں لاتی ہے۔"
"نہیں بابو جی میرے علاوہ اور کوئی نہیں آتی اصل میں ان کے باپو کام کرتے ہیں کھیتوں پر، کسی کی دکان ہے۔ وہ کنتری پیتے ہیں مگر پہلے کام دھندہ کرتے ہیں جبکہ میرا باپو کچھ نہیں کرتا۔ وہ کہتا ہے کہ میں اگر رتن کور کی بات نہیں مانوں گی تو ہم سب بھوکے مر جائیں گے باپو کو کنتری نہیں ملے گی تو وہ بھی مر جائے گا۔ میری ماتا جی تو اس سے مر چکی ہیں جب میں بہت چھوٹی سی تھی اور کوئی بھی نہیں ہے ہمارا۔ باپو مر جائے گا تو میں اکیلی رہ جاؤں گی بابو جی۔ بس میں باپو کی بات مان لیتی ہوں اور اس کے بعد رتن کور کی بات بھی مان لیتی ہوں۔ باپو خوش ہے میں بھی خوش ہوں۔"
میں نے آہستہ آہستہ آگے بڑھ کر گڑیا اس کے ہاتھ میں تھما دی۔ پھر بولا۔
"لو گڑیا سے کھیلو۔" وہ ایک دم سہم سی گئی۔ گھبرا کر بولی۔
"نہیں بابو جی۔ ابھی نہیں، ابھی نہیں۔ میں نے اس تو اسے چھپایا تھا۔ شاکر دیں بابو جی آپ غصہ ہو گئے۔"
"ارے نہیں سنیتا غصے کی اس میں کیا بات ہے اور سنو۔" میں نے اپنی جیبیں ٹٹولیں بدبختوں نے کچھ بھی نہیں چھوڑا تھا میرے پاس۔ میرے چہرے پر مایوسی دوڑ گئی پھر میں نے ایک دم سے اپنی کلائی پر بندھی قیمتی گھڑی کو دیکھا۔ بہت قیمتی گھڑی تھی میری انگلی میں ہونے کی ایک انگوٹھی بھی پڑی ہوئی تھی۔ میں نے گھڑی کلائی سے اتاری اور اس سے کہا۔
"سنیتا ہاتھ آگے بڑھاؤ۔"
"جی بابو جی۔" وہ حیرت اور مسرت سے بولی پھر اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا تو میں نے گھڑی اس کی کلائی پر باندھ دی۔
"سنو اپنے باپو کو مت دے دینا یہ۔ بازار میں بیچو گی تو بہت پیسے ملیں گے اس کے اور یہ انگوٹھی سونے کی ہے تم ایسا کرنا اس میں تھوڑا سا کپڑا لپیٹ لینا پھر یہ تمہاری انگلی میں آجائے گی۔ لو اسے بھی پہن لو۔"
اس کا چہرہ خوشی سے گلنار ہو گیا تھا وہ ایسی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی مجھے جیسے بس ابھی گرے گی اور بے ہوش ہو جائے گی۔ یہ دو قیمتی چیزیں اسے ملی تھیں اور وہ اس کی خوشی برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔ اس نے جلدی سے اپنی اوڑھنی میں سے ایک چھوٹا سا کپڑا پھاڑا اور اسے پیتل سے انگوٹھی میں لپیٹنے لگی پھر اس نے بڑی احتیاط سے اپنی انگلی میں پہنی انگوٹھی اس کی انگلی میں آگئی تھی۔ وہ بہت دیر سے کبھی گھڑی کو دیکھتی اور کبھی انگوٹھی کو پھر اس نے مجھے دیکھا اور گڑیا کو سینے سے لگا لیا۔ اس کی مسرتیں عروج کو پہنچی ہوئی تھیں پھر ایک بار اس کی نگاہیں دروازے کی جانب اٹھیں اور واپس مجھ پر آگئیں۔ میں نے اس سے کہا۔
"جانا چاہتی ہو؟" اور اس نے معصومیت سے اثبات میں گردن ہلا دی۔
"جاؤ۔" میں آہستہ سے بولا اور اس کے ساتھ دروازے تک آگیا۔ میں نے دروازہ کھولا۔ وہ رکی اور پھر آہستہ سے بولی۔
"ناراض تو نہیں بابو جی؟"
"نہیں سنیتا جاؤ۔" میں نے کہا۔ وہ سہمے سہمے سے قدموں سے باہر نکلی۔ ایک نظر گھڑی کو دیکھا پھر انگوٹھی کو اور پھر اتنی تیزی سے دوڑ لگائی کہ میں اسے دیکھتا ہی رہ گیا لیکن اس وقت دل و دماغ پر جو چرکے لگے تھے۔ وہ ناقابل برداشت تھے ایک عجیب سی اداسی ذہن پر مسلط ہو گئی تھی لیکن کوئی انوکھی بات نہیں ہے اس کائنات میں نجانے کتنے ایسے بکھرے پڑے ہیں نجانے کتنی معصوم لڑکیاں اس قسم کی وحشتوں کا شکار ہیں۔ بہرحال بے کار ہے۔ میں کیا کر سکتا ہوں اس بچی کے لیے۔ میں کون سا خدائی فوجدار ہوں۔ میرا جو فرض تھا میں نے پورا کر دیا۔ اگر کچھ رقم ہوتی تو وہ بھی اس کے حوالے کر دیتا لیکن کیا فائدہ ہوتا اس کے شرابی باپ کے کام آجاتی وہ رقم۔ اس بے چاری کی زندگی میں تو جو لکھ گیا تھا وہ اب لکھ ہی گیا تھا۔ کچھ ایسی بے کلی ذہن پر طاری ہوئی کہ جھونپڑی سے باہر نکل آیا۔ راستے کا علم تھا۔ بانگے ناتھ تک پہنچنا کچھ مشکل کام نہیں تھا لیکن وہ کم بخت اپنی رنگ رلیوں میں مصروف ہو گا۔ بہتر ہے کہ یونہی اطراف کی سیر کروں۔
میں کھیتوں کو دیکھتا ہوا آگے بڑھنے لگا پھر اچانک ہی میں چونک پڑا۔ کچھ فاصلے پر سفید رنگ کی ایک کار الٹی پڑی تھی۔ یہ کار یقینی طور پر اوپر سے گزرنے والی ایک سڑک سے ڈھلان میں آگر گری تھی لیکن اسے گرے ہوئے دیر ہو گئی تھی اور ان اطراف میں چونکہ کوئی موجود نہیں تھا اس لیے ابھی تک اسے دیکھا نہیں جا سکا تھا۔ ہو سکتا ہے کار میں کوئی زخمی موجود ہو۔ عجیب واقعات پیش آرہے ہیں میرے قدم تیزی سے اس کی جانب بڑھ گئے اور تھوڑی دیر کے بعد میں اس کے قریب پہنچ گیا۔ کار بری طرح تباہ ہو گئی تھی شاید راستہ طے کرتے ہوئے ڈرائیور کے ہاتھ بہک گئے تھے۔ کیونکہ حادثے کی اور کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی تھی۔ ممکن ہے کار کا ٹائی راڈ ٹوٹ گیا ہو۔ میری نگاہیں کار کے اطراف میں بھٹکنے لگیں۔ کار کا ڈرائیور کہاں ہے، بظاہر وہ خالی نظر آرہی تھی اور الٹی ہوئی کار کا دروازہ بھی کھلا ہوا تھا۔
میں نے چاروں طرف نگاہیں دوڑائیں اور پھر میری نظر ایک درخت کے عقب سے نظر آنے والے اس پاؤں پر پڑی۔ جس میں سیاہ رنگ کا ایک جوتا نمایاں تھا۔ میں نے تیزی سے دوڑ لگائی اور درخت کے عقب میں پہنچ گیا۔ پتلون قمیض میں ملبوس ایک توانا آدمی تھا جو درخت کی جڑ میں اس کے تنے سے پشت لگائے بیٹھا ہوا تھا گردن سینے پر ڈھلکی ہوئی تھی۔ میں اس کے قریب پہنچ گیا اور پھر میں نے اسے زور زور سے جھنجھوڑا۔
"ہیلو ہیلو۔ سنو۔ کیا تم ہوش میں ہو؟" میرے الفاظ پر اس شخص نے گردن اٹھائی اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کر مجھے دیکھنے لگا۔ اس کے منہ میں خون بھرا ہوا تھا۔ شاید منہ میں بھی چوٹ لگی تھی۔ جسم کے مختلف حصوں پر خون کے دھبے نظر آرہے تھے۔ میں نے اس سے کہا۔

"تمہیں مدد کی ضرورت ہے۔ شاید تمہارے ساتھ کار کا حادثہ ہوگیا ہے۔"

اس نے پھر آنکھیں پھاڑیں اور اپنے حواس مجتمع کرنے کی کوشش کرنے لگا پھر اس کے منہ سے بھرائی ہوئی سی آواز نکلی۔

"تم۔ تم میرا ایک کام کردو بس میرا ایک کام کردو۔ تم۔ میں ہاتھ پاؤں نہیں ہلا سکتا میرے دونوں بازو ٹوٹ گئے ہیں۔ ریڑھ کی ہڈی بھی ٹوٹ گئی ہے۔ میرے لباس کی اندرونی جیب میں سینے کے پاس چمڑے کی ایک تھیلی موجود ہے اسے' اسے اگرے پہنچادو۔ اگرے۔ اگرے۔ تاج ہوٹل روم نمبر ساٹھ۔ وہاں سروپ ناتھ ہے' میری آواز تمہاری کانوں میں آرہی ہے' یہ تھیلی سروپ ناتھ کو دے دو کنا گروچند نے دی ہے' یہ بھی کہہ دینا اس سے کہ ایکسیڈنٹ ہوگیا ہے۔ دیکھو میرا یہ کام کردو' تمہیں انعام ملے گا میری آنکھوں کی روشنی مدھم ہوچکی ہے شاید میں مرجاؤں گا سروپ ناتھ کو بتادینا کہ کنھی کے پاس میرا ایکسیڈنٹ ہوگیا ہے۔ سنو سنو تمہارا نام کیا ہے میرا نام گروچند ہے سروپ ناتھ کو روم نمبر ساٹھ۔ تاج۔ تاج ہوٹل۔ تاج ہوٹل۔" اس نے شاید آخری الفاظ کہے اور اس کی گردن سینے پر ڈھلک گئی۔

میرے ہوش و حواس گنگ ہوگئے تھے' قوت فیصلہ ختم ہوگئی تھی' کیا کرسکتا ہوں' اس کی نبض دیکھی دل کی دھڑکنیں سنیں اور اندازہ ہوگیا کہ وہ ختم ہوگیا ہے ایک لمحے کے لیے حواس معطل ہوگئے تھے' کچھ بھی نہیں کرسکتا تھا میں اس کے لیے۔ بے کار ہے سب کچھ لیکن اگر دوسروں کو اس کی اطلاع دی تو کسی مصیبت میں بھی گرفتار ہوسکتا ہوں' نجانے کیا واقعات پیش آئیں اس مشکل سے نکل جانا ہی بہتر ہے چنانچہ جلدی سے اس کے سینے کے پاس ٹٹولا۔ چمڑے کی ایک نمایاں تھیلی اسے اس طرح سیل بند کردیا گیا تھا کہ سیل توڑے بغیر نہ کھولی جاسکے' میں نے تھیلی نکال کر اپنے قبضے میں کی' اس کی جیبوں کو بھی ٹٹولا اس میں کوئی سات آٹھ ہزار روپے کی کرنسی موجود تھی' وہ میں نے نکال کر اپنے قبضے میں کی' ظاہر ہی اب یہ سب کچھ اس کے لیے بیکار تھا اور یہ کرنسی اپنی تحویل میں لینا ڈاکہ زنی نہیں تھی میں نے دور دور تک دیکھا کوئی نظر نہیں آرہا تھا' کرنسی اپنی جیب میں منتقل کرنے کے بعد چمڑے کی تھیلی ایک محفوظ جگہ چھپائی اور پھر برق رفتاری سے چلتا ہوا واپس اپنی اس جھونپڑی کے پاس آگیا' دل کی دھڑکنیں بے حد تیز تھیں' نجانے اس چمڑے کی تھیلی میں کیا ہے' مرنے والے کا نام گروچند تھا اور مجھے تاج ہوٹل کے روم نمبر ساٹھ میں سروپ ناتھ کو چمڑے کی یہ تھیلی دینی تھی' دل بری طرح دھڑک رہا تھا اور سوچوں کے دائرے پھیل سکڑ رہے تھے' نجانے کیا قصہ ہے پھر کافی دیر کے بعد مجھے رتن کور نظر آئی مسکراتی ہوئی میرے پاس پہنچی تھی۔

"کیا ہوا چلی گئی وہ؟"

"ہاں۔"

"خوش ہو؟"

"ہاں رتن کور۔"

"تو پھر ہمیں بھی خوش کردو۔" اس نے کہا اور میں نے ایک ٹھنڈی سانس لی' اچانک ہی مجھے وہ کرنسی یاد آگئی جیب میں ہاتھ ڈالے ڈالے میں نے سو روپے کا ایک نوٹ نکالا اور رتن کور کے ہاتھ میں رکھ دیا۔ سو روپے کا نوٹ دیکھ کر وہ تو خوشی سے دیوانی ہوگئی تھی' شاید سو روپے تو اسے بانکے ناتھ نے بھی نہیں دیے تھے' اس نے بڑے احترام سے مجھے اپنے ساتھ آنے کے لیے کہا اور میں اس کے ساتھ چل پڑا' بانکے ناتھ بھی باہر بیٹھا ہوا میرا انتظار کررہا تھا' کرن کور اس سے انٹکھیلیاں کررہی تھی' بانکے ناتھ نے کہا۔

"چلیں؟"

"ہاں چلو۔" پھر ہم دونوں ٹرک میں آکر بیٹھ گئے۔ بانکے ناتھ نے ٹرک اسٹارٹ کرکے آگے بڑھایا اور بولا۔

"کہو ماؤ کیسی رہی؟"

"بہت اچھی۔" میں نے جواب دیا اور بانکے ناتھ نے قہقہہ لگا کر ایکسیلیٹر پر پاؤں کا دباؤ بڑھادیا۔ بالآخر ٹرک اگرے پہنچ گیا' بانکے ناتھ نے اسے اڈے پر کھڑا کردیا اور پھر مجھ سے بولا۔

"کہو ماؤ' اور کیا خدمت کرسکتا ہوں تمہاری؟"

"تمہارا بہت بہت شکریہ بانکے ناتھ' تمہاری اس دوستی اور محبت کو ہمیشہ یاد رکھوں گا۔"

"ارے یار کوئی بات نہیں ہے' بس بانکے ناتھ یاروں کے یار ہیں' ایسے ہی بہت سی دوستیاں کرچکے ہیں' پھر کبھی ملوگے تو بانکے ناتھ پھر تمہارے ساتھ اسی طرح پیش آئیں گے۔"

میں اس سے سلام دعا کرکے رخصت ہوگیا' کوئی اور مرحلہ ہوتا تو شاید بانکے ناتھ سے جدا ہوتے ہوئے میرا دل ڈوب رہا ہوتا لیکن یہ کم بخت دولت بھی عجیب چیز ہے انسان کو اتنا اعتماد دیتی ہے کہ پھر اسے کسی چیز کی پروا نہیں رہتی۔ لباس وغیرہ ٹھیک ٹھاک تھا۔ انگوٹھی اور گھڑی اس معصوم بچی کو دے چکا تھا لیکن جیب میں سات آٹھ ہزار روپے کی رقم موجود تھی' اب بھلا کس بات کی پروا ہوسکتی ہے چنانچہ بانکے ناتھ سے دور ہونے کے بعد یہ سوچنے لگا کہ اب کیا کرنا چاہیے' قیام کے لیے پہلے کوئی مناسب جگہ منتخب کرلی جائے اس کے بعد ہی کچھ دیکھا جائے گا' دل میں فوراً ہی تاج ہوٹل کا خیال آیا تھا جس کا نام اس مرتے ہوئے آدمی نے لیا تھا اور جہاں روم نمبر ساٹھ میں رہنے والے کے لیے میرے پاس ایک امانت موجود تھی' چنانچہ ہوٹل کی تلاش شروع کردی اور بالآخر ایک رکشہ ڈرائیور نے مجھے تاج ہوٹل پہنچادیا' تاج محل کے پہلو میں یہ اچھا خاصا ہوٹل بنا ہوا تھا اور تاج محل ہی کی مناسبت سے اس کا نام تاج ہوٹل رکھا گیا تھا۔ میں اترکر اندر داخل ہوگیا' بڑی باقاعدگی تھی یہاں اور اس کی وجہ شاید مغلیہ دور کی تعمیرات کے سلسلے میں اور دنیا کے سات عجوبوں میں سے ایک عجوبے کو دیکھنے کی حسرت لیے غیر ملکی سیاحوں کی آمد بھی رہتی تھی اور انہی کی وجہ سے یہ ہوٹل بہت صاف ستھرا اور جدید ضروریات سے آراستہ تھا' بہرحال مجھے کمرہ نمبر ایک سو چار مل گیا اور میں اپنے کمرے میں پہنچ گیا۔ یہیں پر کمرہ نمبر ساٹھ میں سروپ ناتھ موجود تھا' جسے مجھے وہ چمڑے کی تھیلی پہنچانی تھی' اپنے کمرے میں پہنچنے کے بعد سب سے پہلے کچھ دیر آرام کرنے کی سوچی' اب تک بے سکونی رہی تھی' کچھ دیر آرام کرلوں اس کے بعد دیکھوں گا کہ مزید کیا کیا جاسکتا ہے' ابھی تو کوئی پریشانی نہیں تھی چنانچہ آرام کرنے لیٹ گیا اور نیند آگئی۔ چمڑے کی تھیلی میں نے اپنے تکیے کے نیچے رکھ لی تھی اور رقم اپنے لباس میں اس طرح محفوظ کرلی تھی کہ اس کے ضائع ہونے کا خدشہ نہ رہے پھر نجانے کب آنکھ کھلی تھی۔ رات کا کوئی ڈیڑھ بج رہا تھا۔ چاروں طرف ہو کا عالم طاری تھا' میں نے چند لمحات بستر پر کروٹیں بدلیں اور اس کے بعد سوگیا۔

البتہ صبح کو جلدی آنکھ کھل گئی تھی' نیند بھی بھرپور طریقے سے پوری ہوگئی تھی اور پیٹ میں چوہے دوڑ رہے تھے منہ ہاتھ وغیرہ دھونے کے بعد ہوٹل کے کمرے سے باہر نکل آیا' نیچے جاکر ناشتے کے بارے میں معلوم کیا تو ویٹر نے بتایا کہ چائے تو فوراً مل سکتی ہے' ناشتا سات بجے کے بعد مل سکے گا۔ میں نے چائے ہی کو غنیمت سمجھا اور ویٹر سے چائے کے لیے کہہ کر کمرے میں واپس آگیا پھر گرم گرم چائے کے گھونٹ لیتے ہوئے میں نے آئندہ کے بارے میں سوچا' اب کیا کرنا چاہیے' کوئی خاص تصور ذہن میں موجود نہیں تھا' بس وہی اڑی اڑی سی کیفیت' اپنے آپ کی ناشناختی اور وہ بے کلی جو اپنے بارے میں سوچتے ہوئے ذہن میں ابھر آتی تھی۔

سات بجے ناشتا مل گیا اور میں ناشتے سے فارغ ہوگیا پھر چمڑے کی وہ تھیلی اپنے لباس میں چھپائی اور باہر نکل آیا' روم نمبر ساٹھ کی طرف چل پڑا تھا لیکن ابھی اس سے کافی فاصلے پر موجود تھا کہ دفعتاً "ہی روم نمبر ساٹھ کے سامنے پولیس کے چند جوانوں کو ہوٹل کے عملے کے ساتھ دیکھا' دروازہ کھلا ہوا تھا اور اندر شاید کوئی کارروائی ہورہی تھی۔ فوراً "ہی ٹھٹک کر رہ گیا۔ کچھ ہوگیا ہے یقیناً" کوئی ایسی بات ہوگئی ہے اور اچھا ہوا کہ میں روم نمبر ساٹھ تک نہیں پہنچا تھا' وہیں سے واپس پلٹ پڑا اور کافی فاصلے پر جاکر کھڑا ہوگیا۔ دیکھنا چاہتا تھا کہ کیا ہوگیا ہے لوگ اچھی خاصی تعداد میں وہاں جمع ہوگئے تھے اور پولیس کے جوان انہیں دور رہنے کے لیے کہہ رہے تھے۔ بالآخر ایک گزرتے ہوئے ویٹر سے پوچھا کہ روم نمبر ساٹھ میں کیا ہوگیا ہے تو ویٹر نے جواب دیا۔

"خون ہوگیا ہے صاحب' کمرے میں جو مسافر رہتا تھا اس کا خون ہوگیا ہے' کسی نے اسے چھرا مار دیا ہے' کمرے میں اس کی لاش پڑی ہوئی ہے اور پولیس کارروائی کررہی ہے۔" میں ششدر رہ گیا' ادھر گروچند حادثے کا شکار ہوگیا تھا اور ادھر یہ سروپ ناتھ بھی کچھ دیر تک پریشانی کے عالم میں وہیں کھڑا رہا' اب اس بارے میں زیادہ چھان بین کرنا تو حماقت کی بات تھی' دور سے ہی جائزہ لیا جائے' اچانک ہی دل میں ایک خیال

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

آیا اور میں اپنے کمرے کی جانب واپس چل پڑا' اب اتنی شرافت بھی کس کام کی' پہلی بات تو یہ کہ گروچند ہی مجھے عجیب حالات میں ملا تھا اور اس کے بعد یہ آدمی بھی مارا گیا تھا' کیا قصہ ہے یہ' چمڑے کی اس تھیلی میں کیا ہے۔ میں اپنے کمرے میں آگیا اور اس کے بعد دروازہ بند کرکے میں نے تھیلی پر سے وہ سیلیں ہٹانا شروع کردیں جو لاکھ سے لگادی گئی تھیں حالانکہ چمڑے کی تھیلی کی زپ بند تھی لیکن اس زپ کو بھی لاکھ سے جوڑدیا گیا تھا۔ میں نے اب ان حالات میں اس بارے میں تکلف مناسب نہیں سمجھا اور تمام سیلیں توڑنے کے بعد زپ کو بھی طاقت لگا کر پھاڑ دیا لیکن اچانک ہی پھٹی ہوئی تھیلی میں سے جو چیز نیچے گری اسے دیکھ کر آنکھیں چکاچوند ہوگئیں۔ میں نے ان چمکدار شیشے جیسے ٹکڑوں کو دیکھا جو نیچے گر پڑے تھے اور اپنی چمک دمک سے ماحول کو منور کررہے تھے اب اس بات میں کوئی شک وشبہ ہی نہیں رہا تھا کہ یہ قیمتی ہیرے تھے' تراشے ہوئے حسین پتھر جن سے روشنی اس طرح پھوٹ رہی تھی جیسے ان میں سورج چمک رہا ہو۔ ان کی تعداد کافی تھی وہ نیچے بکھر گئے تھے' میں ایک لمحے کے لیے ساکت رہ گیا' اتنے قیمتی ہیرے میرے خیال میں ان کی مالیت کا صحیح اندازہ لگانا بھی ناممکن تھا۔ میں دیر تک ان ہیروں کو الٹ پلٹ کر دیکھتا رہا وہ تمام ہیرے میں نے ایک جگہ جمع کرلیے تھے پھر میں نے بیحالی کیفیت میں ان ہیروں کو تھیلی میں واپس رکھا' تھیلی کی زپ ٹوٹ گئی تھی اور اب اسے اس انداز میں بند کرنا مشکل تھا۔ ہیروں کو کسی اور چیز میں منتقل کرنا پڑے گا۔ فی الحال میں نے یوں کیا کہ تھیلی کو ایک رومال میں کس کر باندھ دیا' میں درحقیقت عجیب و غریب کیفیات کا شکار ہوگیا تھا' اب تو میری شخصیت ہی بدل گئی تھی بھلا اتنی ساری دولت اور اس وقت صرف میری ملکیت ہے' جس شخص نے دیا تھا اس کے بارے میں بھی نہیں کہا جاسکتا تھا کہ اس کی لاش بھی کسی کو دستیاب ہوگی یا نہیں اور جس شخص کو دیا جانے والا تھا اس کی موت کی خبر بھی کانوں تک پہنچ گئی تھی' گویا اب ان ہیروں کا کوئی پرسان حال نہیں تھا میرے سوا اور ان ہیروں کی مدد سے تو میں دنیا کے امیر ترین آدمی کی زندگی بسر کرسکتا تھا' کیا کرنا چاہیے کیا کروں۔؟ ذہن بڑی برق رفتاری سے کام کررہا تھا' اول تو اتنی کافی رقم میرے پاس موجود تھی کہ میں کافی اطمینان سے وقت گزار سکتا تھا اور پھر یہ ہیرے' بہرحال کچھ نہ کچھ کرنا ہے' کچھ نہ کچھ کرنا ہی ہے' شروع میں تو سحرزدہ سا رہا لیکن بعد میں یہ سوچا کہ سب سے پہلے ان کے تحفظ کا معقول بندوبست کردیا جائے اور اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں تھا کہ کسی بینک میں لاکر حاصل کرکے انہیں اس لاکر میں محفوظ کردوں۔ چنانچہ ہوٹل سے باہر نکل آیا اور اس سلسلے میں کوششیں شروع کردیں۔ لاکر کا حصول زیادہ مشکل نہیں ثابت ہوا اور جب ہیروں کا یہ رومال میں بندھا ہوا پیکٹ' لاکر میں محفوظ کرکے اس کی چابی لے کر میں وہاں سے باہر نکلا تو طبیعت کی ایک عجیب سی کیفیت ہورہی تھی' سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیا کرنا چاہیے' بڑی ذہنی الجھن میں گرفتار تھا لیکن کیا فرق پڑتا ہے تھوڑا سا سوچ لیا جائے غور کرلیا جائے' رہنے کے لیے تاج ہوٹل کا کمرہ موجود تھا۔ اگر ایک ہیرا نکال کر بھی کسی جوہری کو فروخت کردوں تو اتنی رقم مل جائے گی کہ میں سال بھر تاج جیسے ہوٹل میں رہ سکتا تھا لیکن ابھی اس کی ضرورت نہیں تھی' ذرا سا صورت حال پر قابو پالوں دیکھ لوں کہ آگے کیا کرسکتا ہوں اس کے بعد ان کے بارے میں فیصلہ کروں گا' چنانچہ اس کام سے فارغ ہوکر شہنشاؤں کے سے انداز میں آگرے کی سڑکوں پر ٹہلنے لگا' مغلیہ دور کا یہ شہر ایک وسیع تاریخ کا حامل تھا اور اس تاریخ کے نشانات اس میں جگہ جگہ ملتے تھے' میں ٹہلتا ہوا تاج محل کی جانب نکل آیا۔ سنگ مرمر کی یہ عمارت محبتوں کا مرکز تھی اور اس کے نام کے ساتھ محبت کرنے والے اپنے عشق کا آغاز کرتے تھے' عشق کی لازوال داستان سنگ مرمر کی اس عمارت کی شکل میں نگاہوں کے سامنے تھی' میں تاج محل کے سامنے والے حصے سے گزر کر آگے بڑھنے لگا' ایک سمت دکانیں کھلی ہوئی تھیں' درمیان میں گھاس کی روشیں اور چھوٹے چھوٹے حوض بنے ہوئے تھے' سیاح یہاں گھوم رہے تھے' فوٹوگرافر کیمرے لیے ہوئے جگہ جگہ لوگوں کو تصویریں بنوانے پر راغب کررہے تھے' ایک عجیب سا ماحول' ایک عجیب سا سماں تھا۔ میں سنگ مرمر کی اس عمارت میں داخل ہوگیا اور محبت کی وہ کہانیاں میرے ذہن کے پردوں سے ٹکرانے لگیں جن کی بنیاد پر تاج محل بنا تھا۔ میں انہی سوچوں میں گم تھا کہ اچانک ہی کسی

نے عقب سے میرا بازو پکڑلیا اور میں بری طرح اچھل پڑا۔

"او مائی گاڈ' او مائی گاڈ' کیا یہ واقعی تم ہو' کیا واقعی یہ تم ہی ہو' مائی ڈیئر شرون؟" ایک نسوانی آواز سنائی دی اور میں نے حیران نگاہوں سے اسے دیکھا۔

دوسرے لمحے میں نے اسے پہچان لیا تھا' وہ مدھومتی تھی میری کھوپڑی چکرا کر رہ گئی اور میرے منہ سے کوئی آواز نہیں نکل سکی۔

"اگر مجھے دھوکہ نہیں ہوا ہے تو تو..... اوہ میں کس طرح اپنی خوشی کا اظہار کروں' کم از کم مجھ سے اقرار تو کرلو کہ تم شرون ہی ہو؟" میں نے ایک گہری سانس لی اور آہستہ سے بولا۔

"جی' مس مدھومتی' میں شرون ہی ہوں۔"

"اوہ مائی گاڈ' اتنی خوش نصیب ہوں میں' پتا نہیں کتنی تمہیں اس وقت اپنے جذبات کا اظہار نہیں کرسکتی' تم نہیں سمجھتے کہ میں تم سے مل کر کتنی خوش ہوگئی ہوں۔"

"بہرحال لیکن تم جس طرح غائب ہوگئی تھیں مدھومتی میں تصور میں بھی نہیں سوچ سکتا تھا کہ یہاں آگرے کے اس تاج محل میں تم مجھے مل جاؤگی۔"

"چلو' تو یہاں سے چلتے ہیں کہیں بیٹھتے ہیں۔" اس نے کہا اور میرا بازو پکڑ کر مجھے کھینچنے لگی۔ کچھ فاصلے پر ایک اوپن ایئر ریستوران نظر آرہا تھا' اس نے ادھر اشارہ کرکے کہا۔

"ادھر چلتے ہیں وہ جگہ پرسکون ہے۔" میں اس کے ساتھ آگے بڑھ گیا' درختوں کے جھنڈ نظر آرہے تھے اور ان کے نیچے میزیں بچھائی گئی تھیں ہم دونوں وہاں پہنچ گئے اور ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے' تین اطراف سے درختوں نے میز کو گھیرا ہوا تھا' بلاشبہ یہ انتہائی دلکش گوشہ تھا اور یہاں بیٹھ کر محبت کی بے شمار نئی داستانوں کا آغاز کیا جاتا ہوگا اور شاید انجام بھی۔ ویٹر ادب سے ہم سے کچھ فاصلے پر آکر کھڑا ہوگیا۔

"ہاں یہ بتاؤ کیا پیا جائے؟"

"چھ بھی منگوالو' ویسے کافی بہت عمدہ رہے گی اس وقت' اوہ مائی گاڈ' اوہ مائی گاڈ کیا کہوں تم سے' ایک عجیب سی کیفیت ہورہی ہے۔"

میں نے ویٹر کو کافی لانے کا حکم دیا اور خاموش نگاہوں سے مدھومتی کو دیکھنے لگا وہ بولی۔

"دہلی میں تم سے جدا ہونے کے بعد مجھے جتنی الجھنوں کا سامنا کرنا پڑا ہے تم تصور نہیں کرسکتے۔"

"ہوں۔"

"میں نے اخبار میں اشتہار دے دیا تھا لیکن گوتم چند کے بجائے کسی اور نے مجھ سے ملاقات کرلی۔"

"کس نے؟" میں نے سوالیہ انداز میں اسے دیکھا۔

"بس' بتا نہیں سکتی' بتا نہیں سکتی' میں' بڑی لمبی کہانی ہے۔"

"تو پھر کافی آجانے دو' ویسے یہاں کہاں ٹھہری ہوئی ہو؟"

"بعد میں بتاؤں گی سب کچھ۔" اس نے کہا۔ بار بار وہ مسکرانے لگتی تھی۔ میں اس کے چہرے کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ کمبخت خوب صورتی میں تو بے مثال تھی ہی اس وقت کچھ پراسرار بھی لگ رہی تھی۔ کافی آگئی' اس نے بڑی محبت سے میرے لیے کافی کی پیالی بناکر میرے سامنے رکھی' پھر بولی۔

"میں اصل میں گوتم چند کو اپنا سرپرست ہی سمجھتی تھی اس نے لندن میں مجھے بظاہر میرے دشمنوں سے محفوظ رکھنے کے لیے رکھا تھا لیکن حقیقت یہ تھی کہ وہی میرا سب سے بڑا دشمن تھا۔"

"خوب' وہ کیسے؟" میں نے مسکراتے ہوئے کہا' حالانکہ گوتم چند سے میری ملاقات ہوچکی تھی اور میں سمجھ سکتا تھا کہ گوتم چند کی شخصیت کیا ہے لیکن میں نے مدھومتی کے بولنے کا انتظار کیا وہ کہنے لگی۔

"تمہاری رائے کے مطابق اشتہار دینے کے بعد میں انتظار کرنے لگی' میں سوچتی تھی کہ گوتم چند کو اگر میری آمد کے بارے میں علم ہوجائے تو ممکن ہے وہ مجھ سے ملاقات کرنے آئے لیکن ایک دن جب میں اپنے کمرے میں بیٹھی اخبار پڑھ رہی تھی تو ایک شخص ایک عورت کے ساتھ میرے پاس پہنچ گیا اس نے اپنا تعارف ایک بیرسٹر کی حیثیت سے کرایا اور مجھ سے بڑی محبت سے ملا' اس نے مجھ سے کہا۔

"میڈم مدھومتی' ہوٹل کے اس کمرے میں آپ نے اپنے اشتہار میں پتا دیا ہے حالانکہ میں یہ سوچ کر یہاں آیا تھا کہ ممکن ہے آپ سے ملاقات نہ ہوسکے لیکن خوش قسمتی سے آپ مجھے مل گئیں لیکن اس سے پہلے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کہ میں آپ سے مزید کچھ گفتگو کروں اگر میں آپ سے یہ کہوں کہ ہم تینوں ہی اب خطرات میں گرفتار ہو گئے ہیں تو کیا آپ میری بات پر یقین کریں گی؟"

"آپ کی آمد ہی میرے لیے حیرت ناک ہے۔ مسٹر پریم چند اور اس کے بعد اگر آپ یہ الفاظ بھی کہہ رہے ہیں تو پہلے تو مجھے حیرت ہی کرنی ہوگی' اس کے بعد جب آپ کی شخصیت کو سمجھ جاؤں گی تو آگے کچھ بول سکتی ہوں۔"

"میں بس آپ سے اتنا کہوں گا کہ اگر یہاں سے بہت زیادہ دور نہیں تو کم از کم ہوٹل کے اس کمرے سے نکل کر کسی ایسی جگہ ہم لوگ بیٹھ کر گفتگو کر لیں جہاں ہماری گفتگو سننے والا کوئی اور نہ ہو۔" پریم چند کی شخصیت اتنی اچھی تھی کہ اس پر کوئی شبہ نہیں کیا جا سکتا تھا۔ بہرحال میں راضی ہو گئی' ہم ہوٹل سے باہر نکل آئے اور وہ مجھے اپنی کار میں ساتھ لے کر اپنے دفتر پہنچ گیا۔ یہ ایک خوب صورت آفس تھا چونکہ ایک خاص عمارت میں تھا اور یہاں بے شمار افراد نظر آ رہے تھے اس لیے میں غیر مطمئن نہیں ہوئی' میں نے باہر بیرسٹر پریم چند کا بورڈ بھی دیکھا تھا۔ بہرحال مسٹر پریم چند نے مجھے سامنے بٹھاتے ہوئے کہا۔

"یہ اشتہار تمہاری بدقسمتی کا سائن بورڈ بھی ہو سکتا تھا کیا سمجھیں اگر تم گوتم چند کے ہاتھ لگ جاتیں۔" میں نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے بیرسٹر پریم چند کو دیکھا اور بولی۔

"سمجھ میں نہیں آیا آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟"

"دیوی جی پہلے میرے سوالات کا جواب دیجئے آپ' کیا آپ کو یہ معلوم ہے کہ آپ کی اپنی اصل حیثیت کیا ہے' کیا حقیقت ہے آپ کی؟"

"مسٹر پریم چند کیا اجنبیوں سے گفتگو کرنے کا یہی طریقہ ہوتا ہے آپ آخر ہیں کون اور کیا چاہتے ہیں' مجھ سے؟"

"میں تمہارا ہمدرد ہوں لڑکی اور تمہارا تحفظ کرنا چاہتا ہوں' بہتر ہے کہ تم میری یہ حیثیت قبول کر لو کیا تم مجھے بتا سکتی ہو کہ تم کہاں سے آئی ہو۔"

"اگر آپ کو میرے بارے میں کچھ معلومات ہیں تو یہ کام بھی آپ ہی کر ڈالیے گا۔"

"تم لندن سے آئی ہو اور یہاں تم گوتم چند کی تلاش میں ہو۔"

"جی ہاں۔ آپ کا کہنا بالکل درست ہے۔"

"کیا تم یہ جانتی ہو کہ گوتم چند کون ہے۔"

"نہیں میں نہیں جانتی۔"

"کیا اتنا بھی نہیں معلوم کہ لندن میں تم اس کی سرپرستی میں رہتی تھیں۔"

"جی ہاں میں یہ بات جانتی ہوں"

"اور اگر میں تم سے یہ کہوں کہ اس سنسار میں صرف ایک گوتم چند ایسی شخصیت ہے جو تمہاری دشمن ہے تو کیا تم اس بات پر یقین کرو گی؟"

"یہ آپ کہہ رہے ہیں نا' میں کیسے یقین کر سکتی ہوں؟"

"میں تمہارے پاس ہوں بیٹی زیادہ فضول باتیں کر کے تمہیں الجھنوں میں گرفتار نہیں کر سکتا میں کچھ تحریریں تمہارے سامنے پیش کرتا ہوں جو تم پر ساری حقیقتیں کھول دیں گی' پریم چند نے اپنی اسسٹنٹ گیتا دیوی سے کچھ کہا اور گیتا دیوی ایک الماری سے کچھ فائلیں نکال کر میرے سامنے لے آئیں اور پھر شرون کمار گپتا' میں وہ فائل پڑھنے لگی اور ان فائلوں نے ساری حقیقت مجھ پر آشکار کر دی میرے پتاجی بہت بڑی حیثیت کے مالک تھے ہندوستان کے ایک بہت بڑے تاجر اور گوتم چند ان کا فیجر تھا ہمارا سارا کاروبار گوتم چند ہی سنبھالتا تھا پتاجی نے بہت عرصے قبل ایک وصیت تیار کر دی تھی جس کی بناء پر میں ان کی تمام جائیداد کی وارث تھی اور قانونی عمر پوری کرنے کے بعد یہ وراثت مجھ تک منتقل ہو جانی تھی میری پرورش کی ساری ذمے داری گوتم چند پر ہی تھی اور اس نے کچھ اس قسم کے حالات پیدا کر دیے تھے کہ پتاجی کو بھی اس بات کا شبہ ہو گیا تھا کہ کوئی مجھے نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا چنانچہ انہوں نے مجھے لندن میں منتقل کر دیا تھا اور میرے بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتایا گیا یہاں تک کہ مجھے بھی اپنے آپ سے لاعلم رکھا گیا تھا گوتم چند نے بڑی چالاکی سے میری پتاجی کی تمام دولت و جائیداد پر اپنا عمل دخل قائم کر رکھا تھا اور پتاجی کو اس طرح اپنے شکنجے میں جکڑے رکھا تھا کہ وہ اس سے بالکل الگ بات نہیں کرتے تھے لیکن پھر ایک بار انہیں حقیقت معلوم ہو گئی انہوں نے گوتم چند سے پوچھ گچھ کی اور صورتحال سے واقف ہونے کے بعد گوتم چند نے میرے پتا کو موت کے

گھاٹ اتار دیا بظاہر ان کی موت فطری ہی ہوئی تھی لیکن حقیقت یہ تھی کہ وہ گوتم چند کے ہاتھوں موت کا شکار ہوئے تھے گوتم چند بہت اثر و رسوخ والا آدمی ہے اس نے ہر طرح سے یہ بات ثابت کر دی کہ میرے پتاجی کی موت طبعی ہوئی ہے میں اس کی معیت میں پرورش پا رہی تھی لیکن پھر بعد کے حالات میں نے تمہیں بتا دیے' ادھر گوتم چند کو یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ اب میری قانونی عمر پوری ہو رہی ہے چنانچہ اس نے اپنے طور پر کچھ فیصلے کیے تھے لیکن مجھے معلوم نہیں تھا کہ وہی میرا دشمن ہے اور اصل کھیل کیا ہے میں خود ہی نادانستگی میں اس کے جال میں پھنستی آ رہی تھی اور اس کی تلاش کے لیے اشتہار بھی دے دیا تھا میں نے' یہ ہے ساری کہانی پھر اس کے بعد پریم چند جی نے مجھے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا وہ برسوں سے میرے پتاجی کے قانونی مشیر ہیں اور اشتہار پڑھ کر وہ مجھ تک نہ پہنچ جاتے تو پھر میرا پہنچنا مشکل ہو جاتا گوتم چند کے ہاتھ لگ جاتی تو نجانے وہ میرے ساتھ کیا سلوک کرتا' میں تو خوف سے پاگل ہوئی تھی تمہاری بہت تلاش کی میں نے مگر تمہیں نہ پا سکی اور پھر پریم چند ہی کے اشارے پر میں یہاں آ گئی' کئی دن سے مقیم ہوں ہوٹل کے بجائے ایک پرائیویٹ رہائش گاہ حاصل کر لی ہے اور اس کا انتظام بھی پریم چند کی ساتھی گیتا دیوی نے کیا ہے یہاں آ کر میں ان کی کسی رشتہ کا ایک گھر تھا جو انہوں نے مجھے دے دیا ہے ایک چھوٹا سا خوب صورت مکان ہے جس میں' میں رہتی ہوں مگر مجھے اندازہ نہیں تھا۔ کہ تم مجھے اس طرح اچانک یہاں مل جاؤ گے' شرون کمار مجھے اس بات کا اندازہ نہیں تھا۔"

میں اس کی پوری کہانی سن رہا تھا پھر میں نے اس سے کہا۔

"لیکن دیوی جی سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ شرون کمار کی نشاندہی آپ کو کس نے کی تھی؟ میرے اس سوال پر وہ حیرانی سے مجھے دیکھتی رہی پھر اس نے کہا۔

"کیا میں تمہیں ساری باتیں بتا نہیں چکی ہوں' مجھے حیرت ہے کہ تم سب کچھ بھول گئے۔"

"نہیں مدھوجی میں کچھ بھولا نہیں ہوں بس ایسے ہی میں نے آپ سے یہ سوال کر لیا تھا۔"

"اور اب تو میں یہ حق رکھتی ہوں کہ تم سے پوچھوں کہ تم کہاں غائب ہو گئے تھے۔"

"میں تو آپ کو بتا ہی چکا ہوں کہ ایک آوارہ گرد ہوں آپ ہوٹل میں نہیں ملیں تو اس کے بعد میں کیا کرتا کہاں تلاش کرتا آپ کو۔ میں نے جواب دیا اور وہ خاموش ہو کر کچھ سوچنے لگی پھر مدھم لہجے میں بولی۔

"ہاں تمہارا کہنا بھی ٹھیک ہے بہرحال میں بڑی مشکلات میں پھنس گئی ہوں اب یہ معلوم ہونے کے بعد کہ میرا سرپرست ہی میرا دشمن ہے تم بتاؤ کہ کیا کر سکتی ہوں میں' وہ تو بھگوان بھلا کرے بیرسٹر پریم چند کا کہ انہوں نے یہاں میرے لیے بندوبست کر دیا ہے ورنہ نجانے گوتم چند کے ہاتھوں میں پڑ کر میرا کیا حشر ہوتا میں نے تو اس کی تلاش کے لیے اشتہار دیا تھا خود اپنی مصیبت بلائی تھی میں نے"

میں پرخیال انداز میں گردن ہلانے لگا۔ "پھر میں نے کہا۔

"لیکن پریم چند مہاراج اب کیا کر رہے ہیں آپ کے لیے مدھومتی جی۔"

"ان کا کہنا ہے کہ کچھ قانونی کارروائیاں مکمل کرنی ہیں انہیں اس کے بعد مجھے وراثت کے لیے عدالت میں پیش کر دیں گے اور ساتھ ساتھ ہی گوتم چند کی خود مختاری بھی ختم کر دیں گے اس کے علاوہ میرے تحفظ کے بندوبست کے لیے مجھے قانونی مدد بھی دلوا دیں گے بعد میں یہ دیکھنا ہو گا کہ میں ہندوستان ہی میں رہتی ہوں یا پھر دنیا کے کسی اور ملک میں گوشہ نشینی کی زندگی اختیار کرتی ہوں' پریم چند جی کا یہ بھی کہنا ہے کہ اگر میں چاہوں تو گوتم چند کے خلاف عدالت میں درخواست بھی دے سکتی ہوں کہ مجھے اس سے زندگی کا خطرہ ہے کیونکہ وہ میرے ساتھ بے ایمانی کی کوشش کر چکا ہوں اور میری جائیداد ہتھیانے کے چکر میں ہے پریم چند جی تو بڑے افسوس سے کہہ رہے تھے کہ کاش انہیں کچھ ایسے ثبوت حاصل ہو جاتے جن سے یہ پتا چلتا کہ میرے پتاجی کی موت میں بھی گوتم چند ہی کا ہاتھ ہے لیکن پریم چند کا کہنا ہے کہ اب یہ مشکل ہے کیونکہ بات بہت پرانی ہو چکی ہے۔"

میں پرخیال انداز میں گردن ہلاتا رہا پھر میں نے کہا۔

"میری بھی یہی رائے ہے مدھومتی جی کہ گڑھے مردے مت اکھاڑیے اگر پریم چند واقعی ایک مخلص

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

آدمی ہے تو بس اپنی جائیداد اپنے قبضے میں کیجئے اور سرکاری طور پر اپنا تحفظ حاصل کرنے کے بعد جس طرح بھی بن پڑے جائیداد کا تیا پانچہ کر کے اس ملک سے نکل جائیے ورنہ گوتم چند اپنی تجہیز و تکفین کی کوششیں ضرور کرے گا۔"

"میں تو بڑی خوفزدہ ہوں لیکن مجھے ایک بات کا افسوس ہے۔"

"کیا؟"

"کیا تم نے میری مدد سے ہاتھ کھینچ لیا؟" میں اس کی صورت دیکھتا رہا پھر میں نے کہا۔

"اب تو آپ کو مددگار مل گئے ہیں میری مدد کی کیا ضرورت ہے؟"

"نہیں۔ میں چاہتی ہوں ہوں شرون کمار کہ تم میرے ساتھ رہو اور۔ اور مسلسل رہو' اس کے لہجے میں نجانے کیوں ہچکچاہٹ پیدا ہو گئی' میں نے چند لمحات سوچا پھر کہا۔"

"مجھے سوچنا پڑے گا مدھو۔"

"تو جب میں خود دعوت دے رہی ہوں تمہیں تو پھر سوچنے سمجھنے کی کیا ضرورت ہے تم سمجھتے ہو کہ میں تمہیں تمہاری اس محنت کا کوئی صلہ نہیں دوں گی تو اس خیال کو من سے نکال دو' تم جو چاہو گے میں تمہیں دوں گی اصل میں تم سے من بھی مل گیا ہے اور بھروسہ بھی ہو گیا ہے تم پر۔"

"پھر بھی مجھے سوچنا تو پڑے گا اس سلسلے میں۔"

"پہلے تو تم نے نہیں سوچا تھا۔"

"ہاں۔ پہلے صورتحال میرے علم میں نہیں تھی میں نہیں جانتا تھا کہ اصل چکر کیا ہے لیکن اب دولت کا معاملہ بیچ میں آگیا ہے اور باقاعدہ دشمنی کی بنیاد پڑ گئی ہے ایسے حالات میں مدھو تم خود سوچو۔"

"نہیں نہیں۔ کسی بھی بات کے لیے میں تمہیں مجبور تو نہیں کروں گی ہاں درخواست کرنے کا حق مجھے ہے سو میں تم سے کر رہی ہوں پھر بھی اگر تم سوچنا چاہتے ہو اس بارے میں تو ضرور سوچو کیونکہ میرا تم پر اور کوئی ادھیکار تو نہیں ہے۔"

"تمہارا قیام کہاں ہے مدھو؟"

"میں تمہیں اپنا پتا بتائے دیتی ہوں لیکن ایک بات کو سن لو اور نجانے کیوں مجھے بھروسہ ہے کہ تم کم از کم میرا یہ کام تو کر ہی دو گے۔"

"ہاں کہو۔"

"تھوڑے عرصے کے لیے میرے ساتھ رہو مجھے بڑا سہارا رہے گا اکیلی بہت گھبراتی ہوں اور ڈر بھی لگتا ہے۔"

"کیا میرا تمہارے ساتھ رہنا مناسب ہو گا دنیا بہت سی باتیں بنا سکتی ہے۔"

"ارے سنسار کی چنتا جب میں عورت ہو کر نہیں کر رہی تو تم مرد ہو کر کیوں کر رہے ہو ویسے بھی ایک بات من سے کہہ رہی ہوں مجھے تم پر پورا پورا وشواش ہے تم بہت اچھے انسان ہو میں اس کا اچھی طرح اندازہ رکھتی ہوں وہ تو بس تم ہوٹل سے غائب ہو گئے تھے ورنہ ایسی کوئی بات نہیں تھی میں۔ میں۔" وہ جملہ ادھورا چھوڑ کر خاموش ہو گئی پھر اس نے چند لمحات کے بعد کہا۔

"اس کے باوجود تمہیں پورا پورا اختیار ہے کہ میرا ساتھ دو یا منع کر دو میں اعتراض نہیں کروں گی۔"

"تم مجھے اپنا پتا بتا دو میں تمہارے پاس پہنچ جاؤں گا بعد میں ہم یہ فیصلہ کر لیں گے کہ آگے ہمیں کیا کرنا ہے۔"

"ٹھیک ہے" اس نے تفصیل سے مجھے اپنا پتا بتایا اور میں نے اسے ذہن نشین کر لیا تھوڑی دیر کے بعد ہم دونوں رخصت ہو گئے' میں اس کے جانے کے بعد بھی کافی دیر تک تاج محل کی سیر کرتا رہا تھا اور سوکھی جمنا کے کنارے کھڑا وہاں کے مناظر دیکھتا رہا تھا' یہ فیصلہ بھی کرنا تھا مجھے کہ آگے کیا کرنا چاہیے جو کچھ میرے ساتھ پیش آچکا تھا وہ بڑا ہی سنسنی خیز تھا اور مجھے ان ہیروں کے بارے میں نجانے کیسے کیسے خیالات آرہے تھے' میں نے ان کا بندوبست تو بیشک کر لیا تھا لیکن گرو چند اور سروپ ناتھ مستقل طور پر ذہن میں گردش کر رہے تھے بہرحال کافی دیر تک آوارہ گردی کرنے کے بعد جب شام کے سائے رات میں تبدیل ہو گئے تو میں واپس ہوٹل تاج چل پڑا اور کچھ دیر کے بعد اپنے کمرے کا تالا کھول کر اندر داخل ہو گیا لیکن کمرے میں قدم رکھتے ہی میرے ذہن کو ایک شدید جھٹکا لگا حالانکہ میرے کمرے کا دروازہ باہر سے بند تھا اور میں نے اپنے ہاتھ سے اسے کھولا تھا لیکن جب میں نے کمرے میں روشنی کی تو مجھے سامنے ہی دو افراد نظر آئے جو شکل و صورت سے نہایت

خوفناک معلوم ہوتے تھے اور ان دونوں کے ہاتھوں میں دبے ہوئے سیاہ رنگ کے پستولوں کا رخ میری ہی جانب تھا۔

انسانی فطرت سے مجبور ہو کر ایک لمحے کے لیے بدن سنسنی کا شکار رہا لیکن پھر سنبھل گیا۔ یہ سب کچھ میرے لیے نیا نہیں تھا۔ رکا تمام کرم فرما ایک ہی انداز کے تھے۔

"ادھر آجاؤ۔" اس میں سے ایک نے کہا۔

"یہیں ٹھیک ہوں۔" میں نے کہا۔

"چلو۔" وہ غرایا اور میں دوڑ کر اس کے پاس آگیا۔ اس نے گھبرا کر پستول میرے سینے پر رکھ دیا اور پھر بوکھلائی ہوئی آواز میں بولا۔

"خبردار۔ کوئی حرکت کی تو گولی مار دوں گا۔"

"گھاس کھاتی ہے پیارے بھائی۔ کہہ رہے ہو کہ ادھر آجاؤ اور اب گولی مارنے کی دھمکی دے رہے ہو۔" میں نے کہا۔

دوسرے آدمی نے آگے بڑھ کر دروازہ اندر سے لاک کر دیا تھا پھر وہ پلٹ کر بولا۔

"بیٹھو!"

"شکر شکریہ۔ یہ میرا ہی کمرہ ہے نا؟"

"تو اس مت کرو!"

"بہتر ہے۔ ویسے آپ لوگ ڈاکو ہیں۔"

"پتا چل جائے گا۔"

"سسر خیریت سے ہیں؟"

"کون سسر؟" دونوں چونک کر بولے۔

"چھولن دیوی۔ انہیں کے برادران ہیں آپ۔"

"پستول کی نال تمہارے حلق میں ڈال کر پورے چھ فائر کیے جائیں تو کیسا رہے گا! ان میں سے ایک نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سنسنی خیز آئیڈیا ہے۔ ویسے میرے خیال میں بات ڈائریکشن کی ہو گی۔ اگر پستول کی نالی حلق میں ڈال کر سیدھی رکھی جائے تو کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ گولیاں گدی سے نکل جائیں گی۔ ہاں اگر اس کا رخ نیچے کی سمت ہو تو پھر کچھ دلچسپ نتائج ہو سکتے ہیں۔"

ان دونوں نے حیرت سے ایک دوسرے کی شکل دیکھی۔ دو دو پستولوں کی موجودگی میں مذاق کرنے والے انہوں نے کم ہی دیکھے ہوں گے لیکن پھر دونوں سنبھل گئے۔

"کیا نام ہے تمہارا؟"

"پنڈت کوکا دونم۔ تم نے میری کتاب کوک شاستر پڑھی ہو گی۔"

"بہت چمک رہے ہو۔ یہ نہیں جانتے تمہارے بدن سے پوری کھال اتار دی جائے گی۔"

"اوہو۔ تم قصائی معلوم ہوتے ہو لیکن کھال اتارو گے تو میں چیخوں گا اور یہ ہوٹل کے لوگ جمع ہو جائیں گے۔ تمہیں کھال اتارنے کے الزام میں پکڑ لیں گے۔"

"انہوں نے پھر ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر رک کر بولا۔ "یہ ٹھیک کہہ رہا ہے۔ میرے خیال میں اسے یہاں سے لے چلو۔"

دوسرے نے کچھ سوچا۔ پھر بولا۔

"ٹھیک ہے چلو۔ اور سنو اگر کوئی حرکت کی تو ہمارے لیے کچھ مشکل نہ ہو گا کہ پستول کی گولیاں تمہارے جسم میں اتار دیں اور فرار ہو جائیں۔"

"ہاں۔ یہ کوئی خاص مشکل کام تو نہیں ہے۔"

"سمجھدار معلوم ہوتے ہو۔"

"تو پھر چلو!"

"اوکے۔" میں نے کہا۔ بس نہ جانے کیوں تفریحی موڈ بن گیا تھا۔ میں ان کے ساتھ باہر نکل آیا لیکن دیکھ رہا تھا کہ میرے بجائے وہ خوفزدہ ہیں۔ بے حد محتاط ہو کر چل رہے تھے اور خاصے نروس نظر آرہے تھے۔

لیکن میں نے ان سے پورا تعاون کیا اور ان کے ساتھ باہر آکر ایک کار میں بیٹھ گیا۔ کار میں ڈرائیور موجود تھا ان کے اشارے پر اس نے کار اسٹارٹ کر کے آگے بڑھا دی۔

اونٹ پہاڑ کے نیچے آگیا تھا۔ میں نے زندگی میں بہت کچھ کیا تھا۔ ابتدائی دور ایک جرائم پیشہ شخص کی حیثیت سے گزارا تھا اور اگر والد صاحب محکمہ پولیس کے اتنے بڑے افسر نہ ہوتے تو زندگی کا سنہری دور زیادہ تر جیل میں گزارتا۔ میں لاکھ سرکش سہی' لیکن قانون اتنا کمزور نہیں ہوتا۔ کبھی نہ کبھی جال میں پھنس ہی جاتا' لیکن والد صاحب کی وجہ سے خود محکمہ پولیس کے لوگ مجھ پر ہاتھ ڈالنا پسند نہیں کرتے تھے' گھر کی باتیں تو گھر

WWW.FREEPAKSOCIETY.COM

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

میں ہی رہتی ہیں نا' خود تیمور جمال شاہ صاحب کی دلی آرزو تھی کہ میں کسی لمبے جال میں پھنس جاؤں' لیکن اب اتنا بھی نہیں تھا کہ دوسرے سے اس کی فرمائش کرتے' یوں بات بنتی رہی تھی اور اس کے بعد مختلف معاملات میں الجھ کر میں اچھا خاصا دہشت گرد بن گیا تھا' یہ دوسری بات ہے کہ اپنے وطن کے لیے بھی کام کیا تھا' انسانیت کے لیے بھی' فطرت میں جو نیلاہٹیں تھیں انہوں نے کبھی سکون سے نہ بیٹھنے دیا' یہاں تک کہ فریدہ زندگی میں آگئی اور اس کے بعد راستے ایک بار پھر بدل گئے' لیکن ارل سینڈنا جیسی عورت اس سے پہلے نہیں ملی تھی' اس نے درحقیقت منہ زور گھوڑے کو لگام دے دی تھی اور اس طرح اپنے آپ سے بیگانہ کردیا تھا کہ انہیں بھی بھول گیا تھا جنہیں اپنے وجود کا ایک حصہ سمجھتا تھا' کم از کم آفتاب کمال اور رضوانہ وغیرہ اب یہی حیثیت اختیار کرگئے تھے ایک اور شخصیت بھی تھی جس کے لیے دل میں کبھی کبھی عجیب سے احساسات ابھرنے لگتے تھے اور وہ تھی فضا جبیں' لیکن ارل سینڈنا نے ایسا جال بچھایا تھا کہ سب کچھ ذہن سے نکل گیا تھا اور پر لطف بات یہ تھی کہ اس نے سوچنے سمجھنے کی قوتیں بھی سلب کرلی تھیں' اب اس وقت میں اپنے آپ کو نہیں پہچانتا تھا' اس بات کا علم تھا کہ شرون کمار گپتا نہیں ہوں لیکن کون ہوں نہ اس کے بارے میں سوچنے کو جی چاہتا تھا اور نہ اس کی ضرورت پیش آئی تھی' حالانکہ پورے ہوش و حواس کے عالم میں دوسرے تمام معاملات کے بارے میں سوچ سکتا تھا' خوف کا احساس بھی ہوتا تھا مشکلات کا بھی اور یہ بھی کہ مختلف لوگوں نے میرے ساتھ ایک عجیب کھیل شروع کر رکھا ہے تین ٹریک چل رہے تھے' کرنل بیتو سنگھ جو مجھے اپنے وطن کے مفادات کے لیے استعمال کرنا چاہتا تھا' شریمتی رنجنا دیوی تھیں جو شرون کمار گپتا کے ساتھ ملکی راز فروخت کررہی تھیں اور مس مدھومتی تھیں جن کا الگ ایک طریقہ کار تھا' اب پتا نہیں یہ لوگ جو اس وقت مجھ پر نازل ہوئے ہیں ان کا تعلق اصل میں کس سے ہے' گرو تم چند مہاراج بھی ذہن میں آتے تھے کیونکہ بہرحال ان کا اپنا بھی معاملہ ٹیڑھا ہوگیا تھا' ہوسکتا ہے انہوں نے ایک بار پھر مجھے مدھومتی کے ساتھ دیکھ لیا ہو اور یہ اغوا اس سلسلے کی ایک کڑی ہو' لیکن طبیعت میں ایک شگفتگی سی پیدا ہوگئی تھی' خود اپنے آپ پر ہنسی آرہی تھی' اپنا ہی مذاق اڑانے کو دل چاہ رہا تھا چنانچہ ان لوگوں کو خود ہی یہ مشورہ بھی دے ڈالا تھا کہ اگر مجھ سے کوئی کام ہے تو اس ہوٹل میں مناسب نہیں رہے گا اور انہوں نے میرے معاملے میں مجھ سے مکمل طور پر تعاون کیا تھا' بہرحال کار میں آکر بیٹھ گیا تھا' کار کون کونے راستوں سے گزر رہی تھی مجھے اس کا کوئی اندازہ نہیں تھا' لیکن اس کے اس سفر کا اختتام ایک عمارت کے سامنے ہوا جو پرانے طرز کی بنی ہوئی تھی' غالباً مغلیہ دور کی کوئی ایسی عمارت جس کا پتا نہیں تاریخی پس منظر کیا تھا' اب بھی مکمل طور سے مضبوط اور خوشنما نظر آرہی تھی' سرخ رنگ کی پتلی پتلی اینٹوں سے بنی ہوئی اس عمارت کے اندر داخل کرنے کے بعد مجھے ایک کمرے میں پہنچا دیا گیا اور یہاں میری ملاقات ایک اجنبی شخص سے ہوئی' اچھے خاصے تن و توش کا مالک تھا اور چہرے سے کافی خطرناک نظر آتا تھا' ویسے مقامی ہی تھا اس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی' پھر اس نے آہستہ سے کہا۔

"کیا نام ہے تمہارا؟"

"صرف نام پوچھنے کے لیے مجھے یہاں تک بلایا گیا ہے' یہ کام تو تمہارے آدمی ہوٹل میں بھی کرسکتے تھے؟"

"بہت زیادہ خوش مزاج بننے کی کوشش نہ کرو' تمہاری خوش مزاجی لمحوں میں رخصت ہوسکتی ہے۔"

"تمہیں کیسے معلوم؟" میں نے سوال کیا اور وہ شخص خوفناک انداز میں ہنسنے لگا' پھر اس نے کہا۔

"ہاں' اب بتاؤ وہ ہیرے کہاں ہیں جو گرو چند نے تمہیں دیے تھے" میرے ذہن میں ایک شدید دھماکہ ہوا' میں نے دل میں سوچا کہ یہ چوتھا ٹریک ہے' میں ایک لمحے میں سنبھل گیا اور میں نے آہستہ سے کہا۔

"ہیرے؟"

"ہاں ہیرے"

"ہیرے بہت خوبصورت ہوتے ہیں اور میرے دوست میں نے زندگی میں کبھی نہیں دیکھے' میں ایک درمیانے درجے کا آدمی ہوں جس کا تعلق اگر ایسی قیمتی اشیاء سے رہا ہے تو زیادہ سے زیادہ سونے تک۔"

"ہیرے کہاں ہیں' میں صرف اس بات کا جواب چاہتا ہوں؟"

"ویسے تو ہیرے جگہ جگہ ہیں' بہت سے لوگ کسی

خوبصورت چیز کو ہیروں سے منسوب کردیتے ہیں۔ اصل ہیرے بھی بہت سے ہیں مثلاً "کوہ نور کے بارے میں سنا ہے کہ وہ تخت طاؤس میں جڑا ہوا ہے۔ بہرحال میں نے کبھی نہیں دیکھے۔"

"گرو چند نے ہیرے تمہیں دیے تھے ہم نے تحقیقات کرلی ہے اور تم ہمیں بیوقوف بنانے کی کوشش مت کرو' اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ تمہاری چالاکی سے ہم ہیروں سے دستبردار ہوجائیں گے تو یہ تمہاری بھول ہے۔"

"دیکھو دوست' نہ میں کسی گرو چند کو جانتا ہوں اور نہ میں نے ہیرے دیکھے ہیں' اگر یہ کوئی ڈیپ اسٹیج ڈراما ہو رہا ہے تو کم از کم مجھے بتادو تاکہ میں اچھی پرفارمنس دوں۔"

"ہوں ٹھیک ہے اب تم ایک خوبصورت پرفارمنس دینے کے لیے تیار ہوجاؤ' سنو اسے لے جاؤ اور جب یہ ہیروں کے بارے میں بتانے پر آمادہ ہوجائے تو مجھے آگاہ کردینا اور ذرا خیال رکھنا' مجھے بتانا کہ یہ کیسی پرفارمنس دیتا ہے۔"

مجھے لانے والوں نے دونوں جانب سے بازوؤں سے مجھے پکڑ لیا اور اس کمرے سے باہر نکال لائے' یہ ایک خالی کمرہ تھا۔ فرش پر بھی کچھ نہیں بچھا ہوا تھا۔ دیواروں میں مختلف قسم کے کڑے لگے ہوئے تھے' میں ان چیزوں کو دیکھ کر سمجھ گیا کہ یہ عقوبت خانہ ہے اور اب مجھ پر تشدد کیا جائے گا' فیصلہ یہ کرنا تھا کہ کیا ہیرے ان کے حوالے کردوں یا پھر ان سے تھوڑی سی تفریح حاصل کی جائے' لیکن ہیروں کو ان کے حوالے کرنا میرے لیے ممکن نہیں تھا' میرے دونوں ہاتھ دیواروں میں لگے ہوئے کڑوں سے باندھ دیے گئے اور ایک شخص نے جیب سے سگریٹ کا پیکٹ نکال لیا پھر وہ لائٹر سے سگریٹ سلگانے لگا' سگریٹ کے چند کش لینے کے بعد وہ میرے قریب پہنچا اور اس نے سگریٹ کا سرا میرے بازو سے لگاتے ہوئے کہا۔

"اذیت رسانی کا یہ ایک معمولی طریقہ ہے لیکن ابتدائی طور پر' ابھی تھوڑی دیر کے بعد ہیٹر منگایا جائے گا اور بجلی کے ننگے تار تمہارے پورے بدن سے منسلک کردیے جائیں گے' اس کے باوجود تمہاری آنکھیں نہ کھلیں تو پھر تمہاری آنکھیں ہی پھوڑ دی جائیں گی اور تم اندھے ہوجاؤ گے کیا سمجھے؟ یہ اسکرپٹ ہے جو تمہیں سنایا جارہا ہے اور اس کے بعد تمہیں اس اسکرپٹ کے تحت پرفارم کرنے کا خوبصورت موقع ملے گا۔"

میں نے پرخیال انداز میں گردن ہلائی پھر آہستہ سے کہا۔

"دوستو! کیا غلط فہمی کی بنیاد پر اتنی سخت اذیت دینا مناسب ہوگا؟"

"غلط فہمی" ان میں سے ایک نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں دیکھو' درحقیقت اب تک جو کچھ ہوتا رہا ہے کم از کم میں اسے مذاق ہی سمجھتا رہا ہوں اور میں نے یہ سوچا تھا کہ تم لوگوں کو غلط فہمی ہے' خود بخود ہی دور ہوجائے گی لیکن اب یوں لگتا ہے جسے تم واقعی سنجیدہ ہورہے ہو' یقین کرو نہ میں کسی گرو چند کو جانتا ہوں اور میں نے جیسا کہ تم سے کہا ہے کہ میں نے اپنی زندگی میں کبھی ہیرے نہیں دیکھے' کوئی ایسی ہی غلط فہمی ہے جو تم لوگوں کو یہ سوچنے پر مجبور کرتی ہے کہ کسی گرو چند نے ہیرے مجھے دیے ہیں مجھے وہ ذریعہ بتاؤ جس سے تمہیں اس بات کا علم ہوا ہے کہ میرے پاس کچھ ہیرے وغیرہ ہیں۔"

"ہوں اچھا ٹھیک ہے' جاؤ پہلے تم اپنا کام کرلو" ایک آدمی نے دوسرے سے کہا اور اس شخص نے ایک تتا ہوا چمڑے کا چابک نکالا اور میرے نزدیک پہنچ گیا۔ میں تو یہ سوچ رہا تھا کہ کمبخت چابک مارنے سے پہلے کچھ گفتگو کرے گا اور میں اس سے بچاؤ کا بندوبست کروں گا' لیکن اس نے اچانک ہی شڑاک سے چابک میرے بدن پر رسید کردیا تھا اور مجھے ایسا ہی لگا تھا جیسے کوئی جلتی ہوئی شے میرے بدن پر چپکا دی گئی ہو' دوسرا تیسرا اور چوتھا چابک مارنے میں بھی اس نے دیر نہیں لگائی اور میرے پورے بدن میں آگ لگ گئی ہو' کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا' لیکن وہ شخص بھی جنونی ہی معلوم ہوتا تھا شاید اسے اس بات کا خدشہ ہو کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں زبان کھول دوں اور وہ اپنا شوق پورا کرنے سے محروم رہ جائے' چنانچہ اس نے رکے بغیر درجنوں چابک میرے بدن پر رسید کردیے اور میرے ہوش و حواس جواب دینے لگے اور اس کے بعد درحقیقت ہوش گم ہوگئے۔ پر جب ہوش آیا تو میں ایک بستر پر پڑا ہوا تھا۔ یہ بستر کہاں تھا اور اب صورتحال کیا تھی۔ اس کا کوئی اندازہ نہیں

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

تھا' زخم اب بھی جل رہے تھے لیکن اس قدر نہیں کہ مجھے بے حواس کردیں جس کمرے میں بستر پر لیٹا ہوا تھا' اس میں میرے علاوہ اور کوئی نہیں تھا' میں کراہتے ہوئے بستر سے اٹھ گیا اور پھر صورت حال کا جائزہ لینے لگا اب ایسا بھی نہیں تھا کہ گزرتے ہوئے لمحات مجھے یاد نہ ہوں۔ میں نے دروازے کی جانب دیکھا اور پھر اٹھ کر اس کے قریب پہنچ گیا' حالانکہ یہ ایک احمقانہ کوشش تھی ظاہر ہے وہ لوگ مجھے بند کرکے گئے تھے اور دروازہ اندر سے نہیں کھولا جاسکتا تھا' لیکن اس وقت مجھے حیرت ہوئی جب میں نے دروازے کو اندر کھینچا اور وہ کھل گیا اس کا مطلب ہے کہ وہ باہر سے بند نہیں تھا۔

میں نے حیرت سے باہر جھانکا سامنے ایک سنسان برآمدہ نظر آرہا تھا اور یہ برآمدہ بھی خالی پڑا ہوا تھا' عمارت کے بارے میں پہلے بھی مجھے کوئی اندازہ نہیں ہوسکتا تھا' لیکن اب اسے خالی پاکر میرے ذہن میں ہزاروں خدشات جاگ اٹھے' کیا قصہ ہے' یہ تو بڑی حیرت کی بات ہے ان بدبختوں نے مجھے اس قدر اذیت دی اور اس کے بعد اس طرح چھوڑ دیا' کیا قصہ ہے' نجانے کیا ہوا تھا' بہرطور اب یہ سوچنا تھا کہ مجھے کیا کرنا چاہیے ہوسکتا ہے باہر کچھ لوگ میری تاک میں ہوں مجھ سے لطف لے رہے ہوں اس لیے بڑی احتیاط سے پھونک پھونک کر قدم رکھتا ہوا باہر نکلا تھا اور جب عمارت کے صدر دروازے سے باہر نکل آیا تو سارے زخم اور تکلیف بھول کر دوڑنا شروع کردیا اور اس وقت تک دوڑتا رہا جب تک کہ ممکن ہوسکا' پھر میرا رخ اپنے ہوٹل کے علاوہ کہیں اور کیسے ہوسکتا تھا۔ زخموں کی جلن میں واقعی کافی حد تک کمی ہوگئی تھی۔

ہوٹل میں جانے کے بعد میں نے غسل خانے میں جاکر منہ ہاتھ دھویا' نیا لباس تبدیل کیا نہانے کی البتہ ہمت نہیں ہوئی تھی کیونکہ زخموں پر پانی پڑتا تو جلن ہونے لگتی تھی۔ اچانک ہی مجھے یوں محسوس ہوا کہ کمرے میں میرے تمام سامان کی تلاشی لی گئی ہے اور اس کی وجہ میں اچھی طرح جانتا تھا کہ کیا وہ لوگ اپنے خیال سے تائب ہوگئے' حیرت کی بات یہ تھی کہ انہیں اس بات کا پتا کیسے چلا کہ کروچند نے ہیرے مجھے دیے ہیں وہاں اس بستی میں کوئی بھی موجود نہیں تھا کیا ہوسکتا ہے؟ یہ کیا ہوسکتا ہے' بہرطور بھوک لگ رہی تھی' کھانا منگوایا اور اس کے بعد ذہن میں اس چابی کا خیال آیا جو میں نے یہاں محفوظ کر رکھی تھی' چابی اپنی جگہ موجود تھی' میں نے اسے پھر محفوظ کردیا اور اس کے بعد بستر پر لیٹ گیا' اب کیا کرنا چاہیے کیا کیا جائے؟۔

زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ دفعتاً" کمرے کے دروازے پر دستک سنائی دی میں سمجھا کہ شاید ویٹر ہے اب ان لوگوں کا تصور تو ذہن میں نہیں تھا کیونکہ ان لوگوں نے مجھ سے کنارہ کشی اختیار کرلی تھی۔ بہرحال دروازہ دوبارہ بجا تھا میں نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا اور مدھومتی کو دیکھ کر میرے چہرے پر عجیب سے تاثرات پیدا ہوگئے وہ اس وقت بہت خوشگوار موڈ میں نظر آرہی تھی اور لگ بھی اچھی رہی تھی۔ میں تھوڑا سا پیچھے ہٹا تو وہ اندر آگئی۔

"کہاں غائب تھے' صبح سے کتنی بار ٹیلی فون کرچکی ہوں؟"

"کیا وقت ہوگیا مس مدھومتی؟" میں نے سوال کیا۔

"پانچ بج رہے ہیں کیا سو رہے تھے؟"

"نہیں کمرے میں موجود نہیں تھا' اصل میں کچھ بیمار ہوگیا ہوں میں"

"اوہو کیا بات ہے لگ بھی رہے ہو؟"

"کچھ نہیں جسم میں درد ہے"

"تو پھر چلو میں تمہیں کسی ڈاکٹر کو دکھاؤں"

"ڈاکٹر" میں نے گہری سانس لے کر کہا۔

"ہاں جب تکلیف ہے تو دکھاؤ۔"

"سوچنے دو اس بارے میں"

"سوچو سوچو بس مجھے تو یوں لگ رہا ہے جیسے اب تم مجھ سے ناگواری محسوس کررہے ہو"

"ارے کیوں؟"

"کیوں کا کیا سوال ہے یہ تمہارا من ہی جانتا ہوگا!"

"تمہیں یہ احساس کیسے ہوا؟"

"بیوقوف سمجھتے ہو مجھے؟"

"بالکل نہیں' لیکن کم از کم تمہارا یہ احساس غلط ہے"

"میں نہیں مانتی"

"زبردستی؟"

"ہاں زبردستی"

"آخر ہوا کیا ہے؟"

"میں نے تم سے کہا تھا میرے ساتھ چلو' وہاں رہو جہاں میں رہتی ہوں' وہ بہت اچھی جگہ ہے' لیکن تم

ہوٹل ہی میں ہو۔ میں کہتی ہوں آخر میرے ساتھ رہنے میں کیا حرج ہے جب مجھے سنسار کی چنتا نہیں ہے تو تم کیوں اس کے غم میں دبلے ہورہے ہو؟"

"نہیں مدھو ایسی بات نہیں' اگر تمہاری یہ خواہش ہے تو مجھے اعتراض نہیں ہے بس یہی خطرہ تھا مجھے کہ کہیں میری وجہ سے تم کسی مصیبت کا شکار نہ ہوجاؤ"

"مصیبتیں کم ہیں میرے لیے؟ میں مصیبتوں سے نہیں گھبراتی شروں تمہیں اس کا اندازہ ہوجانا چاہیے' تم میرے ساتھ چلو میرے ساتھ رہو بس میں نے کہہ دیا۔"

"تم نے کہہ دیا اور میں نے مان لیا' لیکن میرا خیال یہ ہے یہ کمرہ ابھی اسی طرح رہنے دیتے ہیں کسی مناسب وقت میں چھوڑ دیں گے" وہ مسکرائی اور گردن ہلانے لگی۔

"کیوں کیا بات ہے کیا سوچ رہی ہو؟"

"تم یہ اندازہ لگانا چاہتے ہو کہ میرے پاس رہ کر تمہیں کیا کیا تکلیفیں ہوں گی؟"

"ارے نہیں بھلا مجھے کیا تکلیف ہوسکتی ہے؟"

"اس کے باوجود مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے تمہاری مرضی ہے۔"

"نہیں نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے" میں نے جواب دیا۔

"اصل میں میں اس چابی کے لیے یہ کمرہ محفوظ رکھنا چاہتا تھا' لاکر کی چابی کسی بھی طور پر اپنے پاس رکھنا مناسب نہیں تھا' وہ لوگ مجھے جس طرح چھوڑ کر بھاگ گئے تھے پتا نہیں کس غلط فہمی کا شکار ہوگئے تھے' وہ دوبارہ بھی میری طرف آسکتے تھے اس لیے چابی میں اپنے ساتھ نہیں رکھ سکتا تھا۔"

مدھو نے کہا۔

"ابھی اور اسی وقت تم میرے ساتھ چلو گے اور راستے میں ہم ڈاکٹر کو بھی نیچ کرتے چلیں گے"

"نہیں ڈیئر ڈاکٹر نہیں۔"

"آخر کیوں؟"

"بتاؤں گا تمہیں"

"چلو پھر اپنے ضروری کپڑے نکالو بلکہ مجھے بتاؤ کہ کہاں ہیں؟" اور پھر اس نے میرے ضروری استعمال کے تمام کپڑے ایک چھوٹے سے سوٹ کیس میں رکھے

عمران ڈائجسٹ کا ایک حیرت انگیز سلسلہ
ایئر ہوسٹس
اب دو حصوں میں شائع ہوگئی ہے'
قیمت فی حصہ ۔ روپے' مکمل ۔ روپے
مکتبہ عمران ڈائجسٹ' ۳۷ اردو بازار کراچی

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

مدھومتی کو کسی نہ کسی طرح اس کا پتا چل ہی جائے گا کیا کرنا چاہیے کیا اسے اعتماد میں لیا جائے۔

تھوڑی دیر کے بعد وہ کافی بنا کر لے آئی اور میں کافی کے گھونٹ لیتا رہا۔ وہ مجھ سے آگرے کے بارے میں باتیں کر رہی تھی۔

"یہاں سے کچھ فاصلے پر فتح پور سیکری ہے' میں وہاں کی سیر کر کے آئی ہوں اتنی خوبصورت جگہ ہے کہ تم سوچ بھی نہیں سکتے' تاریخی عمارات اکبر بادشاہ کے دور کی ایسی ایسی روایتیں وہاں زندہ ہیں کہ دیکھو تو آنکھیں کھل جاتی ہیں' وہ شطرنج جو بنا ہوا ہے جس پر مہروں کی جگہ عورتیں کھڑی ہوا کرتی تھیں اور رانی جودھا بائی اور اکبر بادشاہ وہاں شطرنج کھیلتے تھے' رانی جودھا بائی کا قلعہ موجود ہے جس کے جھروکوں سے کافی فاصلے پر آباد فتح پور ایک خوبصورت گلدستے کی مانند نظر آتا ہے اس کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ یہاں سے حملہ آور فوجیں قلعے پر چڑھائی کرتی تھیں' بڑی تاریخی جگہ ہے ویسے بھی آگرہ' مغلیہ دور کا صحیح عکاس ہے' تاج محل اپنی جگہ لیکن دوسری تمام جگہیں بہت خوبصورت ہیں۔ وہ مجھے آگرے کے بارے میں تفصیلات بتاتی رہی اور میں خاموشی سے کافی کے گھونٹ لیتا رہا' پھر وہ بولی۔

"تم کچھ بول رہی نہیں رہے ویسے تم نے آگرے کی سیر کی ہے شرون کمار؟"

"بہت تھوڑی سی' میں بولنا چاہتا ہوں' لیکن میرے زخموں کی تکلیفیں مجھے بولنے نہیں دیتیں۔"

"زخم؟" اس کے حلق سے ہلکی سی آواز نکل گئی۔

"ہاں" میں نے کہا اور پھر میں نے اپنی قمیض اٹھا کر اپنا جسم اس کے سامنے کر دیا' مدھو ایک لمحے کے لیے تو کچھ نہیں سمجھی تھی' لیکن میرے بدن پر سرخ دھاریاں دیکھ کر اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ وہ بڑی محبت بھرے انداز میں میرے قریب پہنچی اور ان دھاریوں کو قریب سے دیکھنے لگی اس کے بدن کی کی خوشبو میرے نتھنوں سے ٹکرا رہی تھی اور میرے ذہن میں عجیب سے کلبلاہٹیں ہونے لگی تھیں۔ پھر اس نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

"یہ یہ کیا ہے؟"

"میرے دشمنوں کا تحفہ"

"یہ تو کوڑوں کے نشانات ہیں۔"

"ہاں مدھو۔"

"کون تھے وہ بدبخت کیوں انہوں نے ایسا کیا؟" وہ افسوس بھرے لہجے میں بولی۔

"ایک عجیب مصیبت کا شکار ہو گیا ہوں۔ یہاں کچھ لوگوں کو مجھ پر ایک شبہ ہو گیا ہے وہ لوگ ہیروں کے اسمگلر ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ کسی شخص نے مجھے کچھ ہیرے دیئے تھے اور وہ یہ ہیرے مجھ سے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔"

"مم مگر یہ یہ"

"انہوں نے مجھے اغوا کیا تھا اور کافی تشدد کرنے کے بعد بے ہوشی کے عالم میں چھوڑ کر غائب ہو گئے تھے۔"

"وہ مانی کاڈ اور مجھے اس بارے میں کچھ نہیں معلوم"

"ظاہر ہے کیسے بتاتا؟"

"مگر انہیں یہ شبہ کیوں ہوا کہ تمہارے پاس ان کے ہیرے موجود ہیں؟"

"یہی تو میں نہیں جانتا"

"یہ کیا چکر ہے' کیا چکر ہے یہ؟"

"بس تقدیر کا چکر ہے کیا جاؤں تمہیں"

"یہ تو بڑی پریشانی کی بات ہے' مگر تم کہتے ہو کہ وہ تمہیں دوبارہ چھوڑ کر چلے گئے تھے؟"

"ہاں بڑے عجیب طریقے سے"

"تو پھر؟"

"پتا نہیں' میں درحقیقت کچھ بھی نہیں سمجھ پا رہا ہوں"

"افسوس کاش میں تمہاری مدد کر سکتی مگر میں کیا کروں' میں تو خود ہی مصیبت زدہ ہوں۔"

"چلو چھوڑو' تمہارا کام ہو جائے اس کے بعد میں ان لوگوں سے بھی نمٹ لوں گا۔"

وہ افسوس بھری نگاہوں سے مجھے دیکھتی رہی پھر اس نے کہا۔ "ان زخموں پر کچھ لگایا ہے؟"

"کیا لگاتا؟"

"نہیں میں' میں مرہم خرید کر لاتی ہوں بس' ابھی آتی ہوں میں"

"ارے نہیں مدھو۔ پلیز اس کی ضرورت نہیں ہے۔"

"کس چیز کی ضرورت ہے اور کس کی نہیں یہ تم مجھ پر

چھوڑ دو" میرے لاکھ منع کرنے کے باوجود وہ چلی گئی' اور اس کے بعد مرہم لے کر واپس آئی' اس کے انداز میں بڑی محبت اور اپنائیت تھی۔ میرے جسم پر مرہم لگاتے ہوئے اس نے کہا۔

"اتفاقات نے ہمیں اس قدر قریب کر دیا ہے کہ مجھے تم سے کوئی اجنبیت نہیں محسوس ہوتی۔ لیکن یہ بات ہمارے درمیان طے پا گئی ہے کہ ہم کبھی ان راستوں کی جانب قدم نہیں اٹھائیں گے جو بعد میں پچھتاوے کے راستے بن جاتے ہیں"

"تمہارا مقصد ہے پریم"

"ہاں' پتا نہیں میرے من میں ہمیشہ سے ان لوگوں کے لیے عجیب سے احساسات ہیں جو صرف کچھ مقاصد پورے کرنے کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دیتے ہیں اور انہیں میں شمار کیے جاتے ہیں ایک دوسرے سے متاثر ہو جانا کوئی غیر فطری چیز نہیں ہے لیکن اس کا اختتام اسی انداز میں ہو شرون کیا یہ ضروری ہے؟"

"بالکل نہیں"

"ہمارے درمیان یہ معاہدہ ہے کہ کبھی ایک دوسرے سے اس طرح متاثر نہیں ہوں گے۔"

"یہ معاہدہ تو پہلے ہی ہو چکا ہے۔"

"میں اس کی تجدید کر رہی ہوں کیونکہ اب ہم اتنے قریب ہیں کہ کوئی بھی لمحہ ذہن کو بھٹکانے کا باعث بن سکتا ہے۔"

"ٹھیک ہے مدھو تمہیں اس کے لیے کبھی مجھ سے کوئی شکایت نہ ہونے پائے گی" میں نے جواب دیا اور وہ مسکراتی نگاہوں سے مجھے دیکھتی رہی۔

رات کا کھانا ہم لوگوں نے ساتھ کھایا اور اس کے بعد اپنے اپنے بیڈ روم میں چلے گئے۔ دوسری صبح بہت خوشگوار تھی کھڑکی سے بادلوں بھرا آسمان جھانک رہا تھا' دھوپ کا نام و نشان نہیں تھا' یہ ایک حسین موسم تصور کیا جا سکتا تھا۔ مدھو میرے کمرے میں آئی تو اس کی آنکھوں میں ایک سرخی سی تیر رہی تھی' موسم کی مناسبت سے اس نے ایک بہت ہی خوبصورت لباس پہنا ہوا تھا' مجھ سے کہنے لگی۔

"ناشتا تیار ہے' شیو نہیں کیا حالانکہ تمہارے سامان میں شیونگ کٹس موجود ہے۔"

"کبھی کبھی ایسے بھی لطف آتا ہے۔"

"چلو ہاتھ منہ دھو لو چلو" اس نے تحکمانہ انداز میں کہا اور میں نے منہ ہاتھ وغیرہ دھویا' پھر اس کے بعد ہم ناشتے کے لیے ناشتے کی میز پر پہنچ گئے' مدھو نے یہ ناشتا اپنے ہاتھوں سے تیار کیا تھا' ہنستے ہوئے بولی۔

"اب اس میں جو جو کچھ بھی الٹی سیدھی چیزیں ہیں ان پر تبصرہ مت کرنا مجھ سے جیسا بھی بن پڑا میں نے کر ڈالا تم بے فکر رہو آج ہی پریم چند مہاراج سے کہہ کر ملازموں کو بلواؤں گی' اور اس کے بعد ہمیں کھانے پینے کی کوئی تکلیف نہیں ہوگی' ویسے کیا خیال ہے آج تمہیں فتح پوری سیکری دکھاؤں؟" میں نے مسکراتی ہوئی نگاہوں سے اسے دیکھا اور کہا۔

"مجھے بھی کوئی خاص کام تو نہیں ہے۔"

"موسم کتنا اچھا ہے اس موسم میں سفر کرنے میں لطف آئے گا' اور پھر فتح پور سیکری کا علاقہ اتنا پیارا ہے کہ تمہیں وہاں جا کر لطف آئے گا۔" میں نے کوئی جواب نہیں دیا' میں اس کے سامنے شرون کمار گپتا بنا ہوا تھا' حالانکہ فتح پور سیکری درگاہ حضرت سلیم الدین چشتی (رحمتہ اللہ علیہ) سے مرصع تھی۔ اس کے علاوہ بہترین تاریخی ورثہ بھی' میرا اس سے لگاؤ فطری تھا۔ ذرا سی الجھن بھی ہوئی کہ درگاہ شریف پر جاؤں اور فاتحہ نہ پڑھوں۔ لیکن پھر خود کو سنبھال لیا۔ جو ہوگا دیکھا جائے گا۔

میں مدھومتی کے ساتھ چل پڑا۔ اہل آگرہ زندگی کے معمولات میں مصروف تھے۔ مدھومتی خود کار چلا رہی تھی اور بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ اس نے کوئی نفیس سینٹ لگایا ہوا تھا۔ جو موسم کی مناسبت سے تھا۔ راستے پر سکون تھے یہی سڑک آگے چل کر راجپوتانہ کے بنگلاخ علاقے میں داخل ہو جاتی تھی جو چھوان دیوی کی چھبل کھائی سے گزرتا تھا۔ فتح پور سیکری کے بلند پہاڑ پر چڑھ کر ہم پارکنگ پر رک گئے۔ بائیں ہاتھ پر شاہی مسجد تھی۔ وسیع و عریض پہاڑ پر پھیلی ہوئی تھی ایک سمت بلند دروازہ تھا جس کے نیچے باؤلی بنی ہوئی تھی۔ گہرے سبز پانی پر مشتمل جو نہایت گندہ تھا۔

"یہاں ایک خاندان آباد ہے۔ جسے ایک خاص حیثیت حاصل ہے۔"

"کیا؟" میں نے پوچھا۔

"تاریخ تو مجھے پتا نہیں لیکن شاید کوئی بزرگ والا معاملہ ہے' میرا اندازہ ہے کہ کوئی ایسا غریب خاندان

WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ہوگا جس کے لیے ذریعہ معاش پیدا کردیا گیا' اس خاندان کا ہر فرد اس بلند و بالا دروازے کی اوپری منزل پر پہنچ کر بآسانی اس باؤلی میں کود جاتا ہے' حالانکہ عام لوگ اس کا تصور بھی نہیں کرسکتے' بس یہ فوقیت اسی خاندان کو حاصل ہے۔" میں نے حیران کن نگاہوں سے قطب مینار کی مانند بلند اس دروازے کو دیکھا جس کا اوپری سرا دیکھتے ہوئے سر سے ٹوپی نیچے گر جائے اور پھر یقین نہ کرنے والے انداز میں مدھومتی کو دیکھنے لگا' اسی وقت عقب سے کسی نے میری قمیض پکڑ کر ہلائی' دیکھا تو کوئی دس گیارہ سالہ بچہ تھا' میلے کچیلے لباس میں ملبوس' میں متوجہ ہوا تو بولا۔

"صاب کودے' صاب کودے" پہلے تو میری سمجھ میں بات نہیں آئی' تب اس نے مجھ سے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"صاب اوپر چڑھ کر نیچے کودے؟" غالباً" یہ اسی خاندان کا کوئی بچہ تھا۔ میں نے حیرانی سے اسے دیکھا تو وہ بولا۔

"ایک آنہ لے گا صاب' ایک آنہ" میں عجیب سے انداز میں مسکرا دیا تو وہ سمجھا کہ سودا طے ہوگیا' دوڑتا ہوا آگے گیا اور بلند دروازے کے دروازے سے غائب ہوگیا' میں نے مسکراتی نگاہوں سے مدھومتی کو دیکھا تو مدھومتی نے مجھے اوپر اشارہ کیا اور یہ دیکھ کر میں ششدر رہ گیا کہ بچہ بلند دروازے کے اوپری جھروکے میں نظر آیا' کوئی تیز رفتار لفٹ بھی اتنی تیزی سے کسی کو اوپر پہنچا سکتی تھی جتنی تیزی سے وہ بچہ اس بلند و بالا دروازے کی اوپری منزل پر پہنچ چکا تھا اور پھر میں کچھ سوچنے بھی نہیں پایا تھا کہ میں نے اسے دروازے سے نیچے باہر آتے ہوئے دیکھا اور میرا دل بند سا ہوگیا۔ بچہ پانی میں آکر گرا۔ اور اس کے بعد تیرتا ہوا آرام سے باہر نکل آیا' پھر مسکرا کر بولا۔

"اور کودے صاب اور کودے۔۔۔؟" میں نے پہلے بھی اسے کودنے کے لیے نہیں کہا تھا لیکن میں نے توصیفی نگاہوں سے اسے دیکھا تو وہ پھر دوڑ گیا اور دوسری بار بھی اس نے وہی عمل دہرایا۔ جب وہ اوپر سے نیچے آتا تھا تو میری آنکھیں بند ہوجاتی تھیں' ہوا کا کوئی تیز جھونکا اسے باؤلی سے تھوڑا سا آگے لاکر سرخ پتھروں کی سلوں پر پٹخ سکتا تھا اور خدانخواستہ اگر ایسا ہوجاتا تو وہاں اس کے جسم کی جگہ خون کے دھبوں کے علاوہ اور کچھ نظر نہ آتا جو اس کی ہڈیوں کے ڈھانچے میں لپٹے ہوئے ہو۔ تو وہ پھر میرے پاس آکھڑا ہوا اور میں نے جلدی سے اسے ایک بڑا نوٹ نکال کر دیا تو وہ مایوسی سے بولا۔

"چھٹا نہیں ہے صاب" میں نے اس کے شانے تھپتھپاتے ہوئے کہا۔

"رکھ لو" اور وہ پاگل ہوگیا' زمین پر قلابازیاں کھانے لگا اور اتنا خوش ہوا کہ مجھے خدشہ ہوا کہ کہیں اسے شادی مرگ نہ ہوجائے پھر وہ وہاں سے بھاگتا ہوا چلا گیا تھا۔ مدھومتی نے مسکراتی نگاہوں سے مجھے دیکھا اور بولی۔

"یہ اسی خاندان کا کوئی بچہ تھا۔"

"آؤ چلو یہاں سے' اس خاندان کے اور افراد بھی ہوں گے۔" میں نے کہا اور مدھومتی کھلکھلا کر ہنس پڑی پھر ہم لوگ وہاں سے آگے بڑھ گئے۔ شاہی مسجد میں سیاحوں کے داخل ہونے پر کوئی پابندی نہیں تھی' ظاہر ہے اب سب کچھ غیروں کے ہاتھوں میں تھا وہ اس کا اتنا احترام نہیں کرسکتے تھے جتنا احترام واجب ہوسکتا تھا' یہاں تک کہ سیاح درگاہ شریف میں مزار اقدس پر بھی جارہے تھے اور وہاں سنہری جالیوں کا نظارہ بھی کررہے تھے' میں نے مدھومتی کی طرف دیکھا اور دل مسوس کر رہ گیا' بہرحال اپنے آپ کو اس پر ظاہر نہیں کرسکتا تھا ورنہ بہت سے معاملات بگڑ جاتے' اس بلند و بالا پہاڑی مسجد میں ایک چھوٹے سے کنوئیں کا دہانہ بھی تھا' جس پر ایک محافظ بیٹھا ہوا تھا اور لوگوں کو پانی نکال نکال کر پلا رہا تھا' پانی پینے پر ان پہ کوئی پابندی نہیں تھی' اس پانی میں خصوصیات یہ تھی کہ انتہائی ہلکا اور سیریں اور کنواں اتنا گہرا کہ انسانی نگاہ کسی بھی طرح اس کی گہرائیوں میں تہہ تک نہ پہنچ سکے۔ بہرحال یہ سب بزرگانہ کرامات تھیں' یہاں سے آگے بڑھے' جو دھابائی کا محل دیکھا' محل کے جھروکے سے نیچے وسیع و عریض میدان جن کے انتہائی سرے پر فتح پور کی چھوٹی سی آبادی نظر آرہی تھی' وہ شطرنج جہاں اکبر بادشاہ اور جودھا بائی بیٹھ کر شطرنج کھیلا کرتے تھے اور مہروں کی جگہ خواتین کھڑی ہوا کرتی تھیں' غرضیکہ یہ بحرانگیز جگہ اپنے اندر ایک عجیب و غریب ماحول رکھتی تھی' اوپر بادلوں بھرا آسمان بس نجانے کیوں یوں محسوس ہورہا تھا' جیسے کسی آفاقی دنیا میں

آگیا ہوں' بہت سے بوسیدہ حجرے بھی تھے جن کی اصل حیثیت ابھی تک قائم تھی لیکن محکمہ آثار قدیمہ نے نجانے کیوں یا پھر یہی کہا جاسکتا ہے کہ خصوصی طور پر ان علاقوں پر کوئی توجہ نہیں دی تھی ایک عجیب سا حسرت بھرا منظر نگاہوں کے سامنے تھا' ہم لوگ کافی آگے بڑھ گئے تھے اور مختلف علاقوں سے گزر رہے تھے' باؤلیاں' کنوئیں' دیواریں' غلام گردش نجانے کیا کیا کچھ تھا پھر ہم ایک چوڑی سی دیوار کے عقب سے نکل رہے تھے کہ ایک آواز سنائی دی۔

"سنیے براہ کرم سنیے۔" نسوانی آواز جسے سن کر ہمارے قدم جم گئے' آنکھیں چاروں طرف کا جائزہ لینے لگیں پھر کچھ آہٹیں سنائی دیں اور آواز نے کہا۔

"براہ کرم صرف ایک منٹ' ایک منٹ۔" ہم اس آواز کو سن کر پھر اچھل پڑے تھے اور ہماری نگاہیں ادھر ادھر گردش کرنے لگی تھیں' تب ایک چوڑی سی دیوار کے عقب سے نکلنے والے اس ہیولے کو دیکھ کر ہم ساکت ہوگئے' کوئی آہستہ آہستہ آگے آرہا تھا اور جب وہ قریب پہنچی تو ہم متحیرانہ انداز میں اسے دیکھتے رہ گئے' وہ مغلیہ دور کی کوئی شخصیت لگ رہی تھی وہی خدوخال وہی چہرہ' ایک عجیب سا خوف محسوس ہونے لگتا تھا لیکن وہ خود خوفزدہ نظر آرہی تھی اس نے آہستہ سے کہا۔

"وہ وہ مجھے قتل کردینا چاہتے ہیں' خدا کے لیے مجھے بچالیجیے خدا کے لیے' اگر آپ نے میری مدد نہ کی تو میں جانتی ہوں کہ وہ مجھے زندہ نہیں چھوڑیں گے۔"

"کک۔۔۔۔ کون؟" مدھومتی نے خوفزدہ لہجے میں پوچھا۔

"میرے دشمن' وہ میرے دشمن ہیں؟" میں لڑکی کو گہری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا اور میری سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ کوئی تصور ہے یا حقیقت۔" مدھومتی نے سوالیہ نگاہوں سے مجھے دیکھا اور میں نے آہستہ سے کہا۔

"تمہیں کس سے خطرہ ہے اور تمہارے دشمن کہاں ہیں؟"

"آہ یہ جگہ اس قابل نہیں ہے کہ میں تمہیں اس بارے میں تفصیل سے بتاؤں لیکن لیکن میں شدید خطرے میں ہوں۔"

"ٹھیک ہے ہمارے ساتھ آجاؤ لیکن اگر وہ باہر موجود ہوئے تو۔"

"بس مجھے ایک ایسی جگہ چھوڑ دیجیے جہاں سے مجھے جانے کے لیے کوئی سواری مل جائے' اس کے بعد میں آپ لوگوں کو زحمت نہیں دوں گی' آپ نہیں سمجھتے کہ میری زندگی کس طرح خطرے میں ہے۔"

"کیا یہ بھی نہیں بتاؤ گی کہ وہ لوگ تمہیں کیوں قتل کردینا چاہتے ہیں۔"

"براہ کرم وقت نہ ضائع کریں اگر آپ چاہیں گے تو میں اپنے بارے میں آپ کو بتادوں گی۔" لڑکی نے عاجزی سے کہا۔

ہم دونوں درحقیقت خوفزدہ سے ہوگئے تھے لیکن بہرحال ایک انسانی زندگی بچانے کی اس التجا کو ٹھکرایا بھی نہیں جاسکتا تھا۔ میں نے آگے قدم بڑھادیئے اور اسے درمیان میں لے لیا۔ مدھومتی اس کے عقب میں آگے بڑھتی گئی' بالآخر ہم وہاں سے کافی دور آگئے اور اچانک ہی مدھومتی کے حلق سے ایک آواز سی نکل گئی' میں نے چونک کر اسے دیکھا تو مدھومتی جلدی سے بولی۔

"یہ تو یہ تو شاید زخمی ہے۔" میں نے بھی چونک کر اسے دیکھا اس کے بازو سے خون ٹپک رہا تھا۔ میرے منہ سے غیر اختیاری طور پر نکلا۔

"تم زخمی ہو؟"

"ہاں مجھے گولی لگی ہے۔" لڑکی رو دینے والے انداز میں بولی اس سے ہمدردی ہوجانا ایک فطری امر تھا اس کی بات کی تصدیق بھی ہوگئی تھی کہ کوئی اسے ہلاک کرنا چاہتا ہے' اس کے بعد کسی قسم کا کوئی تردد مناسب نہیں تھا' سب سے بڑی بات یہ تھی کہ وہ انتہائی حسین خدوخال کی مالک تھی اور یہ سب کچھ بھی انسانی فطرت کا ایک حصہ ہے' جاذب نگاہ شخصیت سے ہمدردی ہو ہی جاتی ہے' ہم اسے لیے ہوئے گاڑی کی جانب چل پڑے' ویسے میں چوکنا ہوگیا تھا کیونکہ لڑکی کا کہنا تھا کہ اس کے دشمن اس کی تاک میں ہیں' مدھومتی مجھ سے زیادہ مستعد نظر آرہی تھی' جلدی سے گاڑی کے قریب پہنچ کر اس نے گاڑی کے دروازے کھولے اور ہم نے لڑکی کو اندر پچھلی سیٹ پر دھکیل دیا' وہ اپنا بازو دبائے بیٹھی تھی اور اس کے چہرے پر شدید تکلیف کے آثار تھے' مدھومتی نے اسٹیئرنگ سنبھال لیا اور میں اس کے قریب جا بیٹھا' گاڑی اسٹارٹ ہوکر آگے بڑھ گئی تھی۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

چند لمحات کے مدھو نے مجھ سے کہا۔
"کیا خیال ہے گھر ہی چلیں نا؟"
"گھر۔"
"یہ زخمی ہے' ہم اسے راستے میں کہیں نہیں اتار سکتے انسانی ہمدردی بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔"
"ٹھیک ہے۔" میں نے مدھو متی سے اختلاف نہیں کیا تھا۔ لڑکی خاموشی سے پشت سے ٹکی ہوئی بیٹھی تھی اس کے چہرے پر شدید خوف نظر آرہا تھا اور اس نے اپنے آپ کو اس طرح نیچے جھکالیا تھا کہ کھڑکی سے کوئی اسے نہ دیکھ سکے میں اس کی کیفیت کو بھی نوٹ کررہا تھا اور اس کے بارے میں سوچ بھی رہا تھا' نجانے کیا قصہ ہے ویسے یہ بھی سوچا جاسکتا ہے کہ خوب صورت لڑکیوں کے دشمن اتنے بدصورت کیوں ہوتے ہیں کہ وہ انہیں خون میں نہلادیں' یہ کام حاصل مشکل اور سنگدلی کا کام ہے۔ کچھ دیر کے بعد ہم اپنی رہائش گاہ پر پہنچ گئے اور لڑکی کو سہارا دے کر اندر لے گئے' مدھو متی فوراً ہی مصروف ہوگئی تھی اور اس نے لڑکی کی عارضی بینڈیج کا بندوبست کرلیا تھا' اس کے پاس فرسٹ ایڈ باکس موجود تھا' میں اور مدھو متی لڑکی کے زخم پر مصروف ہوگئے اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے لیکن زخم دیکھنے کے بعد اندازہ ہوگیا کہ گولی ہڈی کو نہیں چھو سکی ہے بس گوشت کو چھوتی ہوئی نکل گئی ہے یہ خوشخبری لڑکی کو دی گئی تو اس کی کیفیت کسی حد تک بحال ہوگئی' مدھو متی نے جس قدر اس کے علم میں تھا لڑکی کے زخم سے خون روکنے کی کوشش کرنے کے بعد اس پر پٹی کس دی اور اسے مسہری پر لٹادیا۔ ہم دونوں اس کے قریب ہی بیٹھ گئے تھے۔ مدھو متی نے آہستہ سے کہا۔
"کیا تمہیں نیند آرہی ہے؟" وہ معلوم کرنا چاہ رہی تھی کہ اس پر غشی تو نہیں طاری ہونے لگی ہے لیکن لڑکی کافی خود اعتماد معلوم ہوتی تھی اس نے کہا کہ اب وہ ٹھیک ہے۔
"تو پھر میں تمہارے لیے کافی بنا کر لاتی ہوں۔" مدھو متی بولی اور مجھے وہیں چھوڑ کر باہر نکل گئی۔ میں وہیں بیٹھا ہوا تھا' میرے ذہن میں بہت سے خیالات تھے اس لڑکی کے لیے لیکن فوراً ہی کوئی گفتگو شروع کردینا اقدار کے خلاف تھا' اس نے بھی آنکھیں بند کرلی تھیں۔ تھوڑی دیر کے بعد مدھو متی کافی لے کر آگئی اس نے کہا۔
"اٹھو' کافی تمہیں سکون دے گی۔" لڑکی نے آنکھیں کھول دیں اس کی آنکھوں میں شکر گزاری کے آثار تھے ہم نے اسے سہارا دے کر مسہری پر بٹھایا اور کافی کا کپ اس کے سامنے رکھ دیا۔
"آپ لوگوں کو میں جس قدر تکلیف دے رہی ہوں اس کا مجھے احساس ہے لیکن آپ یقین کیجیے اگر انسانی رشتے اتنے فاصلے اختیار کرلیں کہ ایسے لمحات میں بھی کوئی کسی کی مدد نہ کرے تو پھر رشتوں پر اعتماد بالکل ختم ہوجائے۔"
"ٹھیک کہتی ہو ہم لوگ تمہیں اطمینان دلاتے ہیں کہ تمہیں یہاں کوئی پریشانی نہیں ہوگی' مناسب سمجھو تو اپنے بارے میں بتاؤ۔ ہمیں تو ابھی تمہارا نام بھی نہیں معلوم۔"
"میرا نام مینا کشی ہے۔" اس نے کافی کا ایک گھونٹ لے کر کہا اور پھر سوالیہ نگاہوں سے مدھو متی کو دیکھنے لگی' مدھو نے کہا۔
"میرا نام مدھو متی ہے اور یہ شرون کمار۔"
"آپ کے پتی؟" اس نے سوال کیا۔
"ارے نہیں ہم دونوں گہرے دوست ہیں اور بس۔" مدھو متی نے کسی قدر جھینپے ہوئے انداز میں کہا۔
"سوری ویری سوری۔" مینا کشی نے مسکرا کر کہا اور میں ایک لمحے کے لیے اس کی مسکراہٹ میں گم ہوگیا۔ مغلیہ خدوخال کی یہ لڑکی درحقیقت بے پناہ پرکشش تھی' مدھو نے مسکرا کر کہا۔
"مینا کشی تم جیسی حسین لڑکی کے دشمن اس زمین کے لوگ تو نہیں ہوسکتے' وہ کون ہیں جو تمہیں اس دنیا سے دور کردینا چاہتے ہیں۔" اس کے چہرے پر عجیب سے تاثرات پھیل گئے پھر اس نے کہا۔
"یہ بے حد مشکل کام ہے کہ ہم کسی کی اس طرح مدد بھی کریں کہ ہمیں اس کے دشمنوں کا بھی خطرہ درپیش ہوجائے اور وہ ہمیں اپنے بارے میں بتانے سے بھی گریز کرے لیکن کیا آپ مجھے سوچنے کا وقت دے سکیں گے میں آپ سے جھوٹ نہیں بولنا چاہتی لیکن میں جن حالات سے گزر رہی ہوں ان میں سچ بولنا میرے لیے جھوٹ بولنے سے زیادہ مشکل ہے۔" مدھو اس کے

الفاظ پر غور کرنے لگی پھر اس نے فراخدلی سے کہا۔
"نہیں کوئی بات نہیں ہے' ہم نے تمہاری بے لوث مدد کی ہے اگر تم اپنے بارے میں بتانے سے گریز کرنا چاہتی ہو تو کوئی حرج نہیں ہے ہم تمہیں اس کے لیے مجبور نہیں کریں گے۔" اس نے گردن خم کرتے ہوئے کہا۔
"بے حد شکریہ اصل میں بس کیا کہوں؟" وہ ٹھنڈی سانس لے کر کافی کے گرم گھونٹ لینے لگی' کافی پینے کے بعد اس نے کہا۔
"میں جاؤں۔"
"کہاں؟" مدھو متی حیرت سے بولی۔
"مجھے نہیں جانا چاہیے؟"
"اس سوال کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا۔ اگر تم جانا چاہتی ہو تو بتاؤ تمہیں کہاں پہنچادیا جائے اور اگر اس زخمی حالت میں تم کچھ وقت یہاں رہنا پسند کرو تو نہ مجھے اور نہ شرون کو کوئی اعتراض ہوگا۔" اس نے شکر گزار نگاہوں سے ہمیں دیکھتے ہوئے کہا۔
"میرا ہر ٹھکانہ میرے لیے خطرناک ہے اس وقت کوئی اجنبی جگہ ہی میری بہتر پناہ گاہ ہوسکتی ہے' میں یہ بالکل نہیں کہوں گی کہ آپ کے اس احسان کا صلہ دینے کی کوشش کروں گی لیکن اگر مجھے تھوڑا سا وقت یہاں گزارنے کی اجازت دے دیں آپ لوگ تو آپ یقین کریں کہ جیون بھر آپ کو نہیں بھولوں گی۔"
"ہم اسی لیے تمہیں یہاں لائے ہیں ورنہ راستے ہی میں تم سے یہ سوال کرتے کہ تمہیں کہاں لے جایا جائے یا تمہارے زخموں کا کہاں علاج کرایا جائے یہ کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں تمہیں پریشانی ہو' آرام سے جب تک دل چاہے رہ سکتی ہو اور باقی کس معاملے میں بھی بالکل نہ سوچنا' ہر چیز یہاں موجود ہے تمہاری ہر ضرورت پوری ہوجائے گی۔"
"بھگوان آپ کو خوش رکھے بے حد شکریہ۔"
"بہتر ہے اب تم تھوڑی دیر آرام کرلو پھر اطمینان سے تم سے ملاقات رہے گی اور یہ بھی اطمینان رکھو کہ ہم تمہیں اپنے بارے میں بتانے پر مجبور نہیں کریں گے۔"
وہ صرف شکر گزار نگاہوں سے ہمیں دیکھ کر رہ گئی' مدھو متی نے برتن اٹھائے اور میری طرف دیکھ کر مسکرانے لگی' میں فوراً ہی اٹھ گیا تھا' ہم دونوں اس کے کمرے سے باہر نکل آئے باہر نکل کر مدھو متی نے کہا۔
"خوبصورت چیزوں سے التفات اور دلچسپی انسانی فطرت کا ایک حصہ ہے اور اگر کوئی خوبصورت چیزوں سے متاثر نہ ہو تو ہم اسے بے حس کہہ سکتے ہیں۔"
"مطلب۔؟" میں نے سوال کیا اور وہ مسکرا کر مجھے دیکھنے لگی۔
"تم وہاں بیٹھنا چاہتے تھے۔"
"نہیں" میں نے پر اعتماد لہجے میں کہا۔
"وہ بہت خوبصورت ہے اور مسکراتے ہوئے تو بے حد حسین لگتی ہے۔"
"جو کچھ تم کہنا چاہتی ہو مدھو میں سمجھ رہا ہوں۔"
"اور برا مان رہے ہو میری بات کا؟"
"ہاں" میں نے کہا۔
"ارے کیوں؟۔ سوری' ویری سوری۔"
"تم خود بھی کم حسین نہیں ہو مدھو' لیکن کیا تم نے میرے اندر کوئی لغزش پائی؟"
"بائی گاڈ تم جیسا انسان ہونا مشکل ہے میں نے جو کچھ کہا ہے مذاق میں کہا ہے لیکن اب مجھے احساس ہورہا ہے کہ میں کچھ غلط بول گئی لیکن ایک بات کہوں تسلیم کرلوگے۔؟"
"کہو" میں نے سرد لہجے میں کہا۔
"عورت بھی بڑی عجیب چیز ہوتی ہے میں نے کئی بار خود کو نیوٹرل رکھ کر اس بارے میں سوچا ہے کہ شاید اس کی فطرت میں بلی جیسی عادت بہت زیادہ ہوتی ہے کھاتی نہیں ہے تو گرادیتی ہے حالانکہ میں نے تم سے ہمیشہ یہ درخواست کی ہے کہ ہمارے درمیان جتنے بھی رشتے قائم ہیں ان میں پاکیزگی کا عنصر سب سے زیادہ نمایاں ہے اور تم بھی ایک شاندار انسان کی طرح اپنے وعدے پر قائم رہے ہو لیکن سچ بتاؤ اسے دیکھ کر میرے دل میں حسد پیدا ہوگیا اور مجھے یہ احساس ہوا کہ کہیں تم اس کی جانب راغب تو نہیں ہو"
مدھو متی کے ان الفاظ پر میں نے حیرت سے اسے دیکھا وہ مسکرا کر بولی۔
"کم از کم میری صاف گوئی کی تو تعریف کردو"
میں نے قہقہہ لگایا اور کہا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"واقعی تم بے حد صاف گو لڑکی ہو مدھومتی۔"

"اور میں جانتی ہوں کہ لمحوں میں آدمی کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا وہ واقعی بے حد خوبصورت ہے۔"

"ہاں ہے اس سے بھلا کسے انکار ہے لیکن کون ہے؟ کیا ہے؟ اس پر کوئی بات نہیں ہوئی اس سے' لیکن تجسس انسانی فطرت ہوتی ہے کوئی لمبا ہی چکر معلوم ہوتا ہے۔" مدھومتی دوسرے کمرے میں داخل ہو گئی تھی وہ ہنستی ہوئی بولی۔

"یہ جگہ اب کس نام سے پکاری جائے' میرا خیال ہے یہ دشمنوں کے خلاف ایک پناہ گاہ ہے۔ میں اپنے دشمنوں سے چھپتی پھر رہی ہوں اور اس وقت کی منتظر ہوں جب کوئی بہتر وقت آجائے تم نے بالکل اتفاقیہ طور پر اپنے کچھ دشمن پیدا کر لیے ہیں دو مظلوم انسانوں کی پناہ گاہ تھی یہ کہ اب تیسری لڑکی بھی اس میں شامل ہو گئی کیا کہیں ہم اس جگہ کو؟....."

میں بھی مدھومتی کے ساتھ ہنسنے لگا پھر میں نے کہا۔

"جو نام چاہو دے دو"

"ویسے لڑکی کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے وہ بے حد خوبصورت ہے کیا وہ جرم کی دنیا میں ملوث ہو گی۔"

"جب تک وہ اپنے بارے میں کچھ نہ بتائے فیصلہ کرنا مشکل ہو گا۔"

"لیکن اب ہمیں کیا کرنا چاہیے؟"

"میں نہیں سمجھا"

"میرا مطلب ہے کیا اسے یہاں رکھنا مناسب ہو گا۔"

"تم نے پیشکش تو کر دی ہے۔"

"ہاں پیشکش تو کر دی ہے لیکن کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ ہمارے لیے کوئی اور الجھن بن جائے ہم دونوں تو پہلے ہی اپنی الجھنوں کا شکار ہیں۔"

"بالکل ایسا ممکن ہے۔"

"تو پھر کیا کیا جائے؟۔"

"ہم اس سے باآسانی معذرت کر سکتے ہیں۔"

"ارے نہیں ہم اسے ہر طرح کے تحفظ کی ضمانت دے چکے ہیں اب اس کے بعد اس سے معذرت کرنا کیا عجیب نہیں لگے گا اور ویسے بھی وہ زخمی تھی کم از کم اس زخم پر تو اعتبار کیا جا سکتا ہے کہیں ایسا نہ ہو کوئی اسے ہلاک کر دے۔" میں خاموشی سے مدھومتی کی صورت دیکھتا رہا پھر میں نے کہا۔

"تو پھر یہ فیصلہ تم خود ہی کرو گی مدھومتی"

"میں سمجھتی ہوں تم نے اپنے آپ کو اس سے دور کیوں کیا ہے؟"

"کیا سمجھتی ہو؟"

"میرے الفاظ کا برا مان گئے ہو"

میں ہنسنے لگا پھر میں نے کہا۔

"نہیں مدھومتی بلکہ اب تم میرے الفاظ کا برا مان جاؤ گی اگر میں کچھ کہوں۔"

"نہیں مانوں گی وعدہ کرتی ہوں۔"

"اصولی طور پر ہمارا جتنا ساتھ رہا ہے مجھے تم سے متاثر ہونا چاہیے تھا لیکن تم نے جو پابندیاں مجھ پر لگا دی ہیں میں بس وعدے کا پاس کر رہا ہوں" مدھومتی نے عجیب سی نگاہوں سے مجھے دیکھا اور پھر ایک گہری سانس لے کر خاموش ہو گئی اس کے بعد ہم دونوں نے کوئی اور گفتگو نہیں کی تھی میں اس جگہ آگیا تھا جہاں میرا اپنا قیام ہوتا تھا پھر شام کو تقریباً" ساڑھے چار بجے کے قریب مدھومتی مینا کشی کے ساتھ میرے ساتھ آئی تھی غالباً" اس نے مینا کشی کو اپنا لباس بھی پہنا دیا تھا مینا کشی واقعی بہت حسین تھی اور مدھومتی کا حسن اس کے سامنے دب جاتا تھا مدھومتی نے کہا۔

"ہم لوگ چائے کے موڈ میں ہیں اور میں اس کی تیاریاں کر کے آئی ہوں تمہارا کیا موڈ ہے شرون۔؟"

"میرا موڈ دو خواتین کے ساتھ.... بھئی جیسا آپ لوگ پسند کریں" ہم لوگ کچھ دیر کے بعد چائے کی میز پر آبیٹھے' مینا کشی خاموش بیٹھی ہوئی تھی چائے کا دور چلا اور کافی وقت خاموشی سے گزر گیا تو مدھومتی ہنس پڑی میں نے اور مینا کشی نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا اور میں نے کہا۔

"خیریت کوئی لطیفہ ہو گیا کیا؟۔"

"نہیں اس خاموشی پر ہنس رہی ہوں آخر ہم لوگ کیوں خاموش ہیں؟۔"

"ارے واقعی یہ تو ہنسنے کی بات ہے آپ بھی ہنسیے مس مینا کشی" اور مینا کشی سچ مچ ہنس پڑی' ہنستی ہوئی واقعی وہ اتنی حسین لگتی تھی کہ آدمی اس کی ہنسی میں کھو کر رہ جائے مگر میں نے خود کو سنبھالے رکھا تھا کم از کم اتنا احمق نہیں تھا کہ ایک لڑکی کے سامنے دوسری کو

احساس کمتری کا شکار کروں پھر میں نے مینا کشی سے کہا۔

"مس مینا کشی آپ جب تک چاہیں یہاں آرام سے رہ سکتی ہیں لیکن کچھ سوالات آپ کے بارے میں ہمارے ذہن میں اس بری طرح الجھے ہوئے ہیں کہ ہم خود کوئی فیصلہ نہیں کر پا رہے۔"

"کیا....؟۔" مینا کشی نے سنبھل کر کہا۔

"تمہارے دشمنوں کا تو پتا چل گیا مینا کشی کہ وہ تمہیں ہلاک کر دینا چاہتے ہیں لیکن کیا تمہارے کچھ دوست بھی یہاں موجود ہیں میرا مطلب ہے کہ کیا تمہیں اپنے ان دشمنوں کے خلاف کسی دوست کی مدد حاصل نہیں ہے۔" مینا کشی نے گردن جھکا لی سوچتی رہی پھر آہستہ سے بولی۔

"اور اب میں مجبور ہوں آپ لوگوں کو اپنے بارے میں بتانے پر۔"

"نہیں نہیں میرا یہ مطلب ہرگز نہیں تھا" میں نے کہا۔

"میں سمجھتی ہوں آپ لوگ جتنے اچھے انسان ہیں اور آپ نے جس طرح بے لوث میری مدد کی ہے اس کے بعد آپ کے بارے میں کسی قسم کا کوئی شک و شبہ میں سمجھتی ہوں کہ انتہائی کمینگی پر مشتمل ہو گا' اگر آپ لوگ مجھے نقصان پہنچانا چاہتے تو اب تک پہنچا سکتے تھے معاف کیجئے گا کھل کر بات کر رہی ہوں میں اتنی متاثر ہوئی ہوں آپ سے کہ بس بتا نہیں سکتی لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں ایک خوف کا شکار بھی ہوں۔"

"خوف....؟۔"

"ہاں....."

"اپنے دشمنوں کا؟۔"

"نہیں۔"

"پھر کس کا خوف ہے؟۔"

"اپنے آپ سے خوفزدہ ہوں۔"

"کیوں....؟۔"

"اس کے بعد جانتی ہوں کہ مجھے آپ لوگوں کی یہ محبت اور توجہ حاصل نہ ہو سکے گی۔"

میرے بجائے اس بار مدھومتی نے کہا۔

"دیکھو مینا کشی وہاں فتح پور سیکری کے کھنڈرات میں ظاہر ہے ہم تمہاری مدد کرنے کے لئے کسی مجبوری کا شکار نہیں تھے وہ انسانی ہمدردی تھی اور سچ جانو تمہاری شخصیت بھی تھی جس نے ہمیں تمہارے بارے میں جانے بوجھے بغیر تمہاری مدد کرنے پر آمادہ کر دیا تھا اور اب بھی وہی کیفیت ہمارے دل میں موجود ہے تم جو کچھ بھی ہو اس کا تعلق صرف تمہاری ذات سے ہے باقی جہاں تک اس کا معاملہ ہے کہ ہم تم سے نفرت شروع کر دیں گے تو اس کا کوئی تصور ہمارے ذہن میں نہیں ہے۔"

"ہوں' بہرحال میں نے اپنی زندگی شرافت سے نہیں گزاری یوں سمجھ لیجئے نجانے کس کس کے رحم و کرم پر پروان چڑھی ہوں اور جب بدقسمتی سے شکل و صورت بھی بہتر ہو تو پھر انسان کے لئے مزید مشکلات درپیش ہو جاتی ہیں اور بالآخر اسے اس درجے تک پہنچا دیا جاتا ہے جہاں وہ اپنی شخصیت کا سارا وقار کھو بیٹھے اور دنیا کی نگاہوں سے گر جائے جب مجھے ان تمام چیزوں سے واسطہ پڑا تو یہ دنیا مجھ بہت خوفناک نظر آنے لگی میرے بہت سے کرم فرما تھے جو مجھے باعزت زندگی نہیں دے سکتے تھے کوئی نوکری نہیں دے سکتے تھے لیکن میرے اخراجات اٹھانے کے لئے تیار تھے اور ایسا ہی ہوا میں نجانے کس کس طرح اپنی حفاظت کرنے میں کامیاب ہو سکی لیکن پھر میں ایک ایسے جرائم پیشہ گروہ کے ہاتھوں میں جا پڑی جو بہت خطرناک لوگ تھے' اسمگلنگ اور دوسرے جرائم اس گروہ کا کارنامہ تھے اور یہاں کم از کم مجھے یہ حیثیت حاصل ہو گئی تھی کہ ان کے جرائم میں حصہ تو لوں لیکن جہاں تک میری عزت کا معاملہ ہے وہ میری مرضی پر منحصر تھا کہ میں کسی کے حکم کی پابندی کروں یا نا کروں بہرحال میں حالات کے ہاتھوں میں اس قدر پس چکی تھی کہ میں نے اس گروہ میں شمولیت اختیار کر لی لیکن اس کے بعد سے نجانے کب تک میں اس تصور کا شکار رہی کہ کسی بھی شکل میں مجھے سر چھپانے کا کوئی ایسا ٹھکانہ مل جائے جہاں میں عزت کی زندگی گزار سکوں۔ ان لوگوں کے لئے کام کرنے سے مجھے خاصا معاوضہ مل جاتا تھا اور اسی کی مناسبت سے میں نے اپنا طرز زندگی بھی منتخب کیا تھا میں دنیا کے کئی ملکوں کا سفر کر چکی ہوں اور آخری سفر کے دوران مجھے ان لوگوں نے کچھ ایسی چیز اسمگل کرنے کے لئے دی جسے وہ چھپانا چاہتے تھے میں نے اتفاقیہ طور پر اس چیز کو دیکھ لیا یہ بہت قیمتی ہیرے تھے اور یہ ہیرے مجھے ایک غیر ملکی باذر تک

WWW.FREEBOOKSPOT.PK

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

پہنچانے تھے انہیں دیکھ کر میری نیت خراب ہوگئی اور میں نے فیصلہ کرلیا کہ ان ہیروں کو فروخت کرکے میں گمنامی کی کوئی ایسی زندگی گزاروں گی جہاں یہ لوگ مجھے نہ پاسکیں دنیا کے کسی پرسکون گوشے میں اپنے لئے کوئی ایسا مقام تلاش کرلوں گی جہاں میں دنیا سے چھپ کر رہ سکوں یہ فیصلہ کرکے میں نے ان کی جان پہچان جگہ چھوڑ دی اور ہیروں سمیت روپوش ہوگئی اور اس کے بعد وہی ہوا جو ہونا تھا میں ان سے زیادہ چالاک نہیں تھی ان لوگوں نے بالآخر مجھے تلاش کرلیا لیکن میں ابھی تک ان کے ہاتھ نہیں آسکی ہوں میں اسی مشکل کا شکار ہوں کہ کسی طرح آگرے سے باہر نکل جاؤں اور اسی کے بعد اپنی زندگی کو اس انداز میں گزارنے کی کوشش کروں جو میرے دل میں ہے میں یہ کوشش اب زندگی کی آخری سانس تک کرنا چاہتی ہوں ہیرے میرے پاس محفوظ ہیں اور میں انہیں فروخت کرکے اپنی نئی زندگی کا آغاز کرنا چاہتی ہوں اور اگر اس کوشش میں مجھے موت بھی آجائے تو پھر وہ اس زندگی سے زیادہ بہتر ہوگی میرے لئے۔" مینا کشی کی آواز آخر میں بھرا گئی اور اس کے بعد وہ خاموش ہوگئی لیکن اس کی اس کہانی پر میرے ذہن میں شدید سنسنی پیدا ہوگئی تھی یہ بھی ہیروں ہی کا چکر ہے مینا کشی نے اپنے بارے میں صاف گوئی سے سب کچھ بتادیا تھا اس کا مطلب ہے کہ اس نے ہم لوگوں پر مکمل اعتماد کرلیا تھا بہرحال وہ اس قدر چالاک بھی نہیں تھی جتنا خود کو سمجھ رہی تھی مدھومتی کی آنکھوں میں دلچسپی کے آثار تھے اس نے سوال کیا۔

"کیا وہ ہیرے تمہارے پاس موجود ہیں؟"

"یوں سمجھ لو میری تحویل میں ہیں میں نے انہیں ایک محفوظ مقام پر رکھا ہوا ہے لیکن میں جانتی ہوں کہ اگر میں ان لوگوں کے ہاتھ لگ گئی تو وہ میرے پورے بدن کی کھال ادھیڑ کر مجھ سے ان ہیروں کا پتا معلوم کرلیں گے میری آرزو ہے کہ میں یہاں سے باہر نکل جاؤں اور اس کے بعد ہیروں کی فروخت کے سلسلے میں اپنے کام کا آغاز کروں آہ۔۔۔ کاش بس کسی طرح میں یہاں سے نکل جاؤں۔" مدھومتی نے میری جانب دیکھا پھر آہستہ سے بولی۔

"دیکھو تمہارا ماضی کیا ہے تمہارا مقصد کیا ہے ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں ہے مینا کشی تم کچھ وقت یہاں اطمینان سے گزارو اور جب تمہارا زخم ٹھیک ہوجائے تو ہم انتہائی کوشش کریں گے کہ تمہیں یہاں سے نکال دیا جائے تم بے فکر رہو نہ ہمیں تمہارے ہیروں سے کوئی دلچسپی ہے نہ تمہارے ماضی سے ہم نے تمہاری بے لوث خدمت کی ہے اور اسے جاری رکھنا چاہتے ہیں بہرحال اب یہ تم پر منحصر ہے کہ تم یہاں کب تک قیام کرنا پسند کرو۔"

مینا کشی نے پرممنون آواز میں کہا۔

"اگر مجھے کچھ وقت کے لئے آپ لوگوں کا سہارا مل جائے اور اتنا ہی ہوجائے کہ وہ لوگ میری تلاش میں ناکام ہوجائیں اور یہ تصور کرلیں کہ میں آگرے سے باہر نکل گئی ہوں تو پھر کسی نہ کسی طرح میں یہاں سے نکل جاؤں گی اور تم لوگ یقین کرو اس کے بعد میں تمہیں تکلیف نہیں دوں گی اتنا ہی کافی ہے کہ میں نے تمہارے پاس پناہ حاصل کرلی ہے۔"

"تو پھر ٹھیک ہے یہاں آرام سے رہو اگر چاہو تو تمہارے زخم کے لئے کسی ڈاکٹر کا بندوبست کردیا جائے؟۔"

"بالکل نہیں میں زخم دیکھ چکی ہوں تھوڑے دن اسے بھرنے میں ضرور لگیں گے لیکن بالا خر وہ ٹھیک ہوجائے گا۔"

اس کے بعد ہماری اس موضوع پر اور کوئی گفتگو نہیں ہوئی ڈنر کیا اور اس کے بعد آرام کیا رات گزر گئی صبح پرسکون تھی مدھو نے ناشتے کی میز پر مجھ سے پوچھا کہ میرا کوئی پروگرام تو نہیں ہے تو میں نے اس سے کہا کہ ہم مینا کشی کو چھوڑ کر سیر و سیاحت کے لئے نہیں جاسکتے مدھو کہنے لگی۔

"تو پھر میں تھوڑی دیر کے لئے شاپنگ کرنے جاؤں گی۔ تم آرام سے یہاں رہو۔" مدھو چلی گئی اس کے ذہن میں ہماری اس تنہائی کا کوئی احساس نہیں پیدا ہوا تھا کیونکہ بہرطور اسے مجھ پر اعتماد تھا میں مینا کشی کے ساتھ ڈرائنگ روم میں آبیٹھا وہ کہنے لگی۔

"آپ لوگوں کے خلوص نے مجھے اتنا متاثر کیا ہے کہ میں بیان نہیں کرسکتی ویسے ایک سوال کروں آپ سے؟۔"

"ضرور مینا کشی۔"

"آپ لوگ ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں؟"

"اس نے بڑی بے تکلفی اور بیباکی سے یہ سوال کردیا اور میں مسکراتی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا پھر میں نے کہا۔

"آپ نے یہ کیسے محسوس کیا؟۔"

"نہیں میرے اس سوال کا کوئی بیک گراؤنڈ نہیں ہے، آپ لوگ ایک دوسرے سے بے حد بے تکلف ہیں اور شاید مدھو آپ پر بے حد اعتماد کرتی ہیں ورنہ آپ کو تنہا اس طرح میرے پاس نہ چھوڑ جاتیں۔" میں ہنسنے لگا میں نے کہا۔

"کیوں۔۔۔ آپ اس قدر خطرناک تو نظر نہیں آتیں۔"

"دیکھئے میری بات کا غلط مفہوم مت لیجئے گا میں نے بس یوں ہی یہ سب کچھ کہا ہے۔"

"نہیں مینا کشی جی ہم دونوں ایک دوسرے سے عشق نہیں کرتے اور صرف دوست ہیں مستقبل میں بھی ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے۔"

"کیا واقعی؟۔" وہ ہنس کر بولی۔

"بہتر ہے آپ یقین کرلیجئے۔"

"عجیب بات ہے آپ دونوں مجھے بہت عجیب معلوم ہوتے ہیں" وہ گہری سانس لے کر بولی اور پھر خاموش ہوگئی اس کے بعد کافی دیر تک ہم دونوں ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہے تھے جن میں نہ ہیروں کا تذکرہ تھا اور نہ ہی ایک دوسرے کی ذاتیات سے متعلق کوئی سوال پھر مدھو شاپنگ سے واپس آگئی تھی اس کے بعد دو دن گزر گئے ان دونوں دنوں میں ہم نے مینا کشی کی وجہ سے کوئی پروگرام نہیں بنایا تھا جسے وہ بھی محسوس کررہی تھی اور اس نے افسوس بھرے لہجے میں کہا تھا۔

"میں جانتی ہوں کہ آپ لوگوں کو میری وجہ سے قید جیسی زندگی گزارنی پڑ رہی ہے اگر آپ محسوس نہ کریں تو اب مجھے آپ سے اجازت لے لینی چاہیے۔"

"تمہارا دماغ خراب ہے مینا کشی تمہارا زخم ابھی ٹھیک نہیں ہے۔"

"لیکن آپ لوگوں کو میری وجہ سے۔۔۔۔"

"کیا ہوگیا تمہیں، کیا ان دنوں میں تم نے ہمارے بارے میں ایسا کوئی اندازہ لگایا ہے کہ ہم تم سے بددل ہوگئے ہیں؟۔"

"نہیں آپ لوگ گریٹ ہیں" اس کے بعد یہ گفتگو ختم ہوگئی، پھر مزید دو تین دن اور گزر گئے پھر اس دن میں باہر کسی کام میں مصروف تھا کہ دروازہ پر دستک ہوئی دروازہ کھولا تو دو افراد کو دیکھا جو عمدہ لباس میں ملبوس تھے، میں انہیں دیکھ کر چونک سا پڑا۔

"جی فرمایئے۔۔۔؟" میں نے کہا۔

"جی وہ دراصل ایک عورت۔۔۔۔" ان میں سے ایک نے کہا۔

"کون سے شروِن" نجانے کدھر سے مدھومتی باہر نکل آئی تھی لیکن ان دونوں کو دیکھ کر وہ چونک پڑی۔

"اوہو تم لوگ آؤ اندر آؤ۔" اس نے کہا اور پھر میری طرف رخ کرکے بولی۔

"یہ پریم چند جی کے اسسٹنٹ ہیں، میں انہیں جانتی ہوں، آیئے آپ لوگ۔"

میں نے ایک گہری سانس لی اور پیچھے ہٹ گیا حالانکہ ان دو اجنبیوں کو دیکھ کر میں ایک لمحے کے لئے یہ سوچنے پر مجبور ہوگیا تھا کہ اتنے دن کی خاموشی کے بعد پھر ہنگاموں کا آغاز ہوا، وہ دونوں افراد اندر آگئے پھر ان میں سے ایک نے کہا۔

"آپ سے ہماری جان پہچان نہیں ہے؟۔"

"یہ میرے دوست ہیں، میرے قابل اعتماد دوست۔"

"آپ ہمیں کچھ وقت دیں گی مدھو جی؟۔"

"ہاں، ہاں کیوں نہیں" مدھو متی نے کہا، میں نے ان لوگوں کے درمیان مداخلت ضروری نہیں سمجھی، چنانچہ میں نے ان سے خود معذرت کرلی اور مینا کشی کے پاس آبیٹھا، مینا کشی اب مجھ سے اچھی خاصی بے تکلف ہوگئی تھی، کہنے لگی۔

"میں آپ لوگوں کے بارے میں صحیح طور پر ابھی تک اندازہ نہیں لگا سکی لیکن اتنا جانتی ہوں کہ آپ بہت سیر چشم لوگ ہیں۔"

"وہ کیسے؟۔"

"یہ جاننے کے باوجود کہ میرے پاس ہیرے محفوظ ہیں، آپ نے کبھی مجھ سے ان کے بارے میں سوال نہیں کیا۔"

میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی، میں نے اس سے کہا

"آپ ہمارے لئے ایک ایسا ہیرا ہیں مینا کشی جی کہ اس سے زیادہ قیمتی ہیرے اور کچھ نہ ہوں گے" وہ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

عجیب سی نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگی پھر آہستہ سے بولی۔
"یہ الفاظ مجھے نجانے کہاں لے جاسکتے ہیں" ابھی اس نے اتنی ہی بات کی تھی کہ مدھو نے قریب آکر کہا۔
"سوری' وہ ایک بڑی الجھن پیش آگئی ہے' شرون جی"

"کیا.....؟۔"
"پریم جی نے مجھے دہلی بلایا ہے اور وہ بھی فوری طور پر' انہوں نے کہا ہے کہ میرے آنے کا کوئی بھی ذریعہ اس وقت مل سکے تو میں فوراً" دہلی آجاؤں شاید مجھے عدالت میں پیش ہونا ہے"
"تو پھر کیا صورت حال ہے؟۔"
"یہ دونوں مجھے لینے آئے ہیں اور ان کے پاس دہلی کے سفر کا بندوبست بھی ہے۔"
"جیسا تم پسند کرو۔"
"میں یہ بالکل نہیں چاہوں گی کہ مناکشی خطرے میں پڑ جائے میرے رائے ہے کہ تم یہاں رہو اور مینا کشی کا پورا پورا خیال رکھو"
مینا کشی نے فوراً" ہی کہا۔
"دیکھو اب یہ بہت زیادہ ہوجائے گا مدھو نہیں تم لوگ میری طرف سے بالکل بے فکر رہو۔"
"کیسی باتیں کرتی ہو مینا کشی' تم سمجھتی ہو کہ ہم نے یوں ہی لفڑا" تمہیں اپنے ساتھ رکھ لیا تھا' ہم تمہاری پوری پوری مدد کرنا چاہتے ہیں تم آرام سے یہاں رکو اور اپنے زخم ٹھیک ہونے کا انتظار کرو' پھر میں بھی زیادہ وقت کے لئے نہیں جارہی' چنانچہ تم بالکل فکر مت کرو اور شرون جی میں ان لوگوں کے ساتھ بالکل محفوظ ہوں کم از کم ان کی موجودگی میں آپ کسی طرح کی چنتا نہ کریں۔"
"اوکے' اگر تم مناسب سمجھتی ہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔" میں نے کہا۔
"تو پھر میں تیاریاں کروں' بس ایک جوڑے کپڑے اپنے ساتھ لے جانے ہیں اور مینا کشی تم یہاں کسی قسم کا تکلف نہیں کروگی' ہوسکتا ہے تمہیں بہت سے برے لوگ ملے ہوں لیکن ہم ان میں شامل نہیں ہیں' دوست کہہ دیا ہے تو دوستی نبھائیں گے یہاں کس تکلف کی ضرورت نہیں ہے آرام سے وقت گزارو' اوکے....."
پھر وہ میرے ساتھ باہر نکل آئی اس نے کہا۔

"جو کچھ بھی ہے بہرحال اسے ہماری مدد کی ضرورت ہے اور پھر میں سمجھتی ہوں کہ کوئی ایسا الجھا ہوا معاملہ بھی نہیں ہے تم آرام سے اس کے ساتھ رہو اور ویسے بھی میں یہ تو نہیں کہہ سکتی کہ میری وجہ سے تم اپنی مرضی کے خلاف کام کرنا شروع کردو۔"
"کیا مطلب ہے تمہارا؟۔"
"بھگوان کی سوگند کوئی غلط مطلب نہیں' کیا ہم ایک دوسرے سے مذاق نہیں کرسکتے۔؟"
میں ہنس کر خاموش ہوگیا۔ تھوڑی دیر کے بعد میں نے مدھومتی کو ان دونوں کے ساتھ رخصت کردیا تھا اور خود عجیب سی کیفیتوں کا شکار ہوگیا تھا۔ اب یہاں میرے ساتھ صرف مینا کشی تھی۔
میں نے مینا کشی کے چہرے پر عجیب سے تاثرات دیکھے وہ کچھ الجھی الجھی سی نظر آرہی تھی میں نے اس سے سوال کرہی لیا
"مینا کشی کیا تم میرے پاس تنہائی میں کچھ الجھن محسوس کررہی ہو؟۔"
اس نے عجیب سی نگاہوں سے مجھے دیکھا پھر آہستہ سے بولی "تم مجھ سے ناواقف تو نہیں ہو شرون"
"کیا مطلب؟۔"
"اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ میں عورت کی حیثیت سے اپنے آپ کو ایک مرد کے ساتھ تنہا محسوس کررہی ہوں تو میرے خیال میں یہ تمہاری ایک جذباتی سوچ ہے' میں جن لمحات میں زندگی بسر کررہی رہی ہوں تمہارا کیا خیال ہے کیا ان میں مجھے ایسے لمحات سے نہ گزرنا پڑا ہوگا جب میں بالکل غیر مردوں کے ساتھ اپنے آپ کو غیر محفوظ محسوس کررہی ہوں گی۔"
"ہاں یقیناً" یونہی بس یہ خیال میرے ذہن آیا تھا۔"
"تم لوگ تو بہت اچھے لوگ ہو حالانکہ میں تمہارے بارے میں ابھی تک یہ نہیں جانتی کہ تمہارا ذریعہ' معاش کیا ہے' دوستوں کی مانند ہی سہی' تمہاری زندگی کا انداز کیا ہے اور مستقبل میں تمہارے کیا منصوبے ہیں حالانکہ مدھو اتنی اچھی لڑکی ہے کہ کوئی بھی اس کی آرزو کرسکتا ہے لیکن تم دونوں کسی خاص جذبے سے بے نیاز اکیلے زندگی گزار رہے ہو اور مجھے اس زندگی پر رشک آتا ہے اور میں سوچتی ہوں کہ کاش مری پوری زندگی میں مجھے کوئی ایسا شخص مل جاتا جو اس طرح میرے لئے

قابل اعتماد ہوتا جیسے تم مدھو کے لئے ہو۔"
میں نے مسکرا کر کہا "تو کیا اب تم اس بات پر یقین نہیں رکھتیں کہ ہم دونوں ہی تمہارے مخلص دوست ہیں۔؟"
"نہیں بھگوان کی سوگند' مجھے تم لوگوں پر پورا پورا یقین ہے لیکن میں مدھو سے بہت مختلف ہوں' میں تمہیں دل کی ایک بات بتانا چاہتی ہوں۔"
"بتاؤ۔"
"اصل میں یہ سب کچھ تو میں تمہیں بتا چکی ہوں کہ میں کیا ہوں اور مجھ پر جو بیتی ہے وہ کیا ہے۔ شرون جیون! میں بہت سے لوگوں سے واسطہ رہا ہے جن میں اچھے اور برے سب ہی لوگ ہیں میں نہیں کہہ سکتی کہ میرا مستقبل کیا ہوگا میں نے جن لوگوں سے ٹکر لے لی ہے' پتا نہیں ان کے چنگل سے نکل بھی پاؤں گی یا نہیں تمہارا سہارا مل جانے کے باوجود بالآخر ایک دن مجھے تم سے جدا ہونا پڑے گا اور اس صورت میں' میں تنہا ہی رہ جاؤں گی۔ میں نہیں کہہ سکتی شرون کہ اس کے بعد زندگی کا کیا رنگ اور کیا ڈھنگ ہو شرون ایک ایسی بات کہنا چاہتی ہوں تم سے کہ جسے شاید تم برا محسوس کرو' لیکن میرے دل میں آئی ہے۔"
"بے دھڑک کہہ دو' میں جانتا ہوں کہ تم ایک اچھی لڑکی ہو۔"
"میں چاہتی ہوں شرون کہ ان ہیروں کی فروخت کے سلسلے میں میرا ساتھ دو۔"
"اوہ کیا یہ ممکن ہے۔؟"
"ہاں میں تمہیں پچیس فیصد دوں گی تم میری پوری پوری مدد کرو' یہ پچیس فیصد بھی یقین جانو اتنا ہوگا کہ تم مستقبل میں بہت کچھ کرسکو گے۔"
میں خاموشی سے اسے دیکھنے لگا۔ پھر میں نے کہا "دیکھو میں فرشتہ بننے کی کوشش نہیں کررہا' انسان ہوں اور انسان ہی رہنا چاہتا ہوں لیکن جو کچھ میرے دل میں ہے وہ میں تم سے کہے بغیر رہ بھی نہیں سکتا۔ ہم لوگ خود بھی ایک ایسے جال میں پھنس گئے ہیں جس سے نکلنا چاہتے ہیں اگر اس کے بارے میں کچھ بتایا..... تو..... مدھو ہی تمہیں بتا سکے گی' لیکن ہیروں کی فروخت کے معاملے میں' میں تمہاری مدد کرسکتا ہوں اور اس کا کوئی معاوضہ میں تم سے نہیں لوں گا تمہیں اگر ایک اچھا جیون مل گیا تو یوں سمجھ لو کہ ایک دوست کی حیثیت سے مجھے خوشی ہوگی۔" وہ متاثر انداز میں مجھے دیکھنے لگی۔ پھر اس نے کہا۔
"پتا نہیں تم جیسے لوگ کہاں ملتے ہیں اور لوگوں کو کیسے مل جاتے ہیں' میرا بس چلے تو تمہیں زندگی بھر کے لئے اپنا لوں" اس نے کہا اور پھر خود ہی چونک سی پڑی میں مسکرا کر بولا۔
"بہرحال تم فکر مت کرو' جب تک تمہیں تمہاری منزل نہیں مل جائے گی میں تمہارا ساتھ دوں گا وعدہ کرتا ہوں۔"
"تھینک یو تھینک یو ویری مچ' کاش میں بھی کوئی ایسی ہی معیاری لڑکی ہوتی جسے تم اپنے قرب میں جگہ دے سکتے' ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔"
میں عجیب سی کیفیت محسوس کرنے لگا' تنہائی میں موقع پاتے ہی مینا کشی نے اپنے کام کا آغاز کردیا تھا حالانکہ اس نے جس طرح ہم پر اعتماد کرکے اپنے بارے میں ساری تفصیل بتادی تھی اس سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ وہ زیادہ گہری اور چالاک لڑکی نہیں ہے لیکن بہرحال جو کچھ وہ چاہ رہی تھی وہ ایک حد تک تو ممکن تھا اس سے آگے ذرا مشکل ہوجاتا۔
پھر ہم کافی وقت تک ساتھ رہے مینا کشی نے وہ ذمہ داریاں سنبھال لی تھیں جو اب تک مدھو سنبھالے ہوئے تھی رات کا کھانا ساتھ کھایا اور اس کے بعد نجانے کب تک گفتگو کرتے رہے دوسری صبح موسم پھر ابر آلود تھا' ناشتے سے فارغ ہوئے ہی تھے کہ بوندا باندی ہونے لگی اور مینا کشی اس موسم میں بے حد دلکش نظر آنے لگی۔ اس نے کہا۔
"باہر نکلیں۔"
"ارے تم تو بہت نڈر ہوگئیں۔؟"
"تمہارا ساتھ جو حاصل ہے۔"
"خطرہ نہیں محسوس کروگی۔؟"
"نجانے کیوں اب ڈر نہیں لگتا۔"
"تمہاری مرضی ہے' چلو تھوڑا سا موسم سے لطف اٹھائیں گے۔"
ہم لوگ باہر نکل آئے' مینا کشی نے اپنا حلیہ خاصی حد تک تبدیل کرلیا تھا جمنا کنارے پہنچ کر ہم پیدل راستہ طے کرنے لگے ہلکی ہلکی پھوار اب بھی پڑ رہی تھی اور مینا

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کشی اس سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔ ہم لوگ کافی آگے بڑھ گئے تھے پھر اچانک ہی میں نے ایک شخص کو دیکھا' وہ میری ہی جانب آرہا تھا لیکن جب وہ قریب پہنچا تو اسے پہچان کر میرے اندر ایک عجیب سی کیفیت بیدار ہو گئی' اور میں لرز سا گیا۔

"آپ.... یہاں'۔" میں نے بمشکل کہا اور اس نے مجھے گہری نگاہوں سے دیکھا پھر مینا کشی کو' پھر اس کے چہرے کا انداز بدل گیا۔

"ہیلو شرون کمار گپتا یہ کون ہیں؟۔"

"میری دوست ہیں۔" میں نے آہستہ سے کہا۔

"ہیلو' میرا نام گوتم چند ہے۔" اس نے کہا اور مینا کشی نے بھی اسے ہیلو کہا تھا' پھر گوتم چند بولا۔

"اگر آپ اجازت دیں ڈیئر تو میں ان سے تھوڑی دیر کے لئے گفتگو کرنا چاہتا ہوں' وہ سامنے ایک سیٹ نظر آرہی ہے بس وہاں تک چلنا ہے' آپ جمنا سے لطف اٹھائیے بس ابھی تھوڑی دیر میں یہ واپس آجائیں گے۔"

اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا گوتم چند میری طرف رخ کر کے بولا۔

"آؤ....." اس کے لہجے میں ایک حکم جھلک رہا تھا۔ مینا کشی میرے ساتھ تھی ورنہ میں اس انداز پر اسے کوئی مناسب جواب دیتا' میں اس کے ساتھ چند قدم آگے بڑھ گیا اور پھر میں نے کہا۔

"سنو۔" وہ رک گیا اور سوالیہ نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگا۔

"تم آخر مجھے سمجھتے کیا ہو' میں تمہارے احکامات کی پابندی کیوں کروں گا؟۔"

"کیا مطلب ہے؟۔"

"میں تمہارے ساتھ آگے نہیں جا سکتا' اگر وہ لڑکی میرے ساتھ نہ ہوتی تو میں تمہیں ابھی اسی جگہ اس لہجے کی سزا دے دیتا۔"

"واہ' خوب یہ تو بڑی دلچسپ بات ہے لیکن اس لڑکی کے بارے میں بھی مجھے بہت کچھ معلوم ہے۔"

"بہرحال اب شرافت اسی میں ہے کہ تم یہاں سے رفع ہو جاؤ ورنہ میں اپنے ذہن پر قابو نہیں پا سکوں گا۔"

"وہ ہٹ سامنے ہے اور تم اس میں وہ دو کھڑکیاں دیکھ رہے ہو' غور کرو گے تو تمہیں ان کھڑکیوں سے باہر نکل ہوئی رائفلوں کی نالیں نظر آجائیں گی' رائفلوں کی نالوں کا رخ تمہاری طرف ہے اور ان کے ٹریگر پر میرے آدمیوں کی انگلیاں ہیں' میں آرام سے نیچے بیٹھ جاؤں گا اور وہ تمہیں بھون کر رکھ دیں گے اس لئے شرافت سے چلتے رہو' میں نے درحقیقت ادھر دیکھا اور گوتم چند کے بیان کی تصدیق ہو گئی' رائفلوں کی نالیں صاف نظر آرہی تھیں' دل ہی دل میں' میں نے اسے بہت سی گالیاں دیں اور اس کے ساتھ ہٹ کی جانب چل پڑا وہ مسکرا رہا تھا اور پھر ہم دونوں ہٹ میں داخل ہو گئے' دروازے کے دوسرے طرف بھی دو آدمی موجود تھے اور وہ بھی پستول سے مسلح تھے میں سمجھ گیا کہ مجھے گھیرنے کے معقول بندوبست کئے گئے ہیں گوتم چند مجھے ایک کمرے میں لے گیا پھر ایک صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کر کے بولا۔

"میں تمہارا زیادہ وقت نہیں لوں گا لیکن مجھے صرف اتنا بتا دو کہ تم بار بار اس کی پشت پر کیوں نظر آتے ہو؟۔"

"اور میں بالکل یہ کہنے کی کوشش نہیں کروں گا کہ اس وقت بھی تمہارا اشارہ مدھو متی کی طرف ہے؟۔"

"اور میں یہ چاہوں گا کہ تم پوری شرافت کے ساتھ اپنی معلومات مجھے فراہم کر دو' میں اس کے تعاقب میں یہاں تک آیا ہوں لیکن اس وقت وہ یہاں پر موجود نہیں ہے۔" اس نے کہا۔

"ہاں اس وقت وہ یہاں موجود نہیں ہے" میں نے جواب دیا۔

"کہاں ہے....؟۔"

"دہلی میں۔"

"کیا....؟۔"

"ہاں....."

"بکواس کرتے ہو۔"

"تو پھر جو صحیح بات ہے اس کے بارے میں خود معلومات حاصل کر لو۔"

"تمہیں یہاں نقصان بھی پہنچ سکتا ہے۔"

"اتنا آسان نہیں ہے۔" میں نے جواب دیا۔

"وہ دہلی کب اور کیوں گئی ہے؟۔"

"اگر تم چند مہاراج وہ تمہارے تابوت میں آخری کیل ٹھونکنے گئی ہے۔"

"کیا مطلب....؟۔"

"پریم چند کو جانتے ہو؟۔"

"پریم چند ایڈووکیٹ؟۔"

"اسی کی بات کر رہا ہوں۔"

"ہاں کیوں' پریم چند کا نام تمہارے علم میں کیسے آیا تم اسے کس طرح جانتے ہو؟۔"

"پریم چند نے تمہارے تابوت میں آخری کیل ٹھونکنے کا معقول بندوبست کر لیا ہے اور مدھو متی اس وقت دہلی میں پریم چند کے پاس ہے تاکہ وہ جائیداد جسے تم ہڑپ کرنا چاہتے ہو اپنے نام کرا لے۔"

"سچ بول رہے ہو؟۔"

"جھوٹ بولنے کی مجھے ضرورت نہیں ہے۔"

"کب گئی ہے وہ یہاں سے؟۔"

"کل....."

"اگر یہ بات غلط نکلی تو؟۔"

"تو تم پھر مجھے جمنا کے کنارے سے پکڑ کر لے آنا" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا اور وہ مجھے گھورنے لگا پھر بولا۔

"دیکھو بلاوجہ ہمارے جھگڑوں میں ٹانگ مت اڑاؤ تمہیں اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو گا سوائے اس کے کہ اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھو گے۔"

"میں کسی جھگڑے میں ٹانگ نہیں اڑاتا مسٹر گوتم چند' جھگڑے خود ہی میری جانب ٹانگ بڑھا دیتے ہیں تو میں کیا کروں۔"

"اس سے قطع تعلق کر لو۔"

"میں خود اس کے پاس کبھی نہیں گیا۔"

"اس بات کا مجھے غم ہے اور یہی وجہ ہے کہ میں نے ابھی تک تمہارے ساتھ کوئی برا سلوک نہیں کیا۔"

"ویری گڈ' ویری گڈ' عجیب آدمی ہو یار اس سے زیادہ برا سلوک اور کیا ہو گا کہ مجھے رائفل کی زد پر یہاں لے آئے۔"

"معلومات حاصل کرنا تو ضروری تھا نا۔"

"ہاں بے شک ضروری تھا....."

"خیر یہ لڑکی کہاں سے تمہارے پاس آگئی؟۔" اس نے پھر پوچھا۔

"تم نے کہا تھا کہ اس کے بارے میں مجھے کچھ بتاؤ گے۔"

"اس کا تعلق ایک خطرناک گروہ سے ہے' جو اسمگلنگ کرتا ہے اور یہ اپنے گروہ کی وفادار کارکن ہے تم اس کے چکر میں کیسے آگئے؟۔"

"بس خوب صورت لڑکی ہے جس طرح میں مدھو کے چکر میں آگیا تھا اسی طرح اس کے چکر میں بھی آگیا۔"

"اور اسی چکر میں تم کسی دن جان گنوا دو گے۔"

"ایسے چکروں میں جان گنوانا کیا کوئی معمولی بات ہے؟۔"

"جہنم میں جاؤ' بس اب جا سکتے ہو" گوتم چند نے کہا گویا وہ مجھے بس اس معلومات کے لئے یہاں تک لانا چاہتا تھا' لیکن میں باہر نکل آیا مینا کشی آہستہ آہستہ چہل قدمی کر رہی تھی اور میرا انتظار کر رہی تھی' میں اس کے پاس پہنچ گیا وہ مسکرا کر بولی۔

"کچھ عجیب سا آدمی نہیں تھا یہ؟۔"

"ہاں کچھ عجیب ہی تھا۔"

"مجھے اس کا انداز کچھ اچھا نہیں لگا۔"

"پاگل ہے ایسی ہی بکواس کرتا رہتا ہے لیکن بے ضرر آدمی ہے مجھ سے کسی کے بارے میں معلومات حاصل کر رہا تھا بعد میں معذرت کرنا لگا۔"

"چلو کوئی بات نہیں ہے" مینا کشی بولی اور اس کے بعد ہم دونوں دیر تک چہل قدمی کرتے رہے پھر واپس اپنی جگہ آگئے۔

مینا کشی نے ایک اچھی عورت کی طرح گھر کے کاموں میں ہاتھ بٹانا شروع کر دیا اور میرے سامنے کھانا تیار کر کے لگا دیا اس کے چہرے پر ایک عجیب سی الجھن نظر آرہی تھی پھر رات کو ہم اپنی اپنی خوابگاہوں میں چلے گئے کوئی ساڑھے بارہ بجے کا وقت تھا کہ مینا کشی میرے پاس آگئی اس کی دستک پر میں نے دروازہ کھولا تھا اور حیران رہ گیا تھا۔ پھر ایک لمحے میں مجھے احساس ہو گیا کہ شاید اس کے اندر کی عورت ابھر آئی ہے' اور وہ اپنے قول سے پھر گئی ہے تاہم میں نے اسے بڑی خوشدلی سے اندر آنے کی اجازت دے دی تھی اس کے چہرے پر ایک عجیب سی کیفیت طاری تھی اس نے کہا۔

"میں جانا چاہتی ہوں شرون۔"

"کہاں؟۔"

"بس مجھے اجازت دے دو۔"

"ارے ارے کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے؟۔"

"ہاں یہی سمجھ لو۔"

"کب جانا چاہتی ہو؟۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"ابھی اسی وقت بس اب سے تھوڑی دیر کے بعد۔"

"مینا کشی کیا ہو گیا ہے تمہیں؟۔"

"کہا نا دماغ خراب ہو گیا ہے' موت کو گلے لگانے جا رہی ہوں۔"

"میں کہتا ہوں آخر اس کی وجہ کیا احساس ہے تمہارے دل میں؟" میرے اس سوال پر اس نے گردن جھکا لی چند لمحات خاموش رہی پھر بولی۔

"ایک سوال کا جواب دو گے مجھے؟۔"

"ہاں بتاؤ۔"

"کیا گرو تم و چندو واقعی تمہیں ملا تھا۔؟" اس نے سوال کیا اور میں ایک لمحے کے لئے ششدر رہ گیا پھر میں نے آہستہ سے کہا۔

"تمہیں گرو تم چندو کے بارے میں کیا معلوم؟۔"

"میں تمہیں یہی سب کچھ بتانا چاہتی ہوں' نہ میرا اس گروہ سے کوئی جھگڑا ہوا ہے اور نہ میں وہاں سے ہیرے چرا کر بھاگی ہوں اصل میں انہوں نے مجھے تمہارے پیچھے لگایا ہے اور گولی کا یہ زخم میں نے ایک سازش کے تحت کھایا ہے۔"

"کیا۔۔۔؟۔" میری آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"ہاں' میں اس گروہ کی ایک سرگرم رکن ہوں' میں نے تمہیں اپنے بارے میں جو کہانی سنائی اس میں کافی حد تک سچائی ہے' لیکن اب میں گردن گردن تک گروہ کے دلدل میں پھنس چکی ہوں اور اس سے نکلنا میرے بس کی بات نہیں ہے' میں ان کے لئے مختلف کام سرانجام دیتی ہوں ان کے کچھ ہیرے گم ہو گئے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ وہ تمہارے پاس موجود ہیں انہوں نے مجھے تمہارے پاس اس لئے بھیجا تھا کہ میں تمہیں اپنے جال میں پھنسا کر ہیروں کے بارے میں معلومات حاصل کروں' لیکن لیکن میرا نظریہ بدل گیا ہے اگر واقعی ان کے ہیرے تمہارے پاس ہیں بھی تو میں تمہیں صرف ایک مشورہ دے سکتی ہوں' جس قدر جلد ممکن ہو انہیں لے کر یہاں سے نکل جاؤ' کسی ایسی جگہ نکل جاؤ جہاں وہ تمہارا تعاقب نہ کر سکیں' جتنی جلدی ان ہیروں سے پیچھا چھڑا سکتے ہو چھڑا لو' ورنہ تمہاری زندگی کو خطرہ پیش آ سکتا ہے۔"

میرے بدن میں سرد لہریں اٹھ رہی تھیں میں اندازہ لگا چکا تھا کہ مینا کشی کا ضمیر جاگ اٹھا ہے اتنا وقت ساتھ گزارنے کے بعد وہ جذباتی ہو گئی ہے اور میرے خلاف کام نہیں کرنا چاہتی' میں نے اس سے کہا۔

"تم نے مجھے جو کچھ اپنے بارے میں بتایا ہے مینا کشی' یقین کرو اسے سن کر مجھے افسوس ہوا ہے' میں تو خلوص دل سے تمہاری مدد کرنا چاہتا تھا' لیکن یہاں کھیل ہی مختلف ہو گیا۔"

"جو کچھ بھی ہوا ہے' دیکھو انسان ہوں اگر اس کے بدلے میں مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہتے ہو تو تمہیں اس کا حق حاصل ہے' اپنا کام کر لو لیکن جو کچھ میں کہہ رہی ہوں اس پر پورا پورا بھروسہ کرو۔"

"لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اب تم یہاں سے نکل کر کہاں جاؤ گی؟۔"

"اس بارے میں' میں تمہیں کچھ نہیں بتانا چاہتی۔"

"مینا کشی میں اب بھی ان تمام حالات کو جاننے کے باوجود تمہاری مدد کرنا چاہتا ہوں۔"

"نہیں ہے مجھے کسی کی مدد کی ضرورت' جو کچھ کیا ہے خود ہی بھگتوں گی سمجھے بس مان لو میری بات بعد میں یہ نہ کہنا کہ کسی نے دوستی کی سزا دی ہے' تم نے میرے ساتھ جو سلوک کیا ہے میں اسے کبھی نہیں بھولوں گی اوکے میں چلتی ہوں۔"

"لیکن تم کہیں جاؤ گی نہیں مینا کشی' ایسا کرو مدھو متی کو آجانے دو' تم مسلسل ان پر یہ ظاہر کرتی رہو کہ تم ہیروں کے بارے میں معلومات حاصل کر رہی ہو جلد بازی نہ کرو۔" میرے کہنے پر وہ خاموش ہو گئی گردن جھکائے کچھ سوچتی رہی اور پھر اس نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر میری جانب دیکھا اور بولی۔

"میں تمہیں کبھی نہیں بھول سکوں گی سمجھے تم' تم بہت اچھے انسان ہو حالانکہ میرا واسطہ اچھے انسانوں سے نہیں رہا ہے لیکن اچھے انسان واقعی اچھے ہوتے ہیں۔"

"فضول باتیں مت کرو مینا کشی تمہاری حفاظت بھی اب مجھ پر فرض ہو گئی ہے ان لوگوں کو چھوڑ دو ان کے چنگل سے نکل آؤ' میں تمہاری بھرپور مدد کروں گا۔" وہ خاموش ہو گئی کچھ دیر خاموش رہی پھر آہستہ سے بولی۔

"مجھے سوچنے کا موقع دو۔"

"ضرور ضرور' تم چاہو تو یہیں میرے کمرے میں آرام کر سکتی ہو۔"

"نہیں انسان ہوں بھٹک جاؤں گی اور یہ گناہ بھی میرے ہی سر ہو گا۔"

"تو پھر آؤ میں تمہیں تمہارے کمرے میں چھوڑ دوں۔" وہ خاموشی سے اٹھ گئی اور میں اسے اس کے کمرے میں لے آیا اسے اس کے بستر پر لٹانے کے بعد میں نے اس کے بالوں پر ہاتھ پھیرا اور پھر آہستہ سے اس کا رخسار تھپتھپا کر بولا

"میں چلتا ہوں آرام سے سو جاؤ' سوچوں سے بے نیاز ہو کر' ہم اب روشنی میں کوئی فیصلہ کریں گے کہ ہمیں آئندہ کیا کرنا ہے۔"

"ٹھیک ہے تم جاؤ۔" اس نے کہا اور میں مسکراتا ہوا وہاں سے واپس آگیا۔ اپنے بستر پر لیٹ کر میں نے دل ہی دل میں مینا کشی کے بارے میں سوچا' ضمیر جب جاگ اٹھتا ہے تو انسان زندگی کی پروا نہیں کرتا لیکن یہ واقعی ایک حیرت ناک عمل تھا' ان کمبختوں نے مینا کشی کو واقعی مظلوم بنا کر ہمارے سامنے بھیجا تھا اور ہم اس سے مخلص ہو گئے تھے' بہرحال ہوتا ہے ایسا بھی ہوتا ہے۔

لیکن دوسری صبح میں نے جو کچھ دیکھا اس سے واقعی مجھے شدید افسوس ہوا تھا مینا کشی کے کمرے کا دروازہ بھی کھلا تھا اور مینا کشی کا وہاں کوئی وجود نہیں تھا' گویا رات کے کسی حصے میں وہ چلی گئی تھی۔ میرے ذہن میں شدید اداسی امڈ آئی' بہرحال جو کچھ بھی تھا' لیکن برے سے برے انسان کے اندر بعض اوقات ایک بہت اچھا انسان چھپا ہوتا ہے بلکہ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ فطرتاً کوئی برا ہوتا ہی نہیں ہے حالات اور ماحول اس کے لئے راستہ متعین کرتے ہیں اور اپنی شخصیت کھو بیٹھتا ہے ہاں اگر کھوئی ہوئی شخصیت کسی کو دوبارہ واپس مل جائے تو وہ قابل احترام ضرور ہوتا ہے' وہ لڑکی جس کا ضمیر جاگ اٹھا تھا مجھے دھوکہ دینے کی قائل نہ رہی تھی اور اس نے اپنے لئے خطرات مول لے لئے تھے۔ تنہائی اور اکیلے پن کا احساس شدت اختیار کرتا گیا اور میں سوچنے لگا کہ باہر نکلوں کیا مصیبت ہے' مدھو متی بھی چلی گئی اور اب یہ لڑکی ذہن کو خوامخواہ پریشان کر گئی ہے چنانچہ تیار ہونے لگا ناشتا بھی کہیں باہر ہی جا کر کراؤں گا' میں نے دل میں سوچا لیکن اسی وقت دروازے پر دستک ہوئی اور میں اس خیال سے باہر بھاگا کہ ہو سکتا ہے مینا کشی کے سلسلے میں مجھے غلط فہمی ہوئی ہو' وہ ناشتے کا سامان لینے گئی ہو اور واپس آگئی ہو' دروازہ کھول کر دیکھا تو ایک سفری بیگ ہاتھ میں اٹھائے ہوئے مدھو متی نظر آئی' مسکرا مجھے ہیلو کہا تو میں نے بھی جوابی طور پر اسے خوش آمدید کہا اور وہ اندر آگئی

"کہیں جانے کی تیاری ہو رہی تھی؟۔"

"ہاں۔"

"کہاں۔۔۔؟۔"

"بس یونہی آوارہ گردی کے لئے۔"

"وہ کہاں ہے۔۔۔۔؟۔"

"مینا کشی؟۔"

"ہاں۔۔۔"

"چلی گئی۔"

"کہاں۔۔۔؟۔"

"پتا نہیں۔"

"کیا کہہ رہے ہو؟۔" مدھو متی نے اندر آکر اپنا سفری بیگ ایک طرف رکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں وہ چلی گئی۔"

"مگر کیوں' کوئی بات ہو گئی تھی ایسی؟۔"

"نہیں۔"

"پھر۔۔۔"

"تم بیٹھو آرام سے کیسے آئی ہو؟ میرا مطلب ہے کوئی چھوڑنے آیا ہے یہاں تک؟۔"

"ہاں پریم چندر کے آدمی۔"

"تم سناؤ' تمہارا یہ دورہ کیسا رہا؟۔"

"نہیں تم پہلے مجھے مینا کشی کے بارے میں بتاؤ۔"

"بھئی وہ چلی گئی' بس یہاں نہیں رکنا چاہتی تھی' مجھے بتائے بغیر رات کو یہاں سے نکل گئی۔"

"خطرے میں پڑ جائے گی' جان سے ہاتھ دھو بیٹھے گی۔"

"کسی جانے والے کو ہم کیسے روک سکتے ہیں؟۔"

"اس نے تم سے کوئی تذکرہ کیا تھا جانے کا؟۔"

"ہاں۔۔۔"

"مگر کیوں۔۔۔؟۔"

"بس اس کا ضمیر جاگ اٹھا تھا۔" میں نے مدھو متی کو ساری کہانی سنا دی اور مدھو متی بھی افسوس کرنے لگی پھر اس نے کہا۔

"بہرحال ہم اس سے زیادہ اس کے لئے کیا کر سکتے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

تھے اگر وہ یہاں رہتی تو ہم پھر بھی اس کی کوئی مدد کر سکتے تھے وہ چلی گئی تو اسے روکنا نہ میرے لئے ممکن تھا اور نہ تمہارے لئے۔"

"خیر چھوڑو اب ان باتوں کو' ہاں تم مجھے اپنے بارے میں بتاؤ۔"

"سارے کام ہو گئے گوتم چند مہاراج کتے کی موت مارے گئے۔"

"کیا مطلب؟۔"

"سب کچھ میرے نام ہو چکا ہے اور اب ہم یہاں سے واپس نکل جائیں گے مجھے اور تم میرے ساتھ چلنے سے انکار نہیں کرو گے۔"

"کہاں۔۔۔؟۔"

"لندن۔"

"میں۔۔۔؟۔"

"ہاں۔"

"سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔"

"کیا مطلب۔۔۔؟۔"

"میں تمہارے ساتھ کیسے جا سکتا ہوں؟۔"

"میں تمہیں لے جاؤں گی۔" اس نے کہا اور میں ہنسنے لگا پھر میں نے کہا۔

"کس حیثیت سے مدھو متی؟۔"

"حیثیت کا تعین بعد میں کیا جائے گا بس پہلے تم میرے ساتھ چلو گے۔" وہ ناز بھرے انداز میں بولی اور میں آنکھیں بند کر کے ہنسنے لگا۔ اس نے کہا۔

"ہنسنے سے کام نہیں چلے گا میں نے جو فیصلہ کر لیا ہے وہ میرا آخری فیصلہ ہے۔"

"خیر مدھو متی' بیٹھو ناشتا کیا ہے تم نے؟۔"

"نہیں۔"

"یہاں ناشتے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔"

"تو پھر بازار جاؤ اور لے کر آؤ۔"

بہرحال کچھ دیر کے بعد ہم ناشتا کر رہے تھے' مینا کشی مجھے بتا رہی تھی کہ کیا صورت حال ہے اس نے کہا۔

"میں بس تمہارے لئے یہاں آئی ہوں اور پریم چند جی نے بہت سے آدمیوں کو میری نگرانی کے لئے مقرر کر دیا ہے وہ چاہتے ہیں کہ میں جلد از جلد یہاں سے لندن چلی جاؤں جائیداد کے کاغذات وغیرہ مکمل ہو چکے ہیں ان پر میرے دستخط بھی ہو چکے ہیں اور سرکاری طور پر اس کی تصدیق بھی ہو چکی ہے میری تمام جائیداد فروخت کر کے اس کی رقومات مجھے سرکاری طور پر لندن پہنچا دی جائیں گی' بس یوں سمجھ لو کہ گوتم جی کا اب اس سلسلے میں کوئی دخل نہیں رہا۔"

"حالانکہ وہ یہاں تک تمہارے پیچھے آ چکے ہیں۔"

"گوتم چند مہاراج؟۔"

"ہاں۔"

"کاش وہ ایک بار میرے سامنے بھی آ جائیں اب انہیں نہیں چھوڑوں گی کسی قیمت پر۔"

"وہ خطرناک آدمی ہے۔"

"اور میرے ساتھ چند وہ خطرناک آدمی موجود ہیں جو سرکاری طور پر میری نگرانی کر رہے ہیں' چونکہ گوتم چند کا معاملہ حکومت کے علم میں آ چکا ہے اس لئے اب حکومت نے انہیں میری نگرانی کے لئے ہر طرح کی کارروائی کی اجازت دے دی ہے۔"

"گڈ میری طرف سے مبارک باد قبول کرو۔"

"شکریہ۔" یہ ساری باتیں ہوتی رہیں اب میرے لئے بھی اور کوئی چارہ کار نہیں رہا تھا سوائے اس کے کہ میں وہ ہیرے حاصل کروں اور اس کے بعد جہاں منہ اٹھے نکل جاؤں' چنانچہ دوسرے دن میں نے بینک کے لاکر سے ہیرے حاصل کئے اور اس کے بعد مدھو متی کے ساتھ چل پڑا' طے یہ ہوا تھا کہ ہم لوگ دہلی چلیں گے' اور وہاں پریم چند جی کی نگرانی میں قیام کریں گے اور پھر سرکاری کھوج میں ہمیں لندن پہنچا دیا جائے گا میں نے بھی خاموشی اختیار کر لی تھی۔ دہلی پہنچنے کے بعد میری ملاقات پریم چند سے ہوئی بڑا نفیس آدمی تھا ہمارے قیام کے لئے اس نے ایک پرائیویٹ رہائش گاہ کا بندوبست کیا تھا اور اس پرائیویٹ رہائش گاہ میں' میں مدھو متی کے ساتھ مقیم ہو گیا تھا لیکن اس رات کو سونے کے بعد جب دوسری صبح میری آنکھ کھلی تو میں اس جگہ موجود نہیں تھا بلکہ میری نگاہوں کے سامنے ایک جانا پہچانا ماحول تھا ایک بڑا سا کمرہ جس میں شیشے کے جار لگے ہوئے تھے اور ان جاروں میں بہت سے لوگوں کا ڈپلیکیٹ موجود تھا میں اپنے آپ کو شیشے کے ایک جار میں سوتے ہوئے پا رہا تھا اور اس سے کچھ فاصلے پر میں ایک لوہے کے ایسے بستر پر پڑا ہوا تھا جیسے بستر اسپتالوں میں ہوا کرتے ہیں میرے دماغ کے تمام سوتے کھل گئے

اور مجھے یاد آ گیا کہ میں حقیقت نہیں ایک کہانی ہوں ایک افسانہ ہوں میری حقیقت تو نیم خوابیدہ ہے' دل و دماغ میں طوفان برپا ہو گیا ارل سیڈنا یاد آ گئی جس نے مجھے جانوروں کی طرح قید کر رکھا تھا میرے دل و دماغ میں برپا طوفان جاری تھا اس وقت کمرے میں میرے سوا اور کوئی موجود نہیں تھا میں نے ادھر ادھر دیکھا اور اچانک ہی میرے ذہن میں ایک تصور جاگ اٹھا' میرا دل بغاوت پر آمادہ ہو گیا تھا ویسے اس دوران یہ پہلا موقع تھا کہ یہاں اس جگہ مجھے تنہا چھوڑ دیا گیا تھا لیکن جس ذریعہ سے مجھے اندر لایا گیا تھا اس پر شاید ارل سیڈنا کو بہت اعتماد تھا اور وہ اس بات کی امید نہیں رکھتی تھی کہ میں کوئی غلط کارروائی کر ڈالوں گا لیکن اس وقت ذہن بالکل ہی بغاوت پر مائل ہو چکا تھا نتیجہ جو کچھ بھی ہو لیکن کوئی نہ کوئی کارروائی کرنی چاہیے میں ہولے کے بستر سے اٹھ گیا اور میں نے ادھر ادھر دیکھا کوئی اور چیز مجھے نظر نہ آئی لیکن یہ پلنگ خالص اور ٹھوس لوہے کا بنا ہوا تھا اور اسے اس طرح فٹ کیا گیا تھا کہ اگر کوشش کی جائے تو دوبارہ کھولا جا سکتا تھا میں نے ایک چوڑی اور موٹی سلاخ باہر نکالی کافی وزنی سلاخ تھی اور اس کی لمبائی کوئی ڈیڑھ فٹ کے قریب تھی یہ سلاخ اپنے ہاتھوں میں تول کر میں نے پہلے دروازے کی جانب دیکھا ہو سکتا ہے میری کارروائی سے پہلے کوئی اندر آ جائے دروازہ بند کرنے کا پورا پورا موقع اس وقت مجھے حاصل تھا چنانچہ اس سے فائدہ اٹھانے کا اس سے شاندار موقع اور کوئی نہیں ہو سکتا تھا میں نے دروازہ اندر سے بند کیا اور لوہے کی سلاخ لے کر شیشے کے ان جاروں کی طرف متوجہ ہو گیا اور پھر سب سے پہلی سلاخ میں نے اسی جار پر ماری تھی جس میں میرا اپنا عکس موجود تھا۔ موٹے شیشے میں دراڑ پڑ گئی اور اس کے بعد میں نے احتیاط سے دو تین بار لوہے کی سلاخ سے جار کو ضربیں لگا کر اسے توڑ دیا میں نے عجیب و غریب چیز محسوس کی ایک دھواں سا جار سے باہر نکلا تھا اور اس کے بعد وہ دھواں میرے بدن میں سرایت کر گیا میری خوشی کی انتہا نہ رہی تھی اب میرے اندر ایک عجیب سی توانائی پیدا ہو گئی تھی یعنی کل طرح مجھے ذہنی طور پر قید کر دیا گیا تھا اور میرے جسم سے دو حصے کر دیئے گئے تھے اب میرے جسم کا یہ وجود مکمل ہو گیا تھا پھر میں نے ان دوسرے جاروں کی جانب دیکھا اور لوہے کی سلاخ لے کر ان پر پل پڑا میرے دماغ میں اب نیلاہٹیں رقصاں تھیں اور مجھے میری اصل حیثیت واپس مل گئی تھی

میں جان چکا تھا اپنے آپ کو کہ میرا نام جہانگیر جمال شاہ ہے اپنے آپ کو جس طرح بھولا ہوا تھا اور جو بھی نام مجھ تک پہنچا دیا جاتا تھا اس کو تسلیم کر لیتا تھا اب یہ کیفیت بالکل ختم ہو گئی تھی میں نے تمام جار توڑ دیئے تھے اور شاید ان لوگوں کے عکس بھی ان کے جسموں میں منتقل ہو گئے جو نجانے کہاں کہاں ارل سیڈنا کے لئے کارروائیوں میں مصروف تھے تمام جار ریزہ ریزہ ہو گئے تھے لیکن ایک حیران کن بات یہ تھی کہ ان کے ٹوٹنے کی تیز آواز باہر نہیں سنی جا سکی تھی اور اس کا اندازہ مجھے یوں ہو گیا کہ میں نے غور کیا تو یہ پتا چل گیا کہ یہ کمرہ مکمل طور سے ساؤنڈ پروف ہے اور اس میں ہونے والے بم کے دھماکے کی آواز بھی باہر نہیں سنی جا سکتی سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اب کیا کرنا چاہیے' ارل سیڈنا اسرائیلی جاسوس تھی اور اسرائیل کے ایک خاص محکمہ کی سربراہ' اس نے مجھے شکست دے کر اپنا قیدی بنا لیا تھا لیکن اب اس سے انتقام لینے کا بہترین موقع مجھے حاصل تھا پھر یہ ان لوگوں کی بدقسمتی ہی تھی کہ وہ شاید مجھ سے ملاقات کے لئے آ رہے تھے' میں اس وقت دروازے کے قریب ہی موجود تھا جب مجھے دروازے پر آہٹیں محسوس ہوئیں لوہے کی وزنی سلاخ میرے ہاتھ میں تھی اور شاید آج تقدیر میرے ساتھ انصاف کرنے پر تلی ہوئی تھی کیونکہ میں نے خاموشی سے دروازہ کھول دیا تھا اور اس دروازے سے داخل ہونے والی پہلی شخصیت ارل سیڈنا ہی کی تھی' ارل سیڈنا ہمیشہ اپنے وجود سے باہر رہتی تھی لیکن اس وقت چونکہ وہ ایک ایسے شخص کے ساتھ اندر آئی تھی جسے یہ دکھانا مقصود تھا کہ اس نے کس طرح انسانوں کو قید کر رکھا ہے اور یہ شخص جو اس کے ساتھ اندر داخل ہوا تھا کرنل زیڈ کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا میرا دیرینہ دشمن' فریدہ کا قاتل..... ارل سیڈنا مسکراتی ہوئی اندر داخل ہوئی تھی لیکن میں نے اس کی مسکراہٹ کو مزید پھیلنے کا موقع نہیں دیا تھا لوہے کی وزنی سلاخ اس طرح اس کی کھوپڑی پر پڑی کہ ایک تڑاخے کے ساتھ اس کی کھوپڑی کے دو ٹکڑے ہو گئے..... آہ... مرے تو تصور میں بھی یہ بات نہیں تھی کہ وہ اس وقت

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اپنی اصل ماہیت میں ہوگی اس خوفناک منظر نے کرنل زیڈ کو دہشت زدہ کردیا اس نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے مجھے دیکھا اور میری دوسری سلاخ اس کے شانے پر پڑی کرنل زیڈ کے حلق سے ایک بھیانک چیخ نکلی تھی اور وہ زمین پر گر پڑا تھا دونوں اس وقت تنہا ہی یہاں آئے تھے میں نے کرنل زیڈ کو دیکھا اور پاؤں سے دروازہ بند کرکے اسے پھر سے مقفل کردیا کرنل زیڈ شدید مصروف ہونے کے باوجود اک طرف گھسکنے لگا اس نے اپنے دوسرے ہاتھ سے بغلی ہولسٹر سے پستول نکالنے کی کوشش کی لیکن لوہے کی وزنی سلاخ اس کی کلائی پر پڑی اور اس کے حلق سے ایک دلخراش چیخ نکل گئی۔ ارل سیڈنا کا تو پہلے ہی کام تمام ہوگیا تھا لوہے کی وزنی سلاخ نے اس کے بھیجے کو باہر نکال پھینکا تھا اور خون کی آمیزش کے ساتھ ساتھ سفید بھیجہ باہر نکلا پڑا ہوا تھا ایک شیطان دم توڑ چکا تھا ایک عفریت کا خاتمہ ہوچکا تھا جس نے اسرائیلی محکمہ موساد کے لئے ایک ایسا پراسرار نظام قائم کیا تھا کہ اس کے بعد اس ڈپارٹمنٹ کو کہیں کسی موقع پر شکست دینا ممکن ہی نہیں رہا تھا لیکن بہرحال وقت ہوتا ہے ہر چیز کا اب اس وقت نجانے کیوں اس نے اپنی اصل ماہیت اختیار کی ہوئی تھی یہ تمام کام قدرتی طور پر ہوتے ہیں اور قدرت ہی ان کی محرک ہوتی ہے چنانچہ جو ہونا تھا وہ ہوگیا تھا کرنل زیڈ حلق پھاڑ پھاڑ کر چیخ رہا تھا اور میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل رہی تھی میں نے اس کا لوڈڈ پستول اٹھالیا اور پھر کرنل زیڈ کی جانب دیکھ کر بولا۔

"یقیناً" ارل سیڈنا نے تمہیں میرے بارے میں بتایا ہوگا کرنل زیڈ مجھے دیکھو مجھے پہچانو میں بے شمار اسرائیلیوں کا قاتل بے شمار یہودیوں کا دشمن جہانگیر جمال

"ت..... تم..... تت..... تم..... تم تو..... تم تو" وہ بدبخت تو کہہ رہی تھی آہ..... اس نے مجھے بھی مروا دیا' یہ تو کہہ رہی تھی کہ اس نے تمہیں ذہنی اور جسمانی طور پر قید کر رکھا ہے" کرنل زیڈ اس شدید تکلیف کے باوجود اپنا تجسس نہیں چھپا سکا تھا۔

"ایسا ہی ہوتا ہے کرنل ایسا ہی ہوتا ہے' گیدڑ کی جب موت آتی ہے تو وہ شہر کی جانب بھاگتا ہے کیا سمجھے' وہ کھیل ختم ہوگیا جو ارل سیڈنا نے کھیلا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ ہی ارل سیڈنا بھی ختم ہوگئی کرنل زیڈ تم نے میری بیوی کو ہلاک کردیا تھا اور اس کے بعد میں نے یہ روپ اختیار کیا تھا کیا خیال ہے ہر کام کا ایک اختتام نہیں ہوتا۔"

"مگر تم' سنو میں تم سے ایک سمجھوتہ کرنا چاہتا ہوں۔ میں تمہیں کچھ دینا چاہتا ہوں۔"

"اور میں تم سے کچھ لینا چاہتا ہوں کرنل۔"

"ہاں..... ہاں بولو کیا؟۔"

"تمہاری زندگی۔"

"جذباتی نا بنو یہ دنیا ایک دوسرے کے ساتھ چلتی ہے اگر تمہیں شاندار مفادات حاصل ہوجائیں تو مجھے ہلاک کرنے سے تمہیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔"

"میرے لئے سب سے بڑا مفاد یہی ہے کرنل کہ میں تمہیں اس دنیا سے رخصت کردوں اس سے میری بیوی کی روح کو سکون حاصل ہوگا۔"

"یہ سب فرسودہ خیالی ہے۔"

"جو کچھ بھی ہے لیکن اب تمہاری زندگی ممکن نہیں ہے۔"

"سنو بات سنو رک جاؤ۔" اس نے مجھے اپنی جانب بڑھتے دیکھ کر کہا لیکن میں نے قریب پہنچ کر اس کے سینے پر ایک ٹھوکر ماری اور وہ سرد آہ کے ساتھ سیدھا سیدھا لیٹ گیا تب میں نے اس کی گردن پر پاؤں رکھا اور سلاخ کو زمین سے ٹکا کر اس پر اپنا وزن سہارنے لگا کرنل زیڈ نے ہاتھ پاؤں مارے اس کی آنکھیں باہر نکلی پڑ رہی تھیں اور میں فرط مسرت سے مسکرا رہا تھا۔ تقدیر نے آج مجھے سرخرو کردیا تھا اور جو کچھ میں چاہتا تھا وہ مجھے حاصل ہوگیا تھا۔ کرنل زیڈ نے تڑپ تڑپ کر جان دے دی اور میرے دل میں سکون کا سمندر موجزن ہوگیا۔ ادھر ارل سیڈنا پڑی ہوئی تھی ادھر کرنل زیڈ' اب مجھے زندگی کی کوئی فکر نہیں تھی چنانچہ میں مستانہ وار ایک ہاتھ میں سلاخ پکڑے اور ایک ہاتھ میں پستول لئے باہر نکل آیا باہر مجھے چار افراد ملے جنہیں با آسانی میں نے پستول کا نشانہ بنالیا اس کے علاوہ یہ عمارت خالی تھی اور پھر ایک مستانہ جھومتا ہوا باہر کی دنیا میں نکل آیا دنیا کی آنکھیں شاید بند ہوگئیں تھیں یا پھر کوئی بھی قوت میرے وجود کو دشمنوں کی نگاہوں سے محفوظ کئے ہوئے تھی نجانے کہاں کہاں مارا مارا پھرتا رہا ہر طرح کے خوف

اور تجسس سے بے نیاز ہوگیا تھا اور تقدیر میری مسلسل مدد کررہی تھی ہوش و حواس کی دنیا میں واپس آیا تو بیروت ایئرپورٹ میری نگاہوں کے سامنے تھا۔ نجانے کیسے کیسے مراحل سے گزرنے کے بعد میں بیروت پہنچ گیا تھا اور اب مجھے اچانک ہی یہ احساس ہوا تھا کہ میری صورتحال بالکل مختلف ہوگئی ہے اور مجھے محتاط ہو جانا چاہیے' بیروت آنے کے بعد فطری طور پر سب سے پہلے آفتاب کمال یاد آنا چاہیے تھا چنانچہ میں بیروت ایئرپورٹ سے سیدھا دیوانہ وار وہاں پہنچا جہاں آفتاب کمال نے اپنا ٹھکانہ بنا رکھا تھا اور ایک مخصوص طریقہ کار اختیار کرتے ہوئے وہاں اپنے لئے ایک مقام بنالیا تھا اور یہاں پہنچ کر مجھے پہلا ذہنی جھٹکا اس بات سے لگا کہ وہ ہوٹل بند ہوچکا تھا معلومات کرنے سے پتا چلا کہ ہوٹل فروخت کردیا ہے میں دلبرداشتہ ہوگیا آفتاب کمال اور رضوانہ جب میری تلاش میں مایوس ہوگئے ہوں گے تو پھر انہوں نے بیروت میں رہنا مناسب نہیں سمجھا ہوگا وہاں سے افسردہ حال واپس پلٹا بیروت کے ایک فائیو اسٹار ہوٹل میں اپنے لئے کمرہ حاصل کیا اور وہاں فروکش ہوگیا۔ سوچنے کے لئے بہت سی باتیں تھیں ذہن بھی واپس جاسکتا تھا لیکن نجانے کیوں دل نے اس بات کی ضد کردی وہاں میں بہت سوں کے لئے مشکلات کا باعث ہی بن جاؤں گا کوئی مجھے خوش دلی سے خوش آمد نہیں کہے گا سوائے میری ماں کے اس کے علاوہ وہاں جاکر پھر فریدہ ذہن میں آجائے گی اور نجانے مستقبل میں کیا کیا گزرے اس سے بہتر تو یہ جگہ ہے ارل سیڈنا کی موت کی کہانی منظر عام پر آجائے گی اور اس کے بعد یہاں تبدیلیاں ہوں گی اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ کرنل زیڈ میرے ہاتھوں مارا گیا تھا اور اب میرا مشن تقریباً ختم ہوگیا تھا پھر اچانک ہی فضا حبیبی یاد آئی اور میرا دل بے اختیار چاہا کہ میں فضا حبیبی سے ملاقات کروں چنانچہ یہ خیال دل میں جاگزیں ہوگیا اور میں تیاریاں کرنے کے بعد باہر نکل آیا فضا حبیبی کا خفیہ ٹھکانہ مجھے معلوم تھا جہاں وہ ایک بدلے ہوئے نام سے رہتی تھی فلیٹ کے دروازے پر دستک دی تو ایک بوڑھی عورت نے دروازہ کھولا اور میں نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں فضا حبیبی سے ملنا چاہتا ہوں۔"

"کون فضا حبیبی؟۔" اس نے سوال کیا۔

"بس اگر مناسب سمجھیں تو اس سے یہ کہہ دیں کہ جہانگیر جمال اس سے ملنا چاہتا ہے نا ملنا پسند کرے تو کوئی حرج نہیں ہے۔"

"مگر جناب یہاں کوئی فضا حبیبی نہیں رہتی' یہاں تو محترمہ شمع جمال رہتی ہیں جو ان دنوں بیمار ہیں اگر آپ ملنا چاہیں تو ان سے مل لیں آیئے اندر آجایئے۔" بوڑھی کا انداز کچھ عجیب سا تھا میں اندر داخل ہوگیا وہ مجھے ساتھ لئے ایک کمرے میں پہنچ گئی اندر سے ایک نقاہت بھری آواز سنائی دی۔

"کون ہے؟۔ کون آیا ہے؟"

"ایک صاحب جہانگیر جمال شاہ ہیں جو یہاں کسی فضا حبیبی کو تلاش کرتے ہوئے آئے ہیں بوڑھی عورت نے کہا اور مجھے کمرے کے اندر سرسراہٹیں سنائی دیں پھر فضا حبیبی جس حال میں باہر نکلی اسے دیکھ کر میں دنگ رہ گیا تھا' شب خوابی کا لباس پہنے ہوئے تھی بال بکھرے ہوئے تھے ہونٹوں پر خشک پپڑیاں جمی ہوئی تھیں چہرے پر شدید نقاہت کے آثار تھے لیکن جاندار آنکھوں میں ایک عجیب سی کیفیت نظر آرہی تھی اس نے مجھے دیکھ کر بے اختیارانہ انداز میں دونوں ہاتھ پھیلائے اور میں اس کی اس کیفیت پر حیران رہ گیا وہ میرے بالکل قریب آگئی اور میں نے اسے گرنے سے بچانے کے لئے سہارا دیا۔ حالانکہ وہ جس انداز میں آئی تھی وہ گلے ملنے کا تھا لیکن میرے اور اس کے درمیان ایسے روابط کبھی نہ رہے تھے۔"

"کیسی ہو فضا؟۔" میں نے اسے سنبھال کر کہا۔

"اوں" وہ خوابیدہ لہجے میں بولی۔

"کیا بیمار ہو؟۔"

"تمہیں معلوم نہیں" وہ اسی انداز میں بولی۔

"کیا.....؟۔"

"میں کتنی بیمار ہوں۔"

"افسوس مجھے نہیں معلوم تھا' ویسے بھی میں یہاں موجود نہیں تھا۔"

"غلطی میری ہی ہے۔"

"کیا....." میں نے چونک کر کہا۔

"تمہیں معلوم بھی کیسے ہو سکتا تھا خاموشی کی کوئی زبان نہیں ہوتی' لوگ جھوٹ بولتے ہیں" وہ بولی اور

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

مجھے ایک عجیب سا احساس ہوا اس کی باتیں بہکی بہکی سی تھیں۔

"اندر تو چلو میں" نے کہا۔

"میں ٹھیک ہے تم پھر چلے جاؤ گے" وہ مجھ سے لگے لگے بولی اور میں نے حیرت سے اس بوڑھی عورت کو دیکھا جس نے دروازہ کھولا تھا۔

"ان کی طبیعت ٹھیک ہے؟"

"تم ... تم ... تم کیسی باتیں کر رہی ہو؟" بوڑھی عورت نے قریب آکر زور سے کہا اور فضا جیسی اچھل پڑی اب یوں لگا جیسے وہ سوتے سوتے جاگ اٹھی ہو' اس نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ماحول کو دیکھا' اور پھر اس کا چہرہ مزید سرخ ہو گیا وہ ٹھہرائے ہوئے لہجے میں بولی۔

"یہ ... یہ ... میرا مطلب ہے آپ؟"

"فضا ... یہ میں ہوں' میں جہانگیر جمال شاہ۔"

"یہ ... یہ ... یہ ... یہ سب' اوہ میرے خدا" وہ دونوں ہاتھ پھیلا کر آگے بڑھی' پھر اس نے شرما کر چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا لیا میں نے ایک بار پھر اسے سہارا دیا تھا وہ شرمائے شرمائے سے انداز میں میرے ساتھ آگے بڑھ گئی' قدموں میں اب بھی لڑکھڑاہٹ تھی میں نے بزرگ عورت سے کہا۔

"اگر ممکن ہو تو ہمارے لئے کافی تیار کر دیجئے گا۔"

"ہوں ..." بوڑھی عورت مجھے مشتبہ انداز میں دیکھتی ہوئی آگے بڑھ گئی' میں فضا جیسی کو ساتھ لے کر اندر آگیا میں نے اسے ایک کرسی پر بٹھایا۔

"کیا بات ہے فضا' کیسی طبیعت ہے؟"

"اوہ میرے خدا میرے خدا" اس نے گہری سانس لی' پھر میری جانب دیکھا' اس کے چہرے پر بہ دستور پھیلی ہوئی تھی پھر اس نے مدہم لہجے میں کہا۔

"میں ان دنوں کافی بیمار ہوں' جاگتے ہوئے خواب دیکھتی رہتی ہوں نجانے دماغ کا کون سا حصہ متاثر ہو گیا ہے اکثر میری آیا ماں مجھ سے کہتی ہیں کہ میں بہکی بہکی باتیں کرنے لگی ہوں' لیکن میں ٹھیک ہوں کوئی ایسی بات نہیں ہے' کوئی خاص بات نہیں ہے۔"

میں نے گہری سانس لی' صورت حال واضح ہو رہی تھی وہ بے خیالی کے عالم میں مجھ سے باتیں کر رہی تھی جیسے تصور سے گفتگو کی جا سکتی ہے۔ چند لمحوں تک وہ اسی طرح بیٹھی رہی پھر چونک کر بولی۔

"آپ کیسے ہیں جہانگیر جمال شاہ' کیسے ہیں آپ؟"

"بالکل ٹھیک ہوں۔"

"کہاں گم ہو گئے تھے آپ کوئی پتا ہی نہ چلا میں نے آپ کو تلاش کرنے کی ہر ممکن کوشش کر لی۔"

"ہاں فضا بڑے عجیب و غریب حالات سے گزرا تھا اب واپس آیا ہوں تو تمہیں تلاش کرتا ہوا یہاں تک آگیا۔"

"مجھے تلاش کرتے ہوئے؟"

"ہاں۔"

"مجھے؟"

"ہاں فضا اس میں تعجب کی کیا بات ہے؟"

"اوہ' نن نہیں بس ایسے ہی ایسے ہی" اس نے دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپا لیا میں اس کی جذباتی کیفیت کو سمجھ رہا تھا اور اب مجھے پوری طرح یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ فضا میری محبت میں گرفتار ہو گئی ہے اور میری غیر موجودگی میں اس کی کافی بری حالت ہو گئی تھی۔

فیصلہ کن لمحات تھے' ذہن جو نجانے کیسی کیسی مشکلات میں گھرا رہا تھا ایک اور مشکل میں گھر گیا تھا فضا جیسی اگر مجھ سے محبت کرنے لگی ہے تو میں اسے اس محبت کا کیا جواب دے سکتا ہوں' دے بھی سکتا ہوں یا نہیں یہ سوچ دامنگیر تھی' میں نے اسے مخاطب کیا۔

"فضا ...!"

"جی ..."

"کیا سوچ رہی ہو؟"

"کچھ نہیں۔"

"کچھ ضرور سوچ رہی ہو؟" میں نے کہا اور اس نے گردن اٹھا کر مجھے دیکھا' پھر ایک ٹھنڈی سانس لے کر گردن جھکا لی۔

"دیکھو فضا' بعض اوقات انسان کے لئے فیصلے کرنا ضروری ہوتا ہے اور اگر وہ صحیح وقت پر صحیح فیصلہ نہ کر پائے تو پھر ساری زندگی اس کے لئے مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں جن کا کوئی حل کبھی نہیں نکلتا" اس نے نگاہیں اٹھا کر مجھے دیکھا پھر بولی۔

"میں سمجھی نہیں۔"

"میرے الفاظ واضح ہیں سمجھنے کی کوشش کرو۔"

"کیا سمجھوں؟"

"تمہارے دل میں کیا ہے؟ میں تمہیں بتا دوں فضا'

ابھی چند لمحات پہلے جب میں یہاں آیا تو تم نے دونوں ہاتھ پھیلا کر میرے قریب آنے کی کوشش کی' ظاہر ہے میرے اور تمہارے درمیان یہ رابطے نہیں تھے کہ میں تمہیں اپنے سینے سے لپٹا لیتا' لیکن تمہاری والہانہ کیفیت اور تمہارا انداز اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ تم میرے سینے سے لگنا چاہتی تھیں فضا بہت صاف گو آدمی ہوں میں بہت عجیب و غریب فطرت کا مالک' شاید میں نے تمہیں اپنی زندگی کی پوری کہانی کبھی نہیں سنائی آج میں تمہیں اپنے بارے میں تھوڑی سی تفصیل بتائے دیتا ہوں جیسا کہ میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ میرا تعلق ایک ایشیائی ملک سے ہے' ایک بہت بڑے آدمی کا بیٹا ہوں' لیکن اس بڑے آدمی نے کبھی مجھے اپنے سینے میں جگہ نہیں دی' کچھ لوگ مجھ سے محبت بھی کرتے تھے لیکن ان کی محبتوں پر بھی مصلحت کے رنگ چڑھے ہوئے تھے۔ میں نے وہ علاقہ چھوڑ دیا اور جس طرح بھی بن پڑا یہاں تک پہنچ گیا یہ ایک بالکل الگ کہانی ہے' یہاں کچھ ایسے حالات پیدا ہوئے کہ مجھے یہودی لابی کے خلاف کام کرنا پڑا۔ میں نے کام کیا لیکن یہودی بن کر اس سے پہلے میں تمہیں ایک بات بتاؤں کہ انتہائی عجیب و غریب حالات میں مجھے ایک ایسی لڑکی سے شادی کرنا پڑی جو اس یوں سمجھ لو کہ بے پناہ اذیت کا شکار تھی اور اسے سہارا دینا نہایت ضروری تھا' میں نے اسے سہارا دیا اور وہ میری زندگی میں شامل ہو گئی' لیکن وہ ایک بہت ہی اچھی عورت تھی بہت ہی اچھی' بعد میں اس نے میرے دل میں اپنی جگہ بنا لی تھی۔ پھر موساد کے کرنل زیڈ نے اسے قتل کر دیا اور میں اس سے انتقام لینے کے لئے نکل پڑا' میں کرنل زیڈ کی تلاش میں تھا اور اس سلسلے میں مجھے بہت سے تلخ تجربات سے گزرنا پڑا اسی دوران تم سے بھی ملاقات ہوئی اور وہ میری فطری کمزوری تھی اور ایک طرح سے محبت کا وہ جذبہ جس کے تحت میں نے تم لوگوں کی مدد کی اور تمہیں مشکلات سے نجات دلائی بہرحال یہ ایک لمبی اور طویل داستان ہے' میں اپنے ایک مشن کے لئے کام کرتا رہا اور بالآخر میرا وہ مشن پورا ہو گیا۔ اور اب یوں سمجھ لو کہ میں ایک تنہا انسان کی حیثیت سے تاریکیوں میں بھٹک رہا ہوں مجھے اپنے بارے میں کوئی فیصلہ کرنا تھا' تم سے ملنے کو دل چاہا اور تم سے ملنے چلا آیا۔ لیکن تمہارے یہ الفاظ تمہارا یہ انداز مجھے نئے جہانوں کی سیر کراتا ہے کیا ہے تمہارے دل میں فضا' جو کچھ تمہارے دل میں ہے' صاف صاف کہہ دو ہو سکتا ہے اس کے بعد پھر زندگی میں میری اور تمہاری ملاقات نہ ہو۔"

فضا نے نگاہیں اٹھا کر مجھے دیکھا اور پھر اس کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے وہ آہستہ سے بولی۔

"جہانگیر میں' میں بے بس ہو گئی ہوں میں' میں کبھی اپنی زبان نہ کھولتی' لیکن لیکن تم نے مجھے مجبور کر دیا ہے جہانگیر کہ میں تم سے دل کی بات کہہ دوں جہانگیر میں تمہاری قربت چاہتی ہوں' زندگی بھر کے لئے' میں نہیں جانتی کہ میری زندگی کتنی طویل ہے ہم لوگ جس راستے کے راہی ہیں اس میں ہر جگہ موت ہمارے سامنے موجود ہوتی ہے' لیکن لیکن دل کا کیا کیا جائے یہ کم بخت بہت سی بندشوں سے آزاد ہوتا ہے' یہ نہیں مانتا جہانگیر جمال شاہ یہ اپنی کہانی الگ ہی سناتا ہے جہانگیر جمال شاہ میں تمہیں یاد کرتی رہی اور تمہاری یاد میرے سینے میں ناسور بن گئی' میں جاگتی آنکھوں سے تمہارے خواب دیکھنے لگی اور کئی بار اپنی ذات میں ذلیل ہو گئی اس وقت بھی تم میرے تصور میں ایک خواب ہی کی مانند آئے تھے' خدا گواہ ہے کہ میں نہیں جانتی تھی کہ تم حقیقتاً" میرے سامنے ہو ایسے تصور بار بار مجھے آتے رہے ہیں' لیکن لیکن کبھی یہ تصور حقیقت بھی بن جائے گا' مجھے اس کا اندازہ نہیں تھا جہانگیر جمال شاہ مجھ سے جو جسارتیں سرزد ہوئی ہیں میں ان پر شرمندہ ہوں مجھے معاف کر دینا آئی ایم سوری۔ جہانگیر جمال شاہ یہ ضروری نہیں ہے کہ جو کچھ میرے سینے میں ہے تم اسے قبول کر لو تم نے مجھ سے کہا کہ میں اپنے دل کی بات کہہ دوں' تو میں نے یہ سوچا کہ مجھے اپنے دل کی بات کہہ دینا چاہیے' کوئی حرج نہیں ہے' ہر چیز طلب کرنے پر مل تو نہیں جاتی' میں جہانگیر جمال شاہ میں تم پر بار نہیں بننا چاہتی' میں تو بس ... میں تو بس ..."

وہ سسکیاں لینے لگی اور میں گہری سوچ میں ڈوب گیا۔ واقعی یہ زندگی کا ایک نیا موڑ تھا فریدہ کے بعد کیا کوئی میری زندگی میں اس انداز میں شامل ہو سکتا ہے۔ فضا جیسی کے لئے میں نے اپنے دل میں ہمیشہ نرم گوشے محسوس کئے تھے اور وہ تھی بھی اس قابل کہ اسے دل میں بسایا جا سکے اور اب جب کہ میں ایک تنہا انسان کی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

حیثیت سے چوراہے پر کھڑا تھا' دل میں ایک خیال تھا کہ اپنے وطن چلا جاؤں' لیکن وہاں جانے کو میرا دل نہیں چاہتا تھا' کون تھا وہاں' بس وہی سب' گھسے پٹے رشتے جن میں کوئی نئی بات نہیں تھی۔ وہ سب ایک بار پھر سامنے آجائیں گے ایسے حالات میں میرا وطن واپس جانا مناسب نہیں تھا لیکن اس کے بعد اگر رہوں تو کہاں رہوں سوائے اس کے کہ دنیا کی وسعتوں میں اپنے لئے کوئی چھوٹی سی جگہ بنالوں اور وہاں تنہا زندگی گزار دوں لیکن تنہا زندگی' حالانکہ تنہا زندگی اپنی پسند سے گزاری جاسکتی ہے' لیکن کسی خاص اہمیت کی حامل نہیں ہوتی۔ انسان گمنامی کی حالت میں بسر کرتا ہے اور ختم ہوجاتا ہے۔ جب کہ یہاں اس کے مواقع تھے کہ اس زندگی میں فضا جیسی کی مسکراہٹیں شامل ہوں۔

مجھے فیصلہ کرنا تھا اور اس کے لئے میں غور وخوض کرتا رہا' پھر میں نے فضا کی جانب دیکھا اٹھا اور اس کے قریب پہنچ گیا۔

"تم رو کیوں رہی ہو فضا؟" میں نے کہا اور اس نے اپنا سر میرے سینے سے لگا دیا۔ میں نے اس سر کو اپنی گرفت میں لے لیا تھا' فضا نے نگاہیں اٹھا کر مجھے دیکھا اور بولی۔

"کیا کہوں کیا کہوں' کیا تم میری محبت قبول کرلو گے جہانگیر جمال شاہ؟"

میں نے دونوں ہاتھوں میں اس کا چہرہ تھاما اور اسے دیکھنے لگا۔ آنسوؤں میں ڈوبی ہوئی فضا بے حد حسین لگ رہی تھی میں نے اس فضا کو اپنے سینے میں سمولیا' گویا یہ اقرار تھا کہ میں اس کی محبت کو قبول کرتا ہوں۔

◇

خوشیوں سے اس طرح رابطے ٹوٹے تھے کہ یاد بھی نہیں رہا تھا کہ آخری بار کس بات پر خوش ہوا تھا یا زندگی میں خوشیاں کب کب آئی تھیں۔ لیکن اس وقت' یوں محسوس ہو رہا تھا' جیسے عمر کی کتاب کے اوراق الٹ گئے ہوں وہ سارے پرانے دوست' وہ زندگی' سب کچھ یاد آگیا تھا فضہ حبیبی نے دل کے اس سوراخ کو ایک دم بند کردیا تھا۔ جو قریدہ کے جانے سے بن گیا تھا اور اب اس کے بعد فضہ مجھے ہجر کی کہانیاں سناتی رہی اس نے مجھے بہت سی داستانیں بھی سنائیں اور میں ان داستانوں میں ڈوب گیا۔ ہمارے شب وروز یکجا گزرنے لگے اس نے مجھے بتایا کہ بیماری کی وجہ سے اب وہ تنظیم کے لئے بھی کچھ نہیں کررہی سب اس کا احترام کرتے ہیں اور اسے ہر سہولت حاصل ہے۔"

"لیکن اب میں تندرست ہو چکی ہوں اور خود کو بالکل ٹھیک پاتی ہوں۔"

"کیا ارادہ ہے۔" میں نے پوچھا۔

"یہ تو تم بتاؤ گے۔" اس نے شرما کر کہا۔

"میں۔"

"ہاں مستقبل اب تمہیں سونپ دیا ہے۔"

"میری ہر سوچ ناکام رہی ہے فضہ میں نے جو سوچا ہے وہ کبھی نہیں ہوسکا۔"

"تو پھر۔"

"اب تم سوچو میں تمہاری سوچوں سے تعاون کروں گا۔" میں نے کہا۔

"جو میں کہوں گی مان لوگے۔"

"ہاں۔" میں نے جواب دیا۔

"یہ پوچھے بغیر کہ میں کیا کہوں گی۔؟"

"ہاں۔" میں نے کہا اور وہ خاموش ہوگئی کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد اس نے کہا۔

"تنظیم کے لیے کچھ کروگے جہانگیر۔"

"یہ سوال بے معنی ہے۔"

"کیوں۔"

"فیصلہ تو تمہیں کرنا ہے۔"

"میں ساری دنیا کے بارے میں کچھ نہیں کہتی ایک بات کا جواب مجھے ضرور دو۔"

"ضرور دوں گا۔"

"ماں ہے تمہاری۔؟"

"ہاں ماں ہے لیکن باپ کی محکوم۔"

"اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا وہ عورت کی مجبوری ہے اگر ماں ہے تو تمہیں اس کے پاس جانا ہوگا۔ ساری کائنات میں جھوٹ بکھر جائے لیکن ایک کردار ضرور سچا ملے گا وہ ماں ہوگی سمجھے وہ ضرور تمہیں یاد کرتی ہو

گی۔"

"شاید" میں نے کہا۔

"لیکن میں نے سوچ لیا ہے۔"

"کیا۔"

"مجھے ماں سے ملواؤ گے ماں کو یہ نہیں بتاؤ گے کہ میں اس کی بہو ہوں۔"

"ضرور ملاؤں گا ضرور بتاؤں گا۔"

"تو ہم ملنے چلیں گے' بس پھر وہیں رہیں گے لیکن اس سے قبل میں اپنی ماں سے بھی ملوں گی۔"

"تمہاری ماں؟"

"ہاں۔"

"لیکن تم نے تو کہا تھا کہ وہ....." میں نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا فضہ کے چہرے پر ایک عجیب سی کیفیت پھیل گئی تھی۔ اس کی آنکھوں میں اداسی تیرنے لگی تھی' کچھ لمحے اس کے چہرے پر عجیب سی کیفیت طاری رہی' پھر اس نے آہستہ سے کہا۔

"سرزمین فلسطین میری ماں ہی تو ہے' ہم لوگ صرف ماں کی آبرو کے لیے ہی تو اپنے سروں سے بوجھ اتار چکے ہیں' ہم ناموس وطن پر مرمٹنے کے لیے ہی تو سر کردہ ہیں ہم اپنی ماں سے بچھڑے ہوئے ہیں' ہم ماں کے سینے سے ان گندے قدموں کا بوجھ ہی تو ہٹانا چاہتے ہیں۔ جو ہماری ماں کے وجود پر سوار ہوگئے ہیں۔ ایسا ہی تو ہوا ہے ہمارے ساتھ جہانگیر..... میں اس ماں کی بات کررہی ہوں' تنظیم نے میری بیماری کے پیش نظر پورے خلوص اور اعتماد کے ساتھ مجھ سے کہا ہے کہ میں اپنی ذمہ داریاں پوری کرچکی ہوں اور اب مجھے آرام کرنا چاہیے۔ تنظیم کے ڈاکٹروں نے سختی کے ساتھ مجھے مشقت کے کام کرنے سے روک دیا ہے' لیکن یہ بات صرف میں جانتی تھی۔ کہ میری بیماری کیا ہے؟' آہ انسانی فطرت کو قابو میں نہ کرسکی میں۔ اور تم سے محبت کرنے لگی' تمہاری جدائی کے احساس نے بدن کی قوتیں چھین لیں اور میں شرمندگی سے یہ سوچنے لگی کہ کچھ بھی ہو' انسان اپنی ذات کے خول کو کبھی نہیں توڑ سکتا' بدن کے اعضاء اتنے سرکش ہوتے ہیں کہ ان پر قابو پانا ممکن ہی نہیں ہوتا' لیکن اب تم مجھے مل گئے ہو تو میں مکمل خود غرضی کے ساتھ اپنی ماں کو نہیں چھوڑ کر جانا چاہتی' کچھ ایسے معاملات میرے علم میں ہیں' جن کا تعلق بیروت سے ہی ہے اور اگر میں صحیح کیفیت میں ہوتی تو یقینی طور پر انہیں نظر انداز نہیں کرتی۔ باقی رہا دوسرے لوگوں کا معاملہ تو میں انہیں بھی بتا سکتی تھی اس سلسلے میں' لیکن کام ایسا تھا کہ حتمی طور پر میں کسی کو اس جانب متوجہ نہیں کر سکتی تھی' اس لیے خاموش رہ گئی' لیکن اب سمجھ رہے ہو نا میری بات' اب میں یہ سب کچھ نظر انداز نہیں کر سکتی' اور وہ کرنا چاہتی ہوں' جو میری آرزو ہے' اس طرح وطن سے جاتے ہوئے میں ماں کے لیے کچھ کر کے جانا چاہتی ہوں بولو کیا تم میرا ساتھ دوگے۔"

میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی' میں نے مدھم لہجے میں کہا۔

"اپنی زندگی کی مکمل داستان تمہیں سناؤں گا تو تم حیران رہ جاؤ گی' فضہ" کیا ہے' میری زندگی کی کہانی سنو گی تو یقین نہ کرپاؤ گی۔ لیکن میں خلوص دل کے ساتھ اب تمہارے ہم قدم ہوں۔ جیسے دل چاہے اپنی ماں کو خراج تحسین پیش کرو اور فضہ تمہاری ہی وجہ سے درحقیقت مجھے بھی اپنی ماں یاد آگئی ہے' میں جانتا ہوں کہ لوگ نہ جانے کس کس طرح اپنے بارے میں سوچتے ہیں' لیکن یہ سچ ہے کہ ماں کا ایک مقام ہوتا ہے اور جنم دینے والی بھی اپنی تخلیق کو فراموش نہیں کر سکتی' میرے بارے میں نہ جانے کیا سوچ لیا گیا ہوگا۔ میرا ایک دوست تھا آفتاب کمال' میرا ہر طرح کا ساتھی تھا' لیکن وہ اب نہیں ہے ہوتا تو یقین کرو وہ میرے لیے ایک پوری فوج تھا اس کی بیوی رضوانہ بھی کمال کی شخصیت تھی خیر گزری ہوئی باتوں کو ہم اب اپنے حال کی کتاب سے بالکل خارج کردیتے ہیں' مجھے بتاؤ اب کیا کرنا ہے ہمیں؟"

"میرے اندر تو ایک نئی زندگی دوڑ گئی ہے' جہانگیر جمال شاہ اب میں نئے سرے سے اس سلسلے میں بہت کچھ کرنے پر آمادہ ہوں۔ یہ فلیٹ ہماری پناہ گاہ ہے' لیکن اب ہمیں باہر کی دنیا سے اپنا کام کرنا ہوگا' بس تھوڑا سا وقت یہاں گزارو معمولی سی تیاریاں کرنے

WWW.PDFBOOKSFREE.PK
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

مداخلت کی اور چونکہ میں اس دوران مکمل طور پر خاموش رہا تھا۔ اس لیے کسی نے میری جانب توجہ نہیں دی تھی، لیکن ان لوگوں کو اپنی جانب متوجہ کر کے اچانک ہی میں نے ایک لمبی چھلانگ لگائی اور اس شخص کو رگیدتا ہوا نیچے فرش پر آ رہا، جسے سیکریٹری کہہ کر مخاطب کیا گیا تھا اور جو سب سے پہلے ہمیں یہاں ملا تھا اور جس نے ہمارا استقبال کیا تھا وہ حیرت زدہ رہ گئے تھے اور وہ شخص بھی ایک لمحے کے لیے میری اس حرکت کو سمجھ نہیں پایا تھا، لیکن میں نے رہ رہ کر بھی سے اس کے سر کے بالوں کو اپنی مٹھی میں جکڑا اور پھر پوری قوت سے اسے گھسیٹتا ہوا دیوار تک لے گیا، یہاں میں نے اسے پلٹ کر اس کا سر دیوار سے دے مارا اور اس کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکل گئی، اگر تھوڑی سی قوت اور صرف کر دیتا، تو یقینی طور پر اس کا سر تربوز کی طرح پھٹ جاتا، لیکن میں نے یہ ضرب بس اس طرح لگائی تھی کہ وہ کچھ لمحوں کے لیے بے بس ہو جائے لیکن اس شخص نے اس کے جواب میں جو حرکت کی وہ میرے لیے خلاف توقع تھی، اس نے اچانک ہی اپنے ہاتھ کو بڑی قوت سے گھمایا اور میرے سر کو نشانہ بنانے کی کوشش کی، میں تھوڑا سا نیچے بیٹھ گیا تو اس کا ہاتھ دیوار میں تھا اور دیوار کا پلاسٹر تڑخ گیا۔ اس نے مسلسل کئی حملے کیے، لیکن اس کا ہاتھ میرے بدن کو نہیں چھو سکا، اس دوران ہارلے ریس اور اس کی ساتھی لڑکی فی جی حیرانی سے میری اور اس شخص کی جدوجہد کو دیکھ رہے تھے، بڑا عجیب و غریب منظر تھا، خود فضہ بھی حیران رہ گئی تھی، پھر میں نے اس شخص کی بغلوں میں ہاتھ ڈال کر اس کی گردن پر اپنے دونوں ہاتھ ایک مخصوص داؤ کے ذریعے جما دیئے اور اس کی گردن کو جھکانے لگا وہ اپنے آپ کو میری گرفت سے چھڑانے کی کوشش کر رہا تھا اور باقی لوگ ہمیں صرف دیکھ رہے تھے، یہاں تک کہ ایک بار پھر میں نے اسے آگے لے جا کر اس کے سر کے سامنے کا حصہ دیوار سے ٹکرایا اور پھر اس کی ٹانگیں دوسرے پاؤں سے گھسیٹ کر اس طرح فلا بازی کھائی کہ میں نے اسے زمین پر اوندھا گرا دیا

نیچے گرے ہوئے آدمی کے منہ سے خون ابل پڑا تھا اس نے دو چار بار ہاتھ پاؤں مارے اور اس کے بعد ہم تڑپا، لیکن باقی تمام لوگوں کے چہرے اب آہستہ آہستہ بگڑتے جا رہے تھے، صاف ظاہر تھا کہ اب وہ اپنے آدمی کی موت کو برداشت نہیں کر پا رہے، ہر جدوجہد کا خاتمہ ہو چکا تھا، جب میں سیدھا کھڑا ہو گیا تو ہارلے ریس نے تالیاں بجائیں اور طنزیہ انداز میں بولا۔

"آپ نے اپنا تعارف بڑی خوبصورتی سے کرایا ہے مسٹر جہانگیر جمال شاہ، یہی نام بتایا گیا ہے۔ ہمیں آپ کا، لیکن یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ میرے سیکریٹری کو آپ نے کیوں قتل کر دیا؟"

"میں نہیں جانتا جناب کہ آپ کا اس سے کیا تعلق ہے، لیکن پہلی بات تو یہ ہے کہ اس کے چہرے پر میک اپ ہے، دوسری بات یہ کہ یہ خفیہ طور پر ابھی کچھ لمحے قبل اس ریموٹ کنٹرول کو آن کر چکا ہے اور ٹک ٹک کی یہ ہلکی آواز جسے آپ لوگ سن رہے ہیں، اب سے چند لمحات کے بعد یہاں موجود تمام افراد کے لیے موت کا سبب بن جائے گی اور اتفاق کی بات کہ میں اس کی یہ حرکت دیکھ چکا ہوں، آپ بھی دیکھ لیجیے۔"

میں نے اس صوفے کے پیچھے پہنچ کر جس پر سیکریٹری بیٹھا ہوا تھا، ایک چوکور بکس نکالا اور اسے ان کے سامنے کر دیا، ان کے چہرے دھواں ہو گئے تھے، وہ بم صاف دیکھا جا سکتا تھا، ہارلے ریس نے وحشت زدہ لہجے میں کہا۔

"ارے اسے ناکارہ کرو، ورنہ ہم لوگ اتنی تیزی سے یہاں سے نکلنے میں کامیاب ہو نہیں پائیں گے۔" میں نے خود آگے بڑھ کر اس بم کے تار کھینچ دیئے تھے اور اس کی چلتی ہوئی سوئی رک گئی تھی۔ وہ سب کچھ لمحوں کے لیے حیران رہ گئے میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ لوگ یہ نہیں سمجھیں کہ میں یہاں شعبدہ گری دکھا رہا ہوں، یہ دیکھیے آپ نے کبھی کسی گوشت پوست کے ہاتھ کو اس طرح دیواروں میں گڑھے لگتے ہوئے نہیں دیکھا ہو گا۔ اس کا یہ ہاتھ باقاعدہ

نیلی ورژن ڈیپارٹمنٹ ہے، نہ صرف یہ بلکہ کچھ اور بھی ہے، یعنی یہ کہ یہ تمام گفتگو کسی اور جگہ تک پہنچا رہا ہے، ساتھ ہی تصویریں بھی، اور اس کے ساتھ ہی یہ ایک اسلحہ خانہ بھی ہے، میں نے اس شخص کے بازو کو ننگا کرتے ہوئے کہا، "بلاشبہ یہ مصنوعی ہاتھ تھا اور اس میں جگہ جگہ مدھم مدھم روشنی والے بلب لگے ہوئے تھے، جو اس سے پہلے اس شخص کی آستین میں چھپے ہوئے تھے، وہ سب شدت حیرت سے گنگ رہ گئے مجھے تعجب ہے، ہارلے ریس نے سرسراتی ہوئی آواز میں کہا اور پھر میری طرف دیکھ کر بولا۔

"مس فضہ حبیبی نے بلاوجہ ہی تو آپ کو اس طرح متعارف نہ کرایا ہو گا، مسٹر جہانگیر جمال شاہ، کمال ہے اور اس وقت ہمیں انتہائی شرمندگی اٹھانی پڑ رہی ہے، یہ شخص کب اور کیسے ہمارے درمیان شامل ہوا، اور اس نے کس طرح میرے سیکریٹری کی جگہ لی، میں نہیں جانتا لازمی عمل ہے کہ اس کے چہرے پر میک اپ ہے، ورنہ۔۔۔ ورنہ مائی گاڈ، ہم واقعی آپ سے کیا کہیں، ہمیں حیرت ہے، ہمیں شدید حیرت ہے اور اگر ہم لائنز کو اپنے ساتھ نہ شامل کرتے تو اس وقت نہ جانے کیا ہو جاتا، اوہ مائی گاڈ، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں فضہ کہ آپ نے ایک ایسے ذہین شخص کو اس وقت اپنے ساتھ مدعو کیا، جس نے ہماری زندگیاں بچا لیں، ورنہ کوئی اور ہوتا تو شاید اتنی جلدی اس سچویشن پر قابو نہ پا سکتا۔"

"بہرحال میں آپ کا احسان مند ہوں، کہ نہ۔ اس وقت آپ نے ہمارے زندگیاں بھی بچائی ہیں اور خاص طور سے مسٹر جہانگیر جمال شاہ کا جنہوں نے لائنز پہ احسان کیا ہے، اور اب آپ یوں سمجھ لیجیے کہ اس صورت حال کے بعد ہم لائنز کو اپنا بہترین دوست اور ساتھی سمجھتے ہیں۔"

"شکریہ مسٹر ہارلے ریس، میں آپ کی خدمت کر کے خود بھی خوش ہوں۔"

"آیئے یہ جگہ اس حادثے کے بعد ایک عجیب سی کیفیت اختیار کر چکی ہے، ویسے اس شخص کا اصل چہرہ دیکھنے کا تجسس بے شک میرے دل میں ہے، لیکن میں جانتا ہوں کہ آپ کا ایک ایک لمحہ قیمتی ہے، آیئے ہم یہاں سے چلیں۔"

اور اس کے بعد ہم لوگ ایک دم وہاں سے چل پڑے، اس بڑے ہال سے گزرنے کے بعد ہم ایک راہداری میں پہنچے اور راہداری سے گزر کر ایک اندرونی کمرے میں داخل ہو گئے۔ ہارلے ریس نے اس کمرے میں پہنچنے کے بعد اپنے اطراف میں نگاہ ڈالی، دروازہ اندر سے بند کیا پھر ایک جانب بڑھ گیا، ایک میز کے پاس پہنچ کر اس نے میز کی دراز کھولی اور اچانک ہی اس میں سے ایک چھوٹی سب مشین گن نکال لی اور فی جی کی جانب کرتے ہوئے بولا۔

"فی جی، سامنے کی الماری سے اسپرے نکال کر لاؤ، فی جی کا منہ حیرت سے کھل گیا تھا، ایک لمحے تک وہ تعجب بھری نگاہوں سے ہارلے کو دیکھتی رہی، پھر اس نے گردن ہلائی۔ الماری کھول کر اس نے ایک بوتل نکالی، جس پر سانفن لگا ہوا تھا اور اس کے بعد ہارلے کے کچھ کہے بغیر اپنے چہرے پر اسپرے کرنے لگی، ہارلے اسے خاموشی سے دیکھتا رہا تھا، پھر اس کے بعد خود اس نے بوتل لے کر اپنے چہرے پر اسپرے کیا اور تھوڑی دیر انتظار کرنے کے بعد وہ میری طرف رخ کر کے بولا۔"

"مائی ڈیئر مسٹر جہانگیر جمال شاہ آپ پہلے تو ہمارے چہروں کا جائزہ لے لیں، اس کے بعد ہی اطمینان ہو سکے گا کہ ہم اصل لوگ ہیں۔"

"آپ لوگوں کے چہرے پر میک اپ نہیں ہے، یہ بات میں اچھی طرح جانتا ہوں۔"

"مکمل اعتماد کے ساتھ ہی کام صحیح انداز میں ہو سکے گا، میری خواہش ہے کہ آپ اس سلسلے میں کوئی تکلف نہ کریں۔"

"نہیں، میں تکلف نہیں کر رہا، جو کچھ میں نے آپ سے کہا ہے، آپ سمجھ لیجیے کہ میں اس کے لیے بالکل مطمئن ہوں۔"

"اوکے ویسے آپ براہ کرم تشریف رکھیے میں ایک عجیب سی بے یقینی کا شکار ہو چکا ہوں، لائنز کے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

بارے میں میرے پاس مکمل رپورٹ ہے اور میں یہ بات جانتا ہوں کہ لائنز جب کسی کام کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہیں تو پورے اعتماد کے ساتھ اسے سرانجام دیتے ہیں۔ آپ یہ بتایئے کہ آپ اس صورت حال کو سنبھال سکتی ہیں؟۔ بات معمولی نہیں ہے' پلان بہت بڑا ہے اور یقینی طور پر آپ کو یہ بتادیا گیا ہوگا کہ آپ کو ایک اژدھے سے مقابلہ کرنا ہے۔"

"جی ہاں' مجھے بتادیا گیا ہے کہ میرا مقابلہ کس سے ہے۔ لیکن کیا آپ مجھے یہ بتاسکتے ہیں کہ مارشل فیوڈل کہاں ہے؟"

"اوہ آپ یہ کیوں پوچھ رہی ہیں۔" اچانک ہی ہارلے ریس نے حیرت بھری آواز میں کہا۔

"میں جاننا چاہتی ہوں کہ لائنز سے اس بارے میں کس نے رابطہ قائم کیا تھا۔"

"میں نے' میڈم فضہ حبیبی میں نے۔۔۔"

"میری بدقسمتی یہ ہے کہ میں ابھی صورت حال سے ناواقف ہوں۔"

"میرا خیال ہے مسٹر ہارلے ریس کہ ہم غیر ضروری گفتگو میں مصروف ہو گئے ہیں۔" میں صورت حال آپ کو بتاتی ہوں۔ مس حبیبی ہمارے علاقے میں حالات کافی غیر یقینی ہو گئے ہیں وہاں ایک انوکھی سازش کی گئی ہے اور آپ کو تعجب ہو گا کہ خود مسٹر ریس جو وہاں ایک بڑی حیثیت کے مالک ہیں اس وقت کچھ لوگوں کی آفر کا شکار ہو گئے ہیں اور حکومت خود ان کی جانب سے بدظن ہو گئی ہے۔" مسٹر ہارلے ریس اپنے طور پر اپنی پوزیشن صاف کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش میں یہودیوں کا ہاتھ کار فرما ہے اور یہودی یہ نہیں چاہتے کہ مارشل فیوڈل بدستور اس علاقے کا حکمران اسے مارشل فیوڈل کے خلاف ایک زہریلی سازش پھیلا دی گئی ہے اور اس سلسلے میں ان کے وفاداروں کو چن چن کر قتل کر دیا جا رہا ہے۔" ہم اپنے کئی محبت کرنے والے ذہین افراد سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں' اور ہمارے مدمقابل ہمارے خلاف اپنی کوششوں۔ میں تیزی سے کامیاب ہوتے جا رہے ہیں' چونکہ اس وقت ہم اپنے کسی دوست ملک پر مکمل بھروسہ نہیں کر سکتے' اس لیے لائنز سے رابطہ قائم کیا گیا ہے' اور ہم آپ پر مکمل بھروسہ کر کے یہ کام کر رہے ہیں۔"

"خیر یہ سب کچھ ہوتا ہے اور اس کے لیے آپ اتنا اثر نہ لیں۔ جب آپ نے لائنز کو اس کام میں شریک کیا ہے تو ہم لوگوں کو بھی اپنی کچھ ذمہ داریاں قبول کرنی ہوں گی آپ یوں سمجھ لیجئے یہ نمونہ ہے' جو ہم نے آپ کو دکھایا' اس کے بعد صورت حال جو کچھ بھی ہو گی آپ کو اس پر مکمل اعتبار کرنا پڑے گا۔"

"آہ میری بدقسمتی ہے کہ میں اس وقت مارشل فیوڈل کا اعتماد بھی کھو بیٹھا ہوں' فیوڈل یہ نہیں یقین رکھتا کہ ہم اس سلسلے میں مکمل طور پر کامیاب ہو سکتے ہیں اور اگر کہیں اسے یہ واقعہ معلوم ہو جائے کہ ایک انتہائی اہم شخصیت اس طرح ہمارے درمیان داخل تھی تو آپ یقین کیجئے کہ شاید مارشل فیوڈل ہم لوگوں پر مکمل اعتماد کرنا چھوڑ دے' وہ اس وقت سخت الجھن میں گرفتار ہے اور میں خود بھی یہ محسوس کر رہا ہوں کہ میں ذہنی طور پر اس واقعہ سے اس قدر متاثر ہو گیا ہوں کہ میری گفتگو بھی بے ربط ہو گئی ہے آپ اس بے ربط گفتگو کو نظرانداز کر دیجئے' اور تھوڑے سے لمحات ہم لوگوں سے ذرا مختلف گفتگو کر کے گزاریئے' اب تو میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ میں آپ کو کیا کھانے پینے کے لیے پیش کروں' ایک عجیب سی ذہنی کیفیت کا شکار ہو گیا ہوں میں" فضہ حبیبی خاموشی سے ایک صوفے پر بیٹھ کر پر خیال انداز میں رخسار کھجانے لگی' میں خود بھی حیران تھا' اصل میں فضہ نے یہ سب کچھ جو شروع کیا تھا' مجھے تفصیل بتائے بغیر شروع کر دیا تھا' پتہ نہیں وہ میرا امتحان لے رہی تھی یا پھر خود بھی کسی ایسی ہی کیفیت کا شکار تھی کہ مجموعی طور پر کچھ نہیں کہہ سکتی تھی۔ بہرحال اس کے بعد ایک دم ماحول پر خاموشی مسلط ہو گئی تھی پھر فی جی نے ہی اس خاموشی کا طلسم توڑا اور بولی۔

"اس طرح تو کام نہیں چلے گا مسٹر ہارلے ریس' جو ہو چکا ہے بے شک بہت برا ہوا ہے اور اس سے ہماری بڑی بے عزتی ہوئی ہے' لیکن مس فضہ حبیبی بھی

جانتی ہیں اور مسٹر جہانگیر جمال شاہ بھی کہ ہم مصیبت کے مارے ہوئے ہیں اور ان کے پاس اپنی مشکل کا حل دریافت کرنے آئے ہیں اور انہوں نے اپنی اعلیٰ کوالٹی کا اظہار اس واقعے کی شکل میں کر دیا ہے چنانچہ ان کی پوزیشن تو انتہائی مستحکم ہے' لیکن ہم ابھی اپنے آپ کو مکمل ثابت کرنے میں ناکام رہے ہیں۔"

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے' آپ اپنے حواس درست کر کے ہمیں صورت حال سے آگاہ کریں اور اس وقت یہ سمجھ لیں کہ ہمیں آپ پر مکمل اعتماد ہے اور ہم آپ کے دوست ہیں۔"

فضہ حبیبی کے ان الفاظ پر ہارلے ریس نے آنکھیں بند کر کے زور سے گردن جھٹکی اور پھر بولا۔

"ان الفاظ کے لیے میں دلی طور پر آپ کا شکر گزار ہوں مس حبیبی۔"

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔" فضہ حبیبی نے خوش اخلاقی سے کہا۔

"کچھ لوگ۔۔۔" اچانک فی جی نے کہا لیکن پھر جملہ ادھورا چھوڑ کر خاموش ہو گئی۔

"آپ نے جملہ پورا نہیں کیا مس فی جی۔"

"میں کیا کہنا چاہتی ہوں کاش کوئی ایسا ذریعہ ہوتا کہ انسان منہ سے کچھ نہ کہتا اور اس کے جذبات اس شخص کی سمجھ میں آجاتے جس کے بارے میں وہ کچھ کہنا چاہتا ہے۔"

"کیونکہ معاملہ دو خواتین کا ہے اور خواتین کسی ایک مسئلے پہ متفق ہو جائیں تو یہ شاید دنیا کی حیران کن بات ہے۔"

"اوہ شاید لیکن یہ معاملہ دلی جذبات کے انحصار کا ہے جسے میں سمجھ گیا ہوں۔"

"چلئے ٹھیک ہے۔۔۔ بہتر ہے۔۔۔ کام کی باتیں کریں۔" ایک بات کا اندازہ صاف طور سے ہو رہا تھا کہ ہارلے ریس اس پیش آنے والے واقعے سے بری طرح نروس ہو گیا تھا جبکہ اس کی نسبت فی جی اپنے اعصاب پر قابو پائے ہوئے تھی ویسے بھی یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ یہ عورت خاصی مضبوط اعصابی حیثیت کی مالک ہے۔ فی جی نے کہا۔

"باقی ساری باتیں تو جس طرح لائنز سے ہو چکی ہیں وہ الگ نوعیت کی حامل ہیں لیکن اس وقت آپ لوگوں نے جس انداز میں ہمیں مطمئن کیا ہے اس کے بعد ہم اس سوچ میں ڈوب گئے ہیں کہ صورت حال یقینی طور پر ہمارے حق میں بہتر ہو گی ویسے آپ کیا کہتی ہیں محترمہ فضہ حبیبی' کیا شی گاؤ میں کوئی ایسا عمل کامیاب ہو سکتا ہے جس سے شی گاؤ اور مارشل فیوڈل کی حکومت قائم رہ جائے یہ بات تو آپ اچھی طرح جانتی ہیں کہ ریاست شی گاؤ ہمیشہ آپ کی دوست رہی ہے اور ہم نے بے شمار مواقع پر فلسطینی مقاصد کے لیے سینہ تان کر کام کیا ہے لیکن اس بار آپ لوگوں کی مصروفیات اور غالباً کچھ سیاسی پالیسیوں نے لائنز کو مشکل میں ڈال دیا ہے ایسی صورت میں اگر لائنز ہم سے منحرف ہوں تو سچی بات تو یہ ہے کہ ہمارے لیے دکھ کے سوا کوئی بات نہیں ہے لیکن ہر شخص کی کچھ نہ کچھ مجبوریاں ہوتی ہیں۔ آپ اس سلسلے میں کیا کہتی ہیں' کیا آپ ہمارے مقاصد کے لیے کام کرنے پر تیار ہیں؟"

"ٹھیک ہے۔" پھر اس کے بعد وہاں رکنے کا کوئی جواز باقی نہیں رہا تھا اور ہم وہاں سے باہر نکل آئے تھے' تھوڑی دیر کے بعد ہم اپنی رہائش گاہ پہنچ گئے' کوئی ایسی بات نہیں ہو سکی تھی جو قابل ذکر ہو۔ البتہ اس دوران ہم نے کوئی گفتگو بھی نہیں کی تھی' پھر فلیٹ میں داخل ہونے کے بعد فضہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سمجھدار لوگوں کا کہنا ہے کہ اگر کسی اہم مسئلے پر غور کرنا ہو تو اس کے لیے کافی بہترین چیز ہوتی ہے۔" میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی' میں نے کہا۔

"ہاں' زیادہ سمجھدار لوگ کچھ اور غلط تیں استعمال کرتے ہیں' تھوڑے سمجھدار لوگوں کے لیے کافی ہی کافی ہوتی ہے۔"

"میں کہہ کر آتی ہوں۔" فضہ چند لمحوں کے لیے باہر نکل گئی' اور میں ان حالات پر غور کرنے لگا' درحقیقت مستقبل کے سنہری خواب ایک بار پھر میری آنکھوں میں رقصاں ہو گئے تھے میں زندگی کو بہت پیچھے چھوڑ آیا تھا موت کی سیاہی میرے سارے وجود پر

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

پھر چکی تھی اور صحیح معنوں میں میں ایک کٹی ہوئی پتنگ کی مانند تھا جسکے بارے میں یہ خیال تو کبھی بھی نہیں آیا تھا کہ کسی کے ہاتھ لگ جائے گی یہاں' بس اتنا جانتا تھا کہ تیز ہواؤں کے تھپیڑے کسی بھی وقت اسے چیر پھاڑ کر رکھ دیں گے اور مجھے اس موت سے کوئی خوف کا احساس نہیں تھا' لیکن انسان اگر اپنے آپ کو فولاد میں بھی ڈھال لے تو یہ نہیں کہہ سکتا کہ فولاد بن گیا ہے' جو نازک احساسات دے کر اسے دنیا میں بھیجا گیا ہے وہ نازک احساسات شاید اس کی تشکیل کا باعث بنتے ہیں ورنہ اس کی تشکیل بھی مکمل نہ ہو' کہاں سے میں نے زندگی کا آغاز کیا تھا چار بدقماش دوستوں کے ہمراہ تمامتر برائیوں میں پھنسا ہوا جہانگیر جمال شاہ جس نے نجانے کیا کیا برائیاں کی تھیں اور نجانے کہاں سے کہاں پہنچ گیا تھا اور پھر ایک جنون نے اسے برائیوں سے نیکیوں کی جانب منتقل کیا تھا۔ یہ بھی دنیا کی انوکھی بات ہی ہو سکتی ہے کہ کسی کا جنون اسے بدی سے نیکی کی جانب راغب کر دے' اس سلسلے میں فضہ حبیبی کا کردار در حقیقت سب سے اہم نوعیت کا حامل تھا ورنہ فریدہ کی موت کے بعد بہت سے کردار میری زندگی میں آئے تھے لیکن میں نے انہیں اہمیت نہیں دی تھی' کم از کم کوئی اس منزل تک نہیں پہنچا تھا اور ساری صورت حال بعد میں نئی کیفیت اختیار کر گئی تھی' فضہ حبیبی تھوڑی دیر کے بعد واپس آ گئی اس کے چہرے پر عجیب سے تاثرات تھے' میرے سامنے بیٹھ گئی ویسے یہ حقیقت تھی کہ واپس آنے کے بعد جب میں نے فضہ حبیبی کو دیکھا تھا تو ایک چلتی پھرتی لاش کی کیفیت میں نظر آتی تھی لیکن کوئی بھی انسان اتنے مختصر سے وقت میں اپنے آپ کو اس قدر تبدیل کر سکتا ہے یہ پہلی بار میں نے دیکھا تھا یوں لگا تھا جیسے سوکھے اور مرجھائے پھول اچانک ہی راتوں رات جاگ اٹھے ہوں وہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"ہاں' میں جانتی ہوں مگر یہ بتاؤ تم مجھ سے ناراض تو نہیں ہو۔" جواب میں میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی میں نے آہستہ سے کہا۔

"شاید میں تم سے ناراض کبھی نہیں ہو سکتا۔"

"اس کے لیے اس انداز میں شکریہ بھی پیش نہیں کر سکتی جس میں پیش کرنا چاہتی ہوں۔" میں نے کوئی جواب نہیں دیا اور خاموشی سے اس کی صورت دیکھتا رہا' اپنے جملوں میں کوئی ایسا جملہ نہیں استعمال کرنا چاہتا تھا جو اس کے لیے الجھن کا باعث بن جائے اور وہ صحیح فیصلہ نہ کر سکے اور پھر بات یہ بھی تھی کہ میں خود بھی احتیاط رکھنا چاہتا تھا۔ زندگی میں اگر کسی کو کوئی خاص حیثیت بخشتا ہوتی ہے تو پھر اس کے مقام کو محسوس کر کے اس حیثیت کا خیال بھی رکھنا پڑتا ہے۔ فضہ حبیبی جس انداز میں میری زندگی میں داخل ہوئی تھی وہ ذرا مختلف تھا اور میں اس سلسلے میں کوئی غلط قدم نہیں اٹھانا چاہتا تھا' اتنی دیر میں میں ملازمہ کافی کی ٹرے لیے اندر آ گئی' فضہ نے میرے لیے کافی بنا کر پیش کی اور پھر بولی۔

"اب میں تمہیں تمام حقیقت بتاتی ہوں۔ اصل میں یہ سارا کھیل تھوڑی سی جذباتی نوعیت کا حامل ہے۔ ریاست شی گاؤ اور مارشل فیوڈل' اصل میں شی گاؤ کے سلسلے میں یہ سمجھ لو کہ ایک عجیب و غریب کہانی ہے۔ ہماری مخالف حکومت نے شی گاؤ کو زبردست اسلحے سے لیس کیا اور وہاں اپنے اس طرح پنجے گاڑے کہ ایک طرح سے یوں سمجھ لو کہ ریاست شی گاؤ پر اس بڑی حکومت کا مکمل طور پر قبضہ ہو گیا' لیکن مارشل فیوڈل ذہنی طور پر اس حکومت کے اقدامات سے مطمئن نہیں تھا اور اپنے طور پر اس نے خفیہ طریقے سے یہ کارروائی شروع کر ڈالی تھی کہ اس حکومت کے تسلط سے نجات حاصل کرے اور پھر ایک عجیب و غریب واقعہ پیش آیا۔ ہماری ایک تنظیم کو مختلف مشکلات میں گرفتار ہو کر شی گاؤ میں پناہ لینی پڑی حالانکہ شی گاؤ پر جن لوگوں کا اختیار تھا اقتدار تھا وہ ہمارے تمام مقاصد کے خلاف تھے لیکن مارشل فیوڈل نے ہمارے ساتھیوں کو نا صرف پناہ دی بلکہ انہیں وہاں سے فرار ہونے میں بھی مدد دی اور وہ لوگ زندہ سلامت واپس آ گئے اور اس طرح مارشل فیوڈل کا ہم پر ایک احسان قائم ہو گیا' پھر یہ ہوا کہ ہماری مخالف حکومت کو اس بارے میں علم ہو گیا اور اس نے مارشل

فیوڈل سے اس سلسلے میں معلومات طلب کر لیں۔ مارشل فیوڈل نے اس بات سے مکمل طور پر انکار کر دیا کہ اس نے ایسا کوئی عمل کیا ہے لیکن بعد میں ہماری مخالف حکومت کے نمائندوں نے اس سلسلے میں ساری کھوج لگا لی اور مارشل فیوڈل کو وارننگ دی گئی کہ وہ اپنا اقتدار ختم کر دے اور کچھ دوسرے لوگوں کو خود اقتدار سونپ دے۔ مارشل فیوڈل نے کھل کر کہہ دیا کہ وہ کسی کو خاطر میں نہیں لاتا اور اس حکومت نے جو کچھ کہا ہے اسے مضحکہ خیز سمجھتا ہے اور کوئی حیثیت نہیں دیتا اس بات کو اور اس کے ساتھ ساتھ ہی اس نے اس حکومت کے خلاف کارروائی کر کے اس کے تمام نمائندوں کو ریاست شی گاؤ سے باہر نکال دیا۔ اب ظاہر ہے اس کے بعد جو کچھ ہونا تھا اس کا آغاز ہو گیا' اندرونی طور پر مارشل فیوڈل کے خلاف کوششیں کی جانے لگیں اور کالی بھیڑوں نے اپنا کام شروع کر دیا۔ وہ لوگ مارشل فیوڈل کا تختہ الٹ دینا چاہتے تھے لیکن مارشل فیوڈل نے اس سلسلے میں جو کچھ بھی کارروائی کی' وہ کوئی بہت بڑی حیثیت حاصل نہیں کر سکی تھی" یہ کہہ اس نے۔ بحری' بری اور ہوائی فوج کے سربراہوں کو اپنے ساتھ شامل کیا' لیکن یہ بات کچھ ہی عرصے کے بعد منظر عام پر آ گئی کہ کچھ پراسرار قوتیں کسی خفیہ ذریعے سے ان افواج میں بھی پھوٹ ڈلوا چکی ہیں اور فوج کے سربراہان جو مکمل طور پر مارشل فیوڈل کے حامی ہیں' کسی بھی وقت اپنے عہدے سے ہاتھ دھو سکتے ہیں اس سلسلے میں وہ حکومت خفیہ طریقے سے ریاست شی گاؤ میں کام کر رہی ہے اور یوں سمجھ لو کہ اس سلسلے میں بہت اعلیٰ پیمانے پر کارروائی ہو رہی ہے۔ ہمارے ریس کی جی اور اسی طرح خفیہ اداروں کے سربراہان مارشل فیوڈل کو برسر اقتدار رکھنا چاہتا ہے لیکن یہ بات وہ اچھی طرح جان چکے ہیں کہ ان کے خلاف ہونے والی کارروائی معمولی نوعیت کی حامل نہیں ہے اور اسے کنٹرول کرنا اس قدر آسان نہیں ہو گا۔ چنانچہ مارشل فیوڈل نے ہمارے ایک پورشن یعنی لائنز سے رابطہ قائم کیا۔ اصل میں تنظیم آزادی۔ فلسطین جس حیثیت سے بھی کام کر رہی ہے ہم یہ جانتے ہیں کہ ہم اژدھوں سے مقابلہ نہیں کر سکتے لیکن ہم نے اپنے طور پر اپنے پورشن بنا کر دنیا بھر میں جو کارروائی شروع کر رکھی ہے آخر کار ہم اس امید کے ساتھ یہ تمام عمل کر رہے ہیں کہ ایک نہ ایک دن ہماری فتح ہو گی۔ چنانچہ جہاں کچھ ایسی تنظیمیں ہیں جو منظر عام پر آ چکی ہیں وہیں ہم نے کچھ ایسی تنظیمیں بنا رکھی ہیں جن کے افراد زیادہ تو نہیں ہیں اور نہ ہی وہ منظم ہیں لیکن دنیا کے کسی بھی حصے میں وہ جو کچھ کر سکتے ہیں تنظیم کے مفادات کے لیے کرتے ہیں اور اس کے لیے ضروری نہیں ہے کہ وہ ہمارے ہم نسل ہوں۔ ہم انہیں مناسب معاوضہ بھی دیتے ہیں دنیا کے کسی بھی حصے میں ہوں اگر ہم تک رابطہ قائم ہو جائے ان سے تو ہم انہیں ہر طرح کی مدد اور تحفظ بھی دیتے ہیں اور یہ گروپ لائنز کے نام سے مشہور ہے۔ لائنز کے نام سے کام کرنے کی ہر شخص کو آزادی ہے اگر اس کے مفادات تنظیم کے لیے ہوں اور مائی ڈیئر کچھ عرصہ پہلے جب مارشل فیوڈل نے اس سلسلے میں بیروت میں لائنز سے رابطہ قائم کیا تھا تو اس وقت صرف ایک فرد ایسا تھا جو بیروت میں لائنز کے لیے یا لائنز کی حیثیت سے کام کر رہا تھا لیکن اس کے خلاف کچھ ایسی رپورٹیں تنظیم کو موصول ہوئیں کہ تنظیم کو اس کو راستے سے ہٹانا پڑا۔ چنانچہ مارشل فیوڈل والے کام کو میرے سپرد کر دیا گیا تھا۔ اس کام کو کرنے کے لیے ہمارے پاس بظاہر بالکل ذرائع نہیں تھے لیکن لائنز کے رکن کی حیثیت سے بہرحال کچھ نہ کچھ کرنے کے لیے ہدایات جاری کر دی گئی تھیں اور ہم یہ سوچ رہے تھے کہ اس سلسلے میں کیا کیا جائے کہ میری طبیعت خراب ہو گئی اور اس کے بعد یہ مسئلہ التواء میں چلا گیا اور ہم کوئی موثر قدم نہ اٹھا سکے۔ بس یہ سمجھ لو یہ صورت حال تھی اور ہمیں خاصی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ چنانچہ اس صورت حال سے نپٹنے کے لیے کچھ کرنا ضروری تھا اور اس کے بعد تم میرے سامنے آ گئے جہانگیر جمال شاہ اور صحیح معنوں میں تم نے ہارلے ریس جیسے آدمی کے سامنے جس برق رفتاری کا مظاہرہ کیا اس نے تو ان

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

لوگوں کو بالکل ہی چت کر دیا ہے یعنی میں تو یہ سوچ کر گئی تھی وہاں پر کہ ان لوگوں سے تمہاری ملاقات کرانے کے بعد میں تمہیں صورت حال سمجھاؤں گی لیکن تم نے لمحوں کے اندر ان لوگوں کو ایسی سوچوں میں مبتلا کر دیا کہ اب وہ ہمارے بارے میں سوچنے کے سوا کچھ نہیں کریں گے۔ اب مجھے یہ بتاؤ جہانگیر کہ کیا لائنز کی حیثیت سے ہم لوگ ریاست شی گاؤ میں کچھ کر سکتے ہیں۔" میں واقعی اس معاملے میں دلچسپی لینے لگا تھا۔ میں نے سوچا کیا حرج ہے تھوڑی سی تفریح اس انداز میں بھی سہی' یہ تو ہونا چاہیے' کچھ نہ کچھ تو ہونا ہی چاہیے۔ چنانچہ کافی کے گھونٹ لیتے ہوئے میں اس بارے میں سوچتا رہا' اصل میں بات یہ ہے کہ کبھی کبھی جب کوئی کام ہوتا ہے تو اس کے سلسلے میں گراؤنڈ بھی بنتا چلا جاتا ہے اور میں اس وقت یہ محسوس کر رہا تھا کہ بات کچھ ہے۔ چنانچہ کافی کی پیالی ختم کرتے ہوئے میں نے اپنے ذہن میں ایک منصوبہ سوچ لیا' اس دوران فضہ حبیبی بھی سوچ میں ڈوبی رہی تھی' پھر وہ بے اختیار بول پڑی۔

"حالانکہ تنظیم کے لوگوں نے مکمل طور پر مجھے تمام ذمہ داریوں سے آزاد قرار دے دیا ہے اور یقین کرو اتنی محبت کی ہے انہوں نے مجھ سے کہ میرے پاس اس محبت کا کوئی بدل نہیں ہے' ان کے لیے لاتعداد بار دل میں ان کے لیے سوچا کہ کیا کروں جان دے کر کوئی ایسا عمل کر ڈالوں جس سے کم از کم انہیں یہ احساس ہو جائے کہ میرے لیے تنظیم کی کس قدر محبت تھی اور میں کس طرح کچھ کر کے اپنی زندگی تنظیم پر قربان کرنا چاہتی تھی لیکن کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی تھی اور اب' اب۔" میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"تم نے وہی تو کیا ہے فضہ۔"

"کیا مطلب۔"

"جان دے کر تنظیم کے لیے ایک کارنامہ سرانجام دے رہی ہو۔"

"میں سچ مچ نہیں سمجھ پائی۔"

"بھئی تم نے مجھ پر جان دی تو ہے یا میرا خیال غلط ہے۔" میں نے بڑی وضاحت کے ساتھ کہا اور فضہ کے ہونٹوں پر ایک شرمیلی مسکراہٹ پھیل گئی' پھر اس نے آہستہ سے کہا۔

"یہ غلط نہیں ہے۔"

"تو پھر سنو فضہ' میرے اندر ایک بہت بڑی خرابی ہے جب میرا ذہن جنون کا شکار ہوتا ہے تو میری آنکھوں میں نیلاہٹیں پھیل جاتی ہیں اور پھر یہ نیلا رنگ مجھے جو کچھ سوجھتا ہے میں اس پر سوچ سمجھ کر عمل نہیں کرتا بلکہ صرف کام کر ڈالتا ہوں اپنی اس جنونی کیفیت کو ختم کرنے کے لیے میں نے زندگی بھر کوششیں کی ہیں لیکن مؤثر کامیابی حاصل نہیں کر سکا۔ بہرحال اپنی تمام تر ذہنی قوتوں سے کام لے کر میں نے فوری طور پر اپنے ذہن میں ایک منصوبہ بنایا ہے اگر حکومت شی گاؤ مارشل فیوڈل' ہارلے ریس اور دوسرے لوگ مجھے مکمل طور پر اختیارات دیں اور میری ہدایات پر عمل کریں تو سمجھ لو میں اس سلسلے میں کام کرنے پر تیار ہوں البتہ مجھے یہ بتاؤ کہ اس کام کو شروع کرتے ہوئے تمہیں تنظیم کو اطلاع دے کر اس سے اجازت لینا ہوگی۔؟"

"ہوں' تو پھر تم اس سلسلے میں تنظیم سے اجازت لے لو' جو طریقہ کار میں اختیار کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں مارشل فیوڈل کو یہ ہدایت دوں گا کہ اگر اس کی حکومت کا خاتمہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے تو پھر وہ اپنے دشمنوں کو پورا پورا موقع دے کہ وہ اس کا تختہ الٹ دیں بلکہ بہتر ہے کہ اس کے ساتھ ہی یہ اعلان ہو جائے کہ مارشل فیوڈل کو قتل کر دیا گیا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی ان تمام تیاریوں کے ساتھ یہ کام شروع ہو کہ تخت الٹنے کے فوراً" بعد اور مارشل فیوڈل کے قتل کی کہانی منظر عام آنے کے فوراً" بعد ان لوگوں پر حملہ کرنا ہوگا جو یہ انقلاب لے کر آئیں گے یعنی جوابی کارروائی ویسے تو وہ لوگ آسانی سے منظر عام پر نہیں آئیں گے اور نہ ہی ان میں سے باقی تمام افراد کو تلاش کیا جا سکتا ہے لیکن اگر انہیں ان کے مقصد کے تحت کام کرنے دیا جائے اور دریں وہ خود ریاست شی گاؤ میں جا کر یہ تیار ریل پیل کر لی جائیں اور جیسے ہی وہ لوگ منظر عام پر آئیں فوراً" ہی ان پر قابو پا کر ان کو ختم کر دیا جائے تو یوں سمجھ لو کہ سارا منصوبہ ناکام ہو سکتا ہے۔"

فضہ حبیبی کے ہاتھ میں کافی کی پیالی اس طرح ساکت ہو گئی تھی جیسے اس کا سارا وجود پتھرا گیا ہو' جیسے وہ پتھر کی انسان بن کر رہ گئی ہو' بہت حیران ہوئی تھی وہ اور غالباً" میرے اس منصوبے پر غور کر رہی تھی۔

"جہانگیر جمال شاہ یہ تمہارا ان چند لمحوں کا کارنامہ ہے۔"

"اب تم میری تعریف کرو گی۔"

"تم صرف تعریف کی بات کرتے ہو' میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ میں کس طرح تمہیں خراج تحسین پیش کروں۔"

"میں سمجھتی ہوں اس سے اعلیٰ منصوبہ اور کوئی ہو بھی نہیں سکتا آہ' مارشل فیوڈل' میرے خیال میں اگر تھوڑی سی عقل سے کام لے گا اور اس منصوبے کو سمجھ لے گا تو یوں سمجھ لو کہ اس کی تکمیل میں کبھی کوئی رکاوٹ نہیں ڈالے گا۔"

"اور یہ بات بھی طے ہے کہ ہم اپنے عمل کے لیے پورا گروپ انہی کی جانب سے منتخب کر دیں گے ویسے یہ بات باعث تشویش ہے فضہ کہ ان کے درمیان ایسی کالی بھیڑیں موجود ہیں جن میں سے ایک کو میں نے ان کے سامنے پیش کر دیا ہے۔"

"ہاں' واقعی اس سے یہ احساس ہوتا ہے کہ منصوبے کو انتہائی مؤثر طریقے سے خفیہ رکھنے کا انتظام کیا جائے ورنہ شاید ہمیں اپنے مقصد میں کامیابی نہ حاصل ہو سکے۔"

"سیدھی سی بات ہے۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے ہمیں اپنی زندگی بھی خطرے میں ڈالنا ہوگی۔"

"تنظیم سے اجازت لیتے ہوئے تم کیا کہو گی۔"

"اس کی تم بالکل فکر مت کرو۔"

"اچھا یہ بتاؤ اس پروجیکٹ پر کام کرنے کے لیے افراد کی ضرورت نہیں ہوتی۔"

"کیوں نہیں ہوتی۔"

"تو پھر اس کا کیا بندوبست ہوتا ہے۔"

"جو لوگ مختلف کام کر رہے ہوتے ہیں انہیں میں سے اپنی مرضی کے چند لوگوں کا انتخاب کر لیا جاتا ہے اور وہ عارضی طور پر لائنز کے ممبر بن جاتے ہیں۔ اصل میں لائنز چونکہ ایک انٹرنیشنل آرگنائزیشن ہے اور اس سے تنظیم کو مالی مفادات بھی حاصل ہوتے ہیں اس لیے ایک تربیت یافتہ شعبہ اس کام کے لیے بھی رکھا گیا ہے لیکن خدا کی قسم جہانگیر جمال شاہ اتنے مختصر سے وقت میں جو منصوبہ تم نے بنایا ہے۔ میں کہتی ہوں اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ میرے خدا' کتنی خوب صورتی سے تم نے ان لوگوں کو منظر عام پر لانے کے لیے منصوبہ بنایا ہے کہ اگر یہ کہا جائے کہ تم خود کسی ریاست کے حکمران ہوتے تو بڑی آسانی کے ساتھ اپنی حکومت کو تاحیات چلا سکتے تھے۔"

"وہ تو میں ہوں فضہ۔" میں نے کہا۔

"کیا مطلب۔"

"ہر انسان کے وجود میں ایک ریاست ہوتی ہے۔ ہر شخص اپنی ذات کی وسعتوں کا مالک ہوتا ہے اور وہاں اس کی حکومت قائم ہوتی ہے۔ اس حکومت میں اس کے کچھ ساتھی بھی ہوتے ہیں میرے اندر کی حکومت میں کوئی سقم نہیں ہے اور میں اپنے آپ کو اس کا مکمل حکمران سمجھتا ہوں۔ کیا تم میری حکمرانی سے انکار کرتی ہو۔" فضہ کے چہرے پر شرم کا تاثر ابھرا تھا' پھر اس نے گردن جھکا کر آہستہ سے کہا۔

"نہیں۔" اور میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی' پھر میں اور فضہ بہت دیر تک اس موضوع پر بات کرتے رہے تھے اور میں نے فضہ کو مختلف منصوبے پیش کیے تھے اور لائنز کے بارے میں تمام معلومات حاصل کی تھیں۔ فضہ نے مجھے بتایا کہ اگر ہم چاہیں تو لائنز کو اکٹھا بھی کر سکتے ہیں اور بہت سے افراد اس سلسلے میں ہم سے تعاون کرنے کے لیے تیار ہو جائیں گے۔ چنانچہ آخری فیصلہ یہ کیا گیا کہ صرف ان افراد کو جو اس سلسلے میں ذمہ داری حیثیت رکھتے ہیں اس بات کی اطلاع دی جائے کہ ہم لائنز کے منصوبے کے مطابق کام کرنے کو تیار ہیں ورنہ باقی سب کچھ بعد ہی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

میں کیا جائے گا' یوں ہمارے درمیان یہ طے ہو گیا' پہلے تنظیم کے افراد کو اس بارے میں اطلاع دینا ضروری تھا۔ فضہ حبیبی نے میرے سامنے ہی ٹرانسمیٹر پر کسی سے رابطہ قائم کیا تھا۔

"احمد سلامہ سے بات کرنا چاہتی ہوں۔" اس نے کہا اور کچھ لمحوں کے بعد دوسری جانب سے آواز آئی۔

"فضہ خیریت سے ہو' کیسی طبیعت ہے تمہاری؟"

"سر بالکل ٹھیک ہوں' آپ سنائیے آپ کیسے ہیں۔"

"خدا کا شکر ہے۔"

"کچھ عرض کرنا چاہتی ہوں آپ سے' کیا کچھ وقت نکالیں گے اپنی مصروفیات میں سے۔"

"ہاں' کیوں نہیں۔"

"تو پھر کہاں ملاقات ہو سکتی ہے؟"

"جہاں تم چاہو۔" اور پھر اس کے لیے انہوں نے خفیہ کوڈ استعمال کرتے ہوئے کسی مخصوص جگہ کا نام لیا اور اس ملاقات کے لیے وقت کا تعین ہو گیا۔ میں نے فضہ سے کہا۔

"اور ظاہر ہے یہ ملاقات تمہاری تنظیم کے ان افراد کے درمیان ہو گی' چنانچہ میری موجودگی وہاں لازمی نہیں ہے۔"

"کیسی باتیں کرتے ہو' اس وقت دنیا کی کوئی مصلحت میرے اور تمہاری درمیان آڑے نہیں آ سکتی جہانگیر جمال شاہ' یہ تو ہم اپنے مقاصد کو خراج تحسین پیش کر رہے ہیں اور اپنے آپ کو ایک طرح سے مطمئن کرنے کے لیے ہم نے یہ قدم اٹھایا ہے ورنہ سچی بات یہ ہے کہ اب میرے پاس اس کے سوا کوئی اور چارہ کار نہیں ہے کہ میں زندگی میں تمہارے مقاصد کو اپنا لوں' وطن واپس چلی جاؤں اور بقیہ زندگی وہیں گزار دوں۔"

"وطن۔"

"ہاں' اب میرا وطن وہ ہے جہاں کی مٹی سے تمہارا خمیر اٹھا ہے اس کے باوجود میں سرزمین وطن کو نہیں بھولوں گی لیکن مجھے جو موقعہ ملا ہے اس سے میں اپنی زمین کو فائدہ پہنچانا چاہتی ہوں۔ ریاست شی گاؤ کو اگر یہ سکون حاصل ہو جاتا ہے تو سمجھ لو ہمارے لیے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔" غرض یہ کہ وقت مقررہ پر ہم احمد سلامہ سے مطلوبہ جگہ ملے۔ احمد سلامہ ایک دراز قامت اور خوب صورت عرب تھا' تعلق کہاں سے تھا یہ بات معلوم نہیں ہو سکی اور نہ ہی یہ کوئی پوچھنے والی بات تھی' بہت دیر تک احمد سلامہ سے اس موضوع پر بات چیت ہوتی رہی' فضہ نے اس سے کہا۔

"کیا آپ کو اس بات کا علم ہے کہ شی گاؤ کا ہارلے ریس اس وقت بیروت میں موجود ہے۔" احمد سلامہ کے چہرے پر دکھ کے تاثرات پھیل گئے' اس نے آہستہ سے کہا۔

"ہاں فضہ ایک دردانگیز کیفیت ہے اور ہائی کمان بھی فیصلہ نہیں کر پا رہی کہ اس سلسلے میں ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ درحقیقت مارشل فیوڈل نے ہمارے ساتھ احسان کیا ہے عرب قوم کسی احسان کرنے والے کو کبھی فراموش نہیں کرتی اور ہم ہر اس شخص کے لیے سب کچھ کرنے پر آمادہ ہوتے ہیں جس نے ہمارے ساتھ کچھ کیا ہے۔ بہرحال یہ ایک الگ بات ہے لیکن اس وقت حالات کچھ اس طرح الجھے ہوئے ہیں کہ کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی کہ ہارلے ریس کو کیا جواب دیا جائے۔"

"یہ ذمہ داری تو میری تھی احمد سلامہ۔"

"ہاں بیٹی مگر تمہاری صحت ہمیں عزیز ہے اور ہم جانتے ہیں کہ تم نے ہمیشہ اپنے وطن کے لیے اپنی زندگی کو قربان کیے رکھا ہے۔ اب ان حالات میں تنظیم کے بھی تو کچھ فرائض عائد ہوتے ہیں۔ تمہیں ابھی کسی مشن کے لیے استعمال نہیں کیا جا سکتا' ہم تمہاری صحت کی جانب سے قطعی غیر مطمئن ہیں' حالانکہ ماشاء اللہ تم حیرت انگیز طور پر تندرست نظر آ رہی ہو۔"

"یہ جہانگیر جمال شاہ ہیں اگر یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان سے ناواقف ہیں تو یہ ان کی غلط فہمی ہے۔ بہرحال یہ ناواقفیت ہمیں زندگی سے دور کر سکتی ہے۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ جہانگیر جمال شاہ صاحب اپنے مقاصد

سے کس قدر مخلص ہیں فرض کرو لائنز کی طرف سے اگر کوئی منصوبہ پیش کر بھی دیا جاتا ہے تو ہم افرادی قوت کہاں سے مہیا کر دیں گے۔"

"میں یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں احمد سلامہ کہ کیا مارشل فیوڈل یا ہارلے ریس کو کوئی آخری جواب دے دیا گیا ہے۔"

"تو پھر اب انہیں جواب دینے کی بجائے مجھے اجازت دیجئے گا اور اس سلسلے میں مجھے مکمل اختیار سونپ دیجئے گا۔"

"شکریہ آخر ہم سب کچھ کریں گے کیسے؟"

"کیا اس سے قبل میں تنظیم کے لیے کوئی کارنامہ سرانجام نہیں دے سکی ہوں۔"

"تنظیم میں تمہارا جو مقام ہے اگر تم اس کو جاننا چاہو تو ایک بار کوئی آزمائشی طریقہ اختیار کر لو' تمہیں اس کا جواب مل جائے گا۔"

"تو پھر آپ یہ سمجھ لیجئے کہ میں تنظیم کے لیے یہ آخری کارنامہ سرانجام دینا چاہتی ہوں۔"

"خدا تمہاری زندگی کو سلامت رکھے' تم اسے آخری کارنامہ کیوں کہتی ہو؟"

"نہیں' اصل میں زندگی کی سلامتی کا تصور ہی تو ذہن میں پیدا ہو گیا ہے۔ میں اس کے بعد تنظیم سے اجازت طلب کروں گی اور معافی چاہتی ہوں احمد سلامہ' ایک لڑکی کو اپنی زبان سے یہ الفاظ ادا نہیں کرنے چاہیے لیکن آپ یوں سمجھ لیجئے کہ اس کے بعد میں کوئی ایسا گوشہ اختیار کرنا چاہتی ہوں جہاں اپنا آشیانہ بنا لوں۔" احمد سلامہ کے چہرے پر مسلسل سنجیدگی طاری رہی تھی' پھر اس نے کہا۔

"لیکن اس کے لیے مجھے ہائی کمان سے مشورہ تو کرنا ہی ہو گا۔"

"آپ ہائی کمان سے مشورہ نہ کریں بلکہ صرف اجازت لینے کے لیے ضد کریں باقی ساری ذمہ داریاں مجھ پر چھوڑ دیں۔" بمشکل تمام وہ ان لوگوں کو تیار کرنے میں کامیاب ہو سکی تھی اور پھر احمد سلامہ رخصت ہو گیا۔

ہم دونوں اپنے اپنے خیالات میں ڈوب گئے تھے۔ آخر کار فضہ نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو یوں سمجھ لو کہ احمد سلامہ سے اس ملاقات کے بعد ہمارا تمام مسئلہ تکمیل تک پہنچ گیا۔ اب سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ہم شی گاؤ کے مارشل فیوڈل کے اردگرد پھیلے ہوئے لوگوں سے مکمل طور سے واقفیت حاصل کریں۔"

"ٹھیک کہتی ہو ویسے یہ بتاؤ کہ وہ عورت فی جی تمہارے خیال میں کیسی شخصیت کی مالک ہے۔"

فضہ چونک پڑی' پھر آہستہ سے بولی۔

"میرا خیال ہے ہارلے ریس اس پر مکمل اعتماد کرتا ہے اور وہ اسے اپنی بہن کہتا ہے اب یہ نہیں معلوم کہ وہ اس کی بہن ہے یا نہیں۔"

"بات اصل میں یہ ہے کہ خود ہارلے ریس کے اردگرد پھیلے ہوئے لوگوں میں اپنے لوگ موجود تھے جن کا تم اندازہ لگا چکی ہو۔ کیا ہم فی جی پر کوئی شبہ کر سکتے ہیں۔" میں نے کہا اور فضہ بری طرح چونک پڑی' اس کے چہرے پر سنسنی پھیل گئی' وہ عجیب سے انداز میں مجھے دیکھتے ہوئے بولی۔

"تمہارے خیال میں کیا وہ۔؟"

"دیکھو جب اس قسم کے کام ہوتے ہیں تو پھر انسان انتہائی بے اعتبار ہو جاتا ہے۔ بے شک براہ راست وہ ایک مخلص عورت نظر آئی تھی لیکن اگر ہم اسے بالکل ہی نظرانداز کر دیں تو یہ ایک مشکل عمل ہو گا۔"

"تمہارا مطلب ہے کہ اگر ہم مارشل فیوڈل کو یہ منصوبہ پیش کر دیں تو فی جی سے احتیاط برتی جائے۔"

"کوئی حرج بھی نہیں ہے۔"

"اس طرح تو ہارلے ریس بھی مشکوک ہو جاتا ہے۔"

"نہیں' ایسی کوئی بات نہیں ہے' جب ہم کام شروع کر دیں گے تو پہلے ایک طریقہ کار بنا کر ہر شخص کو آزمائیں گے۔" فضہ ہنسنے لگی اور پھر بولی۔

"اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اب میں بھی خوفزدہ ہو گئی ہوں۔ یہ تو بڑی بھیانک بات ہے کہ ایک بھی غلط شخص اگر اس منصوبے کے درمیان آ گیا تو اس کا نتیجہ ہے کہ ہمارا تمام منصوبہ فیل ہو جائے گا۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"نہیں بلکہ یوں سمجھ لو کہ ہم اس کے لیے ایک طریقہ کار منتخب کردیں گے تمہارے پاس اگر کچھ افراد کا انتظام ہو سکتا ہے تو بے شک یہ انتظام کر لو' نہ ہو سکے تب بھی الجھن کی کوئی بات نہیں ہے لیکن جب ہم کام شروع کردیں گے تو میں تمہیں ایک مکمل اور موثر منصوبہ پیش کروں گا جس کے مطابق ہی کام ہو گا۔"

"تو پھر سب سے پہلے ہمیں کچھ ایسے پوائنٹس درکار ہیں جو ہمارے کام آسکیں۔"

"یہ سارا انتظام کرنے کے لیے تم مجھے صرف چوبیس گھنٹے کا وقت دو گے' یہاں بیروت میں پہلے ہم اپنی منصوبہ بندی کیے لیتے ہیں اور اس کے بعد آگے قدم بڑھائیں گے۔"

"اوکے' تم اس سلسلے میں اپنا کام سرانجام دو' اور مجھے میری سوچوں میں گم ہو جانے دو۔" میں نے کہا اور وہ گردن ہلانے لگی' پھر آہستہ سے بولی۔

"لیکن تمہاری ہر سوچ تو میری ہے۔ جہانگیر جمال شاہ اور کیا سوچو گے۔" میں ایک گہری سانس لے کر مسکرانے لگا تھا' میں نے کہا۔

"ہاں' واقعی میری سوچ کا شعبہ تم نے سنبھال لیا ہے فضہ حبیبی۔" پھر ہم اپنے منصوبوں پر عمل کرنے لگے' میرا ذہن برق رفتاری سے اس سلسلے میں مختلف منصوبے سوچ رہا تھا' ادھر فضہ حبیبی اپنے طور پر وہ تمام تیاریاں کر رہی تھی جس کی میں نے اس سے فرمائش کی تھی۔ چنانچہ اس نے مجھے تین ایسے پوائنٹ دکھائے جو یہاں بیروت میں تنظیم آزادی فلسطین کے خفیہ ٹھکانوں کے طور پر استعمال ہوا کرتے تھے۔ احمد سلامہ نے انتہائی رازداری کے ساتھ اپنے تمام منصوبے ہمارے سامنے رکھ دیے تھے اور ہمارے مدد پر آمادہ ہو گیا تھا' اس دوران ہارلے ریس اور فی جی سے بھی رابطہ قائم رہا تھا۔ میں خاص طور سے فی جی کا جائزہ لیا کرتا تھا۔ ہارلے ریس فی جی پر مکمل اعتماد کیا کرتا تھا لیکن ابھی تک میں نے خود ہارلے ریس کو اپنا کوئی منصوبہ ایسا نہیں بتایا تھا جس کی لیے میں اپنے ذہن میں پروگرام بنا چکا تھا۔ فضہ سے میری گفتگو ہوتی رہتی تھی

"سب سے پہلا کام فی جی کا اغوا ہے۔" میں نے کہا اور وہ جو بڑی سکون سے میری باتیں سن رہی تھی ایک دم اچھل پڑی۔

"کک کیا؟"

"ہاں' فی جی کا اغوا۔"

"کک کیا کہہ رہے ہو۔"

"ضروری ہے۔ فی جی کو اغوا کر کے قید رکھا جائے گا"

"اس کی تو تم پروا ہی نہ کرو' احمد سلامہ یہ کام بڑی خوش اسلوبی سے سرانجام دے گا۔"

"اس کے بعد ہمیں دوسرے امور کی جانب متوجہ ہونا پڑے گا۔ فی جی کے اغوا کے بعد ہم ہارلے ریس کو بھی راستے سے ہٹا دیں گے۔"

"اوہائی گاڈ وہ کیسے۔"

"ہارلے ریس کو منظر عام پر رکھا جائے گا لیکن ہمارا کوئی آدمی اس کی جگہ لے گا اس کے لیے اب ہمیں اپنے مطلوبہ افراد کا انتخاب کر لینا ہو گا۔" فضہ حبیبی گہری سوچ میں ڈوب گئی اس کا چہرہ آگ کی طرح سرخ نظر آرہا تھا' اس نے کہا۔

"گویا فی جی کو اغوا کرنے کے بعد قید کر دیا جائے گا تاکہ اگر وہ کسی طرح فیوڈل کی دشمنوں میں شامل ہو تو اس کے راستے رک جائیں گے۔ ہارلے ریس کو تبدیل کر دیا جائے گا اور اس کی جگہ ہمارا آدمی ہو گا۔"

"ہاں بالکل۔"

"خدا کی قسم خوب سوچتے ہو' خوب سوچتے ہو مگر ہارلے ریس ہمارے خیال میں مناسب آدمی ہے اگر ہم اسے اغوا کر لیتے ہیں تو کیا۔"

"نہیں' یہ سمجھ لو کہ اس کا تمام معاملات کو کنٹرول کرنے لگا۔ [illegible] یہ ظاہر ہو جائے گا۔ [illegible] ہر رہ کر کارروائیاں کرنے میں مشکل پیش آئی تو تمہارا بھی کوئی نعم البدل اختیار کیا جائے گا بلکہ میں تو یہ سوچ رہا ہوں کہ فی جی کی جگہ تم اور ہارلے ریس کی جگہ میں لے لیتا ہوں' ذرا ہم دونوں کی جسامت پر غور کرو اور اپنی اور فی جی کی میں سمجھتا ہوں' ویری گڈ۔ ویری گڈ' ویری گڈ یہ آئیڈیا ابھی ابھی میرے ذہن میں آیا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ نہایت مناسب کام ہو گا۔"

"بہترین تجویز ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم اپنا کام اتنے ساندار انداز میں کر سکتے ہیں لیکن ایک بات اور بتاؤ۔"

"ہاں' وہ کیا؟" میں نے پوچھا۔

"کیا فی جی کو اس بارے میں معلوم ہو گا۔"

"نہیں۔"

"اور ہارلے ریس کو۔"

"ہاں' ہارلے ویس کو ہم اپنے اعتماد میں لے لیتے ہیں کیونکہ بہرحال میرا تجربہ کہتا ہے کہ ہارلے ریس غلط آدمی نہیں ہے۔"

"بالکل' میں خود بھی یہی کہنا چاہتی تھی اگر وہ مارشل فیوڈل کے دست راست کی حیثیت سے کام نہ کرتا ہوتا تو اب تک شی گاؤ چھوڑ کر یہاں موجود نہ ہوتا۔"

"بالکل میں تم سے مکمل طور سے اتفاق کر سکتا ہوں اس طرح ہمارا اعتماد قائم ہو جائے گا۔ ہارلے ریس کو ہم اپنے منصوبے میں براہ راست شریک کر دیں گے لیکن فی جی کو پہلے اغوا کرنا ہو گا اور ایک بات اور ذہن میں رکھو فی جی کے اغوا کے بعد جب تم فی جی کی جگہ لے لوگی تو ہم تھوڑا سا موقعہ دیں گے اور تم ہارلے ریس کو اندر سی ٹو لوگی اور یہ معلوم کرو گی کہ خود اس کی اپنی کیا کیفیت ہے ان تمام معاملات میں' اس طرح ہارلے ریس کا فی جی اور فیوڈل کا درمیانی رابطہ بھی سمجھ میں آجائے گا۔"

"بلاشبہ اور ہم اس کے لیے ایسی ہی موثر منصوبہ بندی کریں گے جس میں ہمیں کامیابی حاصل کرنے میں دقت پیش نہ آئے۔" میں نے جواب دیا۔ بہرحال میں اور فضہ حبیبی اس وقت بالکل بچگانہ انداز میں سوچ رہے تھے حالانکہ فضہ حبیبی کی زندگی میں بھی نجانے کتنے الٹ پھیر آئے ہوں گے' اس کے اصولوں میں نجانے کیا کیا کچھ شامل ہو گا لیکن اس کی تنظیم نے اس کی بیماری کی بناء پر اسے اس کی فرائض سے آزاد کر دیا تھا اور یہ بات میرے لیے بڑی انوکھی حیثیت کی حامل تھی کہ فضہ حبیبی کی بیماری کی وجہ میں تھا' وہ لمحات مجھے یاد تھے جب فضہ حبیبی نے عالم بے خودی میں مجھے صرف اپنا ایک تصور سمجھ کر مجھ سے گفتگو کی تھی' اس انداز میں سچائیوں کی سوا اور کچھ نہیں تھا اور بہرحال یہ سچائیاں میرے لیے بڑی اہمیت کی حامل تھیں ایسی سچائیوں پر تو زندگی ہزار بار نچھاور کی جا سکتی ہے۔ غرضیکہ ہم اس سلسلے میں مصروف عمل رہے' ادھر ہارلے ریس اس بات کا منتظر تھا کہ لائنز کی جانب سے اسے گرین سگنل ملے اور کام کا آغاز ہو جائے' فی جی اور ہارلے ریس کے بارے میں ویسے تو ہم اس قدر تو پھر مطمئن نہیں تھے لیکن جس طرح ہارلے ریس کا سیکرٹری باغی تنظیم کا کارکن نکلا تھا اس کے بعد ہر بات سوچی جا سکتی تھی۔ اصل معاملہ [illegible]

فضہ حبیبی اپنے ان لوگوں کا بندوبست کرتی رہی جن کے ساتھ اسے اس سلسلے میں کام کرنا تھا اور ان خاص لوگوں میں پانچ افراد شامل تھے' جنہیں احتیاط کے طور پر فضہ حبیبی نے' اے' بی' سی' ڈی کہہ کر مجھ سے مخاطب کروایا تھا اور میں نے بھی اس پر تعرض نہیں کیا تھا۔ اصل میں یہ وہ کمانڈوز تھے جو انتہائی اہم امور میں فضہ حبیبی کے ساتھ مل کر کام کرتے رہے تھے۔ فضہ نے خاص طور سے انہیں اپنے ساتھ کام کرنے کے لیے منتخب کیا تھا

"جیسا کہ ہم لوگوں نے پروگرام بنایا' میرا تو خیر معاملہ بالکل ہی مختلف ہے لیکن اگر تم نے ہارلے ریس کی حیثیت اختیار کر لی تو تمہاری اپنی حیثیت پس منظر میں رہ جائے گی کیونکہ ہارلے ریس کی حیثیت سے تم ان دشمنوں کی نگاہوں کا نشانہ رہو گے۔ ہاں' اگر اس کے برعکس تم کسی اور شخص میں اس کے قریب رہو تو اس پر گہری نگاہ بھی رکھ سکو گے اور جہاں تک معاملہ اس کے تحفظ کا یا اس کی شخصیت کو جاننے کا ہے تو اس سلسلے میں ہم کوئی اور کوشش کرا دیں گے' مقصد یہ ہے کہ اس طرح اگر تم ہارلے ریس کے قریب رہ کر اس کا جائزہ لے سکو تو زیادہ مناسب رہے گا۔" فضہ کی اس بات پر میں غور کرتا رہا تھا' اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ اس میں کچھ وزن تو تھا اور بات سوچنے کی تھی' کچھ لمحے غور کرنے کے بعد میں نے اس سے اتفاق کرتے ہوئے کہا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"ٹھیک ہے میں اس سلسلے میں تم سے اختلاف نہیں کرتا۔"

"نہیں بات اختلاف کی نہیں ہے۔ میں تو بس یہ کہنا چاہتی تھی کہ اس سلسلے میں اگر ہم اس انداز میں کام کریں تو زیادہ بہتر رہے گا۔ اصل میں وہی انسانی فطرت یہاں بھی زیر عمل ہے جہانگیر۔"

"کیا۔"

"کسی کو متحیر کر دینے کی خواہش۔ میں تمہیں سچ سچ بتاؤں، میں نے اپنے ساتھ جن معاونوں کا انتخاب کیا ہے یہ وہ لوگ ہیں جن پر مجھے مکمل اعتماد ہے کہ جب تک میں نہ چاہوں گی یہ تنظیم کے کسی بھی فرد کو اس بارے میں کچھ نہیں بتائیں گے کہ میں کیا کر رہی ہوں۔ احمد سلامہ کو تو تم نے دیکھ ہی لیا وہ میرے ہمدرد، میرے محترم اور مجھ سے بے پناہ محبت کرنے والے ہیں اگر میں اپنی ان کاوشوں کی اطلاع انہیں دیدوں تو وہ کبھی اس کے لیے تیار نہیں ہوں گے کیونکہ وہ میری صحت کی جانب سے ہمیشہ فکر مند رہتے ہیں میں لائنز کے گروپ کی حیثیت سے ریاست شی گاؤ کے مارشل فیوڈل کے لیے وہ سارا کام کرنا چاہتی ہوں جس کے خواہشمند تنظیم کے لوگ بھی ہیں لیکن جو اپنی مشکل کا شکار ہونے کی وجہ سے یہ سب کچھ نہیں کر پا رہے۔ بہرحال اس میں تم میرے معاون ہو۔ آہ کاش اگر ہم اس کوشش میں کامیاب ہو جائیں تو بے شمار دعائیں ہمارے ساتھ شامل حال ہو جائیں گی اور ہو سکتا ہے کہ کسی کی دعائیں ہی ہمارے لیے کار آمد ہو جائیں۔"

"تو ٹھیک ہے ان سے کہو کہ وہ تیاریاں کر لیں۔ اب ہم اپنے منصوبوں کے تحت ان کے لیے ہدایات جاری کیے دیتے ہیں۔" پھر فضہ حبیبی نے اپنے طور پر تیاریاں کیں، تنظیم آزادی فلسطین کے رکن کی حیثیت سے جو آسانیاں اسے حاصل تھیں اس کے تحت اس نے ان لوگوں سے رابطہ قائم کیا اور دوسرے دن ہمارے اس گروپ کے افراد ہمارے اس فلیٹ پر پہنچ گئے جہاں ہم نے انہیں طلب کیا تھا۔ فضہ حبیبی نے جو جو اشیاء ان سے طلب کی تھیں وہ ہمیں مہیا کر دی گئی تھیں اور پھر ہم اپنے طور پر مصروف ہو گئے تھے۔ فضہ حبیبی نے کہا۔

"اور اب مجھے اپنے چہرے پر فی جی کا میک اپ کرنا ہے اس لیے میں میں خود ہی کوشش کرتی ہوں۔"

"تمہیں اس سلسلے میں یقینی طور پر بہترین مشق ہو گی۔"

"اگر تم اجازت دو تو میں اس بارے میں کوشش کروں۔" میں نے کہا اور فضہ مجھے چونک کر دیکھنے لگی، چند لمحے غور کرتی رہی اور پھر بولی۔

"ہاں، یقینی طور پر تم ایک ناقابل یقین کارکردگی کے مالک شخص ہو۔ اگر تم اس سلسلے میں بھی اپنی مہارت کا اظہار کرنا چاہو گے تو یقین کرو خلوص دل سے کہہ رہی ہوں کہ مجھے اس میں تردد نہیں ہو گا کیونکہ بہرحال تمہارے بارے میں جانتی ہوں۔"

"حالانکہ تمہارے اپنے کام میں مداخلت کرنا میرے اپنے خیال میں کسی طور مناسب نہیں تھا لیکن بہرحال۔" میں نے مسکراتے ہوئے کہا اور فضہ نارا ضگی سے منہ بنا کر مجھے دیکھنے لگی اور پھر بولی۔

"اس طرح کے الفاظ اب نہ کہا کرو تمہاری حیثیت جو کچھ ہے اور اس سلسلے میں میں نے جس طرح اپنے آپ کو بے حجاب کر لیا ہے۔ بس اس کے بعد ان الفاظ کی کوئی گنجائش نہیں رہ جاتی۔" بہرحال اس کے بعد میں نے اپنے کام کا آغاز کر دیا۔ اس سلسلے میں عمر گزر گئی تھی اور نجانے کیا کیا کچھ کر ڈالا تھا کچھ دیر کے بعد جب میں نے فضہ حبیبی کے سامنے آئینہ رکھا تو وہ ششدر رہ گئی، اس نے آنکھیں بند کر کے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

"دیکھو اگر میں تمہاری تعریف کروں تو یہ نہ سمجھنا کہ میری محبت بول رہی ہے کم از کم اس سلسلے میں ہم ایک دوسرے سے کوئی تعاون نہیں کریں گے۔ میں چیلنج کر کے یہ بات کہتی ہوں کہ میک اپ میں تمہارا کوئی ثانی نہیں ہے۔ کیا کمال کی شخصیت ہے۔ واقعی میں سخت حیران ہوں۔"

"ٹھیک ہے وہ سب موجود ہیں۔" پانچ افراد کا یہ گروپ چہرے ہی سے نظر آتا تھا کہ انتہائی کار آمد ہے۔ میں نے ان لوگوں کو اپنا منصوبہ بتاتے ہوئے کہا۔

"دوستو! بات اس قدر الٹی ہو گی کہ تمہیں جگہ جگہ اس میں حیرت ہو گی لیکن یہ سمجھ لینا کہ منصوبہ اسی نوعیت کا ہے کہ ہم سوچنے والوں کے خلاف ہر قدم اٹھائیں گے۔ ہمارا پہلا قدم یہ ہے کہ فی جی کو بہت ہوشیاری سے اغوا کر کے اس جگہ لے جائیں جہاں ہمیں اسے رکھنا ہے اور اس عمل کے دوران آپ لوگ ہمارے ساتھ ہوں گے۔ ہم نے یہی منصوبہ بنایا ہے۔"

"آپ مطمئن رہیں سر، ہمارا بھرپور تعاون آپ کے ساتھ ہو گا۔" پھر میں نے ان لوگوں کو مختلف ہدایات دیں اور اس کے بعد وہ منتشر ہو گئے یہاں تک کہ وہ موڑ اور وقت آ گیا جب ہمیں ایک مخصوص علاقے میں پہنچنا تھا۔ ہم نے آخر کار سفر کا آغاز کیا اور انتہائی حیرت ناک طریقے سے فضہ حبیبی اس وقت میرے ساتھ سفر کرنے لگی جب ہم اس عظیم مقصد کے لیے کام کرنے جا رہے تھے۔ جس علاقے میں ہم پہنچے وہ بیروت کے مشرقی گوشے کی ایک خوب صورت جگہ تھی جسے تفریحی مقامات کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا اور جس کا حسن قابل دید تھا، یہاں اعلیٰ درجے کے ہٹس بنے ہوئے تھے۔ یہ الگ بات ہے کہ بیروت کچھ عرصے سے جس آگ میں جل رہا تھا اس نے یہاں کی رنگینیوں اور یہاں کی رونق کو کم کر دیا تھا، ایک مصنوعی جھیل کے کنارے دور دور تک یہ ہٹس بنے ہوئے تھے۔ ہر حال ہم وہاں پہنچ گئے اور پھر جب ہم اپنی مطلوبہ جگہ یعنی ایک خوب صورت اور وسیع و عریض ہٹ کے سامنے پہنچے تو احاطے میں ہمیں کچھ کاریں کھڑی نظر آئیں، یہاں دو افراد پہرے پر موجود تھے جو لبنانی ہی معلوم ہوتے تھے، پروگرام کے مطابق میں اور فضہ گاڑی سے اترے اور اس کے ساتھ ہمارے وہ تمام افراد جو ہمارے عقب میں آئے تھے اپنی اپنی جگہ پر تعینات ہو گئے۔ فضہ حبیبی نے مقامی خواتین کا ایک خوب صورت لباس پہنا ہوا تھا اور اس کا چہرہ نقاب میں پوشیدہ تھا، غالباً گیٹ پر موجود لوگوں کو ہمارے منصوبے کے مطابق بتا دیا گیا تھا ہمارا بڑا پر احترام استقبال کیا گیا لیکن ان دونوں افراد کی تیز آنکھیں مجھے اور فضہ کو دیکھتے ہوئے کچھ شبہات کا شکار تھیں۔

*_*_*

"آپ کے ساتھ اور کوئی بھی ہے جناب۔" ان میں سے ایک شخص نے پوچھا۔

"نہیں، لیکن تھوڑی دیر کے بعد ہمارا ایک آدمی یہاں آئے گا وہ اپنا نام زارک تراب بتائے گا۔ زارک تراب کو آپ اندر بھیج دیجئے ویسے اس عمارت کی حفاظت کا کیا بندوبست کیا گیا ہے اور اندر جو کاریں کھڑی ہوئی ہیں۔؟"

"اصل میں جناب ہمارے سرپرستان نے ہمیں مستعد کر دیا ہے اور یہاں اس وقت کوئی موجود نہیں ہے سوائے ایک خادمہ کے۔"

"ہمارے لیے کیا ہدایات دی گئی ہیں۔" میں نے پوچھا۔

"کہا گیا ہے کہ آپ کو احترام سے اندر پہنچا دیا جائے، محترمہ فوجی آپ کے استقبال کے لیے تیار ہیں۔"

"اور مسٹر ہارلے ریس۔"

"اس قدر معلومات ہمیں حاصل نہیں ہیں، محترمہ فی جی اس بارے میں آپ کو اطلاع دیں گی۔" ان میں سے ایک نے کہا اور اسی وقت اندر سے ایک لبنانی لڑکی باہر آتی ہوئی نظر آئی، یہ نوجوان تھی اور لبنان کی حسیناؤں کا صحیح منظر پیش کرتی تھی اس نے آگے آ کر کہا۔

"آیئے محترمہ فی جی آپ کو طلب کرتی ہیں اور انہوں نے آپ کو دیکھ لیا ہے۔" اس لڑکی کی رہنمائی میں ہم اندرونی راہداری طے کر کے ایک بڑے ہال نما کمرے میں داخل ہو گئے جہاں فی جی ایک حسین لباس میں موجود تھی، اس نے دلچسپ نگاہوں سے پہلے مجھے اور پھر فضہ حبیبی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"بہت ہی خوب صورت نظر آ رہے ہیں آپ دونوں اور محترمہ فضہ حبیبی نے تو اس وقت لبنانی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

خاتون کا ایسا دلکش روپ اختیار کیا ہے کہ بے اختیار ان کا چہرہ دیکھنے کو دل چاہتا ہے۔ مجھے تو حیرت ہو گی جب میں اس نقاب سے ان کا چہرہ برآمد ہوتے ہوئے دیکھوں گی لیکن تعجب ہے کہ انہوں نے میرے سامنے بھی نقاب اپنے چہرے پر ڈالا ہوا ہے۔"

"آپ کو معلوم ہے مس فی جی کہ صورت حال کیا ہیں۔ ہمیں انتہائی احتیاط سے ہر قدم اٹھانا ہو گا۔"

"ٹھیک' میں جانتی ہوں کہ اس وقت ہمیں ہر لمحے کتنا محتاط رہنا ہو گا' فضہ تم جاؤ جب تک میں تمہیں طلب نہ کروں یہاں مت آنا۔" فی جی نے اس ملازمہ سے کہا جو ہمیں لے کر یہاں تک آئی تھی اور ملازمہ باہر نکل گئی۔ میں نے ہارلے ریس کے بارے میں پوچھا۔

"آپ لوگوں کے آنے سے صرف دس سیکنڈ پہلے مسٹر ریس نے مجھ سے رابطہ قائم کیا تھا اور کہا تھا کہ ذرا چند لمحات انہیں آنے میں لگیں گے' میں تمہارا استقبال کروں۔" فی جی بدستور تعجب کی نگاہ سے فضہ جیبی کو دیکھ رہی تھی' اسے شاید اس بات پر تعجب تھا کہ فضہ نے اس کے سامنے نقاب اب تک کیوں نہیں اتارا ہے اور جب اس سے برداشت نہ ہو سکا تو وہ بولی۔

"اطمینان سے بیٹھیں مس جیبی' یہ نقاب وغیرہ اتار دیں آپ کا چہرہ اتنا دلکش ہے کہ اسے دیکھتے رہنے کو دل چاہتا ہے۔"

"حیرت کی بات تو یہی ہے کہ ہم آپ کو سرپرائز دینا چاہتے ہیں مس فی جی۔" فضہ جیبی نے کہا' اس نے ایک نگاہ میری جانب دیکھا تھا اور میں نے غیر محسوس طریقے سے اسے اشارہ کر دیا تھا کہ اب وہ چاہے تو اپنے آپ کو نمایاں کر سکتی ہے کیونکہ اس سے مناسب وقت کوئی اور نہیں ہے۔ فضہ جیبی نے اپنے چہرے سے نقاب ہٹا دی' فی جی مسکراتی نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی لیکن اچانک ہی اس کے چہرے پر ایک عجیب سی کیفیت دوڑ گئی' اس نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے فضہ کو دیکھا اور تعجب سے بولی۔

"کک' کیا مطلب' یہ' یہ' یہ اوہائی گاڈ' لیکن ایسا کیوں ہے۔"

"آپ ایک بات بتائیے مس فی جی کہ کیا فضہ جیبی آپ سے مختلف ہیں' میں نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔"

"یقین کرو اگر میں کسی دیوار کے سامنے کھڑے ہو کر اس وقت اس چہرے کو دیکھتی تو مجھے یوں محسوس ہوتا جیسے میرے سامنے آئینہ ہے اور میں اس آئینے میں اپنے آپ کو دیکھ رہی ہوں' لیکن ایسا کیوں کیا ہے؟ اس کی وجہ کیا ہے؟"

"آپ میرے اندر کوئی سقم نکالیے' کوئی خامی بتائیے؟" فضہ جیبی نے کہا اور فی جی نے دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا۔

"میرے خدایا تو آواز بھی میری ہی ہے' خدا کی قسم تم بآسانی میرے خیال سے مسٹر ہارلے ریس کو یہ باور کرا سکتی ہو کہ تم فی جی ہو۔"

"گویا آپ میری آواز اور میرے میک اپ سے مطمئن ہیں۔" فضہ نے پوچھا۔

"لیکن اس کی وجہ سے غیر مطمئن ہوں' میں اس کی وجہ نہیں جانتی۔" اس نے کہا۔

"آپ یوں سمجھ لیجئے کہ یہ اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے اور اس کے لیے میں آپ کو یہ ایک تفصیل پیش کر سکتا ہوں' میں نے کہا اور حبیب سے وہ چھوٹا سا چوکور بکس نکال لیا جو بڑی خصوصی خوبیوں کا مالک تھا یعنی ایک ایسا ننھا سا بکس جسے خوب صورت ہیرے کی انگوٹھیاں رکھنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ میں نے وہ بکس دونوں ہاتھوں پر رکھ کر فی جی کو پیش کرتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ اس کا جائزہ لے لیں تو تمام حقیقتوں کا انکشاف ہو جائے گا آپ پر۔"

"کیا ہے اس میں۔" فی جی نے اس خوب صورت بکس کو ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

"اس کا فیصلہ تو آپ اسے کھول کر ہی کر سکتی ہیں۔" میں نے مسکراتے ہوئے کہا اور فی جی نے بے

اختیار بکس کا چھوٹا سا بٹن دبا کر اسے کھولا' بکس سے براؤن رنگ کا ایک غبار نمودار ہوا جو فی جی کے چہرے سے ٹکرایا اور فی جی نے اپنا چہرہ ایک دم پیچھے ہٹا لیا پھر وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے ہمیں دیکھتی ہوئی بولی۔

"مم' میں' میں' میں کچھ سمجھی۔" بس اس کے بعد اس کے منہ سے کوئی آواز نہیں نکل سکی' بکس اس کے ہاتھوں سے گر گیا جسے میں نے جلدی سے اٹھا کر بند کیا اور فضہ جیبی کو اشارہ کیا۔ ہم دونوں نے اپنے چہرے رومال سے ڈھکے ہوئے تھے تاکہ وہ خواب آور گیس زائل ہو جائے جس نے فی جی کو ایک لمحے کے اندر ہوش و حواس سے بیگانہ کر دیا تھا۔ میں پھرتی سے دروازے پر جا کھڑا ہوا تھا کیونکہ وہ ملازمہ کسی بھی وجہ کی بناء پر یہاں آ سکتی تھی اگر ایسی صورت حال درپیش ہوئی تو ملازمہ کو سنبھالنے کی ذمہ داری مجھ پر ہی عائد ہوتی تھی اور اس کے علاوہ فضہ جیبی کو ابھی کچھ اور عمل بھی کرنا تھا لیکن میں نے احتیاط کے ساتھ دروازہ کھول کر باہر جھانکا' سامنے والے راہداری سنسان پڑی ہوئی تھی' کچھ لمحوں کے لیے میں باہر نکل گیا اور فضہ جیبی اطمینان بخش طریقے سے اپنا کام سر انجام دیتی رہی' اس کے بعد وہ دروازے پر پہنچ کر اپنی اصل آواز میں بولی۔

"آجائیے جناب کام ہو چکا ہے۔"

"گڈ' میں نے پلٹ کر دیکھا' فضہ جیبی نے وہ لباس پہن لیا تھا' جو چند لمحے قبل فی جی کے بدن پر موجود تھا۔ ہم نے مقررہ وقت کے اندر اندر اپنا کام مکمل کر لیا اور پھر ہمارا ایک کار کن اس ملازمہ کے ساتھ ہمارے پاس پہنچ گیا' جس نے یہاں تک ہمیں پہنچایا تھا اور جس کار کن کے لیے ہم گیٹ پر کھڑے چوکیداروں کو ہدایات دے آئے تھے' ملازمہ اسے ہمارے پاس پہنچا کر واپس چلی گئی' پھر اس نے برق رفتاری بے ہوش پڑی ہوئی فی جی کو سنبھالا اور صورت حال سمجھاتے ہوئے بولا۔

"آپ کی کار جہاں کھڑی ہے جناب وہاں سے ان لوگوں کا سامنا نہیں ہوتا جو بڑے گیٹ پر موجود ہیں۔"

غالباً آپ نے جان بوجھ کر کار کو اس رخ پر کھڑا کیا ہے۔"

"ہاں۔"

"لیکن بے ہوش لڑکی کو کار تک پہنچانے کا مرحلہ۔؟"

"اس کے لیے ہمیں اس عمارت کے کسی ایسے حصے کو تلاش کرنا ہو گا جہاں سے بے ہوش فی جی کو نکال کر باہر پہنچایا جائے۔" ہم بڑے خطرناک انداز میں اپنا یہ کام سر انجام دیتے رہے حالانکہ سارے کا سارا رسک تھا لیکن جو منصوبہ بندی ہم نے کی تھی ابھی تک اس پر کوئی دقت نہیں پیش آئی تھی' صحیح معنوں میں ہم نے بڑی شاندار منصوبہ بندی کی تھی۔ اصل میں یہ بھی سوچ لیا گیا تھا کہ اگر خود ہارلے ریس یہاں موجود ہوتا تو دقت پیش آ سکتی تھی لیکن جو دیر ہارلے ریس کو یہاں پہنچنے میں لگی تھی اس کی وجہ بھی ہم نے ہی پیدا کی تھی' غرضیکہ ایک بغلی دروازے سے فی جی کو نکال کر باہر لایا گیا اور ہماری کار میں منتقل کر دیا گیا جس کے لیے ہم نے بڑا معقول بندوبست کیا تھا کیونکہ ہمیں بہرحال یہاں خاصا کام سر انجام دینا تھا۔ اس کام کی تکمیل کے بعد وہ شخص جو ہمارا کار کن تھا' کار کے پاس ہی رک گیا تاکہ صورت حال کا جائزہ لیتا رہے اور اس کے بعد ہم مطمئن انداز میں اندر آ گئے' ڈرائنگ روم میں پہنچنے کے بعد میں نے فضہ جیبی سے کہا۔

"بس فضہ اب تک کی کاوشیں تو نہایت کار آمد رہی ہیں اس کے بعد کامیابی کا انحصار تمہارے کردار پر ہے۔" فضہ نے مسکراتی ہوئی نگاہوں سے میری جانب دیکھا اور بولی۔

"میرا بدلا ہوا چہرہ تمہیں کیسا لگ رہا ہے۔"

"تمہاری صلاحیتوں سے میں نے انحراف نہیں کیا اگرچہ اس چہرے کو میں نے ترتیب دیا ہے تو کم از کم یہ آواز سو فیصدی فی جی کی ہے یہ دنیا کا کوئی بھی شخص اس انداز میں نہیں بنا سکتا اور میں بہت غور کر رہا ہوں تم پر' تم نے تو انداز بھی اس لڑکی جیسے اختیار کیے ہیں۔"

"اس کے لیے شکریہ' اصل میں ہم جو کام کر رہے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ہیں اس کی تکمیل میں ہمیں اتنا ہی مستعد رہنا ہے ورنہ یقینی طور پر ہم اپنے عمل میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔" اس نے جواب دیا اور پھر خاصے مطمئن انداز میں ہم ہارلے ریس کی آمد کا انتظار کرنے لگے' وہ آخر کار پہنچ گیا تھا لیکن اس وقت وہ تنہا نہیں تھا بلکہ اس کے اپنے وطن کی دو لڑکیاں اس کے ساتھ تھیں اور مزید تین افراد اور بھی تھے۔ وہ ڈرائنگ روم میں آگیا' انتہائی خوشگوار موڈ میں تھا اندر داخل ہو کر اس نے چاروں طرف دیکھا اور بولا۔

"محترمہ فضہ حبیبی کہاں چلی گئیں؟"

"بس انہیں ایک ضروری کام تھا اس لیے وہ واپس چلی گئی۔" میں نے جواب دیا۔

"اوہو' فی جی خیریت' تم نے انہیں روکا کیوں نہیں۔"

"ان کا کچھ اپنا ذاتی معاملہ تھا اور جہاں تک میرا خیال ہے آپ کو کچھ دیر نہیں ہو گئی مسٹر ریس۔"

"ہاں' اصل میں ان لوگوں سے کچھ ایسے اہم امور پر گفتگو کرنا تھی۔ خیر' پلیز اب تم لوگ باہر جا کر آرام سے بیٹھو ویسے فی جی کیا تم نے محترمہ فضہ حبیبی سے گفتگو کر لی ہے۔"

"ہاں' وہ تمام تر ذمہ داریاں مسٹر جہانگیر کو دے کر چلی گئی ہیں۔"

"چلیے ٹھیک ہے۔" بہر حال مسٹر جہانگیر جمال شاہ بھی ایک عظیم شخصیت کے مالک ہیں۔ آپ لوگ براہ کرم تشریف رکھیے اور ہاں ذرا فضہ سے کہو فی جی کہ ہیڈلک کو میرے پاس بھیج دے۔" فی جی کے روپ میں فضہ حبیبی اپنی جگہ سے اٹھی دروازے پر گئی اور ہارلے ریس کا پیغام ملازمہ فینا کو دے کر واپس آگئی' پھر زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ شی گاؤ کا ایک طویل قد آدمی اندر داخل ہو گیا' اس کے پاس چمڑے کا ایک بریف کیس موجود تھا جسے اس نے ایک میز پر رکھ دیا اور ایک جانب کھڑا ہو گیا' میں نے سوالیہ نگاہوں سے ہارلے کی طرف دیکھا تو وہ مسکرا کر بولا۔

"ہیڈلک' یوں سمجھ لیجیے مسٹر جہانگیر کہ میرے وجود کا ایک حصہ ہے۔ ہم دونوں کی ایک عجیب کہانی ہے لیکن اس وقت ظاہر ہے کہانیاں سنانے کی گنجائش نہیں ہے اس لیے آپ صرف اس بات پر اکتفا کیجیے کہ ہیڈلک کی یہاں موجودگی کسی بھی طور میرے لیے یا آپ کے لیے تشویشناک نہیں ہے۔"

"ٹھیک ہے مسٹر ہارلے' آپ ہر بات کو موزوں سمجھتے ہیں ویسے میں نے آپ کو تھوڑا سا اشارہ دیا تھا اور اس سلسلے میں اپنے پروگرام کا اعلان کیا تھا۔ آپ نے کیا فیصلہ کیا اس بارے میں۔"

"میں نے جتنا اس منصوبے پر غور کیا ہے اتنا ہی میں اس سے متاثر ہوا ہوں اور یقینی طور پر یہ بات بڑی سنسنی خیز اہمیت کی حامل ہے اور ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ اپنے دشمنوں کو منظر عام پر لانے کی اس سے عمدہ کوئی اور ترکیب نہیں ہو سکتی۔"

"اگر آپ اس منصوبے سے متفق ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس پر آخری گفتگو کر لینی چاہیے۔ آخری اور فیصلہ کن گفتگو۔" میں نے کہا۔

"ٹھیک' کیوں ڈیئر فی جی' تمہارا کیا خیال ہے؟"

"میں تو خود اس بات سے بہت متاثر ہوں اور یہ محسوس کرتی ہوں کہ واقعی اس سے عمدہ اور کوئی ترکیب ہونا ممکن نہیں ہے۔"

"اوکے اور اس سلسلے میں کوئی خاص بات' میرا مطلب ہے لائنز کی کچھ ایسی شرائط تو نہیں ہیں اس بارے میں جو آپ ہمیں بتانا چاہتے ہوں۔"

"لائنز صرف اس بات کی خواہشمند ہے کہ شی گاؤ پر مارشل فیوڈل کو مکمل اقتدار حاصل ہو جائے اور اس سلسلے میں آپ ہمارے نیک نیتی پر پورا پورا یقین رکھتے ہوں گے مسٹر ہارلے ریس۔"

"یہ بھلا کوئی کہنے کی بات ہے لائنز کے اس احسان کے نتیجے میں مارشل فیوڈل' میں' فی جی' سب ایک نئی زندگی سے ہم آہنگ ہو رہے ہیں۔ بہر حال کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے۔"

"اب آپ میرے کچھ سوالات کے جوابات دیجیے۔"

"ہاں۔" ہارلے ریس نے کہا۔

"آپ کے پاس' میرا مطلب ہے شی گاؤ کے فوجیوں میں آپ کے ایسے کچھ افراد جنہیں آپ اپنا دوست اور دشمن تصور کرتے ہوں۔"

"کیا عمدہ سوال کیا ہے آپ نے' اور اگر آپ یہ سوال نہ کرتے تو مجھے سخت حیرت ہوتی چونکہ یہ سوال بنیادی نوعیت کا حامل ہے۔" ہارلے ریس نے تعریفی انداز میں کہا اور پھر ہیڈلک کی طرف دیکھا' ہیڈلک نے بریف کیس کھول کر سامنے رکھ دیا اور ہارلے ریس نے اس میں سے ایک فائل نکالی اور اسے میرے سامنے رکھتے ہوئے بولا۔

"ان میں تمام اہم لوگوں کی بارے میں تفصیلات موجود ہیں یعنی وہ جو ہمارے لیے مشتبہ ہیں اور وہ جن کے بارے میں جنرل فیوڈل' میرا مطلب ہے شی گاؤ کا حکمران جانتا ہے کہ وہ کس طرح ان کے لیے جان کی بازی لگا سکتے ہیں۔"

"یہ فائل اس وقت یہاں دیکھنا ممکن نہیں ہے۔ آپ کو یہ ہمارے حوالے کرنی ہو گی۔"

"بالکل ٹھیک ہے' اس کے علاوہ بھی اگر کوئی ایسی ضرورت پیش آئے جسے آپ محسوس کرتے ہوں کہ ضروری ہے تو ہم اس میں بھی تعاون کے لیے تیار ہیں۔"

"ایک انتہائی اہم بات۔" میں نے ایک بار پھر ہیڈلک کی طرف دیکھا تو ہارلے ریس بولا۔

"نہیں مسٹر' اصل میں ہیڈلک کو میں یہاں سے روانہ کر سکتا ہوں لیکن میں اسے احساس دلانا چاہتا ہوں کہ میں نے بچپن کا وہ تاثر آج تک ختم نہیں کیا جو اس کے لیے میرے دل میں قائم ہے اور انتہائی مشکل حالات میں اسے اپنا ساتھی رکھتا ہوں۔"

"آپ کو اپنا ایک ڈپلی کیٹ بھی فراہم کرنا ہو گا جو آپ کی جگہ کام کرے' خود آپ کا تحفظ لائنز کے سپرد ہو گا لیکن آپ کو منظر عام سے ہٹنا ہو گا۔"

"کیا۔" ہارلے ریس کی پیشانی شکن آلود ہو گئی۔

"ہاں' آپ جس قدر اہمیت کے حامل ہیں' لائنز نے فیصلہ کیا ہے کہ آپ کے تحفظ کے لیے آپ کو منظر عام سے کچھ وقت کے لیے ہٹنا ہو گا۔"

"لیکن آپ خود سوچیے یہ واحد بات ہے جو میرے لیے باعث پریشانی ہے' جو حالات چل رہے ہیں اگر ان میں اپنے آپ کو بے دست و پا کر لوں تو کیا میرا ایک لمحہ بھی سکون سے گزر سکتا ہے؟"

"آپ بالکل ٹھیک کہتے ہیں لیکن یہ لائنز کی ضرورت ہے۔ ہم یہی بہتر سمجھتے ہیں کہ آپ اپنا ایک ڈپلی کیٹ سامنے لائیں اور خود پردہ پوشی اختیار کر لیں۔"

"آہ' میں پاگل ہو جاؤں گا۔ میں اس صورت حال سے اپنے آپ کو ایک لمحے کے لیے بھی الگ نہیں کر سکتا۔ دیکھو مائی ڈیئر میرے اپنے تحفظ کی ذمہ داری تم مجھ پر چھوڑ دو' تمہیں اندازہ ہے کہ میں آج تک دشمنوں کے قبضے میں نہیں آسکا۔ اس سلسلے میں کوئی ذمہ داری لائنز پر نہیں آتی۔"

"ہوں' غور کرنا پڑے گا' غور کرنا پڑے گا۔" میں نے پر خیال انداز میں رخسار کھجاتے ہوئے کہا' پھر ہیڈلک کی طرف دیکھا تو ہیڈلک خود ہی بولا۔

"کیسا کا بار بار میری جانب دیکھنا اس بات کا اظہار کرتا ہے سر کہ آپ میری یہاں موجودگی کو پسند نہیں کرتے ویسے مسٹر ہارلے ریس آپ اس بات کو ذرا برابر محسوس نہ کریں کہ میں اس وقت باہر جانے میں کوتاہی کو اپنی توہین تصور کروں گا۔ میں چاہتا ہوں آپ جب بھی چاہیں مجھے طلب کر سکتے ہیں۔" اس نے کہا اور گردن کو خم کر کے باہر نکل گیا۔ ہارلے ریس کے چہرے پر ایک لمحے کے لیے اضطراب کے آثار پھیلے تھے اور پھر وہ خاموش ہو گیا تھا' ہیڈلک کے باہر جانے کے بعد میں نے کہا۔

"آپ کو یہ عادت بھی ترک کرنا ہو گی مسٹر ریس' میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ اس دوران صرف وہ لوگ حقیقت حال سے باخبر رہیں گے جن پر لائنز اعتماد کریں گے۔ آپ کہیں بھی دھوکا کھا سکتے ہیں۔"

"لیکن میری بات سمجھنے کی کوشش کریں آپ'

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

بعض باتیں جذباتی نوعیت کی حامل ہوتی ہیں۔"

"جذباتی نوعیت کی حامل باتوں پر لائنز یقین نہیں رکھتی ہم جس کام کو اپنے طور پر کر رہے ہیں اس میں ہم یہی چاہتے ہیں کہ کم از کم ہمارا اعتماد قائم رہے۔"

"بہرحال یہ میری خواہش تھی نجانے آپ اس قدر چھوٹی سی بات کو۔۔۔"

"دیکھیے اس وقت آپ کا سیکریٹری بھی تو آپ کے اعتماد کی شخصیت تھی۔"

"لیکن ہیڈلک۔۔۔"

"میرا خیال ہے اس سلسلے میں ہمیں اتنی زیادہ جذباتی کیفیت کا اظہار نہیں کرنا چاہیے' مائی ڈیئر ریس اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لائنز اپنے آدمیوں کی زندگی بھی تو داؤ پر لگا رہی ہے اور آپ لائنز کی شرائط قبول کر چکے ہیں۔"

"وہ تو سب کچھ ٹھیک ہے لیکن میرے لیے یہ بہت مشکل ہو گا' فی جی تم کیوں نہیں غور کر رہیں۔ تمہیں خود میری فطرت کے بارے میں اندازہ ہے۔ میں کیسے ان حالات سے دور رہ سکتا ہوں۔"

"آپ کا احترام سر آنکھوں پر اور آپ کا خیال اور احساس بھی لیکن بدقسمتی سے لائنز کے لیے ضروری ہے اور ہم اپنے طور پر یہ سب کچھ بہت ضروری سمجھتے ہیں۔"

"ٹھیک ہے فی جی اگر اس بات سے متفق ہے تو میں کیا کہہ سکتا ہوں گویا اب میں صرف ایک معطل شخص کی حیثیت سے زندگی گزاروں گا۔"

"زندگی میں صرف چند لمحات' کوئی نہ کوئی ایسی ترکیب نکال لی جائے گی جس سے اس سلسلے میں آپ کو معطل بھی نہ رہنا پڑے مثلاً" جب ہم اپنے کام کا آغاز کریں گے تو آپ کے ڈپلی کیٹ سے زیادہ فاصلہ نہیں رکھا جائے گا کسی نہ کسی حیثیت سے آپ کو اس کے قریب رہنے دیا جائے گا لیکن آپ یہ سمجھ لیجئے کہ آپ اپنی اصلی حیثیت سے سامنے رہ کر بڑی مشکل کا شکار ہو جائیں گے۔"

"آہ اگر ایسا ہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ یہ ایک دلچسپ پہلو ہو گا کہ میں میں نہیں ہوں گا اور وہ وہ نہیں جو میں ہوں گا۔ واہ' یہ بات تو دلچسپ ہے۔"

ہارلے ریس کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی ویسے مجھے ہارلے ریس کے بارے میں یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ یہ شخص خود پر بہت زیادہ بھروسہ کرتا ہے لیکن ہے کسی حد تک جذباتی آدمی۔ بہرحال لائنز اس کے لیے نہیں بلکہ مارشل فیوڈل اور بٹی کاؤ کے لیے کام کرنا چاہتی تھی تاکہ اس کے نتیجے میں فلسطینی مقاصد کو وہ تحفظ حاصل ہو سکے جو مارشل فیوڈل نے پہلے اس کے لیے مہیا کیا تھا اور جسے تنظیم کے لیے نہایت کار آمد محسوس کیا گیا تھا' کچھ لمحے سوچتے رہنے کے بعد اچانک ہی ہارلے ریس نے کہا۔

"ویسے میرے ڈپلی کیٹ کے لیے اگر آپ لوگ مجھے اجازت دیں تو۔"

"نہیں مائی ڈیئر ریس' اس کے لیے بھی ہمیں لائنز ہی سے اپنا آدمی منتخب کرنا ہو گا۔" میں نے اس کے کچھ بولنے سے پہلے کہا اور وہ خشک ہونٹوں پر زبان پھیرنے لگا پھر وہ بولا۔

"ایک شخص میرے علم میں تھا جو میرا سو فیصدی ڈپلی کیٹ ہے' ایک بہت ہی معمولی تبدیلی کے بعد وہ میرا کردار مکمل طریقے سے ادا کر سکتا ہے۔"

"نہیں' ہم یہ انتظام خود کر لیں گے۔" میں نے کہا۔

"بہت مناسب بات ہے ہارلے ریس لائنز کے معاملات میں مداخلت کرنے کا مطلب ہے کہ ہم اس کے راستے میں رکاوٹیں ڈالیں۔ بہرحال ایک بات میں ضرور کہنا چاہتا ہوں اگر آپ مناسب سمجھیں مسٹر جہانگیر جمال شاہ۔"

"کیا۔"

"ان سارے معاملات میں اگر میں بھی ساتھ رہوں تو کیا میرے لیے بھی گنجائش نہیں ہے' میرا جہاں تک خیال ہے اگر ایسا ہو جائے تو مسٹر ریس کو بھی اس بات پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔"

"ہاں' ایسا ہو سکتا ہے۔"

"یہ بہت اچھا رہے گا ڈیئر جب تک مجھے کسی حیثیت سے اس پروگرام میں شامل نہیں کر لیا جاتا تو کم از کم تم حالات سے باخبر رہ کر مجھے ان کے بارے میں بتاتی رہو' بات یہ نہیں ہے کہ میں لائنز کی کارکردگی سے مطمئن نہیں ہوں بلکہ یوں سمجھ لو کہ میں اس سلسلے میں ایک کمزور شخصیت کا مالک ہوں۔" پھر باقی سارے معاملات کے بارے میں ہارلے ریس نے کوئی اعتراض نہیں کیا تھا' یہاں تک کہ ہم نے واپسی کی اجازت طلب کر لی اور اب کوئی مسئلہ ایسا باقی نہیں رہ گیا تھا جس پر گفتگو ہوئی ہو۔ ہارلے ریس کے فرشتوں کو بھی اس بات کا علم نہیں ہو سکا تھا کہ یہ سارا چکر کیا ہے' راستے میں وہ میرے ساتھ تھی اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ ہارلے ریس اور فی جی بھی کیا یاد کریں گے کہ لائنز سے واسطہ پڑا تھا ویسے حقیقت یہ ہے کہ ہم جو کچھ کر رہے ہیں نہایت مخلصانہ طور پر کر رہے ہیں لیکن صورت حال بڑی سنگین ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے ڈیئر کہ کیا مجھے تم سے اس دوران دور رہنا پڑے گا۔"

"مطلب۔۔۔"

"مطلب یہ کہ مجھے تو تم نے فی جی کا میک اپ دے دیا ہے اور فی جی کی حیثیت سے زیادہ تر مجھے ہارلے ریس کے ساتھ ہی رہنا ہو گا۔" میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی اور میں نے کہا۔

"لیکن ہارلے ریس خود کہاں ہارلے ریس ہو گا۔"

"ہاں' اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ معاملہ بہت الجھا ہوا ہے لیکن بہرحال جیسا کہ تم نے اس سے وعدہ کیا ہے کہ وہ اپنے ڈپلی کیٹ کے قریب ہی موجود رہے گا۔"

"اس کے لیے جو کوئی بھی فیصلہ کیا جائے وہ ایک الگ بات ہے لیکن میرا اس کے ساتھ رہنا ضروری ہو گا۔"

"میں خود بھی تو یہی چاہتی ہوں"

"اور یقینی طور پر میں ایک وفادار دوست کی حیثیت سے ہارلے ریس کا بہترین ساتھی رہ سکوں گا۔"

"مطلب۔۔۔"

"ہیڈلک کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔" میں نے کہا اور فضہ جیبی چونک کر مجھے دیکھنے لگی' پھر اس نے آنکھیں بند کر کے گردن جھٹکتے ہوئے کہا۔

"خدا کی قسم اتنا شاندار دماغ میں نے بہت کم دیکھا ہے۔ ہماری تنظیم میں بھی بڑے بڑے پلانر شامل ہیں لیکن اس طرح جو چکر تم ان تمام لوگوں کو دے رہے ہو میں نے کبھی اس کے بارے میں سوچا بھی نہیں کوئی اگر سوچے گا تو پوری پلاننگ سن کر یقین نہیں کرپائے گا جو لوگ' میرا مطلب ہے جو شخص انہیں چکر میں ڈال دے جن کے لیے وہ کام کر رہا ہے تو جن کے خلاف وہ کام کر رہا ہو گا تو انہیں تو چکر پے چکر آ جائیں گے۔ کمال' خوب سوچا ہے تم نے۔"

"اب یہ بتاؤ اس سلسلے میں اور کیا گنجائش رہ گئی ہے۔"

"میرا خیال ہے کہ گنجائش تو میرے لیے بھی نہیں رہی کیونکہ میں واپس ہارلے ریس کے پاس جاؤں گی لیکن اس سے پہلے اگر ہم اس فائنل پر غور کر لیں تو زیادہ مناسب رہے گا۔ میں اسی لیے فوری طور پر تمہارے ساتھ آ گئی ورنہ اصولی طور پر مجھے اس سارے پروگرام کے بارے میں ہارلے ریس کے تاثرات جاننے کے لیے اس کے پاس رہنا چاہیے تھا۔ ہمارے لیے یہ ضروری ہے فضہ' کسی بھی کام میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے یہ ضروری ہوتا ہے کہ کسی بھی کردار کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ ہمارے ریس اور دوسرے جتنے بھی افراد ہیں ان میں سے ہر ایک کا سوچنے کا انداز ہمارے علم میں رہنا بے حد ضروری ہے۔ تم میری بات کو سمجھ رہی ہو نا۔"

"اچھی طرح" وہ مسکرا کر بولی اور میں اسے چونک کر دیکھنے لگا۔ "پھر میں نے کہا۔

"اس مسکراہٹ کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔"

"اوہ بس ایک خیال آ گیا تھا۔"

"کیا۔" میں نے پوچھا لیکن فضہ خاموشی اختیار

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کیے رہی۔ بتاؤ گی نہیں میں نے کہا۔

"بس بعض خیالات دماغ کے بجائے دل میں پیدا ہوتے ہیں اور انہیں دل میں رہنا ضروری ہوتا ہے۔"

"میرے لیے کیا انکشاف ہے بہرحال ٹھیک ہے میں نے کہا اور خاموش ہو گیا۔ فضہ بھی سنجیدہ ہو گئی تھی بہرحال جو کچھ کرنا تھا بہت غور کر کے کرنا تھا حالات ایک سنگین نوعیت اختیار کر چکے تھے۔"

♥ ♡ ♡ ♥

کچھ دیر مکمل خاموشی طاری رہی پھر میں نے فضہ سے کہا۔

"تمہیں بہت جلد وہاں واپس جانا ہو گا فائل پر غور کر لو تاکہ ہم آگے کے لیے پروگرام منتخب کر سکیں باقی مجھے ان تمام افراد کی ضرورت ہے۔ جو ہمارے لیے کام کر رہے ہیں۔"

"وہ سب تمہارے ساتھی ہیں اور ایک لمحے کے اندر اندر تمہارے پاس موجود ہوں گے۔ یہ ٹرانسمیٹر اپنے پاس رکھو ذرا دیر سے ہم تک پہنچا ہے لیکن اس پر ہم سب ایک دوسرے سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔" اس نے ماچس کی ڈبیہ کے برابر ایک انتہائی جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر مجھے دیتے ہوئے کہا اور پھر اس کا طریقہ استعمال بتانے لگی۔ بظاہر یہ ماچس کی ڈبیہ ہی معلوم ہوتی تھی لیکن اس کا اصل مصرف کچھ اور ہی تھا۔ میں نے اسے استعمال کر کے دیکھا اور اس کے بعد مطمئن ہو کر اپنے پاس محفوظ کر لیا اور کہا۔

"اب جب ماچس ہے میرے پاس تو سگریٹ کے پیکٹ کی ضرورت بھی ہو گی تاکہ اگر کوئی اسے دیکھے تو شک نہ کر سکے۔"

"یہ بات تمہیں کہنے کی ضرورت تو نہیں ہے۔ مائی ڈیئر جہانگیر۔"

"ہوں۔" فلیٹ پر پہنچنے کے بعد ہم نے کافی دیر تک ان فائلوں پر مغز ماری کی تھی اور بہت سی منصوبہ بندیاں کر ڈالی تھیں اور پھر اس کے بعد فضہ حبیبی نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"حالانکہ یہ سب کچھ میرے لیے بہت مشکل ہے لیکن ہمیں مشکلات کا سامنا کرنا ہی ہوتا ہے۔"

"سمجھا نہیں کس سلسلے میں کہہ رہی ہو؟"

"تم سے دور رہوں گی میں اس دوران۔"

"او ہاں، واقعی یہ مرحلہ تکلیف دہ ہے لیکن جیسا کہ تم نے خود ہی منصوبہ پیش کر دیا ہے اور اس منصوبے کے تحت ہمیں اس بیچارے ہیڈلک کی بھی ضرورت ہو گی۔"

"ارے، ہاں اسے تو ہم بھول ہی گئے جو بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔"

"کون؟"

"میں فی جی کی بات کر رہی ہوں۔"

"فی جی، ویسے درحقیقت فی جی کے لیے یہ سب کچھ بڑا عجیب ہو گا، پتہ نہیں اس کا انداز فکر کیا ہو، ویسے کیا خیال ہے اس کے بارے میں معلوم کر لیا جائے۔"

"ہاں بالکل، تم کوشش کرو۔" اور اس کے بعد میں نے ٹرانسمیٹر کا ایریل کھینچ کر ایک بٹن دبایا اور دوسری طرف سے فوراً ہی آواز آئی۔

"الیف بول رہا ہے سر۔"

"مسٹر الیف میں جہانگیر جمال شاہ ہوں۔"

"سر آپ مسٹر جے کے نام سے اپنے آپ کو مخاطب کرا سکتے ہیں۔"

"ٹھیک، یہ بتاؤ مطلوبہ شخصیت کی کیا کیفیت ہے؟"

"انہیں اس محفوظ جگہ پہنچا دیا گیا ہے جس کا تعین کر لیا گیا تھا اس کے بعد سے وہ کمرے میں بند ہیں اور ابھی تک کوئی ایسی صورت حال سامنے نہیں آئی جو باعث تشویش ہو۔"

"جگہ ایسی ہے جہاں سے وہ نکل نہیں سکیں گی؟" میں نے سوال کیا۔

"قطعی نہیں سر، آپ اس بات کا اطمینان رکھیں۔"

"اوکے۔" میں نے کہا اور ٹرانسمیٹر بند کر دیا۔ اب مجھے خاصا اطمینان ہو گیا تھا، پھر اس کے بعد فضہ حبیبی نے اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اور جناب اب مجھے بھی اجازت، آخر کار ہم ایک

مشکل مہم کے لیے تیار ہو ہی گئے ہیں۔"

"اصل مرحلہ اس وقت سامنے آئے گا جب ہم شی گاؤں میں داخل ہو کر ایکشن میں آئیں گے۔" میں نے کہا۔

"بہرحال دوسری ملاقات تک کے لیے نیک خواہشات کے ساتھ اجازت چاہتی ہوں۔" فضہ حبیبی کے چہرے پر ایسے تاثرات نظر آئے کہ میرے قدم خود بخود اس کی جانب بڑھ گئے۔ فضہ حبیبی کے بارے میں جو کچھ بھی سوچتا تھا اس کے پس منظر میں عجیب و غریب کہانیاں میرے ذہن میں آنے لگتی تھیں۔ فریدہ جس طرح مجھ تک پہنچی تھی اور جن جذبوں کے تحت میں نے اسے اپنی زندگی میں شامل کیا تھا اس میں عشق کی کوئی گہری داستان نہیں تھی اور نہ ہی کوئی ایسا مخصوص تصور جس میں کوئی اور جذبہ شامل ہو۔ بس کچھ ایسے حالات پیدا ہو گئے تھے کہ اگر میں اسے سہارا نہ دیتا تو نجانے اس بیچاری پر کیا گزرتی اور کبھی کبھی انسان ایسے معاملات میں وہ کرنے لگ جاتا ہے جس کا اس کے ذہن میں تصور بھی نہیں ہوتا۔ میرے چاروں دوست جو میرے ساتھ میری بدعنوانیوں میں شامل تھے اور اس کے بعد وہ حضرات جو میری مخالفت میں زمین آسمان ایک کیے ہوئے تھے یعنی خود میرے والد بزرگوار، میرے بھائی ان سب لوگوں نے مجھے جس ماحول میں دھکیل دیا تھا اگر یہ کہا جائے تو غلط نہیں ہو گا کہ وہ ماحول ہی میری تشکیل کا باعث بنا تھا اور اس نے مجھے نجانے کیسے کیسے راستوں پر ڈال دیا تھا ورنہ شاید میری شخصیت مختلف ہوتی اور اس کے بعد زندگی کے الٹ پھیر کچھ اس طرح سامنے آئے تھے کہ میں خود اپنے آپ کو بھول گیا تھا بہت سے ایسے جذبے دل میں پیدا ہو گئے تھے جن کی گنجائش نہیں تھی لیکن اب سوچنے کا انداز یا بالکل بدل گیا تھا اور حیرت کی بات تھی کہ فضہ حبیبی نے تو اس ماحول کو بالکل تبدیل کر دیا تھا۔ اس لڑکی نے صحیح معنوں میں اگر میں یہ کہوں تو غلط نہ ہو گا کہ میرے دل میں پہلی بار محبت کے وہ جذبے جگائے تھے جن سے شاید میں محروم تھا۔ فریدہ کی موت کا انتقام میرے دل میں تھا اور اس کے لیے میں نے اس کے خلاف جو کارروائی کی تھی وہ حقیقی معنوں میں ایک ایسا عمل تھا جس کے لیے میں عام حالات میں کبھی نہ سوچتا لیکن بہرحال اس کے بعد آہستہ آہستہ میری اپنی فطرت ابھر آئی اور میں وہی ہو گیا جو پہلے تھا۔ فضہ حبیبی کے پاس اگر اس طرح دوبارہ نہ پہنچتا اور وہ اپنے ان جذبوں کا اظہار اس انداز میں نہ کرتی تو شاید میرے دل میں پھر بھی کوئی گداز پیدا نہ ہوتا لیکن اب انداز فکر بالکل بدل گیا تھا اور میں نے دل میں سوچا تھا کہ فضہ حبیبی کو اب وہ بھرپور تاثر دوں گا جو آخر کار میری زندگی کے لیے بھی ایک اثاثہ بن جائے۔ آفتاب کمال نے جس طرح میرا ساتھ دیا تھا اور اس کے بعد اس کی بیوی رضوانہ دونوں اتنے سچے اور اچھے ساتھی تھے کہ انہیں بھول جانا ناممکنات میں سے تھا لیکن اب بیروت میں ان کا نام و نشان تک نہ تھا۔ میں نے ہر طرح کی کوششیں کر لی تھیں اور ہر طرح سے انہیں تلاش کرنے میں ناکام رہا تھا اور یہ بھی معلوم نہیں ہو سکا تھا کہ یہاں اپنا کاروبار ختم کرنے کے بعد وہ کہاں گئے حالانکہ یہ کاروبار میں جانتا تھا میرے لیے تشکیل دیا گیا ہے اور اس میں صرف میرے مفادات کا خیال رکھا جاتا ہے لیکن وقت کبھی کبھی انسان کو عجیب و غریب کیفیات سے دوچار کر دیتا ہے تاہم اب یہ صورتحال آخری تھی اور فضہ حبیبی نے میرے دل میں جو جذبے اور امنگیں جگا دی تھیں ان کے تحت واقعی میرا دل چاہتا تھا کہ میں اپنے وطن واپس لوٹ جاؤں والدین سے اختلاف کی بھلا اب کیا گنجائش ہے، زمانہ ہی بدل گیا ہے، بھائی اکبر جمال شاہ اپنے جو مفادات حاصل کر چکے ہیں وہ انہیں مبارک ہوں ان سے ہاتھ جوڑ کر کہوں گا بھائی خون کے ساتھ دشمنی نہیں کی جا سکتی، اب مجھے اپنی محبتوں میں جگہ دیدیں اگر آپ سے اس سلسلے میں کچھ طلب کروں تو بلاشبہ ان نفرتوں کا آغاز دوبارہ کر دیں لیکن اگر میں آپ کے لیے بے ضرر ثابت ہوں تو آپ مجھے اپنی محبتوں میں جگہ دیدیں۔ بہرحال اس وقت مسئلہ یہ نہیں تھا۔ فضہ حبیبی زندگی

WWW.PAKSOCIETY.COM

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

بھر میرا ساتھ دینے کے لیے تیار تھی' اس کی تنظیم نے اسے بیمار قرار دے کر عزت و احترام کے ساتھ آرام کرنے کے لیے کہہ دیا تھا لیکن اس کی خواہش تھی کہ ایک کارنامہ سرانجام دے اور اس کے بعد معذرت کر کے زندگی کے اس نئے سفر کا آغاز کرے۔ بہرحال صورت حال میرے علم میں آچکی تھی۔ لائنز کے نام سے تنظیم آزادی فلسطین کو ایک گروپ بنانا پڑا تھا' اندازہ یہ ہوا تھا کہ تنظیم کے مختلف گروپ مختلف انداز میں کام کرتے ہیں۔ ایک سیاسی گروپ ہے جو بین الاقوامی رائے عامہ کو فلسطینیوں کے حق میں متحرک کرنے میں مصروف ہے' دوا ایکشن گروپ ہیں لاضف اور الاصاعقہ' یہ اپنا کام کرتے ہیں۔ لائنز گروپ تنظیم کے لیے مختلف انداز میں مالی امداد مہیا کرتا ہے اور یہ معاملہ اسی سے تعلق رکھتا تھا' حکومت شی گاؤ کا مارشل فیوڈل اپنا وجود قائم کرنے کے لیے لائنز سے رابطہ قائم کر کے یقینی طور پر کچھ بڑے پیش کشیں کر چکا ہے لیکن اس وقت لائنز اس پوزیشن میں نہیں تھے کہ وہ ایکشن میں آئیں۔ اب فضہ حبیبی یہ کارنامہ سرانجام دے رہی تھی اور میں اب تک جو گراؤنڈ بنا چکا تھا اندازہ یہ تھا کہ وہ میرے لیے نہایت کارآمد ثابت ہوگا اور ہم لوگ اس سے پورا فائدہ اٹھائیں گے' کام بڑی عمدگی سے ہو رہا تھا خصوصاً فی جی کو اغوا کرنے کے بعد ہم نے صحیح معنوں میں ایکشن شروع کر دیا تھا۔ بہال اس وقت میں نے اپنے چہرے کا میک اپ تبدیل کیا تھا اور بڑی عمدگی کے ساتھ اس کام کی تکمیل کر کے میں فی جی سے ایک ملاقات کرنا چاہتا تھا اس دوران میں نے مختلف ذرائع سے کام لے کر بہت سی معلومات حاصل کی تھیں ان کے بارے میں بعض جگہوں پر خود فضہ حبیبی کو بھی علم نہیں تھا کام کرتے ہوئے بے شمار مواقع ایسے ہوتے ہیں جب بعض کام صرف اپنی ذات تک محدود رہتے ہیں۔ بہرحال میں اپنا یہ کام کر رہا تھا اور آخر کار میں ان لوگوں میں سے ایک شخص کے ہمراہ جو لائنز کے نمائندے تھے اور اس وقت ان کا تعلق فضہ حبیبی سے تھا۔ اس عمارت تک پہنچ گیا جس کے ایک تہہ خانے میں فی جی کو منتقل کر دیا گیا تھا۔ فی جی کا اس بارے میں کیا خیال ہوگا؟ یہ جاننا بھی ایک دلچسپ مرحلہ تھا' فضہ حبیبی کا ساتھ دینے کا مطلب یہ تھا کہ فی جی کو شبہ ہو جائے لیکن بہرحال میں اپنے مکمل منصوبے کے ساتھ تہہ خانے میں داخل ہو گیا۔ فی جی کے تحفظ کا نہایت معقول بندوبست کیا گیا تھا اس کے علاوہ اسے آرام کے لیے بھی مناسب موقع دیا گیا تھا لیکن ایسی چیزوں کے ساتھ جن کے ذریعے وہ کوئی خطرناک عمل نہ کر سکے۔ چنانچہ جب میں اس کے سامنے پہنچا تو وہ ایک آرام دہ مسہری پر دراز تھی لیکن اس کا حلیہ کافی بگڑا ہوا نظر آ رہا تھا اور آنکھوں میں دیوانگی کی چمک تھی' اس نے قدموں کی چاپ سن کر رخ تبدیل کیا اور مجھے دیکھنے لگی اس کی آنکھیں گہری سرخ تھیں اور چہرے پر ایسا پراسرار سناٹا چھایا ہوا تھا جس سے اس کی اندرونی کیفیات کا احساس ہوتا تھا۔ میں آہستہ چلتا ہوا اس کے قریب پہنچ گیا۔

"ہیلو میڈم کیسی ہیں آپ؟"

"بزدل چوہوں سے مخاطب ہوتے ہوئے مجھے ہمیشہ الجھن محسوس ہوئی ہے لیکن کبھی کبھی گنجائش بھی دی جاتی ہے۔ میں صرف یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ آخر اس بدتمیزی کی وجہ کیا ہے' ایسا کیوں کیا گیا ہے اور تم لوگ مجھ سے کیا چاہتے ہو؟"

"میڈم فی جی آپ کو اندازہ ہے کہ آپ کی شخصیت کیا ہے اس کے بعد اگر آپ یہ سوال کر رہی ہیں تو بات ذرا تعجب خیز ہو جاتی ہے۔"

"چلو ٹھیک ہے مان لیتی ہوں کہ تم میری شخصیت سے واقف ہو گئے ہو اور یہ بھی مان لیتی ہوں کہ تم ان لوگوں میں سے ہو جو مجھے نقصان پہنچانا چاہتے ہیں لیکن اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ تم ایسا کر سکو گے تو اسے حماقت کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے کیونکہ اگر مجھے کوئی نقصان پہنچ گیا تو تمہارے منصوبوں کا کیا ہوگا؟"

"یہ بھی تو ممکن ہے میڈم فی جی آپ جو کچھ سوچ رہی ہوں وہ غلط ہو۔"

"کیا مطلب۔"

"آپ کو یہاں لانا آپ کے تحفظ کے لیے بھی ضروری ہو سکتا ہے۔"

"وضاحت کرو۔"

"آپ جن حالات سے گزر رہی ہیں ان سے اچھی طرح واقف ہیں۔ آپ جانتی ہیں کہ آپ کے اور مسٹر ریس کے دشمن آپ کی تاک میں لگے ہوئے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اب تک آپ نے نہایت دلیری اور مہارت کے ساتھ اپنے آپ کو محفوظ رکھا ہے لیکن آپ کا کیا خیال ہے کیا وہ لوگ آپ کی تلاش میں نہیں ہوں گے اور کیا آپ اس بات پر یقین رکھتی ہیں کہ وہ خطرناک لوگ آپ کو تلاش کرنے میں ناکام رہیں گے۔" میرے ان الفاظ نے فی جی کے انداز میں ایک تھوڑی سی تبدیلی پیدا کی تھی' اس نے سرد لہجے میں کہا۔

"اگر تم ڈرامہ کر رہے ہو تو بہرحال تمہیں تمہارے اس ڈرامے کا جواب بھی مل جائے گا اور اگر یہ ڈرامہ نہیں ہے تو تم اپنے بارے میں وضاحت کرو کہ تم کون ہے اور میرے سلسلے میں کیا جذبات رکھتے ہو؟"

"اگر میں آپ سے یہ کہوں کہ آپ مجھے اپنے ہمدردوں میں تصور کریں تو کیا آپ میری بات مان لیں گی؟"

"تم اگر میرے ہمدرد ہو تو کم از کم مجھے ذہنی الجھن میں تو نہ رکھو۔"

"کیا مطلب۔"

"پہلے یہی بتا دو کہ تم کون ہو اور مجھے یہاں کیوں لایا گیا ہے؟"

"آپ کے خیال میں ہم کون ہو سکتے ہیں؟"

"میں اپنا کوئی خیال ظاہر نہیں کرنا چاہتی۔ تم سے سوال کیا ہے میں نے تم سوال کا جواب دو۔"

"میڈم میں اپنے بارے میں آپ کا خیال جاننا چاہتا ہوں۔"

"تم بے وقوف ہو اور یہ مطالبہ نہایت حماقت کا ہے۔"

"کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ آپ خود اپنے شبہات کا اظہار کر دیں۔"

"تمہارا مطلب ہے کہ میں تمہارے بارے میں بتاؤں کہ تم کون ہو سکتے ہو۔"

"نہیں میڈم' لیکن آپ اپنی زبان سے ایسا کوئی نام۔"

"سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔"

"تو بس آپ اتنا بتا دیں کہ آپ ہمارے بارے میں کیا سوچتی ہیں۔"

"تم مجھے اپنے بارے میں تفصیل بتاؤ اس کے بعد میں غور کروں گی۔"

"فرض کیجیے میں آپ سامنے کارمن ساؤ کا نام لیتا ہوں تو آپ پر کیا اثرات مرتب ہوں گے۔" میں نے اپنی ایک معلومات کے تحت کہا اور فی جی کے چہرے پر اس کا ردعمل دیکھنے لگا لیکن مضبوط عورت تھی اپنے اعصاب پر قابو پانا جانتی تھی' ایک ہلکی سی لہر بے شک اس کے چہرے پر سے گزر گئی تھی لیکن اتنی ہلکی سی لہر کہ کوئی انتہائی گہری نگاہ رکھنے والا انسان ہی اس سے آشنا ہو سکتا ہے' چند لمحوں کے بعد اس نے کہا۔

"ہاں یہ نام میں نے سنا ہے لیکن کارمن ساؤ سے میرا کیا تعلق؟"

"اس شخص کا شمار ہارلے ریس کے بدترین دشمنوں میں کیا جاتا ہے۔"

"ممکن ہے ایسا ہو لیکن اگر ایسا ہے تو آخر کار وہ سامنے آجائے گا۔"

"کس طرح میڈم' کیا آپ مجھے یہ بتانا پسند کریں گی۔" میں نے پوچھا اور فی جی کے ہونٹوں پر ایک سفاک مسکراہٹ پھیل گئی۔

"بیوقوف آدمی شاید تمہیں یہ نہیں بتایا گیا کہ تم فی جی کے سامنے ہو۔" میں بھی مسکرا دیا اور آہستہ سے کہا۔

"یہ حقیقت ہے میڈم میں آپ کے بارے میں بہت زیادہ نہیں جانتا لیکن مجھے یہ بتا دیا گیا ہے کہ جو کھیل آپ کھیل رہی ہیں اس کی تفصیل آخر کار سامنے آجائے گی۔" ایک لمحے کے لیے فی جی کے بدن

WWW.PAKSOCIETY.COM
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

میں لرزش پیدا ہوئی تھی اور پھر وہ آہستہ سے بولی۔
"کون سے کھیل کی بات کر رہے ہو۔" میں مسکرا دیا اور میں نے کہا۔
"اس کے بارے میں آپ بخوبی جانتی ہیں۔"
"دیکھو اگر تم اپنے بارے میں مجھے سب کچھ بتا دو تو شاید میں تمہیں کچھ ایسی باتیں بتا دوں جو تمہاری لیے انتہائی کار آمد ہوں۔"
"آپ پہلے ان کار آمد باتوں کے بارے میں تھوڑا سا اشارہ کریں۔"
"اچھا چلو یوں کرو، پہلی بات یہ بتاؤ کہ جن لوگوں نے مجھے اغوا کیا ہے ان میں تمہاری اپنی حیثیت کیا ہے؟"
"اگر آپ مناسب سمجھیں تو مجھے ان کا سربراہ تسلیم کر سکتی ہیں۔"
"بکواس کر رہے ہو۔"
"کیوں؟"
"تم۔" اس نے حقارت آمیز لہجے میں کہا اور جملہ ادھورا چھوڑ دیا، پھر چند لمحے خاموش رہنے کے بعد بولی۔
"اگر تمہیں اس سلسلے میں کسی مالی منافع کی توقع ہے تو میں تمہاری وہ مدد کر سکتی ہوں کہ دوسرے کسی ذریعے سے تم وہ سب کچھ نہیں حاصل کر سکتے۔"
"مثلاً" میڈم" میں نے اداکاری کرنے کا فیصلہ کیا۔
"مثلاً" یہ کہ تم خود اس دولت کا تعین کر لو جس کے حصول کے لیے تم مصروف عمل ہو یا ہو سکتے ہو لیکن شرط صرف میری رہائی نہیں بلکہ کچھ ایسے کام بھی کرنا ہوں گے تمہیں جو میں تم سے لینا چاہوں گی۔"
"مجھے سوچنے کا موقع دیں میڈم، بات یہی ہے کہ زندگی کے ہر مشکل راستے سے گزرنا ایک ہی راستے کی جانب اشارہ کرتا ہے اور وہ ہے اپنی حالت کو بہتر بنانا، ہم لوگ فرشتے نہیں انسان ہیں اور انسان سب سے پہلے اپنی ضروریات کے لیے ہر عمل کرتا ہے۔ آپ مجھے اس کام کی نوعیت بتائیں گی جو مجھے کرنا ہوگا۔"
"ہم بھی تم میرے لیے بالکل اجنبی ہو، کیا کیا جائے؟"
"ہو سکتا ہے میڈم ہم آپ کے لیے انتہائی کار آمد شخصیت ثابت ہوں۔" میں نے کہا لیکن مجھے یوں محسوس ہوا جیسے اس نے میری پوری بات نہ سنی ہو بلکہ اپنے طور پر خیالات میں ڈوب گئی ہو، پھر اس نے آہستہ سے اپنا رخسار کھجاتے ہوئے کہا۔
"لائنز۔" اس کے ساتھ ہی ساتھ اس کی نگاہیں مجھے دیکھ رہی تھیں اور مجھے یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ میرے چہرے کے تاثرات سے میری اندرونی کیفیت کا جائزہ لینا چاہتی ہے لیکن یہ ممکن ہی نہیں تھا۔ اصل تاثر تو میک اپ کے پیچھے تھا میں نے کہا۔
"آپ نے کوئی نام لیا ہے شاید۔" اور میرے اس انداز پر اس کے اندر شدید جھلاہٹ پیدا ہو گئی، اس نے جھلائی ہوئی آواز میں کہا۔
"بہت زیادہ چالاک بننے کی کوشش کر رہے ہو تم دفعہ ہو جاؤ یہاں سے، بہت جلد تمہیں اپنی حماقت کا احساس ہو جائے گا۔"
"مم مگر میں نے تو کوئی ایسی بات نہیں کہی میڈم جس سے۔"
"میں کہتی ہوں یہاں سے غرق ہو جاؤ، اب میں تم سے ایک لفظ بھی کہنا نہیں چاہتی۔" میں بدستور مسکراتی ہوئی نگاہوں سے اسے دیکھتا رہا، اس کے چہرے پر شدید غصے کے آثار تھے، پھر میں نے آہستہ سے کہا۔
"ٹھیک ہے میڈم اگر آپ اتنا ہی اصرار کرتی ہیں تو میں واپس جا رہا ہوں ویسے راکی ماؤن کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟"
"کیا۔" وہ بری طرح اچھل پڑی اور مجھے گھورنے لگی۔
"اندازہ گوا یہ نام آپ کے لیے اجنبی نہیں ہے۔"
"لل، لیکن، لیکن راکی پاگل ہو گیا ہے۔ اس کے لیے مجھے اغوا کرنے کی کیا ضرورت تھی، کیا وہ گدھا نہیں جانتا کہ ہارلے ریس کو اس وقت میری کس قدر

ضرورت ہے۔ کیا اسے نہیں معلوم کہ کہ ــــ۔" وہ خاموش ہو گئی، پھر آہستہ سے بولی۔
"کیا تم راکی ماؤن کے آدمی ہو؟"
"آپ مجھے یہ بتانا پسند کریں گی کہ راکی ماؤشن کے بارے میں آپ کیا جانتی ہیں؟"
وہ ہمارے مفادات کے لیے کام کر رہا ہے لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ دہری چال چل رہا ہو اگر تمہیں اس بارے میں کچھ معلوم ہے تو مجھے بتاؤ وہ کیا چاہتا ہے؟"
"یہ بات بھی آپ ہی بتا سکتی ہیں میڈم کیا راکی ماؤن کیا چاہتا ہے؟"
"اور تم اپنے منہ سے کچھ نہیں پھوٹو گے۔ کیا اسے یہ بات نہیں معلوم کہ اس کا ڈیپارٹمنٹ ہمارے لیے کام کر رہا ہے۔"
"اور آپ کو یہ بات بھی نہیں معلوم کہ راکی ماؤن آپ کے مفادات کے لیے کیوں کام کر رہا ہے۔"
"ہاں، کچھ ہلکی ہلکی خبریں میرے کانوں تک پہنچی تھیں، لیکن ہم نے انہیں کوئی اہمیت نہیں دی۔ یہ سب کچھ بعد میں دیکھا جائے گا، فی الحال ہمارا مسئلہ ہے راکی ماؤن پہلے ہمارا کام کرائے گا اس کے بعد ہم اس کے مفادات کے لیے اس سے سودا کریں گے۔ ان حالات میں ایک ہی طور سے کام ہو سکتا ہے اور پھر ہم نے اس کے لیے کام کرنے سے کب انکار کیا ہے۔ ہم اس کے مفادات کا پورا پورا خیال کریں گے۔"
"آپ بالکل ٹھیک کہتی ہیں میڈم لیکن آپ کو یہ سن کر خوشی ہو گی کہ ہمارا تعلق راکی ماؤن سے نہیں ہے۔" میں نے کہا اور وہ میرے الفاظ پر غور کرنے لگی، پھر اچانک ہی اس کی ذہنی قوتیں جواب دے گئیں، اس نے ادھر ادھر دیکھا اور کچھ نہ ملا تو قریب رکھا ہوا ٹیبل لیمپ اٹھایا اور پوری قوت سے میرے اوپر دے مارا، پھر غراتی ہوئی آواز میں بولی۔
"باہر نکل جاؤ، میں کہتی ہوں باہر نکل جاؤ تم، میں کہتی ہوں نکل جاؤ یہاں سے ورنہ جان سے مار دوں گی۔" وہ مسہری سے نیچے اتر آئی اور میں ایک دم سنبھل گیا۔
"اوہو نہیں میڈم، نہیں، شاید میرے الفاظ آپ کو بہت زیادہ برے لگ گئے۔ معافی چاہتا ہوں میں آپ سے۔"
"میں کہتی ہوں نکل جاؤ، نکل جاؤ۔" اس نے کہا۔ اور غرا کر میری طرف لپکی، میں برمزاح انداز میں ڈرنے کی اداکاری کرتا ہوا وہاں سے نکل بھاگا تھا۔ فی جی آپے سے باہر ہو گئی تھی ویسے مجھے یہاں آ کر بڑے دلچسپ تجربات ہوئے تھے۔ فی جی کے بارے میں میرے ذہن میں ایک شبہ سر ابھار رہا تھا ویسے کافی چالاک عورت تھی اور اندازہ یہ ہو رہا تھا کہ بڑی اہم حیثیت کی مالک ہے اس بات کے امکانات اب بہت زیادہ ہو گئے تھے کہ وہ ہارلے ریس پر اس کے زبردست اثرات ہیں، ممکن ہے یہ شخص یعنی ہارلے ریس خود بھی جو ظاہر کر رہا ہے اس سے مختلف حیثیت کا مالک ہو۔ بہرحال اتنا اندازہ ضرور ہو گیا تھا مجھے کہ شی گاؤ کے مارشل فیوڈل کے خلاف جو جال تیار کیا گیا ہے وہ مختلف نوعیت کا حامل ہے۔ فرضیکہ ساری صورت حال ابھی تک نا مکمل ہی تھی۔ فضہ جبیبی لائنز کے زیر تحت حکومت شی گاؤ کے مارشل فیوڈل کو تحفظ دینا چاہتی تھی لیکن اندازہ یہ ہو رہا تھا کہ کام اتنا آسان نہیں ہے اور مجھے وہ کرنا ہو گا جو خود فضہ جبیبی کے ذہن کے کسی گوشے میں نہیں ہے اور طریقہ کار یہی ہے کہ راستے کی گھاس کو کاٹتا چلا جاؤں، اچانک ہی میری آنکھوں میں ہلکی ہلکی نیلاہٹیں ابھرنے لگی اور ان نیلاہٹوں کا مطلب یہ تھا کہ اب جہانگیر جمال شاہ اپنے طور پر کام کرے، فضہ جبیبی کو احساس بھی نہ ہونے دے کہ وہ کیا کر رہا ہے، لائنز یہی سمجھے کہ بس ایک ایکشن ہو رہا ہے لیکن وہ ایکشن ایسا ہو کہ خود جن کے خلاف ایکشن کیا جا رہا ہے وہ بھی حیران رہ جائیں۔ بہرحال اب یہ سب کچھ بالکل مختلف انداز میں ہو گیا تھا۔ میں ابھی تک یہ نہیں جان سکا تھا کہ فضہ جبیبی نے شی گاؤ جانے کے لیے کیا کیا انتظامات کیے ہیں۔ کب روانہ ہونا ہے لیکن یہ اندازہ مجھے ہو گیا تھا کہ اب فضہ جبیبی فی جی کی حیثیت سے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ہارلے ریس کے پاس ہی رہے گی جہاں تک معاملہ فی جی کا تھا تو میں نے اندازہ لگالیا تھا کہ وہ عورت بے حد خطرناک ہے اور اس پر پابندی مزید سخت ہو جانی چاہیے اگر وہ نکل گئی تو صورت حال بالکل مختلف ہو جائے گی۔ اس دوران میں اپنے کاموں کو ہر طرح سے فضہ جبیبی سے ابھی پوشیدہ رکھنا چاہتا تھا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ میں فلیٹ پر اکیلا ہی تھا اور میرا رابطہ صرف ٹرانسمیٹر کے ذریعے فضہ جبیبی سے ہو رہا تھا۔ فضہ جبیبی خود بھی اپنی کامیابیوں کی اطلاع مجھے دے رہی تھی' آخری اطلاع اس نے مجھے یہ دی تھی کہ ہارلے ریس کو وہاں سے ہٹا دیا گیا ہے اور اس کی ڈپلی کیٹ نے اس کی جگہ لے لی ہے۔ اس شخص کے بارے میں فضہ جبیبی نے مجھے مکمل معلومات فراہم کر دی تھیں اور لائنز کے اس آدمی کو اس نے بڑے اعتماد کے ساتھ منتخب کیا تھا' پھر اس نے مجھے بتایا کہ اس شخص کو ہارلے ریس کی حیثیت سے شی گاؤ روانہ کر دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ہی لائنز کے ان افراد نے جو فضہ جبیبی کے اعتماد کے لوگ ہیں اور اس کے لیے کام کر رہے ہیں شی گاؤ میں جا کر مکمل طور پر پوزیشن سنبھال لی ہے' پھر آخر کار فضہ جبیبی نے مجھ سے رابطہ قائم کر کے کہا کہ اب شی گاؤ روانہ ہونے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے کیونکہ وہاں کی پوزیشن مستحکم کر لی گئی ہے۔ میں نے ابھی تک وہاں جانے کے لیے کوئی طریقہ کار منتخب نہیں کیا تھا لیکن اس کے بعد میں نے فضہ سے کہا۔

"اب بہتر ہے کہ تم میرے پاس آجاؤ تاکہ ہم لوگ مکمل طور پر اپنا پروگرام ترتیب دے سکیں۔" اور وہ میرے پاس پہنچ گئی۔ اس نے مجھے مسکرا کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا عجیب صورت حال ہو گئی ہے۔ ہم لوگ جو کچھ کر رہے ہیں وہ بڑا سنسنی خیز ہے۔"

"مسئلہ وہی ہے کہ شی گاؤ روانہ ہونے سے پہلے ہمیں کیا کرتا ہے۔"

"اصل میں وہ شخص جو نقلی ہارلے ریس کے ساتھ مستقل طور پر چپکا رہے گا ہارلے ریس کا ایک قریبی عزیز ہے۔ یہ شخص انتہائی تربیت یافتہ ہے اور اس نے بڑی ذمہ داریاں سنبھالی ہوئی ہیں۔ چنانچہ تمہیں اس کی جگہ لے لینا ہو گی اس کے لیے ہم نے یہ کیا ہے کہ اسے لائنز کے قبضے میں دے دیا گیا ہے۔ اب یہ سمجھ لو کہ خاص خاص مہرے یعنی ہارلے ریس' فی جی اور وہ شخص جس کا نام ڈرین ہے ہمارے قبضے میں ہیں اور ان کی جگہ ہمارے اپنے تمام آدمی ہیں یعنی یہ سمجھ لو کہ اس وقت شی گاؤ کی تمام تر آرمی یا پاور ہمارے قبضے میں ہے۔" میں فضہ جبیبی سے بہت سے سوالات کرتا رہا اور اس کے بعد فضہ جبیبی نے مجھے ڈرین کی تصویر فراہم کر دی کیونکہ مجھے ڈرین کا میک اپ کرنا تھا۔ میں نے اس سلسلے میں اپنے تمام تر مہارت کا ثبوت دیا۔ فضہ جبیبی کو مجھ پر اس قدر اعتماد ہو گیا تھا کہ اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اصل میں تمہارا مل جانا میرے اس مشن کی کامیابی کی مکمل دلیل ہے ڈیئر' میں تو یہ سمجھتی ہوں کہ یہ آخری کارنامہ تقدیر کو مجھ سے سرانجام دلوانا تھا سو ایسا ہو گیا۔ اب صورت حال یہ ہے کہ ہم مکمل طور پر ایکشن میں آجائیں یعنی میں اور تم ہارلے ریس کے پاس پہنچ جائیں۔" پھر ہم یکجا ہو گئے جس شخص کو ہارلے ریس کا میک اپ دیا گیا تھا میں اسے دیکھ کر دنگ رہ گیا' اتنا بہترین فنکار تھا وہ کہ میں خود بھی حیران رہ گیا تھا' اس کے ہر انداز میں ہارلے ریس کی جھلکیاں ملتی تھیں' آنکھیں اٹھا کر دیکھنے کا خاص انداز' مسکراہٹ کے تین رخ' ہارلے ریس اگر اسے خود بھی دیکھتا تو حیران رہ جاتا۔ بہرحال لائنز نے ہارلے ریس کو اپنے قبضے میں کر لیا تھا اور فضہ نے یہ بتایا تھا کہ وہ بالکل مطمئن ہے یعنی ہارلے ریس اور فی جی ان کے قبضے سے اس وقت تک نہیں نکل سکتے جب تک ساری صورت حال ہمارے حق میں نہ ہو جائے البتہ یہ شخص جسے ہارلے ریس کا روپ دیا گیا تھا اس کے بارے میں یہ بات ہم لوگوں کے ذہن میں تھی اور وہ خود بھی بخوبی اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ قربانی کا بکرا ہے کیونکہ ہارلے

ریس کے دشمن اسے ہلاک کرنے کی کوشش میں اپنی آخری قوت تک صرف کر دیں گے یہاں تک کہ اب ہمارے روانہ ہونے کا وقت آگیا اور اس کے بعد ہم بڑے محتاط انداز میں چل پڑے۔ جس طیارے کو ہمیں لے کر جانا تھا اس میں ہم سب الگ الگ حیثیتوں سے سفر کر رہے تھے اور ہمارا رخ ریاست شی گاؤ کی جانب تھا۔ شی گاؤ کے ایئرپورٹ پر پہنچنے کے بعد ہارلے ریس ایک کار میں بیٹھ کر صدارتی محل کی جانب چل پڑا' اندر داخل ہونے کے لیے بھی خفیہ راستے اختیار کیے گئے تھے اور یہ شخص جسے ہارلے ریس کا میک اپ دیا گیا تھا ان راستوں سے بخوبی واقف کر دیا گیا تھا چونکہ میں خود اس کا جائزہ لے رہا تھا۔ وہ جس خوش اسلوبی سے اپنا کام سرانجام دے رہا تھا اس پر میرا دل چاہتا تھا کہ اسے خراج تحسین پیش کروں۔ غرضیکہ دوسری صبح ہماری ملاقات مارشل فیوڈل سے ہوئی' شی گاؤ کی روایتی شخصیت کا مالک تھا' ایک خوب صورت نقوش کا آدمی جس کی آنکھیں اور کشادہ پیشانی اس بات کا اظہار کرتی تھیں کہ وہ انتہائی ذہین شخص ہے۔ ہارلے ریس کے سلسلے میں اس کے اندر ایک احترام کا جذبہ پایا جاتا تھا۔ میں نقلی ہارلے ریس کا بغور جائزہ لے رہا تھا چونکہ یہ لمحات اس کے لیے بڑے صبر آزما تھے اور مجھے یہ جائزہ لینا تھا کہ کہیں کسی جگہ جنرل فیوڈل کو اس کے بارے میں کوئی شبہ تو نہیں ہو رہا اور میں نے یہ محسوس کر لیا کہ نقلی ہارلے ریس نے اپنا کردار اس خوب صورتی سے نبھایا ہے کہ جنرل فیوڈل ذرہ برابر اس کی جانب سے مشکوک نہیں ہے۔ ہماری موجودگی ہی میں جنرل نے شی گاؤ کے حالات بتاتے ہوئے کہا کہ غدار اپنی آخری کوششوں میں مصروف ہیں' پانچ اہم افراد قتل کر دیئے گئے ہیں اور یہ وہ لوگ تھے جو ہارلے ریس کے قریبی ہمدرد اور جنرل فیوڈل کے لیے زندگی کی بازی لگا دینے والے تھے۔ بہرحال ان کے قتل کا انداز معلوم کیا گیا اور دشمنوں کی کارکردگی کے بارے میں ہم لوگ حالات کا جائزہ لیتے رہے ہارلے ریس تمام تفصیلات نوٹ کر رہا تھا پھر جنرل فیوڈل نے پہلے بار فضہ جبیبی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اور میڈم فی جی آپ سے میری بڑی توقعات وابستہ ہیں۔ آپ نے آج تک جو کچھ کیا ہے اس کا ایک عظیم ریکارڈ میرے پاس موجود ہے اور میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ابھی تک ہمارے دشمن ختم کیوں نہیں ہو سکے۔"

"سر بہرحال یہ تمام کام جاری ہے دشمنوں نے جس جس طرح صورت حال کو اپنے کنٹرول میں کیا ہے آپ کو خود بھی اس کا اندازہ ہے جب کوئی تنظیم اس طرح زیر عمل آتی ہے تو وہ سب سے پہلے اپنے کمزور پہلو دیکھتی ہے اور اس کے بعد ان تمام کچے سوراخوں کو بند کر دیتی ہے جس سے اسے خطرہ ہوتا ہے۔ ہمارے دشمنوں نے اپنے چہروں پر جو نقابیں چڑھا رکھی ہیں انہیں اتارنا بہت مشکل کام ہے۔ آپ اس سلسلے میں ذرا مزید محتاط رہیں۔ مسٹر ڈرین اس بارے میں کارروائی کر رہے ہیں اور ہمیں ہر اس اجنبی شخصیت کا جائزہ لینا پڑ رہا ہے جو اس سلسلے میں مصروف عمل ہے۔"

"ویسے آپ نے اس دوران مختلف کام کیے ہیں لائنز کی طرف سے ہمارے لیے کیا کارروائی ہو رہی ہے؟"

"لائنز پوری طرح ہمارا ساتھ دے رہے ہیں اور اگر ہمیں لائنز کا تحفظ نہ حاصل ہوتا تو آپ یہ سمجھ لیجئے کہ اس حد تک کامیابی اور دوبارہ آپ تک واپس پہنچنا ہمارے لیے ممکن نہ ہوتا۔"

"آہ' میں جانتا ہوں' میں جانتا ہوں لیکن لائنز کو اس سلسلے میں یکجا کر لینا بہت بڑی بات ہے۔ مسٹر ڈرین آپ اس سلسلے میں جو کچھ کر رہے ہیں وہ بھی بڑی بات ہے۔ میں نے ہر طرح سے آپ لوگوں کے بارے میں معلومات اکٹھا کی ہوئی ہیں۔"

"سر ایک زحمت آپ کو دینا ہو گی۔" فضہ جبیبی نے کہا۔

"ہاں بولو کیا؟"

"اس وقت جو لوگ آپ کے پاس رپورٹ میں ہیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

مجھے ان کی تفصیلات درکار ہیں۔ اس وقت ہارلے ریس کو منظرعام پر رکھنا مناسب نہیں ہے اگر انہیں محدود کردیا جائے اور ان کی جگہ مسٹر ڈرین کام سرانجام کریں تو میں سمجھتی ہوں زیادہ مناسب ہوگا۔"

"ٹھیک ہے' میں تمہیں ان کے بارے میں تفصیلات فراہم کردوں گا ویسے لائنز کیا یہاں پوزیشن سنبھال چکے ہیں۔"

"آپ یوں سمجھ لیجئے کہ اس وقت ہم اسی تنظیم کی ہدایت پر کام کررہے ہیں اور اس تنظیم کے سرکردہ افراد نے سارا معاملہ اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔"

"تب مجھے بہت امیدیں وابستہ ہوگئی ہیں۔" اور اس کے بعد ہم جنرل فیوڈل سے رخصت ہو کر ایک جگہ جمع ہوگئے' موقع ملتے ہی میں نے فضہ حبیبی سے کہا۔

"فضہ تمہیں ایک خاص بات سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔"

"ہاں کہو۔"

"اپنی تمام تر توجہ جنرل فیوڈل پر لگا دو کیونکہ اس پر نگاہ رکھنا بے حد ضروری ہے۔"

"ارے کیوں' کوئی خاص بات ہے۔"

"اگر تم فیوڈل کے بارے میں یہ سمجھتی ہو کہ وہ کوئی معمولی شخصیت ہے تو میرے خیال میں یہ تصور اپنے ذہن سے نکال دو' یہاں کے معاملات اس قدر الجھے ہوئے ہیں کہ ہمیں خود جنرل فیوڈل کے بارے میں بھی غور کرنا ہوگا۔"

"اوہائی گاڈ اس کا مطلب ہے کہ کہ کہ۔۔۔۔"

"ہاں یہ سمجھ لو کہ مجھ کو اس پر بھی شبہ ہے۔"

"تم نے تو مجھے لرزا کر رکھ دیا۔"

"نہیں لرزنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ بہت گہری شخصیت میں ہے ہو سکتا ہے میرا اندازہ غلط ہو۔"

"مگر تمہیں یہ شبہ کیوں ہوا؟"

"ابھی میں خود اس بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کر سکا' میری زندگی کی بہت سی کہانیاں گم ہیں اور انہی گم شدہ کہانیوں میں ایک ایسی کہانی بھی ہے جو اگر میں تمہیں سناؤں تو شاید تم اس پر یقین نہ کرپاؤ۔" فضہ حبیبی کی آنکھوں میں عجیب سی کیفیت پھیل گئی' پھر اس نے آہستہ سے کہا۔

"کیا تم اب بھی مجھ سے اس بات کی توقع رکھتے ہو۔"

"مطلب۔"

"میں نے تو تمہیں ان آنکھوں سے دیکھنے کی بجائے ہمیشہ دل کی آنکھوں سے دیکھا ہے جہانگیر اور دل کی آنکھیں دل ہی میں جھانکتی ہیں باہر کی دنیا میں کیا ہے اور کیا ہو رہا ہے مجھے اس سے کوئی غرض نہیں ہے۔"

"تو یہ حقیقت ہے فضہ حبیبی کہ شاید زندگی میں پہلی بار مجھے انسان بننے کا موقع ملا ہے اور میں نے انسانوں کے انداز میں سوچا ہے ورنہ انسانی سوچ مجھ سے چھن گئی تھی۔" فضہ حبیبی میری صورت دیکھنے لگی' میں اس وقت کچھ جذباتی سا ہو گیا تھا' کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد میں نے کہا۔

"اصل میں خاندان سے میرا اختلاف ہمیشہ ہی چلتا رہا' بنیادی وجہ یہ تھی کہ میری فطرت میں ایک جنون تھا' ایک سرکشی تھی۔ مجھے گھر میں وہ مقام نہیں ملا جو دوسرے لوگوں کو حاصل تھا نتیجے میں کچھ تھوڑی سی نفسیاتی کیفیت کا شکار ہو گیا' میری آنکھوں میں نیلے رنگ نے قبضہ جمالیا اور جب یہ نیلاہٹیں مجھ پر سوار ہوتی تھیں اور ہوتی ہیں تو میں اپنے قابو میں نہیں ہوتا ہوں' پھر آہستہ آہستہ یوں ہوا فضہ حبیبی کہ ان نیلاہٹوں نے مجھ پر مکمل قبضہ جمالیا اور میں ان کے زیر اثر آگیا۔ ان نیلاہٹوں نے مجھے بہت سے مرحلوں سے دوچار کیا یہ ایک طرح سے یوں سمجھ لو میرے اندر کی کیفیات میں جو ابھرتی ہیں تو صورت حال بہت مختلف ہو جاتی ہے اور میں وہ کر بیٹھتا ہوں جس کا تعلق میرے ہوش و حواس سے نہیں ہوتا' بس بعض اوقات ایسی سوچیں بھی ان نیلاہٹوں میں شامل ہو جاتی ہیں جو میرے لیے نہایت کار آمد رہتی ہیں اور اس وقت

یہاں لائنز کی طرف سے جنرل فیوڈل کے لیے کام کرتے ہوئے کبھی کبھی میں ان نیلاہٹوں میں مبتلا ہو جاتا ہوں اور یہ مجھے صحیح راستوں تک لے جاتی ہیں۔ جنرل فیوڈل' ہارلے ریس اور فی جی یا اس سے متعلق جتنے بھی کردار ابھی تک میرے سامنے ہیں وہ عجیب و غریب شخصیت رکھتے ہیں اور میں الجھا ہوا رہتا ہوں۔ بس یہی سوچ مجھ سے کہتی ہے کہ ہمیں ہر شخص کا خیال رکھنا ہوگا۔ مارشل فیوڈل بھی انہی میں سے ایک ہے۔"

"میں واقعی بہت حیران ہوں حالانکہ مارشل فیوڈل' لیکن ہارلے ریس اور فی جی' ارے ہاں' ذرا یہ تو بتاؤ فی جی کی کیا کیفیت ہے۔"

"وہ بالکل کنٹرول میں ہے۔"

"اور ہارلے ریس۔"

"پاگل ہو رہا ہے وہ یہاں آنے کے لیے' وہ چاہتا ہے کہ اسے کسی نہ کسی طرح یہاں پہنچا دیا جائے۔"

"وہ نارمل آدمی نہیں ہے۔ میرا خیال ہے اسے یہاں لانا خطرے سے خالی نہیں ہوگا۔ چنانچہ تم لائنز کے ان لوگوں کو اس بات سے مکمل طور پر ہوشیار رکھو کہ ریس پر قابو رکھا جائے۔"

"ٹھیک ہے۔" فضہ حبیبی نے کہا' پھر دوسرے دن مجھے ان لوگوں کے بارے میں تفصیلات بتا دی گئیں اور یہ تفصیلات جب میرے علم میں آئیں تو میں حیران رہ گیا' دو افراد سے میرا واسطہ پڑا تھا ان میں سے ایک کا نام ایڈگر اور دوسرا نامعلوم تھا دونوں ہی اپنی حیثیت کو گمنام رکھتے تھے اور صحیح طور سے ان کی قومیت کے بارے میں اندازہ بھی نہیں ہو سکا تھا۔ ان خاص لوگوں سے میری ملاقات دوسرے دن کرائی گئی' میری سمجھ میں یہ بات نہیں آرہی تھی کہ ان معاملات میں ان جیسے لوگوں کی شمولیت کیا حیثیت رکھتی ہے۔ بہرحال میں نے ان دونوں سے ملاقات کی' میں نے ایڈگر سے تعارف حاصل کیا' یہ بہت زیادہ بولنے والا آدمی تھا اور اس کے چہرے پر ایک شیطنت سی چھائی ہوئی تھی' نقش و نگار بھی ایسے عجیب و غریب تھے کہ دیکھنے سے تعلق رکھتے تھے اسکے برعکس میں نے دوسرے آدمی سے تعارف حاصل کرنے کی کوشش کی تو اس نے کہا۔

"تم مجھے زیرو کہہ سکتے ہو' زیرو کا مطلب جانتے ہو؟"

"کیا تم میرا امتحان لینا چاہتے ہو' مطلب سے تمہاری کیا مراد ہے؟"

"زیرو کا اضافہ اگر ایک کے ساتھ ہو تو دس بن جاتے ہیں' دس کے ساتھ ہو تو سو اور سو میں ایک زیرو لگا دو تو ہزار' زیرو کی کیفیت سمجھتے ہو۔"

"میں نے تمہیں شعبدہ گری کے لیے نہیں بلایا ہے مائی ڈیئر اگر تم اپنا نام نہیں بتانا چاہتے تو مجھے اس سے کوئی دلچسپی بھی نہیں ہے۔ مگر تمہارے اپنے آنے کا مقصد کیا ہے؟"

"مائی ڈیئر مسٹر ڈرین ہم لوگوں کو ایک بڑے ملک کے ذریعے یہاں پہنچنے کی ہدایت کی گئی ہے مقصد یہی ہے کہ مارشل فیوڈل کے دشمنوں کو منظرعام پر لا کر ختم کر دیا جائے۔ یہ ہمارے سلسلے میں بڑا ضروری ہے اس کے علاوہ جو بات ہمارے علم میں لائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ تنظیم آزادیٔ فلسطین سے تعلق رکھنے والی ایک جماعت جولائنز کے نام سے دنیا بھر میں کام کر رہی ہے اور ملکوں کے لیے بہت سے خطرناک کام سرانجام دے چکی ہے اس سلسلے میں ملوث ہو چکی ہے۔ اب یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ایسا کس نے کیا ہے اگر مارشل فیوڈل کی جانب سے یہ قدم اٹھایا گیا ہے تو یوں سمجھ لو کہ یہ مارشل فیوڈل کے تابوت میں آخری کیل ٹھونکنے کے مترادف ہے جبکہ ہارلے ریس نے ہماری شرائط قبول کی ہیں اور ہم سے کہا گیا ہے کہ ہم اس ملک کے مفادات کے لیے اور خصوصاً اسرائیلیوں کے تحفظ کے لیے شی گاؤ میں اپنی کارروائیاں تیز کریں' ہمیں یہ علم ہوا ہے کہ یہاں پر باقاعدگی کے ساتھ سازشیں ہو رہی ہیں اور سازشی ایسے ایسے کام سرانجام دے رہے ہیں کہ تصور بھی نہ کیا جا سکے خصوصاً لائنز اس سلسلے میں بہت زیادہ برق رفتاری سے سرگرم عمل ہے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

چنانچہ مسٹر ڈرین ہمیں یہ خیال رکھنا ہو گا کہ ہم لائنز کی کوششوں کو ناکام بنائیں۔"

"اوہ' تمہارا کیا خیال ہے مائی ڈیئر ایڈگر کہ کیا لائنز یہاں شی گاؤ میں مصروف عمل ہو گئے ہیں۔"

"یہ انتہائی تربیت یافتہ لوگ ہیں اور تم یہ سمجھ لو کہ ان سے ہوشیار نہ رہا گیا تو بات بالکل مختلف شکل اختیار کر جائے گی۔ اصل میں قصہ یہ ہے کہ لائنز صرف شی گاؤ کے لیے نہیں بلکہ شی گاؤ میں فلسطینی مفادات کے لیے کام کر رہے ہیں اور خصوصی طور پر مارشل فیوڈل کے دست راست ہیں جبکہ ہم لوگ ایسا نہیں ہونے دینا چاہتے' ہارلے ریس جس انداز میں ہمارے لیے کام کر رہا ہے اس میں اس کو بہت سے خطرات ہیں۔ تم چونکہ ہارلے ریس کے دست راست ہو اس لیے تم لوگوں سے میں خاص طور سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تمہیں ہوشیار رہنا ہو گا۔" میرے ذہن میں آگ سی لگ گئی تھی' میں نے جس طرح اپنے آپکو اس وقت سنبھالا تھا وہ بڑا مشکل کام تھا کیونکہ میرے اور فضہ جبیں کے خدشات یقینی شکل اختیار کر گئے تھے یعنی ہارلے ریس دل سے مارشل فیوڈل کا ساتھی نہیں تھا بلکہ وہ اسرائیلی مفادات کے لیے یہاں کام کر رہا تھا۔ میں بڑی ذہانت سے ان لوگوں سے اس سلسلے میں معلومات حاصل کرنے لگا اور میں نے کوشش کی کہ وہ مجھ پر کوئی شبہ نہ کر سکیں۔

"اسرائیلی مفادات کے لیے یہاں جو کچھ ہو رہا ہے میرا خیال ہے اسے اس وقت تک معطل رکھا جائے جب تک ہم اپنے کام سے فارغ نہ ہو جائیں۔"

"یقیناً" ایسا ہونا چاہیے' ہمارے لیے ہارلے ریس کی زندگی از حد ضروری ہے اور ہارلے ریس نے جس طرح اپنا جال بچھایا ہے اس میں کوئی یہ نہیں سوچ سکتا کہ وہ کسی بھی شکل میں مارشل فیوڈل کے خلاف کام کر سکتا ہے اس طرح وہ اپنوں کے ہاتھوں بھی نقصان اٹھاتا ہے خاص طور سے لائنز اگر اس سلسلے میں مصروف عمل ہو گئے ہیں تو یہ سمجھ لو کہ ہارلے ریس کو ایک ایک لمحہ اپنا تحفظ کرنا ہو گا ویسے آپ یہ سمجھ لیجئے مسٹر ڈرین کہ کارمن ساؤ اس بارے میں بہترین منصوبے ترتیب دے رہا ہے اور مسٹر را کی ماؤن ہمارے اس منصوبے میں مکمل طور سے دلچسپی لے رہے ہیں۔"

"ویری گڈ لیکن را کی ماؤن کو اپنا یہ منصوبہ کم از کم ہمیں بتا دینا چاہیے تاکہ ہم بھی اسی کے مطابق عمل کریں۔"

"وہ ایک اور ذاتی کام میں مصروف تھے لیکن اب اس وقت انہیں اس طرف متوجہ کیا گیا ہے اور ہم پر جو دباؤ ڈالا جا رہا ہے وہ یہ ہے کہ ہم پہلے شی گاؤ کے مسئلے کو مکمل طور پر اپنے قابو میں کر لیں ہو سکتا ہے ہمارے پروگرام میں یہ بات شامل ہو جائے کہ ہم مارشل فیوڈل کو معطل کر کے ہارلے ریس کو یہاں حکمران مقرر کر دیں' اس طرح سے یوں سمجھ لو کہ بات وہی کی وہی رہے گی یعنی یہ کہ لوگ یہیں سمجھے گے کہ فیوڈل گروپ ہی اس وقت بھی شی گاؤ پر حکمران ہے جبکہ ہارے ریس حقیقی طور پر ہمارے لیے کام کرے گا۔"

"بہتر یہ ہے کہ تمام تفصیلات ہمارے علم میں بھی آ جائیں تاکہ کہیں نہ ہو کہ کسی جگہ غلط فہمی کی بنیاد پر ہمارا ٹکراؤ اس گروپ سے ہو جائے۔"

"اس کے علاوہ ایک بات تم لوگوں کو جان لینا ضروری ہے۔" کم گو شخص نے پہلی بار اس سلسلے میں دخل اندازی کی اور ہم اس کی جانب متوجہ ہو گئے وہ بولا۔

"آپ لوگ جانتے ہیں کہ میری ڈیوٹی صرف یہ ہے کہ میں فلسطینی تنظیموں پر نگاہ رکھوں اور ان کے بارے میں جانتا رہوں' مجھے تازہ ترین اطلاع ملی ہے کہ ایک ایسی لڑکی ہمارے خلاف زیر زمین سرگرمیوں میں مصروف ہو گئی ہے جس نے اس سے پہلے بھی بہت کچھ کیا ہے' وہ اعلیٰ پیمانے پر ہارلے ریس کی ہلاکت کے لیے کوششیں کر رہی ہے' مجھے یہاں تک علم ہو چکا ہے کہ وہ لڑکی شی گاؤ میں داخل ہو چکی ہے' اس طرح سے تم یہ سمجھ لو کہ وہ ہمارے لیے کس طرح خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔" مجھ پر جو بیت رہی تھی

میرا دل ہی جانتا تھا' میں نے سرسراتی ہوئی آواز میں پوچھا۔

"اس کے بارے میں مزید کچھ معلومات حاصل ہو سکتی ہیں۔"

"ابھی تک کوئی خاص تفصیلات معلوم نہیں ہو سکیں لیکن بس اتنا علم ہوا ہے کہ یہ عمل ہو رہا ہے ویسے میں یہاں کوشش کر رہا ہوں' یہ اندازہ نہیں ہو سکا کہ یہاں شی گاؤ میں وہ کس حد تک اپنا کام کر چکے ہیں۔ مارشل فیوڈل تک ان کی رسائی ہوئی ہے یا نہیں یا خود مارشل فیوڈل اس بارے میں جانتا ہے یا وہ اپنے طور پر ہی کام کر رہے ہیں۔"

"کیا معاملات بہت زیادہ الجھے ہوئے نہیں ہیں مسٹر ایڈگر۔"

"ہاں' ہیں اگر الجھے ہوئے نہ ہوتے تو ہم ان چھوٹی موٹی الجھنوں کو بھی خاطر میں نہ لاتے لیکن ہم بھی کام کر رہے ہیں۔ مارشل فیوڈل' اپنی تمام تر قوتوں کے ساتھ کام لے رہا ہے اگر ہارلے ریس ہمارے ساتھ نہ ہو تو یوں سمجھ لیجئے کہ مارشل فیوڈل اپنی کوششوں میں کافی حد تک کامیاب ہو جائے۔ اصل میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ مارشل فیوڈل کے ساتھ کون کون ہے اور اگر لائنز بھی اس سلسلے میں کام کر رہے ہیں تو پھر آپ یہ سمجھ لیجئے کہ ہمارا کام اتنا آسان نہیں ہو گا مسٹر ڈرین۔"

"ہاں یہ بات تو تم بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو ویسے تم لوگ اپنے طور پر بتاؤ کہ تم اس سلسلے میں کیا کر رہے ہو۔"

"ابھی ہم نے اپنے کام کا آغاز کیا ہے لیکن آپ اطمینان رکھیے قدم بہ قدم ہم اپنے منصوبے پر مرحلہ وار کامیابی حاصل کرتے چلے جائیں گے۔ آپ اس کی بالکل فکر نہ کریں۔"

"ٹھیک ہے حالانکہ یہ کام اتنا آسان نہیں ہو گا۔"

"اگر آپ مناسب سمجھیں تو ہماری ملاقات مسٹر ہارلے ریس سے کرا دیں۔"

"میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہارلے ریس کی بجائے آپ میڈم فی جی سے بات کریں تو وہ زیادہ مناسب رہے گا۔" میں نے مشورہ کیا۔

"ہم آپ سے مکمل اتفاق رکھتے ہیں مسٹر ڈرین' واقعی یہ بہترین بات ہے۔ مسٹر ہارلے ریس براہ راست کچھ بھی نہیں کرتے بلکہ ان کا اس سلسلے میں براہ راست ملوث ہونا ہمارے لیے انتہائی خطرناک بھی ہو سکتا ہے اور خود ان کے لیے بھی۔"

"تو پھر میں آپ کی میڈم فی جی سے ملاقات کا بندوبست کرا سکتا ہوں۔" میں نے کہا۔

"آپ ایسا کر دیجئے یہ بہت بہتر رہے گا۔"

"اس کے لیے میں بہت جلد آپ سے دوبارہ رابطہ قائم کروں گا۔" میں نے کہا اور ایڈگر اور وہ پر اسرار شخص جس نے اپنا نام بتانے سے گریز کیا تھا اور وہ چہرے ہی سے ایک بھیانک آدمی معلوم ہوتا تھا مجھ سے رخصت ہو گئے لیکن میرے ذہن میں ہیجان برپا کر گئے تھے' میرا دماغ چکرا رہا تھا اور میں سوچ رہا تھا کہ خدا کی پناہ مارشل فیوڈل کے خلاف کس قدر اعلیٰ پیمانے پر کام ہو رہا ہے۔ کیا واقعی ہم لوگ اس سلسلے میں مارشل فیوڈل کے دشمنوں کو ختم کر کے لائنز کو کامیابی دلا سکتے ہیں۔ بہرحال یہ صرف ایک سوال تھا جس کا ابھی میرے پاس کوئی جواب نہیں تھا لیکن اچانک ہی ایک ایسی صورت حال پیدا ہو گئی تھی جس نے مجھے ذہنی طور پر بہت زیادہ الجھا دیا۔ اب تک تو خیر جس انداز میں کام ہو رہا تھا وہ ایک الگ سلسلہ تھا لیکن یہ معلوم ہونے کے بعد کہ ان لوگوں کو فضہ جبیں کے بارے میں تفصیلات معلوم ہو چکی ہیں' اچانک ہی میری دلچسپیاں بھی بڑھ گئی تھیں اور ذمہ داریاں بھی' فضہ جبیں اگر اس سلسلے میں اس قدر شدت کے ساتھ ان لوگوں کی نگاہوں کا مرکز بن گئی ہے تو لازمی امر ہے کہ وہ لوگ اسے ختم کرنے کی کوشش کریں گے اور اس کی تلاش کریں گے۔ اب یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جو معلومات انہیں حاصل ہو گئی ہیں اس کے بعد وہ فضا جبیں کے لیے کیا کریں گے' ایک طرف جہاں میں نے بہت سے انتظامات کر لیے تھے' وہیں مجھے یہ احساس

WWW.PAKSOCIETY.COM

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

بھی تھا کہ فضا حبیبی کے تحفظ کے لیے مجھے کیا کرنا چاہیے۔ دشمن بہت عمدگی سے اپنا کام کر رہا تھا اور یہ ساری کارروائی بڑی عجیب و غریب حیثیت کی حامل تھی' ادھر ہم لوگ اپنے معاملات میں مختلف طریقوں سے کام کر رہے تھے' ایک عجیب سی جنگ ہمارے درمیان جاری تھی اور بظاہر یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے اب یہ جنگ فیصلہ کن مراحل میں داخل ہو چکی ہے' کم از کم میں تو اپنے طور پر یہی سوچ رہا تھا' یہاں تک کہ میں فضہ سے رابطہ قائم کیا اور فضہ نے فی جی کی حیثیت سے میرا پیغام موصول کیا۔"

"مادام میں ڈرین بول رہا ہوں' آپ سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں' فی جی کو تازہ اطلاع میں نے یہی دی تھی کہ اس وقت میں ڈرین کے نام سے موجود ہوں اور اس حیثیت سے کام کر رہا ہوں' بہرحال فضہ نے میرا پیغام موصول کیا۔"

"فرمایئے مسٹر ڈرین کیا بات ہے۔"

"میڈم فی جی میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں۔"

"کیا کوئی بہت اہم کام ہے۔"

"جی۔"

"تو پھر جگہ کا تعین کر لیجیے مسٹر ڈرین' آپ جہاں کہیں گے' میں آپ سے ملاقات کر لوں گی۔"

"آپ یوں کیجیے' میں ایک پتہ بتائے دیتا ہوں آپ وہاں پہنچ جایئے۔"

"پتہ بتایئے اور میں نے فضہ کو ایک ایسی جگہ کا پتہ بتا دیا' جہاں میں اس سے اطمینان بخش طریقے سے ملاقات کر سکتا تھا' پھر میں نے بڑے پر شوق انداز میں فضہ کو مطلوبہ جگہ خوش آمدید کہا' ہر چند کہ وہ اپنی اصل شکل میں نہیں تھی' لیکن جب انسان کسی سے منسلک ہو جاتا ہے تو پھر شکل و صورت ثانوی حیثیت اختیار کر جاتی ہے' فضہ نے مخصوص مسکراہٹ سے مجھ سے ملاقات کی تھی۔"

"کیسی ہو' میں نے سوال کیا۔"

"یہ تو تم بتاؤ گے۔"

"تمہیں اس لحاظ سے تو تم بہت اچھی ہو' مگر میں تمہاری صحت اور خیریت کے بارے میں معلوم کر رہا تھا۔"

"اب ایسا بھی نہیں ہے' مجھے تم سے جدا ہوئے زیادہ وقت نہیں گزرا۔"

"میں ایک ایسے نوجوان شخص کی طرح اپنی جذباتی کیفیت کا اظہار نہیں کروں گا فی جی' جو جذبات میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے غالباً" انسان کسی بھی عمر میں اپنی فطری حیثیت سے منحرف نہیں ہوتا ہے' اور وقت اس پر اثر انداز نہیں ہوتا' اس کے جذبات جوں کے توں رہتے ہیں' لیکن اظہار کے طریقے بدل جاتے ہیں' فی جی میں یقین کرو کہ۔" میں نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔

فضہ مسکراتی نگاہوں سے مجھے دیکھ رہی تھی' پھر اس نے کہا۔

"ایک بات کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکوں گی۔"

"کیا؟"

"تم مسلسل مجھے فی جی کہہ کر مخاطب کر رہے ہو' اس سے تمہاری مستعدی اور ہر لمحے اپنے آپ سے چوکس رہنے کی فطرت کا احساس ہوتا ہے۔"

"ہم اپنی زندگی کا آخری مشن سرانجام دے رہے ہیں فضہ' اور جب ہمارے سامنے دشمن ہوتا ہے' تو ہماری مستعدی ہماری زندگی کی امانت ہوتی ہے' یقین کرو اب سے کچھ عرصے قبل زندگی سے میری دلچسپیاں بالکل ختم ہو گئیں تھیں اور میں بس اس طرح زندہ تھا کہ سانسوں کے آمد و رفت جاری تھی' اور انہیں ختم کر دینے کا کوئی جواز میرے پاس موجود نہیں تھا' لیکن اب میرا جواز موجود ہے۔"

"اچھا ایک بات بتاؤ۔"

"ہاں پوچھو۔"

"تمہیں یہ یقین کیسے ہے کہ میں فی جی ہی ہوں' اس وقت ہم جن حالات سے دوچار ہیں اور جس طرح ہمارے لیے کام ہو رہا ہے' کیا تم یہ یقین کرو گے کہ حالات کس قدر سنسنی خیز ہیں۔"

"میں تم سے کس لیے ملاقات کر رہا ہوں۔"

"ہاں میں جانتی ہوں' کہو کیا بات ہے۔"

"وہ لوگ یہ بات جان چکے ہیں کہ لائنز یہاں مصروف عمل ہے اور انہیں یہ بھی معلوم ہو چکا ہے' کہ فضہ حبیبی نامی ایک لڑکی لائنز کے لیے کام کر رہی ہے۔"

"او مائی گاڈ' کیا واقعی۔"

"ہاں' ایڈگر نے یہ اطلاع ڈرین کی حیثیت سے مجھے فراہم کی ہے' اور اب وہ مادام فی جی سے مل کر یہ تمام انکشافات کرنا چاہتا ہے' ایک بات بتاؤں فضہ' یہ مادام فی جی تو بارلے ریس سے بھی زیادہ بڑی اہمیت کی حامل ہے۔"

"اب تم چپ ہو جاؤ اور مجھے بولنے دو' مجھ پر جو انکشاف ہوا ہے وہ زیادہ سنسنی خیز ہے' اور نہ صرف میں اس انکشاف سے حیران ہوں' بلکہ اب تو میں یہ سوچتی ہوں کہ شاید تمہیں پہلے ہی اس کا احساس ہو گیا تھا۔"

"کیا مطلب۔" میں نے سوال کیا۔

"تم نے ایسا ایک کام اس وقت کیا تھا' جب مجھے اس کا شبہ بھی نہیں تھا۔"

"کونسا کام بھئی' بتاؤ تو سہی۔؟"

"اور میں دعوے سے کہہ سکتی ہوں کہ اگر تم تنظیم میں باقاعدہ شریک ہو جاؤں' تو میرا خیال ہے کہ تنظیم تمہیں درجہ اول دے سکتی ہے۔"

"اب' عزیزوں کے سر باندھے جاؤ گی' یہ نہیں بتاؤ گی کہ مجھ سے کون سی غلطی ہو گئی' میں نے کہا۔

"میں تمہیں یہی حیرت انگیز بات بتانا چاہتی ہوں اچھا یہ بتاؤ' ان لوگوں کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے' جنہوں نے تم سے ملاقات کی ہے' میرا مطلب ہے اس حیثیت سے یعنی ڈرین کی حیثیت سے۔"

"بظاہر وہ مارشل فیوڈل کے مفادات پر کام کرنے آئے ہیں اور لائنز کے بارے میں انہیں اطلاع ہو چکی ہے لیکن وہ درد پردہ اس کے مفادات کے خلاف ہیں۔"

"گڈ' ویسے تمہیں معلوم ہے کہ کئی تنظیمیں ایسی ہیں جو یہاں مارشل فیوڈل کے مفادات کے لیے کام کر رہی ہیں۔"

"آہستہ آہستہ' ہمیں ان باتوں کا پتہ چلتا جا رہا ہے۔"

"خیر' ان تمام باتوں کو حیران کن نہ سمجھو' حیرت انگیز بات یہ ہے مائی ڈیئر کہ میری ملاقات مارشل فیوڈل سے ہو چکی ہے۔"

"کیا' میں چونک پڑا۔"

"ہاں' فضہ مسکرائی۔"

"کب۔"

"زیادہ وقت نہیں گزرا بس یوں سمجھ لو کہ اب سے کوئی چھ گھنٹے قبل۔"

"مگر تم نے مجھے اس کی اطلاع نہیں دی۔"

"مجھے موقع ہی نہیں مل سکا تھا۔ میں تمہیں پوری تفصیل بتا رہی ہوں تمہیں اندازہ نہیں ہو سکتا کہ میں نے اپنی زندگی کا عظیم الشان کارنامہ سرانجام دیا ہے۔"

"وہ تو خیر میں جانتا ہوں۔"

"کیا جانتے ہو۔"

"یہی جو تم نے کہا۔"

"یعنی کارنامے والی بات۔"

*_*_*

"ہاں۔"

"بتاؤ کیا کارنامہ ہے۔"

"وہ یہ کہ تم مجھ سے محبت کرنے لگی ہو' میں نے کہا اور وہ مسکرا دی۔"

"ہاں وہ تو خیر ہے' لیکن جو بات میں تمہیں بتا رہی ہوں وہ بہت بڑی عجب خیز بات ہو گی تمہارے لیے۔"

"کیا"

"فی جی مارشل فیوڈل کی محبوبہ ہے' فضہ نے کہا اور میں اپنا کان کھجانے لگا۔" بات میری سمجھ میں نہیں آئی تھی' میں چند لمحے پریشان نگاہوں سے فضہ کو دیکھتا رہا' فضہ اپنے مخصوص انداز میں مسکرا رہی تھی پھر میں نے کہا۔

"کیا کہہ رہی ہو۔"

"نہ صرف محبوبہ' بلکہ یوں سمجھ لو کہ مارشل فیوڈل

WWW.PAKSOCIETY.COM

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

بھی سوچو گے تم کہ ان میں سے کچھ بے گناہ ہوں' لیکن فی جی اس وقت میری بقا کا صرف ایک ہی راستہ ہے اور اگر تم یہ کر دو تو یہ سب سے بہتر رہے گا۔"

"تم مجھے بتاؤ مائی ڈیئر فیوڈل کہ مجھے کیا کرنا ہے۔"

"ڈرین فی جی تم سے میرا مکمل تعارف کرا چکی ہے اور میں تم پر مکمل بھروسہ کرتا ہوں' کسی کام کو بہت بڑے پیمانے پر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس میں تم لوگوں کو باقاعدہ اپنے خلاف کام کرنے کی ہدایت دو میں یہ نہیں چاہتا' میرے سامنے کچھ نام ہیں' جنہیں میں تمہارے سامنے بیان کروں گا تو تم حیران رہ جاؤ گے' جانتے ہو کون کون سے نام ہیں ان میں سر فہرست پارلے ریلس ہے' دوسرے نمبر پر کارمن ساؤ ہے' تیسرے نمبر پر راکی ماؤن ہے' کچھ اور ایسے نام ہیں جو میں تمہارے سامنے لینا چاہتا ہوں اور میں اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکتا کہ ان لوگوں کو منظر عام سے ہٹا دوں یہ چند نام کم ہو جائیں تو یوں سمجھ لینا کہ ایک طرح سے ہمارے راستے صاف ہو جائیں گے اور ہم بہتر طریقے سے اپنا کام کر سکیں گے' مائی ڈیئر ڈرین فی جی نے تم پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا ہے اور مجھے فی جی پر مکمل اعتماد ہے میں ان لوگوں کو اپنے طور پر ایک خفیہ جگہ پہنچا رہا ہوں فی جی' وہاں تمہارے مکمل رہنمائی کرے گی اور تمہیں یہ بتائے گی کہ کیا صورت حال ہے' اس سلسلے میں میں نے لائنز کا سہارا لیا تھا' لیکن لائنز کے کارکنوں نے بھرپور کوششوں کے باوجود کوئی اتنا موثر کارنامہ انجام نہیں دیا جو میرے مقصد کی تکمیل کرتا' یہ کام اب صرف ہم ہی لوگ کر سکتے ہیں' اس گروپ کو سلے ختم کر دیا جائے' اس کے بعد جو بھی صورت حال ہو گی' ہم اس کا مقابلہ کریں گے۔"

بڑے سنسنی خیز الفاظ تھے یہ گویا مارشل فیوڈل ہر اس شخص کو ختم کر دینا چاہتا تھا جو اس کے قریب موجود تھا اور اس سے چھٹکارا حاصل کر کے از سر نو اپنے کام کا آغاز کرنا چاہتا تھا' اصل میں اگر دیکھا جائے تو یہ ایک اچھا آئیڈیا تھا میں نے گردن خم کر کے کہا۔

"جناب' اگر آپ میڈم فی جی پر اعتماد کرتے ہیں تو یوں سمجھ لیجئے کہ آپ کی ہدایت کے مطابق سب کچھ ہو جائے گا' لیکن ان لوگوں کا اس جگہ تک پہنچنا کیسے ممکن ہے۔"

"یہ کام مجھ پر چھوڑ دو مائی ڈیئر ڈرین میں تمہیں جو پتہ بتاتا ہوں' اسے ذہن نشین کرو اور اس جگہ پہنچ جاؤ کیا سمجھے۔"

"ٹھیک ہے آپ مجھے پتہ بتا دیجئے۔"

"نوٹ کرو' اور پھر اس نے بڑی تفصیل سے مجھے ایک پتہ سمجھایا اور میں نے اسے ذہن نشین کر لیا تب وہ فی جی سے بولا۔"

"مائی ڈیئر فی جی اب اس کے بعد تم میرے ساتھ ہی رہو' یہ بہت ضروری ہے' کیونکہ میں بھی ان حالات سے بری طرح اکتایا ہوا ہوں اور کوئی بھی فیصلہ کن عمل چاہتا ہوں' اور مائی ڈیئر ڈرین تم آگے یہ کام کرو تو اس کے نتیجے میں تمہیں جو کچھ ملے گا وہ تمہاری توقع کے خلاف ہو گا۔"

میں کسی لالچ کے لیے کام نہیں کر رہا سر' بلکہ اپنے آپ کو آپ کے وفاداروں میں شامل کرنا چاہتا ہوں' مارشل فیوڈل نے گردن خم کر دی تھی' پھر اس نے کہا۔

"فی جی' ڈرین کو رخصت کر کے آجاؤ' یہاں سے تمہیں میرے ساتھ ہی چلنا ہے اور ڈرین تمہیں جو میں نے وقت بتایا ہے اس کا مکمل طور سے خیال رکھنا' بس یوں سمجھ لو کہ یہ اشد ضروری ہے۔"

"آپ مطمئن رہئے سر' فضہ مجھے باہر تک چھوڑنے آئی تو اس نے کہا۔

"کیا اب تمہاری اور میری ملاقات اس عمارت میں ہو گی' جہاں کا پتہ بتایا گیا ہے۔"

"ہاں فی جی' اور میرا خیال ہے' وہ پوائنٹ آگیا ہے جب ہم اپنے کام کا انتقام کر لیں۔"

"آہ مجھے بڑا عجیب لگ رہا ہے' ویسے ایک بات تم سے کہوں۔"

"ہاں۔"

"فی جی کو اپنے ساتھ لیتے آنا۔"

"تم بے فکر رہو' میں نے جواب دیا' اور اس کے

بعد زیادہ انتظار نہیں کیا گیا' مارشل فیوڈل سے رخصت ہو کر میں ڈرین کی حیثیت سے واپس چل پڑا' لیکن چاروں طرف سے چوکنا مارشل فیوڈل نے جب یہ فیصلہ کر لیا تھا تو ایک اور تصور میرے ذہن میں ابھر رہا تھا' جب وہ اپنے قرب و جوار میں پھیلے ہوئے ہر اس شخص کو ختم کر دینا چاہتا تھا' جو اس سے منسلک تھا' تو کیا ضروری تھا کہ وہ مجھے اور فضہ کو بھی زندہ چھوڑ دے' وہ جب سب کو قتل کرنے پر تل گیا تھا تو ہم کون سی انوکھی حیثیت رکھتے تھے' اس کے لیے مجھے پہلے سے سوچ لینا تھا اور میں نے سوچ لیا تھا' مارشل فیوڈل اگر شی گاؤ کا حکمران تھا اور اگر اپنی حکمرانی بچانے کے لیے وہ اپنی بہترین ذہانت سے کام لے رہا تھا تو میں خود بھی اپنی مملکت کا حکمران تھا اور میں' جو اب تک کرا لیا تھا اس میں کامیابی نے میرے قدم چومے تھے اور اس آخری عمل کو میں ناکام نہیں جانے دے سکتا تھا' جبکہ شاید فضہ کے ذہن میں یہ تمام کچھ نہ پیدا ہوا ہو اور جب میں نے اپنے مقصد کا آغاز کیا تو فی جی کو میں نے اپنے ساتھ رکھا تھا' اسے میں نے بے ہوشی کا ایک گہرا انجکشن دیا' جس سے وہ کافی گھنٹے تک بے ہوش رہ سکتی تھی اور اس کے بعد تمام تر تیاریاں مکمل کر کے اس طرف چل پڑا' جہاں کی مجھے ہدایت دی گئی تھی یہ شی گاؤ کے نواحی علاقے کا ایک قصبہ تھا' اور اس قصبے میں مجھے جس جگہ پہنچنا تھا اس کی تفصیل مجھے اچھی طرح سمجھا دی گئی تھی میرے ذہن میں نا جانے کیسے کیسے تصورات آرہے تھے' زندگی کا ایک مقصد جو فضہ حبیبی نے بتایا تھا' میں اس کی تکمیل کے لیے بالکل مخلص تھا' فضہ کو اپنی زندگی کا ایک حصہ بنانے کے بعد' میں نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ اس کی خواہش کی تکمیل کر کے آخر کار اپنے وطن روانہ ہو جاؤں گا اور بہر حال یہ سب کچھ میرے لیے بے حد ضروری تھا اور اس وقت شاید ہم اس مسئلے کے آخری مراحل سے گزر رہے تھے' بہر حال میں اس جگہ پہنچ گیا' جو ایک فارم ہاؤس کی سی حیثیت رکھتی تھی' بہت بڑا احاطہ تھا۔ جس کا گیٹ ٹوٹا ہوا تھا' دور دراز علاقے میں تھا اور بظاہر یوں محسوس ہوتا تھا' جیسے کسی امیر زادے کا فارم ہاؤس' اور اس کی دیکھ بھال کرنے والا اور کوئی نہ ہو' میں نے لینڈ روور اس بڑے گیٹ سے اندر داخل کر دی اور آخر کار ایک جگہ جا کر رک گیا' لینڈ روور کی سیٹوں کے درمیان فی جی بے ہوش پڑی ہوئی تھی' تاہم احتیاط کے طور پر میں نے اس کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اس کے منہ میں کپڑا ٹھونس دیا تھا' فارم ہاؤس کی عمارت بظاہر بالکل سنسان محسوس ہو رہی تھی' ایک لمحے کے لیے تو میں ذرا سا الجھ گیا اور میں نے سوچا کہ یہاں کوئی موجود نہیں ہے لیکن عمارت کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے بائیں سمت کچھ گاڑیاں کھڑی ہوئی نظر آئیں' تو میں نے اطمینان کی گہری سانس لی' پھر میں نے اپنی لینڈ روور بھی وہاں سے ہٹائی اور ان گاڑیوں کے درمیان لے جا کر کھڑی کر دی' اور اس کے بعد اتر کر اندر داخل ہو گیا' ایک راہداری طے کرنے کے بعد جب میں ایک بڑے سے کمرے کے دروازے کی جانب پہنچا تو وہاں میں نے ایک گارڈ کو کھڑے ہوئے دیکھا اس نے مجھے انگلی میری جانب سیدھی کی ہوئی تھی' میں نے اسے اپنا کارڈ دکھایا اور اس نے پر ادب لہجے میں کہا۔

"آپ براہ کرم اندر تشریف لے جائیں مسٹر ڈرین۔" میں اندر چلا گیا' تو گارڈ نے بھی اندر داخل ہو کر دروازہ بند کر دیا' میں نے دیکھا کہ وہاں ایک لمبی میز لگی ہوئی ہے اور اس کے گرد پڑی ہوئی کرسیوں پر وہ تمام افراد بیٹھے ہوئے ہیں' جن کے بارے میں مارشل فیوڈل نے مجھے بتا دیا تھا' میں نے رحم بھری نگاہوں سے ان لوگوں کو دیکھا' یہ لوگ اپنی زندگی کے آخری لمحات کا سفر طے کر رہے ہیں' پھر میں نے اس ہال پر نگاہیں دوڑائیں' وہ گارڈ جس نے مجھے ریسو کیا تھا' اندر آگیا تھا اور اس نے اندر داخل ہو کر دروازہ بند کر دیا تھا' اس کے علاوہ دو گارڈ اور یہاں موجود تھے' بڑے سے کمرے کا پچھلا دروازہ کھلا ہوا تھا' اور اس پر پردہ جھول رہا تھا' ان لوگوں نے گردنیں خم کر کے مجھے خوش آمدید کہا اور میں خاموشی سے ایک کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا ان سب کے چہرے مطمئن اور پر سکون تھے' وہ سوچ بھی نہیں

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

سکتے تھے کہ آنے والے وقت میں ان پر کیا بیتنے والی ہے' ویسے یہ بات میں بھی اچھی طرح جانتا تھا کہ اگر مارشل فیوڈل ان سب لوگوں کو ختم کرنے پر تل گیا ہے' تو میرے اندر سرخاب کے پر نہیں لگے ہوئے' وہ بھی یہ نہ چاہے گا کہ اس کا اتنا گہرا رازدار زندہ رہے' یعنی جو کھیل وہ ان لوگوں کے ساتھ کھیل رہا تھا اگر میں یہ سوچ لیتا کہ اس نے مجھے اس کھیل سے علیحدہ رکھا ہے تو اس سے بڑی حماقت اور کوئی نہیں ہو سکتی تھی میری' میں خود بھی اس کے لیے تیار تھا' غرض یہ کہ تقریباً" وہ تمام افراد آ گئے' جو مارشل کو مطلوب تھے' فضہ حبیبی کے بارے میں مجھے اچھی طرح معلوم تھا کہ وہ اس وقت مارشل فیوڈل کے ساتھ ہو گی اور میرا اندازہ درست نکلا' پردہ ہٹا کر مارشل فیوڈل اور فضہ حبیبی اندر داخل ہوئے تو تمام افراد اٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے مارشل فیوڈل کو تعظیم دی' مارشل فیوڈل نے ایک ہاتھ اٹھایا' اور شی گاؤ کے مخصوص انداز میں اسے اونچا بلند کر کے ان لوگوں کی تعظیم کا جواب دیا' پھر بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"بیٹھ جاؤ اور وہ سب بیٹھ گئے' تب اس نے کہا۔"

"مسٹر ڈرین' آپ ذرا باہر ایک نگاہ دوڑائیے اور یہ اندازہ لگائیے کہ تمام حالات پر سکون ہیں' اس وقت جو باہر نہیں جانا چاہتا تھا' لیکن بہرحال مارشل فیوڈل نے کہا تھا اس لیے اس کے حکم کو ٹال بھی نہیں سکتا تھا۔" میں یہ سوچ رہا تھا کہ کہیں میری غیر موجودگی میں کہیں گڑبڑ نہ ہو جائے' لیکن ایسا نہیں ہوا' جب میں واپس آیا تو مارشل فیوڈل نے کہا۔

"یہ ذمہ داری آپ کو سونپی جاتی ہے کہ باہر نگاہ رکھیے' میں جو کچھ کہنا چاہتا ہوں' اسے آپ تمام لوگ غور سے سنے' میں ایک لمحے میں سمجھ گیا کہ مارشل فیوڈل مجھے ان لوگوں سے دور رکھنا چاہتا ہے' چنانچہ میں ایک دیوار کے ساتھ جا کھڑا ہوا' مارشل فیوڈل نے اطمینان بھری نگاہ سے مجھے دیکھا' فضا حبیبی' فی جی کی حیثیت سے مارشل فیوڈل کے داہنے ہاتھ پر کھڑی ہوئی تھی' مارشل نے میز کے پیچھے بیٹھتے ہوئے کہا جو تھوڑے فاصلے پر پڑی ہوئی تھی اور سامنے کے حصے سے کور تھی' وہ بولا۔

"میرے معزز دوستو! اور مشکل لمحات میں میرے عزیز ساتھیو! ہم لوگ جن مشکلات میں گرفتار ہیں ان کے بارے میں تمہارے سامنے کچھ کہنا ایک بے مقصد سی بات ہے' کیونکہ مجھ سے زیادہ تم اس بارے میں جانتے ہو اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہمارے اوپر ایک مشکل وقت آ پڑا ہے اور سب سے زیادہ افسوس کی بات یہ ہے کہ اس وقت ہم دشمنوں اور دوستوں کی تمیز کھو بیٹھے ہیں' مجھے انتہائی حیرتناک تجربات ہوئے ہیں' وہ تجربات یہ ہیں کہ وہ لوگ جن پر میں مکمل طور پر اعتبار کرتا تھا اور ان پر بھروسہ کرتا تھا' حیرت کی بات ہے کہ وہ میرے دشمن بنے ہوئے ہیں اور میرے خطرناک دشمنوں کے اعلیٰ کار ہیں' میں نہیں سمجھتا کہ انہیں کیا کہہ کر مجھ سے برگشتہ کیا گیا ہے' کیونکہ میں تو خود دوست مزاج انسان ہوں' اور جن لوگوں نے ہر طرح کے حالات میں میرا ساتھ دیا ہے' میں ان کی عزت اس طرح سے کرتا ہوں کہ وہ سوچ بھی نہیں سکتے' لیکن کیا کروں' بات وہی آ جاتی ہے کہ مجھے لمحہ لمحہ یہ احساس دلایا گیا ہے کہ اب میں سب کی نگاہوں میں ناپسندیدہ حیثیت کا حامل ہوں اور لوگ مجھے اقتدار سے ہٹا دینا چاہتے ہیں' شی گاؤ کی بہتری کے لیے میں خلوص دل سے اس بات پر تیار ہو جاتا کہ اقتدار چھوڑ دوں اور مکمل طریقے سے آپ لوگوں کے ہمراہ کام کروں' لیکن بدقسمتی تو یہ ہے کہ مجھے اس کا پس منظر معلوم ہے' یہودی قوم نا جانے کب سے اقتدار کے حصول کے لیے کوشاں رہی ہے' بے شک اقتدار اس کی تقدیر میں نہیں تھا' لیکن کچھ واقعات ایسے ہوئے' کچھ خرابیاں ایسی درمیان میں آ گئیں کہ اسرائیل عالم وجود میں آ گیا' اور اس کے بعد دنیا کے مختلف گوشوں میں جو ہوا وہ بتانے والی بات نہیں ہے' کون نہیں جانتا اس بات کو کہ اس کے بعد کیا کیا کچھ ہو چکا ہے' یا دنیا کا امن اور بقا کس طرح خطرے میں پڑ گیا ہے۔"

میرے دوستو! شی گاؤ میں' میں یہ سب کچھ نہیں ہونے دینا چاہتا تھا' اپنے دل سے آزادی فلسطین کا حامی تھا اور غالباً" اسرائیلی لابی نے اسی لیے مجھے اقتدار سے معذور کرنے کی منصوبہ بندی کی اور اسے ہر طرح سے امداد فراہم کی گئی' خیر دشمن اپنا کام کرتے ہیں' ہمیں اپنا کام کرنا تھا' مجھے ذرہ برابر اس بات کی پروا نہ ہوتی' اگر میں یہ محسوس کرتا کہ میرے دوست' بہرحال میرا ساتھ دے رہے ہیں' لیکن میں جانتا ہوں کہ ان لوگوں نے اصل کام تمی کیا ہے کہ میرے قریب دوستوں کو اپنے جال میں پھانس لیا ہے اور صحیح معنوں میں اب میں مارکیٹ میں ہوں' میرے لیے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو گیا ہے کہ کون میرا دوست ہے اور کون دشمن۔

"چنانچہ میں نے آپ لوگوں کو اس لیے طلب کیا ہے کہ آپ مجھے کوئی بہتر مشورہ دیں' کیا اس سلسلے میں آپ کوئی ایسی تدبیر مجھے بتا سکتے ہیں' جس کے ذریعے میں دشمنوں اور دوستوں میں تمیز کر سکوں' اب میری بینائی ختم ہو گئی ہے اور اب میں اپنے آپ کو معذور پاتا ہوں اس سلسلے میں کہ کوئی فیصلہ کر لوں' بتائیے کوئی تدبیر آپ کے ذہنوں میں ہے؟"

"سر اصل میں سب سے بڑا مسئلہ یہی ہے کہ دوست اور دشمن کی شناخت ختم ہو گئی ہے' افسوس ہم' بلکہ ہم میں سے کوئی آخری طور پر نہیں کہہ سکتا کہ خود ہم لوگ آپ کے مخلص ہیں یا نہیں۔"

"مائی ڈیئر کارمن ساؤ' یہی میں کہنا چاہتا تھا۔" ایسے حالات میں میرے لیے صرف ایک چارہ کار رہ جاتا ہے اور افسوس میں اس کے لیے آپ کی اجازت بھی نہیں لے سکتا سمجھ رہے ہیں نا آپ۔" اور آخری چارہ کار یہ ہے کہ میں دوست اور دشمن کی تمیز کیے بغیر سب کو ختم کر دوں ان الفاظ کے ساتھ ہی مارشل فیوڈل نے میز کے نیچے اچانک ہاتھ ڈالا اور پھر سب اسٹین گن نکالی اور سامنے بیٹھے ہوئے لوگوں پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی اس نے اسی پر اکتفا نہیں کیا تھا' بلکہ ان لوگوں پر گولیوں کی بوچھاڑ کرنے کے ساتھ ساتھ ہی اس نے ان تینوں گارڈ کو بھی نشانہ بنا لیا تھا' اور وہ بھی اوندھے منہ زمین پر آ رہے ہے' مارشل فیوڈل اس وقت ایک جنونی معلوم ہو رہا تھا اور وہ لوگ جو تھوڑی دیر پہلے مطمئن بیٹھے ہوئے تھے اب خاک و خون میں نہائے ہوئے فرش پر تڑپ رہے تھے' مارشل فیوڈل کی آنکھوں سے خون ٹپک رہا تھا اس نے شدید نفرت بھرے انداز میں کہا۔

"تم لوگوں کا خون میرے لیے زندگی کا سمندر تھا لیکن افسوس تم میں سے نا جانے کون کون' نہ صرف میرا بلکہ شی گاؤ کا دشمن بن گیا' نہ صرف شی گاؤ کا بلکہ اس پوری قوم کا دشمن بن گیا' جس سے آج بھی میں اپنے دل میں ہمدردی رکھتا ہوں' میں بہت کچھ کر چکا ہوں' لیکن کامیاب نہیں ہو سکا' معافی چاہتا ہوں مسٹر ڈرین' معافی چاہتا ہوں' یہ سب تو ختم ہو گئے اب تم آخری راز دار رہ گئے ہو' جہاں تک فی جی کا تعلق ہے وہ میری زندگی ہے اور میں اسے ہر قیمت پر اپنے ساتھ رکھوں گا یہ اگر کبھی مجھ سے بغاوت کر جاتی ہے' یا دغا کر جاتی ہے تو میں سمجھوں گا کہ تقدیر نے یہی سب کچھ میرے لیے لکھ دیا تھا۔ لیکن آئی ایم سوری مسٹر ڈرین' اب تمہاری زندگی بھی ممکن نہیں ہے' تم آخری آدمی بھی مارشل فیوڈل نے اتنا ہی کہا تھا کہ اچانک فی جی نے یعنی فضہ حبیبی نے اپنی پستول کی نال اس کی کنپٹی پر رکھی اور سرد لہجے میں بولی۔

"اسٹین گن پھینک دو مارشل فیوڈل اسٹین گن پھینک دو' بہت ضروری ہے' فیوڈل اس طرح اچھلا کر اسٹین گن خود بخود اس کے ہاتھ سے نیچے گر گئی' اور فضہ حبیبی نے اسے ٹھوکر مار کر مارشل فیوڈل سے دور کر دیا' فیوڈل کی آواز تک حیرت سے بند ہو گئی تھی' تب فضہ حبیبی نے کہا۔

"میں تم سے معافی چاہتی ہوں مارشل' لیکن ایک غلط فہمی ایک اور بہت بڑا نقصان کرنے جا رہی تھی' تم یہ نہ سمجھنا کہ میں نے تم سے گستاخی کی ہے' جو کچھ میں کہنا چاہتی ہوں وہ سن لو۔" صبر و سکون کے ساتھ اس کے بعد میری گردن تمہارے سامنے خم ہو گی اور تم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

مجھے میری اس گستاخی کی سزا دے سکتے ہو۔"

فیوڈل کے جیسے پیروں کی جان نکل گئی تھی' وہ لڑکھڑا کر چند قدم آگے بڑھا اور فضہ حبیبی پیچھے ہٹتی رہی' پھر فیوڈل نے کہا۔

"میں کھڑا نہیں رہ سکتا' میں کھڑا نہیں رہ سکتا میں ختم ہو گیا' فی جی تو ہی تو میری زندگی کا آخری سہارا تھی' تو بھی غداروں میں ہے' ارے پاگل مجھ سے پہلے کہہ دیتی' تو ان بیچاروں کو میں زندگی سے محروم کیوں کرتا' جن کے بارے میں مجھے نہیں معلوم تھا کہ کون میرا اپنا ہے اور کون میرا دشمن۔"

"سر میں آپ کو ابھی مطمئن کیے دیتے ہوں آپ نے لائنز سے رابطہ قائم کیا تھا اور اس کے بعد آپ نے خود ہی فیصلہ کر لیا کہ لائنز آپ کے لیے کچھ کرنے میں ناکام رہے ہیں' سر آپ نے یہ فیصلہ بڑی جلد بازی میں کر دیا' ہم تو آپ کے لیے روز اول سے سرگرم عمل تھے' آپ نے ہم پر احسان کیا تھا' ہم نے اس احسان کا قرض اتارنے کے لیے بڑی محنت کی ہے سر جن لوگوں کو آپ نے ختم کیا' ان لوگوں کا ختم ہو جانا ہی بہتر تھا' لیکن یہ ساری تجویز آخر کار ہم نے آپ کو دی' میں فی جی نہیں ہوں اور وہ ڈرین بھی نہیں ہے' ہم دونوں لائنز کے کارکن ہیں' اور آخر کار ہم نے آپ کے دشمنوں کو اپ تک پہنچانے میں اور انہیں آپ کے راستے سے ہٹانے میں آپ کا سونپا ہوا فرض پورا کر دیا ہے' براہ کرم سکون سے کام لیجئے۔"

فضہ حبیبی نے اپنے چہرے سے فی جی کی ماسک ہٹا دی اور مارشل فیوڈل کے جسم میں جیسے دوبارہ جان پڑ گئی۔

"تو فی جی..... فی جی کا کیا ہوا۔"

"نہیں سر' وہ موجود ہے' چونکہ وہ آپ کی منظور نظر ہے' آپ اجازت دیجئے مسٹر ڈرین کو مسٹر جہانگیر جمال شاہ آپ براہ کرم اپنا چہرہ مارشل فیوڈل کے سامنے کر دیجیے اور اس وقت میں نے اپنے چہرے پر سے میک اپ ماسک اتار دیا' مارشل فیوڈل آنکھیں بند کر کر کے گردن جھٹکنے لگا تھا' ایک لمحے تک کو سوچنے کے بعد اس نے کہا۔

"مجھے فی جی کی صورت اور دکھاؤ' اس کے بعد میں اپنے حواس قائم کر سکوں گا۔"

"میں اسے لے کر آتا ہوں' میں نے کہا اور باہر نکل گیا مارشل فیوڈل کی کیفیت کا مجھے احساس تھا' فی جی بدستور بے ہوش تھی میں اسے کندھے پر لاد کر اندر لایا اور مارشل فیوڈل اس کی طرف دوڑ گیا اس نے اس کے منہ سے کپڑا نکالا' اس کے ہاتھ پاؤں کھولے' پھر اس کے سینے پر کان رکھ کر اس کے دل کی دھڑکنوں کا اندازہ لگانے لگا تو میں نے کہا۔

"نہیں مارشل' یہ صرف بے ہوش ہے' آپ اس کے بارے میں بالکل فکر مت کریں' ہم اپنے کام کے لیے اسے بے ہوش کرنے پر مجبور ہوئے' آپ اس سے معلوم کر سکتے ہیں کہ ہم نے کس قدر محنت کرنے کے بعد اپنے فرائض سر انجام دیے ہیں' لائنز اور تنظیم آزادی فلسطین آپ کو آپ کے دشمنوں کے خاتمے پر مبارکباد دیتی ہے' اور ہمیں یقین ہے کہ اس کے بعد آپ ہر طرح کے حالات پر قابو پانے کی اہلیت رکھتے ہیں اور اس پر قابو پالیں گے' ہمارا مشن ختم ہو گیا ہے' اس لیے ہم آپ سے اجازت چاہتے ہیں۔"

مارشل فیوڈل عجیب سے انداز میں ہمیں دیکھ رہا تھا پھر اس نے کہا۔

"مجھے کچھ وقت دو کہ میں تمہارا شکریہ ادا کر سکوں۔"

"اگر آپ اب بھی ہماری ضرورت محسوس کرتے ہیں تو ہم یہاں رکیں۔"

"نہیں' میں محفوظ ہوں' براہ کرم تھوڑا سا وقت درکار ہو گا ہمیں ان حالات پر قابو پانے کے لیے' مجھے امید ہے کہ تم لوگوں میں سے کوئی محسوس نہیں کرے گا' میں نے فضہ حبیبی کو اشارہ کیا اور اس کے بعد ہم دونوں وہاں سے چل پڑے فضہ حبیبی بے انتہا خوش تھی' راستے میں اس نے کہا۔

"اور اس کے بعد اگر ہم شی گاؤ میں رکے تو ہم سے برا بے وقوف روئے زمین پر اور کوئی نہیں ہو گا۔"

"جو حکم محترمہ فضہ حبیبی' ہم نے تو بہر حال آپ کی غلامی قبول ہی کر لی ہے۔"

"نہیں جہانگیر جمال شاہ' میں تمہارے قدموں کی خاک ہوں' فضہ حبیبی جذباتی لہجے میں بولی۔"

"ایسی باتیں نہ کرو فضہ میں نے تمہیں قدموں کی خاک بنانے کے لیے نہیں۔ آنکھوں کی بینائی بنانے کے لیے حاصل کیا ہے' فضہ بچپن سے میری ایک کیفیت مجھے پریشان کرتی رہی ہے۔"

"کیفیت۔"

"ہاں۔"

"مجھے بتانا پسند کرو گے۔"

"ہاں فضہ میرے والد جیسا کہ میں تمہیں ان کے بارے میں بتا چکا ہوں محکمہ پولیس کے ایک بڑے افسر تھے۔ سخت گیر اور ڈکٹیٹر قسم کے انسان میرے بھائیوں نے ان کی ہاں میں ہاں ملا کر میرے والد صاحب کا دل جیت لیا' مجھ سے وہ کچھ پرخاش رکھتے تھے اور اگر میں یہ کہوں کہ مجھ سے نفرت کرتے تھے تو غلط نہیں ہو گا' پتہ نہیں اس کی وجوہات کیا تھیں"

"ایسا ہوتا ہے' جہانگیر ایسا ہوتا ہے۔ بعض اوقات کوئی نفسیاتی گرہ ایسی پڑ جاتی ہے کہ انسان مختلف کیفیات کا شکار ہو جاتا ہے۔ میں اس بات کو تسلیم کرتی ہوں۔"

"لیکن اب میں چاہتا ہوں کہ اپنے آپ کو اس مشکل سے آزاد کرا لوں۔ اب میں اپنے لیے اور کوئی ایسی مشکل نہیں پالنا چاہتا جو مجھے میرے ماضی کی یاد دلاتی رہے' فضہ جیسے کہ ہم نے پروگرام بنایا تھا کہ لائنز کے لیے یہ کام مکمل کرنے کے بعد ہم اس زندگی کو خیرباد کہہ دیں گے اور وطن واپس چلے جائیں گے تو اب مجھے یہ بتاؤ کہ اس سلسلے میں تمہارے ذہن میں اور کوئی بات ہے۔"

"بالکل نہیں' ہم اپنے مقصد کی تکمیل کر چکے ہیں اور اب ایک آزادی زندگی کے خواہش مند ہیں' لیکن میں تمہاری اس بات سے بھی پوری طرح اتفاق کرتی ہوں کہ یہاں سے نکل جانا' بلکہ فوراً نکل جانا اب ہمارے حق میں ہے اور اسی میں ہماری سلامتی ہے۔"

"بالکل' میں بھی یہی محسوس کرتا ہوں' پھر اس کے بعد ہم لوگوں نے تیاریاں شروع کر دیں اور پھر ہمیں کوئی مشکل پیش نہیں آئی۔ ہم وہاں سے چل پڑے اور بیروت پہنچ گئے کسی کو کچھ نہیں معلوم تھا کہ ہم کون سا کارنامہ سر انجام دے آئے ہیں نہ ہی ہمیں کوئی ایسی مشکل پیش آئی تھی جو ہمارے لیے باعث تردد ہوتی۔ چنانچہ ہم پر سکون انداز میں یہاں پہنچ کر اپنی مصروفیات میں گم ہو گئے۔ ہم نے وطن جانے کے لیے تیاریاں شروع کر دی تھیں' لیکن ہماری روانگی سے پہلے ہی کچھ لوگوں کو اس بات کا علم ہو گیا کہ ہم لائنز کا وہ کام کر کے آئے ہیں' جو بحالت مجبوری التواء میں ڈال دیا گیا تھا۔ کچھ ایسے اہم لوگوں نے ہم سے ملاقات کی جو بڑی محترم حیثیت کے مالک تھے' بڑے بڑے نام اس میں شامل تھے جنہوں نے پوری دنیا میں دھوم مچا رکھی تھی۔ یہ لوگ ہم سے ملے ایک' بہت ہی معزز و محترم شخصیت نے فضہ حبیبی سے کہا۔

"ماشاء اللہ میں تمہاری صحت بھی بہتر پا رہا ہوں فضہ اور تمہیں بڑا مطمئن اور مسرور دیکھ رہا ہوں لیکن براہ کرم اس امید کے ساتھ کہ تم مجھ سے جھوٹ نہیں بولو گی۔ میں تم سے جو سوال کر رہا ہوں مجھے اس کا جواب' دو۔" فضہ نے نیاز مندی سے گردن جھکائی اور بولی۔

"آپ یہ تصور کر سکتے ہیں کہ میں آپ کے سامنے جھوٹ بولنے کی مرتکب ہو سکتی ہوں۔"

"ہرگز نہیں۔"

"تو پھر فرمائیے۔"

"یہ بتاؤ کہ لائنز کے لیے مارشل فیوڈل کے حق میں جو کام سر انجام دیا گیا ہے اور جس کے کرتا دھرتا صرف دو افراد تھے' کیا وہ تم تھیں فضہ حبیبی اور تمہارے ساتھی۔"

"میں کچھ عرض کرنا چاہتی ہوں لیکن اس بات کو نظر انداز نہیں کروں گی کہ میں لڑکی ہوں' کیا مجھے اس کا موقعہ دیا جائے کہ میں۔"

"تم میرے لیے بیٹی کی مانند ہو فضہ' میں ایک بزرگ' ایک باپ کی حیثیت سے تم سے یہ پوچھنا چاہتا

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ہوں کہ اس تمام معاملے کی کیا حیثیت رہی ہے۔"

"جناب عالی یہ بات ہم میں سے سب جانتے ہیں اور محترم احمد سلامہ نے کچھ عرصہ قبل جو ذمہ داری قبول کی تھی اور جو کچھ بنیادی الجھنوں کی بنیاد پر پوری نہیں کی جا سکتی تھی اور جس کے لیے مارشل فیوڈل سے وعدہ کیا گیا تھا اور اس ذمہ داری میں مجھے ایک بڑا حصہ دیا گیا تھا۔ اصل میں میری بیماری کا ایک مقصد یا ایک وجہ جہانگیر جمال شاہ بھی تھے۔ آپ نے ایک بزرگ کی حیثیت سے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ہر بات سچائی کے ساتھ آپ کے سامنے بیان کر دوں تو محترم میری یہ بیماری جہانگیر جمال شاہ کے آنے سے دور ہو گئی' آپ نے مجھے حکم دیا تھا کہ اب میں تنظیم کے لیے کوئی کام نہ کروں اور حکم عدولی کو ایک جرم تصور کیا جائے گا۔ میں نے خاموشی اختیار کر لی تھی لیکن بہرحال یہ بھی ایک سچ ہے کہ میرے دل میں اس کے لیے دکھ تھا' پھر جہانگیر شاہ آ گئے' ہم نے اس سلسلے میں معلومات حاصل کیں اور آخر کار ہم یہاں سے شی گاؤ روانہ ہو گئے اور پھر قدرت نے ہمیں سرخرو کیا۔ لائنز کے سپرد جو کام کیا گیا تھا اس کی تکمیل ہو گئی' ہماری اس سے بڑی خوش بختی کوئی اور نہیں ہو سکتی تھی۔ چنانچہ ہم یہ کام کرنے کے بعد واپس آ گئے ہیں اور اب اس محنت کا صلہ درکار ہے۔" وہ سب چونک پڑے تھے۔ احمد سلامہ نے تعجب بھری نگاہوں سے فضہ حبیبی کو دیکھا اور بولے۔

"کیا چاہتی ہو فضہ' کیا صلہ مانگنا چاہتی ہو' مارشل فیوڈل اس سلسلے میں ہمیں جو کچھ دے چکا ہے وہ اب تک ہم پر قرض تھا۔ تم نے تو تنظیم پر سے یہ قرض چکایا ہے بولو تم اس سلسلے میں کیا چاہتی ہو۔"

"آپ کی دعائیں اور جہانگیر جمال شاہ کے وطن جانے کی اجازت ہم لوگوں نے دل میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ لائنز کی طرف سے یہ مہم سرانجام دے کر ہم شادی کر لیں گے اور جہانگیر جمال شاہ کے وطن جا کر آباد ہو جائیں گے' اور اسی وعدے کے ساتھ ہم لوگ اپنی اس مہم کے ساتھ نکلے تھے اور یہ بھی تصور کر لیا تھا ہم نے کہ اگر اس مہم میں ہماری زندگیاں کام آ گئیں تو ہم اپنی اس موت کو بھی اپنی محبت کی کامیابی سمجھیں گے۔ خدا نے ہمیں زندگی دی ہے اور ہم بہرحال ایک اہم کام کی تکمیل خوش اسلوبی سے کر چکے ہیں۔

"اگر مجھے کسی قابل سمجھا جائے تو میری ایک درخواست بھی منظور کی جائے۔" میں نے پہلی بار اس گفتگو میں دخل دیا۔

"جہانگیر جمال شاہ اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ اس سے پہلے تنظیم آزادی فلسطین کے لیے تم نے خاموشی سے جو کچھ کیا ہے۔ تنظیم اس سے لاعلم ہے تو اپنے ذہن سے یہ تصور نکال دو' بہت بڑی شخص ہے تمہاری ہمارے لیے اور دل و جان سے ہم اس کی عزت کرتے ہیں بتاؤ۔"

"میں فضہ حبیبی کو خاموشی سے اپنے ساتھ اپنے وطن لے جانا چاہتا ہوں۔"

"لیکن اس کا نکاح تو یہیں ہو گا۔ کیا تم ہم سے یہ حق بھی چھین لو گے۔"

"نہیں۔" میں نے مسکرا کر کہا اور اس کے بعد کچھ جذباتی ہنگامے ہوئے' نکاح کی رسم ادا کی گئی اور اس کے لیے ان لوگوں نے اپنے جس خلوص کا اظہار کیا تھا درحقیقت یہ سب کچھ مجھے ایک اجنبی دنیا کی کہانی محسوس ہو رہی تھی۔ میں خود بھی جذباتی ہو گیا تھا یہاں تک کہ انتہائی محتاط انتظامات کے ساتھ ہمیں ہمارے وطن روانہ کر دیا گیا اور طویل ترین عرصے کے بعد سرزمین وطن پر پاؤں رکھنے کا موقعہ ملا تھا اور اس سرزمین کے لمس کو محسوس کر کے دل و دماغ پر جو جذباتی کیفیت طاری ہوئی تھی اس نے مجھے رلا دیا۔ فضہ حبیبی حیران رہ گئی تھی' بہرحال جب مجھ پر سے جذباتی کیفیت ختم ہوئی تو فضہ نے کہا۔

"یہ بہت ضروری تھا جہانگیر' ان آنسوؤں سے تمہاری آنکھوں کی نیلاہٹیں بہہ گئیں اور اب یہ ملک' یہ وطن اور تمہارا شہر تمہارے لیے ایک تقدس کی جگہ ہے۔ جن حالات سے تم گزر چکے ہو اب ان حالات پر صرف شرمسار ہو لیا کرنا۔"

"ہاں' یہاں میرے چار ایسے دوست بھی رہا کرتے تھے جو ہر لمحے اور ہر وقت میرے ساتھ ہوا کرتے تھے۔

میں انہیں تلاش کروں گا اور پہلے ان سے اپنے گھر کے حالات معلوم کروں گا' ممکن ہے انہیں اس بارے میں معلومات حاصل ہوں۔" چنانچہ ہم نے ایک ہوٹل کا رخ کیا' ہوٹل میں قیام کرنے کے بعد ہم کچھ دن تو خاموشی اختیار کیے رہے۔ ہاں' اتنا میں نے ضرور کر لیا تھا کہ کرائے پر ایک کار لے کر پورے شہر میں گھومتا رہتا تھا یہاں تک کہ ایک دن میں توفیق کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اتفاق سے فضہ کو کچھ اشیاء درکار تھیں' اور ہم ایک بڑے ڈپارٹمنٹل اسٹور میں داخل ہوئے تھے۔ سٹور کے کاؤنٹر پر توفیق نظر آ گیا اور جب بل پے کرنے کے لیے میں اس کے پاس پہنچا تو وہ مجھے اور میں اسے دیکھنے لگے توفیق کا چہرہ شدت حیرت سے سرخ ہو گیا تھا اور خود میری آنکھیں پھیل گئیں تھیں۔ توفیق نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

"جہانگیر یہ تم ہی ہو۔"

"ہاں میرے دوست' آخر کار تم مجھے مل ہی گئے۔"

"جہانگیر تم' تم' تم۔" اور اس کے بعد توفیق بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو پڑا تھا' ایک عجیب تماشہ ہو گیا تھا' میں نے لوگوں کو یہ کہہ کر سمجھا بجھایا کہ ہم دونوں دیرینہ دوست ہیں اور بہت عرصے کے بعد ملے ہیں۔ ڈپارٹمنٹل اسٹور کا منیجر ایک شریف انسان تھا' اس نے توفیق کو اجازت دی کہ وہ اس وقت میرے ساتھ چلا جائے' کاؤنٹر وہ خود سنبھال لے گا۔ توفیق خود بھی کاؤنٹر پر نہیں رہ سکتا تھا۔ فضہ ہم دونوں کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔ میں نے توفیق سے فضہ کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بھابھی۔" توفیق کے چہرے پر ایک رنگ آیا تھا لیکن میں نے فوراً کہا۔

"ان بھابھیوں میں سے ایک نہیں جو کچھ وقت کے لیے تمہاری بھابھی ہوتی تھی اور اس کے بعد۔"

"تو گویا' گویا' گویا' معافی چاہتا ہوں بھابھی جان۔" توفیق نے کہا۔

"اصل میں بھابھی جان ہمارے کچھ رشتے ایسے ہیں جو اگر اردو میں ہی رہیں تو زیادہ بہتر ہو گا آپ کو معلوم ہو گیا تو آپ سوچیں گی کہ خوامخواہ میں نے آپ لوگوں کے درمیان جھگڑا کرا دیا۔"

"نہیں' ہمارے درمیان جھگڑے کی کوئی گنجائش موجود نہیں ہے۔"

"خدا کرے ایسا ہی ہو۔ میں انہیں اپنے بچوں کے بارے میں بتا رہا تھا جن کی تعداد نو ہے اور اب بس کر الٰہی والی بات ہے۔"

"بس کر الٰہی۔"

"جی ہاں' اب اس لطیفے کو انگریزی میں بنا کر سناتا ہوں۔ ایک صاحب اولاد کے بڑے آرزومند تھے نام تھا افسر الٰہی پہلے بچے کا نام اکبر الٰہی رکھا' دوسرے کا اصغر الٰہی' تیسرے کا انور الٰہی' چوتھے کا احمر الٰہی اور پھر اسی طرح وہ بچوں کے ہم قافیہ نام رکھتے رہے' ایک بار ان کی بیگم کے ہاں اولاد تو ہونے والی تھی تو لوگوں نے پوچھا کہ الٰہی اس بار اپنے نئے بیٹے کا کیا نام رکھو گے تو وہ صاحب افسردگی سے بولے۔"

"اب تو بس اس کا نام بس یہی رکھوں گا کہ بس کر الٰہی۔" فضہ ہنستے ہنستے بے حال ہو گئی تھی' پھر اس نے کہا۔

"بہت دلچسپ ہیں یہ آپ کے دوست۔"

"توفیق اب یہ بتاؤ کہ باقی تینوں بدمعاش کہاں ہیں؟"

"یہاں نہیں ہیں بس انہیں بھی خیال آ گیا کہ محنت مزدوری کر کے روٹی کمائیں ویسے تمہارے گھر کی کہانی یہ ہے کہ تمہارے والد صاحب ریٹائر ہو چکے ہیں زخمی ہو گئے تھے ایک ٹانگ کٹوانی پڑی اور اب گھریلو زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اکبر جمال شاہ صاحب ایس پی لگے ہوئے ہیں باقی سب لوگ بھی عیش کر رہے ہیں۔ بس المیہ ایک یہ ہے کہ تیمور جمال شاہ صاحب ایک پاؤں سے محروم ہو گئے ہیں۔" بہرحال میرے دل کو بڑے غم کا احساس ہوا تھا۔ توفیق سے میں نے والدہ صاحبہ کے بارے میں پوچھا تو بولا۔

"وہ خیریت سے ہیں۔"

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"جاؤ، میرے گھر جاؤ والد اور والدہ صاحبہ کو میرے آنے کی اطلاع دو اور ان سے کہو کہ ان کی اجازت لے کر میں ان سے ملنا چاہتا ہوں۔" توفیق نے یہ مشن سنبھال لیا تھا۔ اس کے جانے کے بعد میں فضہ حبیبی سے ماضی کی گفتگو کرنے لگا، مجھے ہر لمحے انتظار تھا کہ ٹیلی فون آئے اور مجھے گھر آنے کی اجازت ملے۔ اب مجھے احساس ہوا تھا کہ اندر سے میں اتنا برا انسان نہیں ہوں، والد صاحب کی اس کیفیت کے بارے میں سن کر مجھے دلی افسوس ہوا تھا اور میں یہ سوچتا رہا تھا کہ کیا ہی عجیب واقعہ ہوا ہو گا وہ، لوگ کیسے کیسے حالات سے گزرے ہوں گے، میرے دل میں تو اکبر جمال شاہ کے بارے میں بھی کوئی کدورت نہیں تھی اور نہ ہی باقی لوگوں کے لیے، بہرحال توفیق نے اپنا کام مکمل کیا اور اس کے نتیجے میں جو کچھ ہوا وہ بڑی دلکش کیفیت کا حامل تھا، اس وقت رات کے تقریباً آٹھ بجے ہوں گے جب ہوٹل میں میرے کمرے کے دروازے پر ہلکی سے دستک ہوئی اور پھر سب سے پہلے جو شخص دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا وہ تیمور جمال شاہ صاحب تھے جن کی بغل میں بیساکھی دبی ہوئی تھی اور ان کی شخصیت اتنی ہی بارعب نظر آ رہی تھی اندر داخل ہو کر مجھے گھورنے لگے تو میں نے آگے بڑھ کر ان کے پاؤں کے نیچے اپنا شانہ رکھ دیا اور تیمور جمال شاہ بے اختیار ہو کر رو پڑے، میرا یہ قدم بھی بہت جذباتی کیفیت کا حامل تھا، فضہ حبیبی تک میرے اس اقدام سے رو پڑی تھی اور خود میرے آنسو نکل آئے تھے، سارے بھائی اور بھابیاں، والد یہاں پہنچ گئے تھے اور اس کے بعد میں نے فضہ حبیبی کا ان سے تعارف کروایا تو والد صاحب نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور والد نے اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔

"تم ہماری زندگی ہو بیٹی، ہم پر ایک احسان کرنا ساری زندگی اس سرکش سے ہم محروم رہے ہیں۔ اب اسے یہاں سے کہیں جانے نہ دینا، اس سے کہنا ہماری زندگی کے آخری لمحات میں اب یہ ہمارا ساتھ دے۔ ہم تمہارے احسان مند ہوں گے بیٹی۔" فضہ نے گردن جھکا دی تھی۔ بہرحال میں نے فضہ کو تفصیلات بتائیں اور اس کے بعد ہم لوگ یہاں سے چل پڑے۔ ہوٹل چھوڑ دیا گیا تھا تو کہانی یوں اختتام کو پہنچتی ہے اور بہرحال زندگی کی کہانیاں اسی طرح مکمل ہوتی ہیں ان کے رنگ بے شک ذرا مختلف ہو جاتے ہیں لیکن انداز یکساں ہی ہوتا ہے، اب میں نہیں کہہ سکتا کہ آپ کو میری اس زندگی کی کہانی میں کون کون سے پہلوؤں پر اعتراض ہے۔ بہرحال اعتراض بھی محبت کی نشانی ہوتا ہے میرے اپنے خیال میں آپ بھی میرے حق میں دعائے خیر کیجئے اور خاص طور سے میرے لیے یہ دعا مانگیے کہ میری آنکھوں سے یہ نیلاہٹیں گم ہو جائیں جنہوں نے مجھے زندگی میں نجانے کہاں کہاں بھٹکایا ہے۔ فضہ حبیبی کے لیے بھی آپ کی دعاؤں کا طلب ہوں، آپ کا اپنا جہانگیر جمال شاہ۔

ختم شد

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem